يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اللہ کے بعد خاص) رسول کی اطاعت کرو

النساء : ۵۹

متن و ترجمہ

صحیح بخاری شریف

جلد اوّل

تصنیف

امیر المومنین فی الحدیث

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

متوفی ۲۵۶ھ

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

ترجمہ
استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد ابراہیم حنفی چشتی جعل اللہ جزاہ خیرا من اوفاہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور (اللہ کے اس خاص) رسول کی اطاعت کرو (النساء : ۵۹)

متن و ترجمہ

صحیح بخاری شریف

جلد اوّل

تصنیف

امیر المومنین فی الحدیث

امام ابوعبداللہ

محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

متوفی ۲۵۶ھ

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

استاذ العلماء شیخ الفضلاء

حضرت مفتی محمد ابراہیم حنفی پشتی

جعل اللہ اخراہ خیرا من اولاہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون : 042-7246006

باسم القادر الوهاب تعالی سبحانہٗ ما اعظم شانہٗ
والصلوٰۃ والسلام علی من ھو مظہر صفاتہٖ

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	•••••••••	صحیح بخاری شریف (مترجم) جلد اوّل
تصنیف	•••••••••	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	•••••••••	حضرت مولانا محمد ابراہیم حنفی چشتی دامت برکاتہم العالیہ
تحریک	•••••••••	حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہٗ
پروف ریڈنگ	•••••••••	حضرت علامہ سیّد عاصم شہزاد (مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ)
سن اشاعت	•••••••••	جولائی ۲۰۰۶ء
کمپوزنگ	•••••••••	ورڈ زمیکر
باہتمام	•••••••••	ملک شبیر حسین
طابع	•••••••••	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	•••••••••	روپے

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن اور ترجمہ کی تصحیح میں پوری پوری کوشش کی، تاہم پھر بھی اگر آپ متن یا ترجمہ میں کوئی بھی غلطی پائیں فوری طور پر آگاہ کریں تاکہ درست کرائی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ملنے کے پتے

ادارہ پیغام القرآن
زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

علمی کتاب گھر
اُردو بازار کراچی

مکتبہ اشرفیہ
مرید کے ضلع شیخوپورہ

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

مکتبہ رضویہ
گاڑی کھاتہ آرام باغ روڈ کراچی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ ۔ راولپنڈی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
انفال پلازہ، اُردو بازار کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام تر تعریفوں کی حقیقی مستحق ہے جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے واحد اور یکتا ہے جو تمام کائنات کی خالق و مالک ہے۔ حضرت محمدؐ ان کی آل اور اصحاب پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے اور آپ کو تمام بنی نوع انسان کا ہادی اور رہنما بنا کر مبعوث کیا ہے۔ آپ کی تعلیمات اور آپ کا اسوہ قیامت تک آنیوالے بنی نوع انسان کیلئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ کسی بھی شخصیت کے اقوال و افعال دوسروں کی رہنمائی کیلئے مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں اور ہر عظیم شخصیت کو بعض کوتاہ اندیشوں' کم فہموں اور نادانوں کی مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ مخالفت مختلف نوعیت کی ہو سکتی ہے جیسے ابتدائی دو صدیوں کے دوران بعض اسلام دشمن عناصر نے اپنے مخصوص مفادات کے حصول کیلئے بعض باتیں گھڑ کے' انہیں نبی اکرمؐ کی طرف منسوب کر کے اسلامی معاشرے میں پھیلانا شروع کر دیا۔ اس وقت کے اہل علم نے اس سازش کا بروقت نوٹس لیتے ہوئے اپنی پوری صلاحیتیں اس کام کیلئے وقف کر دیں کہ صحیح اور جھوٹی احادیث کے درمیان فرق واضح کیا جا سکے۔

اسی مقدس گروہ سے تعلق رکھنے والی ایک اہم شخصیت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل ہیں جنہیں دنیائے اسلام امام بخاری کے نام سے جانتی ہے۔ آپ کو علم حدیث میں غیر معمولی مہارت کی وجہ سے ''امیر المومنین فی الحدیث'' کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی بھر کی تحقیق' مطالعہ اور تجربہ کو سامنے رکھتے ہوئے احادیث کا عظیم الشان اور مستند ترین مجموعہ مرتب کیا جو خاص و عام میں ''صحیح بخاری'' کے نام سے مشہور و معروف ہے جس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس مجموعہ کو قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ مستند کتاب قرار دیا گیا ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر زمانے کے علماء و فضلاء مختلف اعتبارات سے اس کی خدمت کرتے رہے ہیں جس میں اس کتاب کی درس و تدریس' ترجمہ و تشریح' تحقیق و تلخیص مختلف پہلو شامل ہیں۔

آپ کے ادارے شبیر برادرز کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہم نے مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق مفید اور مستند کتب اور ان کے تراجم آپ کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''صحیح بخاری'' کا یہ ترجمہ ہے جسے ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

''صحیح بخاری'' کی فضیلت اور اہمیت کے پیش نظر یہ بات نہایت ضروری تھی کہ اس کے ترجمے کی خدمت کسی ایسے صاحب علم سے لی جائے جس کا دل آقائے دو جہاں کی محبت سے معمور ہو اور جس کا ذہن عربی زبان و ادب کے مخصوص اسالیب کے ساتھ علم حدیث اور اس سے متعلق علوم و فنون سے بھی آگاہ ہو ہمارے قدیم مہربان بزرگ حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری کے

مشورے اور تحریک کے تحت یہ خدمت ہمارے محترم بزرگ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم چشتی نے سرانجام دی ہے۔ آپ درس نظامی کے کہنہ مشق مدرس اور صاحب طرز مصنف ہیں۔ اس سے پہلے آپ کی بعض کتب شائع ہو کر خاص و عام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اگرچہ ''صحیح بخاری'' کے پہلے سے کئی تراجم موجود ہیں لیکن فاضل مترجم نے فنی مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے اس ترجمے کو ''تحقیق و شرح'' کا رنگ دیدیا ہے جیسا کہ فاضل مترجم نے خود اس ترجمے کی امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے ان میں سے بعض ایک نکات کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ ترجمہ علم حدیث کے طلباء و قارئین کیلئے ایک اہم اضافہ ثابت ہوگا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے دنیا و آخرت کی خیر و سعادت کے حصول کا ذریعہ اور باعث بنائے اور ہمیں آئندہ بھی علوم دینیہ، جن میں بطور خاص علم حدیث قابل ترجیح ہے، کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلماتِ مترجم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم- اما بعد!

برادرانِ اسلام امام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) کی صحیح بخاری کا مقام و مرتبہ جملہ کتب احادیث میں سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حدیث میں کتب صحاح ستہ کی یہ پہلی کتاب ہے جو مذہب مختار پر اُن سب سے افضل ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن حکیم کے بعد اُصح کتب میں سے صحیحین یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں جن کو اُمت کے ہر دور میں قبول کیا۔ صحیح بخاری شریف کا کتب احادیث میں مقام اور اس کے مؤلف ائمہ محدثین میں قدر و منزلت عندالکل مسلم ہے جو کہ محتاج تعارف نہیں۔ صحیح بخاری شریف کے ارفع و اعلیٰ اور افضل ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ جملہ کتب احادیث میں سے کسی کتاب کے اتنی شروح نہیں لکھی گئیں جتنی شروح صحیح بخاری کی لکھی گئی ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے صحیح بخاری شریف کے بعض مقامات پر لکھی گئی تعلیقات ومختصرات کے علاوہ تقریباً اکاون (۵۱) سے زیادہ شروح ذکر کی ہیں جن میں سے اکثر مکمل ہیں اور بعض نامکمل اور یہ تمام شروح عربی میں ہیں۔ گزشتہ صدی میں صحیح بخاری شریف کی اُردو میں شروح اور تراجم لکھے گئے۔ اور یہ ایک بہت مفید اضافہ ہے جس سے تقریباً ہر اُردو دان استفادہ کرسکتا ہے۔ بندۂ ناچیز نے صحیح بخاری شریف کے ترجمہ کی صورت میں ایک اور اضافہ کیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ ترجمہ اہل سنت و جماعت کی طرف سے نہایت عمدہ اور معتمد ثابت ہوگا۔ اس ترجمہ کی اصل وجہ یہ تھی کہ حضرت علامہ پیر قاری نصیر احمد زید مجدہ اور مخدوم العلماء' سفیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور برادر مکرم مَت شبیر حسین صاحب نے جب اس ناچیز کی کتاب ''خلافت صدیق اکبرؓ'' دیکھی تو انہوں نے مجھے صحیح بخاری شریف کا ترجمہ کرنے کے متعلق اصرار کیا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کی طرف سے ایک ایسا مستند ترجمہ نظر قارئین کرنا چاہیے جو عمدہ اور صحیح ہو۔ مزید برآں نوجوان مذہبی سکالر علامہ محمد سجاد رضوی صاحب (حال انگلینڈ) نے بھی مجھ سے اس کام پر بہت زیادہ اصرار کیا۔ بندۂ ناچیز بوجہ کم علمی اس کے قابل نہ تھا لیکن مذکور گرامی القدر حضرات کے حکم کی تعمیل کو واجب التسلیم سمجھتے ہوئے میں نے اُن سے وعدہ کرلیا کہ میں ان شاء اللہ العزیز ضرور کوشش کروں گا۔ تو میں نے اللہ عزوجل کے فضل وکرم پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کے رسول نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور والدی مکرم حضرت العلام مولانا فیض احمد رحمۃ اللہ علیہ الاحد الصمد اور اُستاذی مکرم شیخ الحدیث والقرآن جناب

مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مرقدہ کی نظر اثر فیض سے ماہ مکرم ذوالحجہ شریف ۱۴۲۳ھ میں اس مقدس کام کا آغاز کیا اور بحمدہ تعالیٰ تقریباً ساڑھے تین سال کے عرصہ میں یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ ترجمہ کے دوران حافظ عسقلانی کی شرح فتح الباری، علامہ بدرالدین عینی کی شرح عمدۃ القاری اور عارف ربانی علامہ قسطلانی کی شرح ارشاد الساری میرے زیر مطالعہ رہیں۔ اور میں نے ہر حدیث مبارکہ کے ترجمہ سے قبل ان تینوں شروح کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کے بعد حدیث مبارکہ کا ترجمہ کیا ہے۔ باوجود اس کے پھر بھی بتقاضائے بشریت غلطیوں اور لغزشوں کا امکان موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بوسیلۂ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ جیسے ناچیز سے درگذر اور معاف فرمائے۔ آمین۔

اس ترجمہ کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(۱) میں نے بخاری شریف میں جملہ آیات قرآنی کا ترجمہ بالاستیعاب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان سے لیا ہے اور بطور حوالہ سورت کا نام اور آیت نمبر بھی لکھ دی ہے۔

(۲) بخاری شریف میں جملہ بلاد وقریٰ اور دیگر اماکن ومقامات جو مذکور ہیں میں نے پوری جدوجہد کے ساتھ ان کے نام اور محل وقوع کو قوسین میں ذکر کیا ہے۔

(۳) بخاری شریف میں جتنے اسماء مبہم اور مہملہ ہیں مثلاً رَجُل، اَمرأۃ، زوج، زوجۃ، اَبٌ، اُم، ابن، ابنۃ، بنت، عم، اخ، خالۃ، خال، ابن عمر، ابن خال، ابن خالۃ، جس، اخت، اعرابی وغیرہا۔ میں نے ان کے نام بالاتفاق یا علی الاختلاف قوسین میں ذکر کئے ہیں۔

(۴) محذوف مقدورات کی تقدیرات کو قوسین میں ذکر کیا ہے کیونکہ اُن سے ترجمہ میں تسلسل اور باہمی ربط پیدا ہوتا ہے جس سے ترجمہ کا حسن نکھر جاتا ہے اور قاری کے لئے اس ترجمہ کے پڑھنے اور اس کے مفہوم کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۵) بخاری شریف کے ترجمہ میں کہیں کہیں آپ کو حدیث مبارکہ کے کسی جملہ یا کلمہ کا ترجمہ اس جملہ یا کلمہ کے ظاہر کے خلاف نظر آئے گا۔ یہ بظاہر خلاف نظر آرہا ہے لیکن یہ ترجمہ شارحین سے منقول ہے۔ جیسے کتاب اللباس میں حدیث مبارکہ کا یہ جملہ "فَاِنَّ اللّٰہَ لَایَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا" اکثر شارحین اور مترجمین نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اللہ عزوجل نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم اکتا جاتے ہو۔ میں نے عارف ربانی علامہ قسطلانی سے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ اللہ عزوجل کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا حتیٰ کہ تم اس سے طلب کرنا، سوال کرنا اور مانگنا چھوڑ دیتے ہو۔ علیٰ ھذا القیاس اگر کہیں ترجمہ ظاہر کے خلاف نظر آئے تو بخاری کی شروح مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ یہ ترجمہ آپ کو حدیث مبارکہ کی حقیقی روح نظر آئے گی۔

(۶) بخاری شریف میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اسناد میں کسی جگہ واؤ حرف عطف آتا ہے۔ یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ کے نزدیک معطوف محذوف ہے اور یہ محذوف دو قسم کا ہے ایک یہ کہ یہاں کسی راوی کا قول محذوف ہے جیسے فضائل القرآن۔ باب نزل القرآن بلسان قریش۔ کے ترجمہ کے ماتحت ایک حدیث مبارکہ ہے۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اَخْبَرَنَا شعیب عن الزھری وَ اَخبرنی اَنس بن مالك قَالَ فَاَمَرَ عثمان زید بن ثابت الخ۔ وَاَخْبَرَنِیْ میں واؤ حرف

عطف ہے اس کی معطوف محذوف ہے جو حدیث 2101 ج دوم میں مذکور ہے۔ وہ یہ ہے: اَن انس بن مالك حدثه ان حذيفة من اليمان قَدِمَ على عثمان (الی) فارسلت بها حفصة الى عثمان۔ تو یہاں امام زہری کا حضرت انس بن مالک سے قول محذوف ہے جس کا میں نے ذکر کر دیا۔ دوم یہ کہ راوی محذوف ہو جیسا کہ فضائل القرآن میں "باب" جمع القرآن کے ترجمہ کے ماتحت ابن شہاب کی ایک روایت ہے: قال بن شهاب واخبرنی خارجة بن زيد بن ثابت اور یہاں وأخبرنی کا معطوف محذوف ہے اور وہ ایک راوی ہے جس کا نام عبیدہ اللہ بن سباق ہے اصل میں سند اس طرح ہے۔ قال بن شهاب اخبرنی عبيدالله بن سباق عن خارجة بن زيد بن ثابت۔ لہٰذا میں نے محذوف معطوف کا ذکر کر دیا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس بخاری شریف میں جہاں بھی اسناد میں کہیں واؤ حرف عطف آیا ہے میں نے قوسین میں اس کو ذکر کر دیا ہے۔

(۷) بخاری شریف میں اکثر راوی کی کنیت ایک ہے اور نام مختلف تو میں نے پوری کوشش سے ان کے نام قوسین میں ذکر کر دیے ہیں۔ تاکہ اس کا نام سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ اس کی مثال "باب" فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ احدٌ کے ماتحت ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے۔ "زاد ابو معمر" یعنی ابو معمر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ ومیاطی نے کہا اس کا نام عبداللہ بن عمرو یعنی ابوالحجاج منقری ہے۔ امام ترمذی نے ابن عساکر کی اتباع کرتے ہوئے بالجزم کہا ان کا نام "اسماعیل بن ابراہیم ھذلی ہے۔ اور یہی درست ہے۔ اگرچہ دونوں منقری اور ھذلی ابو معمر کی کنیت سے مشہور ہیں اور دونوں امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں۔ لیکن یہ حدیث صرف ھذلی سے معروف ہے۔ بلکہ منقری کی اسماعیل بن جعفر سے کوئی روایت معروف نہیں۔ اور ان سے صرف ھذلی کی روایت معروف ہے۔ اس طرح کتاب النکاح "باب" مَنْ اَجَابَ اِلٰی کُرَاعٍ۔ جس نے وہ دعوت قبول کی جس دعوت میں سری پائے ہوں۔ حدیث الباب میں ایک راوی ابو حازم ہیں جن کا نام سلمہ بن دینار ہے جو حضرت سہل بن سعد ساعدی انصاری سے روایت کرتے ہیں۔ اور ایک ابو حازم ہیں جن کا نام سلمان ہے جو عزہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ لیکن حدیث الباب میں جو راوی ابو حازم ہیں وہ اس ابو حازم سے بڑے ہیں جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں لہٰذا جہاں بھی کسی راوی کی کنیت مذکور ہے اور ان کے نام مختلف ہیں میں نے ثقہ ائمہ محدثین وائمہ نقد کے مطابق اس کا نام قوسین میں ذکر کر دیا ہے تاکہ قاری کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

(۸) بخاری شریف میں کئی راوی ایک نام کے ہیں لیکن ان کی ولدیت' نسبت مختلف ہے جیسے کتاب النکاح "باب" يُقَلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ کے ماتحت حدیث میں ہے حدثنا هشام عن قتادة۔ یہاں ہشام سے مراد ہشام دستوائی ہیں نہ کہ ہشام بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم۔ لہٰذا میں نے ایسے مقامات پر رواۃ کے اسماء کو ان کی ولدیت اور نسبت سے واضح کر دیا ہے تاکہ قارئین کرام اور اساتذہ عظام کے لئے آسانی ہو۔ اسی طرح کتاب النکاح میں ایک اور ہشام ہے جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے اور یہ ہشام حضرت انس رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے اور اس کے والد کا نام زید بن انس ہے۔ لہٰذا میں نے قوسین میں واضح کر دیا ہے کہ یہ ہشام۔ زید بن انس رضی اللہ عنہما کا بیٹا ہے۔

اس طرح کتاب الطب میں ہے "درداہ قتی عن لیث" یہاں لیث سے مراد ابن ابی سلیم ہیں۔ کیونکہ لیث بن ابی سلیم قتی (یعقوب بن عبداللہ) کے شیخ ہیں۔ اور بعض شارحین یہاں دھوکہ کھا گئے۔ جیسا کہ امام قسطلانی نے کہا یہ لیث بن سعد جو مشہور امام ہیں وہ مراد ہیں۔ حالانکہ اس جگہ لیث بن سعد مراد نہیں بلکہ قتی کے شیخ لیث بن ابی سلیم کوفی مراد ہیں۔ حافظ قسطلانی نے کہا یہ "سوء الحفظ" ہے۔

(۹) بخاری شریف میں بعض مقامات میں "قلت" کا قائل اور مقول "لہ یا" سئلت" کا سائل یا صرف قائل جیسے قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ میں سائل مبہم ہے میں نے شارحین کے مطابق ان کے نام بھی ذکر کر دیئے ہیں۔ اس کی مثال۔ کتاب النفقات میں ایک حدیث مبارکہ ہے۔ عن عدی بن ثابت قال سمعت عبداللہ بن یزید الانصاری عن ابی مسعود انصاری "فقلت" عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث مبارکہ میں "فقلت" کا قائل اور مقول لہ دونوں مبہم ہیں۔ قائل شعبہ بن حجاج یا عبداللہ بن یزید ہے۔ اور مقول لہ ابومسعود عقبہ بن عمرو بدری انصاری ہیں۔ یعنی شعبہ بن حجاج نے ابومسعود انصاری سے کہا کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو یا اپنے اجتہاد سے کہہ رہے ہو۔ اس کے جواب میں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لہٰذا میں نے جہاں بھی حرف قائل یا دونوں قائل اور مقول لہ یا سائل مبہم ہیں ان کو بیان کر دیا ہے کہ قائل کون ہے یا سائل کون ہے اور مقول لہ کون ہے۔

(۱۰) حدیث کی ایک قسم مدرج ہے۔ یعنی جس حدیث میں غیر کو داخل کر دیا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں مدرج الاسناد اور مدرج المتن۔ مدرج الاسناد وہ حدیث ہے جس کی سند کا وسط یا سیاق بدل دیا جائے اور اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ اور مدرج المتن۔ وہ حدیث ہے جس کے متن میں غیر کو داخل کر دیا جائے۔ خواہ صحابی کا قول ہو یا بعد کے کسی راوی کا نیز ادراج درمیان میں ہو یا اوّل و آخر۔ پھر اس کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح محفوظ کر دیا جائے کہ دونوں میں امتیاز نہ رہے۔ اور ایسا معلوم ہو کہ یہ بھی مرفوع حدیث کا حصہ ہے۔

(۱۱) مدرج الاسناد کی مثال۔ کتاب الطلاق باب "اطلاق فی الاغلاق والکبرہ" کے ماتحت ایک حدیث امام زہری سے مروی ہے۔ عن الزھری قال فاخبرنی من سمع جابر بن عبداللہ الانصاری قال کنت فی من رجمہ فرجمناہ بالمصلی بالمدینۃ (الی آخر الحدیث) حافظ قسطلانی فرماتے ہیں "قال فاخبرنی من سمع جابر بن عبداللہ" یہ شعیب عن الزہری الخ کے قول پر معطوف ہے۔ اور یونس بن یزید ایلی کی زہری سے اور ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت اس سے پہلے گذر چکی۔ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ امام زہری نے راوی کو اس لئے مبہم رکھا ہو کہ اس حدیث کو شعیب نے بیان کیا ہے۔ اور یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قدر اُن کے نزدیک ابوسلمہ کے غیر سے ہے اور یونس بن یزید ایلی کی اُن سے روایت میں ادراج ہو۔ یعنی امام زہری نے کسی اور راوی سے روایت کی ہو جنہوں نے حضرت جابر بن

عبداللہ سے سنا ہو۔ لہٰذا میں نے جہاں سند میں ادراج واقع ہوا ہے اس کو واضح کر دیا ہے۔

(۱۲) مدرج المتن یعنی حدیث کے درمیانی ادراج کی مثال۔ بخاری شریف میں کتاب الوحی میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: اول ما بدئی به رسول الله صلی الله علیه وسلم من الوحی الرؤیا الصالحة فی النوم فکان لا یری رؤیا الاجاءت مثل خلق الصبح ثم حبب الیه الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اهله ویتزود لذالك یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔ جو خواب بھی آپ دیکھتے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتی۔ پھر آپ کے قلب اطہر میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اور آپ نے غار حراء میں خلوت اختیار فرمائی چنانچہ آپ وہاں تحنث (یعنی عبادت) میں چند ایام مشغول رہتے جب تک قلب اپنے اہل وعیال کی طرف مائل نہ ہوتا۔ اتنے ایام کا توشہ ساتھ لے جاتے تھے۔ حافظ عسقلانی نے کہا اس حدیث میں ''وهو التعبد'' درمیانی حدیث میں ادراج ہے اور یہ امام زہری کا قول ہے اور یہ تحنث کی تفسیر ہے۔ کمافی الطیبی۔

(۱۳) آخر حدیث میں ادراج کی مثال۔ کتاب النفقات باب اہل وعیال پر وجوب نفقہ کے ماتحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم افضل الصدقه ما ترك غنی والید العلیاء خیر من الید السفلی وابدء ایمن تعدل تقول المرأة الی آخر الحدیث۔ اس حدیث مبارکہ میں ''تقول المرأة'' سے آخر حدیث تک اس مرفوع حدیث کے آخر میں ادراج ہے اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جو انہوں نے اس مرفوع حدیث ''وابد ایمن تعدل'' سے اپنی فہم وعقل سے استنباط کیا ہے۔

لہٰذا میں نے حدیث مبارکہ میں جہاں بھی ادراج ہوا ہے واضح کر دیا ہے کہ یہ صحابی کا قول ہے یا اس کے بعد کسی راوی کا قول ہے۔ تاکہ مرفوع حدیث اس ادراج سے مخلوط نہ ہو جائے اور پڑھنے والا اس کو مرفوع حدیث کا حصہ شمار نہ کرے۔

(۱۴) اسناد میں کہیں صرف رواۃ کے نام ہیں ان کی ولدیت نہیں۔ اور کہیں ان کی کنیت ہے اور نام ذکر نہیں کیا گیا۔ تو میں نے ناموں میں اختلاط کی وجہ سے راوی کا جہاں صرف نام ہے اس کی ولدیت بھی ذکر کر دی ہے جیسے ہشام نام کے کئی راوی ہیں تو میں نے ہشام کی ولدیت ذکر کر دی تاکہ دوسرے ہشام سے اختلاط نہ ہو اور اس طرح جہاں صرف کنیت مذکور ہے میں نے اس کا نام ذکر کر دیا ہے تاکہ کنیت کے اختلاط سے بچا جا سکے جیسا کہ ابومعمر یہ عبداللہ بن عمرو بن ابوالحجاج کی کنیت بھی ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ہذلی کی بھی۔ اسی طرح جہاں بھی کسی راوی کی کنیت مذکور ہے خواہ اس کنیت کا دوسرا راوی نہیں۔ اس کا نام بھی میں نے ذکر کر دیا ہے جیسے ابوبردہ (عامر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما)

(۱۵) بخاری شریف میں کہیں راوی کا صرف نسب مذکور ہے اس کا نام نہیں تو میں نے اس کا نام بھی ذکر کر دیا ہے جیسے اشجعی (عبیداللہ بن عبدالرحمٰن) زبیدی (محمد بن ولید) شعبی (عامر بن شرحبیل) سہیمی (عمرو بن عبداللہ ابواسحاق) علیٰ ھذا القیاس۔ دیگر رواۃ

(۱۶) اور کچھ رواۃ وہ ہیں جو صرف لقب سے مشہور ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں لقب سے ہی ذکر کیا ہے جیسے احول (عاصم بن سلیمان) اعرج (عبدالرحمٰن بن ہرمز) اعمش (سلیمان بن مہران) ذوالیطین (اسامہ بن زید) ذوالیدین (خرباق) البطین (مسلم بن عمران) وغیرہ۔ تو میں نے جہاں کسی راوی کو لقب سے ذکر کیا ہے اس کا نام ذکر کر دیا ہے۔

(۱۷) اسناد میں کسی جگہ صیغہ سے راوی کا نام مقدم ہے۔ جیسا کہ کتاب الادب باب البر والصلۃ۔ میں ہے: حدثنا شعبہ قال۔ الولید بن عیزار اخبرنی۔ تو یہاں صیغۂ اخبرنی سے راوی ولید بن عیزار کا نام مقدم ہے۔ حافظ عسقلانی لکھتے ہیں یہ جائز ہے اور شعبہ بن حجاج اس کو بکثرت استعمال کرتے ہیں تو میں نے جہاں اسناد میں ایسا ہوا ہے واضح کر دیا ہے۔

الحاصل:- ان مذکورہ بالا خصوصیات کی وجہ سے یہ ترجمۂ بخاری شریف ان شاء اللہ العزیز دیگر تراجم سے ممتاز ہے۔ اور بحمدہ تعالیٰ یہ ترجمہ ان خصوصیات اور دیگر فنی خصوصیات کی بنا پر نہایت معتمد اور عمدہ ترین ہے۔ جہاں یہ ترجمہ ایک عام قاری اور طالب علم کے لئے مفید ہوگا۔ وہاں یہ ترجمہ دورِ حاضر کے نوجوان اساتذۂ کرام کے لئے بھی بیش بہا خزانہ اور گراں قدر سرمایہ ثابت ہوگا۔

آخر میں جملہ قارئین کرام سے ملتمس ہوں کہ جب وہ اس ترجمہ کو پڑھیں تو ضرور میرے والد گرامی "فیض من فیوض الباری" حضرت العلام مولانا فیض احمد غفرلہ الاحد الصمد رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے فیض کو تا قیامت جاری و ساری فرمائے اور استاذی واستاذ العلماء شیخ الحدیث والقرآن جامع معقول ومنقول سلطان الولایت حضرت مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ الاحد الصمد حاصلانوالہ شریف کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ میرے لئے یہی سرمایۂ حیات ہے۔

محمد ابراہیم

ناظم دارالعلوم کنزالایمان فیضیہ سلطانیہ

نصیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

تقریظِ سعید

از حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب مدظلہٗ

بخاری شریف کو کتبِ احادیث میں وہی مقام حاصل ہے جو امام بخاری کو محدثین کرام علیہ الرحمۃ والرضوان میں' رحمۃ للعالمین' خاتم النبیین سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ اعجاز نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قوتِ حفظ بے پایاں دولت سے بہرہ مند فرمایا تھا کہ جو کچھ زبانِ نبوت سے سماعت فرماتے وہ قلب و دماغ میں نقش ہو جاتا۔ سالہا سال گزرنے کے باوجود جب احادیث شریفہ کو بیان کرتے تو ہر لفظ' ہر کلمہ' ہر جملہ اپنے اپنے مقام پر مستحکم ہوتا' مجال ہے کہ کوئی حرف اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہو' یہی وجہ ہے قرآن وسنت کو نہایت حزم واحتیاط سے امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے سپرد کیا۔

تابعین نے وہی امانت بڑی دیانت سے آگے منتقل فرمائی۔ خیر القرون کی حدود جب پایۂ تکمیل کو پہنچیں' تو اخذ وحفظ کی قوت نے احادیث کی جمع وتدوین' ترتیب وتالیف اور تعلیقات وتصانیف کی راہ دکھائی۔

اہل علم وقلم نے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے' ائمہ کرام' فقہائے عظام' محدثین ملت نے خداداد صلاحیتوں کو بروئے عمل لاتے ہوئے احادیثِ مبارکہ کو اس شان سے جمع فرمایا کہ صرف اسی موضوع پر بیسیوں کتب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں۔

جن میں ''امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ کی الجامع الصحیح'' کو بلند ترین مقام حاصل ہے۔ دنیا کی ہر زبان میں اس کے تراجم' حواشی اور شروح پائی جاتی ہیں جن کا شمار کارے دارد! اُردو زبان میں بھی متعدد تراجم پائے جاتے ہیں مگر ضرورت تھی کہ دورِ جدید کے تقاضا کے مطابق ایک ایسا ترجمہ ہونا چاہیے جو بیک وقت ترجمہ وشرح کی صورت میں ظہور پذیر ہو۔

چنانچہ اس ضرورت کو فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب چشتی قادری مدظلہٗ ناظم اعلیٰ دارالعلوم کنزالایمان نصیرہ کھاریاں (گجرات) نے پورا کر دکھایا' نہایت' آسان اور سہل ترجمہ کر کے اُردو تراجم میں خوبصورت اضافہ فرمایا۔ اس ترجمہ کی خوبیوں اور خصوصیتوں کو حضرت مترجم نے از خود قلمبند کیا ہے جو استفادہ کے لائق ہے۔

دعا ہے مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اسے قبولیت ومحبوبیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' شیخوپورہ (پاکستان)

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ/ ۲۶ مئی ۲۰۰۶ء جمعۃ المبارک

نشانِ منزل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد منشا تابش قصوری

دورِ حاضر میں بخاری شریف کا عدیم المثال اور ایمان افروز ترجمہ

اسلاف نے اخلاف کے لئے خدمتِ لوح وقلم کے لئے بہت وسیع وکشادہ میدان چھوڑا ہے۔ رحمت عالم، نبی مکرم، رسول معظم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین براہِ راست فیوض وبرکاتِ علمیہ، شرعیہ سے مالا مال ہوئے۔ قاسم کنوزِ خداوندی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنا نوازا کہ انہوں نے بڑی فیاضی سے آپ کے ایک ایک قول، فعل، عمل، فرمان اور ارشاد کو آپ کی امت کے سامنے رکھ دیا، جنہیں اہل علم کی اصطلاح میں حدیث سے موسوم کیا جاتا ہے۔

پھر ائمہ ومحدثین نے نہایت حزم واحتیاط سے احادیث کی جمع وتدوین کا بیڑا اٹھایا یہاں تک کہ بیسیوں کتب حدیث منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں، مگر ان میں سے چند کتابوں کو خصوصی قبولیت وشہرت حاصل ہوئی جن میں بخاری شریف کو تو اوّلیت کا شرف نصیب ہوا، اور دنیا کی بیشتر زبانوں میں اس کی شرحیں اور ترجمے ہوتے آرہے ہیں۔ شروح وحواشی اور تراجم کا شمار بے حد مشکل ہے۔ برصغیر پاک وہند کے علمائے ربانی نے بھی بخاری شریف کی متعدد شرحیں اور ترجمے فرمائے، ان تراجم کی موجودگی کے باوجود اس دور میں ایک ایسے ترجمہ کی ضرورت تھی کہ جو شرح کی ضرورت کو بھی پورا کرتا دکھائی دے۔ چنانچہ اس عظیم مقصد اور پاکیزہ ضرورت کو حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ، بانی ومہتمم دارالعلوم کنزالایمان نصیرہ کھاریاں ضلع گجرات کے باکرامت قلم نے پورا فرمادیا۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء)

حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم قادری صاحب مدظلہٗ نہایت بلند پایہ عالم اور محقق وقابل ترین مدرس ومعلم ہیں، تواضع وانکساری اور فروتنی ان کے شمائل وخصائل کا خاصہ ہے۔ ان کا دسترخوان ان کے قلب کی طرح بڑا وسیع ہے۔ وہ میزبانی اور مہمان نوازی کے حقوق خوب جانتے ہیں۔ عزیز القدر مولانا علامہ الحافظ القاری نصیر احمد صاحب قادری رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ نصیر العلوم فرخ آباد متصل دریائے راوی شاہدرہ لاہور کے ہاں جب راقم الحروف نے آپ کی چند علمی تصانیف کو دیکھا تو محسوس کیا کہ اس عالم ربانی کے مضبوط، ٹھوس اور مستحکم علمی قلم سے عوام وخواص کو زیادہ سے زیادہ مستفیض کرایا جانا چاہیے، چنانچہ اس سلسلہ میں ملک شبیر حسین صاحب مالک ادارہ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور سے بات ہوئی تو موصوف کو مستعد پایا اور فیصلہ ہوا کہ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم قادری صاحب مدظلہٗ سے درخواست کی جائے کہ بخاری شریف کا دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ایک جامع اور

پُرکشش ترجمہ فرمادیں۔

القصہ ہم تینوں ان کے در دولت پر حاضر ہوئے جبکہ ہمارے ساتھ عزیزم عرفان حسین بھی ہمارے ساتھ تھے۔ اپنا مدعا بیان کیا' موصوف نے عدیم الفرصتی کے باوجود آمادگی کا اظہار فرمایا اور پھر ایک دن بشارت دی کہ بفضلہ وکرمہ تعالیٰ ترجمہ شروع کردیا ہے۔ گاہے بہ گاہے موصوف کی خدمت حاضری ہوتی رہی۔ الحمدللہ علیٰ منہ وکرمہ تعالیٰ

اب اس عدیم المثال' ایمان افروز' روح پرور اور جدید ترجمہ سے آپ اپنے قلب ونظر شاد کام کریں' جس کا ایک مدت سے انتظار تھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقے مولانا الموصوف کے علم وقلم کو اور منور فرمائے' ملک شبیر حسین صاحب کے ادارہ کو مزید قبولیت وشہرت سے نوازے اور قارئین کرام ان کی شائع کردہ کتب سے استفادہ واستفاضہ کی توفیق رفیق مرحمت کرے۔ آمین ثم آمین

فقط

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

خطیب مریدکے (پاکستان)

۲۴' ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ/ ۲۳ مئی ۲۰۰۶ء، سہ شنبہ

امیر المؤمنین فی الحدیث

حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل محدث بخاری

مرتبہ: مولانا محمد وارث علی شاہین نعیمی

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام تر تعریفوں کی حقیقی مستحق ہے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا اور اسے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو ان باتوں کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔ بنی نوع انسان کو حاصل ہونیوالے علوم وفنون' انسانیت کے ایک عام فرد کے حوالے سے' بے حدوشمار ہیں اور بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والی بہت سی شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے مختلف علوم و فنون کی ترویج واشاعت' تحقیق وتدوین کے حوالے سے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

علماء نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ علم کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ دینی علم اور دنیوی علم' دینی علم کا بنیادی ماخذ اللہ کی کتاب اور اس کے پیارے رسول کی سنت ہے۔ نبی اکرم کی احادیث کے بارے میں سب سے زیادہ مستند کتاب ''صحیح بخاری'' ہے۔ اگرچہ اس کتاب میں موجود بیشتر اقوال وافعال کا تعلق نبی اکرم کی ذات گرامی کے ساتھ ہے لیکن کیونکہ یہ کتاب ایک مخصوص فن سے متعلق ہے اس لیے اس مخصوص فن کے مخصوص قواعد کی حیثیت سے اس بات کا جائزہ لینا نہایت ضروری ہے کہ تکنیکی اعتبار سے اس فن کی دیگر کتب کے مقابلے میں اس کتاب کی اہمیت اور خوبی کیا ہے؟ اور اس کا مصنف اپنے فن میں کتنی مہارت رکھتا ہے؟ اسی طرح کے سوالات کے جواب کے لئے ہم یہاں مختصر طور پر امام بخاری کے حالات نقل کرتے ہیں۔

نام ونسب:

امام بخاری کی کنیت ابوعبداللہ اور نام ''محمد'' ہے۔ آپ کے والد کا نام اسماعیل بن ابراہیم تھا۔ اسماعیل کے دادا مغیرہ بن بردزبہ پہلے مجوسی مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور امام بخاری کے اجداد میں انہی بزرگ کو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ تاریخ کی کتابوں میں امام بخاری کے آباؤ اجداد کے تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہیں۔ تاہم اس کے باوجود اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس خاندان کے بزرگ دل و جان سے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی علوم وفنون کی خدمت میں مشغول ہو گئے تھے۔ قرائن سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ امام بخاری کے آباؤ اجداد ''بخارا'' کے متمول طبقے سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بخارا کے گورنر یمان الجعفی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسی طرح بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم نہایت خوشحال اور دولت مند شخص تھے۔ امام بخاری کے آباؤ اجداد کے مذہبی رجحانات کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ امام بخاری کے والد کو امام مالک اور حضرت عبداللہ بن مبارک جیسے جلیل القدر

محدثین سے علم حدیث میں اخذ واستفادے کا شرف حاصل ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام بخاری کے خاندان کے افراد تمام تر ظاہری خوشحالی میسر ہونے کے باوجود محض دنیوی معاملات میں مشغول نہیں رہے بلکہ انہوں نے علم دین کے حصول کو اپنی بنیادی ترجیح قرار دیا جس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ امام مالک حج کے سوا کبھی بھی مدینہ منورہ سے باہر تشریف نہیں لے گئے۔ امام بخاری کے والد شیخ اسماعیل بن ابراہیم کا امام مالک سے اخذ واستفادہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے علم حدیث کے حصول کیلئے حجاز مقدس کا سفر کیا تھا۔

پیدائش وتعلیم:

امام بخاری شوال کے مہینے میں 194 ہجری میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ نسبی اعتبار سے آپ عجمی النسل ہیں۔ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد علم دین اور مال دنیا دونوں طرح کی دولت سے مالا مال تھے۔ آپ کی عمر ابھی چند برس تھی کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے کہ بچپن میں کسی بیماری کی وجہ سے امام بخاری کی بینائی رخصت ہوگئی۔ بہت سے معالجین سے رجوع کیا گیا لیکن آنکھوں کی روشنی واپس نہیں آئی۔ آخر آپ کی والدہ نے ایک مرتبہ نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔ انہوں نے رات خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جو خواب میں انہیں یہ خوشخبری سنا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہارے بیٹے کو دوبارہ بینائی عطا کر دی ہے۔ امام بخاری صبح بیدار ہوئے تو ان کی آنکھوں کی روشنی واپس آ چکی تھی۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس طرح امام بخاری کے والد نہایت عابد وزاہد اور عالم وفاضل شخص تھے۔ اسی طرح امام بخاری کی والدہ بھی نہایت متقی اور پرہیزگار خاتون تھیں۔

امام بخاری کے والد کے انتقال کے بعد ان کی پرورش اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داری ان کی والدہ کے حصے میں آ گئی تھی۔ امام بخاری کی والدہ نے آپ کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھا جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاری نے دس برس کی عمر میں باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرنے کا آغاز کر دیا تھا۔

امام بخاری کم وبیش آٹھ برس تک بخارا میں رہنے والے علم حدیث کے ماہرین سے استفادہ کرتے رہے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں آپ' اپنے بھائی احمد اور والدہ ماجدہ کے ہمراہ حج کی سعادت کے حصول کیلئے حجاز مقدس تشریف لے گئے۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد امام بخاری کے بھائی احمد بن اسماعیل' والدہ سمیت بخارا واپس آ گئے جبکہ امام بخاری علم دین کے حصول کیلئے حجاز مقدس میں ٹھہر گئے۔ اس کے بعد امام بخاری کی ساری زندگی علم دین کے حصول کیلئے مسلسل سفر' ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی میں گزری ہے۔

اساتذہ کرام:

امام بخاری نے گیارہ برس کی عمر سے لے کر اٹھارہ برس تک بخارا کے علماء سے کسب فیض کیا۔ اٹھارہ برس کی عمر میں حجاز تشریف لائے اور اس کے بعد تقریباً 44 برس تک علم حاصل کرنے' اسے دوسروں تک منتقل کرنے اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے۔ علم کے حصول کیلئے انہوں نے حجاز' عراق' کوفہ' بغداد' مصر' شام اور بہت سے شہروں کا سفر کیا اس لیے امام بخاری کے اساتذہ کی معین تعداد کا علم نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ امام بخاری بنیادی طور پر علم حدیث کے طالبعلم تھے اور ان کی طلب بنیادی طور پر یہ تھی کہ اگر کوئی شخص نبی اکرم کی کسی حدیث سے واقف ہو تو آپ اس سے وہ حدیث سن کر محفوظ کر لیں۔

احادیث سننے کے اس مقدس فرض کے دوران انہوں نے ہر عمر، ہر طبقے اور ہر خطے کے افراد سے استفادہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری جن حضرات سے احادیث روایت کرتے ہیں ان میں بزرگ، کم عمر، مشہور و معروف، نسبتاً غیر معروف غرضیکہ ہر طبقے کے راوی شامل ہیں۔

آپ کے اساتذہ میں حمیدی، احمد بن حنبل، ابو عبدالرحمٰن المقری، مکی بن ابراہیم، اسحاق بن راہویہ جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔

تلامذہ:

امام بخاری سے ایک بہت بڑی تعداد نے براہ راست علم حدیث حاصل کیا ہے۔ آپ کی مجلس درس میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موجود ہوا کرتے تھے۔ جب آپ کسی شہر میں تشریف لے جاتے تو آپ کی آمد پر درس حدیث کے خصوصی حلقے منعقد کیے جاتے جہاں حاضرین کی ایک بڑی تعداد آپ کی زبانی نبی اکرم کی احادیث سنا کرتی تھی۔

امام بخاری کے مشہور شاگردوں میں امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی شامل ہیں جن کے مرتب کیے ہوئے مجموعے علم حدیث کا بنیادی ماخذ ہیں اور "صحاح ستہ" کا حصہ ہیں۔

شخصیت:

شخصی اعتبار سے امام بخاری نہایت خوش اخلاق، سادہ مزاج، بردبار اور مہربان طبیعت کے مالک تھے۔ آپ اپنے خدام اور شاگردوں کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت زیادہ عزت اور شہرت عطا کی لیکن اس کے باوجود ان کی طبیعت کی سادگی اور عاجزی آخری دم تک برقرار رہی۔ انہیں زندگی میں بہت سے مواقع پر لوگوں کی بھرپور مخالفت کر سامنا کرنا پڑا۔ ان کے خلاف سازشیں کی گئیں۔ انہیں برا بھلا کہا گیا۔ ان کا حلقہ درس بند کروایا گیا بلکہ بعض اوقات شہر چھوڑنے پر مجبور بھی کیا گیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے کبھی کسی کو بددعا نہیں دی۔ کسی سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی۔

خراج تحسین:

امام بخاری کے اساتذہ، معاصرین اور بعد میں آنے والے علماء نے ان کی علمیت اور فضیلت کا بھرپور اعتراف کیا ہے۔ امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ نے اپنے شاگردوں کو یہ ہدایت کی کہ بخاری سے احادیث روایت کیا کرو کیونکہ اگر امام بخاری، خواجہ حسن بصری کے زمانے میں ہوتے تو خواجہ حسن بصری بھی ان سے استفادہ کرتے۔

امام بخاری کے ایک معاصر محدث امام دارمی، علم حدیث میں جن کی کتاب "سنن دارمی" مشہور و معروف ہے، فرماتے ہیں: میں نے حجاز، شام اور عراق کے بہت سے علماء سے ملاقات کی ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی امام بخاری کے پائے کا نہیں ہے۔

امام مسلم فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ امام بخاری کی مانند کوئی نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: اسانید حدیث اور علل حدیث کے بارے میں امام بخاری سے زیادہ اور کوئی ماہر نہیں ہے۔

تصانیف:

درس و تدریس کے ساتھ امام بخاری نے تصنیف و تالیف کے مشغلے کو بھی برقرار رکھا۔ امام بخاری کا کوئی کتاب تصنیف کر لینا

اتنا زیادہ اہم نہیں ہے جتنی یہ بات حیران کن ہے کہ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ سفر میں بسر ہوا۔ سفر کے دوران کتاب کا مسودہ تحریر کرنا اور پھر اسے محفوظ رکھنا خاصا مشکل کام ہے۔ اگرچہ امام بخاری کی بیشتر تصانیف منصۂ شہود پر نہیں آ سکی ہیں۔ تاہم ان کی جو کتابیں شائع ہوئی ہیں انہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی تصانیف میں غیر معمولی تحقیق سے کام لیا ہے۔ امام بخاری کی درج ذیل کتب (ہماری معلومات کے مطابق) شائع ہو چکی ہیں۔

1- الجامع الصحیح' 2- التاریخ الکبیر' 3- التاریخ الصغیر' 4- الادب المفرد۔

امام بخاری کی درج ذیل کتب شائع نہیں ہوئی ہیں۔

التاریخ الاوسط' کتاب الضعفاء' کتاب الکنیٰ' کتاب الاشربۃ' کتاب الہبہ' کتاب العلل' برالوالدین' الجامع الکبیر' التفسیر الکبیر' المسند الکبیر' خلق افعال العباد' قضایا الصحابہ والتابعین' کتاب الوحدان' کتاب المبسوط' کتاب الفوائد' اسامی الصحابہ۔

انتقال:

یکم شوال 256 ہجری میں امام بخاری کا انتقال ہو گیا۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک 62 سال تھی۔ آپ کو سمرقند کے ایک نواحی گاؤں خرتنگ میں موجود ایک باغ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے وصال کے کافی عرصے بعد تک آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی رہی اور لوگ تبرک کے طور پر وہ مٹی لے جاتے رہے۔ آپ کے وصال کے دو سو برس کے بعد ایک مرتبہ سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے کسی مرد دانا کے مشورے پر آپ کی قبر پر حاضر ہو کر اجتماعی طور پر دعا کی تو اسی وقت آسمان سے بادل نمودار ہوئے اور ایسی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی کہ خرتنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کی بارگاہ میں امام بخاری کا مرتبہ و مقام کیا ہے؟ اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کئی صدیوں سے اطراف و اکناف عالم میں بسنے والے مسلمان آپ کے مرتب کردہ مجموعہ احادیث سے علوم نبوت کا فیض اور نور حاصل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تا قیام قیامت کرتے رہیں گے۔ یوں قیامت تک امام بخاری کے نامہ اعمال میں حسنات کے اضافے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام بخاری کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علم حدیث سیکھنے اور اس کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے محترم دوست حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے صحیح بخاری کا جو ترجمہ کیا ہے اسے قبول عام نصیب کرے۔ مصنف کے ساتھ فاضل مترجم' مصحح' کمپوزر' طابع اور ناشر کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے اور ان سب پر اپنا خاص لطف و کرم نازل کرے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نیک دعاؤں میں ان سب کو یاد رکھنا نہ بھولیں۔

نوٹ: امام بخاری کے اس سوانحی خاکے کی ترتیب کیلئے درج ذیل ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے:

ہدی الساری از ابن حجر عسقلانی' ارشاد الساری از احمد قسطلانی' اشعۃ اللمعات' از شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شاہین عفی عنہ

☆☆☆

عرض وارشاد

از افادات - ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

عرض کی گئی..... بعض حضرات یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مشہور مقولہ ہے "کوفی لایوفی" (کوفہ والے وفادار نہیں ہوتے) اور یہ جملہ کہہ کر امام اعظم پر تعریض کرتے ہیں' کیونکہ ان کا تعلق کوفہ سے تھا۔

ارشاد فرمایا..... یہ غایت درجے کی حماقت ہے' منقول ہے' امام اعظم' مدینہ منورہ حاضر ہوئے' لوگوں سے دریافت کیا' شہر کا جید عالم کون ہے؟ بتایا گیا' ابوعبداللہ مالک بن انس الاصبحی' امام اعظم ان سے ملنے گئے' حسب روایت تعارف کے دوران آپ نے بتایا کہ میں عراق سے آیا ہوں' امام مالک نے یہ سن کر ناگواری کے عالم میں کہا' وہ عراق جو شہر نفاق ہے؟ امام مالک کا اشارہ نواسہ رسول ﷺ کے ساتھ اہل کوفہ کے سلوک کی طرف تھا' یہ سن کر امام اعظم نے نہایت تحمل کے ساتھ کہا میں تجمی ہوں اور آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ قرآن کی قرات میں کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح کروالوں کیونکہ آپ اس مقدس شہر کے باسی ہیں' جہاں قرآن نازل ہوا تھا' امام مالک نے جواب میں قرات کرنے کی اجازت دی' امام اعظم نے یہ جملہ پڑھا:

ومن حولکم من العراب منافقون ومن اهل العراق

"(اے رسول!) تمہارے آس پاس دیہات میں رہنے والوں میں سے بعض لوگ منافق ہیں اور "عراق" کے رہنے والوں میں سے بھی بعض لوگ منافق ہیں"۔

یہ سن کر امام مالک نے نہایت ناراضگی کے عالم میں کہا' خدا کے بندے! قرآن کی آیت تو درست پڑھو' امام اعظم نے دریافت کیا' درست آیت کیا ہے؟ امام مالک نے کہا' درست آیت یوں ہے:

ومن حولکم من العراب منافقون ومن اهل المدینة

"(اے رسول!) تمہارے آس پاس کے دیہات کے رہنے والوں میں سے بعض لوگ منافق ہیں اور "مدینہ" کے رہنے والوں میں سے بھی بعض لوگ منافق ہیں"۔ (توبہ: 101)

یہ سن کر امام اعظم نے فرمایا' آپ نے خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے کہ منافقوں کے شہر میں کون رہ رہا ہے؟ بعد میں تفصیلی متعارف ہوا' اور شاید امام اعظم کے اسی طرح کے جوابات سن کر' امام مالک نے تبصرہ کیا تھا۔

"وہ ایک ایسے بزرگ ہیں کہ اگر لکڑی کے ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہیں تو دلیل کی بنیاد پر کر سکتے ہیں"۔

عرض کی گئی..... امام مالک کا یہ قول کہاں منقول ہے؟

ارشاد فرمایا..... خطیب بغدادی نے اسے امام شافعی کے حوالے سے امام اعظم کے حالات کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

.....

عرض کی گئی..... امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں امام اعظم کا تذکرہ نہیں کیا' اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اتنے جلیل القدر محدث نے آخر کسی وجہ سے امام ابوحنیفہ کو ترک کیا ہوگا' پھر خود ہی جواب دیتے ہیں' شاید علم حدیث سے امام ابوحنیفہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔

ارشاد فرمایا..... پہلی بات یہ کہ امام بخاری کے بعد' محدثین کے مسلمہ پیشوا امام مسلم بن حجاج القشیری ہیں جو تمام مؤرخین کے نزدیک امام بخاری کے شاگرد ہیں لیکن امام مسلم نے اپنی ''صحیح مسلم'' میں ایک بھی روایت امام بخاری کے حوالے سے نقل نہیں کی' صرف امام مسلم ہی نہیں' صحاح ستہ کے بقیہ 4 مؤلفین میں سے 2 یعنی امام نسائی اور دوسرے امام ترمذی نے گنتی کی چند روایات' (کم وبیش 50) امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہیں بلکہ امام ترمذی نے تو ایسی روایات بھی نقل کردی ہیں جو امام بخاری نے ان سے روایت کی ہیں۔

ہم لمحے بھر کیلئے فرض کر لیتے ہیں کہ امام اعظم کو علم حدیث سے واقفیت نہیں تھی جس کی وجہ سے امام بخاری نے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں لیکن امام بخاری کو تو لاکھوں روایات یاد تھیں۔ پھر صحیح بخاری کے علاوہ کتنی کتب میں؟ کتنے مصنفین نے؟ ان لاکھوں روایات میں سے کتنی روایات؟ امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہیں؟ معترض سے کہیں پہلے اس سوال کا جواب دو' پھر ہم تمہارے سوال کا بھی جواب دیدیں گے۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امام شافعی' جو امام بخاری کے اساتذہ میں سے تین جلیل القدر حضرات احمد بن حنبل' شیخ حمیدی' اور اسحاق بن راہویہ کے مسلمہ استاد ہیں۔ امام شافعی سے بھی امام بخاری نے کوئی روایت نقل نہیں کی بلکہ اس بات کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ امام بخاری نے امام مالک' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ' امام عبداللہ بن مبارک' امام لیث بن سعد' امام اوزاعی جیسے جلیل القدر مسلمہ ائمہ سے کتنی روایات نقل کی ہیں؟ اس جائزہ میں شرح تناسب کا خیال رکھا جائے مثال کے طور پر اگر صحیح بخاری کی کل روایات 9580 ہیں اور ان میں سے صرف 350 امام احمد بن حنبل سے منقول ہیں تو یہ غور وفکر کا مقام ہے۔ اتنی بڑی ''مسند احمد بن حنبل'' میں سے امام بخاری کو صرف چند سو روایات پسند آئی تھیں؟ اور پھر اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے کہ خود امام بخاری سے (امام بخاری کی اپنی تالیفات کے علاوہ) دیگر ائمہ حدیث نے کس قدر روایات نقل کی ہیں؟

امام بخاری کے سب سے جلیل القدر شاگرد کا حال آپ دیکھ چکے ہیں کہ انہوں نے اپنے لائق وفائق استاد سے کوئی روایت بھی نقل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی اور یہی حال امام ابوداؤد اور ابن ماجہ کا ہے۔

عرض کی گئی..... کیا وجہ ہے کہ امام مسلم بن حجاج القشیری نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کے شاگرد ہونے کا باوجود اپنی صحیح (مسلم) میں ان سے کوئی روایت کیوں نقل نہیں کی؟

ارشاد فرمایا..... محمد بن یحییٰ ذہلی نام کے ایک محدث' امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔ یہ اگرچہ عمر کے اعتبار سے امام بخاری سے زیادہ بڑے نہیں ہیں لیکن بہرحال امام بخاری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ وسط ایشیاء کے شہر نیشاپور کے

رہنے والے تھے جو امام مسلم کا وطن مالوف ہے۔ امام بخاری بغداد سے آ کے نیشاپور میں قیام پذیر ہوئے۔ اس وقت نیشاپور میں علم حدیث کے سب سے جید عالم یہی ذہلی تھے۔ اس عہد میں علم کلام کا ایک نیم فلسفیانہ مسئلہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان زیر بحث تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟

اس زمانے کے بعض جدت پسند اس بات کے قائل تھے کہ قرآن مخلوق ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو فلسفہ یونان سے غیر معمولی طور پر مرعوب تھے اور شرعی احکام کو یونانی فلسفے کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ تاریخ نے اس مکتب فکر کو "معتزلہ" کے نام سے یاد رکھا ہے۔ معتزلہ کو عباسی خلیفہ مامون الرشید کے زمانے سے مرکز خلافت میں خاصا اثر ورسوخ حاصل تھا اور اسی اثر ورسوخ کی وجہ سے انہوں نے محدثین کے پیشوا اور امام بخاری کے استاد احمد بن حنبل کو شدید ظلم کا نشانہ بنایا تھا' جس طرح آج لوگ یہ پوچھتے نظر آتے ہیں کہ "یارسول اللہ" کہنا شرک ہے' یا نہیں؟ اسی طرح اس وقت سب سے زیادہ یہی مسئلہ زیر بحث رہتا تھے کہ قرآن مخلوق یا نہیں؟

ایک مرتبہ برسر محفل کسی نے امام بخاری سے یہی سوال پوچھ لیا کہ آپ کی نظر میں قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟

امام بخاری نے پہلے سائل کو ٹالنے کی کوشش کی لیکن اس کے پرزور اصرار پر ارشاد فرمایا' قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے' سائل نے کہا' آپ یہ بتائیں کہ قرآن کے الفاظ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام بخاری نے فرمایا' ہمارے تمام افعال مخلوق ہیں اور جو الفاظ ہم ادا کرتے ہیں (خواہ تلاوت کی شکل میں ہوں یا عام گفتگو کی شکل میں ہوں) وہ ہمارے افعال کا حصہ ہیں۔

اس جواب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ امام بخاری کے نزدیک تلاوت کے دوران قرآن کے جو الفاظ ہم پڑھتے ہیں' وہ مخلوق نہیں ہیں' یہ نکتہ نظر شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی کے نظریے کے خلاف تھا کیونکہ وہ ان الفاظ کو بھی قدیم اور غیر مخلوق مانتے تھے' جب انہیں امام بخاری کے نکتہ نظر کا پتہ چلا تو انہوں نے اعلان کیا' کوئی شخص بخاری کے درس میں شریک نہ ہو (کیونکہ ذہلی کی تحقیق کے مطابق ان کا عقیدہ درست نہیں ہے)

امام مسلم' جو شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی اور امام بخاری دونوں کے شاگرد ہیں انہوں نے دونوں حضرات میں کسی ایک سے بھی کوئی "صحیح مسلم" میں نقل نہیں کی۔ اگرچہ امام بخاری نے شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی "صحیح بخاری" کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

عرض کی گئی..... اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی کے نزدیک امام بخاری کا عقیدہ ٹھیک نہیں تھا۔

ارشاد فرمایا..... یہی کہہ لیں' دراصل محدثین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ روایت حدیث میں غایت درجہ احتیاط سے کام لیتے تھے اور جس شخص کے بارے میں انہیں شبہ ہوتا کہ اس کے عقیدے میں کچھ خرابی ہے اس سے روایت کرنے سے گریز کرتے تھے اس لیے شیخ ذہلی نے امام بخاری کے درس حدیث میں شرکت کرنے سے اپنے تلامذہ کو روک دیا تھا۔

اب یہاں ایک نکتہ اور بھی ہے' جس طرح شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی' امام بخاری کو صحیح العقیدہ نہیں سمجھتے تھے کیا اسی طرح امام بخاری بھی شیخ ذہلی کو بدمذہب سمجھتے تھے؟ کیونکہ بہرحال اس عہد کے سب سے نازک مسئلے پر دونوں کا نکتہ نظر مختلف تھا کیونکہ امام بخاری نے شیخ ذہلی سے احادیث روایت کی ہیں' اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک شیخ ذہلی کا نظریہ' تحقیقی اعتبار سے غلط ہونے کے باوجود بدعقیدگی کے زمرے میں نہیں آتا تھا ورنہ وہ شیخ ذہلی سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرتے۔

لیکن یہاں ایک سوال سامنے آتا ہے؟ شیخ ذہلی امام بخاری کو مجروح قرار دیتے ہیں یعنی ان کے نزدیک امام بخاری سے احادیث روایت کرنا صحیح نہیں ہے' اب دو احتمال ہیں' ایک ذہلی کی جرح درست ہو تو امام بخاری ناقابل اعتبار قرار پاتے ہیں' دوسرا اگر ذہلی کی جرح کو غلط مان لیا جائے تو ذہلی مجروح قرار پاتے ہیں اور الزام پھر امام بخاری پر آتا ہے' کی انہوں نے ایک مجروح راوی کے حوالے سے روایات کیوں نقل کی ہیں؟

.....

عرض کی گئی..... جس مسئلے کی وجہ شیخ ذہلی نے امام بخاری کا درس بند کروایا تھا' اس کے بارے امام احمد بن حنبل کی کیا رائے تھی؟

ارشاد فرمایا..... مجھے نہیں معلوم' ویسے مؤرخین نے بھی اس نکتے کی وضاحت نہیں کی' کیونکہ ذہلی کی طرح امام احمد بن حنبل بھی امام بخاری کے استاد ہیں اور خلق قرآن کی مسئلہ پر سب سے زیادہ انہیں مخالفت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا' ممکن ہے' الفاظ قرآن کے بارے میں امام احمد بن حنبل کی رائے امام بخاری کے نظریے کے مطابق ہو اور یہ بھی ممکن ہے' وہ شیخ ذہلی کے ہم خیال ہوں اور اس صورت میں امام بخاری ان کے نزدیک بھی ''مجروح'' قرار پاتے۔

عرض کی گئی..... کیا صحیح بخاری کے راویوں میں کچھ لوگ ''مجروح'' اور ''غیر ثقہ'' ہیں؟

ارشاد فرمایا..... صحیح بخاری کے شارحین خصوصاً علامہ ابن حجر عسقلانی نے اور حافظ بدرالدین محمود العینی نے ایسے راویوں کی نشاندہی کی ہے جنہیں محدثین نے بدعتیوں کی صف میں شامل ہونے کی وجہ سے' غیر مستند قرار دیا ہے بلکہ بعض ایسے راویوں کی بھی نشاندہی کی ہے جنہیں خود امام بخاری نے غیر مستند قرار دیا ہے اور پھر ان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔

.....

عرض کی گئی..... کیا وجہ ہے؟ کہ امام بخاری کی رائے امام ابوحنیفہ کے بارے میں مثبت نہیں ہے؟

ارشاد فرمایا..... ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے بیان کیا ہے' کہ کس طرح امام بخاری کے استاد' شیخ محمد یحییٰ ذہلی کی رائے' دنوں میں تبدیلی ہوئی یہاں تک کہ امام بخاری کو مجبوراً وہ شہر چھوڑنا پڑ گیا' اس کی وجہ کیا تھی؟ ایک اعتقادی مسئلے میں آراء کا اختلاف؟ یہی صورت امام اعظم کے ساتھ پیش آئی بعض مسائل میں امام اعظم کا نکتہ نظر' دیگر محدثین اور امام بخاری کی تحقیق کے مطابق نہیں تھا اس لیے امام بخاری کی رائے امام اعظم کے بارے میں متاثر ہوئی۔

مثال کے طور پر ایک اہم سوال یہ ہے کہ اعمال' ایمان کا حصہ ہیں؟ محدثین کے نزدیک' اعمال' ایمان کا حصہ ہیں جبکہ امام اعظم کے نزدیک اعمال' ایمان کا حصہ نہیں ہیں' امام بخاری نے ''صحیح بخاری'' کے آغاز میں ''کتاب الایمان'' کے نام سے ایک پورا باب تحریر کیا ہے' جس کے آغاز میں اشارۃً امام اعظم کے مسلک پر نقد کرنے کی کوشش کی ہے لیکن شارحین نے امام بخاری کے جواب میں امام اعظم کے نکتہ نظر کو واضح کیا ہے' یہ مسئلہ علم کلام سے تعلق رکھتا ہے۔ علم کلام کے مسلمہ ائمہ شیخ ابوالحسن اشعری اور شیخ ابومنصور ماتریدی کی آراء' امام بخاری اور محدثین کے نظریے سے مختلف ہیں' جن پر تفصیل سے علم کلام کی کتب میں گفتگو کی گئی ہے۔

ہمارے سمجھنے کی بات اس قدر ہے کہ ''الفاظ قرآن'' کے مسئلے پر امام بخاری کا نظریہ درست تھا اور شیخ ذہلی نے اپنے اجتہاد کے مطابق اسے غلط سمجھتے ہوئے امام بخاری کو مجروح قرار دیا' اسی طرح ''اعمال ایمان کا حصہ نہیں ہیں'' کے حوالے سے امام اعظم کا

نظریہ درست ہے لیکن امام بخاری نے اپنی تحقیق کے مطابق اسے غلط سمجھتے ہوئے' امام اعظم کو غلط سمجھا ہے اور ان پر اعتراضات وارد کیے۔

آپ خود غور فرمائیں' امام بخاری' شیخ ذہلی کے شاگرد ہیں' دونوں ایک ہی شہر میں رہ رہے تھے' دونوں بقید حیات تھے اس کے باوجود شیخ ذہلی نے امام بخاری کو مجروح قرار دیا ہے جبکہ امام بخاری کی پیدائش سے 44 برس پہلے امام اعظم اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ حاسدین اور بدخواہوں نے ان کے بارے میں کیسی کیسی باتیں مشہور کی ہوں گی؟ یہی ہوائیاں اور غلط فہمیاں تھیں جن کی وجہ سے امام اعظم' امام بخاری کے نزدیک غیر مستند رہے۔

یہاں ایک اور نکتے کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ''خلق قرآن'' کے مسئلے پر امام بخاری کا نکتہ نظر' حق ہونے کے باوجود بادی النظر میں اس وقت کے مشہور باطل فرقے' ''معتزلہ'' کے نظریے کا موافق محسوس ہوتا تھا' اسی طرح اعمال کا ایمان کا حصہ نہ ہونے کے بارے میں امام اعظم کا مسلک' حق ہونے کے باوجود' بادی النظر ایک اور باطل اور گمراہ فرقے ''مرجئہ'' کے مزعومات سے مشابہ محسوس ہوتا تھا' سو مہربانوں کی کم فہمی' کج فہمی اور غلط فہمی کی وجہ سے ان دونوں جلیل القدر ائمہ کو بہت ناگوار صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔

.....

عرض کی گئی..... امام اعظم کی حیات میں ہی' بہت سے لوگوں نے ان کے بارے میں غلط فہمیاں عام کر دیں تھیں؟

ارشاد فرمایا..... امام اعظم کی زندگی میں ہی افتراء پردازوں نے یہ بات عام کر دی تھی کہ آپ حدیث کے بجائے' قیاس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

مؤرخین نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ امام اعظم' امام محمد باقر کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ سیدنا امام حسینؓ کے صاحبزادے' سید سجاد زین العابدین کے لخت جگر ہیں۔ ائمہ اہل بیت اطہار میں بلند شان کے مالک ہیں۔ علوم وفنون پر کامل دسترس حاصل تھی' اس لیے آپ کو ''باقر'' کا خطاب دیا گیا یعنی علوم کو شق کر کے ان میں موجود علوم ومعارف کو ظاہر کرنے اور نکالنے والا' امام باقر تک اس سے پہلے امام ابوحنیفہ کے بارے میں منفی اطلاعات پہنچ چکی تھیں جبکہ امام صاحب' امام باقر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تعارف پر پتہ چلا کہ یہ وہی ابوحنیفہ ہیں جن کے بارے میں طرح طرح کی اطلاعات گوش گزار ہوتی رہی ہیں تو امام باقر نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا۔

''تم ہی وہ شخص ہو' جو اپنے قیاس کی وجہ سے ہمارے جد امجد کی احادیث کی مخالفت کرتے ہو''؟

''(اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک سوال ہے) مرد کمزور ہے' یا عورت''؟

''عورت' (کمزور ہوتی ہے)''

''وراثت میں عورت کو کتنا حصہ ملتا ہے''؟

''مرد کے حصے کے نصف کے برابر''

''اگر میں قیاس کے ذریعے فتویٰ دیتا تو کہتا کہ عورت کیونکر کمزور ہے اس لیے اسے مکمل حصہ دیا جائے اور مرد کو عورت کے حصے کا نصف حصہ دیا جائے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(میری بھی وہی رائے ہے جو آپ کے جدامجد سرکار دو عالم ﷺ سے منقول ہے)"

"(ایک اور سوال) نماز افضل ہے یا روزہ؟"

"نماز (افضل ہے)"

"اگر میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیتا تو حائضہ کو روزے کی بجائے نماز کی قضاء ادا کرنے کا حکم دیتا"۔

"(ایک اور سوال) منی زیادہ ناپاک ہے یا پیشاب؟"

"پیشاب (زیادہ ناپاک ہے)"

"اگر میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیتا تو منی کے بجائے پیشاب کے خروج پر غسل کو واجب قرار دیتا"۔

پھر امام اعظم ابوحنیفہ نے کہا' میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کسی مسئلے میں احادیث رسول کی مخالفت کروں' امام صاحب کی یہ گفتگو سن کر امام باقر بہت مسرور ہوئے اور اٹھ کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

.....

عرض کی گئی..... بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں' پوری امت کا اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب "صحیح بخاری" ہے اور اہل سنت بھی اس بات کے قائل ہیں' پھر کیا وجہ ہے؟ کہ اہل سنت "صحیح بخاری" کی روایات کے مطابق عمل نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا..... ہم میں سے ہر شخص نماز میں سورۂ اخلاص پڑھتا ہے جس کا آغاز لفظ "قل" سے ہوتا ہے۔ عربی گرامر کی رو سے یہ لفظ "صحیح" نہیں ہے۔

عرض کی گئی..... یہ کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود کوئی لفظ غلط ہو' اول تو کلام الٰہی ہونے کی وجہ سے یہ کتاب ویسے ہی ہر قسم کی غلطی اور شک وشبہ سے پاک ہے لیکن بالفرض اس میں کوئی غلطی ہوتی بھی تو زمانہ جاہلیت کے مشرکین اس پر اعتراض کرتے جبکہ آج تک ایسا کوئی اعتراض سننے میں نہیں آیا۔

ارشاد فرمایا..... میں نے یہ کب کہا ہے؟ کہ لفظ "قل" غلط ہے؟ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ "صحیح" نہیں ہے۔

عرض کی گئی..... جو چیز "صحیح" نہ ہو وہ لازمی طور "غلط" ہوتی ہے۔

ارشاد فرمایا..... "صحیح" عربی گرامر کی ایک خاص اصطلاح ہے جس کے مطابق اگر کسی لفظ میں حرف علت آ جائے یا ایک ہی حرف دو مرتبہ آ جائے تو اسے "صحیح" نہیں کہتے کیونکہ لفظ "قل" دراصل "قول" سے ماخوذ ہے جس کے درمیان حرف علت "و" موجود ہے اس لیے یہ حرف عربی زبان کی گرامر کی اصطلاح کے مطابق "صحیح" نہیں ہے البتہ اسے لغوی معنی کے اعتبار سے "غلط" بھی نہیں کہا جا سکتا۔

عرض کی گئی..... اس کا مطلب یہ ہے کہ "صحیح" ایک اصطلاح ہے؟

ارشاد فرمایا..... جس طرح عربی گرامر میں "صحیح" ایک اصطلاح ہے' اسی طرح محدثین کے نزدیک بھی "صحیح" ایک اصطلاح ہے یعنی ایسی روایت جس میں درج ذیل 4 شرائط پائی جاتی۔

(i) اس کی سند متصل ہو یعنی محدث اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان موجود تمام راوی ایک دوسرے سے منسلک ہوں کوئی راوی غائب نہ ہو۔

(ii) اس کے تمام راویوں کا عقیدہ' کردار اور یادداشت درست ہوں۔

(iii) اس روایت میں کسی دوسری زیادہ مستند روایت کے خلاف مضمون موجود نہ ہو۔

(iv) اس کے علاوہ اس روایت یا اس کی سند میں کوئی اور خامی نہ ہو۔

اگر ان چار شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی موجود نہ ہو تو محدثین کے نزدیک وہ روایت ''صحیح'' کہلانے کی حق دار نہیں رہتی لیکن اسے ''غلط'' بھی قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ جب ہم امام بخاری کی تصنیف کو ''صحیح بخاری'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اکثر روایات محدثین کی بیان کردہ شرائط کے اعتبار سے ''صحیح'' ہیں اور ''اصح الکتب'' کہنے کا مطلب یہ ہے کہ محدثین کی شرائط کے مطابق ''صحیح'' روایات' شرح تناسب کے اعتبار سے جس قدر زیادہ تعداد میں ''صحیح بخاری'' میں ہیں اتنی زیادہ تعداد میں دیگر کتب میں موجود نہیں ہیں۔

.....

عرض کی گئی..... اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مطلب کیا ہوگا؟

ارشاد فرمایا..... اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب ''صحیح بخاری'' ہے لیکن اس کا بالواسطہ مطلب کیا ہوگا؟ (ذرا سے توقف کے بعد خود ہی ارشاد فرمایا)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ''اصح الکتب'' (صحیح ترین کتاب) ''اللہ کی کتاب'' ہے۔

''اللہ کی کتاب'' میں تمام ''آیات'' موجود ہیں۔

''صحیح بخاری'' میں تمام ''احادیث'' موجود نہیں ہیں بلکہ بہت سے روایات ایسی ہیں جو ''صحیح'' ہیں اور صحیح بخاری کی بجائے دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی تمام آیات ''معمول بہ'' ہیں؟ یعنی ان میں سے ہر آیت پر عمل کیا جائے گا؟ یقیناً نہیں' کیونکہ قرآن کی چند آیات منسوخ بھی ہیں اور منسوخ آیت یا حکم پر عمل نہیں کیا جاتا۔

یہاں دوسرا سوال یہ سامنے آئیگا..... کہ ''اصح الکتب'' اللہ تعالیٰ کے کلام سے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی تمام آیات اس میں موجود ہیں جبکہ ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے متعلق ہے اور تمام احادیث بھی اس میں موجود نہیں ہیں اور ''اصح الکتب'' میں بعض آیات منسوخ ہیں۔ اگرچہ اپنے متعلقہ مواد کے اعتبار سے ''اصح الکتب'' کامل ہے تو کیا ''اصح الکتب'' بعد ''کتاب اللہ'' جو اپنے متعلقہ مواد یعنی احادیث کے اعتبار سے کامل نہیں ہے بلکہ بہت سے احادیث دیگر کتب میں بھی منقول ہیں کیا اس کی روایات میں نسخ کا احتمال موجود نہیں ہو سکتا؟

احناف' صحیح بخاری کی جن روایات کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے وہ ان کے نزدیک منسوخ ہیں یا ان میں تاویل کی جائے گی یا کسی اور سبب کی وجہ سے ان کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جاتا۔

فقیہ ہند مفتی شریف الحق امجدی' اپنی شہرہ آفاق تصنیف نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری میں تحریر کرتے ہیں۔

''میں ایک مرتبہ ڈومریا گنج ضلع بستی سے الٹو اتھانے جا رہا تھا بس میں کچھ لوگ آپس میں بہت مزے لے لے کر یہ کہہ رہے تھے کہ بریلویوں سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں ہے خود کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ''بخاری''

ہے مگر بخاری میں لکھا ہے کہ رفع یدین کرو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھو آمین بلند آواز سے کہو مگر نہیں مانتے' میں نے ان سے پوچھا کہ بخاری میں جو کچھ لکھا ہے تم لوگ سب پر عمل کرتے ہو؟ انہوں نے کہا بالکل ہم لوگ عمل کرتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں نے بخاری پڑھی ہے تو گھبرا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ پڑھی نہیں مگر علماء سے سنا ہے کہ بخاری میں یہ لکھا ہے میں نے پوچھا اور کیا کیا بخاری میں لکھا ہے۔ یہ بھی ان علماء نے آپ لوگوں کو بتایا' اب اور گھبرائے مگر تھے دیہاتی صاف گو اقرار کر لیا کہ اور کچھ نہیں بتایا ہے۔ میں نے سوچا ان گنواروں کو اگر اصح الکتب کا مطلب سمجھاؤں تو سمجھ نہیں پائیں گے۔ ان کی سمجھ کے مطابق ایک لطیفہ ذہن میں آ گیا میں نے کہا کہ امام بخاری نے بخاری میں دو مسئلے لکھے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر پانی میں نجاست گر جائے اور نجاست کا رنگت یا بو یا مزہ پانی میں ظاہر نہ ہو تو پانی پاک ہے۔ اگر چہ وہ پانی تھوڑا ہی ہو ان میں سے ایک شخص بولا بالکل صحیح ہے میں نے کہا دوسرا بھی مسئلہ وہ یہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن ایسا ناپاک ہوگا کہ اسے سات بار دھوؤ اور کم از کم ایک بار مٹی سے بھی مانجھو' اسی شخص نے کہا یہ بھی بالکل صحیح ہے اب میں نے کہا آپ نے دونوں مسئلوں کو صحیح وحق مان لیا تو سنئے اب ایک میرا سوال ہے کسی برتن میں پانی ہے اس میں کتے نے منہ ڈال دیا منہ ڈالتے ہی دھتکار دیا گیا تو بتایئے پانی پاک کہ ناپاک؟

وہ غریب بول اٹھا کہ پاک ہے میں نے پوچھا اور برتن تو مجبوت ہو کر رہ گیا۔ ہو سکتا ہے کوئی صاحب کہہ دیں وہ جاہل اجڈ تھے ان کی بات کا کیا مگر عرض یہ ہے کہ ان کو یہ بتانے والے علماء تو مجتہد مطلق تھے ورنہ وہ کیا جانیں کہ بخاری میں آمین' رفع یدین کے بارے میں کیا لکھا ہے' اب میں نے للکار کے پوچھا کہ بولو تو بیچارے کو سانپ سونگھ گیا وہ سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اور بالکل خاموش ہو گئے''۔

عرض کی گئی..... بعض حضرات ائمہ کی تقلید پر طعن کرتے ہیں' اس کا کیا جواب دیا جائے؟

ارشاد فرمایا..... جو لوگ اعتراض کرتے ہیں' کیا ان میں سے ہر ایک بذات خود اجتہاد کرتا ہے؟ اگر پندرہویں صدی کے کسی مولوی صاحب کا فتویٰ درست تسلیم کیا جا سکتا ہے تو پھر امت کی اکثریت جس جلیل القدر عظیم البرکت امام کی پیروی پر متفق ہو' اس کی تقلید کرنا کیوں ممنوع ہوگا؟

لوگ غور نہیں کرتے' حکم شرعی کا ماخذ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے' سنت کے قبول وعدم کا مدار اس کے راوی پر ہے' آپ امام بخاری کے نقل کرنے کی وجہ سے کسی روایت کو مستند قرار دیتے ہیں اور وہ روایت اگر امام بخاری کی بجائے کسی شیعہ راوی نے نقل کی ہوتی تو ہمارے نزدیک قابل قبول نہ ہوتی۔

اگر آپ اصل ماخذ کے حق ہونے کے حوالے سے کسی شخص پر اعتماد کر سکتے ہیں تو اس ماخذ سے اخذ مسئلہ کے بارے میں بھی کسی دوسرے شخص پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

پھر یہ نکتہ بھی پیش نظر رہے کہ ہمیں خواب میں پتہ نہیں چلا تھا کہ امام بخاری علم حدیث کے مسلمہ ماہر فن ہیں بلکہ امت کی اکثریت کیونکہ انہیں مستند قرار دیتی ہے اس لیے ہم ان کی نقل کردہ روایت کو معتبر شمار کرتے ہیں گویا بالواسطہ طور پر ہم امام بخاری کی نہیں بلکہ امت کی توثیق پر عمل پیرا ہیں۔ اسی طرح جب ہم امام ابو حنیفہ کے کسی فتویٰ پر عمل کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ امت کی اکثریت ان کی اتباع اور پیروی پر متفق ہے اور امت کے جلیل القدر فقہاء نے امام اعظم یا دیگر ائمہ فقہ کے فتاویٰ کی توثیق کی ہے اور ہم ان حضرات کی توثیق کی وجہ سے ہی ان ائمہ کی پیروی کرتے ہیں۔

عرض کی گئی..... کچھ لوگ تقلید ائمہ کو "شرک فی الرسالت" سے تعبیر کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا..... اگر ان کا قول درست تسلیم کر لیا جائے تو سابقہ صدیوں میں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو کسی امام کا مقلد نہ ہو خود معترضین کے ممدوح شیخ ابن تیمیہ، شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی، امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے انہیں چاہئے کہ ان دونوں صاحبان کے کفر کا فتویٰ بھی صادر کر دیں۔ اس طرح سعودی عرب میں حنبلی فقہ کو ریاستی قانون کی حیثیت حاصل ہے اور وہاں کے مفتی اعظم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں انہیں بھی شرک فی الرسالت کا مجرم قرار دیا جائے۔

عرض کی گئی..... ہندوستان میں شاہ اسماعیل دہلوی اور سید نذیر حسین دہلوی غیر مقلد گزرے ہیں۔

ارشاد فرمایا..... ان کے اساتذہ میں سے بھی کوئی صاحب غیر مقلد گزرے ہیں؟ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ اسماعیل دہلوی اور سید نذیر حسین دہلوی کے مسلمہ بزرگ ہیں جو امام اعظم کے پیروکار تھے۔ یہ دونوں شاہ اسماعیل اور نذیر حسین تو اسلاف کے طریقے سے ہٹ گئے تھے۔

عرض کی گئی..... مگر پھر بھی دونوں حدیث پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

ارشاد فرمایا..... حدیث کے صحیح اور مستند ہونے کیلئے یہ بات شرط ہے کہ بیان کرنے والے محدث سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کوئی ایک راوی بھی بدمذہب نہ ہو، اگر ایک راوی بھی بدمذہب آ جائے تو حدیث کی سند مشکوک قرار پاتی ہے ہم ان حضرات سے یہ سوال کریں گے امام بخاری کی نقل کردہ جس روایت پر عمل پیرا ہونے کا آپ دعویٰ کرتے ہیں، امام بخاری تک کوئی ایسی سند تو پیش کریں جس کے تمام راوی "تقلید" کے الزام سے بری ہوں تاکہ جس حدیث پر آپ عمل پیرا ہونے کے دعویدار ہیں، آپ ہی کے قواعد کے مطابق اسے مستند قرار دیا جا سکے۔

اور پھر اس بات کا بھی خیال رہے کہ آپ کے گروہ کا ہر فرد بذات خود اجتہاد کرے، اپنی جماعت کے کسی مولوی سے فتویٰ نہ لے ورنہ تقلید یہاں بھی پائی جائے گی۔

.....

عرض کی گئی..... عہد حاضر میں "اجتہاد" کی گنجائش موجود ہے؟

ارشاد فرمایا..... عربی کا ایک شاعر ہے، ابوالعلاء المعری، اس کا ایک شعر بہت مشہور ہے۔

انی وان کنت الاخیر زمانه لات بمالم تستطعه الاوائل

(اگرچہ میں، بعد میں آنیوالے زمانے میں پیدا ہوا ہوں مگر وہ کام کر کے دکھاؤں گا جو پہلے لوگ نہیں کر سکے)

ایک مرتبہ ایک نوجوان نے اس سے دریافت کیا، پہلے لوگوں نے عربی زبان کے حروف تہجی 28 مقرر کیے تھے، کیا آپ 29واں حرف ایجاد کر لیں گے؟

سوال یہ ہے کہ نئے زمانے میں اجتہاد کرنے والے کس نوعیت کا اجتہاد کریں گے؟

اگر آپ ائمہ کے فتاویٰ کی صحت کا از سر نو جائزہ لینا چاہتے ہیں تو فتاویٰ پر ہی کیوں قناعت کر بیٹھے ہیں؟ اجتہاد کے اصول بھی از سر نو ایجاد کریں، محدثین نے علم حدیث کے جو قواعد وضوابط مقرر کیے تھے، ان میں صحت وسقم کا جائزہ لے کر از سر نو اصطلاحات حدیث وضع کریں، احادیث کے مجموعوں پر تحقیق وتنقید کر کے از سر نو نئے مجموعے مرتب کریں، آپ کیا کیا نیا کام کریں گے؟ قرآن

کو سمجھنے کیلئے اصول تفسیر دوبارہ مرتب کریں گے؟ حدیث کے اصول ایجاد کریں گے؟ استنباط استخراج کے قواعد وضع کریں گے؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عربی گرامر کے قواعد بھی دوبارہ تیار کر پائیں گے۔

معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اجتہاد کے دعویدار حضرات' وہ جدید تہذیب کے دلدادہ ہوں یا عدم تقلید کے علمبردار' عربی گرامر سے بھی مناسب طور پر واقف نہیں ہوتے۔ دیگر علوم وفنون تو بہت دور کی بات ہے۔

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ائمہ فقہ کے مقررہ قواعد وضوابط کی روشنی میں جدید پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کیا جائے تو اس کا کوئی بھی منکر نہیں ہے اور اہل سنت کے چاروں مذاہب' حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی کے فقہاء نئے پیش آمدہ مسائل کا حل اپنے' اپنے ائمہ سے منقول' اصول وضوابط کی روشنی میں پیش کرتے رہے۔ جس کی ایک ہلکی سی جھلک دیکھنے کیلئے نوٹ کی شرعی حیثیت کے بارے میں اعلیٰ حضرت' عظیم البرکت' مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی کی تصنیف "کفل الفقیہ الفاھم فی احکام القرطاس والدراھم" ملاحظہ کی جاسکتی ہے' اجتہاد کے بہت سے دعویداروں کو اپنی خام خیالی پر شرمندگی ہوگی۔

عرض کی گئی..... مجتہد کیلئے کن علوم کا جاننا شرط ہے؟

ارشاد فرمایا..... اعلیٰ حضرت کسی سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے' یہ بات بیان کرتے ہیں کہ فقہ کا مطلب کیا ہے؟ اس سے اندازہ لگایا جاسکے گا کہ اجتہاد کی شرائط کیا ہوسکتی ہیں؟

فقہ بعد ملاحظہ اصول مقررہ وضوابط محررہ' وجودہ تکلم وطرق تفاہم' وتنقیح مناط' ولحاظ انضباط' ومواضع یسر واحتیاط' تجنب تفریط و افراط' فرق روایات ظاہرہ ونادرہ' وتمیز درایات غامضہ وظاہرہ' ومنطوق ومفہوم صریح ومحتمل' وقول بعض وجمہور' مرسل ومعلل' ووزن الفاظ منقنین' وشبر مراتب ناقلین' وعرف عام وخاص' عادات بلاد واشخاص' وحال زمان ومکان' احوال رعایا وسلطان' وحفظ مصالح دین' ودفع مفاسد مفسدین' وعلم وجوہ تجریح' واسباب ترجیح' ومناہج' ومناہج توفیق' ومدارک تطبیق ومسالک تخصیص ومناسک تقیید' و مشارع قیود' شوارع مقصود' وجمع کلام' ونقد مرام وفہم مراد کا نام ہے"۔

.....

عرض کی گئی..... علوم شریعت کا مختصر تعارف کیا ہوگا؟

ارشاد فرمایا..... علوم شریعت دو قسم کے ہیں۔

(i) علوم عالیہ یعنی وہ علوم جو درحقیقت علوم شریعت ہیں۔

(ii) علوم آلیہ' وہ علوم جو علوم شریعت کے فہم کیلئے آلہ ومددگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ علوم آلیہ کون' کون سے ہیں؟ تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ شریعت کے علوم کے ماہرین کس درجہ محنت کے بعد ائمہ کے فتاویٰ امت تک نقل کرتے ہیں؟

علوم آلیہ میں سب سے اہم اور بنیادی علم' عربی زبان کے قواعد کا علم ہے' یہ قواعد دو علوم پر مشتمل ہیں۔

(i) علم نحو: اس میں عربی الفاظ کے آخر میں آنیوالے اعراب کی وضاحت کی جاتی ہے کس مقام پر کون سا اعراب پڑھا جائے گا؟ جیسے لا الہ الا اللہ' الحمد للہ' ان اللہ

تینوں جگہ پر ایک ہی لفظ ہے "اللہ" مگر ایک جگہ اس کے آخر میں زیر دوسری جگہ زبر اور تیسری جگہ پیش ایسا کیوں ہوا؟ اگر

آپ زبر کی جگہ پیش یا پیش کی جگہ زیر پڑھ دیتے' تو معنی میں کیا تبدیلی آتی؟ علم نحو اس بارے میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔

(ii) علم صرف: ہر زبان میں تین طرح کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

(i) ایسے الفاظ جو کسی دوسرے لفظ سے ماخوذ ہوں جیسے ''قاتل'' یا ''مقتول'' لفظ ''قتل'' سے ماخوذ ہیں۔

(ii) وہ الفاظ جو خود تو کسی سے ماخوذ نہیں ہے لیکن دوسرے بہت سے الفاظ اس سے ماخوذ ہوتے ہیں جیسے مذکورہ بالا مثال میرے میں لفظ ''قتل'' کہ یہ خود تو کسی سے ماخوذ نہیں ہے لیکن دوسرے بہت سے الفاظ اس سے ماخوذ ہیں۔

(iii) وہ الفاظ جو خود کسی سے ماخوذ نہیں ہوتے اور ان سے دیگر کوئی دوسرا لفظ ماخوذ نہیں ہوتا جیسے لفظ ''طہ''

عربی زبان میں بے شمار ایسے الفاظ ہیں جو خود دوسرے الفاظ سے ماخوذ ہوتے ہیں یا ان سے دیگر بہت سے الفاظ ماخوذ ہوتے ہیں علم صرف' اس معاملے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے کہ فلاں لفظ' فلاں سے ماخوذ ہے علم صرف کی مدد کے بغیر کسی عربی لغت میں کسی لفظ کا معنی ڈھونڈنا تقریباً ناممکن ہے جیسے عربی زبان کا ایک لفظ ہے ''مستنصر'' اس کا مطلب دیکھنے کے لئے آپ کو لغت میں ''ن ص ر'' کا مادہ تلاش کرنا پڑے گا۔

(iii) علم لغت: کسی بھی زبان میں موجو کسی بھی قسم کے ادب' خواہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی ہو' کو سمجھنے کیلئے گرامر اور لغت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور عربی لغت کا علم بہت وسیع ہے کیونکہ عرب ایک لفظ کو کئی معنی میں استعمال کرتے ہیں اور کئی لفظ ایک ہی معنی کی وضاحت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

(iv) علم معانی وبیان: یہ ایک نادر فن ہے خود اس کی تین شاخیں ہیں جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک مستقل فن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے ماہرین بہت کم پائے جاتے' آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں' کلام کے محاسن کی پہچان' الفاظ کی نشست و برخاست کے فرق سے معنی کے اختلاف اور اس نوعیت کی دیگر تفصیلات اسی علم سے متعلق ہیں۔

(v) علم منطق: یہ ایک اہم فن ہے جس میں کسی بھی کلام کو جانچنے کے قواعد وضوابط بیان کیے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بطور خاص اہتمام کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے اور دیگر علوم وفنون مثلاً اصول فقہ وعلم کلام کے مباحث میں اس سے بہت مدد لی جاتی ہے۔

عرض کی گئی..... اس کی وجہ یہ ہے کہ اس علم کے پڑھانے والے صحیح دلچسپی سے اسے نہیں پڑھاتے پھر یہ وجہ بھی ہے کہ طلباء ہی پست ہمت ہیں جبکہ علم حاصل کرنے کیلئے محنت کرنا پڑتی ہے جو ان سے نہیں ہو پاتی۔

عرض کی گئی..... علم منطق کا کیا فائدہ ہے؟

ارشاد فرمایا..... غالباً امام غزالی کا قول ہے۔ ''جو شخص منطق نہیں جانتا اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا؟

ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا اس کے رسول ﷺ کی حدیث کا ایک لفظ آجاتا ہے اس کی دو صورتیں ہوں گی وہ لفظ' ایک ہی لفظ ہوگا جیسے ''علی'' یا وہ لفظ فی نفسہ دو مختلف الفاظ کا مجموعہ ہوگا جیسے ''عبداللہ'' اس میں ''عبد'' اور ''اللہ'' دو مستقل لفظ ہیں لیکن کسی کے نام کے طور پر ان دونوں کا مجموعہ ایک لفظ' ایک نام سمجھا جاتا ہے۔

ان دونوں صورتوں میں پہلی کو لیں' ایک ہی لفظ ہے جسے اصطلاح میں ''مفرد'' کہا جاتا ہے۔

عربی زبان میں کتاب وسنت میں' استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ''مفرد'' ہوتے ہیں اور میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا

ہوں کہ عربی زبان میں بعض الفاظ کے کئی ایک معنی ہوتے ہیں اب علم منطق آپ کی رہنمائی کرے گا کہ آپ اپنے سامنے موجود لفظ کا جائزہ لیں۔

(1) وہ لفظ ''مفرد'' اس کا معنی صرف ایک ہے؟ یا ایک سے زیادہ ہیں؟

- اگر اس کا معنی ایک ہے تو زیادہ الجھن پیش نہیں آتی۔

لیکن اگر اس کے معانی ایک سے زیادہ ہوں تو اب آپ کو غور کرنا ہوگا۔

(i) کیا اس لفظ کے ذریعے تمام معانی یکساں حیثیت میں مراد لیے جاتے ہیں؟

(ii) اس لفظ کے کچھ معانی کو دیگر معانی پر ترجیح حاصل ہوتی ہے؟

(2) اس ''مفرد'' لفظ کے معانی ایک سے زیادہ ہیں تو اب آپ غور کریں گے۔

(i) آپ کے سامنے موجود لفظ اصل لغت کے اعتبار سے ہی مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

(ii) آپ کے سامنے موجود لفظ اصل لغت کے اعتبار سے کسی اور معنی کیلئے استعمال ہوتا تھا پھر وہ اصل لغوی معنی کی بجائے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا اور پہلے معنی کا استعمال یکسر ترک کر دیا گیا ہے؟ (اس کی مزید تین ذیلی صورتیں ہوں گی)

(iii) وہ لفظ از روئے لغت ایک مخصوص معنی کیلئے ایجاد کیا گیا تھا اور پھر عرف میں دوسرے معنی کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ اب کبھی اس لفظ کے ذریعے اصل لغوی معنی مراد لیا جاتا ہے اور کبھی اس کے ذریعے لغوی کی بجائے' معروف معنی مراد لیا جاتا ہے۔

یہ صرف لفظ کی بحث اور ان کے ضمن میں مزید نکات بھی ہیں پھر جب یہ الفاظ مل کر ایک جملے کی حیثیت اختیار کرتے ہیں تو ان سے مراد کیا ہوگی؟ یہ الگ بحث ہے۔

عرض کی گئی..... یہ بہت دقیق بحث ہے اس کی کوئی مثال عنایت فرمائیں۔

ارشاد فرمایا..... نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا:

''میں جس کا ''مولیٰ'' ہوں علی بھی اس کا مولا ہے''۔

اس میں ''مولیٰ'' قابل غور ہے۔ آپ سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کیا یہ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے؟ لغت آپ کو بتائے گی کہ یہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس کے پہلے معنی کو ترک کر دیا گیا؟ یا پہلے اور دوسرے معنی دونوں حسب حال مراد لیے جا سکتے ہیں؟

اب جب ان مختلف اعتبارات سے آپ اس حدیث مبارکہ کے ایک لفظ کا جائزہ لیں گے تو جو لوگ اس روایت کے ذریعے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں انہیں جواب دینے میں آپ کو آسانی ہوگی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ مولیٰ ایک لفظ ہے جو مختلف معانی کا احتمال رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ دونوں کیلئے اس کے استعمال سے یہ لازم نہیں آتا کہ دونوں حضرات' دیگر صحابہ کرام یا بنی نوع انسان کیلئے ایک ہی نوعیت اور حیثیت کے ''مولیٰ'' ہیں جیسے اس لفظ کو قرآن نے سورۂ تحریم: ۴ میں استعمال کیا ہے۔

''(اور اگر نبی ﷺ کی دو ازواج مطہرات) ان پر زور دینے کی کوشش کریں تو بے شک' اللہ تعالیٰ' جبرائیل اور تمام نیک

مسلمان اس نبی ﷺ کے "مولیٰ" ہیں۔

اسی لفظ کو قرآن دوسرے مقام پر سورۃ الدخان: آیت: 41 میں یوں استعمال فرماتا ہے۔

"(قیامت کے) دن کوئی "مولیٰ" دوسرے "مولیٰ" کے کام نہیں آ سکے گا"۔

یہی لفظ قرآن ایک اور مقام پر یوں استعمال کرتا ہے:

"اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے جن میں سے ایک گونگا ہے اور اپنے "مولیٰ" پر بوجھ ہے۔"

اسی طرح احادیث میں بھی بہت سے مقامات پر یہ لفظ "مولیٰ" استعمال ہوا' عربی ادب اور لغت میں استعمال ہوا ہے۔ اب ہمارے سامنے "علم منطق" یہ سوال پیش کرے گا کہ کیونکہ یہ لفظ لفظوں کی فلاں مخصوص قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے فلاں فلاں اعتبار سے اس کا جائزہ لینے کے بعد ہی اس کے مفہوم کا تعین کیا جائے گا۔

یہاں فلاں کا لفظ میں نے اس لیے استعمال کیا کہ آپ حضرات علم منطق کی اصطلاحات اور ان کے احکام سے واقف نہیں ہیں اس لیے انہیں سن کر کسی الجھن کا شکار نہ ہوں بہر حال علم منطق ہمیں لفظ اور کلام کو جانچنے کے آداب اور قواعد وضوابط سکھاتا ہے اور کلام کے اسرار سمجھنے میں مدد دیتا ہے جس کی بدولت ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں بہتر انداز میں غور وفکر کر سکتے ہیں۔

جیسے میں نے آپ کے سامنے جو حدیث بیان کی ہے اس سے بعض حضرات' حضرت علی کرم وجہہ اللہ کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں۔ آپ علم منطق کی روشنی میں قرآن وسنت اور لغت عرب کو سامنے رکھ کر اپنے مقابل پر واضح کریں گے کہ اس روایت میں لفظ "مولیٰ" کے ذریعے حضرت علیؓ کی خلافت پر استدلال کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے اور کسی مزید دلیل کے بغیر محض اس لفظ کے ذریعے ایک مخصوص "شرعی واصطلاحی معنی" یعنی خلیفہ مراد نہیں لیا جا سکتا۔

عرض کی گئی..... یہ تو لفظ کی مثال تھی جملے کی بھی مثال عنایت فرمائیں۔

ارشاد فرمایا..... سورۃ آل عمران: آیت 55 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور جب اللہ تعالیٰ نے کہا' میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تمہیں اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تمہیں کفار (کے الزامات) سے پاک وصاف کر دوں گا"۔

اس آیت کریمہ میں 3 امور کا ذکر کیا گیا ہے۔

(i) حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات

(ii) حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع آسمانی

(iii) حضرت مسیح علیہ السلام کی (کفار کے الزامات سے) تطہیر۔

قادیانی سادہ مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے سوال کرتے ہیں دیکھیں اس آیت میں صاف ذکر ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوں گے۔ پھر آپ کو آسمان پر اٹھایا جائے گا لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام انتقال فرما چکے ہیں اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ احادیث میں جس مسیح موعود کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت مسیح الموعود (الدجال) القادیانی ہیں۔

ایک قادیانی نے یہ آیت پڑھ کر یہی سوال ہم سے کیا ہمارے ذہن کے کسی دور دراز گوشے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا یہ

فرمان محفوظ تھا کہ قادیانی فریب دینے کیلئے پہلے حیات مسیح کا ذکر چھیڑتے ہیں اور پھر جب عام سنی مسلمان بیچارہ لاجواب ہو جائے تو وہ دھیرے دھیرے اپنے باطل مزعومات اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ایسی صورت حال میں مسلمان کو چاہئے کہ وہ قادیانی سے کہے ہم تمہارے ساتھ حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر بحث نہیں کرتے' تم ہمارے ساتھ مرزا کی ان کفریات پر گفتگو کرو جو اس کی کتابوں میں حشرات الارض کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔

اسی بات کو ذہن میں رکھ کر ہم نے قادیانی سے کہا' بالفرض اگر اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہو بھی جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو بھی اس سے مرزا صاحب کا نبی ہونا پھر بھی ثابت نہیں ہوتا' اگر تم ان کی نبوت کے قائل ہو تو ان کی نبوت کی دلیل پیش کرو اس پر وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا' حاضرین میں سے ایک صاحب نے ہم سے کہا' تم کیا مرزا قادیانی کو بار بار صاحب کہے جا رہے ہو' ہم نے عرض کی' زبان کا محاورہ ہے کہ بعض اوقات کسی کی تحقیر یا تذلیل کیلئے لفظ بول کر اس کا متضاد مفہوم مراد لیا جاتا ہے' اردو کا تو ہمیں معلوم نہیں البتہ انگریزی میں ایسی صورتحال کی ترجمانی کیلئے Irronical Languae کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جیسے کسی دبلے پتلے شخص کو "گاما پہلوان" یا کسی سیاہ رو شخص کو "چاند" کہہ دیا جائے۔ خود قرآن سورۂ واقعہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

"قیامت کے دن کافر شخص سے کہا جائے گا عذاب کا ذائقہ) چکھ لے تو بڑا عزت والا اور مہربان آدمی ہے"۔

پھر ہم نے روئے سخن قادیانی کی طرف پھیرتے ہوئے کہا' اگر آپ کسی دارالعلوم کے پڑھے ہوئے ہوتے تو ہم آپ کو بتاتے کہ جو آیت کریمہ آپ نے پیش کی ہے اس میں لفظ "قال" کے بعد آنے والے پورا جملہ مقولہ ہے جس کا آغاز حرف "ان" سے ہو رہا ہے جو "حروف مشبہ بالفعل" میں سے ایک ہے اور ان حروف کی خصوصیت یہ ہے کہ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں' آپ کی تلاوت کردہ آیت میں بھی اس حرف کا اسم' اسم ضمیر' صیغہ واحد متکلم ہے اور اس کے بعد "متوفی" "رافع" اور "مطہر" اسمائے مشتقات ان کی خبر ہیں جبکہ اسم کی تعریف یہ ہے کہ اس کے معانی میں ازمنہ ثلاثہ (تینوں زمانوں) میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔ اس ساری صورتحال کے پیش نظر جب ہم منطق کے اعتبار سے اس جملے کا جائزہ لیں گے تو یہ قضیہ مطلقہ عامہ ہے کیونکہ اس میں ازمنہ ثلاثہ میں سے کسی بھی ایک زمانہ میں "محمول" کا ثبوت' موضوع کیلئے کیا جائے گا اس لیے وفات' تطہیر اور رفع زمانہ مستقبل میں ہوں یا عارضی' تقدیم و تاخیر کے ہمراہ ہوں یا اس کے بغیر' آیت کا مدعا پورا ہو جائے گا لہٰذا اس آیت سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا جائیں گے۔ ان کی وفات' رفع آسمانی سے پہلے ہوگی' یہ ثابت نہیں ہوتا' یہ سن کر اس کی حالت کیا ہوئی؟ اسے جانے دیں۔

ہم صرف یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ انسان منطقی' نحوی و صرفی' معانی و بیان کے قواعد و ضوابط کی مدد سے اللہ تعالیٰ کے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھ سکتا ہے' عام فہم سی بات ہے ہمارے جلیل القدر علماء آخر اتنے اہتمام سے منطق پڑھتے اور پڑھاتے تھے تو اس کی کوئی ٹھوس وجہ ہوگی' محض بھیڑ چال کے تحت' ایسا نہیں کیا جاتا تھا۔

.....

عرض کی گئی..... اب علوم عالیہ کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں؟

ارشاد فرمایا..... علوم عالیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(i) علم الاحکام (ii) علم ماخذ الاحکام

''علم الاحکام'' کی دو قسمیں ہیں۔

(i) علم العقائد جسے ''علم کلام'' کہا جاتا ہے۔

(ii) علم الاعمال جسے ''علم فقہ'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ''علم ماخذ الاحکام'' کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(i) علم کتاب اللہ اسے علم تفسیر کہا جاتا ہے۔

(ii) علم سنت رسول اللہ ﷺ اسے علم حدیث کہا جاتا ہے۔

پھر ان چاروں علوم میں سے ہر ایک کی 2,2 قسمیں ہیں۔

(i) تفسیر (ii) اصول تفسیر (iii) حدیث (iv) اصول حدیث (v) علم کلام (vi) اصول کلام (vii) علم فقہ (viii) علم اصول فقہ

عرض کی گئی..... کچھ لوگ قیاس کی مخالفت کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا..... احکام شریعت کا ماخذ 4 چیزیں ہیں۔

(i) کتاب اللہ (ii) سنت رسول اللہ (iii) اجماع (iv) قیاس

ہم اپنے آس پاس کے روزمرہ مسائل کا جائزہ لیں تو بہت سے ایسے مسائل سامنے آئیں گے جن کا حل صراحت کے ساتھ قرآن وسنت میں نہیں مل سکے گا اس لیے ان کے حل کیلئے قیاس کی طرف رجوع کرنا پڑے۔ عام فہم سی بات ہے' لاؤڈ سپیکر پر جماعت کروانا درست ہے یا نہیں؟ انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟ بحر منجمد شمالی میں نماز کے اوقات کیا ہوں گے؟ سیاچین کے برف زاروں میں مورچہ زن فوجی' نماز' طہارت کیلئے کیا طریقہ استعمال کریں گے؟ اور اسی طرح کے دیگر سوالات ایسے ہیں جن کا جواب قیاس کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

.....

عرض کی گئی..... فقہاء نے چاروں اصول احکام کی' بڑی شرح وبسط کے ساتھ وضاحت کی ہے؟

ارشاد فرمایا..... اللہ تعالیٰ ان فقہاء کی قبروں پر اپنے انوار وتجلیات کی بارشیں نازل فرمائے جنہوں نے مسائل کے استنباط و استخراج کے قواعد مقرر کر کے' ہمارے لیے آسانیاں پیدا کر دی ہیں جو شخص کسی اچھے استاد سے ''اصول فقہ'' کی معرکۃ الاراء کتاب ''نورالانوار'' ہی پڑھ لے' وہ اصول فقہ کے ماہرین کی عظمت شان کا قائل ہو جائے گا۔ نصوص کے الفاظ کو جانچنے اور ان سے استنباط مسائل کے لئے اصول فقہ کے ماہرین کی تحقیقات نہایت دقیق ہیں۔

.....

عرض کی گئی..... بعض حضرات خود کو ''محمدی'' کہلواتے ہیں اور ''حنفی'' کی نسبت اختیار کرنے والے کو مطعون کرتے ہیں؟

ارشاد فرمایا..... قرآن مجید میں سورۂ مبارک ''النحل'' آیت 123 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''(اے رسول!) پھر ہم نے تمہاری طرف وحی کی کہ تم ملت ابراہیمی کی پیروی کرو جو (ملت) حنیف ہے''

اسی طرح سورۂ یونس' آیت 105 میں ارشاد ہوا:

''اور اپنا چہرہ دین حنیف کی طرف پھیر لو''۔

اسی طرح سورہ روم آیت:30 میں فرمایا:

''اور اپنا رخ' دین حنیف کی طرف کر لو''۔

سورہ نساء' آیت 125 میں بیان کیا گیا ہے۔

''اور اس شخص سے اچھا دین اور کس کا ہو سکتا ہے' جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ (کے احکام) کے سامنے سرنگوں کو کر دے اور وہ نیکوکار بھی ہو اور ابراہیم کی ملت حنیف کی پیروی بھی کرے''۔

غرضیکہ یہ تمام آیات ایسی ہیں جن میں ملت حنیف کی پیروی کا حکم دیا گیا یا اس کی پیروی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

.....

عرض کی گئی..... مگر وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ''ملت حنیف'' کی وجہ سے ''حنفی'' نہیں کہلاتے بلکہ امام ابوحنیفہ کی نسبت سے کہلاتے ہیں۔

ارشاد فرمایا..... ایسے تو ہم بھی انہیں کہہ سکتے ہیں کہ تم لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت سے خود کو ''محمدی'' نہیں کہلواتے بلکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے خود کو ''محمدی'' کہلواتے ہو بالکل اسی طرح جیسے قادیانی' احمد مجتبیٰ ﷺ سے نسبت کی بجائے مرزا غلام احمد کی نسبت کی وجہ سے خود کو ''احمدی'' کہلواتے ہیں۔

بلاشبہ ہم امام اعظم کے وابستہ دامن ہونے کی وجہ سے ''حنفی'' کہلواتے ہیں اور حضور غوث اعظم کی نسبت سے ''قادری'' کہلانا پسند کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت کے الفاظ میں بارگاہ رب العزت میں دست بدعا رہتے ہیں کہ

قادری کر' قادری رکھ' قادریوں میں اٹھا قدر عبدالقادر' قدرت نما کے واسطے

ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں' ہم قادری ہیں اور اپنی اس نسبت پر ہمیں فخر ہے کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ بقول فیض

ہم پر تمہاری چاہ' کا الزام ہی تو ہے دشنام تو نہیں ہے' یہ اکرام ہی تو ہے

لیکن کیا وجہ ہے؟ کہ جب ان معترضین کو' ان کے ممدوح شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی' کے حوالے سے ''وہابی'' کہا جاتا ہے تو یہ آتش زیر پا ہو جاتے ہیں؟

''محمدی'' کہلانے والے یہ حضرات پہلے ''وہابی'' ''نجدی'' کہلاتے تھے پھر انہوں نے متبادل کے طور پر ''محمدی'' کہلوانا شروع کیا۔

اس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ لوگ ''محمد بن عبدالوہاب'' کی نسبت سے خود کو ''محمدی'' کہلواتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے پہلے انہیں شیخ نجدی کی نسبت سے ''وہابی'' نجدی'' کہا جاتا تھا۔

.....

عرض کی گئی..... شیخ نجدی کا نام ''محمد'' تھا عبدالوہاب اس کے والد کا نام تھا۔ پھر اس کے والد کے نام کی نسبت سے ان کے پیروکاروں کو کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ خاص طور پر جبکہ شیخ عبدالوہاب صحیح العقیدہ سنی تھے۔

ارشاد فرمایا..... یہ درست ہے کہ شیخ عبدالوہاب اور ان کے دوسرے صاحبزادگان صحیح العقیدہ سنی تھے بلکہ عبدالوہاب کے ایک

صاحبزادے شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نے، شیخ نجدی کے رد میں ایک کتاب لکھی بھی تھی جو ترکی سے شائع ہو چکی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں نسبت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ جس شخص کی طرف نسبت کی جا رہی ہے اسی کے نام کے الفاظ کے ساتھ نسبت ظاہر کی جائے بلکہ اس کے والد، دادا، جداعلیٰ کسی کی نسبت سے بھی منسوب کیا جا سکتا ہے لیکن اس شخص کے جداعلیٰ کے نام سے مشہور ہونے والی نسبت، اسی شخص کے پیروکاروں کیلئے ہی استعمال ہوگی۔

جیسے حنبل، امام احمد کے دادا جان تھے لیکن امام احمد کے پیروکار "احمدی" کے بجائے "حنبلی" کہلاتے ہیں۔

شافع، پانچویں یا چھٹی پشت میں امام شافعی کے جداعلیٰ تھے اور انہی کی نسبت سے امام محمد بن ادریس خود "شافعی" کی نسبت اختیار کرتے تھے اور امام موصوف کے پیروکار، ان کے نام کی نسبت سے "محمدی" کے بجائے، ان کی نسبت کی، نسبت سے "شوافع" کہلاتے ہیں۔

اسی طرح شیخ نجدی کے پیروکار بظاہر ان کے والد کے نام کی نسبت سے، مگر درحقیقت شیخ نجدی کی نسبت سے "وہابی" اور شیخ نجدی کی وطن مالوف کے نسبت سے "نجدی" کہلاتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے کراچی، پشاور، کوئٹہ، لاہور، ملتان، ڈیرہ غازی خان، خیبر ایجنسی، کلکتہ، بمبئی، سوات، دکن، اجمیر، کلیر کے باسیوں کو ان کے اپنے شہروں سے منسوب کرنے کی بجائے ان کے ممدوح اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی کی نسبت سے "بریلوی" کہہ دیا جاتا ہے تو یہ نسبت درحقیقت خطہ ارض کی طرف نہیں بلکہ اس کے باسی کی طرف ہے اسی طرح شیخ نجدی کے والد کی نہیں بلکہ شیخ نجدی کی نسبت سے یہ لوگ "وہابی" کہلاتے ہیں۔

.....

عرض کی گئی..... "حنفی" نسبت کی توجیہہ کیا پیش کی جائے گی؟

ارشاد فرمایا..... نبی اکرم ﷺ کے دادا کا نام "عبدالمطلب" تھا۔ عبدالمطلب کے دادا کا نام "عبدمناف" تھا۔ عبدمناف عرب کے سب سے معزز قبیلے قریش کے ایک فرد تھے۔ عبدمناف کی اولاد دو ذیلی شاخوں میں تقسیم ہوگئی۔

(i) بنو ہاشم: اس شاخ میں، نبی اکرم ﷺ حضرت علی، حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد شامل ہے۔

(ii) بنو امیہ: اس شاخ میں حضرت عثمان غنی، حضرت امیر معاویہؓ اور ان کی اولاد شامل ہے۔

نسبی اعتبار سے یہ دونوں نسبتیں ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل استعمال کی جائیں گی کیونکہ دونوں مرتبے کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب ہیں، کوئی بھی سلیم العقل "ہاشمی" یا "اموی" نسبت کو "قریشی" نسبت کے بالمقابل تصور نہیں کر سکتا۔

بالکل اسی طرح "حنفی" نسبت اپنے مقابل، اپنی ہم مرتبہ دیگر نسبتوں یعنی شافعی، حنبلی، مالکی کے بالمقابل استعمال کی جائے گی۔ اس کو اسلام یا مسلمان کا مدمقابل سمجھنا غایت درجے کی حماقت ہے۔

"حنفی" نسبت استعمال کرنے کا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم فقہ میں دیگر ائمہ کی بجائے امام اعظم ابوحنیفہ کے پیروکار ہیں اور جو مہربان اس نسبت سے الجھن محسوس کرتے ہیں انہیں پہلے اپنے گھر کی خبر لینا چاہیے اور "آل شیخ" سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ شیخ نجدی خود اور "آل شیخ" "محمدی" کی بجائے "حنبلی" کی نسبت کیوں استعمال کرتے ہیں؟

.....

عرض کی گئی..... ایک طرف ہم "حنفی" نسبت استعمال کرتے ہیں اور دوسری جانب "قادری" کہلاتے ہیں جبکہ حضور غوث اعظم حنبلی تھے۔

ارشاد فرمایا..... ایک صاحب نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں اور ملتان میں مقیم ہیں وہ ملتانی کہلائیں گے۔ دوسرے صاحب بھی نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں لیکن بھیرہ کے رہنے والے ہیں وہ بھیروی کہلائیں گے کیونکہ دونوں نسبتوں کا سبب الگ الگ ہے۔

ہم فقہ میں امام اعظم سے نسبت کے اعتبار سے حنفی اور تصوف میں حضور غوث اعظم سے نسبت کے اعتبار سے قادری کہلاتے ہیں۔

عرض کی گئی..... بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ اچھے قادری ہو کہ حضرت شیخ عبدالقادر نماز میں رفع یدین کرتے تھے اور تم نہیں کرتے؟

ارشاد فرمایا..... یہ معترضین کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ حضرت شیخ، اتنی عظمت شان اور علم وفضل کے باوجود، مقلد تھے اور یہ معترض اپنے کمال جہل کے باوجود غیر مقلد ہیں جہاں تک رفع یدین کا تعلق ہے تو امام احمد بن حنبل کے پیروکاروں کے لیے امام احمد کی تحقیق کے مطابق نماز میں رفع یدین کرنا ہمارے نزدیک بھی درست ہے جبکہ غیر مقلد کا اپنی تحقیق پر اعتماد کرنا اور ائمہ امت کی تحقیق سے خروج کرنا غلط ہے۔ شیخ عبدالقادر اس لیے حنبلی تھے کیونکہ فقہ حنبلی میں اجتہاد کی گنجائش بہت زیادہ تھی کیونکہ بعض اوقات ایک ہی مسئلے کے بارے میں امام احمد کی مختلف آراء حنبلی فقہ کے بنیادی ماخذ میں نقل کی گئی ہیں بعض اوقات ایک روایت کے مطابق ایک مسئلہ میں امام احمد کا فتویٰ جواز کا ہوتا ہے۔ دوسری روایت کے مطابق مکروہ، تیسری کے مطابق حرام اور تینوں فتاویٰ اسی ایک مسئلے سے متعلق ہوتے ہیں۔

اس لیے ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی جلیل القدر فقیہ، حنبلی فقہ کو از سر نو مرتب کرے اور فقہ حنبلی کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی صورت میں وہ فقیہ، فقہ حنبلی کو عطا فرمایا، بہت کم لوگ یہ بات جانتے ہوں گے کہ حضرت شیخ کے پوتے، شیخ ابو صالح نصر بن شیخ عبدالرزاق گیلانی بن شیخ عبدالقادر گیلانی، حنابلہ کے پہلے قاضی القضاۃ بنے تھے اور انہوں نے فقہ حنبلی کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

.....

عرض کی گئی..... لوگ خود کو اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں؟

ارشاد فرمایا..... گلاب کے پھول کو "بوٹا" کہہ دینے سے اس کی خوشبو کم نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح کانٹے کو "خار مغیلاں" کہنے سے اس کی چبھن ختم نہیں ہو جاتی بلکہ کانٹے کا نام "ریحان" (خوشبودار پودے کو کہتے ہیں) بھی رکھ دیا جائے تو بھی اس کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔

دوسری صدی ہجری میں مسلمانوں میں ایک فرقہ نمودار ہوا جو خود کو "اصحاب العدل والتوحید" (موحدین) کہا کرتے تھے۔ ان کے مقابلے میں تیسری یا شاید چوتھی صدی ہجری میں "اہل سنت" کی اصطلاح متعارف کروائی گئی موجودہ زمانے میں "اہل حدیث" بھی "موحد" ہونے کے دعویدار ہیں۔ عجیب اتفاق یہ ہے کہ خوارج جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا۔ معتزلہ جنہوں

نے امام احمد بن حنبل اور دیگر اہل حق کو ایذاء پہنچائیں۔ شیخ نجدی، جن کے معتقدین نے حرمین شریفین میں قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا اور عہد حاضر کے یہ مہربان ''اہلحدیث'' سب میں ایک ہی فکر ایک ہی سوچ کارفرما ہے۔ ہم موحد ہیں۔ بقیہ ساری امت شرک میں مبتلا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شرک میں مبتلا ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبل شرک کا شکار ہیں۔ امت کی اکثریت شرکیہ عقائد کی حامل ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے؟ شیطان (نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق) جب ''اس بات سے مایوس ہو گیا کہ مسلمانوں میں شرک کو عام کر سکے'' تو اس نے ایک نئے منصوبے کے تحت ''شرک ساز ادارہ'' (Mushrik Makers Ltd) کی داغ بیل ڈال کے اولاد آدم کو گمراہ کرنے کا نیا منصوبہ بنایا ہو؟ آخر اس نے بارگاہ رب العزت میں اس عزم کا اظہار بھی تو کیا تھا:

''(اے میرے پروردگار!) تیری عزت کی قسم! میں ان سب (بنی نوع انسان) کو ضرور بالضرور گمراہ (کرنے کی کوشش) کروں گا''۔

نوٹ: یہ فوائد فاضل جلیل ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصنیف ''معین القاری شرح صحیح بخاری'' سے نقل کیے گئے ہیں۔

ترتیب

پارہ اوّل

وحی کا بیان

باب 1: رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ ۷۳

ایمان کا بیان

باب 2: نبی اکرم ﷺ کا فرمان اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے.... ۸۰
باب 3: ایمان کے امور ۸۱
باب 4: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں ..... "
باب 5: افضل مسلمان کون ہے ۸۲
باب 6: کھانا کھلانا بھی اسلام میں سے ہے ..... "
باب 7: اپنے مسلمان بھائی کے واسطے وہی پسند کرنا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے یہ بھی ایمان میں سے ہے ..... "
باب 8: رسول اللہ ﷺ کی محبت کامل ایمان ہے ..... "
باب 9: ایمان کی لذت ۹۳
باب 10: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے ..... "
باب 11: حضور کی بیعت کا تذکرہ ..... "
باب 12: دین کو محفوظ رکھنے کے لئے فتنوں سے بھاگنا بھی دین ہے ۸۴
باب 13: نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ میں تم میں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں ..... "
باب 14: کفر میں لوٹ جانے کو آگ میں ڈالے جانے سے برا سمجھنا ..... "
باب 15: اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت ۸۵
باب 16: حیا ایمان کا حصہ ہے ..... "
باب 17: توبہ کرنے والوں، نماز پڑھنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں سے تعرض نہ کرو ..... "
باب 18: جو ایمان کو عمل شمار کرے ۸۶
باب 19: جب اسلام بمعنی حقیقی شرعی نہ ہو ۸۷
باب 20: سلام کا عام کرنا بھی اسلام سے ہے ..... "
باب 21: شوہر کی ناشکری کرنا یہ بھی ایک کفر ہے ..... "
باب 22: گناہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے ۸۸
باب 23: ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم ہے ۸۸
باب 24: منافق کی علامت ۸۹
باب 25: لیلۃ القدر میں قیام کرنا بھی ایمان ہے ۹۰
باب 26: جہاد کرنا بھی ایمان ہے ..... "
باب 27: ماہ رمضان کی راتوں میں نوافل کے لئے قیام بھی ایمان ہے ..... "
باب 28: حصول ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھنا بھی ایمان ہے ..... "
باب 29: دین اسلام سہل اور آسانی والا ہے ..... "
باب 30: نماز بھی ایمان میں سے ہے ..... "
باب 31: کسی کا اسلام بہترین ہونا ۹۱
باب 32: اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے ۹۲
باب 33: ایمان کا کم یا زیادہ ہونا ..... "
باب 34: زکوٰۃ ادا کرنا بھی اسلام ہے ۹۳
باب 35: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں سے ہے ..... "
باب 36: مؤمن کا یہ خوف کرنا کہ کہیں اس کے اعمال ضائع نہ ہو جائیں ۹۴
باب 37: حضرت جبرئیل کا نبی اکرم ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے متعلق سوال کرنا ۹۵
باب 38: ایمان کی خصوصیت ۹۶
باب 39: اس شخص کی فضیلت جو اپنے دین کو محفوظ کرنے

کے لئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے ۹۶
باب 40: خمس کا ادا کرنا بھی ایمان میں سے ہے ..... "
باب 41: اعمال کا دارومدار نیت اور اخلاص پر ہے ۹۷
باب 42: فرمان نبوی کہ دین اللہ اور اس کے رسول، ائمہ مسلمین اور عامۂ مسلمین کے لئے خیر خواہی کا نام ہے ۹۸

کتاب العلم

باب 43: علم کی افضلیت کا بیان ۹۹
باب 44: جس شخص سے کوئی علمی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ اپنی گفتگو میں مشغول ہو تو پہلے بات پوری کرے اور پھر سائل کو جواب دے ..... "
باب 45: جو شخص علم کے بیان کے وقت اپنی آواز بلند کرے ۹۹
باب 46: محدث کا قول ..... "
باب 47: امام کا اپنے اصحاب پر علمی آزمائش کیلئے مسئلہ پیش کرنا . ۱۰۱
باب 48: محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور اس کا پیش کرنا جائز ہے یا نہیں ..... "
باب 49: اپنے شیخ کی اجازت سے اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر دوسرے شہروں کی طرف بھیجنے کا بیان ۱۰۳
باب 50: جو شخص مجلس کے آخر میں بیٹھے یا اگر جگہ ہو تو مجلس کے وسط میں بیٹھنے کا بیان ۱۰۴
باب 51: فرمان نبوی بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خود سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جسے دوسرے کی طرف سے بات پہنچے ۱۰۵
باب 52: علم، قول اور عمل پر مقدم ہے ..... "
باب 53: نبی اکرم ﷺ وعظ و نصیحت کرنے میں اوقات کو نگاہ میں رکھتے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں ۱۰۶
باب 54: جو شخص طالبان علم کیلئے کچھ دن مقرر کرے ..... "
باب 55: اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فہم عطا کر دیتا ہے ..... "
باب 56: علم کی سمجھ حاصل کرنے کی فضیلت ۱۰۷
باب 57: علم و حکمت میں رشک کرنا ..... "
باب 58: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانے کا بیان ..... "
باب 59: نبی اکرم ﷺ کا فرمان اے اللہ اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما ۱۰۸
باب 60: بچے کا حدیث سننا اور اس کا بیان کرنا کس عمر میں صحیح ہے .. ۱۰۹
باب 61: علم کی طلب میں گھر سے نکلنا ..... "
باب 62: جو شخص علم سیکھے اور لوگوں کو سکھائے اس کی فضیلت ..... "
باب 63: علم کے اٹھ جانے اور جہالت کے ظاہر ہونے کا بیان... "
باب 64: علم کی فضیلت کے بیان میں ۱۱۱
باب 65: سواری یا کسی چیز پر کھڑے کھڑے مفتی کا فتویٰ دینا..... "
باب 66: جس نے ہاتھ اور اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا..... ۱۱۲
باب 67: نبی اکرم ﷺ کا قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو اس بات کی ترغیب دلانا کہ وہ ایمان و علم کی حفاظت کریں ۱۱۳
باب 68: کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لیے سفر کرنا ۱۱۴
باب 69: حصول علم کے لئے باری مقرر کرنا ..... "
باب 70: جب واعظ و معلم وعظ و تعلیم میں ناپسندیدہ بات دیکھے تو غضبناک ہو جانا ۱۱۵
باب 71: امام یا محدث کے پاس گھٹنوں کے بل دوزانو ادب سے بیٹھنا ۱۱۶
باب 72: جو شخص بات سمجھنے کے لئے تین دفعہ دہرائے ..... "
باب 73: آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو دین کی تعلیم دینا ... ۱۱۷
باب 74: امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا ..... "
باب 75: حدیث حاصل کرنے کی خواہش ..... "
باب 76: علم کیسے اٹھایا جائے گا ۱۱۸
باب 77: کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی دن مقرر کیا جا سکتا ہے .. ۱۱۹
باب 78: جو شخص کوئی چیز سنے اور اس کو نہ سمجھ سکے تو دوبارہ سنے یہاں تک کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لے ..... "
باب 79: جو لوگ حاضر ہیں وہ غائب کو ضرور علم پہنچائیں ۱۲۰
باب 80: جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، اس کے گناہ کے متعلق ۱۲۱
باب 81: علم کی باتوں کا لکھنا ..... "
باب 82: رات کے وقت علم پڑھانا اور وعظ کرنا ۱۲۳
باب 83: رات کو علمی مذاکرہ ..... "
باب 84: علم کے یاد رکھنے کے بیان میں ۱۲۴

باب 85: علماء کے سامنے خاموش رہنا ۱۲۵
باب 86: جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں سے زیادہ عالم کون ہے تو اسے چاہئے کہ علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے ..... "
باب 87: جو شخص کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے دینی مسائل پوچھے ۱۲۷
باب 88: رمی جمار کے وقت فتویٰ پوچھنا ..... "
باب 89: ارشاد باری تعالیٰ کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ۱۲۸
باب 90: جس نے بعض جائز چیزوں کو اس خوف سے چھوڑ دیا کہ کہیں ناسمجھ لوگ اس سے زیادہ سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں .... "
باب 91: جو شخص علمی بات بتانے کے لئے لوگوں میں سے بعض کو خاص کر لے اس خیال سے کہ وہ دوسرے لوگ یہ بات نہ سمجھ سکیں گے ۱۲۰
باب 92: علم سیکھنے میں حیا کرنا ۱۳۰
باب 93: جو خود پوچھنے سے شرمائے دوسرے شخص سے کہے تم پوچھو .. "
باب 94: مسجد میں علم کا ذکر اور افتاء ۱۳۱
باب 95: جس نے سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بتایا ۱۳۲

کتاب الوضو

باب 96: وضو کے فرائض ۱۳۲
باب 97: بلا وضو نماز قبول نہیں ..... "
باب 98: وضو کی فضیلت اور وضو سے جن کے اعضاء روشن ہوں گے ..... "
باب 99: شک کی وجہ سے وضو نہ کرے جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے ..... "
باب 100: وضو میں تخفیف کے جواز کا بیان ۱۳۳
باب 101: وضو پورا کرنا ..... "
باب 102: دونوں ہاتھوں سے ایک چلو پانی کے ساتھ منہ کا دھونا . ۱۳۴
باب 103: ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا چاہئے یہاں تک کہ جماع کے وقت بھی ..... "
باب 104: بیت الخلاء جاتے وقت کیا پڑھے ۱۳۵
باب 105: بیت الخلاء میں رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا ..... "
باب 106: پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے ..... "
باب 107: جو شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر پاخانہ کرے ..... "
باب 108: عورتوں کا رفع حاجت کے لئے باہر نکلنا ۱۳۶
باب 109: گھروں میں رفع حاجت کرنا ..... "
باب 110: پانی کے ساتھ استنجا کرنا ۱۳۷
باب 111: جو شخص طہارت کے لئے اپنے ساتھ پانی لے کر جائے ..... "
باب 112: استنجا کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ لے کر جانا ..... "
باب 113: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے ۱۳۸
باب 114: جب بول کرے تو اپنے عضو خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے ..... "
باب 115: ڈھیلوں سے استنجا کرنا ..... "
باب 116: گوبر سے استنجا نہ کرے ۱۳۸
باب 117: وضو میں اعضا ایک ایک بار دھونا ۱۳۹
باب 118: وضو میں اعضا دو دو بار دھونا ..... "
باب 119: وضو میں ہر عضو کا تین تین بار دھونا ..... "
باب 120: وضو میں ناک صاف کرنا ۱۴۰
باب 121: استنجا کیلئے طاق ڈھیلے استعمال کرے ..... "
باب 122: دونوں پاؤں دھولے اور ان پر مسح نہ کرے ..... "
باب 123: وضو میں کلی کرنا ..... "
باب 124: ایڑیاں دھونا ۱۴۱
باب 125: جوتے پہنے ہوئے دونوں پاؤں کا دھونا اور ان پر مسح کرنا جائز نہیں ..... "
باب 126: وضو اور غسل کرنے کے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا ۱۴۲
باب 127: جب نماز کا وقت قریب ہو تو وضو کے لئے پانی کی تلاش کرنا ..... "
باب 128: اس پانی کا حکم جس سے انسان کے بال دھوئے جائیں ۱۴۳
باب 129: جب کتے نے برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لیا ..... "
باب 130: جو پاخانہ اور پیشاب کے بعد ہی وضو ضروری سمجھتے ہیں ۱۴۴
باب 131: کسی آدمی کا اپنے ساتھی کو وضو کرانا ۱۴۶
باب 132: بلا وضو تلاوت قرآن حکیم ..... "

باب133: یہ باب اس شخص کے حکم میں ہے جسے غشی کا شدید دورہ پڑے وہ لازمی وضو کرلے ۱۴۷
باب134: تمام سر کا مسح کرنا ۱۴۸
باب135: دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا ۱۴۹
باب136: لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا ... "
باب137: حضور ﷺ کے وضو کے مستعمل پانی سے برکت حاصل کرنے کے بیان میں ۱۵۰
باب138: جو شخص ایک ہی چلو پانی سے کلی کرے اور ناک میں ڈالے ..... "
باب139: سر کا مسح ایک بار ہے ۱۵۱
باب140: مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ..... "
باب141: نبی اکرم ﷺ کا اپنے وضو والے پانی کو بے ہوش شخص پر چھڑکنا ۱۵۲
باب142: کپڑے دھونے یا رنگنے کا برتن لگن پیالے، لکڑی اور پتھروں کے برتن سے غسل اور وضو کرنا ..... "
باب143: طشت جو بڑے پیالے کی مثل ہوتا ہے اس میں وضو کرنا ۱۵۳
باب144: ایک مد پانی سے وضو کرنا ۱۵۴
باب145: موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ..... "
باب146: پاک پاؤں پر موزے پہننا ۱۵۵
باب147: بکری کا گوشت کھانے اور ستو کھانے سے وضو نہیں جاتا . "
باب148: جس نے ستو کھانے کے بعد کلی کی اور وضو نہیں کیا .... "
باب149: کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرنی چاہئے ۱۵۶
باب150: نیند سے بیداری کے بعد وضو کرنا ..... "
باب151: بغیر حدث کے وضو ۱۵۷
باب152: پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے... "
باب153: پیشاب کے دھونے کے حکم کے بیان میں ۱۵۸
باب154: عذاب قبر کے بیان میں ..... "
باب155: نبی اکرم ﷺ اور لوگوں کا اعرابی کو منع نہ کرنا تاکہ وہ پیشاب سے فارغ ہو جائے ..... "
باب156: مسجد میں اگر کوئی پیشاب کرے تو اس پر پانی بہا دینا ۱۵۹
باب157: بچوں کے پیشاب کا حکم ..... "
باب158: کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم ۱۶۰
باب159: کسی مرد کا اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار وغیرہ کا پردہ بنانا ..... "
باب160: قوم کے کوڑا خانہ کے پاس پیشاب کرنے کا حکم ..... "
باب161: خون کا دھونا ..... "
باب162: جب تر ہو تو منی کے دھونے اور جب خشک ہو تو اس کے کھرچنے کے بیان میں اور عورت کے دم حیض سے جو کپڑے یا جسم کو نجاست پہنچتی ہے اس کے دھونے کے بیان میں ۱۶۱
باب163: جب کوئی منی وغیرہ دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے "
باب164: اونٹ، چوپایوں اور بکریوں کے پیشاب اور ان کے رہنے کی جگہ کا بیان ۱۶۱
باب165: گھی اور پانی میں نجاست گرنے کا بیان ۱۶۳
باب166: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا حکم ۱۶۴
باب167: جب نمازی کی پشت پر بحالت نماز نجاست یا مردار ڈال دیا جائے ..... "
باب168: کپڑے میں تھوک اور رینٹ اور ان کی مثل لگ جانے کا بیان ۱۶۵
باب169: نبیذ یا نشہ آور چیز سے وضو جائز نہیں ۱۶۶
باب170: عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا ..... "
باب171: مسواک کرنا ..... "
باب172: بڑے کو پہلے مسواک دینا ۱۶۷
باب173: رات کو باوضو سونے کی فضیلت ..... "

پارہ نمبر ۲

کتاب الغسل

باب174: غسل سے پہلے وضو کرنا ۱۶۸
باب175: میاں بیوی کا اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کرنا ۱۶۹
باب176: ایک صاع سے غسل کرنا ..... "
باب177: جس شخص نے اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہایا ۱۷۰
باب178: ایک ہی بار غسل کرنا ..... "
باب179: جو شخص غسل کے وقت حلاب اور خوشبو سے ابتدا کرے ۱۷۱
باب180: غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ..... "
باب181: ہاتھ مٹی پر رگڑنا تاکہ اچھی طرح صاف ہو جائے ..... "

باب182: کیا جنبی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال سکتا ہے ۱۷۲
باب183: غسل اور وضو کے درمیان وقفہ ..... "
باب184: جو شخص اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے ۱۷۳
باب185: جب اپنی عورت سے جماع کیا ..... "
باب186: مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا ۱۷۴
باب187: جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر باقی رہ گیا ..... "
باب188: بالوں کا خلال کرنا ۱۷۵
باب189: جو حالت جنابت میں وضو کرے اور پھر اپنے تمام جسم کو دھو لے ۱۷۵
باب190: جب مسجد میں یاد آیا کہ وہ جنبی ہے اسی حالت میں سجدے سے نکل آئے اور تیمم نہ کرے ۱۷۶
باب191: غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھ جھاڑنا ..... "
باب192: جو سر کی داہنی جانب سے غسل کرنا شروع کرے ..... "
باب193: جو شخص تنہائی میں ننگا ہو کر غسل کرے ۱۷۷
باب194: لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا ۱۷۸
باب195: احتلام والی عورت کا حکم ..... "
باب196: جنبی کے پسینے کے حکم کا بیان اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا ..... "
باب197: جنبی کا حالت جنابت میں گھر سے نکلنا اور بازار میں چلنا پھرنا ۱۷۹
باب198: غسل سے قبل جبکہ اس نے وضو کر لیا ہو جنبی اپنے گھر میں ٹھہر سکتا ہے ..... "
باب199: جنبی حالت میں سونا ۱۸۰
باب200: جنبی وضو کر کے سو جائے ..... "
باب201: جب مرد اور عورت کے ختنے مل جائیں ..... "
باب202: عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت لگ جائے اس کا دھونا ..... "

کتاب الحیض

باب203: حیض آنا کس طرح شروع ہوا ۱۸۲
باب204: حائضہ عورت کا اپنے خاوند کا سر دھونا اور کنگھا کرنا ... "
باب205: اپنی عورت کے حالت حیض میں مرد کا اس کی گود میں سر رکھ کر تلاوت کرنا ۱۸۳
باب206: جو لوگ نفاس کو حیض کا نام دیتے ہیں ..... "
باب207: حیض والی عورت سے ملنا جلنا ..... "
باب208: حیض والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کا حکم ۱۸۴
باب209: حیض والی عورت تمام مناسک حج ادا کرے مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے ..... "
باب210: استحاضہ کیا ہے ۱۸۵
باب211: حیض کے خون کا دھونا ۱۸۶
باب212: استحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا ..... "
باب213: کیا جس کپڑے میں عورت حائضہ ہوتی ہے اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے ۱۸۷
باب214: عورت کا حیض سے غسل کرنے کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا ..... "
باب215: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اپنے جسم کو کیسے ملے ..... "
باب216: حائضہ عورت کا مخصوص طریقہ غسل ۱۸۸
باب217: حیض کے غسل میں کنگھی کرنا ..... "
باب218: حیض کا غسل کرتے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا .... "
باب219: اللہ تعالیٰ کے فرمان خلقۃ وغیر مخلقۃ کا اصل مفہوم کیا ہے ۱۸۹
باب220: حائضہ عورت حج یا عمرے کا احرام کس طرح باندھے ..... "
باب221: حیض کا آنا اور اس کا بند ہونا ۱۹۰
باب222: حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے ۱۹۱
باب223: حیض والے کپڑوں میں حائضہ کیساتھ سونا ..... "
باب224: جو حیض والے کپڑے پاکی والے کپڑوں سے الگ رکھے ..... "
باب225: حیض والی عورت کا عیدین میں حاضر ہونا اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا ۱۹۲
باب226: جب عورت کو ایک ہی ماہ میں تین بار حیض آ جائے ... "
باب227: ایام حیض کے علاوہ خاکی اور زرد رنگ کے خون کا بیان ۱۹۳
باب228: استحاضہ کا خون ..... "

باب 229: طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے ۔ ۱۹۴
باب 230: جب استحاضہ والی عورت حیض سے پاک ہو جائے ۔۔۔۔ "
باب 231: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ اور اسکا طریقہ ۔۔۔۔ ۱۹۵
باب 232: حائضہ کے احکام ۔۔۔۔ "

کتاب التیمّم

باب 233: پانی نہ پانے کی صورت میں تیمم کرنے کا بیان ۔۔۔۔ ۱۹۵
باب 234: اگر کوئی شخص پانی اور مٹی دونوں نہ پائے تو کیا وہ بلا وضو و تیمم نماز ادا کرے ۔۔۔۔ ۱۹۶
باب 235: جب حضر میں پانی نہ مل رہا ہو اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لینے کا بیان ۔۔۔۔ ۱۹۷
باب 236: کیا تیمم کرنے والا دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے کے بعد انہیں پھونک کر جھاڑے ۔۔۔۔ "
باب 237: ایک ہی ضرب سے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا ۱۹۸
باب 238: پاک مٹی مسلمان کے لئے پانی کی عدم موجودگی کے باعث وضو کا کام دیتی ہے ۔۔۔۔ ۱۹۹
باب 239: جب جنبی اپنی جان پر بیماری یا موت کا خوف رکھتا ہے یا پیاس کا خوف ہو تو تیمم کرے ۔۔۔۔ ۲۰۱
باب 240: تیمم میں ایک ہی ضرب کافی ہے ۔۔۔۔ ۲۰۲
باب 241: جنابت کے لئے تیمم ۔۔۔۔ ۲۰۴

نماز کا بیان نماز کے احکام کے بیان میں

باب 242: معراج کی رات نماز کس طرح فرض ہوئی ۔۔۔۔ ۲۰۴
باب 243: کپڑے پہن کر نماز پڑھنا فرض ہے ۔۔۔۔ ۲۰۷
باب 244: نماز میں تہبند کا اپنی گدی میں باندھنا ۔۔۔۔ "
باب 245: نمازی کا ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ ۲۰۸
باب 246: جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ اس کپڑے کا بعض حصہ اپنے کاندھوں پر ڈال دے ۔۔۔۔ ۲۰۹
باب 247: جب کپڑا تنگ ہو تو کس طرح نماز پڑھے ۔۔۔۔ ۲۱۰
باب 248: شامی جبے میں نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 249: نماز میں یا نماز کے علاوہ ننگا ہونا مکروہ ہے ۔۔۔۔ ۲۱۱
باب 250: قمیض، پائجامہ اور چغے میں نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 251: ستر عورت کے بیان میں ۔۔۔۔ ۲۱۲
باب 252: چادر کے بغیر نماز پڑھنے کا حکم ۔۔۔۔ ۲۱۳
باب 253: ران کے عورۃ ہونے کے متعلق جو علماء نے بیان کیا ہے ۔۔۔۔ "
باب 254: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے ۔۔۔۔ ۲۱۵
باب 255: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس پر نقش و نگار ہوں اور اس کی طرف دیکھنا ۔۔۔۔ "
باب 256: اگر کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر صلیب کا نشان ہو یا ایسے کپڑے پر جن پر تصویریں بنی ہوئی ہوں کیا اس کی نماز فاسد ہوگی ۔۔۔۔ ۲۱۶
باب 257: جس نے ریشمی جبہ پہنے ہوئے نماز پڑھی اور پھر اس کو اتار دیا ۔۔۔۔ ۲۱۶
باب 258: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم ۔۔۔۔ "
باب 259: چھتوں، منبر اور موٹی لکڑی پر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ ۲۱۷
باب 260: جب نمازی کا کپڑا بحالت سجدہ بیوی کو لگ جائے ۔۔ ۲۱۸
باب 261: چٹائی پر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 262: چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ ۲۱۹
باب 263: فرش پر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 264: سخت گرمی کی وجہ سے کپڑے کے پر سجدہ کرنا ۔۔۔۔ ۲۲۰
باب 265: جوتوں سمیت یا جوتوں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 266: موزے پہن کر نماز پڑھنا ۔۔۔۔ "
باب 267: جب کوئی شخص نماز میں پورا سجدہ نہ کرے ۔۔۔۔ ۲۲۱
باب 268: نمازی اپنے بازوؤں کو کھلا رکھے اور اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھے ۔۔۔۔ "
باب 269: استقبال قبلہ کی فضیلت اور اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنی چاہئیں ۔۔۔۔ "
باب 270: اہل مدینہ و اہل شام اور اہل مشرق کا قبلہ ۔۔۔۔ ۲۲۲
باب 271: مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۔۔۔۔ ۲۲۳
باب 272: نمازی جہاں بھی ہو جہت قبلہ کی طرف متوجہ ہو ۔۔۔ ۲۲۴
باب 273: امر قبلہ کے متعلق جو بیان آیا ہے ۔۔۔۔ ۲۲۵
باب 274: مسجد سے تھوک کا ہاتھ یا کسی آلہ سے صاف کرنا ۔۔۔ ۲۲۶
باب 275: مسجد سے رینٹھ کا کنکری وغیرہ سے صاف کرنا ۔۔۔۔ ۲۲۷
باب 276: نماز میں اپنے دائیں جانب نہ تھوکے ۔۔۔۔ ۲۲۸

باب 277: نمازی کو چاہئے کہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے ۲۲۸
باب 278: مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کا بیان ..... "
باب 279: بلغم کا مسجد میں دفن کر دینے کا بیان ۲۲۹
باب 280:- دوران نماز تھوکنا پڑے تو کپڑے کی ایک طرف کو لینا چاہیے ..... "
باب 281: امام کا لوگوں کو نصیحت کرنا کہ وہ نماز پوری طرح ادا کریں اور قبلہ کا بیان ..... "
باب 282: کیا بنی فلاں کی مسجد ۲۳۰
باب 283: کسی چیز کا مسجد میں تقسیم کرنا ..... "
باب 284: جو مسجد میں کھانے کی دعوت دیا گیا اور اس نے مسجد میں ہی دعوت طعام قبول کر لی ۲۳۱
باب 285: مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان مقدمات کا فیصلہ اور لعان کرانا ..... "
باب 286: جب آدمی کسی کے گھر جائے کیا جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں ان کو کہا جائے ۲۳۲
باب 287: گھروں میں مساجد بنانا ..... "
باب 288: مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دیگر کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنا ۲۳۳
باب 289: کیا جاہلیت میں ہلاک ہونے والے ..... "
باب 290: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا ۲۳۵
باب 291: اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا ..... "
باب 292: کسی شخص نے نماز پڑھی اور اس کے سامنے تنور آگ یا پوجا کی جانے والی چیز ہو ..... "
باب 293: قبرستان میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ..... "
باب 294: زمین کے دھنسنے یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا ۲۳۶
باب 295: گرجا میں نماز پڑھنے کا حکم ..... "
باب 296: انبیاء کی قبروں پر مساجد بنانا ..... "
باب 297: حضور کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ۲۳۷
باب 298: عورت کا مسجد میں سونا ..... "
باب 299: مردوں کا مسجد میں سونا ۲۳۸
باب 300: جب کوئی سفر سے واپس آئے تو نماز پڑھنے کا بیان ۲۳۹
باب 301: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے ۲۳۹
باب 302: مسجد میں حدث لاحق ہونے کا بیان ۲۴۰
باب 303: مسجد نبوی کی تعمیر کا بیان ..... "
باب 304: مسجد کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے تعاون کرنا ۲۴۱
باب 305: لکڑیوں سے منبر اور مسجد بنانے میں بڑھئی اور معمار کی مدد لینا ..... "
باب 306: جس نے مسجد بنائی ۲۴۲
باب 307: جب کوئی شخص مسجد میں تیر لے کر گزرے تو وہ اس کا پھل پکڑ لے ..... "
باب 308: تیر کے ساتھ مسجد میں گزرنا ..... "
باب 309: مسجد میں شعر پڑھنا ۲۴۳
باب 310: مسجد میں نیزہ بازوں کا مشق کرنا ۲۴۳
باب 311: مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا تذکرہ ..... "
باب 312: مسجد میں قرض کا تقاضا کرنا اور قرض لینے کے لئے قرض دار کے ساتھ رہنا ۲۴۴
باب 313: مسجد میں جھاڑو ..... "
باب 314: مسجد میں تجارت شراب کی حرمت کا ذکر کرنا ۲۴۵
باب 315: مسجد کا خادم مقرر کرنا ..... "
باب 316: قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنا ..... "
باب 317: قبول اسلام کے وقت غسل کرنا اور مسجد میں قیدی کو باندھنا ۲۴۶
باب 318: مسجد میں بیماروں وغیرہ کیلئے خیمہ لگانا ..... "
باب 319: ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ لے جانا ..... "
باب 320: اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانے والے کی فضیلت ۲۴۷
باب 321: مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا ..... "
باب 322: کعبہ اور مساجد کے دروازے رکھنا اور انہیں کھولنا ... ۲۴۸
باب 323: مشرکوں کا مسجد میں داخل ہونا ۲۴۹
باب 324: مسجد میں آواز بلند کرنا ..... "
باب 325: حلقہ بنانا اور مسجد میں بیٹھنا ..... "
باب 326: مسجد میں چت لیٹنے کا حکم ۲۵۰
باب 327: لوگوں کی گزرگاہ میں مسجد تعمیر کرنا جائز ہے اگر لوگوں کو اس کی تکلیف نہ ہو ۲۵۱
باب 328: بازار کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان ..... "

باب 329: مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسری انگلیوں میں ڈالنا ۲۵۲
باب 330: مدینہ منورہ اور مکہ مشرفہ کے درمیان راستوں میں جو مساجد ہیں ان کا بیان اور وہ مقامات جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ۲۵۳

ابواب السترة

باب 331: امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے ۲۵۶
باب 332: نمازی اور سترہ کے درمیان کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے ۲۵۷
باب 333: چھوٹے نیزے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ..... "
باب 334: عنزہ یعنی چھوٹے نیزہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا.. "
باب 335: مکہ مشرفہ اور دیگر مقامات میں سترہ کرنا ۲۵۸
باب 336: ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ۲۵۸
باب 337: دو ستونوں کے درمیان ۲۵۹
باب 338: حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا ..... "
باب 339: سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ۲۶۰
باب 340: چارپائی پر یا چارپائی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا.. "
باب 341: نماز پڑھنے والا اپنے آگے سے گزرنے والے کو روک دے ..... "
باب 342: نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے لئے کتنا گناہ ہے ۲۶۱
باب 343: ایک مرد کا دوسرے مرد کی طرف منہ ہو اور وہ نماز پڑھ رہا ہو ..... "
باب 344: سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے حکم کا بیان ۲۶۲
باب 345: عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نماز نفل پڑھنا ..... "
باب 346: اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی .. "
باب 347: نماز میں چھوٹی بچی کو گردن پر بٹھا لینا ۲۶۳
باب 348: ایسے بچھونے پر جس پر حیض والی عورت لیٹی ہو ..... "
باب 349: کیا کوئی مرد سجدہ کرنے کے وقت اپنی عورت کو چھو سکتا ہے تاکہ وہ سجدہ کر لے ۲۶۴
باب 350: عورت نماز پڑھنے والے کی پشت سے کوئی نجاست کسی جہت سے اٹھا کر پھینکنا چاہے تو اتار کر پھینک سکتی ہے ..... "

پارہ نمبر ۳

نماز کے اوقات

باب 351: اوقات نماز اور اس کی فضیلت کے بیان میں ۲۶۶
باب 352: اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ ۲۶۷
باب 353: نماز کے قائم کرنے پر بیعت کرنا ..... "
باب 354: نماز گناہوں کا کفارہ ہے ..... "
باب 355: وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ۲۶۸
باب 356: پانچ وقت کی نماز گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں ... ۲۶۹
باب 357: نماز کو وقت میں نہ پڑھ کر ضائع کر دینا ..... "
باب 358: نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ..... "
باب 359: سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی فضیلت . ۲۷۰
باب 360: سفر میں نماز ظہر کا ٹھنڈے وقت میں پڑھنا ۲۷۱
باب 361: ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے ..... "
باب 362: نماز ظہر کے اوّل وقت سے عصر تک تاخیر کرنا ۲۷۲
باب 363: عصر کا وقت ۲۷۳
باب 364: جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے ۲۷۴
باب 365: جس شخص نے نماز عصر عمداً چھوڑ دی اس کے گناہ کے بیان میں ۲۷۵
باب 366: نماز عصر کی فضیلت کے بیان میں ..... "
باب 367: جس شخص نے غروب آفتاب سے نماز عصر کی ایک رکعت پالی ..... "
باب 368: نماز مغرب کے وقت کے بیان میں ۲۷۷
باب 369: جو شخص مغرب کو عشاء الاولیٰ کہنا مکروہ جانتا ہے ..... "
باب 370: عشاء اور عتمہ کا ذکر ۲۷۸
باب 371: نماز عشاء کا وقت لوگوں کے جمع ہونے پر موقوف ہے . ۲۷۹
باب 372: نماز عشاء کی فضیلت ..... "
باب 373: عشاء کی نماز سے قبل سونے کی کراہت کے بیان میں ۲۸۰
باب 374: نماز عشاء سے قبل اس شخص کا سونا جس پر نیند غالب آ جائے ..... "
باب 375: نماز عشاء کا وقت نصف شب تک ہے ۲۸۱
باب 376: نماز فجر کی فضیلت کا بیان ..... "
باب 377: نماز فجر کا وقت ۲۸۲
باب 378: جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی ۲۸۳

باب 379: جس شخص نے نماز مفروضہ میں سے کسی نماز میں رکعت پالی ۲۸۳
باب 380: نماز فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز پڑھنا ۲۸۴
باب 381: سورج غروب ہونے سے قبل قصد کر کے نماز نہ پڑھے ..... "
باب 382: جو لوگ صرف نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں ۲۸۵
باب 383: نماز عصر کے بعد قضا نمازیں پڑھنا ..... "
باب 384: ابر آلود دن میں نماز میں جلدی کرنا ۲۸۶
باب 385: وقت گزر جانے کے بعد اذان کہنا ۲۸۷
باب 386: وقت نکل جانے کے بعد باجماعت پڑھانا ۲۸۷
باب 387: جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو فقط وہی نماز پڑھے ۲۸۸
باب 388: قضاء نمازوں کو بالترتیب پڑھنا ..... "
باب 389: عشاء کی نماز کے بعد دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے ... "
باب 390:- نماز عشاء کے بعد دینی مسائل میں اور بھلائی کی باتیں کرنا ۲۸۹
باب 391:- بیوی اور مہمانوں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا ۲۹۰

اذان کا بیان

باب 392: اذان کی ابتداء ۲۹۱
باب 393: اذان کے کلمات دو، دو بار ہیں ۲۹۲
باب 394: قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک، ایک بار ہیں ..... "
باب 395: اذان کہنے والوں کی فضیلت کے بیان میں ۲۹۳
باب 396: اذان کے وقت آواز بلند کرنا ..... "
باب 397: اذان کی وجہ سے خون ریزی سے رُکنا ..... "
باب 398: جب اذان سنے تو کیا کہے ۲۹۴
باب 399: اذان کے پورا ہونے کے بعد کی دعا ..... "
باب 400: اذان میں قرعہ اندازی کرنا ۲۹۵
باب 401: اثنائے اذان میں کلام کرنا ..... "
باب 402: نابینا کا اذان کہنا جبکہ اس کے پاس وقت بتانے والا ہو . "
باب 403: طلوع فجر کے بعد اذان کہنا ۲۹۶
باب 404: طلوع فجر سے قبل اذان کہنا ۲۹۶
باب 405: اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقت ہو ۲۹۷
باب 406: جس نے اقامت کی انتظار کی ..... "
باب 407: ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز کا وقت ہے جو چاہتا ہو پڑھے ۲۹۸
باب 408: جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی موذن اذان دے ... "
باب 409: مسافر کا اذان و اقامت کہنا ..... "
باب 410: کیا موذن اذان میں اپنے منہ کو دائیں بائیں پھیر سکتا ہے ۳۰۰
باب 411: کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہماری نماز فوت ہوگئی ..... "
باب 412: نماز کی طرف نہ دوڑے اور چاہئے کہ سکون اور وقار کے ساتھ نماز میں شامل ہو ۳۰۱
باب 413: اقامت کے وقت جو لوگ امام کو دیکھ لیں تو کب کھڑے ہوں ..... "
باب 414: نماز کیلئے عجلت میں نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور قار سے اٹھنا چاہئے ..... "
باب 415: کیا کوئی آدمی اقامت کے بعد کسی ضروری حاجت کیلئے مسجد سے نکل سکتا ہے ..... "
باب 416: جب امام مقتدیوں سے کہے اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تو مقتدی اس کا انتظار کریں ۳۰۲
باب 417: کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی ..... "
باب 418: اگر امام کو اقامت کے بعد حاجت ظاہر ہو جائے .... "
باب 419: جب اقامت کہی جا رہی ہو تو باتیں کرنا ۳۰۳
باب 420: جماعت کے ساتھ نماز کے واجب ہونے کے بیان میں ..... "
باب 421: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت ..... "
باب 422: نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت ۳۰۴
باب 423: ظہر کی نماز کیلئے جلدی جانے کی فضیلت ۳۰۵
باب 424: قدموں کے آثار کا ثواب ..... "
باب 425: جماعت کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کی فضیلت ۳۰۶
باب 426: دو آدمی یا اس سے اوپر جماعت ہیں ..... "
باب 427: جو شخص مسجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھا رہا اور مساجد کی فضیلت ..... "
باب 428: جو شخص صبح اور شام مسجد میں جائے اس کی فضیلت . ۳۰۷

باب 429: جب نماز کی اقامت کہی جا چکے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی ۳۰۷
باب 430: مریض کو کس حد تک جماعت میں شامل ہونا چاہیے ۳۰۸
باب 431: بارش کے دن یا کسی اور عذر کی بنا پر اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے ۳۰۹
باب 432: امام کو چاہیے کہ وہ حاضرین مسجد کے ساتھ نماز پڑھے اور خطبہ دے ۳۱۰
باب 433: جب کھانا آجائے اور اقامت کہی جا رہی ہو تو پہلے کھانا کھالے ۳۱۱
باب 434: جب امام کو نماز کیلئے بلایا جائے اور جو وہ کھا رہا ہو .. ۳۱۲
باب 435: جو شخص اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ نماز کے لیے جائے ۳۱۲
باب 436: مسنون طریقہ سکھانے کی غرض سے نماز پڑھنے والا ." ۳۱۳
باب 437: صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے ۳۱۳
باب 438: جو شخص بوجہ عذر امام کے پہلو میں کھڑا ہو ۳۱۵
باب 439: پہلے امام کے واپس آنے پر دوسرا امام واپس ہو یا نہ ہو ..... "
باب 440: جب حاضرین قراءت میں برابر ہوں تو ان میں بڑا امامت کرائے ۳۱۶
باب 441: جب امام کسی سے ملنے جائے تو دوسرا شخص امامت کرائے ۳۱۷
باب 442: امام مقرر ہی اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے ..... "
باب 443: امام کے پیچھے کب سجدہ کرے ۳۲۰
باب 444: جو شخص نماز میں امام سے پہلے رکوع یا سجود سے اپنا سر اٹھائے اس کا گناہ ..... "
باب 445: غلام یا آزاد کردہ غلام کی امامت ..... "
باب 446: جب امام نے اپنی نماز پوری نہ کی اور مقتدی نے پوری کر لی ۳۲۱
باب 447: باغی اور بدعتی کی امامت کا حکم ..... "
باب 448: جب امام اور مقتدی دونوں ہی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں پہلو کے برابر کھڑا ہو ۳۲۲
باب 449: مقتدی امام کے بائیں پہلو کھڑا ہو اور امام نے اسے اپنے دائیں جانب پھیر لیا تو کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوگی ...."
باب 450: جب امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آگئے تو امام ان کی امامت کرے ۳۲۳
باب 451: جب امام نماز کو لمبا کر دے اور مقتدی کو کوئی ضروری حاجت ہو تو وہ نماز پڑھ لے ..... "
باب 452: امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع و سجود کا پورا کرنا .. "
باب 453: اگر اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے اسے لمبا کر لے . ۳۲۴
باب 454: جس نے اپنے امام کی شکایت کی جبکہ اس کا امام نماز کو لمبا کرے ..... "
باب 455: نماز میں اختصار اور ارکان نماز کو پورا کرنا ۳۲۵
باب 456: جو شخص بچے کے رونے کے وقت نماز کو مختصر کرے .... "
باب 457: جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ دوسرے لوگوں کی امامت کرے ۳۲۶
باب 458: جو شخص امام کی تکبیر لوگوں کو سنائے ..... "
باب 459: اس شخص کا حکم جو امام کی اقتداء کرے اور لوگ اس کے مقتدی ہوں ۳۲۷
باب 460: جب امام کو نماز میں شک پڑ جائے مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے ۳۲۸
باب 461: جب امام نماز میں رو پڑے تو کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں ..... "
باب 462: نماز کیلئے اقامت اور اقامت کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کا سیدھا کرنا ۳۲۹
باب 463: صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا ۳۳۰
باب 464: پہلی صف کی فضیلت ..... "
باب 465: صف درست کرنا درحقیقت نماز کے اکمال سے ہے ... "
باب 466: جو صفیں مکمل نہیں کرتے ان پر کتنا گناہ ہے ۳۳۱
باب 467: صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑا ہونا ..... "
باب 468: جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے دائیں جانب لے آئے تو مقتدی کی نماز اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی ..... "
باب 469: اکیلی عورت ایک صف ہے ۳۳۲
باب 470: اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہو ..... "
باب 471: جب امام اور مقتدیوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو کیا مقتدی کی اقتداء جائز ہے ..... "

باب 472: رات کی نماز کا بیان ۳۳۳
باب 473: نماز شروع کرنے کے ساتھ تکبیر تحریمہ کا واجب ہونا... "
باب 474: تکبیر اولی میں ہاتھوں کا اٹھانا اور نماز کی ابتداء.... ۳۳۴
باب 475: جب تکبیر تحریمہ کہے اور جب رکوع کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ..... "
باب 476: نمازی نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے ۳۳۵
باب 477: جب دو رکعت پڑھ کر تشہد کے بعد کھڑا ہو تو نمازی کا دونوں ہاتھ اٹھانا ..... "
باب 478: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ۳۳۶
باب 479: نماز میں خشوع ..... "
باب 480: نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے ۳۳۶
باب 481: نماز کی حالت میں جنت و دوزخ کا حضور کے قریب کیا جانا ۳۳۷
باب 482: نماز میں، نمازی کا امام کی طرف دیکھنا ۳۳۸
باب 483: نماز میں آسمان کی جہت کی طرف نظر اٹھانا ۳۳۹
باب 484: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ..... "
باب 485: کیا نمازی نماز میں کسی حادثہ کے لاحق ہونے پر اس کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے ..... "
باب 486: امام اور مقتدی کیلئے تمام نمازوں میں مقیم ہو یا سفر میں اور جن نمازوں میں باآواز قراءت کی جاتی ہو اور جن میں آہستہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے ۳۴۰
باب 487: نماز ظہر میں قراءت ..... "
باب 488: عصر کی نماز میں قراءت کا حکم ۳۴۲
باب 489: مغرب کی نماز میں قراءت ۳۴۳
باب 490: مغرب کی نماز میں باآواز بلند پڑھنا ..... "
باب 491: عشاء کی نماز میں باآواز بلند پڑھنا ..... "
باب 492: عشاء کی نماز میں سجدہ تلاوت والی سورت پڑھنا .. ۳۴۴
باب 493: نماز عشاء میں قراءت کرنا ..... "
باب 494: نمازی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرے اور آخری دو رکعتوں میں قراءت چھوڑ دے ..... "
باب 495: نماز فجر میں قراءت ۳۴۵
باب 496: فجر کی نماز میں باآواز بلند پڑھنا ..... "
باب 497: ایک رکعت میں دو سورتوں کا جمع کرنا ۳۴۶
باب 498: آخری دو رکعتوں میں فقط سورہ فاتحہ پڑھی جائے .. ۳۴۸
باب 499: جس شخص نے نماز ظہر اور عصر میں آہستہ قراءت کی . "
باب 500: جب امام سری نمازوں میں مقتدیوں ۳۴۹
کو کوئی آیت سنا دے تو کوئی حرج نہیں ..... "
باب 501: نمازی پہلی رکعت کو لمبا کرے ..... "
باب 502: امام کا آمین بالجہر کہنا ..... "
باب 503: آمین کہنے کی فضیلت ۳۵۰
باب 504: مقتدی کا باآواز بلند آمین کہنا ..... "
باب 505: نمازی جب صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کرے .. "
باب 506: رکوع میں تکبیر پوری کرنا
باب 507: سجدوں میں تکبیر کو پورا کرنا ۳۵۱
باب 508: نمازی جب سجدے سے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہے..... ۳۵۱
باب 509: نمازی کا رکوع کی حالت میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا .. ۳۵۲
باب 510: نمازی جب رکوع پورا نہ کرے ۳۵۳
باب 511: نمازی کا رکوع میں پشت برابر رکھنا ..... "
باب 512: رکوع کے پورا کرنے کی حد اور رکوع میں اعتدال ... "
باب 513: نبی اکرم ﷺ کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دینا جس نے اپنا رکوع پورا نہیں کیا تھا ..... "
باب 514: رکوع میں دعا کرنا ۳۵۴
باب 515: امام اور مقتدی جب رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو کیا کہیں ..... "
باب 516: اللھم ربنا ولك الحمد کہنے کی فضیلت..... "
باب 517: حضور کا دعائے قنوت پڑھنا ..... "
باب 518: نمازی جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے اطمینان سے کھڑا ہو ۳۵۵
باب 519: سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے جھکے ۳۵۶
باب 520: سجدہ کی فضیلت ۳۵۷
باب 521: نمازی سجدہ میں دونوں بازو کھلے رکھے اور پیٹ کو ران سے دور رکھے ۳۶۰
باب 522: سجدہ میں اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنا .. "
باب 523: نمازی جب سجدہ پورا نہ کرے ..... "
باب 524: نماز میں سات ہڈیوں یعنی اعضا پر سجدہ کرنا چاہئے.. "
باب 525: ناک پر سجدہ کرنا ۳۶۱
باب 526: ناک پر سجدہ کرنا درانحالیکہ وہ ترمٹی میں ہو ..... "

پارہ نمبر ۴

باب 527: نمازی کا کپڑوں میں گرہ لگانا ۳۶۳
باب 528: نمازی نماز میں اپنے بال نہ سمیٹے ..... "
باب 529: نمازی نماز میں اپنا کپڑا نہ سمیٹے ..... "
باب 530: حالت سجدہ میں تسبیح اور دعا ..... "
باب 531: نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ۳۶۴
باب 532: نمازی سجدے میں اپنے بازو نہ بچھائے ..... "
باب 533: جو شخص اپنی نماز میں طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے
اور پھر کھڑا ہو ۳۶۵
باب 534: جب کوئی رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو کس طرح زمین
پر ٹیک لگائے ..... "
باب 535: نمازی جب دو رکعت نماز پڑھ کے اٹھے تو تکبیر کہے ۳۶۵
باب 536: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ ۳۶۶
باب 537: جو تشہد اول کو فرض نہیں سمجھتے ۳۶۷
باب 538: پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا ۳۶۸
باب 539: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا ..... "
باب 540: سلام پھیرنے سے پہلے دعا ..... "
باب 541: تشہد کے بعد جو بھی چاہے دعا کرے اور وہ دعا
کرنا واجب نہیں ۳۶۹
باب 542: جو شخص اپنی پیشانی اور ناک سے نماز ختم ہونے
تک مٹی نہ جھاڑے ..... "
باب 543: نماز کے آخر میں سلام پھیرنا ۳۷۰
باب 544: مقتدی اس وقت سلام پھیرے جب امام سلام پھیرے . "
باب 545: جو شخص امام کو سلام نہ دے اور نماز کے سلام پر
اکتفا کرے ..... "
باب 546: نماز کے بعد ذکر کرنا ۳۷۱
باب 547: جب امام سلام پھیرے تو لوگوں کی طرف منہ کرے ۳۷۲
باب 548: سلام کے بعد امام کا اپنے مصلی پر ٹھہرنا ۳۷۳
باب 549: جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور کوئی ضروری کام
یاد آ گیا اور وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا چلا گیا ۳۷۴
باب 550: نماز پڑھنے کے بعد نمازی کا دائیں یا بائیں سے پھرنا ... "
باب 551: کچی یا نیم پختہ تھوم اور پیاز اور گندنا کے بارے میں ۳۷۵
باب 552: بچوں کا وضو کرنا ۳۷۶
باب 553: عورتوں کا اندھیری رات میں مسجدوں کی طرف نکلنا ۳۷۸
باب 554: عورتوں کا مردوں کی صفوں کے پیچھے نماز پڑھنا .. ۳۷۹
باب 555: صبح کی نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کا جلدی گھروں
کو چلا جانا اور مسجد میں بہت کم ٹھہرنا ۳۸۰
باب 556: مسجد میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر
سے اجازت طلب کرنا ..... "

کتاب الجمعة

باب 557: جمعہ کی فرضیت کا بیان ۳۸۰
باب 558: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچوں
اور عورتوں پر جمعہ کیلئے حاضر ہونا واجب ہے یا نہیں ۳۸۱
باب 559: جمعہ کے لیے خوشبو لگانا ۳۸۲
باب 560: جمعہ کی فضیلت کے بیان میں
باب 561: جمعہ کے دن غسل کرنا ۳۸۳
باب 562: جمعہ کیلئے تیل لگانا ..... "
باب 563: جو شخص جمعہ کے لیے اچھے نفیس کپڑے پہنے ۳۸۴
باب 564: جمعہ کے دن مسواک کرنا ..... "
باب 565: جو شخص دوسرے کی مسواک استعمال کرے ۳۸۵
باب 566: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کون سی سورتیں
پڑھی جائیں ..... "
باب 567: دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا ..... "
باب 568: جو جمعہ کی نماز کے لیے حاضر نہیں ہو سکتے جیسے
عورتیں اور بچے ۳۸۶
باب 569: بارش والے دن اگر نماز جمعہ کیلئے حاضر نہ ہو
اس کی رخصت کا بیان ۳۸۸
باب 570: جمعہ کیلئے کتنی دور سے آئیں ..... "
باب 571: نماز جمعہ کا اول وقت سورج ڈھل جانے کے
وقت شروع ہوتا ہے ..... "
باب 572: جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو تو نماز جمعہ ٹھنڈی
کر کے پڑھی جائے ۳۸۹
باب 573: نماز جمعہ کیلئے چلنا ..... "
باب 574: جمعہ کے دن مسجد میں آنے والا ۳۹۰
باب 575: کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی
جگہ نہ بیٹھے ۳۹۱
باب 576: جمعہ کے دن اذان کب شروع ہوئی ..... "
باب 577: جمعہ کے دن ایک ہی موذن اذان دے ..... "

باب 578: امام جب اذان سنے تو منبر پر جواب دے ۳۹۲
باب 579: خطیب کا موذن کے اذان دینے کے وقت
موذن کے سامنے بیٹھنا ..... "
باب 580: خطبہ سے پہلے اذان کہنا ..... "
باب 581: خطبہ منبر پر ہی شروع کرنا ۳۹۳
باب 582: کھڑے ہو کر خطبہ دینا ۳۹۴
باب 583: امام کا خطبہ میں لوگوں کی طرف منہ کرنا ..... "
باب 584: جو شخص خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہے ..... "
باب 585: جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان قعدہ کا بیان ... ۳۹۷
باب 586: خطبہ کی طرف میلان کرنا یعنی خاموش ہو کر خطبہ سننا .. "
باب 587: جب امام نے کسی شخص کو آتے دیکھا حالانکہ وہ
خطبہ پڑھ رہا ہے وہ اس کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دے ۳۹۸
باب 588: جو کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ..... "
وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے ..... "
باب 589: خطبہ میں دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھانا ..... "
باب 590: جمعۃ المبارک کے دن خطبہ میں بارش کیلئے دعا کرنا . "
باب 591: جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو خاموش رہنا ۳۹۹
باب 592: جمعۃ المبارک کے دن مقبولیت کی گھڑی ۴۰۰
باب 593: جب لوگ جمعہ کی نماز میں امام کو چھوڑ کر چلے جائیں
تو امام اور جو لوگ باقی ہیں ان کی نماز جائز ہے ..... "
باب 594: نماز جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا ..... "
باب 595: اللہ عزوجل کا فرمان اور پھر جب نماز ہو چکے تو
زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو ..... "
باب 596: نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا ۴۰۱

ابواب صلوٰۃ الخوف اور نماز قصر کا بیان

باب 597: نماز قصر کا بیان ۴۰۱
باب 598: نماز خوف پیدل یا سواری پر پڑھنا ۴۰۲
باب 599: نماز خوف میں بعض نمازی بعض کی حفاظت کریں ... "
باب 600: قلعوں پر چڑھائی اور دشمن سے ملاقات کے وقت
نماز پڑھنا ۴۰۳
باب 601: دشمن کا تعاقب کرنے والا اور مطلوب دشمن جس
کے تعاقب میں ہو تو وہ سواری پر اشارہ سے نماز پڑھے ..... "
باب 602: صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا اور دشمن پر حملہ
کرنے اور لڑائی کے وقت جلدی کرنا ۴۰۴

عیدین کا بیان

باب 603: عیدین کے بیان میں اور ان میں زیب و زینت کرنا .. ۴۰۵
باب 604: عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے مشق کرنا ..... "
باب 605: اہل اسلام کا عیدین میں مسنون طریقہ ۴۰۶
باب 606: عید فطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھانا ..... "
باب 607: قربانی کے دن کھانے کے حکم کا بیان ۴۰۷
باب 608: امام کا بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا ..... "
باب 609: نماز عید کیلئے پیدل اور سوار ہو کر جانے کے حکم کا بیان .. ۴۰۸
باب 610: نماز عید کے بعد خطبہ پڑھنا ۴۰۹
باب 611: عید کے دن حرم میں ہتھیار اٹھا کر چلنا مکروہ ہے ... ۴۱۰
باب 612: نماز عید کے لیے جلدی کرنا ۴۱۱
باب 613: ایام تشریق میں عمل کی فضیلت ۴۱۱
باب 614 ایام منیٰ میں تکبیر کہنا ۴۱۲
باب 615: عید کے دن چھوٹے نیزہ کی طرف نماز پڑھنا ..... "
باب 616: عید کے دن امام کے آگے پھل دار برچھا یا چھوٹا
نیزہ اٹھانا ۴۱۳
باب 617: پاک عورتوں اور حیض والی عورتوں کا عیدگاہ کی
طرف نکلنا ..... "
باب 618: عید کے دن بچوں کا عیدگاہ جانا ..... "
باب 619: خطبہ عید میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا ۴۱۴
باب 620: عیدگاہ میں علم کھڑا کرنا ..... "
باب 621: عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا ..... "
باب 622: جب کسی عورت کے پاس عید کے دن چادر نہ ہو تو
اس کی سہیلی اس کو چادر پہنائے ۴۱۵
باب 623: حیض والی عورتوں کا عیدگاہ سے دور رہنا ۴۱۶
باب 624: عیدگاہ میں قربانی کے دن اونٹ ذبح کرنا ..... "
باب 625: خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا ۴۱۷
باب 626: عید کے دن جس شخص نے راستہ تبدیل کیا جبکہ وہ
نماز عید سے واپس ہوا ۴۱۸
باب 627: جب کسی آدمی کی امام کے ساتھ نماز عید فوت ہو
جائے وہ دو رکعتیں پڑھ لے ..... "
باب 628: نماز عید سے قبل یا اس کے بعد نماز پڑھنا ۴۱۹

ابواب الوتر

باب 629: وتر کے احکام کے بیان میں ۴۱۹

باب 630: وتر کے اوقات کے بیان میں ۴۲۱
باب 631: نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر والوں کو وتر پڑھنے کے لیے بیدار کرنا ..... "
باب 632: نمازی اپنی آخری نماز کو وتر بنائے ..... "
باب 633: سواری پر وتر پڑھنا ..... "
باب 634: سفر میں وتر پڑھنا ۴۲۲
باب 635: رکوع سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا ..... "

ابواب الاستسقاء

باب 636: بارش طلب کرنا ۴۲۳
باب 637: نبی اکرم ﷺ کا قنوت میں کافروں کیلئے بددعا کرنا ۴۲۳
باب 638: جو لوگ قحط میں مبتلا ہوں تو لوگوں کا امام سے استسقاء کا سوال کرنا ۴۲۴
باب 639: بارش طلب کرنے کے وقت چادر الٹنا ۴۲۵
باب 640: جب اللہ تعالیٰ کی حدود کو چاک کیا جائے تو اللہ عزوجل کا قحط کے ذریعے اپنے بندوں سے انتقام لینا ۴۲۶
باب 641: جامع مسجد میں بارش کے لیے دعا کرنا ..... "
باب 642: جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا درانحالیکہ خطیب قبلہ رخ نہ ہو ۴۲۷
باب 643: منبر پر بارش کی دعا کرنا ..... "
باب 644: جس شخص نے استسقاء کے لئے نماز جمعہ کو کافی سمجھا ۴۲۸
باب 645: کثرت بارش کی وجہ سے جب راستے منقطع ہو جائیں تو دعا کرنا ..... "
باب 646: جو یہ کہا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن استسقاء میں اپنی چادر کو نہیں الٹایا ۴۲۹
باب 647: جب لوگ امام سے دعا سفارش کریں تو امام ان کی درخواست کو مسترد نہ کرے ..... "
باب 648: جب مشرک لوگ قحط کے وقت مسلمانوں سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کریں ..... "
باب 649: جب بارش بکثرت ہو تو یہ دعا کرنا اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو اور ہمارے گھروں پر نہ ہو ۴۳۰
باب 650: بارش طلب کرنے کیلئے کھڑے ہو کر دعا کرنا ۴۳۱
باب 651: نماز استسقاء میں باآواز بلند قراءت کرنا ..... "
باب 652: نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری ..... "
باب 653: نماز استسقاء دو رکعتیں ہیں ۴۳۲
باب 654: عیدگاہ میں نماز استسقاء ادا کرنا ..... "
باب 655: بارش طلب کرنے کے لیے دعا میں قبلہ رخ ہونا ..... "
باب 656: بارش کے طلب کرنے میں امام کے ساتھ لوگوں کا اپنے ہاتھ اٹھانا ..... "
باب 657: استسقاء کی دعا میں امام کے ہاتھ اٹھانے کی کیفیت ۴۳۳
باب 658: جب آسمان بارش برسائے تو کیا کہا جائے ۴۳۳
باب 659: جو شخص ارادتاً اپنے اوپر بارش برساتا رہا حتیٰ کہ اس کی داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگے ۴۳۴
باب 660: جب بارش والی ہوا چلے تو کیا کرے ..... "
باب 661: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی بادصبا سے میری مدد کی گئی ۴۳۵
باب 662: زلزلوں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے علامات کے متعلق جو کہا گیا ہے ..... "
باب 663: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان: تم جھٹلانے کو اپنا رزق بناتے ہو ..... "
باب 664: غیوب خمسہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا بذاتہ کوئی نہیں جان سکتا ۴۳۶

کتاب الکسوف

باب 665: سورج گرہن میں نماز پڑھنا ۴۳۶
باب 666: سورج گرہن کی حالت میں صدقہ کرنا ۴۳۷
باب 667: نماز کسوف کے لیے ندا کرنا کہ جمع ہو جاؤ ۴۳۸
باب 668: نماز کسوف میں امام کا خطبہ دینا ..... "
باب 669: کیا کوئی کہنے والا سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف ۴۳۹
باب 670: نبی اکرم ﷺ کا فرمان گرامی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کسوف کے ذریعے ڈراتا ہے ۴۴۰
باب 671: حالت کسوف میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا ..... "
باب 672: نماز کسوف میں سجدہ لمبا کرنا ۴۴۱

باب 673: نماز کسوف باجماعت پڑھنا ۴۴۱
باب 674: نماز کسوف میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز پڑھنا .. ۴۴۲
باب 675: جس نے سورج گرہن کی حالت میں غلام آزاد کرنا پسند کیا ۴۴۳
باب 676: مسجد میں نماز کسوف ادا کرنا ..... "
باب 677: کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج کو گرہن نہیں لگتا ۴۴۴
باب 678: سورج گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ۴۴۵
باب 679: سورج گرہن کے وقت دعا کرنا ..... "
باب 680: خطبہ کسوف میں امام کا امابعد کہنا ۴۴۶
باب 681: چاند گرہن میں نماز پڑھنا ..... "
باب 682: نماز کسوف میں پہلی رکعت دوسری سے لمبی ہو ۴۴۶
باب 683: نماز کسوف میں قراءت باآواز بلند کرنا ۴۴۷

ابواب سجود القرآن

باب 684: جو قرآن مقدس کے سجدوں اور سجدہ تلاوت کے سنت ہونے میں وارد ہوا ہے ۴۴۷
باب 685: الم تنزیل السجدۃ کے سجدہ کے بیان میں ۴۴۸
باب 686: سورہ ص میں سجدہ کا بیان ..... "
باب 687: سورہ نجم میں سجدہ کا بیان ..... "
باب 688: مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا ..... "
باب 689: جس نے سورہ نجم میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا. ۴۴۹
باب 690: سورہ اذالسماء انشقت میں سجدہ کا بیان ..... "
باب 691: جس نے قاری کے سجدہ کرنے پر سجدہ کیا ..... "
باب 692: جب امام آیت سجدہ پڑھے اور لوگوں کا ہجوم ہو جانا ۴۵۰
باب 693: جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ اللہ عزوجل نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا ..... "
باب 694: جس شخص نے آیت سجدہ نماز میں پڑھی اور نماز میں ہی سجدہ تلاوت کیا ۴۵۱
باب 695: ہجوم کی وجہ سے جو شخص جگہ نہ پائے ..... "

ابواب تقصیر الصلوٰۃ

باب 696: قصر نماز میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ۴۵۲
باب 697: منیٰ میں نماز پڑھنا ..... "
باب 698: نبی اکرم ﷺ نے حج میں کتنے دن امامت فرمائی ۴۵۳
باب 699: کتنی مدت ہے کہ انسان اسی مدت میں قصر کرے . ۴۵۳
باب 700: آدمی جب اپنے گھر سے نکلے تو قصر کرے ۴۵۴
باب 701: مسافر سفر میں مغرب کی نماز تین رکعتیں پڑھے ... ۴۵۵
باب 702: سواری پر نفل پڑھنا سواری کا منہ جدھر بھی ہو ..... "
باب 703: سواری پر اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم ۴۵۶
باب 704: نماز فرض پڑھنے کیلئے سواری سے اتر جائے ..... "

پارہ نمبر ۵

باب 705: گدھے پر سوار کا نفل نماز پڑھنا ۴۵۸
باب 706: جو شخص سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز نہ پڑھے ..... "
باب 707: جس نے سفر میں فرضوں سے پہلے اور بعد میں نوافل پڑھے ۴۵۹
باب 708: سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنا ۴۶۰
باب 709: کیا مسافر نمازی جب مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرے اذان کہے یا اقامت ..... "
باب 710: سفر میں ظہر کو عصر تک موخر کر لیا جائے ۴۶۱
باب 711: جب سورج ڈھل جانے کے بعد سفر کرے تو ظہر کی نماز ادا کرے پھر سواری پر سوار ہو ..... "
باب 712: بیٹھنے والے کی نماز ..... "
باب 713: بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا ۴۶۲
باب 714: نمازی جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھ لے ۴۶۳
باب 715: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو پھر اثنائے نماز وہ صحیح ہو گیا تو باقی نماز کھڑا ہو کر پڑھے ..... "

کتاب التہجد

باب 716: رات کے وقت تہجد پڑھنا ۴۶۴
باب 717: قیام لیل کی فضیلت ۴۶۵
باب 718: رات کی نماز میں لمبا سجدہ کرنے کی فضیلت ..... "
باب 719: بیمار کا رات کی نماز ترک کرنا ۴۶۶
باب 720: نبی اکرم ﷺ کا تہجد اور دیگر نوافل واجب نہ سمجھتے ہوئے ترغیب دینا ..... "
باب 721: نبی اکرم ﷺ کا رات کی نماز میں قیام لمبا کرنا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے ۴۶۷
باب 722: جو شخص سحری کے وقت سو گیا ۴۶۸

باب 723: اس شخص کے مال کے بیان میں جس نے سحری کھائی اور صبح کی نماز پڑھنے تک نہیں سویا ۴۶۸
باب 724: رات کی نماز میں قیام کا لمبا کرنا ۴۶۹
باب 725: نبی اکرم ﷺ رات کی نماز کس طرح اور کتنی پڑھتے تھے ..... "
باب 726: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا .. ۴۷۱
باب 727: جب کوئی رات کو نماز نہ پڑھے شیطان کا اس کے سر کی گدی پر گرہ لگانا ..... "
باب 728: جب آدمی سو جائے اور نماز نہ پڑھے شیطان ان کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے ..... "
باب 729: رات کے آخر یعنی ثلث اللیل میں دعا اور نماز پڑھنا ۴۷۲
باب 730: جو شخص اول رات سویا اور پچھلی رات جاگا ..... "
باب 731: ماہ رمضان کی راتوں اور اس کے علاوہ دوسری راتوں میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز ۴۷۲
باب 732: رات اور دن میں باوضو رہنے کی فضیلت ۴۷۳
باب 733: عبادت میں فرائض سے زیادہ مشقت اٹھانا مکروہ ہے .. "
باب 734: جو شخص رات کا قیام کرتا ہو اس کے لیے رات کا قیام ترک کرنا مکروہ ہے ۴۷۴
باب 735: قیام لیل اور روزوں میں اعتدال رکھا جائے ۴۷۵
باب 736: جو شخص رات کو جاگے اور نماز پڑھے اس کی فضیلت کے بیان میں ..... "

فجر کی دو سنتوں کی پابندی کرنا

باب 737: فجر کی سنتوں کے دائیں کروٹ پر لیٹنا ۴۷۶
باب 738: جو شخص سنت فجر کے بعد باتیں کرے اور نہ لیٹے .. ۴۷۷
باب 739: جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے .. "
باب 740: نماز نفل دو، دو رکعت پڑھنے کے متعلق ..... "
باب 741: سنت فجر کے بعد بات چیت مباح ہونے کے بیان میں ۴۷۹
باب 742: صبح کی دو رکعتوں سنت فجر پر محافظت کرنا ۴۸۰
باب 743: کیا فجر کی دو رکعتوں میں قراءت کم کی جائے یا لمبی .. "
باب 744: فرض نماز کے بعد نفل نماز کا بیان ..... "
باب 745: جو شخص فرض نماز کے بعد نفل نماز نہ پڑھے ۴۸۱
باب 746: سفر کی حالت میں نماز چاشت پڑھنا ..... "
باب 747: جس شخص نے چاشت کی نماز نہ پڑھی ۴۸۲
باب 748: نماز چاشت اپنے شہر یا گاؤں میں پڑھنا ۴۸۲
باب 749: ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ۴۸۳
باب 750: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا ..... "
باب 751: نوافل کی نماز باجماعت پڑھنا ۴۸۴
باب 752: نفل نماز گھر میں پڑھنا ۴۸۵

فضل الصلوٰة فی مسجد مکة والمدینة

باب 753: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت ۴۸۶
باب 754: مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں ..... "
باب 755: جو ہر ہفتہ کو مسجد قباء میں آئے ۴۸۷
باب 756: مسجد قباء میں پیدل چل کر یا سوار ہو کر آنا ..... "
باب 757: سید الانبیاء ﷺ کی قبر انور اور آپ کے منبر شریف کے درمیانی جگہ کی فضیلت ۴۸۷
باب 758: بیت المقدس کی مسجد کی فضیلت ..... "
باب 759: نماز میں ہاتھ سے مدد لینا ۴۸۸
باب 760: نماز میں کلام کرنے کی ممانعت کے بیان میں ۴۸۹
باب 761: مردوں کیلئے نماز میں سبحان اللہ الحمد للہ کہنے کا جواز .. ۴۹۰
باب 762: جس نے لوگوں کا نام لیا یا نماز میں زور زور سے کسی غیر کو سلام کیا حالانکہ وہ جس کو سلام کہہ رہا ہے نہیں جانتا ... ۴۹۱
باب 763: عورتوں کے لیے تصفیق یعنی تالی بجانا ہے ..... "
باب 764: جو نمازی اپنی نماز میں الٹے پاؤں پھرا ..... "
باب 765: جب والدہ اپنے بیٹے کو بلائے حالانکہ وہ نماز میں ہے ۴۹۲
باب 766: نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کے حکم کے بیان میں .. ۴۹۳
باب 767: نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا اٹھانا ..... "
باب 768: نماز میں جو عمل جائز ہے ..... "
باب 769: جب نماز کی حالت میں جانور چھوٹ جائے تو کیا کرے ۴۹۴
باب 770: نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا ۴۹۵
باب 771: مردوں میں سے جو بھی جہالت نماز میں تالی بجائے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی ۴۹۶
باب 772: جب نمازی سے کہا گیا آگے بڑھو یا انتظار کرو اس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں ..... "
باب 773: نماز میں سلام کہنے والے کے سلام کا جواب نہ دے ... "
باب 774: کسی حادثہ کے پیش آنے کی وجہ سے نماز میں ہاتھ اٹھانا. ۴۹۷

باب 775: نماز میں دونوں ہاتھ کمر پر رکھنے کے حکم کے بیان میں ۴۹۸
باب 776: کسی کا نماز میں کچھ سوچ و بچار کرنا ..... "

کتاب السھو

باب 777: جب فرض کی دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز میں جو سہو واقع ہوا ہے اس کے حکم کے بیان میں ۴۹۹
باب 778: نمازی نے جب چار رکعات والی نماز کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں ۵۰۰
باب 779: جب نمازی نے دو رکعتیں یا تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ..... "
باب 780: جس نے سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھا .. ۵۰۱
باب 781: سہو کے سجدوں میں تکبیر کہنے والا ..... "
باب 782: جب نمازی کو معلوم نہ ہو کہ تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے ۵۰۲
باب 783: نماز فرض اور نفل میں سہو کا حکم ۵۰۳
باب 784: جب نمازی سے حالت نماز میں کلام کیا جائے ..... "
باب 785: نماز میں اشارہ کرنے کے حکم کے بیان میں ..... "

کتاب الجنائز

باب 786: جنائز کے احکام کا بیان ۵۰۶
باب 787: جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے متعلق ..... "
باب 788: میت کے پاس اس کے موت کے بعد جانا ۵۰۷
باب 789: میت کے گھر والوں کو اس کی موت کی خبر دے ۵۰۹
باب 790: غسل و تکفین کے بعد جنازہ کی اطلاع دینا ۵۱۰
باب 791: اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو گیا ..... "
باب 792: کس مرد کا قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کہنا کہ صبر کر ۵۱۱
باب 793: میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا ..... "
باب 794: طاق غسل دینا مستحب ہے ۵۱۲
باب 795: غسل دینے والا میت کے دائیں جانب سے غسل شروع کرے ..... "
باب 796: میت کے غسل کے وقت اعضائے وضو سے شروع کرنا ..... "
باب 797: کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفن دیا جائے ۵۱۳
باب 798: آخری بار غسل کے پانی میں کافور ملایا جائے ..... "
باب 799: متوفیہ عورت کے غسل کے وقت اس کے بال کا کھولنا "
باب 800: میت کو کپڑے میں کس طرح لپیٹا جائے ۵۱۴
باب 801: کیا عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائی جائیں. "
باب 802: غسل سے فارغ ہونے کے بعد عورت کے بال پشت پر ڈال دیے جائیں ۵۱۵
باب 803: کفن کے لئے سفید کپڑے کے حکم کا بیان ..... "
باب 804: دو کپڑوں میں کفن کے جواز کے بیان میں ..... "
باب 805: میت کو خوشبو لگانا ۵۱۶
باب 806: احرام والے شخص کو کیسے کفن دیا جائے ..... "
باب 807: میت کو قمیض میں کفن دینا ..... "
باب 808: بغیر قمیض کے کفن دینا ۵۱۷
باب 809: بلا عمامہ کفن دینا ۵۱۸
باب 810: میت کے سارے مال سے کفن دینا ..... "
باب 811: جب میت کے لیے ایک کپڑے سے زائد نہ پایا گیا ہو ۵۱۸
باب 812: جب اتنا ہی کفن پائے جس سے فقط اس کا سر یا صرف قدم ڈھانپا جا سکتا ہے ۵۱۹
باب 813: جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کفن تیار کیا تو اس پر اعتراض نہ کیا گیا ..... "
باب 814: عورتوں کا جنازوں کے پیچھے پیچھے جانا ۵۲۰
باب 815: عورت کا اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ منانا .. "
باب 816: قبروں کی زیارت ۵۲۱
باب 817: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی میت کو ان کے گھر والوں کے بعض کا اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے ..... "
باب 818: میت پر واویلا، بین کرنے کی کراہیت ۵۲۵
باب 819: میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا ..... "
باب 820: جو گریبان پھاڑے وہ ہمارے راستے یا سنت پر چلنے والا نہیں ۵۲۶
باب 821: نبی اکرم ﷺ نے دکھ اور غم کا اظہار فرمایا ..... "
باب 822: مصیبت کے وقت بال نوچنے یا بال منڈوانے کی ممانعت ۵۲۷
باب 823: جس نے رخساروں کو پیٹا وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ۵۲۸
باب 824: مصیبت کے وقت جزع فزع اور جاہلیت کی باتیں کرنے کی ممانعت ..... "
باب 825: جو شخص مصیبت کے وقت اس حال میں بیٹھے کہ اس میں غم کا اثر نمایاں ہو ..... "

باب 826: جس شخص نے مصیبت کے وقت غم کا اظہار نہ کیا.. ۵۲۹
باب 827: صدمہ کے شروع میں صبر کرنا حقیقی صبر ہے ۵۳۰
باب 828: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی وفات کے
وقت فرمایا آنکھیں اشکبار اور دل غمزدہ ہے ..... "
باب 829: مریض کے پاس رونے کے بیان میں ۵۳۱
باب 830: رونے اور نوحہ کرنے سے منع کرنا ۵۳۲
باب 831: جنازہ کے لیے جب اس کے پاس سے گزر رہا
ہو کھڑا ہونا ۵۳۳
باب 832: جب جنازہ کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے ..... "
باب 833: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک لوگ
اپنے کندھوں سے جنازہ زمین پر نہ رکھ دیں نہ بیٹھے ..... "
باب 834: جو شخص یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو ۵۳۴
باب 835: مردوں کا جنازہ اٹھانا سوا عورتوں کے ۵۳۴
باب 836: اٹھا لینے کے بعد جنازہ کو جلدی لے کر چلنا ۵۳۵
باب 837: میت کا کہنا اور وہ چارپائی پر ہو مجھے آگے لے چلو... "
باب 838: لوگوں کا امام کے پیچھے نماز پر دو صفیں یا تین صفیں
باندھنا ..... "
باب 839: نماز میں میت پر صفیں بنانا ۵۳۶
باب 840: جنازوں میں نماز پڑھنے کے ارادہ کے وقت مردوں
کے ساتھ بچوں کی صفوں کا بیان ..... "
باب 841: میت پر نماز کا طریقہ ۵۳۷
باب 842: جنازوں کے پیچھے چلنے کی فضیلت ۵۳۸
باب 843: جس شخص نے دفن کیے جانے تک کا انتظار کیا
اس کے ثواب کے بیان میں ..... "
باب 844: بچوں کا لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنا ۵۳۹
باب 845: عیدگاہ اور مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ..... "
باب 846: قبروں پر مساجد بنانا مکروہ ہے ۵۴۰
باب 847: جب عورت مدت نفاس میں مر جائے تو اس کی
نماز جنازہ کا بیان ..... "
باب 848: نمازی میت پر خواہ عورت ہو یا مرد کہاں کھڑا ہو..... "
باب 849: نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا ..... "
باب 850: جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھنے کی مشروعیت ۵۴۱
باب 851: دفن کیے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا ..... "
باب 852: مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے ۵۴۲
باب 853: جس شخص نے مقدس زمین یا اس جیسی زمین میں
دفن ہونے کو پسند کیا ۵۴۲
باب 854: رات کے وقت دفن کرنا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو رات کے وقت دفن کیا گیا ۵۴۳
باب 855: قبر پر مسجد بنانا ممنوع ہے ..... "
باب 856: عورت کو قبر میں اتارنے کے لیے اس کی قبر میں
کون اترے ۵۴۴
باب 857: شہید پر نماز جنازہ پڑھنا ..... "
باب 858: ایک قبر میں دو اور تین آدمیوں کو دفن کرنے کے
جواز کے بیان میں ۵۴۵
باب 859: جو شہداء کے غسل کو جائز نہیں جانتے ..... "
باب 860: لحد میں پہلے کون رکھا جائے ..... "
باب 861: قبر میں اذخر ایک خوشبودار سبز گھاس اور خشک گھاس
کا استعمال کرنا ۵۴۶
باب 862: کیا اسباب میں کسی سبب کی وجہ سے میت کو قبر اور لحد
سے نکالا جا سکتا ہے ۵۴۷
باب 863: لحد اور شق جو قبر میں بنائی جاتی ہیں ان کا بیان..... ۵۴۸
باب 864: جب بچہ اسلام لائے ..... "
باب 865: جب مشرک موت کے وقت لا الہ الا اللہ کہے اس
کے حکم کا بیان ۵۵۱
باب 866: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا ۵۵۲
باب 867: قبر کے پاس عالم دین کا وعظ و نصیحت کرنا ..... "
باب 868: خودکشی کرنے والے کے بارے میں جو اخبار آئی
ہیں ان کا بیان ۵۵۳
باب 869: منافقوں پر نماز جنازہ اور مشرکوں کے لیے مغفرت
کی دعا مکروہ ہے ۵۵۴
باب 870: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا ۵۵۵
باب 871: عذاب قبر کے حق ہونے میں ۵۵۶
باب 872: عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں..... ۵۵۸
باب 873: غیبت اور بول سے نہ بچنے کے سبب عذاب قبر ہونا.. "
باب 874: میت پر صبح اور شام کے وقت اس کا ٹھکانا پیش
کیا جاتا ہے ۵۵۹
باب 875: میت کا چارپائی پر باتیں کرنا ..... "
باب 876: مسلمانوں کی اولاد جو بالغ نہیں ہوئی ..... "

چھٹا پارہ

باب 877: مشرکین کی نابالغ اولاد کے متعلق جو کہا گیا ہے ۵۶۱
باب 878: بعض گناہوں کی سزا ۵۶۲
باب 879: سوموار کے دن موت کی فضیلت کے بیان میں .. ۵۶۴
باب 880: اچانک موت کے بیان میں ۵۶۵
باب 881: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کی قبور ..... "
باب 882: مردوں کو گالی دینا ممنوع ہے ۵۶۸
باب 883: مردوں کی برائی کے ذکر کے بیان میں ..... "

کتاب الزکوٰۃ

باب 884: زکوٰۃ کی فرضیت کے بیان میں ..... "
باب 885: زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنے کے بیان میں ۵۷۱
باب 886: زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ ۵۷۱
باب 887: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے ۵۷۲
باب 888: مال کا اپنے مصرف میں خرچ کرنا جس میں دنیا و آخرت میں کوئی مواخذہ نہیں ۵۷۵
باب 889: صدقہ میں ریا کا بیان ..... "
باب 890: اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا ۵۷۶
باب 891: اس صدقہ کا ذکر جو حلال مال سے ہو ..... "
باب 892: جس کو صدقہ دیا جا رہا ہے اس کے رد سے قبل صدقہ کرنا ۵۷۷
باب 893: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا نصف ٹکڑا ہو ۵۷۸
باب 894: کون سا صدقہ افضل ہے ۵۷۹
باب 895: صدقہ کا بیان ۵۸۰
باب 896: اعلانیہ صدقہ کرنے کے بیان میں ..... "
باب 897: پوشیدہ صدقہ کرنا ..... "
باب 898: جب کسی نے مالدار پر صدقہ کیا اور وہ اس کو نہیں جانتا ۵۸۱
باب 899: جس کسی نے اپنے بیٹے پر صدقہ کیا حالانکہ وہ اس کو جانتا نہیں ..... "
باب 900: دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے کے بیان میں ۵۸۲
باب 901: جس شخص نے اپنی طرف سے اپنے خادم سے صدقہ دلوایا ..... "
باب 902: اپنی ذات اور اہل و عیال ۵۸۳
باب 903: جو اسی نے دیا اس چیز پر احسان جتلانا ۵۸۴
باب 904: جس شخص نے صدقہ کے دن صدقہ جلدی دینا پسند کیا ۵۸۵
باب 905: صدقہ کرنے کی رغبت دلانے کا استحباب اور صدقہ میں اس کی شفاعت کرنے کا ثواب ..... "
باب 906: صدقہ کرنے والے کو طاقت کے مطابق صدقہ کرنا ۵۸۶
باب 907: صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے ..... "
باب 908: جس شخص نے حالت شرک میں صدقہ کیا تو پھر وہ اسلام لے آیا ۵۸۷
باب 909: خادم نے جب اپنے مالک کے حکم سے صدقہ کیا تو اس کا ثواب ..... "
باب 910: عورت کیلئے ثواب جب وہ اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے یا کسی کو طعام دے ۵۸۸
باب 911: سخاوت اور بخل میں فرق ۵۸۸
باب 912: صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال ۵۸۹
باب 913: حلال کمائی اور تجارت کے حلال مال سے صدقہ دینا .... "
باب 914: ہر مسلمان پر صدقہ ثابت ہے اور جو شخص صدقہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نیک اعمال کرے ۵۹۰
باب 915: زکوٰۃ اور صدقہ میں سے کتنا مال دیا جائے ..... "
باب 916: چاندی کی زکوٰۃ کے بیان میں ..... "
باب 917: زکوٰۃ میں سامان وغیرہ لینا ۵۹۱
باب 918: متفرق مال کو ایک جگہ اور نہ ہی یک جا مال کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے ۵۹۲
باب 919: دو شریکوں کی جو چیز بھی مشترک ہو زکوٰۃ دونوں سے لی جائے ..... "
باب 920: اونٹوں کی زکوٰۃ کے بیان میں ۵۹۳
باب 921: جس پر زکوٰۃ بنت مخاض واجب ہو اور وہ بنت مخاض اس کے پاس نہیں ..... "
باب 922: بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں ۵۹۴
باب 923: زکوٰۃ میں بوڑھا جن کے دانت نہ ہوں عیب دار اور نر جانور نہ لیا جائے ۵۹۵
باب 924: زکوٰۃ میں بکری کا چار ماہ کا بچہ جس نے اپنی ماں کا دودھ چھوڑ دیا ہو اور چرنے کی قوت رکھتا ہو لینا جائز ہے ..... "
باب 925: زکوٰۃ میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مال نہ لئے جائیں ۔ ۵۹۶
باب 926: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ..... "

باب 927: گائے کی زکوٰۃ کا بیان ۵۹۶
باب 928: رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا ۵۹۷
باب 929: مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ فرض نہیں ۵۹۹
باب 930: مسلمان پر اسکے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ..... "
باب 931: یتیموں پر صدقہ کرنا ..... "
باب 932: خاوند اور زیر کفالت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا ۶۰۰
باب 933: زکوٰۃ کے حق داروں کا بیان ۶۰۱
باب 934: سوال سے اجتناب کرنا ۶۰۲
باب 935: جس کو اللہ تعالیٰ بلا سوال اور لالچ کرنے کے کچھ عطا کرے تو اس کو قبول کر لینا چاہئے ۶۰۴
باب 936: جو شخص مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے مانگے ..... "
باب 937: جو گڑگڑا کر نہیں مانگتے ۶۰۵
باب 938: کھجور کا تخمینہ لگانا ۶۰۷
باب 939: وہ زمین جو بارش اور جاری پانی سے سیراب ہوتی ہے اس میں عشر ہے ۶۰۸
باب 940: پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ۶۰۹
باب 941: کھجور کا پھل توڑنے کے وقت اسکی زکوٰۃ لینا ..... "
باب 942: جس نے اپنے پھل یا درخت کھجور یا زمین فروخت کر دی اسے خرید سکتا ہے ۶۱۰
باب 943: کیا کوئی شخص جو اس نے کسی چیز کا صدقہ دیا اسے خرید سکتا ہے ..... "
باب 944: نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کیلئے صدقہ کا حکم ۶۱۱
باب 945: نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ کرنا ..... "
باب 946: جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے ۶۱۲
باب 947: مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور فقراء کو دینا ۶۱۳
باب 948: امام کا صدقہ دینے والے کیلئے دعا کرنا ..... "
باب 949: جو چیز سمندر سے نکالی جائے ۶۱۴
باب 950: رکاز یعنی معدن میں خمس پانچواں حصہ ہے ..... "
باب 951: اللہ تعالیٰ کا فرمان وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا اور صدقہ وصول کرنے والے سے امام کا محاسبہ ۶۱۵
باب 952: مسافروں کیلئے صدقہ کے اونٹ اور ان کا دودھ استعمال کرنا ۶۱۶
باب 953: امام کا اپنے ہاتھ سے صدقہ کے اونٹوں کو داغنا ..... "
باب 954: صدقہ فطر کا وجوب ..... "
باب 955: مسلمان غلام اور آزاد پر صدقہ فطر کے واجب ہونے کے حکم کا بیان ۶۱۷
باب 956: صدقہ فطر یہ ایک صاع جو ہیں ..... "
باب 957: طعام سے ایک صاع صدقہ فطر نکالنے کا بیان ..... "
باب 958: صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع کا بیان ..... "
باب 959: صدقہ فطر میں منقیٰ ایک صاع دینا کفایت کر جاتا ہے ۔ ۶۱۸
باب 960: صدقہ فطر لوگوں کا نماز عید سے قبل ادا کرنا ..... "
باب 961: آزاد اور غلام پر صدقہ فطر واجب ہے ..... "
باب 962: صدقہ فطر بڑے، چھوٹے سب پر واجب ہے ۶۱۹

کتاب الحج

باب 963: حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان ۶۱۹
باب 964: پیدل یا سواری پر آ کر حج کرنا ۶۲۰
باب 965: پالان پر سوار ہو کر حج کرنا ..... "
باب 966: حج مبرور مقبول کی فضیلت ۶۲۱
باب 967: حج اور عمرہ میں احرام باندھنے کے مقام کے وجوب کے بیان میں ۶۲۲
باب 968: اللہ عزوجل کا فرمان اور توشہ ساتھ لے لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے ..... "
باب 969: مکہ والوں کیلئے حج اور عمرہ کیلئے احرام باندھنے کا مقام .. "
باب 970: اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے ۶۲۳
باب 971: شام والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ..... "
باب 972: نجد والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ..... "
باب 973: جو شخص میقات اور مکہ کے درمیان رہنے والا ہے وہ کہاں سے احرام باندھے ۶۲۴
باب 974: یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ..... "
باب 975: عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ..... "
باب 976: ذوالحلیفہ میں مقام بطحا میں نماز پڑھنا ۶۲۵
باب 977: نبی اکرم ﷺ کا شجرہ کے راستہ پر سے نکلنا ..... "
باب 978: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کہ عقیق مبارک

وادی ہے ۶۲۶
باب 979: احرام باندھنے سے پہلے خوشبو کو کپڑوں سے تین بار دھونا ..... "
باب 980: ارادہ احرام کے وقت خوشبو لگانا ۶۲۷
باب 981: جس شخص نے بالوں کو لیس دار چیز یا گوند وغیرہ سے اپنے بال جما کر احرام باندھا ۶۲۸
باب 982: جو شخص مدینہ منورہ سے حج کرنا چاہے اس کے لئے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس تلبیہ کہنا ..... "
باب 983: جو شخص احرام باندھنے والا ہے اس کیلئے کون سے کپڑے پہننا ناجائز ..... "
باب 984: حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانے کے جواز کے بیان میں ۶۲۹
باب 985: احرام باندھنے والا کپڑوں، چادروں کو کس طرح استعمال کرے ۶۲۹
باب 986: جس شخص نے صبح تک ذوالحلیفہ میں قیام کیا ۶۳۰
باب 987: بلند آواز سے تلبیہ لبیک اللھم لبیک کہنا ۶۳۱
باب 988: تلبیہ کی کیفیت کے بیان میں ..... "
باب 989: تلبیہ کہنے سے قبل سواری پر سوار ہونے کے وقت تحمید تسبیح اور تکبیر کہنا ۶۳۲
باب 990: جس شخص نے اس وقت تلبیہ کہا جب سواری سیدھی کھڑی ہوگئی ..... "
باب 991: قبلہ کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے لبیک کہنا ..... "
باب 992: احرام باندھنے والا جب وادی میں نیچے اترے تو تلبیہ کہنے کا بیان ۶۳۳
باب 993: حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں ..... "
باب 994: جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی طرح احرام باندھا ۶۳۴
باب 995: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: حج کے کئی مہینے ہیں ۶۳۶
باب 996: تمتع، قران اور صرف حج کے بیان میں ۶۳۷
باب 997: جس شخص نے حج کا تلبیہ کہا اور اس کو معین کیا ۶۴۱
باب 998: زمانہ رسول اکرم ﷺ میں تمتع کا بیان ..... "
باب 999: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ۶۴۲
باب 1000: مکہ مشرفہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے ۶۴۳
باب 1001: مکہ مشرفہ میں شرفھا اللہ تعالیٰ میں دن اور رات کو داخل ہونا ۶۴۳
باب 1002: کس جگہ سے احرام باندھنے والا مکہ مکرمہ میں داخل ہو ..... "
باب 1003: مکہ مکرمہ میں سے کہاں سے نکلے ۶۴۴
باب 1004: مکہ مکرمہ شرفھا اللہ تعالیٰ کی فضیلت اور تعمیر ۶۴۵
باب 1005: حرم مکہ کی فضیلت کے بیان میں ۶۴۷
باب 1006: مکہ مکرمہ کے مکانات کی وراثت ۶۴۸
باب 1007: نبی اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول فرمانا ۶۴۹
باب 1008: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ۶۵۰
باب 1009: کعبہ کی فضیلت ..... "
باب 1010: کعبہ شریف پر غلاف چڑھانے میں تصرف کے حکم کے بیان میں ۶۵۱
باب 1011: آخری زمانہ میں کعبہ کے گرانے کا ذکر ۶۵۱
باب 1012: حجر اسود کی شان میں جو مذکور ہے ۶۵۲
باب 1013: بیت اللہ شریف کے دروازہ کا بند کرنا اور کعبہ شریف کے اندر جس سمت چاہے نماز پڑھے ..... "
باب 1014: کعبہ شریف میں نماز کی مشروعیت کے بیان میں ... "
باب 1015: جو شخص حج کے وقت کعبہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوا ۶۵۳
باب 1016: جس شخص نے کعبہ مقدسہ کے کونوں میں تکبیر کہی ... "
باب 1017: طواف میں رمل کی ابتداء کیسے ہوئی ..... "
باب 1018: جب مکہ مکرمہ آئے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دے اور رمل کرے ۶۵۴
باب 1019: حج اور عمرہ میں رمل کرنا ..... "
باب 1020: حجر اسود کو ٹیڑھے سر والی چھڑی سے بوسہ دینے کے بیان میں ۶۵۵
باب 1021: جس نے دو رکن، رکن اسود اور رکن یمانی کے سوا کسی رکن کو بوسہ نہ دیا ..... "
باب 1022: حجر اسود کو بوسہ دینے کی مشروعیت کے بیان میں ۶۵۶
باب 1023: جب کوئی شخص طواف میں حجر اسود کے پاس آئے تو اس کی طرف اشارہ کرے ۶۵۷
باب 1024: حجر اسود کے پاس تکبیر کہنے کے استحباب کے بیان میں ..... "
باب 1025: جو شخص مکہ مکرمہ میں حج یا عمرہ کرنے کیلئے آیا اپنے

گھر واپس لوٹنے سے قبل کعبہ معظمہ کا طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر صفاء کی طرف نکلا ۶۵۷
باب 1026: عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کے حکم کے بیان میں ۶۵۸
باب 1027: طواف کے دوران کلام کے مباح ہونے کے بیان میں ۶۵۹
باب 1028: کوئی شخص جب طواف میں چڑے کا تسمہ یا کوئی چیز دیکھے ۶۶۰
باب 1029: کوئی شخص ننگا بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ ہی مشرک حج کرے ..... "
باب 1030: جب طواف کرنے والا اپنے طواف کے دوران ٹھہر جائے ..... "
باب 1031: جو عرفات جا کر طواف اوّل کے بعد کعبہ کو واپس آئے ۶۶۰
باب 1032: جو شخص کعبہ مکرمہ کے قریب نہ گیا اور نہ نفلی طواف کیا ۶۶۱
باب 1033: جس شخص نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں ..... "
باب 1034: جس طواف کرنے والے نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے طواف کی دو رکعتیں پڑھیں ۶۶۲
باب 1035: صبح اور عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد نماز کے حکم کے بیان میں ..... "
باب 1036: بیمار کا اس حال میں کہ وہ سوار ہے طواف کرنے کے حکم کے بیان میں ۶۶۳
باب 1037: حاجیوں کو پانی پلانا ۶۶۴
باب 1038: آب زمزم کے متعلق جو آثار آئے ہیں ان کے بیان میں ..... "
باب 1039: طواف قارن کے بیان میں ۶۶۵
باب 1040: باوضو ہو کر طواف کرنا ۶۶۷
باب 1041: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا وجوب اور یہ اعمال حج میں سے ہے ..... "
باب 1042: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ۶۶۹
باب 1043: حیض والی عورت طواف کے سوا حج کے سب ارکان ادا کرے ۶۷۰
باب 1044: اہل مکہ جب وہ حج کا ارادہ کریں ۶۷۲
باب 1045: آٹھویں ذوالحج کے دن نماز ظہر کس جگہ میں پڑھے ... "

ساتواں پارہ

باب 1046: منیٰ میں نماز پڑھنے کی کیفیت کے بیان میں کیا چار رکعات پڑھے یا چار رکعات والی نماز میں قصر کرے ۶۷۴
باب 1047: عرفہ کے دن میں یعنی نویں ذوالحج روزہ رکھنے کے بیان میں ..... "
باب 1048: جب منیٰ سے عرفات جائے تو تلبیہ اور تکبیر کی مشروعیت کے بیان میں ۶۷۵
باب 1049: عرفہ کے دن سے دوپہر کے وقت روانہ ہونا ..... "
باب 1050: عرفہ میں سواری پر سوار ہونے کی حالت میں وقوف کرنا ۶۷۶
باب 1051: عرفہ کے دن عرفات میں دو نمازوں ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے جواز کے بیان میں ۶۷۶
باب 1052: عرفات میں مختصر خطبہ ۶۷۷
باب 1053: عرفات میں قیام کیلئے جلدی کرنا ..... "
باب 1054: قیام صرف عرفہ میں ہے نہ کہ اس کے سوا دوسری جگہوں میں ..... "
باب 1055: عرفہ سے واپسی کے وقت مزدلفہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے چلنے کی صفت و کیفیت ۶۷۸
باب 1056: کسی حاجت کی وجہ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنا اور یہ مناسک حج میں سے نہیں ہے ۶۷۹
باب 1057: عرفات سے لوٹنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کا وقار کے ساتھ چلنا ۶۸۰
باب 1058: مزدلفہ میں دو نمازوں کا جمع کرنا ..... "
باب 1059: جو شخص نماز مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھے وہ ان کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھے ۶۸۱
باب 1060: جس نے ان مغرب و عشاء میں سے ہر ایک نماز کیلئے اذان اور اقامت کہی ..... "
باب 1061: جو شخص اپنے گھر کے کمزور افراد کو رات ہی میں مزدلفہ بھیج دے ۶۸۲
باب 1062: مزدلفہ میں نماز فجر کے وقت کا بیان ۶۸۳
باب 1063: مشعر حرام میں ٹھہرنے کے بعد مزدلفہ سے کب لوٹے ۶۸۴
باب 1064: قربانی کے دن کی صبح تلبیہ اور تکبیر کہنا جس وقت

وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے ۶۸۴
باب 1065: جو عمرہ کے ساتھ حج ملا کر تمتع کرے ۶۸۵
باب 1066: قربانی کے جانور بدنہ پر سوار ہونا ..... "
باب 1067: جو شخص حل سے حرم تک اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے ۶۸۶
باب 1068: جس نے قربانی کا جانور راستہ میں خرید لیا ۶۸۸
باب 1069: جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار کرے ..... "
باب 1070: قربانی کے جانوروں کے گلوں میں قلادہ ڈالنے کیلئے ہار بنانا ۶۸۹
باب 1071: قربانی کے جانوروں کو اشعار کرنا ..... "
باب 1072: جس شخص نے اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا ۶۹۰
باب 1073: بکری کے گلے میں قلادہ ہار ڈالنا ..... "
باب 1074: روئی کے ہار بنانا ۶۹۱
باب 1075: جوتوں کے ہار بنانے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب 1076: قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالنا ..... "
باب 1077: جس شخص نے اپنی قربانی کا جانور راستہ میں خریدا اور اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ۶۹۲
باب 1078: کیا کسی آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا کفایت کر سکتا ہے ..... "
باب 1079: منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کا قربانی کی جگہ میں قربانی کرنا ۶۹۳
باب 1080: جس نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ۶۹۴
باب 1081: اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا ..... "
باب 1082: اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا ..... "
باب 1083: صاحب قربانی قصاب کو قربانی میں سے کچھ نہ دے ۶۹۵
باب 1083: صاحب قربانی اپنی قربانی کے چمڑوں کو صدقہ کر دے ..... "
باب 1085: صاحب قربانی، قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کر دے ..... "
باب 1086: شعائر اللہ کی تعظیم ۶۹۶
باب 1087: صاحب قربانی قربانی کے جانوروں سے کیا کھائے اور کیا صدقہ کرے ..... "
باب 1088: حج کرنے والے کا اپنی قربانی کو سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنے کے حکم کے بیان میں ۶۹۷
باب 1089: جس شخص نے احرام باندھتے وقت اپنے سر کے بالوں کو جمایا اور احرام کھولتے وقت سر منڈایا ۶۹۸
باب 1090: احرام کھولتے وقت بال منڈوانا یا چھوٹے کرانے کے بیان میں ۶۹۹
باب 1091: تمتع کرنے والا عمرہ کا احرام کھولنے کے بعد بال چھوٹے کرائے ۷۰۰
باب 1092: دسویں ذوالحج یعنی قربانی کے دن قربانی سے پہلے بال منڈوائے ..... "
باب 1093: جب حج کرنے والا شام کے بعد بھول کر سر منڈوالے ۷۰۱
باب 1094: جمرۂ عقبہ کے پاس سواری پر سوار ہو کر مسائل بیان کرنا ..... "
باب 1095: منیٰ کے دنوں میں خطبہ کی مشروعیت کا بیان یہ اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قربانی کے دن خطبہ نہیں ۷۰۲
باب 1096: کیا پانی پلانے والے یا دوسرے معذور لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں بسر کر سکتے ہیں ۷۰۴
باب 1097: جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت ۷۰۵
باب 1098: وادی کے نشیب سے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا ..... "
باب 1099: جمرات کو سات کنکریوں کے ساتھ رمی کرنا ..... "
باب 1100: اور جس شخص نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ۷۰۶
ماریں اور بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کیا ..... "
باب 1101: ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے ..... "
باب 1102: جس نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں ..... "
باب 1103: جب دو جمروں کو رمی کرے تو قبلہ رو ہو کر نرم زمین پر کھڑا ہے ۷۰۷
باب 1104: مسجد خیف کی طرف قریب جمرہ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ..... "
باب 1105: دونوں جمروں اولیٰ اور وسطیٰ کے پاس دعا کرنا .. ۷۰۸
باب 1106: جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد اور طواف زیارت سے قبل سر منڈانے کے بعد خوشبو کا استعمال کرنا ..... "
باب 1107: طواف وداع کے بیان میں ..... "
باب 1108: طواف زیارت کے بعد جب عورت حائضہ ہو جائے ۷۰۹

باب 1109: جس نے منیٰ سے واپسی کے دن نماز عصر بطحا میں پڑھی ۔ ۷۱۰
باب 1110: محصب کا بیان ۷۱۱
باب 1111: حج کرنے والے کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے ..... " سے پہلے ذی طوی میں اور واپسی کے وقت بطحاء میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اترنا ..... "
باب 1112: اور جو مکہ مکرمہ سے واپس لوٹے اور ذی طوی میں ٹھہرے ۷۱۲
باب 1113: حج کے دنوں میں تجارت اور دور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا ..... "
باب 1114: محصب سے آخر رات کو چلنے کے جواز کے بیان میں ۷۱۳

عمرہ کا بیان

باب 1115: عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت ۷۱۴
باب 1116: جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا اس کے حکم کے بیان میں ۷۱۴
باب 1117: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے ..... "
باب 1118: وہ عمرہ جو رمضان میں کیا جائے اس کی فضیلت کے بیان میں ۷۱۶
باب 1119: وہ رات جو محصب میں گزاری جائے اس رات عمرہ کرنا یا دوسری راتوں میں عمرہ کرنا ۷۱۷
باب 1120: تنعیم سے عمرہ کرنا ۷۱۸
باب 1121: حج سے فارغ ہونے کے بعد حج کے مہینوں میں بغیر ہدی عمرہ کرنے کی مشروعیت کے بیان میں ۷۱۹
باب 1122: عمرہ کا ثواب مشقت کے مطابق ہے ..... "
باب 1123: عمرہ کرنے والا جب طواف عمرہ کرے اور واپس چلا جائے کیا طواف عمرہ، طواف وداع سے کافی ہوگا ۷۲۰
باب 1124: جو کام حج میں کرتا ہے وہی عمرے میں کرے ۷۲۱
باب 1125: عمرہ کرنے والا اپنے احرام سے کب نکلتا ہے ... ۷۲۲
باب 1126: حج کرنے والا جب حج یا عمرہ سے واپس لوٹے اور غازی جب غزوہ سے واپس آئے تو کیا کہے ۷۲۳
باب 1127: حج کر کے آنے والوں کا استقبال کرنا اور جانور پر تین آدمیوں کو سوار کرنا ۷۲۵
باب 1128: مسافر کا اپنے گھر صبح کے وقت واپس آنا ..... "
باب 1129: مسافر کا زوال کے وقت سے غروب آفتاب تک اپنے گھر میں واپس آنا ..... "
باب 1130: اور جب شہر پہنچے تو رات کو اپنے گھر نہ جائے ۷۲۵
باب 1131: جب کوئی شخص مدینہ منورہ پہنچے تو اپنی اونٹنی کو تیز کرے ۔ "
باب 1132: اللہ تعالیٰ کے فرمان اپنے گھروں کو دروازوں سے آؤ کے شان نزول کے بیان ۷۲۶
باب 1133: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ..... "
باب 1134: مسافر کو جب چلنے کی جلدی ہو تو کیا کرے وہ یہ کرے کہ اپنے گھر جلدی لوٹ جائے ۷۲۷
باب 1135: محرم اور شکار کی جزا کے احکام کے بیان میں ..... "
باب 1136: جب عمرہ کرنے والے کو روک دیا جائے ..... "
باب 1137: حج میں روکے جانے کے حکم کے بیان میں ۷۲۸
باب 1138: روکے جانے کے حال میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنے کے جواز کے بیان میں ۷۲۹
باب 1139: حج عمرہ سے روک دیے جانے والے پر قضا ہے ... "
باب 1140: بیمار اور سر میں تکلیف والے کا فدیہ ۷۳۰
باب 1141: اللہ تعالیٰ کا فرمان أَوْ صَدَقَةٍ اس کی تفسیر یہ ہے کہ چھ مساکین کو کھانا کھلائے ۷۳۱
باب 1142: فدیہ میں نصف کھانا کھلانا ہے ..... "
باب 1143: نُسُك آیہ کریمہ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ میں قربانی کی بکری مراد ہے ۷۳۲
باب 1144: اللہ تعالیٰ کا فرمان فَلَا رَفَثَ وَلَا جِدَالَ یعنی رَفَثَ کے متعلق جو حدیث میں آیا ہے ..... "
باب 1145: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان: وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ یعنی حج میں فسوق اور جدال نہ ہو ..... "
باب 1146: حالت احرام میں شکار کی ممانعت ۷۳۳
باب 1147: جب غیر محرم شکار کرے اور وہ احرام باندھنے والے کو شکار بطور ہدیہ بھیجے ..... "
باب 1148: محرم شکار کو دیکھ کر ہنسے اور غیر محرم سمجھ جائے ۷۳۴
باب 1149: شکار مارنے میں احرام باندھنے والا، احرام نہ باندھنے والے کی قول یا فعل کے ساتھ مدد نہ کرے ۷۳۵
باب 1150: احرام باندھنے والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تا کہ نہ احرام باندھنے والا اس کا شکار کرے ۷۳۶
باب 1151: جب نہ احرام باندھنے والا احرام باندھنے والے کو گاؤ خر زندہ بطور ہدیہ بھیجے تو وہ قبول نہ کرے ..... "
باب 1152: احرام باندھنے والا کون سا جانور مار سکتا ہے ... ۷۳۷

باب1153: حرم شریف کے درخت نہ کاٹے جائیں ۷۳۸
باب1154: حرم کا شکار نہ بھگایا جائے ۷۳۹
باب1155: مکہ معظمہ میں جنگ کرنا جائز نہیں ..... "
باب1156: احرام باندھنے والے کا سنگی لگوانا ۷۴۰
باب1157: احرام باندھنے والے کا نکاح کرنا ۷۴۱
باب1158: احرام باندھنے والے مرد اور عورت کیلئے خوشبو
لگانے کی ممانعت ہے ..... "
باب1159: احرام باندھنے والے کیلئے غسل کرنا ۷۴۲
باب1160: احرام باندھنے والے کیلئے جب وہ جوتے نہ
پائے تو موزے پہننا ۷۴۳
باب1161: جب احرام باندھنے والا تہبند نہ پائے تو وہ
شلوار پہن لے ..... "
باب1162: احرام باندھنے والے کا ہتھیار زیب تن کرنا ..... "
باب1163: بغیر احرام کے حرم اور مکہ میں داخل ہونا ۷۴۴
باب1164: جب کوئی شخص ناواقف ہے اس حال میں کہ
اس پر قمیص ہے احرام باندھ لے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ..... "
باب1165: وہ محرم جو عرفات میں فوت ہو جائے ۷۴۵
باب1166: احرام باندھنے والا جب مر جائے تو اس کے
تجہیز و تکفین کا طریقہ ۷۴۶
باب1167: میت کی جانب سے حج اور دیگر سنتوں کا پورا کرنا
اور خاوند کا اپنی بیوی کی طرف سے حج کرنا ..... "
باب1168: اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر نہیں
بیٹھ سکتا ..... "
باب1169: عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا ۷۴۷
باب1170: بچوں کا حج کرنا ..... "
باب1171: عورتوں کا حج کرنا ۷۴۸
باب1172: جس نے کعبہ معظمہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ۷۴۹

فضائل مدینہ

باب1173: حرم مدینہ شرفہا اللہ کے فضائل کے بیان میں ... ۷۵۰
باب1174: مدینہ طیبہ کی فضیلت اور مدینہ برے آدمی کو
نکال دیتا ہے ۷۵۱
باب1175: مدینہ منورہ کے ناموں میں سے ایک نام طابہ ہے ۔ ۷۵۲
باب1176: مدینہ منورہ کے دو میدان ..... "
باب1177: اس شخص کے حال کا بیان جس نے مدینہ منورہ
سے اعراض کیا ۷۵۲
باب1178: ایمان مدینہ منورہ کی طرف سٹ کر آئے گا ۷۵۳
باب1179: اور جو اہل مدینہ سے مکر و فریب کرے اس کا گناہ .. "
باب1180: مدینہ منورہ کے قلعوں کا بیان ۷۵۴
باب1181: مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہ ہوگا ..... "
باب1182: مدینہ منورہ خبیث آدمی کو دور کر دیتا ہے ۷۵۵
باب1183: حضور کا مدینہ منورہ کے لئے دعا کرنا ..... "
باب1184: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ ۷۵۶
کے گرد و نواح کو خالی کرنا ناپسند تھا ..... "
باب1185: مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ ہے ..... "

کتاب الصوم

باب1186: ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت
کے بیان میں ۷۵۷
باب1187: روزہ کی فضیلت کے بیان میں ۷۵۷
باب1188: روزہ گناہوں کا کفارہ ہے ۷۵۹
باب1189: ریان صرف روزہ داروں کیلئے ہے ..... "
باب1190: رمضان کہنا چاہئے یا ماہ رمضان ۷۶۰
باب1191: جس نے یقین کے ساتھ حصول ثواب کیلئے نیت
کر کے ماہ رمضان کے روزے رکھے ۷۶۱
باب1192: نبی اکرم ﷺ رمضان المقدس میں غیر معمولی
یعنی بہت زیادہ سخی ہوتے تھے ..... "
باب1193: جس شخص نے روزہ کی حالت میں جھوٹ اور اس
پر عمل کرنا نہ چھوڑا ۷۶۲
باب1194: جب روزہ دار کو گالی دی جائے ..... "
تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں ..... "
باب1195: جو شخص مجرد ہو اور زنا کا خوف رکھتا ہو اس کیلئے
روزہ رکھنا ..... "
باب1196: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو .. ۷۶۳
باب1197: عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحج ناقص نہیں ... ۷۶۴
باب1198: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہم نہیں لکھتے اور نہ ہی
حساب جانتے ہیں ..... "
باب1199: رمضان المبارک سے پہلے ایک یا دو دن کا
روزہ نہ رکھے ۷۶۵
باب1200: رمضان کی راتوں میں صحبت جائز ہے ..... "

باب 1201: صبح صادق تک سحری کھانے کی اجازت ۷۶۶
باب 1202: نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ تمہیں سحری کا کھانا کھانے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان نہ روکے ۷۶۷
باب 1203: سحری میں طلوع فجر صادق کے قریب ہونے تک تاخیر کرنا ..... "
باب 1204: سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقت ہوتا تھا ..... "
باب 1205: سحری کھانے کی برکت حالانکہ یہ واجب نہیں ..... "
باب 1206: جب کسی نے دن میں روزہ کی نیت کی ۷۶۸
باب 1207: روزہ دار کا جنابت کی حالت میں صبح الحنا ..... "
باب 1208: روزہ دار کے مباشرت کے حکم کے بیان میں ۷۶۹
باب 1209: روزہ دار کے بوسہ لینے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب 1210: روزہ دار کیلئے غسل کرنے کا حکم ۷۷۰
باب 1211: جب روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا ۷۷۱
باب 1212: روزہ دار کے لئے خشک وتر مسواک کرنا ۷۷۱
باب 1213: وضو کے وقت ناک میں پانی لینا ۷۷۲
باب 1214: جب رمضان المقدس میں دن کو اپنی بیوی ..... "
باب 1215: روزہ توڑنے والا اپنے اہل وعیال کو کفارہ کی چیز کھلا سکتا ہے یا نہیں ۷۷۳
باب 1216: رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کرنے والا کیا کفارہ کا کھانا اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ سب سے زیادہ محتاج ہوں ۷۷۴
باب 1217: روزہ دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنے کے احکام کے بیان میں ..... "
باب 1218: سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنے کے حکم کے بیان میں ۷۷۶
باب 1219: رمضان المبارک کے چند روزے رکھنے کے بعد سفر کرنا ..... "
باب 1220: نبی اکرم ﷺ کا فرمان اس شخص کیلئے جس پر سایہ کیا گیا حالانکہ سخت گرمی تھی ۷۷۷
باب 1221: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے پر ایک دوسرے کو ملامت نہیں کرتے تھے ..... "
باب 1222: جس نے سفر میں روزہ اس لئے افطار کیا تاکہ لوگ اسے دیکھیں ۷۷۸
باب 1223: اور ان لوگوں پر جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ۷۷۸
باب 1224: رمضان المقدس کے قضاء روزے کب پورے کئے جائیں ۷۷۹
باب 1225: حیض والی عورت روزہ اور نماز چھوڑ دے ..... "
باب 1226: جو شخص فوت ہو گیا حالانکہ اس پر روزے ہیں اس کے حکم کا بیان ۷۸۰
باب 1227: روزہ دار کب روزہ افطار کرے ۷۸۱
باب 1228: پانی وغیرہ میں سے جو بھی میسر ہو اس سے روزہ افطار کرے ..... "

آٹھواں پارہ

باب 1229: روزہ دار کے لئے روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے ۷۸۳
باب 1230: جب کسی نے سورج غروب ہونے کے ظن میں ماہ رمضان میں روزہ افطار کر دیا پھر سورج نکل آیا ۷۸۳
باب 1231: بچوں کا روزہ رکھنا کیا مشروع ہے یا نہیں ..... "
باب 1232: پے در پے متواتر روزے رکھنا ۷۸۴
باب 1233: جو شخص پے در پے متواتر اکثر روزے رکھے اس کیلئے نبی اکرم ﷺ کی سزا ۷۸۵
باب 1234: سحری تک متواتر روزہ رکھنا ..... "
باب 1235: جو شخص اپنے بھائی کو قسم دے کر کہے کہ وہ نفلی روزہ افطار کر دے ۷۸۶
باب 1236: ماہ شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں ..... "
باب 1237: نبی اکرم ﷺ کے نفلی روزے کا جو ذکر کیا گیا ہے اور اثنائے روزہ اس کے افطار کا ذکر ۷۸۷
باب 1238: روزہ میں مہمان کا حق ۷۸۸
باب 1239: نفلی روزہ رکھنے والے پر روزہ میں جسم کا بھی حق ہے ..... "
باب 1240: عمر بھر روزے رکھنا ۷۸۹
باب 1241: روزے میں اہل وعیال اور ذاتی قرابت کا بھی حق ہے ابوجحیفہ ..... "
باب 1242: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا ۷۹۰
باب 1243: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کے بیان میں ..... "

باب 1244: ایام بیض کے روزوں کا بیان ۷۹۱
باب 1245: جو ایک قوم کا مہمان بنا اور ان کے پاس اس نے روزہ افطار نہ کیا ..... "
باب 1246: ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ۷۹۲
باب 1247: جمعۃ المبارک کے دن کے روزہ کا حکم ۷۹۳
باب 1248: کیا کوئی شخص جو روزہ رکھنا چاہتا ہے دنوں میں سے کوئی دن خاص کر سکتا ہے ۷۹۴
باب 1249: عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا ..... "
باب 1250: عید الفطر کے دن کے روزہ کا حکم ۷۹۵
باب 1251: عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا حکم ..... "
باب 1252: ایام تشریق کے روزوں کا بیان ۷۹۶
باب 1253: عاشورہ کے دن کے روزہ کا بیان ..... "
باب 1254: جس نے ماہ رمضان میں رات کو قیام کیا اس کی فضیلت کا بیان ۷۹۸
باب 1255: لیلۃ القدر کی فضیلت کے بیان میں ۸۰۰
باب 1256: ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا ..... "
باب ۱۲۵۷: ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں شب قدر ہے ۸۰۱
باب ۱۲۵۸: لوگوں کے جھگڑے کی وجہ سے شب قدر کی معرفت کا اٹھ جانا ۸۰۳
باب ۱۲۵۹: ماہ رمضان المبارک کے ..... "
عشرہ آخری میں عمل میں اجتہاد کرنا ..... "

کتاب الاعتکاف

باب ۱۲۶۰: ماہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ..... "
باب ۱۲۶۱: حائضہ عورت اعتکاف کرنے والے کو کنگھی کر سکتی ہے ۸۰۴
باب ۱۲۶۲: معتکف کسی ضروری حاجت کیلئے گھر میں داخل ہو سکتا ہے ۸۰۵
باب ۱۲۶۳: معتکف کے غسل کرنے کے بیان میں ..... "
باب ۱۲۶۴: رات کو اعتکاف کرنا ..... "
باب ۱۲۶۵: عورتوں کے اعتکاف کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۲۶۶: اعتکاف کیلئے مسجد میں خیمہ نصب کرنا ۸۰۶
باب ۱۲۶۷: کیا اعتکاف بیٹھنے والا اپنی حاجت کیلئے اس مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے ۸۰۷
باب ۱۲۶۸: یہ باب نبی کریم ﷺ کے اعتکاف کے بیان میں ہے .. "
باب ۱۲۶۹: مستحاضہ عورت کے اعتکاف کے حکم کے بیان میں .. ۸۰۷
باب ۱۲۷۰: عورت کا اپنے خاوند کی اس کے اعتکاف میں زیارت کرنا ۸۰۸
باب ۱۲۷۱: کیا اعتکاف بیٹھنے والا اپنی طرف سے بدگمانی دور کر سکتا ہے ..... "
باب ۱۲۷۲: جو کوئی صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے ۸۰۹
باب ۱۲۷۳: ماہ شوال میں اعتکاف ..... "
باب ۱۲۷۴: جس نے اعتکاف بیٹھنے والے پر روزہ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا ۸۱۰
باب ۱۲۷۵: جب کوئی جاہلیت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے اور پھر وہ مسلمان ہو جائے ..... "
باب ۱۲۷۶: ماہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ میں اعتکاف کرنا ... "
باب ۱۲۷۷: جس نے اعتکاف کا ارادہ کیا پھر اس کو ظاہر ہوا کہ اس کا اعتکاف کرنا مناسب نہیں تو ارادہ اعتکاف ترک کیا اور باہر نکل آیا ۸۱۱
باب ۱۲۷۸: اعتکاف کرنیوالا اپنا سر غسل کیلئے گھر میں داخل کرے .. "

کتاب البیوع

باب ۱۲۷۹: جب نماز پڑھ لو تو خدا کا فضل تلاش کرو ۸۱۱
باب ۱۲۸۰: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں ۸۱۴
باب ۱۲۸۱: مشتبہ امور کی تفسیر ..... "
باب ۱۲۸۲: مشتبہ امور سے پرہیز کیا جائے ۸۱۶
باب ۱۲۸۳: جس نے وسوسوں وغیرہ کو مشتبہ امور سے نہ دیکھا .... "
باب ۱۲۸۴: اللہ تعالیٰ کا فرمان اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا ان کی طرف چل دیئے ..... "
باب ۱۲۸۵: جسے اس بات کی پروانہ ہو کہ مال کہاں سے حاصل کیا . ۸۱۷
باب ۱۲۸۶: خشکی میں تجارت کرنا ..... "
باب ۱۲۸۷: تجارت کیلئے نکلنا ۸۱۸
باب ۱۲۸۸: سمندر میں تجارت کرنا ..... "
باب ۱۲۸۹: تجارت یا کھیل کود کی طرف دوڑنا ۸۱۹
باب ۱۲۹۰: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو ..... "
باب ۱۲۹۱: جو کوئی رزق میں کشادگی پسند کرتا ہے وہ صلہ رحمی کرے ۸۲۰
باب ۱۲۹۲: نبی کریم ﷺ کا خرید و فروخت کرنا اور ادھار کرنا ..... "

باب ۱۲۹۳: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنے کی فضیلت کے بیان میں ۸۲۱
باب ۱۲۹۴: خرید وفروخت میں فیاضی وسہولت کرنا اور جو حق طلب کرے اسے چاہئے کہ وہ نرمی سے طلب کرے ۸۲۲
باب ۱۲۹۵: جس نے مالدار کو مہلت دی اسکی فضیلت ..... "
باب ۱۲۹۶: جس نے تنگدستوں کو مہلت دی ۸۲۳
باب ۱۲۹۷: جب بیچنے اور خریدنے والے بیع کا عیب بیان کریں اور بھلائی کی بات کہیں ..... "
باب ۱۲۹۸: مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا ۸۲۴
باب ۱۲۹۹: گوشت فروخت کرنے والے اور ..... "
اونٹ کو نحر کرنے والے کے متعلق روایات ..... "
باب ۱۳۰۰: بیع میں عیب چھپانا اور ..... "
جھوٹ بولنا برکت ختم کر دیتا ہے ..... "
باب ۱۳۰۱: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: اے ایمان والو! سود دوگنا اور دوگنا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ۸۲۴
باب ۱۳۰۲: سود کھانے والے، اس کے گواہ بننے والے ۸۲۵
باب ۱۳۰۳: سود کھلانے والے کے گناہ کے بیان میں ۸۲۶
باب ۱۳۰۴: اللہ تعالیٰ کا فرمان اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار ..... "
باب ۱۳۰۵: تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے ..... "
باب ۱۳۰۶: زرگروں کے حق میں جو کہا گیا ہے اس کے بیان میں ۸۲۷
باب ۱۳۰۷: لوہار کے ذکر میں ۸۲۸
باب ۱۳۰۸: درزی کے ذکر کے بیان میں ..... "
باب ۱۳۰۹: جولاہے کے ذکر کے بیان میں جو آیا ہے ..... "
باب ۱۳۱۰: ترکھان کے ذکر کے بیان میں جو آیا ہے ۸۲۹
باب ۱۳۱۱: امام کا اشیاء ضرورت خود خریدنا ۸۳۰
باب ۱۳۱۲: چوپایوں اور گدھوں کا خریدنا ..... "
باب ۱۳۱۳: وہ بازار جہاں جاہلیت کے زمانہ میں خرید وفروخت ہوتی تھی ۸۳۲
باب ۱۳۱۴: پیاس کی بیماری والے اور خارش والے اونٹ کا خریدنا ..... "
باب ۱۳۱۵: فتنہ وفساد کے زمانہ میں اور عدم فتنہ وفساد کے زمانہ میں ہتھیار خریدنے کا حکم ۸۳۳
باب ۱۳۱۶: عطر فروش کے متعلق اور کستوری کا فروخت کرنا ..... "
باب ۱۳۱۷: چھپنے لگانے والے کے متعلق جو آیا ہے ..... "
باب ۱۳۱۸: ان چیزوں کی تجارت کرنے کے بیان میں جن کا استعمال مردوں اور عورتوں کیلئے حرام ہے ۸۳۴
باب ۱۳۱۹: صاحب مال ہی قیمت بتانے کا زیادہ حقدار ہے ..... "
باب ۱۳۲۰: سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے ..... "
باب ۱۳۲۱: جب بائع اور مشتری خیار میں ایک یا دو دن کا وقت معین نہ کریں تو کیا یہ بیع جائز ہے ۸۳۵
باب ۱۳۲۲: بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے ..... "
باب ۱۳۲۳: جب بائع اور مشتری ان دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کو بیع کے بعد جدا ہونے سے قبل اختیار دے دے تو بیع لازم ہو جاتی ہے ۸۳۶
باب ۱۳۲۴: جب بیچنے والے کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہے ..... "
باب ۱۳۲۵: جب کسی شخص نے کوئی چیز خریدی اور الگ ہونے سے پہلے ہبہ کر دی ۸۳۷
باب ۱۳۲۶: بیع میں دھوکہ دینا مکروہ ہے ۸۳۸
باب ۱۳۲۷: بازاروں کے متعلق جو روایات میں مذکور ہے ..... "
باب ۱۳۲۸: مد مقابل کے ساتھ بازار میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے ۸۴۰
باب ۱۳۲۹: ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر ہے ۸۴۱
باب ۱۳۳۰: غلہ ناپنا مستحب ہے ۸۴۲
باب ۱۳۳۱: نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد میں برکت ہے ..... "
باب ۱۳۳۲: قبض سے قبل غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے میں جو مذکور ہے ..... "
باب ۱۳۳۳: قبضہ کرنے سے پہلے گندم فروخت کرنا اور اس چیز کی بیع جو اس کے پاس نہیں ۸۴۳
باب ۱۳۳۴: جب کوئی شخص انکل بچو سے غلہ خریدے جب تک وہ اس کو اپنے کھلیان میں نہ لے جائے اسے فروخت نہ کرے ۸۴۴
باب ۱۳۳۵: جب کسی شخص نے سامان یا جانور خریدا اور بائع کے پاس چھوڑ دیا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا ..... "
باب ۱۳۳۶: اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی مول پر مول کرے ۸۴۵
باب ۱۳۳۷: زیادہ قیمت بڑھا کر بیچنا نیلامی کرنا ..... "
باب ۱۳۳۸: بغیر ارادہ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے بولی لگانا ۸۴۶
باب ۱۳۳۹: بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ ..... "
باب ۱۳۴۰: بیع الملامسہ ..... "
باب ۱۳۴۱: بیع منابذہ ۸۴۷

باب ۱۳۴۲: بیچنے والے کیلئے جانور کا دودھ روکنا منع ہے ۸۴۷
باب ۱۳۴۳: اگر خریدنے والا چاہے تو مصراۃ ۸۴۸
باب ۱۳۴۴: زانی غلام کی بیع کے بیان میں ۸۴۹
باب ۱۳۴۵: عورتوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنے کے حکم
کے بیان میں ..... "
باب ۱۳۴۶: کیا شہری بغیر اجرت کے دیہاتی کا مال بیچ سکتا ہے . ۸۵۰
باب ۱۳۴۷: جس نے شہری کا دیہاتی کیلئے اجرت کے ساتھ
بیچنا مکروہ سمجھا ۸۵۱
باب ۱۳۴۸: شہری دیہاتی کیلئے دلالی کے ساتھ نہ بیچے ..... "
باب ۱۳۴۹: آگے جا کر قافلہ والوں سے خریدنا ممنوع اور اس کا
بیچنا مردود ہے ..... "
باب ۱۳۵۰: آگے جا کر قافلوں سے ملنے کے جائز ہونے کی انتہاء ۸۵۲
باب ۱۳۵۱: جب بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں ۸۵۳
باب ۱۳۵۲: کھجور کے عوض کھجور بیچنے کے حکم کے بیان میں ۸۵۴
باب ۱۳۵۳: منقی کے بدلے منقی کی بیع اور غلہ کے بدلے غلہ
کی بیع ..... "
باب ۱۳۵۴: جو کے بدلے جو بیچنا ..... "
باب ۱۳۵۵: سونے کے عوض سونا فروخت کرنا ۸۵۵
باب ۱۳۵۶: چاندی کی بیع چاندی سے ..... "
باب ۱۳۵۷: دینار کے عوض دینار بیچنا درآنحالیکہ ادھار ہو ۸۵۶
باب ۱۳۵۸: چاندی کا سونے کے عوض فروخت کرنا درآنحالیکہ
ادھار ہو ..... "
باب ۱۳۵۹: سونے کو چاندی کے عوض ہاتھوں ہاتھ بیچنا ..... "
باب ۱۳۶۰: بیع مزابنہ کا ذکر اور یہ خشک کھجور کے عوض ۸۵۷
باب ۱۳۶۱: سونے اور چاندی کے عوض درخت پر لگی ہوئی
کھجور فروخت کرنا ۸۵۸
باب ۱۳۶۲: بیع عرایا کی تفسیر ۸۵۹
باب ۱۳۶۳: نفع کے قابل ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنا ..... "
باب ۱۳۶۴: نفع کے قابل ہونے سے قبل کھجور کا پھل بیچنا ۸۶۱
باب ۱۳۶۵: جب کسی شخص نے قابل نفع ہونے سے پہلے پھلوں
کو فروخت کیا پھر اس پر آفت آ گئی تو وہ نقصان بائع کا ہے ..... "
باب ۱۳۶۶: کچھ مدت کے دعوے پر غلہ خریدنا ۸۶۲
باب ۱۳۶۷: جب کوئی شخص عمدہ کھجور کے عوض گھٹیا کھجور فروخت
کرنا چاہے ۸۶۲
باب ۱۳۶۸: جس نے پیوند لگی ہوئی کھجوریں یا فصل والی زمین بیچی . "
باب ۱۳۶۹: کھیتی کو غلہ کے عوض بحساب ناپ کر بیچنا ۸۶۳
باب ۱۳۷۰: پھل والا درخت جڑ سمیت فروخت کرنا ..... "
باب ۱۳۷۱: بیع مخاضرہ کا بیان ..... "
باب ۱۳۷۲: کھجور کے گابھ کا بیچنا اور کھانا ۸۶۴
باب ۱۳۷۳: لین دین ٹھیکہ اور ماپ تول میں ہر شہر کی
اصطلاحات کے مطابق حکم نافذ ہوگا ..... "
باب ۱۳۷۴: ایک شریک کی اپنے دوسرے شریک سے بیع کے
حکم کے بیان میں ۸۶۵
باب ۱۳۷۵: زمین، مکانات اور سامان فروخت کرنا درآنحالیکہ
وہ مشترکہ ہوں جو غیر منقسم ہوں ۸۶۶
باب ۱۳۷۶: جب کسی نے دوسرے کیلئے اس کی اجازت کے
بغیر کوئی چیز خریدی اور وہ راضی ہوگیا ۸۶۶
باب ۱۳۷۷: مشرکوں اور حربیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا . ۸۶۷
باب ۱۳۷۸: حربی کافر سے غلام خریدنا ..... "
باب ۱۳۷۹: دباغت سے پہلے مردار کی کھال کا حکم ۸۷۰
باب ۱۳۸۰: خنزیر کا قتل کرنا ..... "
باب ۱۳۸۱: مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ ہی گوشت
اور چربی کی چکناہٹ فروخت کی جائے ..... "
باب ۱۳۸۲: ان چیزوں کی تصاویر فروخت کرنا جن میں روح نہیں . ۸۷۱
باب ۱۳۸۳: شراب کی تجارت کے حرام ہونے کے بیان میں . ۸۷۲
باب ۱۳۸۴: جس نے جانتے ہوئے عمداً آزاد شخص کو فروخت
کر دیا اس کا گناہ ..... "
باب ۱۳۸۵: آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ ..... "
باب ۱۳۸۶: حیوان کے بدلے حیوان بیچنا ..... "
باب ۱۳۸۷: غلام کے فروخت کرنے کے حکم کے بیان میں .. ۸۷۳
باب ۱۳۸۸: مدبر کی بیع کا بیان ..... "
باب ۱۳۸۹: کیا کوئی شخص لونڈی کے ساتھ استبراء سے پہلے سفر
کر سکتا ہے ۸۷۴
باب ۱۳۹۰: مردار اور بتوں کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں . ۸۷۵

باب ۱۳۹۱: کتے کی قیمت کے حکم کے بیان میں ۸۷۵

کتاب السلم

باب ۱۳۹۲: ناپ معین میں سلم کرنا ۸۷۶
باب ۱۳۹۳: حکم سلم کے بیان میں درآنحالیکہ وزن معلوم میں ہو .. "
باب ۱۳۹۴: اس شخص سے بیع کرنا جسکے پاس اصل نہیں ۸۷۷
باب ۱۳۹۵: کھجوروں یعنی پھل میں بیع سلم کرنا ۸۷۹
باب ۱۳۹۶: بیع سلم میں ضامن بنانے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۳۹۷: بیع سلم میں کوئی چیز گروی رکھنا ..... "
باب ۱۳۹۸: ایک مدت معینہ تک سلم کرنا ۸۸۰
باب ۱۳۹۹: اونٹنی کے بچہ جننے تک بیع سلم کرنا .....

کتاب الشفعة

باب ۱۴۰۰: شفعہ اس زمین میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب اس کی حد بندی ہو جائے تو اس کے بعد اس میں شفعہ نہیں ہے . ۸۸۱
باب ۱۴۰۱: فروخت کرنے سے قبل شفعہ کا شفیع پر پیش کرنا ۸۸۱
باب ۱۴۰۲: کونسا ہمسایہ زیادہ قریب ہے ۸۸۲

پارہ نہم

اجارہ کا بیان

باب ۱۴۰۳: کسی نیک اور صالح آدمی کو مزدوری پر لگانا ۸۸۳
باب ۱۴۰۴: چند قراریط کے عوض بکریاں چرانا ..... "
باب ۱۴۰۵: بوقت ضرورت مشرکوں کو مزدوری پر لگانا ۸۸۴
باب ۱۴۰۶: جب کسی نے مزدور کو مزدوری پر رکھا ..... "
باب ۱۴۰۷: جہاد میں خدمت وغیرہ کیلئے مزدور ساتھ لینا ۸۸۵
باب ۱۴۰۸: جس نے کسی مزدور کو اجرت پر رکھا ..... "
باب ۱۴۰۹: جب کسی نے گرنے والی دیوار کو سیدھا کرنے پر مزدور اجرت پر لیا تو جائز ہے ۸۸۶
باب ۱۴۱۰: دوپہر تک کیلئے مزدور لگانا ..... "
باب ۱۴۱۱: وقت عصر تک کیلئے مزدور لگانا ۸۸۷
باب ۱۴۱۲: وہ شخص جو مزدور کو اس کی مزدوری نہیں دیتا اس کے گناہ کے بیان میں ..... "
باب ۱۴۱۳: نماز عصر سے شام تک کیلئے مزدور لگانا ..... "
باب ۱۴۱۴: جس نے مزدوری پر مزدور لگایا پھر وہ چھوڑ کر چلا گیا ۸۸۸
باب ۱۴۱۵: پیٹھ پر لدا ہوا بوجھ خیرات کر دیا تو مزدور کو اجرت دی جائے ۸۹۰
باب ۱۴۱۶: دلالی کی مزدوری کے حکم کے بیان میں ۸۹۰
باب ۱۴۱۷: کیا دارالحرب میں کوئی مسلمان مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے ..... "
باب ۱۴۱۸: سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کے عوض ۸۹۱
باب ۱۴۱۹: غلام سے اور لونڈیوں سے معین ٹیکس لینا ۸۹۲
باب ۱۴۲۰: حجام کی مزدوری ..... "
باب ۱۴۲۱: جس نے غلام کے مالکوں سے اس کے محصول میں کمی کے بارے میں بات چیت کی ۸۹۳
باب ۱۴۲۲: زانیہ عورت اور لونڈی کی کمائی ..... "
باب ۱۴۲۳: نر کی جفتی کرانے کی ممانعت کے بیان میں ۸۹۴
باب ۱۴۲۴: جب کسی نے زمین کرایہ پر لی ..... "

کتاب الحوالات

باب ۱۴۲۵: کیا حوالہ میں رجوع ہو سکتا ہے ۸۹۵
باب ۱۴۲۶: جب صاحب حق مالدار کے حوالہ کرے تو مالدار اسے مسترد نہ کرے ۸۹۵
باب ۱۴۲۷: اگر میت کا قرض کسی شخص کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے ..... "

کتاب الکفالة

باب ۱۴۲۸: قرض اور معاملات کے دین میں بدنی اور مالی ذمہ داری لینا ۸۹۶
باب ۱۴۲۹: اللہ تعالیٰ جل اسمہ کا فرمان اور وہ جن سے تمہارا عقد بند ہو چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے . ۸۹۷
باب ۱۴۳۰: جو شخص میت کی طرف سے قرضہ کا کفیل بنا تو اسے رجوع کا اختیار نہیں ۸۹۸
باب ۱۴۳۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پناہ دینا اور اس کا عہد کرنا ۸۹۹
باب ۱۴۳۲: قرض کے حکم کے بیان میں ۹۰۲

وکالت کی کتاب

باب ۱۴۳۳: تقسیم وغیرہ میں ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل بنتا ہے ..... "
باب ۱۴۳۴: جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالسلام میں وکیل مقرر کرے تو جائز ہے ..... "
باب ۱۴۳۵: بیع صرف یعنی نقد بالنقد اور موزون میں وکیل بنانا ۹۰۳
باب ۱۴۳۶: جب چرواہا یا وکیل بکری قریب المرگ یا کوئی چیز

خراب ہوتی ہوئی دیکھے تو اس کو ذبح کر دے ۹۰۴
باب ۱۴۳۷: حاضر اور غائب کو وکیل مقرر کرنا جائز ہے ..... "
باب ۱۴۳۸: قرض کی ادائیگی میں وکیل مقرر کرنا ۹۰۵
باب ۱۴۳۹: جب کوئی وکیل یا کسی قوم کے سفارشی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو جائز ہے ..... "
باب ۱۴۴۰: جب کسی آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو وکیل بنایا کہ وہ کوئی چیز دے اور یہ بیان نہ کیا کہ کتنی دے ۹۰۶
باب ۱۴۴۱: نکاح میں عورت کا امام کو وکیل بنانا ۹۰۷
باب ۱۴۴۲: جب کسی شخص نے کسی کو وکیل بنایا ۹۰۸
باب ۱۴۴۳: جب وکیل چیزوں میں سے خراب و فاسد شے فروخت کرے تو اس کی بیع مردود ہوگی ۹۰۹
باب ۱۴۴۴: وقف میں وکیل ہونے اور وکیل کے خرچ کے حکم کے بیان میں ۹۱۰
باب ۱۴۴۵: حدود قائم کرنے میں وکیل مقرر کرنے کے حکم کے بیان میں ۹۱۰
باب ۱۴۴۶: قربانی کے اونٹوں میں ..... "
وکیل بنانا اور ان کی حفاظت کرنا ..... "
باب ۱۴۴۷: جب کوئی آدمی اپنے وکیل سے کہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو ۹۱۱
باب ۱۴۴۸: خزانہ وغیرہ میں امانتدار کو وکیل بنانا ۹۱۲

کھیتی اور بٹائی کے متعلق جو روایات آئی ہیں

باب ۱۴۴۹: زراعت اور درخت لگانے کی فضیلت جبکہ وہ اس سے کھائے ..... "
باب ۱۴۵۰: کھیتی کے آلات میں مشغول ہونا یا مامور بہ کا حد سے تجاوز کرنا ..... "
باب ۱۴۵۱: کھیتی کی حفاظت کیلئے کتا رکھنا ۹۱۳
باب ۱۴۵۲: گائے بیل کو کھیتی کیلئے استعمال کرنا ..... "
باب ۱۴۵۳: جب صاحب باغ نے کسی سے کہا میرے کھجور کے درختوں میں محنت کر ۹۱۴
باب ۱۴۵۴: پھل دار درختوں اور کھجوروں کا کاٹنا ..... "
باب ۱۴۵۵: زمین بٹائی پر دینا ..... "
باب ۱۴۵۶: نصف یا اس سے قریب پیداوار پر کاشت کرنا ۹۱۵
باب ۱۴۵۷: جب مالک زمین عقد مزارعت میں سال کی شرط متعین نہ کرے ۹۱۶
باب ۱۴۵۸: بٹائی پر زمین دینے کی ممانعت ..... "
باب ۱۴۵۹: یہودیوں کے ساتھ مزارعت کرنا ..... "
باب ۱۴۶۰: وہ شرائط جو مزارعت میں باعث کراہت ہیں ..... "
باب ۱۴۶۱: جب لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کے مال سے کاشت کرے اور ان کیلئے اس میں بہتری ہو ۹۱۷
باب ۱۴۶۲: نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے اوقاف ۹۱۸
باب ۱۴۶۳: جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے ..... "
باب ۱۴۶۴: وادی ذوالحلیفہ ۹۱۹
باب ۱۴۶۵: جب مالک زمین مزارع سے کہے میں تجھ کو اسوقت تک اپنے پاس رہنے دوں گا جب تک تجھے اللہ تعالیٰ رکھے گا ..... "
باب ۱۴۶۶: نبی کریم ﷺ کے اصحاب کاشتکاروں اور پھلوں میں ایک دوسرے کی بلا مقابلہ مالی مشارکت کرتے تھے ۹۲۰
باب ۱۴۶۷: زمین کا سونے اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینا ... ۹۲۲
باب ۱۴۶۸: جنتی آدمی کا رب سے کھیتی باڑی کی تمنا کرنا ..... "
باب ۱۴۶۹: درخت لگانے کے بارے میں ۹۲۳
جو روایات آئی ہیں ۹۲۳

مساقات کی کتاب

باب ۱۴۷۰: پانی کی تقسیم ۹۲۴
باب ۱۴۷۱: پانی کے متعلق احکام کا بیان ..... "
باب ۱۴۷۲: جس نے یہ کہا کہ پانی کا مالک اس کا مستحق ہے ۹۲۵
باب ۱۴۷۳: جس نے اپنی ملکیت میں کنواں کھودا ۹۲۶
باب ۱۴۷۴: کنویں کے متعلق جھگڑنا اور اس میں فیصلہ کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۴۷۵: جس نے مسافروں کو اپنی زائد حاجت سے پانی دینا منع کیا اس کے گناہ کے بیان میں ۹۲۷
باب ۱۴۷۶: نہروں کا پانی بند کرنے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۴۷۷: بلند صاحب زمین کا پست مالک زمین سے پہلے سیراب کرنا ۹۲۸
باب ۱۴۷۸: بلند زمین والے کا کھیت کو نخلوں تک پانی بھرنا ..... "

باب ۱۴۷۹: پانی پلانے کی فضیلت کے بیان میں ۹۲۹
باب ۱۴۸۰: جس نے خیال کیا کہ حوض اور مشکیزہ کا مالک جوان میں پانی ہے ان کا زیادہ حق دار ہے ۹۳۰
باب ۱۴۸۱: چراگاہ متعین و مقرر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہے ۹۳۱
باب ۱۴۸۲: لوگوں اور مویشوں کا نہروں سے پانی پینا ..... "
باب ۱۴۸۳: لکڑی اور گھاس بیچنے کے حکم کے بیان میں ۹۳۲
باب ۱۴۸۴: بادشاہ کا خاص لوگوں کو جاگیریں دینا ۹۳۴
باب ۱۴۸۵: جاگیریں لکھنا ..... "
باب ۱۴۸۶: پانی کے قریب مکان پر اونٹنیوں کو دوہنا ..... "
باب ۱۴۸۷: اس شخص کا حکم جس کے باغ میں گزرگاہ یا چشمہ ہو ۹۳۵

قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور تصرف روکنے اور افلاس کا حکم کرنے کے بیان میں

باب ۱۴۸۸: جس شخص نے قرض کے عوض کوئی چیز خریدی ۹۳۶
باب ۱۴۸۹: جس شخص نے لوگوں کا مال ہتھیانے کی غرض سے خریدا ۹۳۷
باب ۱۴۹۰: قرضوں کے ادا کرنے کا بیان ..... "
باب ۱۴۹۱: اونٹ قرض لینا ۹۳۸
باب ۱۴۹۲: طلب قرض میں نرمی کرنا ..... "
باب ۱۴۹۳: کیا قرض لینے والے کو قرض کے اونٹ کے عوض جس سے قرض لیا ہے اس کو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جائے ۹۳۹
باب ۱۴۹۴: اچھے طریقہ سے قرض ادا کرنا ..... "
باب ۱۴۹۵: جب مدیون نے صاحب قرض کے حق سے کم ادا کیا یا اس کو معاف کر دیا گیا تو جائز ہے ۹۴۰
باب ۱۴۹۶: جب کوئی قرض خواہ کو قرض میں کھجور اندازہ سے دے " "
باب ۱۴۹۷: جس نے ارتکاب قرض سے پناہ مانگی ۹۴۱
باب ۱۴۹۸: مقروض کی نماز جنازہ کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۴۹۹: غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے ۹۴۲
باب ۱۵۰۰: صاحب حق قرض خواہ کو مطالبہ کرنے کا حق ہے ..... "
باب ۱۵۰۱: جب کوئی شخص مبیع، قرض مفلس کے پاس امانت رکھے " "
باب ۱۵۰۲: حکام میں سے جس نے قرض خواہ کو ٹال دیا ۹۴۳
باب ۱۵۰۳: حکام میں سے جس نے دیوالیہ یا فقیر کا مال بیچ دیا ... "
باب ۱۵۰۴: جب کسی شخص نے کسی کو مدت مقررہ تک قرض دیا .. ۹۴۴
باب ۱۵۰۵: قرض میں کمی کی سفارش کرنا مدت معینہ کے وعدے پر ۹۴۴
باب ۱۵۰۶: مال ضائع کرنے کی ممانعت ۹۴۵
باب ۱۵۰۷: غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے وہ مالک کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے ..... "

جھگڑوں کا بیان

باب ۱۵۰۸: مسلمان اور یہودی کے جھگڑے کے متعلق جو منقول ہے ۹۴۶
باب ۱۵۰۹: جس نے کم عقل اور بیوقوف کے معاملہ کو مردود جانا ۹۴۸
باب ۱۵۱۰: جھگڑنے والے کا ایک دوسرے سے کلام کرنا یعنی ایسی فحش کلامی نہ ہو جو حد و تعزیر واجب کر دے ۹۴۹
باب ۱۵۱۱: معلوم ہو جانے کے بعد جھگڑالو کو گھر سے نکالنا ۹۵۰
باب ۱۵۱۲: میت کے وصی کا دعویٰ کرنا ..... "
باب ۱۵۱۳: جس شخص سے فتنہ و فساد کا خطرہ ہو ۹۵۱
باب ۱۵۱۴: مقروض کا حرم میں باندھنا اور قید کرنا ..... "
باب ۱۵۱۵: قرض خواہ کا قرضدار کو حق ادا کرنے تک تصرف سے روکنا ۹۵۲
باب ۱۵۱۶: قرض کا مطالبہ کرنا ..... "

گری ہوئی چیز اٹھانا

باب ۱۵۱۷: جب گری پڑی چیز کی مالک نشانی بتا دے تو ملتقط اس کو واپس کر دے ۹۵۳
باب ۱۵۱۸: گمشدہ اونٹ کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۵۱۹: گمشدہ بکری کے حکم کے بیان میں ۹۵۵
باب ۱۵۲۰: جب ایک سال تشہیر کرنے کے بعد بھی گمشدہ چیز کا مالک نہ ملے تو چیز اس کی ہے جس کو ملی ..... "
باب ۱۵۲۱: جب کوئی شخص سمندر میں لکڑی پائے ۹۵۵
باب ۱۵۲۲: جب کسی شخص نے راستہ میں کھجور پائی تو وہ اس کو پکڑے اور کھائے ..... "
باب ۱۵۲۳: اہل مکہ کی گری پڑی چیز کی تشہیر کیسے کی جائے ..... "
باب ۱۵۲۴: کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے .. ۹۵۶
باب ۱۵۲۵: جب گمشدہ چیز کا مالک سال کے بعد آئے اس کو وہ واپس کر دے کیونکہ گری پڑی چیز اس کے پاس امانت ہے .. ۹۵۷
باب ۱۵۲۶: گری پڑی اٹھانے والا لقطہ کو اٹھالے اس کو ضائع ہونے کیلئے نہ چھوڑ دے ..... "

باب ۱۵۲۷: جس شخص نے گمشدہ چیز کی تشہیر کی اور حاکم وقت کے سپرد نہ کی ۹۵۸
باب ۱۵۲۸: چرواہے سے دودھ لینا ..... "

غصب اور ظلم کے بیان میں

باب ۱۵۲۹: قیامت کے دن مظالم کے قصاص کے بیان میں ... ۹۶۰
باب ۱۵۳۰: اللہ تعالیٰ کا فرمان خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت ..... "
باب ۱۵۳۱: کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے ۹۶۱
باب ۱۵۳۲: اپنے بھائی کی مدد کرخواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم ..... "
باب ۱۵۳۴: مظلوم کی مدد کرنا ..... "
باب ۱۵۳۴: ظالم سے انتقام لینا ۹۶۲
باب ۱۵۳۵: مظلوم کا معاف کر دینا ..... "
باب ۱۵۳۶: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا ..... "
باب ۱۵۳۷: مظلوم کی بددعا سے بچنا اور ڈرنا ۹۶۳
باب ۱۵۳۸: جس نے کسی پر ظلم کیا پھر مظلوم سے معاف کرالیا تو کیا اس ظلم کا بیان کرنا ضروری ہے ۹۶۳
باب ۱۵۳۹: جب مظلوم ظالم کا ظلم معاف کر دے تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا ۹۶۴
باب ۱۵۴۰: اگر کوئی شخص کسی شخص کو اجازت دے یا اس کو معاف کر دے ..... "
باب ۱۵۴۱: ظلماً کسی کی زمین پر غلبہ حاصل کرنے والے کا گناہ .. "
باب ۱۵۴۲: جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کسی چیز میں اجازت دے دے تو جائز ہے ۹۶۵
باب ۱۵۴۳: اللہ تعالیٰ کا فرمان اور وہ سب سے جھگڑالو ہے ۹۶۶
باب ۱۵۴۴: اس شخص کا گناہ جو باطل امر میں جھگڑا کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ باطل امر ہے ..... "
باب ۱۵۴۵: اس شخص کا گناہ جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے ..... "
باب ۱۵۴۶: مظلوم جس کا مال لیا گیا ہے کا بیان ۹۶۷
باب ۱۵۴۷: ڈیوڑھی یا دکان یا سائبان کے نیچے بیٹھنا ..... "
باب ۱۵۴۸: کوئی پڑوسی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے ۹۶۸
باب ۱۵۴۹: لوگوں کی راہ گزر میں شراب بہانا ..... "
باب ۱۵۵۰: گھروں کے صحن اور گھروں کے دروازے پر بیٹھنا . ۹۶۸
باب ۱۵۵۱: ان کنوؤں کے حکم کے بیان میں جو راستوں میں کھودے جاتے ہیں ۹۶۹
باب ۱۵۵۲: اذیت پہنچانے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ..... "
باب ۱۵۵۳- بالاخانوں وغیرہ میں بلند اور پست روشندان بنانا .. "
باب ۱۵۵۴: جس نے اپنا اونٹ مسجد کے نزدیک بچھے ہوئے پتھروں یا مسجد کے دروازے پر باندھا ۹۷۳
باب ۱۵۵۵: کسی قوم کے کوڑا کرکٹ کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنے کے حکم کے بیان میں ۹۷۴
باب ۱۵۵۶: جس شخص نے کانٹے دار شاخ اور راستہ میں اذیت پہنچانے والی چیز کو اٹھا کر پھینک دیا ..... "
باب ۱۵۵۷: جھگڑے کے وقت کتنا راستہ چھوڑا جائے ..... "
باب ۱۵۵۸: مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو قبضہ میں کرنا .... "
باب ۱۵۵۹: صلیب توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنے کے حکم کے بیان میں .
باب ۱۵۶۰: کیا بڑے مٹکے توڑ دیے جائیں ۹۷۵
باب ۱۵۶۱: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے باعث قتل ہو جائے وہ شہید ہے ۹۷۶
باب ۱۵۶۲: جب کوئی دوسرے کا پیالہ یا اور کوئی چیز توڑ دے اس کا کیا حکم ہے ..... "
باب ۱۵۶۳: جب کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کی دیوار گرادی تو چاہیے کہ گرانے والا اس کی مثل دیوار بنا کر دے ۹۷۷

کھانے میں شرکت کے بیان میں

باب ۱۵۶۴: طعام، نفقہ جو شرکاء سفر برابر نکالیں ۹۷۸
باب ۱۵۶۵: دو شریکوں میں شرکت مال ہو تو زکوٰۃ میں دونوں آپس میں برابری کر لیں ۹۷۹
باب ۱۵۶۶: بکریوں کو عدل کے ساتھ تقسیم کرنا ۹۸۰
باب ۱۵۶۷: دو کھجوریں ملا کر کھانے کا حکم ..... "

دسواں پارہ

باب ۱۵۶۸: شرکاء کے درمیان چیزوں سامان وغیرہ کی منصفانہ قیمت لگانا ۹۸۲
باب ۱۵۶۹: کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں ..... "

قرعہ اندازی کی جائے ۹۸۲
باب ۱۵۷۰: یتیم اور اہل میراث کی شرکت ۹۸۳
باب ۱۵۷۱: زمین وغیرہ گھر اور باغ میں شرکت کرنا ۹۸۴
باب ۱۵۷۲: جب شرکاء گھر وغیرہ باغ اور گھر کا سامان تقسیم کریں
تو ان کیلئے نہ شفعہ ہے اور نہ رجوع ..... "
باب ۱۵۷۳: سونے اور چاندی اور جس میں بیع صرف یعنی
چاندی کے بدلے سونا بیچنا و بالعکس ہوتی ہے شرکت کرنا ۹۸۵
باب ۱۵۷۴: مسلمان کا ذمی اور مشرکوں کو کاشتکاری میں شریک کرنا .. "
باب ۱۵۷۵: بکریوں کی تقسیم اور ان میں انصاف کرنا ..... "
باب ۱۵۷۶: طعام وغیرہ میں شرکت ..... "
باب ۱۵۷۷: غلام، لونڈی میں شرکت کرنا ۹۸۶
باب ۱۵۷۸: قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا .... "
باب ۱۵۷۹: جس نے تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ
کے برابر قرار دیا ۹۸۷

رھن کا بیان

باب ۱۵۸۰: حضر میں رہن رکھنے کے بیان میں ۹۸۸
باب ۱۵۸۱: جس نے اپنی زرہ گروی رکھی اس کے بیان میں ..... "
باب ۱۵۸۲: ہتھیار گروی رکھنے کے بیان میں ..... "
باب ۱۵۸۳: گروی رکھا ہوا جانور اگر سواری والا ہو اس کا بیان . ۹۸۹
باب ۱۵۸۴: یہودی وغیرہ کے پاس گروی رکھنا ۹۹۰
باب ۱۵۸۵: جب گروی رکھنے والے اور جسکے پاس گروی رکھا
گیا اختلاف ہو جائے ..... "

آزاد کرنے کا بیان

باب ۱۵۸۶: غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت کے بیان میں ۹۹۱
باب ۱۵۸۷: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے ..... "
باب ۱۵۸۸: سورج گرہن اور دوسری نشانیوں میں غلام آزاد
کرنا مستحب ہے ۹۹۲
باب ۱۵۸۹: جب کسی شخص نے غلام جو دو آدمیوں کے درمیان
مشترک ہے ..... "
باب ۱۵۹۰: اگر مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا حالانکہ کے
اس غلام سے اس حال میں قیمت و مزدوری کرائی جائے ۹۹۴
باب ۱۵۹۱: آزاد کرنے اور طلاق دینے میں خطاء ۹۹۴
باب ۱۵۹۲: جب کسی آدمی نے اپنے غلام سے کہا کہ تو اللہ
کے لئے ہے ۹۹۵
باب ۱۵۹۳: ام ولد کے بیان میں ۹۹۶
باب ۱۵۹۴: مدبر کی بیع کے بیان میں ..... "
باب ۱۵۹۵: ولاء کی بیع اور اسکا ہبہ کرنا کیا جائز ہے کہ نہیں ۹۹۷
باب ۱۵۹۶: جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے ..... "
باب ۱۵۹۷: مشرک کا آزاد کرنا ۹۹۸
باب ۱۵۹۸: اس شخص کے حکم کے بیان میں جو عربی غلام ہو ..... "
باب ۱۵۹۹: جس شخص نے اپنی لونڈی کو ادب سکھایا اور تعلیم دی
اس کی فضیلت کے بیان میں ۱۰۰۰
باب ۱۶۰۰: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے غلاموں کو وہی کھلاؤ
جو تم خود کھاتے ہو ..... "
باب ۱۶۰۱: غلام کی فضیلت یا ثواب کے بیان میں ۱۰۰۱
باب ۱۶۰۲: غلام پر تکبر و غرور کرنا ۱۰۰۲
باب ۱۶۰۳: جب کسی شخص کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر
آئے تو وہ اس کو اپنے ساتھ بٹھائے ۱۰۰۳
باب ۱۶۰۴: غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور نبی کریم
ﷺ نے مال کی نسبت مالک کی طرف کی ہے ۱۰۰۴
باب ۱۶۰۵: جب کوئی آدمی اپنے غلام کو ادب سکھانے کیلئے مارے
تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے ..... "

مکاتبت کا بیان

باب ۱۶۰۶: اس شخص کا گناہ جو اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگائے . ۱۰۰۵
باب ۱۶۰۷: مکاتب کی شرائط میں سے کون سی شرط جائز ہے ... ۱۰۰۶
باب ۱۶۰۸: مکاتب کا مال کتابت کیلئے لوگوں سے مدد چاہنا ۱۰۰۷
باب ۱۶۰۹: جب مکاتب راضی ہو اس کی بیع ۱۰۰۸
باب ۱۶۱۰: جب مکاتب نے کسی سے کہا مجھے خرید و اور آزاد کر دو
تو اس شخص نے آزاد کرنے کیلئے اس کو خرید لیا ..... "

کتاب الھبہ

باب ۱۶۱۱: تھوڑی چیز ہبہ کرنا ۱۰۱۰
باب ۱۶۱۲: جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز طلب کرے ..... "
باب ۱۶۱۳: جس شخص نے پانی مانگا اس کے حکم کے بیان میں ... ۱۰۱۱

باب ۱۶۱۴: شکار کرنے والے کے شکار کا ہدیہ قبول کرنا ۱۰۱۲
باب ۱۶۱۵: ہدیہ کے قبول کرنے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۶۱۶: جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا ۱۰۱۴
باب ۱۶۱۷: جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے اس کا بیان ۱۰۱۶
باب ۱۶۱۸: جس نے غائب چیز کے ہدیہ کو جائز خیال کیا ..... "
باب ۱۶۱۹: ہبہ کا بدلہ دینا ..... "
باب ۱۶۲۰: والد کا اپنی اولاد کو ہبہ کرنے کے بیان میں ۱۰۱۷
باب ۱۶۲۱: ہبہ میں گواہ بنانے کے بیان میں ..... "
باب ۱۶۲۲: شوہر کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا ..... "
باب ۱۶۲۳: عورت کا اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کو ہبہ کرنا اور
اس کا آزاد کرنا ۱۰۱۸
باب ۱۶۲۴: استحقاق میں تعارض کے وقت کس کو پہلے ہدیہ دیا جائے ۱۰۱۹
باب ۱۶۲۵: جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے ۱۰۲۰
باب ۱۶۲۶: جب کوئی شخص دوسرے کو ہبہ کرے ۱۰۲۱
باب ۱۶۲۷: غلام موہوب اور سامان موہوب پر کس طرح
قبضہ کیا جائے۔ ۱۰۲۱
باب ۱۶۲۸: جب کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ
کرلیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کیا ۱۰۲۲
باب ۱۶۲۹: جب کوئی شخص کسی شخص پر اپنا قرضہ ہبہ کردے ..... "
باب ۱۶۳۰: ایک آدمی کا جماعت کو ہبہ کرنے کے حکم کے
بیان میں ۱۰۲۳
باب ۱۶۳۱: ہبہ مقبوضہ اور غیر مقبوضہ، مقسومہ اور غیر مقسومہ
کے حکم کے بیان میں ۱۰۲۳
باب ۱۶۳۲: جب ایک جماعت ایک قوم کو ہبہ کرے ۱۰۲۵
باب ۱۶۳۳: جس کو کوئی چیز ہدیہ بھیجی گئی ۱۰۲۶
باب ۱۶۳۴: جب کسی نے کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا ..... "
باب ۱۶۳۵: ایسے ہدیہ کے حکم کے بیان میں جس کا پہننا مکروہ ہو ۱۰۲۷
باب ۱۶۳۶: مشرکوں سے ہدیہ قبول کرنا ۱۰۲۸
باب ۱۶۳۷: مشرکوں کو ہدیہ دینا ۱۰۲۹
باب ۱۶۳۸: کسی کیلئے اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع جائز نہیں . ۱۰۳۰
باب ۱۶۳۹: ہبہ کی گواہی ایک ہی کافی ہے ۱۰۳۱
باب ۱۶۴۰: عمریٰ اور رقبیٰ کے احکام کے بیان میں ..... "
باب ۲۶۴۱: جس نے لوگوں سے گھوڑا اور چوپایہ وغیرہ مستعار لیا ... "
باب ۱۶۴۲: دلہن کیلئے زفاف کے وقت کوئی چیز مستعار لینا ۱۰۳۲
باب ۱۶۴۳: منیحہ کی فضیلت کے بیان میں ۱۰۳۲
باب ۱۶۴۴: جس کسی نے یہ کہا کہ میں نے تجھے یہ لونڈی لوگوں
کے دستور کے مطابق خدمت کیلئے دی تو یہ جائز ہے اور بعض نے
کہا یہ عاریتاً ہے اور اگر یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کیلئے
دیا تو وہ ہبہ ہے ۱۰۳۴
باب ۱۶۴۵: جب کسی نے سواری کیلئے گھوڑا دیا تو وہ عمریٰ اور صدقہ
کی طرح اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ اس میں رجوع کرسکتا ہے ۱۰۳۵

گواہی کا بیان

باب ۱۶۴۶: مدعی پر گواہ لانے میں جو نص قرآنی میں وارد ہوئی ... "
باب ۱۶۴۷: جب کوئی شخص کسی کی تعدیل کرے اور کہے ہم تو
اسے اچھا جانتے ہیں یا کہے میں تو اس کو اچھا ہی دیکھتا ہوں ... ۱۰۳۶
باب ۱۶۴۸: چھپے ہوئے آدمی کی گواہی دینا ..... "
باب ۱۶۴۹: جب ایک گواہ یا کئی گواہ کسی چیز کے متعلق گواہی دیں
اور دوسرے کہیں ہمیں تو علم نہیں ۱۰۳۸
باب ۱۶۵۰: عادل گواہوں کے بیان میں کہ وہ کون ہیں ..... "
باب ۱۶۵۱: تعدیل کے قبول میں کیا معین عدد کی شرط لگائی گئی ہے ۱۰۳۹
باب ۱۶۵۲: نسب، مشہور رضاعت اور قدیم موت پر گواہی دینا
اور اس میں تدبر و تفکر کے بیان ۱۰۴۰
باب ۱۶۵۳: تہمت لگانے والے، چوری کرنے والے کا بیان .. ۱۰۴۱
باب ۱۶۵۴: جب کسی کو گواہ بنایا جائے تو وہ ظلم و جور پر شہادت
نہ دے ..... "
باب ۱۶۵۵: جھوٹی گواہی کے متعلق جو کہا گیا ہے ۱۰۴۴
باب ۱۶۵۶: نابینا کی شہادت ..... "
باب ۱۶۵۷: عورتوں کے گواہی دینے کے بیان میں ۱۰۴۶
باب ۱۶۵۸: لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی کے حکم کے بیان میں ....
باب ۱۶۵۹: جس عورت نے دودھ پلایا ہو اس کی گواہی کے
بیان میں ۱۰۴۷
باب ۱۶۶۰: عورتوں کا ایک دوسرے کی عدالت بیان کرنا ..... "
باب ۱۶۶۱: جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو جائز ہے ۱۰۵۳
باب ۱۶۶۲: کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے وہ اتنا ہی کہے
جتنا جانتا ہو ۵۴
باب ۱۶۶۳: بچوں کی حد بلوغت اور اُن کی گواہی کے حکم کے
بیان میں ..... "
باب ۱۶۶۴: حاکم کا مدعی سے قسم سے پہلے دریافت کرنا کیا

تیرے پاس کوئی گواہ ہے ۱۰۵۵
باب ۱۶۶۵: اموال اور حدود میں قسم مدعی علیہ پر ہے ..... "
باب ۱۶۶۶: جھوٹی قسم کا وبال ۱۰۵۶
باب ۱۶۶۷: جب کسی نے دوسرے پر کسی چیز کا دعوی کیا یا اس نے کسی مرد یا عورت پر تہمت لگائی تو (مدعی اور قاذف) گواہ تلاش کرے ..... "
باب ۱۶۶۸: عصر کے بعد قسم کھانے کے ..... "
متعلق جو آیا ہے اس کا بیان ۱۰۵۷
باب ۱۶۶۹: مدعی علیہ وہاں قسم کھائے جہاں اس پر قسم واجب ہوئی تھی اور اس کو دوسری جگہ پر منتقل نہ کیا جائے ..... "
باب ۱۶۷۰: لوگ جن پر قسم واجب ہے وہ جب قسم کھانے میں جلدی کریں ۱۰۵۸
باب ۱۶۷۱: اللہ تعالیٰ کا فرمان: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ..... "
باب ۱۶۷۲: کس طرح قسم لی جائے ۱۰۵۹
باب ۱۶۷۳: جس مدعی نے قسم کے بعد گواہ پیش کئے (کیا گواہ قبول کئے جائیں یا نہیں) ..... "
باب ۱۶۷۴: جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا ۱۰۶۰
باب ۱۶۷۵: مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے ۱۰۶۱
باب ۱۶۷۶: مشکل اشیاء میں قرعہ اندازی کرنا ۱۰۶۲

صلح کا بیان

باب ۱۶۷۷: لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کے متعلق جو احادیث منقول ہیں ۱۰۶۴
باب ۱۶۷۸: جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے اسے جھوٹا نہ کہا جائے ۱۰۶۶
باب ۱۶۷۹: امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا ہمارے ساتھ چلو صلح کرائیں ..... "
باب ۱۶۸۰: اللہ عزوجل کا فرمان کہ: آپس میں صلح کر لیں اور صلح خوب ہے ۱۰۶۷
باب ۱۶۸۱: اگر لوگ ایسی صلح جو ظلم پر مبنی ہو کریں تو وہ صلح مردود ہے .....
باب ۱۶۸۲: صلح نامہ کس طرح لکھا جائے ۱۰۶۸
باب ۱۶۸۳: مشرکوں کے ساتھ صلح کے حکم کے بیان میں ۱۰۷۰
باب ۱۶۸۴: (یہ کہ قصاص واجب ہو) تو دیت میں صلح کرنا ۱۰۷۱
باب ۱۶۸۵: نبی اکرم ﷺ کا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرمان کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے گا ..... "
باب ۱۶۸۶: کیا امام (دو جھگڑنے والوں میں سے ایک یا دونوں کو) صلح کا اشارہ کر سکتا ہے ۱۰۷۳
باب ۱۶۸۷: لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور اُن کے درمیان انصاف کی فضیلت کے بیان میں ..... "
باب ۱۶۸۸: جب امام صلح کی طرف اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے ۱۰۷۴
باب ۱۶۸۹: قرض خواہوں اور میراث والوں کے درمیان صلح کرانا اور قرض خواہوں کو اندازے سے دینا ..... "
باب ۱۶۹۰: قرض اور نقد مال کے عوض صلح کرنے کے حکم کے بیان میں ۱۰۷۵

شرطوں کا بیان

باب ۱۶۹۱: دخول اسلام اور احکام اور خرید و فروخت میں جو شرائط جائز ہیں ۱۰۷۶
باب ۱۶۹۲: جب کوئی شخص کھجور کا درخت فروخت کرے حالانکہ اس کو پیوند لگایا گیا ہو ۱۰۷۷
باب ۱۶۹۳: بیع میں شرائط کے حکم کے بیان میں ۱۰۷۸
باب ۱۶۹۴: جب فروخت کرنے والا مقام معینہ تک جانور پر سواری کی شرط کرے تو جائز ہے ..... "
باب ۱۶۹۵: معاملات (یعنی زراعت وغیرہ) میں شرطیں لگانے کے احکام کے بیان میں ۱۰۸۰
باب ۱۶۹۶: عقد نکاح کے وقت حق مہر میں شرط لگانے کے حکم کے بیان میں ..... "
باب ۱۶۹۷: زراعت کے متعلق شرطیں لگانے کے حکم کے بیان میں ۱۰۸۱
باب ۱۶۹۸: عقد نکاح میں جو شرطیں لگانا جائز نہیں ..... "
باب ۱۶۹۹: جو شرطیں حدود میں جائز نہیں اُن کے حکم کے بیان میں .. "
باب ۱۷۰۰: مکاتب کے متعلق جو شرائط جائز ہیں جب کہ وہ آزاد کئے جانے کے سبب فروخت ہونے پر راضی ہو ۱۰۸۲
باب ۱۷۰۱: طلاق میں شرطیں لگانے کے حکم کے بیان میں ..... "

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلا پارہ

اس کتاب میں 16 احادیث ہیں۔ دو احادیث معلقہ اور چار متابعات ہیں۔

بَابُ الْوَحْيِ

كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَّالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ)

۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَّأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

وحی کا بیان

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟

اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا یہ فرمان ہم نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی جیسے حضرت نوح علیہ السلام اور اس کے بعد دوسرے انبیاء کی طرف نازل فرمائی۔

(1) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر موقوف ہے۔ ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی لہٰذا جس نے ہجرت حصول دنیا کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے کی تو اس کی ہجرت اس کے لئے ہے جس مقصد کیلئے ہجرت کی۔

(2) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حارث بن ہشام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے۔ فرمایا کبھی گھنٹے یا گھڑیال کی آواز کی مانند اور یہ مجھ پر بہت گراں ہوتی ہے اور وحی کے منقطع ہونے سے پہلے جو اس نے کہا میں یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے سخت سردیوں کے دنوں میں آپ پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ کی پیشانی مبارکہ سے پسینہ بکثرت بہہ رہا ہوتا۔

۳-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ

(3) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے جس وحی سے ابتدا کی گئی وہ اچھے خواب ہوتے تھے جو بھی خواب دیکھتے صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا پھر آپ کو خلوت محبوب ہوتی گئی اور غار حرا میں گھر واپس آنے سے پہلے کئی راتیں (دین ابراہیمی کے مطابق) عبادت میں بسر کرتے اور اس کا خرچہ لے جاتے۔ (پھر جب وہ ختم ہو جاتا) تو حضرت خدیجہ کے پاس آتے تو خرچہ لے جاتے حتی کہ آپ غار حرا میں تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرماتے ہیں فرشتے نے مجھے اس زور سے دبوچا کہ میری طاقت برداشت انتہا کو پہنچ گئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر فرشتے نے دوبارہ اس زور سے دبایا کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر مجھے چھوڑا اور کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے تیسری دفعہ مجھے پکڑا اور دبوچا پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور تمہارا رب نہایت عزتوں والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان آیات یا قصہ کے ساتھ واپس لوٹے کہ آپ کا قلب اطہر کانپ رہا تھا۔ آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور دو دفعہ فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا حتی کہ آپ سے وہ خوف جاتا رہا۔ اور حضرت خدیجہ کو تمام واقعہ بیان کر دیا اور فرمایا میں اپنی جان پر خوف محسوس کرتا ہوں۔ حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز نہیں بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ضعیفوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں مصائب و آلام آنے پر آپ مدد فرماتے ہیں اور حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے اور ایام جاہلیت میں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ اور عبرانی میں کتاب لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ عبرانی میں انجیل سے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا لکھتے اور ورقہ بن نوفل معمر اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچازاد اپنے بھتیجے یعنی (محمد ﷺ) کی بات سنو، ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا۔ ورقہ نے آپ سے کہا یہی وہ ناموس (وحی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے

الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعًا یَالَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ یُدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ وَهُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ) اِلٰی قَوْلِهٖ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) فَحَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَّتَابَعَهٗ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهٗ

۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَبِیْ عَآئِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّةً وَّكَانَ مِمَّا یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَنَا اُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ) قَالَ جَمْعُهٗ لَكَ فِیْ صَدْرِكَ وَتَقْرَاَهٗ (فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ) ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِیْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا۔ کاش کہ میں (ایام دعوت) میں جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا جب آپ کو آپ کی قوم مکہ بدر کر دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ مجھے نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا (ہاں) جو حکم یا پیغام آپ لے کر آئے جو بھی کوئی یہ پیغام لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی اگر میں (تمہارے نکالے جانے کے) دن کو پاؤں تو تمہاری پوری قوت سے مدد کروں گا اور پھر اس کے بعد جلدی ہی ورقہ بن نوفل انتقال کر گئے اور وحی کا آنا کچھ مدت کے لئے بند ہو گیا۔

ابن شہاب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جابر وحی کے منقطع ہونے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک دفعہ جا رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ (جس کو دیکھ کر) میں خوفزدہ ہو گیا۔ اور میں گھر واپس آ گیا اور کہا مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اے کمبل پوش نبی ﷺ کھڑے ہو جاؤ اور قوم کو ڈر سناؤ، اپنے رب کی عظمت بیان کرو، اپنے لباس کو پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو پھر وحی بہت تیز اور متواتر آنے لگی۔

(4) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی حضرت ابن عباس اللہ عزوجل کے اس قول (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) وحی کے یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو، کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت سخت مشقت اٹھاتے تھے اور اس مشقت میں سے یہ بھی تھا کہ آپ کے لبان مبارک حرکت کرتے رہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے سعید میں تجھے ایسے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹ مبارک کو ہلاتے تھے اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ایسے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح عبداللہ بن عباس نے اپنے دونوں ہونٹ ہلا کر دکھائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یا رسول اللہ ﷺ وحی کے یاد کرنے کی جلدی میں اپنے لبوں کو زیادہ حرکت نہ دیا کرو۔ بیشک اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں تمہارے سینے میں قرآن کا محفوظ کر دینا اور اس کو تمہارا پڑھنا پھر جب ہم پڑھ لیں تو پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔ ابن عباس کہتے ہیں یعنی قرآن کو سنو اور چپ رہو۔ پھر ان کی باریکیوں کا ظاہر کرنا

انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ فَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاَهُ

بھی بلاشک ہمارا ذمہ ہے۔ پھر بلاشبہ ہماری ذمہ داری ہے کہ تم اس کو پڑھو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئے آپ نہایت توجہ سے سماعت فرماتے اور جب جبرئیل چلے جاتے تو نبی اکرم ﷺ اس کو ایسے پڑھتے جس طرح حضرت جبرائیل نے اس کو پڑھا تھا۔

۵-حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(5) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے سخی تھے اور ماہ رمضان میں جب حضرت جبرائیل سے ملاقات ہوتی تو غیر معمولی سخی ہوتے اور جبرائیل ماہ رمضان میں ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور قرآن مقدس کا دور کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

۶-حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوْهُ مِنِّيْ وَقَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَّاْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَّكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهٗ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ

(6) عبیداللہ بن عبداللہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس کو ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا جب کہ وہ قریش کی ایک جماعت میں شریک تھے اور وہ لوگ تاجروں کی حیثیت میں ملک شام گئے ہوئے تھے۔ یہ بات اس زمانہ کی ہے جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور دیگر کفار قریش سے محدود مدت کے لئے معاہدہ کر رکھا تھا یعنی (صلح حدیبیہ کا زمانہ) ہرقل کے آدمی بھیجنے پر قریش کی سب جماعت ہرقل کے پاس آ گئی۔ ہرقل بمعہ اصحاب ایلیا میں تھا اور ان کو اپنے دربار میں بلا بھیجا اور اس کے اردگرد روم کے سردار موجود تھے پھر ان کو اپنے قریب بلایا اور ترجمان کو بھی بلا لیا۔ ہرقل بزبان ترجمان (قریش سے مخاطب ہوتے ہوئے) تم میں سے نسب کے اعتبار سے اس آدمی کے زیادہ قریب کون ہے جو اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا اس کا قریب ترین رشتہ دار میں ہوں۔ ہرقل نے کہا ابوسفیان کو میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان کے قریب ہی رکھو اور ان کو ابوسفیان کی پیٹھ کے پیچھے رکھو پھر ہرقل نے ترجمان کو کہا ان کو کہہ دو میں تم سے اس مرد کے متعلق سوال کرنے والا ہوں (جو نبوت کا مدعی ہے) اگر وہ مجھے جھٹلائے تو فوراً اسے جھٹلا دینا (ابوسفیان کہتے ہیں) اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا حیا نہ ہوتا کہ وہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور ان کے حالات بیان کرنے میں کذب بیانی سے کام لیتا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے جو پہلا سوال کیا وہ یہ تھا کہ وہ از روئے نسب تم میں کیسا ہے۔ میں نے کہا وہ ہم

ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالٌ يَّنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ سَاَلْتُكَ عَنْ نَّسَبِهٖ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَّاْتَسِيْ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ اٰبِيْهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِّيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَذَكَرْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ اَمْرُ الْاِيْمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ اَيَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهٗ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَاِنْ

میں اعلیٰ نسب کا مالک ہے۔ ہرقل نے کہا کیا یہ بات یعنی (نبوت کا دعویٰ) تم میں سے پہلے بھی کسی نے کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں، ہرقل نے کہا اس کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا کمزور۔ میں نے کہا کمزور لوگ، ہرقل نے کہا کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی، میں نے کہا زیادہ ہو رہی ہے۔ ہرقل نے کہا کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد بعد دین کی سختی کے کوئی مرتد ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم جو اس نے کہا (میں نبی ہوں) اس قول سے پہلے اس کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے۔ میں نے کہا نہیں، البتہ ہمارا اس سے ایک مدت کا معاہدہ چل رہا ہے دیکھیں وہ کیا کرتا ہے (ابوسفیان کہتے ہیں) مجھے ان باتوں کے علاوہ چارہ ہی نہیں تھا کہ اس میں کچھ اور کہوں۔ ہرقل نے کہا کیا اس کے ساتھ جنگ ہوئی ہے۔ میں نے کہا ہاں، ہرقل نے کہا تمہاری اس سے جنگ کیسی رہی۔ میں نے کہا ہمارے درمیان جنگ مثل ڈول کے ہے کبھی وہ بھر لیتے ہیں اور کبھی ہم (یعنی کبھی وہ فتح پاتے ہیں اور کبھی ہم) ہرقل نے کہا وہ تجھے کس چیز کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو تمہارے آباؤ اجداد کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچ بولنا، پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے ترجمان کو کہا ابوسفیان کو کہو میں نے تم سے اس کے نسب کے متعلق پوچھا تو نے اسے شریف النسب بتایا اور اسی طرح انبیاء ورسل بھی اپنی قوم میں عالی نسب مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کیا تم میں سے (اس سے پہلے) کسی نے یہ بات کہی ہے (یعنی دعویٰ نبوت) تو نے بتایا نہیں۔ (میں نے دلی دل میں کہا) اگر اس سے پہلے کوئی ایسا دعویٰ کر چکا ہو تو میں سمجھتا یہ ایک شخص ہے جو اس بات کی محض نقل کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے اور میں نے تم سے سوال کیا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے بتایا نہیں، تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو میں (جواباً) یہ کہہ دوں گا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس بات (دعویٰ نبوت) کے کہنے سے پہلے تم نے اس کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے تو نے بتایا نہیں۔

میں نے پہچانا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو لوگوں پر جھوٹ تو نہ بولے لیکن

كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَائَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ

سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارٰى الشَّامِ يُحَدِّثُ اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكُ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَّخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَآئِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْا مَنْ

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کی تابعداری کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا کمزور لوگ تو نے بتایا کمزور لوگ (درحقیقت) انبیاء کی پیروی کرنے والے ضعیف لوگ ہی ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا ان میں اضافہ ہو رہا ہے یا کمی، تو نے بتایا دن بدن ان کے پیروکاروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (دراصل) تکمیل ایمان کی یہی شان ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد بعید دین کی سختی کے کوئی اس دین سے منحرف ہوا ہے تو نے بتایا نہیں۔ ایمان کی یہی شان ہے جب وہ دلوں کی مسرتوں میں جذب ہو جاتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے، تو نے بتایا نہیں۔ واقعی انبیاء کرام کی شان یہ ہی ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے سوال کیا وہ تمہیں کس کا حکم دیتا ہے تو نے بتایا، وہ اللہ کی عبادت اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دیتا ہے وہ بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہے اور نماز، راست بازی اور پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے۔ (ہرقل نے کہا) اگر جو کچھ تو نے کہا سچ ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جس جگہ یہ میرے دونوں قدم ہیں۔ مجھے (پہلی کتابوں) سے معلوم تھا کہ ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ علم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ظاہر ہوگا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ضرور ان کے پاؤں دھو کر پیتا۔ پھر ہرقل نے وہ خط جو رسول اللہ ﷺ نے دحیہ کلبی کے ہاتھ امیر بصرہ کو بھیجا تھا اور امیر بصرہ سے ہرقل کے پاس آیا اسے منگایا اور پڑھوایا۔ اس میں لکھا تھا اللہ کے نام سے شروع جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ خط محمد ﷺ کی طرف سے ہے جو اللہ کے بندے اور رسول ہیں روم کے بادشاہ ہرقل کے نام اس پر سلام ہو جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

اس کے بعد تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں اگر اسلام لے آؤ گے سلامتی میں رہو گے اور اللہ تعالیٰ تجھے دوگنا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تو نے (میری دعوت) سے اعراض کیا تو پوری قوم کے (ایمان نہ لانے) کا گناہ تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ کے سوا ہم کسی کو رب نہ بنائیں۔ (اللہ عزوجل کا فرمان ہے) اگر انہوں نے (اسلام) سے منہ پھیرا تو تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم اسکے فرمانبردار ہیں۔

ابوسفیان کہتے ہیں جب ہرقل نے جو کہنا تھا کہہ چکا اور خط پڑھنے سے فارغ

فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ فَبَيْنَاهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ صَالِحُ ابْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہو چکا تو اس کے پاس شور وغل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب ہم نکال دیئے گئے کہ کبشہ کے بیٹے (محمد ﷺ) کا مقام تو نہایت عظیم ہے کہ روم کا بادشاہ بھی اس سے خوفزدہ ہے۔ میرا یقین پختہ ہو گیا کہ (محمد ﷺ) ضرور غالب آئیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حلقۂ اسلام میں داخل کر دیا۔

ابن ناطور ایلیا کا حاکم اور ہرقل کا درباری تھا اور شام کے نصاریٰ کا پادری وہ بیان کرتا ہے کہ ہرقل جب ایلیا (بیت المقدس) آیا اور ایک صبح کو نہایت افسردہ ہوا اس کے جرنیلوں نے اس سے کہا ہم تیرے چہرے پر اجنبیت محسوس کر رہے ہیں یعنی (افسردگی) ابن ناطور کا کہنا ہے ہرقل بذات خود کاہن اور ستارہ شناسی میں ماہر تھا۔ صاحبین کے استفسار پر بتایا کہ رات کو جو میں نے ستاروں کی طرف نظر کی تو دیکھا ایک فتنہ کرنے والا بادشاہ ظاہر ہوا ہے اور اس زمانہ میں کون فتنہ کرواتا ہے۔ لوگوں نے کہا یہودی ہی فتنہ کراتے ہیں لیکن یہود سے آپ کو خطرہ نہیں ہونا چاہئے اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں کے (امراء) کو لکھ بھیجئے کہ ان شہروں میں جتنے یہودی ہیں سب کو قتل کر دیا جائے۔ ابھی لوگ اس گفتگو میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی حاضر کیا گیا جسے والی غسان نے بھیجا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خبر سے اسے باخبر کرے اور جب ہرقل کو خبر مل گئی کہا جاؤ دیکھو کیا وہ ختنہ کیا ہوا ہے یا نہیں۔ انہوں نے دیکھا اور آ کر بیان کیا کہ وہ ختنہ کیا ہوا ہے اور ہرقل نے اس مرد سے عرب کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا عرب لوگ ہی ختنہ کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس امت کا یہی بادشاہ ہے جو ظاہر ہوا ہے پھر ہرقل نے یہ تمام تفصیلات اپنے ایک دوست کو جو روم میں رہتا تھا اور علم نجوم میں اس کا ہم مثل تھا لکھ بھیجیں اور ہرقل حمص کی طرف چلا گیا اور ہرقل ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست کا جواب آ گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ظہور کے سلسلہ میں وہ ہرقل کا ہم خیال ہے۔ وہ یہ کہ وہ نبی ہے پھر ہرقل نے حمص میں اپنے محل میں روم کے سرداروں کو بلایا پھر حکم دیا محل کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ دروازے بند کر دیئے گئے پھر ہرقل آیا اور کہا اے رومیو کیا تمہارے لئے بھی ہدایت و کامیابی میں کچھ حصہ ہے اور چاہتے ہو کہ تمہارا ملک باقی رہے تو اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو۔ (یہ سننا تھا) کہ وہ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف لپکا تو ان کو بند پایا۔ ہرقل نے جب ان کی نفرت دیکھی اور ان کے ایمان سے مایوس ہوا تو ان کو واپس بلا کر کہا میں نے تو یہ بات کہہ کر تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم اپنے دین پر

کتنے مضبوط ہو اور میں نے دیکھ لیا تمہیں اپنے دین سے بہت پیار ہے۔
پھر انہوں نے ہرقل کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہوئے اور ہرقل کی اس قصہ کے متعلق یہ آخری حالت تھی۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

اس کے 42 ابواب ہیں اور اس میں 50 احادیث ہیں اور 10 احادیث معلقہ اور 4 متابعات ہیں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

وَهُوَ قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ) (وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى) (وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ) وَقَوْلُهُ (وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا) وَقَوْلُهُ (اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا) وَقَوْلُهُ تَعَالٰى (وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا) وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ لِلْاِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُوْدًا وَّسُنَنًا فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْاِيْمَانَ فَاِنْ اَعِشْ فَسَاُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتّٰى تَعْمَلُوْا بِهَا وَاِنْ اَمُتْ فَمَا اَنَا عَلٰى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ) وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوٰى حَتّٰى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ (شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا) اَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَاِيَّاهُ دِيْنًا وَّاحِدًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا) سَبِيْلًا وَّسُنَّةً (وَدُعَاؤُكُمْ) اِيْمَانُكُمْ

باب 2: نبی اکرم ﷺ کا فرمان اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

اور ایمان قول اور عمل کا نام ہے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی اللہ عزوجل کا فرمان ہے تا کہ انہیں یقین پر یقین بڑھے (الفتح: ۴) اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی سورہ کہف آیت 13 اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت دے گا سورۂ مریم آیت 76 اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔ سورۂ محمد آیت 17 اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے سورۂ مدثر آیت 31 اللہ عزوجل کا فرمان "اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی دی۔ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں"۔ سورۂ توبہ آیت 124 اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا سورۂ آل عمران آیت 173 اور ارشاد خداوندی ہے اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا سورۂ احزاب آیت 22 اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ ہی کیلئے بغض بھی ایمان ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کی طرف لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض ہیں، کچھ شرائع ہیں کچھ حدود ہیں اور کچھ سنتیں ہیں جنہوں نے ان کو پورا نہ کیا انہوں نے ایمان کی تکمیل نہیں کی اور جس نے ان کو پورا کر لیا اس نے ایمان کو مکمل کر لیا اگر میں زندہ رہا تو ضرور تمہارے لئے ان کو بیان کروں گا تا کہ تم ان پر عمل کر سکو اور اگر موت نے آ لیا تو مجھے تمہارے ساتھ رہنے کی کچھ خواہش نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے (اسود بن ہلال رضی اللہ عنہ) سے ایک دفعہ کہا ہمارے پاس بیٹھو ایک لمحے کے لئے تا کہ ہم سچے مومن ہو جائیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقین تمام کا تمام ایمان ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آدمی تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اپنے سینہ سے اس چیز کا خیال نہ نکال دے کہ یہ مشکوک ہیں اور امام مجاہد نے

۷-حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

بَابُ اُمُوْرِ الْاِيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ) (قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ) اَلْاٰيَةَ

۸-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

بَابُ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

۹-حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحاً کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو اور حضرت نوح علیہ السلام کو ایک دین کی وصیت فرمائی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شرعۃ ومنہاجا کے معنی راہ اور طریقہ کے کئے ہیں اور تمہارا وعا کرنا تمہارا ایمان ہے۔

(7) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

باب 3: دین کے امور اللہ عزوجل کا فرمان ہے

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت پر المتقون تک سورہ بقرہ آیت 177 بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے سورۂ مومن آیت اوّل۔

(8) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ساٹھ اور چند شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔

باب 4 مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں

(9) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے جن سے ان کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

۱۰-حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

بَابُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

۱۱-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

بَابُ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

۱۲-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

بَابُ حُبِّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الْاِيْمَانِ

۱۳-حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

۱۴-حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ

باب 5: افضل مسلمان کون ہے

(10) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کون مسلمان افضل ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو گزند نہ پہنچے۔

باب 6:- کھانا کھلانا بھی اسلام میں سے ہے۔

(11) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک مرد (ابوذر یا ہانی بن یزید) نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون مسلمان اچھا ہے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو یا نہیں اس کو سلام کرو۔

باب 7: اپنے مسلمان بھائی کے واسطے وہی پسند کرنا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے یہ بھی ایمان میں سے ہے

(12) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا حتی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنی (ذات) کے لئے پسند کرتا ہے۔

باب 8:- رسول اللہ ﷺ کی محبت کامل ایمان ہے

(13) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد سے محبوب تر نہ ہوں۔

(14) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کی ذات اقدس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اسے والدین اولاد اور تمام مخلوق سے محبوب تر نہ ہوں۔

بَابُ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

باب 9:- ایمان کی لذت

۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

(15) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں بھی یہ تین باتیں ہوں گی وہ لذت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو سب دنیا سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ کسی شخص سے محبت محض اللہ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر میں دوبارہ لوٹ کر آنا ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

بَابُ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ

باب 10:- انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے۔

۱۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

(16) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایمان کی علامت انصار سے محبت کرنا اور نفاق کی علامت انصار سے بغض رکھنا ہے۔

باب 11:

۱۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ

(17) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور عبادہ بن صامت وہ ہیں جو بدر کی جنگ میں حاضر تھے اور عقبہ کی رات نقباء میں سے ایک نقیب تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور صحابہ کی ایک جماعت آپ کے اردگرد موجود تھی تم لوگ میری اس بات پر مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے اور حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر تہمت نہیں لگاؤ گے، نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے جس نے تم میں سے اس عہد کی وفا کی اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جس نے ان میں کسی کو پالیا (یعنی اس میں مبتلا ہو گیا) تو دنیا میں ہی اسے سزا دی جائے گی اور یہی اس کا کفارہ ہوگا اور اگر کوئی ان کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل) سے اس پر پردہ ڈال دیا وہ اللہ کے حوالے ہے خواہ معاف کر دے چاہے سزا دے پھر ہم نے ان باتوں پر آپ کی بیعت کر لی۔

بَابُ مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّكُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

باب ۱۲: (دین کو محفوظ رکھنے کے لئے) فتنوں سے بھاگنا بھی دین ہے

(18) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ مسلمان کی بہترین بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور جنگل میدانوں میں چلا جائے گا تا کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ

وَاَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ)

باب 13:- نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ میں تم میں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں

اور معرفت فقط دل کا فعل ہے اس کا ثبوت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ہاں (اللہ) اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے۔ (سورۂ بقرہ آیت 225)

۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا كَهَیْئَتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی یُعْرَفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا

(19) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی کام کا حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے جن کی وہ طاقت رکھتے ہوں۔ (صحابہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی طرح نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کر دیں۔ اس بات پر حضور ﷺ ناراض ہوئے۔ یہاں تک کہ آثار غضب آپ کے چہرۂ اقدس سے عیاں تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تم سے زیادہ خدا ترس اور اس کا جاننے والا میں ہوں۔

بَابٌ مَنْ كَرِهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ كَمَا یَكْرَهُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ مِنَ الْاِیْمَانِ

باب ۱۴: جو شخص کفر میں واپس آنے کو ایسا ناپسند تصور کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے یہ ایمان سے ہے

۲۰- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَایُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ یَّكْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ

(20) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کی لذت حاصل کر لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول دنیا و مافیہا سے محبوب ہو اور جو شخص کسی آدمی سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہو اور جو کفر میں دوبارہ واپس آنے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہو۔

بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِى النَّارِ

بَابُ تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فِى الْاَعْمَالِ

باب 15: اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت

۲۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِىِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْنَ فِىْ نَهَرِ الْحَيَا اَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو الْحَيَاةِ وَقَالَ خَرْدَلٍ مِّنْ خَيْرٍ

(21) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیا جائے تو ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے گا اور وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر ان کو نہر حیا یا (نہر) حیات (یہاں حدیث کے راوی امام مالک کا شک ہے) میں ڈال دیے جائیں گے۔ وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے پانی کی روانی کی جانب دانہ (تر و تازگی کے ساتھ) اگتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا زرد مائل باہم لپٹے ہوئے پتر یعنی کونپل نکلتا ہے۔

۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَىَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِىَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَىَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ

(22) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محو خواب تھا اور اسی حالت خواب میں، میں نے دیکھا لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے اور ان پر کرتے ہیں اور بعض کے کرتے سینے تک اور بعض کے تھوڑا نیچے (اسی دوران) مجھ پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پیش کیا گیا اور ان پر کرتہ اس قدر نیچے ہے کہ وہ اسے زمین پر گھسیٹ رہے ہیں (صحابۂ کرام) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے آپ نے فرمایا دین۔

بَابُ الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب 16:- حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

(23) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں رسول اکرم ﷺ ایک دفعہ انصار کے ایک مرد کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ بیشک حیا ایمان کا حصہ ہے۔

بَابُ (فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ)

باب 17:- پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو سورۂ توبہ آیت 5

۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا

(24) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں رسول

اَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَّاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا گیا ہوں جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، جب انہوں نے اس پر عمل کر لیا تو مجھ سے ان کے خون اور اموال محفوظ ہو جائیں گے مگر وہ خون جس پر اسلام کا حق ہے۔ (یعنی قصاص وغیرہ) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

بَابٌ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ)

باب 18: جو کہتے ہیں ایمان ایک عمل ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے اپنے اعمال سے سورہ زخرف آیت 72

وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ (لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ)

اور اہل علم سے کچھ علماء کا کہنا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ سورۂ حجر آیت 92، 93 سے مراد لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور اللہ کا فرمان فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ بھی اس کی مثل ہے۔

۲۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ وَمُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

(25) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کہا گیا پھر فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ دریافت کیا گیا پھر فرمایا حج مبرور۔

بَابٌ اِذَا لَمْ یَكُنِ الْاِسْلَامُ عَلَی الْحَقِیْقَةِ وَكَانَ عَلَی الْاِسْتِسْلَامِ اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا) فَاِذَا كَانَ عَلَی الْحَقِیْقَةِ فَهُوَ عَلٰی قَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ (اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ) اَلْاٰیَةَ

باب 19:- جب اسلام بمعنی حقیقی شرعی نہ ہو (جس سے آخرت میں منتفع ہو سکے)

صرف ظاہری تابعداری اور جان کے مار دینے کے خوف سے مان لیا ہو۔ بموجب فرمان خداوندی گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ، تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو ہم مطیع ہوئے۔ سورۂ حجرات آیت 14 اور جب اسلام حقیقی شرعی ہو یعنی (باطن ظاہر کے مطابق ہو) تو اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلیل ہے۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ سورۂ آل عمران آیت 19 (یعنی اگر باطن ظاہر کے مطابق نہیں تو یہ اسلام لغوی ہے۔ حقیقی شرعی نہیں)

۲۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

(26) حضرت سعد بن وقاص فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور سعد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ وَرَوَاهُ يُوْنُسُ وَصَالِحٌ وَّمَعْمَرٌ وَّابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد (جعیل بن سراقہ ضمری) کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فلاں آدمی کو کیوں چھوڑ دیا۔ بخدا میں اسے مؤمن سمجھتا ہوں۔ فرمایا مؤمن یا مسلم میں تھوڑی دیر خاموش رہا اس کے بعد جو کچھ میں جانتا تھا اس نے مجبور کیا اور پھر وہی بات دہرائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔ پھر تیسری بار عرض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا پھر آپ نے فرمایا اے سعد میں کسی آدمی کو کچھ اس خوف سے دیتا ہوں حالانکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ کہیں (مال نہ ملنے کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں نہ ڈال دے۔

بَابُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ

باب 20:- سلام کا عام کرنا بھی اسلام سے ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلَاثٌ مَّنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ الْاِنْصَافُ مِنْ نَّفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے تین خصلتوں کو جمع کر لیا وہ مجسمہ ایمان بن گیا۔ اپنی ذات کے مقابلے میں انصاف کرنا، سب لوگوں کو سلام دینا (اسے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو) باوجود احتیاج کے خرچ کرنا

۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

(27) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا بہتر اسلام کون سا ہے فرمایا کھانا کھلانا اور جس کو تو جانتا ہے یا نہیں سلام کرنا۔

بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيْرِ وَكُفْرٍ دُوْنَ كُفْرٍ

باب 21:- شوہر کی ناشکری کرنا یہ بھی ایک کفر اور ایک کفر دوسرے سے کمتر ہوتا ہے

فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ

(28) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جہنم دکھائی گئی (میں نے دیکھا) جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہے اس لئے کہ وہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا، کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا (نہیں) اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کو نہیں مانتیں اگر تو عمر بھر ان میں سے کسی پر احسان اور نیکی کرے پھر تجھ سے کچھ خلاف طبع دیکھ

رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

وَلَا يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِاِرْتِكَابِهَا اِلَّا بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ

۲۹-حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ

۳۰-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ

بَابُ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ

۳۱-حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ و

لے تو فوراً کہہ دے گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

باب 22:- گناہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے

اور ان کا ارتکاب کرنے والا کافر نہیں سوائے شرک کے یعنی (شرک کرنے سے آدمی کافر ہوتا ہے) رسول اللہ ﷺ کا فرمان تو ایک ایسا شخص ہے جس میں جاہلیت کا (اخلاق) ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بیشک اللہ انہیں نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ (سورۂ نساء آیت 48)

(29) اَحنف بن قیس فرماتے ہیں (جنگ صفین کے دوران) میں چلا کہ اس مرد (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں اور (راہ میں) ابوبکر سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ میں نے کہا میرا ارادہ ہے اس مرد (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں ابوبکرہ نے کہا واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جب دو مسلمان باہم تلواروں سے مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قاتل تو واضح ہے لیکن مقتول کا کیا حال۔ فرمایا اس لئے کہ وہ بھی اپنے بھائی کے قتل کا حریص تھا۔

(30) حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے زبدہ (مدینہ شریف سے تین فرلانگ کے فاصلے پر ایک گاؤں) میں ملاقات کی اور ان پر وہی لباس تھا جو ان کے غلام کا تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک دفعہ ایک آدمی (حضرت بلال حبشی) کو برا بھلا کہا اور ماں کی نسبت اس کو عار دلائی یعنی (اے سیاہ منہ والی کے بیٹے) تو مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوذر تو نے اس کو اس کی ماں کی نسبت عار دلائی ہے تو ایک ایسا شخص ہے جس میں ابھی تک جاہلیت کی (عادتیں) ہیں۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا غلام بنایا اور جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو اس کو وہ کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اس کو وہ لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور غلاموں کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان کے لئے باعث مشقت ہوں اور اگر ایسا کرو تو تم بھی ان کی مدد کرو۔

باب 23:- ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم ہے

(31) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیہ مبارکہ

حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُو مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ)

جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی، سورۂ انعام آیت 82، نازل ہوئی۔ تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو۔ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ شرک ہی ظلم عظیم ہے۔ نازل فرمائی۔

بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب 24:- منافق کی علامت

۳۲-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

(32) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں (اس سے مراد عملی منافق ہے نہ کہ اعتقادی) جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۳۳-حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ

(33) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں یہ چار عادتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عادت بھی ہوگی وہ بھی منافق ہے۔ حتیٰ کہ اس کو ترک نہ کر دے جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹی کرے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے تو حد سے گزر جائے۔

بَابُ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب 25:- لیلۃ القدر میں قیام کرنا بھی ایمان ہے۔

۳۴-حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(34) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین اور حصول ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کو قیام کرے اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابُ الْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب 26:- جہاد کرنا بھی ایمان ہے۔

۳۵-حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ

(35) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل اس شخص کو جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے مجھ پر کامل ایمان اور میرے رسول کی تصدیق ہی نے اسے جہاد کے لئے نکلنے پر آمادہ کیا ہو۔ اس کی حسن جزا کا وہ ذمہ لیتا ہے کہ یا تو میں اسے ثواب اور مال غنیمت کے

سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ

ساتھ واپس لوٹاؤں گا (یا شہید ہو تو) میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر یہ امر میری امت پر باعث مشقت زیادہ ہے نہ ہوتا تو کسی چھوٹے لشکر کے ساتھ جانے سے بھی پیچھے نہ رہتا اس لئے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔

بَابُ تَطَوُّعِ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

باب 27: ماہ رمضان کی راتوں میں نوافل کے لئے قیام بھی ایمان ہے

۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(36) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ رمضان میں یقین کامل اور حصول ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

بَابُ صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ

باب 28:- حصول ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھنا بھی ایمان ہے

۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(37) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین اور حصول ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ الدِّينُ يُسْرٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

باب 29:- دین (اسلام) سہل اور آسانی والا ہے۔ ارشاد مصطفوی ہے خداوند قدوس کا پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھا اور معتدل ہے

۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

(38) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی نبی کریم ﷺ نے فرمایا دین سہل اور آسان ہے اور اگر کوئی بھی دین کو مشقت والا سمجھے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا۔ پس تم افراط و تفریط سے بچو اور قریب تر رہو (اور ہمیشہ عمل اگرچہ کم ہو اس کے ثواب پر) خوش رہو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ کی عبادت گزاری سے قوت حاصل کرو۔

بَابُ الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) يَعْنِي

باب 30:- نماز بھی ایمان میں سے ہے

ارشاد خداوندی ہے اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان (نماز) ضائع کرے

صَلَاتُكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ

۳۹-حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ اَوْ قَالَ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوَّلَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَاَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّهٗ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَّقُتِلُوْا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ)

یعنی تمہاری وہ نمازیں جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی تھیں

(39) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جب (ہجرت کر کے) رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اپنے ننہال کے ہاں فروکش ہوئے جو انصار تھے اور آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز ادا کی اور آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو اور پہلی نماز جو نبی اکرم ﷺ نے بمع اصحاب کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور ایک شخص (عباد بن بشر) جس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی وہ باہر نکلا اور اس کا گزر کسی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے والوں کے پاس سے ہوا۔ (اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے) اس نے کہا میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے ابھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے وہ جس حالت میں تھے کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو یہودی اور دیگر اہل کتاب خوش تھے اور جب آپ نے کعبہ کی طرف رخ انور پھیر لیا تو ان کو ناگوار گزرا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے براء بن عازب سے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور اسی حالت میں وہ وفات پا گئے۔

بَابُ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 31:- کسی کا اسلام بہترین ہونا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب کوئی اسلام لے آتا ہے اور حقیقی مسلمان بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ (جو اسلام لانے سے قبل) کرتا رہا معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کا عوض (بدلہ) شروع ہو جاتا ہے اور جو نیکی وہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو تک نیکیاں (بحکم خدا) لکھی جاتی ہیں اور جو برائی کرتا ہے اس کی وہی ایک برائی لکھی جاتی ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی معاف کر دے۔

۴۰-حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ

(40) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی حقیقی مسلمان بن جاتا ہے تو اس کے (نامۂ اعمال) میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک (بامر خدا) نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو وہ

فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا

برائی کرتا ہے وہ اتنی ہی لکھی جاتی ہے (جتنی اس نے کی)

بَابُ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْوَمُهُ

باب 32:- اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَءَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

(41) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک عورت (حولاء بنت تویت) بیٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانہ ہے اور حضرت عائشہ نے اس کی کثرت نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ فرمایا ٹھہرو تم پر اتنا عمل لازم ہے جس کی تم طاقت رکھتی ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دیتے ہوئے نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم (عبادت سے) اکتا جاؤ گی اور اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔

بَابُ زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

باب 33:- ایمان کا کم یا زیادہ ہونا

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَزِدْنٰهُمْ هُدًى) (وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا) وَقَالَ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ) فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

اللہ عزوجل کا فرمان ہے اور ہم نے ان کو ہدایت دی۔ سورۂ کہف آیت 13 اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھے سورۂ مدثر آیت 31 اور اللہ تعالیٰ کا فرمان آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ سورۂ مائدہ آیت 3 اور جب کمال سے کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو وہ ناقص ہی ہے۔

۴۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِىْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِىْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ وَّيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِىْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ

(42) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھی نیکی (ایمان) ہے اس کو بھی دوزخ کی آگ سے نکال لیا جائے گا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی (ایمان) ہے وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس کے دل میں ذرہ بھر بھی نیکی (ایمان) ہے اس کو بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔

حضرت اَبان قتادہ سے اور وہ حضرت انس سے کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (خیر) کی جگہ (ایمان) فرمایا۔

۴۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ

(43) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے یہود میں سے ایک مرد (کعب الاحبار) نے ان سے کہا اے امیر المومنین تمہاری کتاب میں ایک آیت ایسی ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن (نزول کے دن) کو بحیثیت عید مناتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کون سی آیت ہے اس نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ

عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ قَالَ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

بَابُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْاِسْلَامِ

وَقَوْلُهُ (وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ)

۴۴-حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

بَابُ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۴۵-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو از روئے دین پسند کیا۔ (سورۂ مائدہ آیت 3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے اس دن اور مکان کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی پہچان لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن عرفات میں مقیم تھے اور دن جمعہ کا تھا۔

باب 34:- زکوٰۃ ادا کرنا بھی اسلام ہے۔

ارشاد خداوندی ہے اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں اس کی طرف خالص اور یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔ سورۂ بینہ آیت 5

(44) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اہل نجد سے ایک مرد (ضمام بن ثعلبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال، پراگندہ تھے اور اس کی آواز کی گنگاہٹ تو ہم سن رہے تھے اور جو وہ کہہ رہا تھا ہم سمجھ نہیں رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے قریب ہوا اور وہ اسلام کے متعلق پوچھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا اس کے علاوہ بھی کچھ فرض ہے۔ فرمایا نہیں ہاں اگر نفل عبادت کر لو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے تو اس نے عرض کیا اس کے سوا بھی کچھ مجھ پر فرض ہے فرمایا نہیں ہاں اگر تو نفلی روزہ رکھ لے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو زکوٰۃ کے متعلق بتایا۔ عرض کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی (صدقہ) واجب ہے۔ فرمایا نہیں ہاں اگر تو چاہے تو نفلی صدقہ کرو پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس چل دیا کہ اللہ کی قسم نہ اس پر زیادہ کروں اور نہ کم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یہ بات سنی اور فرمایا اگر یہ (اس بات میں) سچا ہے تو کامیابی پا گیا۔

باب 35: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں سے ہے

(45) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق یقین اور حصول ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے میں جاتا ہے اور نماز جنازہ ادا کرنے اور اس کی تدفین تک اس کے ساتھ رہتا ہے وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس آتا ہے اور ایک قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز پڑھ کر

الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ تَابَعَهٗ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

تدفین سے پہلے واپس چلا آیا وہ ایک قیراط ثواب کا مستحق ہو کر واپس آیا۔

بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ يَّحْبَطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب 36:- اور مومن کا یہ خوف کہ کہیں اس کے اعمال ضائع نہ ہو جائیں

وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِيْ عَلٰى عَمَلِيْ اِلَّا خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلَاثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا اَمِنَهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)

اور اسے اس کی خبر نہ ہو۔ ابراہیم تیمی فرماتے ہیں جب بھی میں نے اپنے قول و عمل کا موازنہ کیا یعنی (میرا عمل میرے قول کے مطابق ہے یا نہیں) میں خوفزدہ ہوا کہیں میں جھٹلانے والا تو نہیں ہوں۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں نے تیس اصحاب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے وہ سب کے سب اپنے نفس پر نفاق کا خوف رکھتے تھے اور ان میں کوئی نہیں جو کہتا ہو میرا ایمان جبرائیل و میکائیل کے برابر ہے۔ (یعنی ان کا ایمان یقینی نفاق سے مبرا ہے بخلاف ہمارے)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں نفاق کا خوف صرف مومن کو ہے اور منافق بے خوف اور اس معاملہ میں باہمی لڑائی جھگڑا اور گناہوں پر اصرار بلا توبہ سے بھی ڈرایا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں (سورۂ آل عمران آیت 135)

٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

(46) زبید (بن حارث الیامی) کہتے ہیں میں نے ابو وائل سے (فرقہ) مرجئہ کے (عقائد) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان پر عیب لگانا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ اِلْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(47) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کے (تعین) کے بارے میں مطلع کرنے کی غرض سے نکلے۔ دیکھا کہ دو مسلمان (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک) باہم جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا میں اس لئے نکلا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے (تعین) کے متعلق بتاؤں (اور دیکھا) کہ فلاں بن فلاں باہم جھگڑا کر رہے ہیں (اسی وجہ سے) اس کے تعین کو اٹھا لیا گیا اور شاید کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہو اور لیلۃ القدر کو ماہ

بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ دِيْنًا وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى (وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ)

۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) الْاٰيَةَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ

رمضان کی ستائیسویں، انتیسویں، پچیسویں (رات) میں تلاش کرو۔

باب 37:- حضرت جبرئیل کا نبی اکرم ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان

اور علم قیامت کے متعلق سوال کرنا اور نبی اکرم ﷺ کا جبرئیل کو بتانا پھر آپ نے فرمایا حضرت جبرئیل تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے اور انہوں نے ان تمام کو دین ہی قرار دیا ہے اور جو آپ نے (قبیلہ) عبدالقیس کے لوگوں کو دین کے متعلق بیان فرمایا اور اللہ عزوجل کا یہ فرمان، اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ (سورۂ آل عمران آیت 85)

(48) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اچانک ایک دن لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کی خدمت میں ایک (فرشتہ بصورت) مرد حاضر ہوا اور کہا متعلقات ایمان کیا ہیں۔ فرمایا ایمان یہ ہے تم اللہ اور اس کے فرشتے اور (آخرت میں اللہ) کی ملاقات اور اس کے رسولوں اور (موت کے بعد) بعث پر ایمان لے آؤ، اس نے پوچھا اسلام کیا ہے۔ فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ جو فرض کی گئی ہے ادا کرو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے کہا احسان کیا ہے فرمایا اللہ کی تم عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے ہو تو (یقین محکم رکھو) وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا قیامت کب ہے یعنی (وقت قیامت) فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا، ہاں ان کی علامات تجھے بتا دیتا ہوں (وہ یہ ہیں) جب لونڈی مالک کو جنم دے دے گی اور سیاہ اونٹوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتوں پر باہم فخر کریں گے۔ ہاں قیامت کا علم پانچ چیزوں میں (شمار کیا گیا ہے) جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الاٰیۃ بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (آخر آیت تک) (سورۂ لقمان آیت 34) پھر وہ شخص واپس لوٹا تو آپ نے (صحابۂ کرام) سے فرمایا اسے واپس بلاؤ۔ آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے اس لئے آئے کہ لوگوں کو ان کا دین سکھائے ابوعبداللہ (امام بخاری) فرماتے ہیں کامل ایمان وہ ہے جو ان تمام امور پر مشتمل ہو۔

بابٌ :

۴۹-حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهُ اَحَدٌ

بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ

۵۰-حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

بَابٌ اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِيْمَانِ

۵۱-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا

باب 38: ایمان کی خصوصیت

(49) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ کو ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ مجھے ہرقل نے کہا میں نے تجھ سے سوال کیا تھا کیا اس (نبی اکرم ﷺ) کے پیروکاروں میں اضافہ ہورہا ہے یا کمی ہورہی ہے تو نے اپنے گمان کے مطابق کہا ان میں اضافہ ہورہا ہے۔ (ہرقل نے کہا) ایمان کی نشانی اس طرح ہے کہ (مثل نور ظاہر ہوتا ہے اور دن بدن اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور عبادات کی وجہ سے وہ) مکمل ہوجاتا ہے۔ (ہرقل نے کہا) میں نے تجھ سے پوچھا تھا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو ناپسند کرتے ہوئے کسی نے دین چھوڑا ہے۔ تو نے کہا نہیں اور اسی طرح ایمان ہے، جس وقت دلوں کی مسرتوں میں سما جاتا ہے کوئی بھی اس کو ناپسند نہیں سمجھتا یعنی (اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا)

باب 39:- اس شخص کی فضیلت جو اپنے دین کو محفوظ کرنے کے لئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے

(50) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی، اور ان دونوں کے درمیان مُشتبہات (جن چیزوں کا معین حکم واضح نہ ہو) ہیں اور اکثر لوگ ان سے لاعلم ہیں اور جو شخص مشبہات سے بچ نکلا اس نے اپنی عزت اور دین کو محفوظ کرلیا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو شاہی چراگاہ کے قریب، قریب اپنی بکریاں چرائے، خدشہ ہے کہ شاہی چراگاہ کے (قریب ہونے کی وجہ سے) وہ اس میں گھس نہ جائیں، خبردار، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بھی ایک چراگاہ ہے جو اس کی زمین ہے (وہ چراگاہ) اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ خبردار، انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جب وہ درست ہو تو پورا جسم سنور جاتا ہے اور جب خراب ہو تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے اور وہ دل ہے۔

باب 40: خمس کا ادا کرنا بھی ایمان میں ہے۔

(51) ابوجمرہ (نصر بن عمران) فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھتا تو وہ مجھے اپنے تخت پر اپنے پاس بٹھا لیتے (کیونکہ ابوجمرہ حضرت ابن عباس کے ترجمان تھے) ابن عباس نے (ایک دفعہ) مجھے فرمایا تم میرے

مِنْ مَالِیْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَیْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاْتِیَكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَكَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآئَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآئَكُمْ

پاس ہی قیام کرو۔ میں اپنے مال میں سے تم کو کچھ حصہ دے دوں گا۔ لہٰذا میں نے دو ماہ ان کے پاس قیام کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا (قبیلہ) عبدالقیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا کس قوم یا جماعت سے آپ کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا خاندان ربیعہ سے آپ نے قوم یا وفد کو خوش آمدید کہا (اور فرمایا) غیر خزایا ولا ندامی یعنی یہ لوگ دل کی خوشی سے بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے جو ذلت و رسوائی کی موجب ہے اور یہ لوگ کبھی شرمندہ نہیں ہوں گے (اور یہ جملہ بطور بشارت بھی منقول ہے) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سوائے ماہ حرام کے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا ایک قبیلہ مضر ہے لہٰذا ہم کو جامع حکم ارشاد فرمائیں تاکہ ہم ان لوگوں کو بتا دیں جو ساتھ نہیں آئے اور اس پر عمل کر کے ہم سب جنت میں جا سکیں اور انہوں نے (بالخصوص) مشروبات کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا ایک اللہ پر ایمان لانے کا آپ نے فرمایا کیا جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اعلم ہے۔ فرمایا (اللہ پر ایمان یہ ہے) کہ اس بات کی گواہی دینا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنے کا زکوٰۃ دینے کا رمضان کے روزے رکھنے کا اور مال غنیمت سے خمس (پانچواں حصہ) نکالنے کا اور ان کو چار چیزوں سے منع فرمایا (حنتم) سبز رنگ کی ٹھلیا جس میں شراب بنایا جاتا تھا (دُبّاء) خشک کدو جس کو اندر سے خالی کر کے مثل برتن بناتے اور اس میں شراب تیار کرتے (نقیر) کھجور کے درخت کی جڑ کھود کر اس میں شراب بناتے ہیں اور اس کی شراب تند و تیز ہوتی ہے۔ (مزفت) وہ برتن جس پر زفت ملا ہو وہ ایک تارکول جیسی چیز ہے جسے کشتیوں پر بھی ملتے ہیں۔ اور (مقیر) بھی مزفت کے معنی میں ہے۔ آپ نے فرمایا ان چیزوں کو اچھی طرح یاد کر لو اور دوسروں کو بتاؤ۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّیَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی

فَدَخَلَ فِیْهِ الْاِیْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ) عَلٰی نِیَّتِهٖ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ یَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 41:- اعمال کا دار و مدار نیت اور طلب ثواب کے متعلق جو وارد ہوا ہے

ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی (اس میں دلالت ہے) کہ ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور دیگر احکام اس میں داخل ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔ تم فرماؤ سب اپنے انداز پر کام کرتے ہیں سورۂ اسراء آیت 84 یعنی اپنی نیت کے مطابق عمل کرتے ہیں (یہاں تک) کہ

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ

آدمی کا طلب ثواب کی نیت سے اپنی زوجہ کو نان ونفقہ دینا بھی صدقہ ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں) لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔ (یہ ابن عباس سے مروی حدیث کا ایک حصہ ہے)

۵۲-حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

(52) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی اور جس نے حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس کے مقصد کے ساتھ ہی وابستہ ہوگی۔

۵۳-حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ

(53) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں پر طلب ثواب وقربت کی نیت سے خرچ کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

۵۴-حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ

(54) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (اے سعد) تم جو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے خرچ کرو گے اس پر تمہیں ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ (اس کا ثواب بھی ملے گا)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)

باب 42:- فرمان نبوی کہ دین اللہ اور اس کے رسول، ائمہ مسلمین اور عامہ مسلمین کے لئے خیر خواہی کا نام ہے اور اللہ عزوجل کا فرمان جب کہ اللہ اور رسول کے خیر خواہ رہیں۔ (سورۂ توبہ آیت 91)

۵۵-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(55) حضرت جریر بن عبداللہ البجلی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی۔

۵۶-حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ

(56) زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس دن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (والیٔ کوفہ) کی وفات ہوئی میں نے سنا جریر بن عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و

يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَاْتِيَكُمْ اَمِيْرٌ فَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ

ثنا کے بعد فرمایا تم پر اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک سے ڈرنا اور وقار و متانت لازم ہے تا آنکہ امیر تمہارے پاس آجائے اور تمہارا امیر ابھی آیا چاہتا ہے۔ پھر فرمایا تم اپنے (وفات پا جانے والے) امیر کے لئے (اللہ تعالیٰ) سے معافی طلب کرو کیونکہ وہ خود بھی درگزر معاف کرنے کو پسند کرتے تھے۔ اس کے بعد فرمایا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مجھ سے اسلام پر رہنے اور مسلمان کی خیر خواہی کی ضمانت چاہی۔ پس اسی پر میں نے آپ سے بیعت کر لی اور قسم ہے کعبۃ اللہ کی میں تمہارا خیر خواہ ہوں پھر آپ نے استغفار پڑھا اور (منبر سے) اتر آئے۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

اس کتاب میں 53 ابواب اور کل 75 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ 20 اور متابعات 3 ہیں

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ) وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا)

باب 43:- علم کی افضلیت کا بیان اللہ عزوجل کا ارشاد

اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (المجادلہ: 11) اور ارشاد خداوندی اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (طٰہٰ: 114)

بَابُ : مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَّهُوَ مُشْتَغِلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَجَابَ السَّائِلَ

باب 44:- جس شخص سے کوئی علمی (مسئلہ) پوچھا جائے اور وہ اپنی گفتگو میں مشغول ہو تو پہلے بات پوری کرے اور پھر سائل کو جواب دے

۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتٰى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا

(57) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا قیامت کب قائم ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا بیان جاری رکھا۔ (تردد میں) بعض لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کی بات سنی اور آپ کو پسند نہیں آئی اور بعض نے کہا آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ جب آپ اپنی بات پوری کر چکے تو فرمایا کہاں ہے قیامت کے وقت کے پوچھنے والا (راوی کا شک ہے) میں سمجھتا ہوں

قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْعِلْمِ

۵۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ

حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَقَالَ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ

۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ

آپ نے ایسے ہی فرمایا، اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا جب امانت میں خیانت عام ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرنا، اعرابی نے کہا امانتوں کے ضیاع کا مطلب کیا ہے فرمایا جب (دینی) امور (مثلاً خلافت، قضا، افتاء اور امانات وغیرہ) نااہل کے حوالے کر دیے جائیں گے تو قیامت کا انتظار کرو۔

باب 45:- جو شخص علم کے بیان کے وقت اپنی آواز بلند کرے

(58) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک سفر میں جو ہم نے (اکٹھے) کیا تھا رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، اور ہمارے پاس اس وقت پہنچے جب نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ اور ہم وضو کر رہے تھے (اس جلدی میں) ہم نے اپنے پاؤں پر مسح کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے باآواز بلند دو، تین مرتبہ فرمایا ایڑیوں کیلئے جہنم کی آگ کا سخت عذاب ہے۔

باب 46:- محدث کا قول

ہم نے بیان کیا، اس نے ہم کو خبر دی، ہمیں بتلایا۔ اس میں کوئی فرق ہے حمیدی کا قول کہ سفیان بن عیینہ کے نزدیک حدثنا، اخبرنا، انبانا اور سمعت ان سب کا ایک ہی معنی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا اور وہ سچے تھے اور جو آپ سے کہا گیا وہ بھی درست تھا اور شقیق نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی، اور حذیفہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ابوالعالیہ ابن عباس سے راوی ابن عباس نبی اکرم ﷺ سے راوی کہ وہ جو اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی جو وہ تمہارے رب سے روایت کرتے ہیں۔

(59) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے، اور وہ مثل مسلمان ہے مجھے بتاؤ وہ درخت کون سا ہے۔ ابن عمر فرماتے ہیں لوگوں کا خیال جنگلی درختوں کی طرف چلا گیا۔

مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں شرما گیا پھر (صحابہ کرام) نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتایئے وہ درخت کون سا ہے فرمایا کھجور۔

بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

باب 47:- امام کا اپنے اصحاب پر علمی آزمائش کے لئے مسئلہ پیش کرنا

٦٠- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا حَدِّثْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

(60) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیشک درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ (کثرت خیر) میں مسلمان کی مانند ہے۔ مجھے بتاؤ وہ درخت کون سا ہے۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں لوگوں کا خیال جنگلی درختوں کی طرف چلا گیا۔ ابن عمر کہتے ہیں اس درخت کا خیال میرے ذہن میں آ گیا لیکن (بزرگوں کے احترام) کی وجہ سے مجھے بتانے سے حیا آ گئی۔ پھر صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ ہمیں بتایئے وہ درخت کون سا ہے۔ فرمایا کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِلْمِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا) اَلْقِرَائَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ

باب 48:- جو علم کے متعلق وارد ہوا ہے اور ارشاد خداوندی (اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے) محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور اس کا پیش کرنا (جائز ہے یا نہیں)

وَرَاَى الْحَسَنُ وَالثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ اَلْقِرَائَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَائَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيْثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهٰذِهٖ قِرَائَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذٰلِكَ فَاَجَازُوْهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالسَّكْتِ يُقْرَاُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ اَشْهَدَنَا فُلَانٌ وَيُقْرَاُ عَلَى الْمُقْرِءِ فَيَقُوْلُ الْقَارِئُ اَقْرَاَنِيْ فُلَانٌ

حسن بصری، سفیان ثوری اور امام مالک کی رائے میں (محدث کے روبرو) حدیث پڑھنا جائز ہے۔ اور بعض (حمیدی شیخ امام بخاری یا ابو سعید الحداد) آئمہ حدیث نے عالم کے سامنے حدیث پڑھنے کی دلیل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں۔ آپ نے فرمایا ہاں (مجھے اللہ نے حکم دیا ہے) ضمام بن ثعلبہ کہتے ہیں یہی نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھنا ہے۔ ضمام نے اپنی قوم کو بتایا اور انہوں نے اس کو قبول کر لیا۔

امام مالک نے (عالم کے سامنے پڑھنے کی دلیل) سکت یعنی اقرار نامہ سے لی ہے۔ جو لوگوں کے سامنے پڑھا جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں فلاں نے (یہ اقرار نامہ) ہماری موجودگی میں پڑھا ہے۔ اس لئے کہ یہ (اقرار نامہ) ان کے روبرو پڑھا گیا ہے اور جب استاد کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے مجھے فلاں شخص نے پڑھایا۔

۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَائَةِ عَلَى الْعَالِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّقُوْلَ حَدَّثَنِيْ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ يَقُوْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّسُفْيَانَ الْقِرَائَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَائَتُهُ سَوَاءٌ

(61) حضرت حسن بصری فرماتے ہیں عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان ثوری سے روایت کیا۔ سفیان فرماتے ہیں جب کسی نے محدث کے سامنے پڑھا ہو اور وہ کہے کہ مجھے فلاں نے حدیث بیان کی اس میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن سلام کا کہنا ہے میں نے ابو عاصم سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ امام مالک اور سفیان ثوری کے نزدیک عالم کے سامنے پڑھنا یا اس کا خود پڑھنا برابر ہے۔

۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَالَ اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ اَسْاَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اٰللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُّصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَّصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَّرَوَاهُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

(62) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مسجد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اونٹ سوار آدمی آیا مسجد کی (ایک سمت) اونٹ کو بٹھایا اور وہیں باندھ دیا۔ پھر اس نے کہا تم میں سے محمد ﷺ کون ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تکیا لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا تکیہ لگائے سفید بدن شخص (محمد ﷺ) ہیں۔ اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا، (بوساطت صحابہ) میں نے سن لیا جو کہنا ہے کہو، اس نے کہا مسئلہ پوچھنے میں ذرا سختی کروں گا آپ اس کو محسوس نہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جو تمہارے دل میں آئے کہو۔ اس نے کہا تمہارے اور تم سے جو لوگ پہلے گزرے ان کے رب کی قسم کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا پھر اس نے کہا تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو دن اور رات میں ہمیں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سال میں ماہ رمضان کے ہم روزے رکھیں۔ فرمایا ہاں میرے اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تجھے اللہ کی قسم کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم اغنیاء سے صدقہ لیکر محتاجوں میں تقسیم کریں۔ فرمایا ہاں اس نے کہا جو آپ لیکر آئے میں اس پر ایمان لایا، میں اپنی قوم کا بھیجا ہوا ہوں جو میرے پیچھے ہے۔

اور میں ضمام بن ثعلبہ بنی سعد بن بکر کا بھائی ہوں۔ موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے سلیمان سے اور انہوں نے ثابت سے اور انہوں نے انس بن مالک سے اور آپ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی معنی میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (امام بخاری اس کو تعلیقاً اثناءً روایت کیا ہے)

۶۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ

(63) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں تو از روئے

بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ لَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَزَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ بِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اِنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ وَلّٰى الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَآ اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

قرآن مجید حضور سے مسائل دریافت کرنا منع کر دیا گیا تھا۔ بنابریں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی اعرابی آئے اور کچھ پوچھے اور ہم سنتے رہیں (ایک دن) ایک آدمی آیا وہ بولا ہمارے پاس آپ کا قاصد پہنچا اس نے ہمیں بتایا کہ آپ کہتے ہیں اللہ نے مجھے رسول بنایا' آپ نے فرمایا اس نے صحیح کہا' وہ بولا آسمان کس نے بنایا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے' اس نے کہا زمین کس نے بنائی اور پہاڑ کس نے بنائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے' وہ کہنے لگا پہاڑوں میں فائدہ کس نے رکھا فرمایا اللہ تعالیٰ نے' تب اس نے کہا آپ کو اس قسم ذات کی جس نے آسمان' زمین اور پہاڑ بنائے کیا اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا آپ نے فرمایا: ہاں' اس نے کہا آپ کے ایلچی نے ہمیں بتایا تھا کہ ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ہے آپ نے فرمایا: اس نے صحیح کہا اس نے کہا آپ اس کو اس کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا واقعی اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے فرمایا: ہاں' اس نے کہا مجھے اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں ان باتوں میں نہ کچھ اضافہ کروں گا نہ کمی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ صحیح کہتا ہے تو بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

بَابٌ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ

باب 49:۔ اپنے شیخ کی اجازت سے اہل علم کا علمی باتیں لکھ کر دوسرے شہروں کی طرف بھیجنے کا بیان

وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَسَخَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْاٰفَاقِ وَرَاٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ذٰلِكَ جَائِزًا وَّاحْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِاَمِيْرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَّقَالَ لَا تَقْرَاْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَاَهُ عَلَى النَّاسِ وَاَخْبَرَهُمْ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف لکھوائے اور اطراف میں بھجوائے۔ یعنی (دیگر ممالک) اور عبداللہ بن عمر یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک بھی یہ جائز ہے۔ اہل حجاز کے بعض علماء نے (مناولہ کے متعلق) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جو آپ نے ایک امیر لشکر کو خط لکھا اور فرمایا۔ جب تک فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ اس خط کو نہ پڑھنا۔ جب وہ (مذکورہ) مقام پر پہنچ گیا لوگوں کے سامنے اسے پڑھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتایا۔

٦٤-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

(64) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خط ایک آدمی (عبداللہ بن حرافہ) کو دیا کہ وہ بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو پہنچا دے۔ حاکم بحرین نے وہ خط کسریٰ (ابرویز بن ہرمز) کو بھیج دیا اور جب کسری نے خط پڑھا تو اس کو پھاڑ ڈالا۔ (حدیث کے راوی ابن شہاب کہتے ہیں) میرے خیال میں حضرت سعید بن مسیب نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر بددعا فرمائی کہ وہ مکمل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

٦٥-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ

(65) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) خط لکھا یا لکھنا چاہا (راوی کا شک ہے) تو آپ سے کہا گیا وہ لوگ وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہوئی تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش تھا محمد رسول اللہ ﷺ حضرت انس کہتے ہیں آپ کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی چمک آج بھی میرے سامنے ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے کہا، کس نے کہا ہے کہ آپ کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ ﷺ تھا تو قتادہ نے کہا حضرت انس کہتے ہیں۔

بَابٌ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

باب 50:- جو شخص مجلس کے آخر میں بیٹھے یا اگر جگہ ہو تو مجلس کے وسط میں بیٹھنے کا بیان

٦٦-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَآوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا

(66) ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے تو تین آدمی آئے۔ ان میں سے دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (ابو واقد لیثی) کہتے ہیں وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں (ایک جگہ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا مجلس کے آخر میں بیٹھ گیا اور تیسرا واپس چلا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (علم کی تعلیم) سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین شخصوں کا حال بیان نہ کروں۔ ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ سے بیٹھنے کی جگہ مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹھنے کی جگہ عطا کر دی اور دوسرے نے (لوگوں کو زحمت دینے) سے حیا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت فرمائی اور عتاب نہیں فرمایا، اور تیسرا اس نے منہ پھیرا خدا نے

الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِسِوٰى اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى اَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ

بَابُ الْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) فَبَدَاَ بِالْعِلْمِ وَاَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ وَّمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ (اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا) وَقَالَ (وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ) (وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ) وَقَالَ (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّيْ اُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا

بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

باب 51:- فرمان نبوی بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خود سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جسے دوسرے کی طرف سے بات پہنچے

(67) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا تو کہا نبی اکرم ﷺ اپنے اونٹ پر سوار تھے اور ایک آدمی (اس سے مراد خود ابوبکرہ ہیں) اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا آج کون سا دن ہے۔ ہم خاموش رہے یہاں تک کہ ہمارا خیال تھا آپ اس کو کسی اور نام سے موسوم فرمائیں۔ فرمایا کیا آج قربانی کا دن نہیں ہم نے عرض کیا ہاں، پھر فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم چپ رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا ماہ ذوالحج نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا تمہارا آپس میں باہم خون بہانا، مال لوٹنا اور عزتوں سے کھیلنا ایسے ہی حرام ہے جیسے اس دن اور اس مہینے اور اس شہر میں حرام ہے اور چاہئے کہ جو حاضر ہے اس کو پہنچائے جو یہاں موجود نہیں۔ (ہوسکتا ہے) شاید کہ جس کو پہنچا رہا ہے وہ حاضر سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

باب 52:- علم، قول اور عمل پر مقدم ہے۔

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا فرمان ہے (تو جان لو اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔) (سورۂ محمد آیت 19) معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے علم سے ابتداء فرمائی اور علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں (جنہوں) نے علم کو بطور ورثہ پایا اور جس نے علم پایا اس نے بہت بڑی دولت حاصل کی اور جو شخص طلب علم کے لئے کسی راہ پر بھی چلے خدا اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (سورۂ فاطر آیت 28) اور اللہ کا فرمان اور انہیں نہیں سمجھتے مگر عقل والے (سورۂ عنکبوت آیت 43) اور اللہ عزوجل کا ارشاد "اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے (سورۂ ملک آیت 10) اور فرمان خداوندی "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان" (سورۂ زمر آیت 9) ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فہم عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے ہی سے آتا ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم میری گردن پر (اپنے پیچھے

قَبْلَ اَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَاَنْفَذْتُهَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (كُونُوا رَبَّانِيِّينَ) حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ

اشارہ کرتے ہوئے) تلوار رکھ دو تو پھر اگر مجھے یقین ہے کہ میری گردن پر تلوار چلائے جانے سے قبل کوئی بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اسے بیان کر سکتا ہوں تو میں اس بات کو ضرور بیان کروں گا اور فرمان نبوی ہے۔ لیبلغ الشاهد الغائب بھی (بیان علم کی طرف اشارہ ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کونوا ربانین سے حکماء، علماء اور فقہا مراد ہیں اور بعض کہتے ہیں ربانی یعنی (عالم) وہ ہے جو لوگوں کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لئے بڑے علم کی باتوں سے پہلے علم کی چھوٹی اور مختصر باتیں بتائے۔

بَابٌ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

باب 53:- نبی اکرم ﷺ وعظ و نصیحت کرنے میں اوقات کو نگاہ میں رکھتے تا کہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(68) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ایام جن میں آپ وعظ و نصیحت فرماتے ان کے اوقات کی ہم پر نگاہ رکھتے۔ اور اس واسطے (وعظ و نصیحت کی وجہ سے) جو ہم پر مشقت (طاری ہونے والی ہے) ناپسند سمجھتے۔

٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا

(69) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (دین میں) آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ انہیں متنفر نہ کرو۔

بَابٌ مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَعْلُومَةً

باب 54:- جو شخص طالبان علم کیلئے کچھ دن مقرر کرے

٧٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّي اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(70) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات وعظ فرماتے۔ آپ سے ایک آدمی (یزید بن معاویہ نخعی) نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن بخدا میں چاہتا ہوں آپ روزانہ ہمیں وعظ و نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس سے مانع یہ بات ہے کہ میں آپ کو ملال میں ڈالنا ناپسند سمجھتا ہوں اور میں نے تمہارے وعظ و نصیحت کے لئے اس طرح دن مقرر کئے ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے مقرر فرمائے تھے۔ اس خوف سے کہ ہم اکتا نہ جائیں۔

بَابٌ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

باب 55:- اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فہم عطا کر دیتا ہے

٧١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ

(71) حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت معاویہ (بن ابو سفیان) رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے میں نے نبی اکرم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ

ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ میں تو فقط تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور کوئی بھی مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا اَمر آ جائے (اور اَمر سے مراد وہ ہوا ہے جو قیامت سے پہلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح کو قبض کرے گی) تو اس کے بعد قیامت برپا ہوگی۔

بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

باب 56:- علم کی سمجھ کے فضل میں

۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ

(72) مجاہد کہتے ہیں میں مدینہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا اور میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث بیان کرتے سنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے تو ایک آدمی کھجور کا گوند (جو چربی کی طرح سفید ہوتا ہے) لایا تو آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جو (کثرت منافع) میں مسلمان کی مثل ہے۔ (ابن عبداللہ کہتے ہیں) میں نے چاہا کہ کہوں وہ کھجور ہے لیکن کم عمر ہونے کی وجہ سے خاموش رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

بَابُ الْاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا وَقَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ

باب 57:- علم وحکمت میں رشک کرنا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مقتدیٰ بننے سے پہلے علم حاصل کرو اور امام بخاری کہتے ہیں پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی (کیونکہ) اصحاب رسول ﷺ بڑھاپے کے بعد بھی علم کی تگ ودو میں رہے

۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

(73) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسد صرف آدمیوں میں (محمود) ہے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور اس مال پر ان لوگوں کو مسلط کر لے جو راہ حق میں اسے خرچ کریں اور اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (قرآن) کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ ذَهَابِ مُوْسٰى

باب 58:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں حضرت خضر

فِی الْبَحْرِ اِلَی الْخَضِرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی (هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا)

۷۴-حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَیْرِ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ یَعْنِی ابْنَ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ هٰذَا فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی الَّذِیْ سَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلٰی لُقِیِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا مُوْسٰی فِیْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰی لَا فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی مُوْسٰی بَلٰی عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَی السَّبِیْلَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰیَةً وَّقِیْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ وَكَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰی فَتَاهُ (اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ) (قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كِتَابِهٖ

علیہ السلام کے پاس جانے کا بیان اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ''کیا میں تمہارے ساتھ رہوں۔ اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی'' (سورۂ کہف آیت 66)

(74) عبید اللہ بن عبداللہ نے بتایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرے اور حر بن قیس بن حصن فزاری کے درمیان صاحب موسیٰ میں اختلاف ہوا۔ ابن عباس کا کہنا تھا وہ خضر ہیں۔ اچانک ابی بن کعب کا ان دونوں پر گزر ہوا۔ ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا میرا اور میرے دوست کا باہمی صاحب موسیٰ میں جھگڑا ہے جس سے ملاقات کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے راستہ پوچھا تھا۔ کیا تم نے نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق کچھ سنا ہے۔ (ابی بن کعب) نے کہا ہاں نبی اکرم ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (مخاطب) ہو کر کہا کیا کسی کو جانتے ہو جو تم میں سے بھی زیادہ علم رکھنے والا ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (میں نہیں جانتا) پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی (تم سے زیادہ اعلم) ہمارا ایک بندہ ہے (جس کو) خضر کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اس کے لئے علامت بنایا اور انہیں کہا گیا جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا۔ تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر میں مچھلی کے گم ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم (یوشع بن نون) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو میں بیشک مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں (اور اس نے تو سمندر میں راہ لی تعجب ہے) موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے۔ (سورۂ کہف آیت 63-64) تو ان کی حضرت خضر سے ملاقات ہو گئی۔ یہ تھا ان کا معاملہ جس کا قصہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

باب 59:- نبی اکرم ﷺ کا فرمان اے اللہ اس کو (اپنی) کتاب کا علم عطا فرما

۷۵-حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ

(75) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

بَابٌ مَتٰى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ

۷۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

۷۷- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ مِنْ دَلْوٍ

بَابُ الْخُرُوْجِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَّاحِدٍ

۷۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِيْ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى لَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ فَقَالَ اُبَيٌّ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ يَقُوْلُ

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور کہا اے اللہ اسے (اپنی) کتاب کا علم عطا فرما۔

باب 60:- بچے کا (حدیث) سننا (اور اس کا بیان کرنا) کس عمر میں صحیح ہے

(76) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں بغیر دیوار (سترہ) نماز پڑھ رہے تھے۔ میں کسی صف کے آگے سے گزرا اور اپنی گدھی کو چرنے کیلئے چھوڑ دیا اور (خود) صف میں شامل ہو گیا اور اس (فعل پر) مجھ سے کسی نے کوئی انکار نہیں کیا۔

(77) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے (یہ قصہ) ابھی تک یاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈول سے (ایک گھونٹ) پانی سے کلی فرمائی اور پھر میرے چہرے میں پھینک دیا۔ اس وقت میری عمر پانچ سال تھی۔

باب 61:- علم کی طلب میں گھر سے نکلنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ایک حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک ماہ کی مسافت طے کر کے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے

(78) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا اور حضرت حر بن قیس بن حصین فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف رائے تھا۔ اتفاقاً ابی بن کعب کا ان دونوں کے پاس سے گزر ہوا تو عبداللہ بن عباس نے ان کو بلایا اور کہا میرا اور میرے ساتھی کا اس صاحب موسیٰ علیہ السلام میں اختلاف ہے جس کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ تعالیٰ) سے ملاقات کا سوال کیا تھا۔ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر سنا ہے ابی بن کعب نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک بار موسیٰ علیہ السلام ایک جماعت بنی اسرائیل میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا (اے موسیٰ) کیا ایسے آدمی کو جانتے ہو جو تم سے زیادہ عالم ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآئَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ اٰيَةً وَّقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوْسٰى يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى لِمُوْسٰى (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ) قَالَ مُوْسٰى (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ

بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحَاقُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ قَاعٌ يَعْلُوْهُ الْمَآءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَقَالَ

فرمایا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے (موسیٰ علیہ السلام) پر وحی نازل فرمائی۔ ہاں ہمارا ایک بندہ ہے (جس کا نام) خضر ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لئے علامت قرار دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا جب مچھلی کو مفقود پاؤ تو واپس لوٹو (اسی جگہ) آپ کی ان سے ملاقات ہو جائے گی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر میں مچھلی کے گم ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم (یوشع بن نون) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو میں بیشک مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے پاؤں کا نشان دیکھتے، پھر دونوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا۔ یہ ان دونوں کی داستان تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی۔

باب 62:- جو شخص علم سیکھے اور لوگوں کو سکھائے اس کی فضیلت

(79) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علم و ہدایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے جو زمین پر پڑتی ہے اور بعض زمین عمدہ ہوتی ہے اور وہ زمین پانی کو قبول کر لیتی ہے اور ہر قسم کا بکثرت گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین ایسی ہے جس میں پیداوار نہیں ہوتی وہ پانی کو روک لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو منتفع فرماتا ہے۔ اس سے خود بھی پانی پیتے ہیں اور (جانوروں) کو بھی پلاتے ہیں اور اس سے کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں اور کچھ بارش زمین کے دوسرے حصہ پر ہوئی جو چٹیل و ہموار تھا نہ اس نے پانی روکا اور نہ ہی گھاس اگایا۔ اور یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین میں تفقہ حاصل کیا اور جس رشد و ہدایت کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس سے نفع حاصل کیا (خود) بھی دین پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا (اور دوسری مثال) اس شخص کی ہے جس نے اس کی طرف دھیان نہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت دے کر مجھے بھیجا اس کو قبول نہ کیا۔

باب 63:- علم کے اٹھ جانے اور جہالت کے ظاہر

رَبِيعَةُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ

ہونے کا بیان' ربیعۃ الرائی کہتے ہیں کسی کو نہیں چاہئے کہ اس کے پاس علم ہو اور اپنے آپ کو (آزاد چھوڑ دے) اور علم کو ضائع کر دے۔ (یعنی لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے اور علم کو دوسرے تک پہنچانے کی کوشش نہ کرنا گویا کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے)

٨٠- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبَتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا

(80) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علامات قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت باقی رہ جائے گی۔ شراب نوشی عام ہو جائے گی اور زنا اعلانیہ ہو گا۔

٨١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ

(81) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تمہیں ایسی حدیث بیان کرتا ہوں میرے بعد کوئی تم کو حدیث بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ہے علامات قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا اور جہالت غالب آ جائے گی۔ زنا اعلانیہ ہوگا۔ عورتیں بکثرت ہوں گی مرد کم ہوں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا منتظم و متولی ایک ہی مرد ہوگا۔

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب 64:- علم کی فضیلت کے بیان میں

٨٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ

(82) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں محو خواب تھا مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے وہ دودھ پی لیا۔ یہاں تک کہ میں نے (اپنی شکم سیرابی کو دیکھا تو ایسا محسوس ہوا کہ دودھ) میرے ناخنوں میں سے نکل رہا ہے یعنی (خوب سیراب ہو کر پیا) پھر میں نے باقی ماندہ (دودھ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا علم۔

بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا

باب 65:- سواری یا کسی چیز پر کھڑے کھڑے مفتی کا فتویٰ دینا

٨٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ

(83) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے (موقع پر) منی میں لوگوں کے لئے ٹھہر گئے (تاکہ) وہ آپ سے (مسائل) دریافت کر سکیں۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا مجھے خیال نہ رہا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا۔ فرمایا اب ذبح

فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

کر لے تجھ پر کوئی حرج نہیں، پھر دوسرا آدمی آیا اور کہا میں نے عدم خیال میں رمی جمار سے پہلے قربانی کر دی، فرمایا ابھی رمی جمار کر لے تجھ پر کوئی حرج نہیں (عبداللہ بن عمرو) کا کہنا ہے کہ آپ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا گیا جو آگے پیچھے ہو گئی (اس کے جواب میں) آپ نے فرمایا تجھ پر کوئی حرج نہیں۔

بَابُ مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ

باب 66:- جس نے ہاتھ اور اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا

۸۴- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَلَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَاَوْمَا بِيَدِهٖ وَلَا حَرَجَ

(84) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی نبی اکرم ﷺ سے حج کے (دوران) پوچھا گیا (اور سوال کرنے والے) نے کہا رمی جمار سے قبل میں نے قربانی کر لی، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا تجھ پر کوئی حرج نہیں۔ (دوسرے آدمی نے سوال کیا اور) کہا قربانی کرنے سے پہلے میں نے سر منڈوالیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں۔

۸۵- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا كَاَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقَتْلَ

(85) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علم سمیٹ لیا جائے گا، جہالت کا غلبہ اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور ہرج بکثرت ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو پھیرتے ہوئے (اشارہ کیا) کہ اس طرح (حدیث کے راوی حنظلہ اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں) گویا (آپ کے نزدیک) اس سے مراد قتل ہے۔

۸۶- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِيَ الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ اُرِيْتُهٗ اِلَّا رَاَيْتُهٗ فِيْ مَقَامِيْ حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ

(86) حضرت اسماء (بنت ابوبکر) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور آپ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (حضرت عائشہ) نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (سورج گرہن ہے) (حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے مسجد کی طرف دیکھا) تو لوگ نماز کسوف کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ حضرت عائشہ نے کہا سبحان اللہ میں نے کہا (کیا یہ کوئی عذاب کی) نشانی ہے۔ حضرت عائشہ نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں پھر میں بھی (نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی۔ یہاں تک کہ غشی مجھ پر غالب ہو گئی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ (جب سورج گرہن ختم ہو گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا جو چیز مجھے (اب تک) نہیں دکھائی گئی تھی میں نے اس کو اسی جگہ دیکھ لیا حتیٰ

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوقِنُ لَا اَدْرِي اَيَّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَائَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِي اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ

کہ جنت اور جہنم کو بھی، پھر میری طرف وحی نازل کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش کئے جاؤ گے۔ مثل (فتنہ دجال) یا قریب (فتنہ دجال) (فاطمہ کہتی ہیں) مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا کلمہ کہا تھا۔ (تمہیں) کہا جائے گا اس مرد کے بارے میں کیا جانتے ہو۔ (فاطمہ کہتی ہیں) معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ مومن یا موقن فرمایا یعنی (مومن یا موقن) کہے گا یہ محمد ﷺ ہیں۔ اللہ کے رسول جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے۔ لہٰذا ہم نے (جو وہ لیکر آئے) اس کو قبول کر لیا اور اس کی پیروی کی اور (وہ محمد ﷺ) تین بار کہے گا پس اس کو کہا جائے گا۔ سو جاؤ (درانحالیکہ) تو نے اپنے اعمال و احوال کے سبب نفع پالیا اور بلاشبہ ہم کو معلوم ہے تو اس پر مکمل ایمان و یقین رکھتا تھا لیکن منافق یا شک کرنے والا (فاطمہ) کہتی ہیں مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء نے ان الفاظ میں سے کون سا لفظ استعمال کیا (یعنی) منافق یا شکی کہے گا میں نہیں جانتا۔ بس لوگوں کو کہتے سنا اور میں نے کہہ دیا۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَّرَآئَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ

باب 67:- نبی اکرم ﷺ کا قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو اس بات کی ترغیب دلانا کہ وہ ایمان و علم کی حفاظت کریں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بتائیں۔ مالک بن حویرث کہتے ہیں ہمیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور انہیں دین سکھاؤ

۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآئَنَا نَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ

(87) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قبیلہ) عبدالقیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کس قوم یا جماعت سے آپ کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا (قبیلہ) ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس قوم یا وفد کو خوش آمدید جنہیں ذلت و رسوائی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہم نہایت دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار کا قبیلہ مضر حائل ہے اور ہم حرمت والے مہینے کے سوا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے لہٰذا ہمیں کوئی ایسی باتیں بتائیں کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا سکیں (اور ان پر عمل کر کے) ہم جنت میں جا سکیں۔ لہٰذا آپ نے ان کو چار چیزوں کا حکم اور چار سے

اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحْدَهٗ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ رُبَّمَا قَالَ النَّقِیْرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ قَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَآئَكُمْ

منع فرمایا۔ ان کو اللہ تعالیٰ وحدہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا جانتے ہو اللہ تعالیٰ وحدہ پر ایمان کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور (یہ بھی فرمایا) کہ خمس نکالو۔ انہیں دبا، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔ شعبہ فرماتے ہیں ابو جمرہ کبھی نقیر اور کبھی مقیر کہتے، آپ نے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بتا دو۔ (نوٹ حدیث نمبر ۵۱ میں ممنوعہ اشیاء کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں)

بَابُ الرِّحْلَةِ فِی الْمَسْاَلَةِ النَّازِلَةِ

باب 68:- کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لیے سفر کرنا

۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ

(88) عقبہ بن حارث کہتے ہیں انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی (غنیہ) سے نکاح کیا۔ بعد ازاں ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے عقبہ اور جس سے عقبہ نے نکاح کیا ہے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے لہٰذا یہ (رضاعی بہن بھائی ہوئے) عقبہ بن حارث نے اس عورت کو کہا مجھے معلوم نہیں تو نے مجھے دودھ پلایا اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے پھر عقبہ سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا) تو آپ نے فرمایا کس طرح تو اس سے مباشرت کرے گا (حالانکہ) کہا گیا ہے کہ (تو اس کا بھائی ہے) عقبہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور اس نے (ظریف بن حارث) سے نکاح کر لیا۔

بَابُ التَّنَاوُبِ فِی الْعِلْمِ

باب 69:- حصول علم کے لئے باری مقرر کرنا

۸۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ وَّهِیَ مِنْ عَوَالِی الْمَدِیْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ یَوْمًا وَّاَنْزِلُ یَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مِنَ الْوَحْیِ وَغَیْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِی الْاَنْصَارِیُّ یَوْمَ نَوْبَتِهٖ

(89) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اور ایک انصاری (عتبان بن مالک) پڑوسی (قبیلہ) بنی امیہ بن زید کے (ایک محلہ) میں رہتے تھے یہ (گاؤں) مدینہ کی جانب مشرق بلندی پر تھا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (دینی تعلیم کے حصول کے لئے) باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں آتا اور جب آنے کی میری باری ہوتی تو اس دن جو (حکم) بذریعہ وحی (نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوتا) اس کی خبر لے کر آتا اور وہ بھی اسی طرح کرتا۔ ایک دن میرا دوست انصاری اپنی باری کے مطابق آیا اور (واپسی) پر میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور (میرا نام لیکر) کہا وہ ادھر ہی ہے میں گھبرا کر باہر نکلا اس نے کہا ایک عظیم سانحہ ہو گیا ہے یعنی

فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ طَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گیا اور وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں سب کو طلاق دے دی ہے (حفصہ) نے کہا نہیں، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کھڑے کھڑے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی آپ نے فرمایا نہیں، میں نے (از راہ تعجب) کہا اللہ اکبر۔

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ اِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ

باب 70:- جب (واعظ و معلم) وعظ و تعلیم میں ناپسندیدہ بات دیکھے تو غضبناک ہو جانا

۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَكَادُ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ

(90) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی (حزم بن ابی کعب) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممکن ہے میں باجماعت نماز نہ پا سکوں کیونکہ فلاں بڑی لمبی نماز پڑھاتا ہے (ابو مسعود کہتے ہیں) میں نے وعظ و نصیحت میں اس دن سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غضبناک نہیں دیکھا۔ پس فرمایا اے لوگو تم (نماز کو لمبا کر کے) باجماعت نماز پڑھنے سے تنفر کرتے ہو، جو شخص نماز پڑھائے اسے چاہئے کہ تخفیف کرے اس لئے کہ ان میں مریض، ضعیف اور صاحب حاجت بھی ہوتے ہیں۔

۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَائَهَا اَوْ قَالَ وِعَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ

(91) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے ایک آدمی (عمیر والد مالک) نے گر پڑنے والی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس (لقطہ) کی بندھن یا برتن (راوی کا شک) اور تھیلی کو پہچان لے پھر ایک سال تک اس کو مشتہر کرے پھر (مالک نہ ملنے پر) اس سے خود فائدہ اٹھائے اور اگر اس چیز کا مالک آ گیا تو اسے واپس کر دے، پھر اس شخص نے کہا گم ہونے والے اونٹ کا کیا حکم ہے تو آپ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا (راوی کا شک ہے) تو آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا تعلق اس کی مشک اور پاؤں اس کے ساتھ ہیں، خود گھاٹ پر جا کر پانی پیتا ہے اور درخت کے (پتے وغیرہ) چر لیتا ہے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو اس کا مالک مل جائے گا۔ اس شخص نے عرض کیا گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے فرمایا اگر (تو پکڑ لے) تو تیری ہے اگر کوئی تمہارا بھائی (پکڑے) تو تمہارے بھائی کی ہے اور اگر کسی نے نہ پکڑی تو بھیڑیے کی۔

۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

بَابٌ مَنْ بَرَكَ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ

۹۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلَاثًا فَسَكَتَ

بَابٌ مَنْ اَعَادَ الْحَدِيْثَ ثَلَاثًا لِّيُفْهَمَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا

۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ

(92) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے چند چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ کی طبع مبارک کے ناپسندیدہ تھیں جب بکثرت آپ سے سوال کیا گیا تو آپ غضبناک ہوئے پھر لوگوں کو فرمایا جو چاہتے ہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک آدمی (عبداللہ بن حذافہ) نے کہا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا آدمی (سعد بن سالم) کھڑا ہوا اور کہا یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا غلام ہے جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک میں غصہ کے آثار دیکھے تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ عزوجل کی (بارگاہ) میں توبہ کرتے ہیں۔

باب 71:- امام یا محدث کے پاس گھٹنوں کے بل دوزانو (ادب سے) بیٹھا

(93) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا میرا باپ کون ہے، فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر بکثرت فرمانے لگے (جو چاہو) مجھ سے پوچھو، (آپ کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل دوزانو بیٹھ گئے اور تین بار عرض کیا ہم خدا کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ (لہٰذا اس بات پر آپ راضی ہو گئے) اور خاموشی اختیار فرمائی۔

باب 72:- جو شخص بات سمجھنے کے لئے تین دفعہ دہرائے نبی اکرم ﷺ نے الا وقول الزور کہا اور اس کو متواتر دہراتے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ھل بلغت کا تین دفعہ (تکرار) فرمایا

(94) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات کہتے تو اس کا تین دفعہ تکرار فرماتے یہاں تک کہ آپ سے اس بات کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا تھا اور جب کسی جماعت میں تشریف لاتے اور سلام کرتے تو السلام علیکم تین بار فرماتے۔

(95) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں جو

بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَنَا الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

بَابُ : تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ

۹۶-حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ اَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

بَابُ عِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءَ وَتَعْلِيْمِهِنَّ

۹۷-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ عَطَاءٌ اَشْهَدُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْفُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَّاْخُذُ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ

آپ ہمارے ساتھ شریک تھے پیچھے رہ گئے اور ہمارے پاس اس وقت پہنچے جب نماز عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ اور ہم (جلدی میں) وضو کر رہے تھے اور پاؤں پر مسح کرنا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے بآواز بلند دو یا تین دفعہ فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ کا سخت عذاب ہے۔

باب 73:- آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو (دین کی) تعلیم دینا

(96) ابو بردہ نے اپنے باپ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ان کے لئے ثواب دوگنا ہے (ان میں سے) ایک شخص جو اہل کتاب سے ہے وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ دوسرا غلام جب اس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اور تیسرا شخص جس کے پاس لونڈی ہو اس کو اچھا ادب سکھایا اور اچھی تعلیم دی پھر اس کو آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیا تو اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔ (صالح بن حیان) کہتے ہیں پھر عامر شعبی نے (خراسان کے ایک شخص) کو کہا ہم نے تجھے یہ حدیث کچھ لئے بغیر (امور دنیاوی واغراض ومقاصد ذاتی وغیرہ) دے دی ہے حالانکہ اس سے بھی چھوٹے مسئلہ کے لئے مدینہ طیبہ تک سفر کرنا پڑتا ہے۔

باب 74:- امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا

(97) عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم ﷺ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں۔ (راوی کا شک ہے) کہ عطاء نے کہا اشہد علی ابن عباس یا حضرت ابن عباس نے کہا اشہد علی النبی ﷺ یعنی (لفظ اشہد ابن عباس کے قول سے ہے یا عطاء کے قول سے) (عید کے دن) نبی اکرم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مردوں کی صفوں سے عورتوں کی صفوں) کی طرف نکلے۔ آپ نے گمان کیا کہ (عورتوں) نے خطبہ نہیں سنا۔ پھر آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور عورتوں نے (اپنے کانوں) کی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینکنا شروع کر دیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکڑتے ہوئے اپنی چادر کے پلے میں رکھ دیتے۔

باب 75:- حدیث حاصل کرنے کی خواہش

۹۸-حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْاَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ

(98) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پوچھا گیا (اور پوچھنے والے حضرت ابو ہریرہ تھے) یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے لوگوں میں کون زیادہ سعادت حاصل کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یقین تھا کہ اے ابو ہریرہ تم سے پہلے مجھے اس بات کے متعلق کوئی نہیں پوچھے گا۔ اس لئے کہ میں نے حدیث (حاصل کرنے) پر تیری خواہش کو دیکھ لیا (فرمایا) قیامت کے دن لوگوں میں سے میری شفاعت کے سبب زیادہ سعادت حاصل کرنے والا وہ شخص ہوگا جس نے صدق نیت اور خلوص دل سے لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) پڑھا۔

بَابٌ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ

باب 76:- علم کیسے اٹھایا جائے گا، عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم کو لکھا

انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَاِنِّيْ خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ اِلَّا حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْيَجْلِسُوا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَّا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى يَكُوْنَ سِرًّا

دیکھو تمہارے پاس کتنی احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں (وہ جتنی بھی ہیں) ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے جاتے رہنے کا خوف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے سوا (کوئی حدیث) قبول نہ کرنا اور (علماء) کو چاہئے کہ بیٹھیں اور علم کو پھیلائیں یہاں تک کہ جو بے علم ہے اس کو تعلیم دی جائے کیونکہ علم اس وقت تک نہیں مٹتا جب کہ وہ پوشیدہ نہ ہو یعنی (علم کا چھپانا جائز نہیں)

۹۹-حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى قَوْلِهٖ ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ

(99) علاء بن عبدالجبار نے عبدالعزیز بن مسلم سے اور انہوں نے عبداللہ بن دینار سے۔ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو ذہاب العلماء تک روایت کیا ہے یعنی (اثر عمر بن عبدالعزیز موصولاً (ذہاب العلماء) تک ہے اور اس کے بعد امام بخاری کا کلام ہے اور بعض نسخ بخاری میں اثر عمر بن عبدالعزیز بطریق عبداللہ بن دینار نہیں ہے یعنی یہ حدیث (99) نہیں ہے) صاحب عمدۃ القاری، فتح الباری نے اسے متصلاً روایت کیا ہے۔

۱۰۰-حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا

(100) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ علم کو ایسے نہیں اٹھائے گا کہ (علم کو) بندوں کے (سینوں) سے ہی محو کر دے یا (آسمان کی طرف اٹھا لے) بلکہ علماء کی موت کے سبب علم کو اٹھا لیا جائے گا یعنی (علماء کی موت ہی علم کے اٹھائے جانے کا سبب ہے) یہاں تک کہ جب کوئی صاحب علم باقی نہ رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنا امام بنالیں گے اور ان سے (مسائل دینیہ)

بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَآءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

باب 77:- کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی علیحدہ دن مقرر کیا جا سکتا ہے

۱۰۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَتِ النِّسَآءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَّقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَتَيْنِ

(101) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا (بہ نسبت ہمارے) مرد آپ پر غالب ہیں کیونکہ (وہ آپ کے ساتھ رہتے ہیں اور علم وامور دین کی باتیں سنتے رہتے ہیں) لہٰذا جس دن آپ فارغ ہوتے ہیں اس دن کو ہمارے لئے معین کر دیں (تاکہ ہم بھی آپ سے مستفید ہو سکیں) تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ایک دن کا وعدہ کر لیا اور (مقررہ دن) ان سے ملاقات کی اور نصیحت فرمائی اور ان کو (امور دینیہ کے متعلق) ارشاد فرمایا اور ان میں سے ایک یہ بھی تھا تم میں سے جو عورت اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے (یعنی ان کے سامنے فوت ہو جائیں) تو وہ جہنم سے ان کے لئے حجاب ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا، کیا دو بچوں کا بھی (وہی حکم ہے) فرمایا دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

(102) محمد بن بشار کہتے ہیں ہمیں غندر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے بیان کیا اور شعبہ عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے اور وہ ذکوان سے اور وہ ابوسعید خدری سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اس سند کے ساتھ اور شعبہ عبدالرحمٰن اصبہانی سے وہ کہتے ہیں میں نے ابوحازم کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے سنا فرماتے ہیں وہ تین بچے جو سن بلوغت تک نہ پہنچے ہوں۔

بَابٌ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَ فِيْهِ حَتّٰى يَعْرِفَهُ

باب 78:- جو شخص کوئی چیز سنے اور اس کو نہ سمجھ سکے تو دوبارہ سنے یہاں تک کہ اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَّا تَعْرِفُهُ اِلَّا رَاجَعَتْ فِيْهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ

(103) ابن ملیکہ کہتے ہیں زوجۂ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی بات سنتیں اور نہ سمجھ سکتیں تو دوبارہ اس بات کی طرف رجوع فرماتیں یعنی (پوچھتی) یہاں تک کہ اچھی طرح سمجھ لیتیں چنانچہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کا حساب لیا گیا وہ ضرور عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نہیں فرماتا عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا،

حِسَابًا يَّسِيْرًا) قَالَتْ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ

بَابُ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ لَا تُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

۱۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهُ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَّقُوْلُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

فرماتی ہیں آپ نے فرمایا یہ تو محض (میزان پر لوگوں کا) پیش کرنا ہے لیکن جس سے پورا پورا حساب لیا گیا یعنی (تفتیش) وہ ہلاک ہو جائے گا۔

باب 79: جو لوگ حاضر ہیں وہ غائب کو ضرور علم پہنچائیں

اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

(104) ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرو بن سعید بن عاص (ابن زبیر کے ساتھ جنگ کی غرض) سے مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج چکے تھے، تو میں نے اس سے کہا اے امیر مجھے اجازت دیجئے میں تم کو ایک بات بتاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز فرمایا میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا اور میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا جب آپ خطاب فرما رہے تھے۔ آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں (جنگ و جدال) کو حرام فرمایا ہے۔ لوگوں نے نہیں، جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ اس میں (مکہ) خون بہائے یا درخت کاٹے، اور اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کا (مکہ مکرمہ) میں قتال بطور دلیل پیش کرے تو اس کا (جواب) یہ ہے کہ تم کہو آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دی تھی اور تم کو نہیں اور مجھے بھی دن کا کچھ وقت یعنی (طلوع آفتاب سے عصر تک) اجازت تھی پھر دوبارہ اس کی حرمت ایسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی اور حاضر کو چاہئے کہ جو لوگ غائب ہیں ان تک یہ بات پہنچا دے۔ ابو شریح سے کہا گیا، عمرو بن سعید نے کیا جواب دیا۔ (ابو شریح کا کہنا ہے) عمرو نے جواباً کہا اے ابو شریح میں تجھ سے زیادہ جاننے والا ہوں (اس بات کو) کہ حرم مکہ کسی باغی، ناحق خون کر کے اور چوری کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

(105) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تمہارے خون اور تمہارے مال محمد ابن سیرین (راوی حدیث) کہتے ہیں مجھے اس میں شک ہے کیا (ابو بکرہ نے اعراضکم کہا ہے یا نہیں) یعنی تمہاری عزتیں (ایک دوسرے) پر حرام ہیں جیسے تمہارا اس دن میں (یہ کام کرنا) حرام ہے اور تمہارا اس مہینہ میں (یہ کام کرنا) حرام ہے، خبردار تم میں سے جو شخص حاضر ہے وہ غائب تک (یہ بات) ضرور پہنچائے۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا یعنی (نبی اکرم ﷺ کا یہ پیغام کہ حاضر غائب کو پہنچائے) اور یہ سلسلہ تبلیغ بعد میں

بَابُ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

۱۰۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ اِنِّيْ لَا اَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُفَارِقْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۱۰۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ اَنَسٌ اِنَّهُ لَيَمْنَعُنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۱۰۹- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

آنے والوں میں جاری رہے گا (کان محمد سے لے کر کان ذالک تک جملہ معترضہ ہے جو محمد بن سیرین کا قول ہے) پھر دوبارہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا کیا میں نے تم تک (یہ بات) پہنچادی۔

باب 80:- جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، اس کے گناہ کے متعلق

(106) حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ ضرور آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(107) حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے باپ سے، عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا، میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا جیسا کہ فلاں اور فلاں (یعنی عبداللہ بن مسعود) حدیث بیان کرتے ہیں، فرمایا میں رسول اللہ ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا یعنی (میں آپ کا ملازم ہوں اور ملازم کے لئے سماع لازمی ہے) لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے جو میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنائے۔

(108) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے تم کو بکثرت احادیث بیان کرنے سے (یہ بات) مانع ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

(109) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو میری طرف ایسی بات کی نسبت کرلے جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے۔

(110) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت سے احتیاط کرو اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔

باب 81:- علم کا لکھنا

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ قَالَ لَا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ اَوْ فَهْمٌ اُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

(111) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے۔ فرمایا نہیں سوائے اللہ کی کتاب (قرآن) کے یا وہ بصیرت جو مرد مسلم کو عطا کی گئی ہے یا جو اس صحیفہ میں ہے، ابوجحیفہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا ہے۔ فرمایا، دیت، قیدی کی رہائی اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے یعنی (اس صحیفہ میں یہ احکام وغیرہ ہیں)

۱۱۲- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ اَوِ الْفِيلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَجْعَلُوْهُ عَلَى الشَّكِّ الْفِيلَ اَوِ الْقَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُوْلُ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِي اَلَا وَاِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُعْقَلَ وَاِمَّا اَنْ يُقَادَ اَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ .

(112) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبیلہ خزاعہ والوں نے فتح مکہ کے سال بنی لیث کا ایک آدمی اپنے مقتول جسے بنی لیث نے قتل کر دیا تھا اس کے بدلے میں قتل کر دیا۔ (قاتل کا نام خراش بن امیہ خزاعی اور جاہلیت کے زمانہ میں مقتول کا نام اُحمر ہے) اس کی خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی۔ آپ نے سواری پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا فیل کو روک دیا ہے۔ محمد یعنی (ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری) کہتے ہیں (رواۃ) نے اس کو شک پر مقرر رکھا ہے۔ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ قتل فرمایا، یا اصحاب فیل کی طرف اشارہ فرمایا) اور اسی طرح (امام بخاری کے شیخ) حافظ ابونعیم نے بھی (رواۃ کے شک کی بنا پر) قتل یا فیل کو (مقرر رکھا) اور (حافظ ابونعیم) کے علاوہ دوسرے کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فیل) ہی فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو غالب فرما دیا (خبردار یاد رکھو) مکہ مکرمہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال نہیں اور نہ ہی میرے بعد کسی پر حلال ہوگا۔ میرے لئے قلیل وقت کے لئے حلال ہوا اور وہ اب حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کے درخت کو کاٹا جائے اور نہ ہی اس کی گری ہوئی چیز کو اٹھائے مگر یہ کہ اس کے مالک تک پہنچائے اور جو شخص قتل کیا گیا تو اس کے (وارث) کو دو چیزوں میں بہتر چیز کا اختیار ہے یا دیت یا مقتول کا قصاص، اچانک ایک شخص (ابوشاہ) یمنی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو خطبہ آپ نے ارشاد فرمایا) مجھے لکھ دیجئے آپ نے فرمایا ابوفلاں (ابوشاہ) کے لئے لکھ دو قریش میں سے ایک مرد (عباس بن عبدالمطلب) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں گھاس (کاٹنے کی اجازت دیجئے) کیونکہ اسے اپنے گھروں اور قبروں کے لئے استعمال کرتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) گھاس کی اجازت ہے۔ آپ نے یہ جملہ دو دفعہ دہرایا۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

(113) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب نبی اکرم صلی اللہ

حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

تعالیٰ علیہ وسلم میں سے جو مجھ سے اکثر احادیث روایت کرتے ہیں سوائے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کوئی نہیں۔ وہ لکھ لیتے اور میں نہ لکھ سکتا۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا کِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَکَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیْ التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِیَّةَ کُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ کِتَابِهٖ

(114) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا لکھنے کا سامان (قلم، دوات) لاؤ میں تمہارے لئے ایک صحیفہ لکھ دوں اس کے بعد تم بھٹکو گے نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ پر (اس وقت) بیماری کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب (قرآن) ہمارے لئے کافی ہے پھر لوگوں میں اختلاف ہو گیا اور شور وغل زیادہ بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا ادھر سے سب چلے جاؤ میرے پاس جھگڑنا نہیں چاہئے (جب بھی عبید اللہ بن عبداللہ اس حدیث کو بیان فرماتے) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (ان کے پاس سے) یہ کہتے ہوئے باہر نکل آتے یہ کتنی عظیم مصیبت تھی جو رسول اللہ ﷺ اور صحیفہ لکھنے کے درمیان حائل ہو گئی تھی۔

بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّیْلِ

باب 82:- رات کے وقت علم پڑھانا اور وعظ کرنا

۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ح وَعَمْرٍو وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَآئِنِ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٍ فِی الْاٰخِرَةِ

(115) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک رات نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ کیا ہے یہ آج کی رات کہ اس میں فتنے نازل ہوئے یعنی (عذاب) اور (رحمت) کے خزانے کھول دیئے گئے۔ یعنی (نبی اکرم ﷺ پر خواب میں وحی کی گئی جو آپ کے بعد فتنے واقع ہوں گے اور فارس و روم کے خزائن ملیں گے) لوگو، ان حجرہ والیوں (ازواج مطہرات) کو جگا دو (تاکہ وہ عبادت سے غافل نہ ہوں اور نبی علیہ السلام کی ازواج ہونے پر اعتماد نہ کریں) بہت سی لباس والی دنیا میں ایسی ہیں کہ قیامت کو برہنہ تن ہوں گی۔

بَابُ السَّمَرِ فِی الْعِلْمِ

باب 83:- رات کو علمی مذاکرہ

۱۱۶- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَّاَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

(116) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں ہمیں نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھ لیا (انہوں نے کہا ہاں) فرمایا، سو برس کے آخر تک اس رات سے لیکر جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

زمین میں اب موجود ہیں) ان میں کوئی بھی باقی نہیں رہے گا یعنی (جو بھی آج کی رات زمین پر موجود ہیں اس رات کے بعد سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہیں گے خواہ اس سے قبل اس کی عمر کم ہو یا نہ)

۱۱۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

(117) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی اکرم ﷺ کے گھر سویا اور نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ رات آپ کے پاس بسر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز (مسجد) میں ادا کی پھر اپنے گھر آئے اور چار رکعات نماز ادا فرمائی، اور سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کیا بچہ (مراد ابن عباس ہیں) سو گیا یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا اور پھر (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے اور میں بھی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعات نماز ادا کی پھر دو رکعت نماز (سنت فجر) پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ نماز فجر کے لئے باہر تشریف لائے۔

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

باب 84:- علم کے یاد رکھنے کے بیان میں

۱۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيْثًا ثُمَّ يَتْلُوْ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى) اِلٰى قَوْلِهٖ (الرَّحِيْمُ) اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِيْ اَمْوَالِهِمْ وَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُوْنَ

(118) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ (یہ کلام بطور حکایت ہے) فرمایا، اگر یہ دو آیات مقدسہ قرآن میں (موجود) نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا (اعرج کہتے ہیں) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت مبارکہ پڑھتے، بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں انا التواب الرحیم تک پڑھا (سورۂ بقرہ آیت نمبر 159) فرمایا، ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں مشغول رہتے ہیں اور انصار بھائی کھیتی باڑی کے معاملات میں مشغول رہتے ہیں اور ابو ہریرہ صرف اپنا پیٹ بھر کر یعنی (صرف گزارہ کے لائق کھا کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہتا ہے اس کا کوئی تجارتی و زرعی کام نہیں) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر رہتا اور (ابو ہریرہ) وہاں حاضر ہوتا جہاں یہ حاضر نہ ہوتے یعنی (مشاہدات) اور وہ، وہ باتیں یاد رکھتا جسے یہ یاد نہ رکھتے یعنی (مسموعات)

۱۱۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ

(119) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابو ہریرہ) اپنی چادر بچھا اور میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز

رِدَائَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ بِهٰذَا وَ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ

لے کر اس میں رکھ دی۔ (یہ محض اشارہ تھا کوئی معروف چیز نہیں تھی) پھر فرمایا اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

۱۲۰- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُلْعُومُ مَجْرَى الطَّعَامِ

(120) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم یاد کیا ہے (یہاں محل بول کر یعنی وَعَاء یعنی بول کر حال مراد لیا ہے یعنی علم) اور ان میں سے ایک کو میں نے پھیلا دیا (اس سے مراد علم احکام شریعت ہے) اور اگر دوسرے علم کو ظاہر کروں (اس سے مراد فتنوں کی خبریں اور علامات قیامت وغیرہ) تو لوگ میرا نرخرہ کاٹ دیتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں نرخرہ وہ جگہ جہاں سے کھانا اترتا ہے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل مقصود یہ ہے کہ ان دونوں کے علم کو اگر میں لکھ کر ان برتنوں میں رکھ دوں تو وہ بھر جاتے اور یہ دو برتن علم کے میں نے آپ سے سیکھے ہیں)

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

باب 85:- علماء کے سامنے خاموش رہنا

۱۲۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(121) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ان سے فرمایا لوگوں کو چپ کراؤ تو فرمایا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنوں کو مار کر (جو کفار کی صفت ہے) کافر نہ بن جانا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 86:- جب کسی عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں سے زیادہ عالم کون ہے تو اسے چاہئے کہ علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے

۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوسٰى لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنَّمَا هُوَ مُوسٰى اٰخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مُوسٰى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ

(122) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نوف بکالی کا کہنا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام جو (خضر کے ہم سفر تھے) بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں کوئی اور موسیٰ ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ ابی بن کعب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو آپ سے پوچھا گیا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ فرمایا میں اعلم ہوں۔ اللہ عزوجل نے ان پر عتاب کیا کیونکہ انہوں نے علم کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ جو تجھ سے زیادہ عالم مجمع البحرین میں ہے یعنی (بحر فارس و روم جہاں اکٹھے ہوتے ہیں) موسیٰ علیہ

الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَّحَمَلَا حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُئُوْسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ (فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ (اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) وَلَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ) قَالَ مُوْسٰى (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ اَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهٖ فَسَلَّمَ مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ (هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا) قَالَ (اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا) يَا مُوْسٰى اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهٗ (قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا

السلام نے عرض کیا میں اس سے کس طرح مل سکتا ہوں۔ ان سے کہا گیا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لو جہاں وہ گم ہو جائے اس جگہ وہ آپ کو مل جائے گا۔ اپنے بھائی یوشع بن نون کے ہمراہ چل پڑے اور زنبیل میں مچھلی رکھ دی۔ جب دونوں ایک پتھر کے پاس پہنچے اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے۔ مچھلی نے زنبیل سے کھسک کر سمندر میں اپنا راہ بنا لیا اور یہ حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لئے باعث تعجب تھا پھر وہ دونوں باقی رات اور دن چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم کو کہا۔ ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر نے ہمیں تھکا دیا اور موسیٰ جب تک اس جگہ سے جس کا آپ کو حکم دیا گیا آگے نہیں نکل گئے تھکاوٹ نے آپ کو مس بھی نہیں کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس کے خادم نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے جب ہم پتھر کے پاس گئے تو میں اس کا ذکر کرنا بھول گیا کہ مچھلی کھسک کے دریا میں چلی گئی تھی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا وہی جگہ ہے جس کی ہم کو تلاش تھی اور وہ دونوں اپنے قدموں پر واپس لوٹے، جب وہ دونوں پتھر کے پاس پہنچے تو (دیکھا) ایک مرد کپڑے اوڑھے ہوئے (آرام کر رہا ہے) حضرت موسیٰ نے سلام دیا تو خضر نے کہا (جس زمین میں سلام معروف نہیں اس جگہ یہ سلام کہاں سے آ گیا یا تو وہ بلاد کفر میں تھے یا ان کی تحیت کوئی اور تھی) آپ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ خضر نے کہا بنی اسرائیل کا موسیٰ، فرمایا ہاں بنی اسرائیل کا موسیٰ، موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ حضرت خضر نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔ اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو علم عطا کیا ہے وہ آپ کے پاس نہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو سکھایا وہ میں نہیں جانتا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ اور وہ دونوں سمندر کے کنارے چلتے رہے اور ان کے پاس کشتی نہیں تھی، پھر ایک کشتی ادھر سے گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بٹھا لو۔ اور حضرت خضر کو انہوں نے پہچان لیا اور ان کو بلا کرایہ لئے سوار کر لیا، اور ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر نے کہا میرا اور تمہارا علم بنسبت اللہ کے علم کے ایسا ہی ہے جیسے چڑیا کی چونچ اور سمندر کا پانی بلکہ اس سے بھی کم پھر حضرت خضر کشتی کی ایک تختی کی طرف گئے اور اسے کھینچ لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا انہوں نے ہمیں بلا معاوضہ سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی میں شگاف کر ڈالا تا کہ کشتی

تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا) فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَاِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ مِنْ اَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَاْسَهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ مُوْسٰى (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ) (قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهٰذَا اَوْكَدُ (فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ ، اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ) قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُوْلِهٖ

والوں کو تو غرق کر دے۔ حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔ موسیٰ نے کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو، یہ پہلا (مسئلہ) تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی پھر دونوں چل پڑے (دیکھا) ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے (اس بچے کا نام جیسون یا جیسور بن ملاس اور والدہ کا نام رحمی تھا) حضرت خضر نے اس کا سر اوپر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کو تن سے جدا کر دیا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی۔ خضر نے کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں (دوسری دفعہ قلت صبر اور ترک وصیت پر روبرو عتاب) میں یہ زیادہ مؤکد ہے۔ پھر دونوں چل پڑے یہاں تک کہ وہ ایک گاؤں میں آئے اور ان سے کھانا طلب کیا۔ گاؤں والوں نے ضیافت سے انکار کر دیا پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گری چاہتی ہے۔ خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا (امام ثعلبی کا کہنا ہے کہ دیوار کی بلندی دو سو گز جو گزان گاؤں والوں کا تھا اور دیوار کا طول پانچ سو گز اور عرض پچاس گز تھا) حضرت موسیٰ نے خضر سے کہا اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے، خضر نے کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحمت فرمائے ہم چاہتے تھے کہ کاش حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اور حالات بھی ہمیں بیان کر دیتا۔

بَابُ مَنْ سَاَلَ وَهُوَ قَائِمًا عَالِمًا جَالِسًا

باب 87:- جو شخص کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے (دینی مسائل) پوچھے

۱۲۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَّيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ قَالَ وَمَا رَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

(123) حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں جنگ کرنا کیسا ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی غیرت کی بناء پر، تو آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ (حضرت ابوموسیٰ اشعری) فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا سائل کی طرف سر اٹھانا اس کے کھڑے ہونے پر (دلیل) ہے اور آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے وہی اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے۔

بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب 88:- رمی جمار کے وقت فتویٰ پوچھنا

۱۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ اَحْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا)

۱۲۵- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَّعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْاَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ قَالَ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ) وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ هٰكَذَا فِيْ قِرَائَتِنَا

بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَّقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ، فَيَقَعُوْا فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ

۱۲۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ

(124) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجرہ کے پاس دیکھا کہ لوگ آپ سے (مسائل) پوچھ رہے تھے، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمی جمار سے قبل قربانی کر لی۔ فرمایا اب رمی جمار کر لے تجھ پر کوئی حرج نہیں، دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا۔ فرمایا اب قربانی کر لے تجھ پر کوئی حرج نہیں اور آپ سے جو چیز پوچھی گئی جو آگے پیچھے ہوگئی تھی تو آپ نے یہی فرمایا اب کر لو کچھ حرج نہیں۔

باب 89:- ارشادِ باری تعالیٰ کہ تمہیں تھوڑا علم دیا گیا

(125) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی ویران جگہ میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ تو یہود کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو بعض نے بعض سے کہا ان سے روح کے متعلق سوال کرو اور بعض نے کہا نہ پوچھو۔ (اس خوف سے) کہ وہ اس کے متعلق ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناپسندیدہ ہو اور بعض نے کہا ہم ضرور پوچھیں گے اور ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے ابوالقاسم روح کیا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ میں کھڑا ہو گیا جب (وحی کی حالت میں جو کرب تھا) آپ سے دور ہو گیا تو فرمایا اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ اعمش کہتے ہیں ہماری قرأت میں اس طرح سے (وَمَا اُوْتُوْا) یعنی بصیغۂ غائب،

باب 90:- جس نے بعض جائز چیزوں کو اس خوف سے چھوڑ دیا کہ کہیں ناسمجھ لوگ اس سے زیادہ سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں

(126) اسود بن یزید نخعی کہتے ہیں مجھ سے ابن زبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اکثر آپ سے راز کی باتیں کرتی تھیں تو کعبہ کے متعلق انہوں نے کیا بیان کیا ہے۔ میں نے کہا، حضرت عائشہ صدیقہ نے مجھے فرمایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ اگر تمہاری قوم اسلام میں نئی نئی نہ آئی ہوتی، ابن زبیر کہتے ہیں (میں نے اسود کو یاد دلایا

ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد بکفر بھی فرمایا ہے) یعنی ان کا دوبارہ کافر ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں کعبہ کو شہید کرتا اور اس کے دو دروازے لگاتا۔ ایک دروازے سے لوگ اندر داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے پھر عبداللہ بن زبیر نے اپنے دور حکومت میں (جس طرح نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے) ایسا ہی کیا۔

بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ اَنْ لَّا يَفْهَمُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

باب 91:- جو شخص علمی بات بتانے کے لئے لوگوں میں سے بعض کو خاص کر لے اس خیال سے کہ وہ (دوسرے لوگ) یہ بات نہ سمجھ سکیں گے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کو وہ باتیں بتاؤ جو وہ سمجھ سکیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلایا جائے

۱۲۷- حَدَّثَنَا بِهٖ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرَّبُوْذٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ

(127) ہمیں یہ حدیث عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کی انہوں نے معروف بن خربوذ سے اور انہوں نے ابوطفیل عامر بن واثلہ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو شخص علمی بات بتانے کے لئے (آخر حدیث تک) یعنی (امام بخاری نے اس اثر کو ترجمۃ الباب میں تعلیقاً نقل کرنے کے بعد اس کی سند بیان فرمادی)

۱۲۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا

(128) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ آپ کے ساتھ سوار تھے۔ اے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ عرض کیا لبیک یا رسول ﷺ وسعدیک یعنی (یہ غلام آپ کی خدمت کے لئے بار بار حاضر ہے) فرمایا جو شخص صدق دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو نہ بتادوں اور وہ خوش ہو جائیں فرمایا ابھی نہیں (کیونکہ) لوگ اس پر بھروسہ کرتے ہوئے (باقی اعمال کو ترک کر دیں گے) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت (کتمان حدیث کی وجہ سے) گناہ سے بچنے کے لئے ہم کو بتادیا۔

۱۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ

(129) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا میں لوگوں کو اس کی

قَالَ لَا اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَکِلُوْا

بَابُ الْحَیَاءِ فِی الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَّا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ وَّلَا مُسْتَکْبِرٌ وَّقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَمْنَعْهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَّتَفَقَّهْنَ فِی الدِّیْنِ

۱۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَائَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِیْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ فَبِمَ یُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

۱۳۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَّا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِیَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَادِیَةِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاسْتَحْیَیْتُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَحَدَّثْتُ اَبِیْ بِمَا وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لِیْ كَذَا وَكَذَا

بَابُ مَنِ اسْتَحْیٰی فَاَمَرَ غَیْرَهٗ بِالسُّؤَالِ

۱۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّنْذِرٍ الثَّوْرِیِّ عَنْ مُّحَمَّدِ ابْنِ

بشارت نہ سنادوں۔ فرمایا نہیں مجھے خوف ہے کہیں اس پر اکتفانہ کرلیں۔

باب 92:- علم (سیکھنے) میں حیا کرنا مجاہد فرماتے ہیں حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم نہیں سیکھ سکتا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ انہیں دین کے سمجھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی

(130) حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات کے بیان میں حیا کا (حکم نہیں دیتا) کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل (واجب) ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب وہ رطوبت دیکھ لے (تو غسل واجب ہے) ام سلمہ ؓ نے (بوجہ حیاء) اپنا چہرہ چھپالیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اگر عورت کو احتلام نہ ہو تو) بچہ اس کی ہم شکل کیوں پیدا ہوتا ہے۔

(131) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ (بوجہ کثرت خیر ونفع) مسلمان کی مثل ہے۔ مجھے بتاؤ، وہ درخت کون سا ہے اور لوگوں کا خیال جنگلی درختوں کی طرف چلا گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن (بوجہ حیاء) نہ بتا سکا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اس درخت کے متعلق بتائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے عبداللہ کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ اپنے باپ عمر فاروق ؓ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ بات تم نے اس وقت کہی ہوتی تو مجھے اتنے (سرخ اونٹوں وغیرہ) سے بھی محبوب ہوتی۔

باب 93: جو خود پوچھنے سے شرمائے دوسرے شخص سے کہے تم پوچھو

(132) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں میں ایک ایسا مرد تھا (جس کو) بکثرت مذی آتی (عورت سے قسمی کھیل کے وقت جو پانی نکلتا ہے اسے مذی کہتے

الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَنْ يَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ

ہیں) میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو کہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے یعنی (کیا مذی سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں) تو حضرت مقداد نے آپ سے (اس کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں صرف وضو ہی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب 94:- مسجد میں علم کا ذکر اور افتاء

۱۳۳- حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(133) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے مسجد (نبوی) میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کیا حکم دیتے ہیں کہ ہم احرام کہاں سے باندھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل مدینہ ذوالحلیفہ، اہل شام جحفہ اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ یعنی (اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں) میں رسول اللہ ﷺ سے نہیں سمجھ سکا۔ (اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ کے قول میں کسی کا گمان بھی محقق ہے یہ آپ کی شدت ورع پر قوی دلیل ہے)

بَابٌ مَّنْ اَجَابَ السَّائِلَ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَاَلَهُ

باب 95:- جس نے سائل کو اس کے سوال سے زیادہ بتایا

۱۳۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ

(134) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرد نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا جو شخص احرام کی حالت میں ہے وہ کیا پہنے تو آپ نے فرمایا نہ کرتہ پہنے نہ عمامہ اور نہ شلوار پہنے اور نہ ٹوپی اور نہ وہ کپڑا جو زرد رنگ کی گھاس اور زعفران سے رنگا ہوا ہو اور اگر جوتا نہ ملے تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

(4) کتاب الوضو

اس کتاب میں 75 ابواب ہیں اور 109 یا 115 احادیث ہیں اور 26 احادیث معلقہ اور 9 متابعات ہیں۔

بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ وَمَا جَآءَ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ

باب 96:- جو اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آیا ہے

(اے ایمان والوں) جب نماز کیلئے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور

اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُئُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّاَ اَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا وَّلَمْ يَزِدْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّكَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِيْهِ وَاَنْ يُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (سورۂ مائدہ آیت 6) امام بخاری فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرما دیا کہ وضو میں (اعضاء) کا ایک ایک بار (دھونا) فرض ہے اور آپ نے وضو کرتے ہوئے (اعضاء) کو دو دو مرتبہ اور تین بار بھی دھویا ہے۔ البتہ تین سے زیادہ نہیں دھویا۔ اور اہل علم نے وضو میں اسراف جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے متجاوز ہو مکروہ سمجھا ہے۔

بَابٌ لَّا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب 97:- بلا وضو نماز قبول نہیں

۱۳۵- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

(135) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے وضو ہوا جب تک وضو نہ کر لے اس کی نماز قبول نہیں۔ حضرموت کے ایک شخص نے عرض کیا اے ابو ہریرہ حدث کیا ہے فرمایا فساء یا ضراط یعنی (ہوا کا خارج ہونا) بلا آواز خارج ہونے والی ہوا کو فساء اور آواز سے نکلنے والی ہوا کو ضراط کہتے ہیں)

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

باب 98:- وضو کی فضیلت اور وضو سے جن کے اعضاء روشن ہوں گے (ان کی دوسروں پر فضیلت ہوگی)

۱۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ

(136) نعیم بن عبداللہ مجمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد (نبوی) کی چھت پر چڑھا (ابو ہریرہ) نے وضو کیا اور فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے میری امت آثار وضو کی وجہ سے قیامت کے دن غر المحجلین کے (نام) سے بلائے جائیں گے۔ تم میں سے جو بھی سفیدی کو لمبا کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ کرے یعنی (جو اعضا وضو میں دھوئے جاتے ہیں ان میں مبالغہ کرے یعنی منہ کی جانب گردن تک اور ہاتھوں کو مونڈھوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک اور طوالت غر المحجلین سے یہی مراد ہے اور یہ علماء کے نزدیک مستحب ہے) (فتح الباری)

بَابٌ لَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ

باب 99:- شک کی وجہ سے وضو نہ کرے جب تک (وضو ٹوٹنے) کا یقین نہ ہو جائے۔

۱۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي

(137) عباد بن تمیم فرماتے ہیں ان کے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی انصاری) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک مرد کی شکایت کی جسے وہم رہتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز یعنی (ہوا کے خارج ہونے) کو محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا اس وقت تک نماز

الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ اَوْ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

بَابُ التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهٗ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَاَ (اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ)

بَابُ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ

۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

نہ توڑے جب تک کہ (ہوا کے نکلنے) کی آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کرے۔

باب 100:- وضو میں تخفیف کے جواز کا بیان

(138) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آئی، پھر آپ نے نماز پڑھی اور کبھی سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کروٹ کے بل لیٹے اور خراٹوں کی آواز آئی۔ علی بن المدینی کہتے ہیں پھر سفیان بن عیینہ ایک بار اس حدیث کو مختصر اور ایک دفعہ طویل عمرو بن دینار سے اور وہ کریب بن ابی مسلم اور وہ ابن عباس سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو یعنی جب رات کا بعض حصہ تھا تو کھڑے ہوئے تو لٹکی ہوئی مشک سے خفیف سا وضو فرمایا اور عمرو بن دینار نے آپ کی تقلیل و تخفیف کی صفت بیان فرمائی یعنی (ایک بار سے زیادہ نہ دھونا تقلیل ہے اور اعضا کا زیادہ نہ ملنا تخفیف ہے) اور کھڑے ہو کر آپ نے نماز پڑھی (ابن عباس فرماتے ہیں) میں نے وضو کیا جیسے آپ نے وضو فرمایا پھر آ کر میں آپ کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور سفیان بن عیینہ کبھی کہتے ہیں بائیں جانب کھڑا ہو گیا اور آپ نے مجھے پھیر کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھا نماز پڑھی پھر لیٹے لیٹے سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آئی۔ پھر آپ کے پاس موذن آیا اور نماز کا بتایا۔ آپ کھڑے ہوئے اور اس کے ہمراہ نماز کے لئے چلے گئے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی (لیکن) وضو نہیں فرمایا۔ (سفیان) کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا لوگ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں محو خواب ہوتیں اور آپ کا دل نہیں سوتا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے عبید بن عمیر سے کہتے سنا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہے پھر انہوں نے اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ کی تلاوت فرمائی۔ (سورۃ الصافات آیت 102)

باب 101:- وضو پورا کرنا اور تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضو پورا کرنا یعنی اچھی طرح (اعضاء) دھونا

(139) اسامہ بن زید فرماتے ہیں انہوں نے کریب مولیٰ ابن عباس کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ یعنی (نویں ذوالحجہ) کو واپس ہوئے یہاں تک کہ جب شعب (حاجیوں کے لئے معلوم جگہ) میں پہنچے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

سواری سے اترے اور پیشاب کیا پھر وضو فرمایا (لیکن) پورا وضو نہیں کیا یعنی (تمام اعضا کو ایک ایک بار دھویا) میں نے عرض کیا (کیا آپ) نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا نماز کا (وقت) آگے ہے یعنی (مزدلفہ میں پڑھیں گے) پھر آپ سوار ہوئے جب مزدلفہ میں آئے تو سواری سے اترے اور وضو کیا اور پورا وضو کیا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ (اس کے بعد) ہر ایک نے اپنا اپنا اونٹ بٹھالیا پھر عشاء کی نماز کی تکبیر کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھی اور ان دونوں یعنی (مغرب وعشاء) کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

باب 102:- دونوں ہاتھوں سے ایک چلو پانی کے ساتھ منہ کا دھونا

۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِّنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهٗ يَعْنِيْ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

(140) عطاء بن یسار راوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا۔ ایک چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے پانی کا ایک چلو لیا اور ایسے کیا (یعنی) دوسرے ہاتھ کی طرف نسبت کرتے ہوئے (مراد یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے) منہ دھویا پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا (اس کے بعد) پھر ایک چلو پانی لیا اور داہنے پاؤں پر تھوڑا تھوڑا انڈیلا اور دھویا پھر ایک چلو پانی لیا اور بائیں پاؤں کو دھویا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ الْوِقَاعِ

باب 103: ہر حال میں بسم اللہ پڑھنا چاہئے۔ (یہاں تک) کہ جماع کے وقت بھی یعنی (جب جماع کا ارادہ کرے)

۱۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ

(141) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس حدیث کی روایت کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ پڑھے بسم اللہ اے اللہ شیطان کو ہم سے دور رکھ اور تو نے جو ہمیں عطا کیا اس سے بھی شیطان کو دور رکھ، اگر ان کے درمیان بچے کا فیصلہ ہو چکا ہے (تو اس بچے کو شیطان) تکلیف نہیں پہنچائے گا۔

بَابٌ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۴۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادٍ اِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ

بَابُ وَضْعِ الْمَآءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۱۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْئًا قَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

بَابٌ لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ جِدَارٍ اَوْ نَحْوِهٖ

۱۴۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا

بَابٌ مَنْ تَبَرَّزَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ

۱۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ

باب 104:- بیت الخلاء جاتے وقت کیا پڑھے۔ یعنی (جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے)

(142) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے کا (ارادہ) فرماتے تو یہ (الفاظ) کہتے اے اللہ میں تجھ سے مذکر اور مونث شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یا) ناپاکیوں اور تکلیف دینے والی مثلاً سانپ وغیرہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

باب 105:- (بیت الخلاء میں) رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا

(143) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا (جب باہر تشریف لائے) تو فرمایا یہ (وضو کا پانی) کس نے رکھا ہے آپ کو بتایا گیا کہ (ابن عباس نے رکھا ہے) تو آپ نے فرمایا اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

باب 106: پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے (ہاں) اگر عمارت یا دیوار یا اس کی مثل کوئی چیز ہو (بڑا پتھر، ستون وغیرہ)

(144) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لئے جائے تو نہ قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پشت، مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف (یہ خطاب اہل مدینہ کو ہے اور ان لوگوں کے لئے جن کا قبلہ اس سمت ہے کیونکہ ان کا قبلہ جنوب کی طرف بنتا ہے) (عمدۃ القاری)

باب 107:- جو شخص دو اینٹوں پر بیٹھ کر پاخانہ کرے

(145) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ بیت المقدس کی طرف، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اس کی مخالفت میں) فرماتے ہیں ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر رفع حاجت کے لئے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے

عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ قَالَ مَالِكٌ يَعْنِيْ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَلَا يَرْتَفِعُ عَنِ الْاَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْاَرْضِ

بیٹھے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (واسع بن حبان) سے کہا شاید کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں یعنی پیٹ کو رانوں سے ملانا مراد ہے۔ (واسع) کہتے ہیں بخدا میں نہیں جانتا، امام مالک فرماتے ہیں یعنی جو شخص نماز پڑھتا ہے اور زمین سے (سرین) کو نہیں اٹھاتا اس سے مراد وہ شخص ہے جو سجدہ کے وقت اپنی رانوں کو پیٹ سے ملاتا ہے۔

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْبَرَازِ

باب 108:- عورتوں کا رفع حاجت کے لئے باہر نکلنا

۱۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَآئَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ عِشَآءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ

(146) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رفع حاجت کے لئے رات کے وقت مناصع کی طرف جاتیں، مناصع (بقیع) کی ایک طرف کشادہ میلہ جس پر لوگ رفع حاجت کے لئے جاتے تھے) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے (یارسول اللہ) اپنی عورتوں کو پردہ کراؤ، لیکن آپ ایسا نہ کرتے کسی ایک رات عشاء کے وقت حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رفع حاجت کیلئے) نکلیں اور آپ طویل القامت تھیں۔ حضرت عمر نے پکارا اے سودہ میں نے تجھے پہچان لیا (اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ کام کرنا) اس خواہش کیلئے تھا کہ پردہ کے احکام نازل ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

۱۴۷- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِيْ حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ الْبَرَازَ

(147) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب ہو کر) فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے رفع حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دے دی ہے۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ (حاجت سے مراد) بول و براز ہے۔ (کتاب التفسیر میں یہ حدیث مفصل مروی ہے)

بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوْتِ

باب 109:- گھروں میں رفع حاجت کرنا

۱۴۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

(148) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے واسع بن حبان کو بتایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے رفع حاجت کرتے دیکھا۔

۱۴۹- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

(149) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے واسع بن حبان کو بتایا کہ ایک دن

بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ اَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کچی دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے (رفع حاجت کرتے) دیکھا۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَآءِ

باب 110:- پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔

۱۵۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ ابْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَجِيْءُ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا اِدَاوَةٍ مِّنْ مَاءٍ يَعْنِيْ يَسْتَنْجِيْ بِهٖ

(150) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے (باہر) نکلتے تو میں اور (انصار) کا ایک غلام (چمڑے کا ایک چھوٹا برتن) پانی سے بھرا ہوا اسے ساتھ لے کر آتے اور آپ اس سے استنجا کرتے۔

بَابٌ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَآءُ لِطُهُوْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادِ

باب 111:- جو شخص طہارت کے لئے اپنے ساتھ پانی لے کر جائے اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ (عویمر بن مالک) نے فرمایا کیا تم میں (یہ خطاب علقمہ بن قیس کے لئے ہے) وہ صاحب نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ اپنے ساتھ رکھتا ہے یعنی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

۱۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَّا مَعَنَا اِدَاوَةٌ مِّنْ مَاءٍ

(151) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک غلام یعنی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) پانی سے بھرا ایک ڈول پانی کا لیکر آپ کے پیچھے جاتے۔

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَآءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب 112:- استنجا کے لئے پانی کے ساتھ نیزہ لے کر جانا (یہ نیزہ نجاشی نے آپ کو بطور ہدیہ دیا تھا)

۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَاءٍ وَّعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ

(152) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لئے باہر (کھلی فضا) میں جاتے تو میں اور ایک غلام ایک ڈول پانی اور نیزہ لے جاتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے، شعبہ کہتے ہیں عنزہ وہ ڈنڈا ہے جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا ہوتا ہے۔ (اور اگر لوہا اوپر لگا ہوا ہو تو اسے سنان کہتے ہیں)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ

بَابٌ لَا يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ اِذَا بَالَ

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۵۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا اَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاَتَيْتُهُ بِاَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِيْ فَوَضَعْتُهَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى اَتْبَعَهُ بِهِنَّ

بَابُ لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

۱۵۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ

باب 113:- دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

(153) ابوقتادہ الحارث انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا میں آئے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو مس نہ کرے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

باب 114:- جب بول کرے تو اپنے عضو خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے

(154) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بول کرے تو اپنے عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور نہ برتن میں (پانی پیتے وقت) سانس لے۔

باب 115:- ڈھیلوں سے استنجا کرنا

(155) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے نکلے تو میں آپ کے پیچھے چل دیا۔ (اور آپ کی عادت مبارکہ تھی چلتے وقت) پیچھے نہیں دیکھتے تھے۔ (ابوہریرہ کہتے ہیں) میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا مجھے پتھر کے (ڈھیلے) تلاش کر دو۔ میں اس سے استنجا کروں یا اس کی مثل کوئی اور لفظ استعمال فرمایا (اے ابوہریرہ) ہڈی اور گوبر نہ لانا (ابوہریرہ کہتے ہیں) میں اپنے کپڑے کی ایک طرف میں چند پتھر (اکٹھے) کر کے لایا اور آپ کے ایک پہلو میں رکھ دیئے اور میں نے اپنا منہ موڑ لیا تو جب آپ نے رفع حاجت کر لیا تو (اس کے بعد) ان پتھروں سے استنجا کیا۔

باب 116:- گوبر سے استنجا نہ کرے

(156) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے گئے اور مجھے حکم دیا تین پتھر لے کر آؤ۔ مجھے دو پتھر مل گئے اور تیسرا باوجود تلاش کے نہ ملا تو میں نے (خشک) گوبر کا ایک ٹکڑا لے کر (وہ تینوں) آپ کو دے دیئے۔ آپ نے دو پتھر لے لئے اور گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔ ابواسحاق کا یہ کہنا کہ مجھے ابو

الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ

بَابُ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

بَابُ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۱۵۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

بَابُ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّلٰكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ عُثْمَانُ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ

عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا بلکہ عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا۔ (امام بخاری اس کی تائید میں تعلیقاً یہ روایت نقل کی) ابراہیم بن یوسف نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ابو اسحاق سے اور ابو اسحاق نے عبدالرحمٰن بن اسود سے اس حدیث کو بیان فرمایا۔ (اس طرح ابو اسحاق ابراہیم بن یوسف کے دادا لگتے ہیں)

باب 117:- وضو میں اعضا ایک ایک بار دھونا

(157) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا (اور اعضا کو) ایک ایک بار دھویا۔

باب 118:- وضو میں اعضا دو دو بار دھونا

(158) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دو دو بار دھویا۔

باب 119:- وضو میں ہر عضو کا تین تین بار دھونا

(159) حمران بن ابان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) کہتے ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے (پانی) کا برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ اور ہاتھوں اور کہنیوں تک تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو شخص میری طرح وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے اور ان میں خیال دنیاوی نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (وعن ابراہیم الی آخر الحدیث حافظ عسقلانی وعینی نے ایک مستقل روایت لکھی ہے) اور عروہ حمران بن ابان سے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر قرآن کی یہ آیت نہ ہوتی تو میں آپ کی حدیث بیان نہ کرتا۔ (فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے (بعد) نماز ادا کرے تو اس نماز اور آئندہ نماز کے درمیان

رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ الْاٰيَةَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ)

جتنے گناہ ہوئے بخش دیئے جاتے ہیں (یعنی) جب دوسری نماز شروع کرتا ہے۔ عروہ کہتے ہیں وہ آیت یہ ہے بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ آیت 159)

بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوْءِ ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 120:- وضو میں ناک صاف کرنا' اس کو حضرت عثمان، عبداللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

۱۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ

(160) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور استنجا کے لئے طاق ڈھیلے استعمال کرے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

باب 121:- استنجا کیلئے طاق ڈھیلے استعمال کرے

۱۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِيْ وَضُوْئِهِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

(161) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب کوئی شخص وضو کرے تو ضرور ناک میں پانی ڈالے پھر اس کو صاف کرے اور جو شخص استنجا کے لئے ڈھیلے لے تو چاہئے کہ طاق استعمال کرے اور جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے ضرور دھوئے۔ اس لئے کہ کوئی نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب 122:- دونوں پاؤں دھولے اور ان پر مسح نہ کرے

۱۶۲- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَنَا الْعَصْرُ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّاُ وَنَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

(162) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے جب ہم سے ملے تو نماز عصر کا وقت تنگ ہو چکا تھا اور ہم نے وضو کرنا شروع کر دیا۔ (جلدی کی وجہ سے) ہم پاؤں پر مسح کر رہے تھے۔ آپ نے بآواز بلند پکارا اور دو تین مرتبہ فرمایا ایڑیوں کیلئے جہنم کی آگ کا سخت عذاب ہے۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب 123:- وضو میں کلی کرنا، اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زید نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

۱۶۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِى الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(163) حمران بن اُبان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے (آزاد کردہ) غلام کہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اس پانی کے برتن سے (پانی) ڈالا اور ان کو تین بار دھویا پھر اس پانی میں اپنا داہنا ہاتھ ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ہر پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا اور فرمایا جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعت پڑھی اور ان دونوں میں کوئی خیال نفسانی نہ لایا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے گناہ معاف کر دے گا۔

بَابُ غَسْلِ الْاَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّاَ

باب 124:- ایڑیاں دھونا اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھوتے

۱۶۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ قَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

(164) محمد بن زیاد کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے تو میں نے سنا حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا وضو پورا کرو کیونکہ ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کی آگ سے ایڑیوں کو عذاب ہے۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِى النَّعْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب 125:- جوتے پہنے ہوئے دونوں پاؤں کا دھونا اور ان پر مسح کرنا (جائز) نہیں

۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِىَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّىْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ

(165) عبید بن جراح فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابو عبدالرحمن میں نے دیکھا آپ میں چار عادتیں ایسی ہیں جو میں نے آپ کے دوسرے اصحاب میں نہیں پائیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ کون سی عادتیں ہیں، اے ابن جریج۔ عرض کیا (کعبہ کے چار) ارکان میں آپ دو رکن (رکن یمانی اور حجر اسود) کو مس کرتے ہیں اور میں نے دیکھا آپ ستیہ جوتا پہنتے ہیں اور زرد خضاب استعمال کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں لوگ جب چاند دیکھتے ہیں تو احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ یوم ترویہ (یعنی آٹھویں ذوالحج) کو احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ارکان کعبہ میں سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود

السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

کے علاوہ کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ صاف اور نرم جوتیاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہنے دیکھا ہے اور اس میں وضو کرتے ہوئے بھی اور میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے لہٰذا میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے والا معاملہ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی سیدھی کھڑی نہ ہو جاتی۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

باب 126:- وضو اور غسل کرنے کے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا

۱۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا

(166) حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے والی عورتوں کو (غسل کا طریقہ بتاتے ہوئے) فرمایا دائیں طرف سے اور وضو کی جگہوں سے شروع کرو۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

(167) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھا کرنے اور طہارت وغیرہ جملہ امور میں داہنی طرف سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے۔

بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوْءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ

باب 127:- جب نماز کا وقت قریب ہو تو وضو کے لئے پانی کی تلاش کرنا، حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں صبح کی نماز کا وقت آ گیا تو پانی کی تلاش کی گئی جب نہ ملا تو آیۂ تیمم نازل ہوئی (نزول کی نسبت تیمم کی طرف مجاز عقلی ہے)

۱۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

(168) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درانحالیکہ نماز عصر کا وقت قریب ہو چکا تھا (یہ مقام زوراء کا واقعہ ہے) لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا اور ان کو نہ ملا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا (جس سے ایک آدمی وضو کر سکتا تھا) رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ (حضرت انس) فرماتے ہیں آپ کی انگلیوں کے نیچے سے (مثل چشمہ) پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا۔

بَابُ الْمَآءِ الَّذِی یُغْسَلُ بِهٖ شَعَرُ الْاِنْسَانِ

وَکَانَ عَطَاءٌ لَا یَرٰی بِهٖ بَاْسًا اَنْ یُّتَّخَذَ مِنْهَا الْخُیُوْطُ وَالْحِبَالُ وَسُؤْرِ الْکِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِی الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِذَا وَلَغَ فِیْ اِنَاءٍ لَّیْسَ لَهٗ وَضُوْءٌ غَیْرُهٗ یَتَوَضَّاُ بِهٖ وَقَالَ سُفْیَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَیْنِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا) وَهٰذَا مَآءٌ وَفِی النَّفْسِ مِنْهُ شَیْءٌ یَتَوَضَّاُ بِهٖ وَیَتَیَمَّمُ

باب 128:- اس پانی کا حکم جس سے انسان کے بال دھوئے جائیں

اور عطاء بن رباح انسان کے بالوں سے ڈوریاں اور رسیاں بنانا جائز سمجھتے تھے اور کتے کے جھوٹے اور اس کے مسجد میں آمد و رفت کا حکم امام زہری فرماتے ہیں جب کتے نے کسی برتن میں منہ ڈال دیا اور اس کے علاوہ وضو کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی اور پانی نہیں تو (کتے کے جھوٹے) پانی سے وضو کر لے۔ اور سفیان ثوری فرماتے ہیں یہ حکم یعنی (کتے کے جھوٹے سے وضو کرنا) اللہ تعالیٰ عزوجل کے فرمان اگر پانی نہ ملے تو تیمم سے مستفاد ہے اور یہ بھی ایک پانی ہے (اگرچہ) دل میں اس کے متعلق پھس پھس وسوسہ رہے گا۔ لہٰذا اس سے وضو کر لیا جائے (اور وضو کے بعد احتیاطاً) تیمم بھی کر لے۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِیْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ عِنْدِیْ شَعَرَةٌ مِّنْهُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

(169) ابن سیرین کہتے ہیں میں نے عبیدہ (بن عمرو سلمانی) سے کہا ہمارے پاس کچھ موئے مبارک ہیں ہم نے ان کو حضرت انس کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا ہے تو عبیدہ نے کہا اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال) مجھے سب کائنات سے عزیز و محبوب ہوتا۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ

(170) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جب (حجۃ الوداع) میں اپنے سر مبارک کے بال کٹوائے تو سب سے پہلے جس شخص نے آپ کے بال مبارک لئے تھے وہ ابو طلحہ تھے۔ (ابو طلحہ ام سلیم والدہ حضرت انس کے خاوند اور آپ کے سوتیلے باپ تھے)

بَابٌ : اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِی الْاِنَآءِ

باب 129:- جب کتے نے برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لیا

۱۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعًا

(171) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے کسی ایک کے برتن سے پانی پی لے تو چاہیے کہ اس (برتن) کو سات مرتبہ دھوئے۔

۱۷۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰی کَلْبًا یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ

(172) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل) کے ایک مرد نے ایک کتے کو دیکھا جو بوجہ پیاس تر مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے اپنا (چمڑے) کا موزہ لیا (اور اس میں پانی بھرا) اور ایک ایک چلو لیکر اس کو پلانا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو

فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَعْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ

گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی جزا (کے عوض) جنت میں داخل فرما دیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے اور مسجد میں کسی جگہ پانی نہ چھڑکتے۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا اٰخَرَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى كَلْبٍ اٰخَرَ

(173) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کتے کے شکار کے حکم کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑو اور اس نے اس کو مار دیا تو کھالو اور جب اس نے (خود) اس شکار سے کھالیا تو نہ کھاؤ، کیونکہ وہ اپنے لئے شکار کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کبھی میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور وہاں دوسرا کتا بھی پاتا ہوں فرمایا (یہ شکار) بھی نہ کھاؤ کیونکہ تو نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی نہ کہ دوسرے پر۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ مِنَ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ

باب 130:- جن کے نزدیک وضو فقط جو قبل و دبر سے نکلنے والا

یعنی (پاخانہ اور پیشاب) سے فرض ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا (سورہ مائدہ آیت 6) اور عطاء بن رباح اس شخص کے متعلق جس کی دبر سے کیڑا یا قبل سے مثل جوں وغیرہ خارج ہو کہتے ہیں وہ وضو کا اعادہ کرلے اور جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں جب نماز میں کوئی قہقہہ لگائے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں اگر کسی نے بال مونڈے یا ناخن ترشوائے یا اپنے موزے اتارے اس پر وضو کرنا ضروری نہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سوائے حدث کے وضو لازم نہیں۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ سے مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ ذات الرقاع میں تھے۔ ایک آدمی کو تیر مارا گیا اور اس کے جسم سے بہت زیادہ خون بہہ نکلا۔ (اس کے باوجود) اس نے اپنی نماز جاری رکھی۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں مسلمان ہمیشہ (زخمی ہونے کے باوجود) انہی زخموں میں (اگر خون نہ بہہ رہا ہو) تو نماز پڑھتے رہتے، طاؤس بن کیسان، محمد بن علی بن حسین بن علی، عطاء بن ابو رباح اور اہل حجاز کہتے ہیں اس خون میں (جو نہ بہنے والا ہو) وضو لازم

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ نَحْوُ الْقَمْلَةِ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ اَخَذَ مِنْ شَعَرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ اَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُوْنَ

يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّعَطَاءٌ وَّاَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ وَّعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَبَزَقَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيْمَنْ يَّحْتَجِمُ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ

نہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے چہرے کی پھنسی کو نچوڑا اور اس سے خون نکلا اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ (حنفیہ کے نزدیک خود نکلنے والا خون ناقض وضو ہے اور جو خون نکالا جائے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھنسی سے خون نکالا یہ ناقض وضو نہیں) اور حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ نے خون (نماز میں) تھوکا اور بدستور نماز پڑھتے رہے (حنفیہ کے نزدیک پیٹ سے آنے والا خون مطلقاً ناقض وضو نہیں اور جو خون دانتوں سے نکلتا ہے اگر تھوک پر خون کا غلبہ ہو تو ناقض وضو ہے ورنہ نہیں) اور عبداللہ بن عمر، حسن بصری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے پچھنا لگوایا وہ فقط پچھنے والی جگہ کو دھو لے اس پر وضو دوبارہ کرنا لازم نہیں۔ (کیونکہ یہ خون نکالا گیا ہے خود نکلنے والا نہیں)

۱۷۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِيْ الضَّرْطَةَ

(174) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ہمیشہ نماز میں ہی رہتا ہے یعنی (نماز کا ثواب) جب تک وہ مسجد میں (دوسری) نماز کا منتظر رہے تا آنکہ اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے ایک شخص اعجمی نے کہا اے ابو ہریرہ حدث کیا ہے۔ فرمایا آواز یعنی ہوا کا آواز سے خارج ہونا۔

۱۷۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

(175) عبید بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی سے آپ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ چھوڑے جب تک کہ (ہوا) کی آواز کا سننا یا بدبو کا پانا محسوس نہ کرے۔

۱۷۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّنْذِرٍ اَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَّذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ

(176) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسا آدمی تھا جس کی مذی بہت زیادہ نکلتی رہتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے سے میں حیا کرتا میں نے مقداد بن اسود سے کہا تم پوچھو۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا مذی میں صرف وضو ہی ہے۔ شعبہ بن حجاج نے اس حدیث کو سلیمان الاعمش عن منذر آخر تک اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۷۷- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ

(177) زید بن خالد کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کوئی شخص جماع کرے اور انزال نہ ہو اس کے متعلق بتایئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَّالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (اسی طرح) سنا ہے اور اس کے متعلق حضرت علی، زبیر، طلحہ، ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے اسی (وضو) کا حکم دیا۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَآءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ تَابَعَهٗ وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ وَّيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ الْوُضُوْءُ

(178) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصار کے آدمی (عتبان بن مالک) کو بلا بھیجا۔ جب وہ آیا تو اس کے سر سے (پانی) کے قطرے گر رہے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے تم کو جلدی بلا لیا۔ اس آدمی نے کہا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی معاملہ میں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو کرنا ہی ضروری ہے۔ وہب ابن جریر، نضر بن شمیل کی متابعت میں فرماتے ہیں۔ ہمیں اس حدیث کو شعبہ بن حجاج نے بیان کیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں غندر یعنی محمد بن جعفر اور یحییٰ بن سعید القطان نے اس حدیث کو سنداً و متناً شعبہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے اس حدیث میں یہ نہیں کہا (علیک الوضو) یعنی ان کی مروی حدیث میں لفظ (علیک الوضو) نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهٗ

باب 131:- کسی آدمی کا اپنے ساتھی کو وضو کرانا

۱۷۹- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَى الشِّعْبِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ فَقَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ

(179) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف پھر گئے۔ حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں آپ وہاں سے قضائے حاجت سے (فارغ ہوئے) تو میں پانی ڈالتا رہا اور آپ وضو فرماتے رہے۔ میں نے عرض کیا، کیا نماز کا یہیں (ارادہ) ہے فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے یعنی (مزدلفہ)

۱۸۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(180) مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ اپنی ضروری حاجت کے لئے تشریف لے گئے (فارغ ہونے کے بعد) آپ وضو کر رہے تھے تو مغیرہ یعنی (میں) نے آپ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنا منہ اور ہاتھ دھوئے اور سر اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ قِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهٖ

باب 132:- بلا وضو تلاوت قرآن حکیم و کتابت قرآن

وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَائَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَّقَالَ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ اِزَارٌ فَسَلِّمْ وَاِلَّا فَلَا تُسَلِّمْ

منصور نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ حمام میں تلاوت قرآن کرنا وخط کا بلا وضو لکھنا اس میں کوئی حرج نہیں، حماد بن ابوسلیمان ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں اگر (غسل کرنیوالے) پر تہبند ہو تو سلام دے ورنہ نہیں

۱۸۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرٰنَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

(181) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رات زوجہ رسول ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے اور یہ آپ کی خالہ تھیں (کہتے ہیں) میں تکیہ کے عرض میں پہلو کے بل لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس کے طول میں یہاں تک کہ جب آدھی رات یا اس سے تھوڑا پہلے یا کچھ بعد کا (وقت) ہوا تو رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو اس حالت میں اپنے چہرے کو ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور لٹکی ہوئی (پانی) کی مشک سے اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور نبی اکرم ﷺ کی طرح وضو کیا پھر آ کر آپ کی ایک جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ لیا اور دائیں جانب پھرنے کا (اشارہ فرمایا) پھر آپ نے دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں، پھر وتر پڑھے اس کے بعد لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آیا اور آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعت پڑھیں پھر آپ (مسجد) کی طرف تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ اِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

باب 133:- یہ باب اس شخص کے حکم میں ہے جسے غشی کا شدید دورہ پڑے وہ لازمی وضو کر لے

(یعنی اس میں اس شخص کا رد ہے جس کے نزدیک مطلق غشی ناقض وضو ہے) اور ناقض وضو وہ غشی ہے جو شدید ہو۔

۱۸۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ

(182) اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں، میں زوجہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ اس وقت سورج گرہن تھا (میں نے مسجد میں جھانک کر دیکھا) تو لوگ صف بستہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيْ مَآءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ

عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (بے وقتی نماز پڑھ رہے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی (سورج گرہن ہے) کہا اور سبحان اللہ۔ میں نے کہا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا ہاں (حضرت اسماء فرماتی ہیں) میں بھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ مجھ پر غشی غالب آنے لگی اور میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا جو چیز مجھے آج تک نہیں دکھائی گئی میں نے آج اس جگہ (جہاں میں کھڑا ہوں) میں نے دیکھ لی۔ حتیٰ کہ جنت اور جہنم کو بھی دیکھ لیا اور مجھ پر وحی نازل کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائش کئے جاؤ گے مثل یا قریب فتنہ دجال کے یعنی (فتنہ دجال کی مثل یا فتنہ دجال کے قریب) یہ (فاطمہ بنت منذر زوجہ ہشام بن عروہ کا شک ہے) کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ حضرت اسماء نے استعمال فرمایا۔ تمہارے ہر ایک کے پاس (فرشتے) بھیجے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا۔ اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے مومن یا موقن (فاطمہ کہتی ہیں) مجھے معلوم نہیں اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ کہا تھا۔ وہ (مومن یا موقن) کہے گا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جو ہمارے پاس معجزات و ہدایت لے کر آتے تھے ہم نے قبول کر لیا اور ایمان لے آئے اور اس کی پیروی کی۔ پس کہا جائے گا سو جاؤ (درانحالیکہ) تو نے اپنے اعمال و احوال کے سبب نفع پا لیا اور بلاشبہ ہم کو معلوم ہے تو اس پر مکمل ایمان و یقین رکھتا تھا اور منافق یا مرتاب یعنی (شک کرنے والا) فاطمہ کہتی ہیں۔ مجھے یاد نہیں حضرت اسماء نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا۔ وہ (منافق یا شک کرنے والا) کہے گا زیادہ معلوم نہیں جو لوگوں کو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

بَابُ مَسْحِ الرَّاْسِ كُلِّهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ) وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ اَيَجْزِيْ اَنْ يَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّاْسِ فَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

باب 134:۔ تمام سر کا مسح کرنا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اپنے سروں کا مسح کرو اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں عورت مرد کے قائم مقام ہے (وہ بھی) اپنے سر کا مسح کرے اور امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کیا بعض سر کا مسح کفایت کر جاتا ہے تو آپ نے عبداللہ بن زید کی حدیث سے حجت پکڑتے ہوئے فرمایا (یہ کافی نہیں)

۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

(183) حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے باپ (ابوعثمان یحییٰ بن عمارہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (عمرو بن ابی حسن) نے عبداللہ بن زید سے کہا اور وہ شخص عمرو بن یحییٰ کے مجازاً دادا ہیں (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کیا آپ دکھلا سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ وضو کس طرح فرماتے تھے۔ عبداللہ بن زید نے کہا ہاں پھر انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اس کو دو مرتبہ دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا پھر اپنے ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی اس کو آگے سے (شروع) کیا اور پیچھے لے گئے (یعنی) سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور ان کو (ہاتھوں) گدی تک لے گئے پھر ان دونوں کو اس جگہ تک واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا اس کے بعد اپنے پاؤں کو دھویا۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

باب 135:- دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا

۱۸۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِيْ حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهٖ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

(184) عمرو بن یحییٰ اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے راوی کہتے ہیں میں گواہ ہوں کہ عمرو بن ابی حسن نے عبداللہ بن زید سے نبی اکرم ﷺ کے وضو کے بارے سوال کیا تو آپ نے ایک (چھوٹا) برتن پانی کا منگوایا اور ان کو وضو کر کے دکھلایا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا وضو ہے (یعنی) برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا اس کے بعد ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا (تین چلو) سے کلی کی اور (تین چلو پانی) ناک میں ڈالا اور صاف کیا پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور منہ کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ ڈالا اور سر کا مسح کیا۔ یعنی دونوں ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ وَاَمَرَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَهْلَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا بِفَضْلِ سِوَاكِهٖ

باب 136:- لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔ جریر بن عبداللہ ؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ انکی مسواک کے مستعمل پانی سے وضو کریں

(اس حدیث نے علماء کو مشکل میں ڈال دیا کیونکہ امام بخاری کے ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں) اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور دار قطنی وغیرہما نے من طریق قیس بن ابی حازم عن عبداللہ بن جریر سے اس طرح روایت کی ہے کہ جریر بن عبداللہ ؓ مسواک کرنے کے بعد اس کے سرے کو پانی میں بھگو دیتے اور اپنے گھر والوں کو کہتے اس پانی سے وضو کرو۔

۱۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا

(185) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ کے سامنے عنزہ (نیزہ) تھا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا آپ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی، پھر ان دونوں (ابو موسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اس سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالو۔

۱۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهٖ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ

(186) ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے محمود بن ربیع نے بتایا اور محمود بن ربیع وہ ہیں جن کے کنویں سے پانی لیکر رسول اللہ ﷺ نے کلی فرمائی اور پانی ان کے چہرہ پر ڈال دیا اور وہ اس وقت بچے تھے، اور عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور اس کے غیر (مروان بن حکم) سے روایت کی۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں (مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم) ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتے ہوئے (دونوں) کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے غسالہ (کو حاصل کرنے) کے لئے صحابہ باہم لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے۔

بَابُ

باب 137:- حضور ﷺ کے وضو کے مستعمل پانی سے برکت حاصل کرنے کے بیان میں

۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

(187) سائب بن یزید فرماتے ہیں مجھے میری خالہ نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے وضو فرمایا تو میں نے وضو کے غسالہ سے (پانی) پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس کو دیکھ لیا اور (مہر نبوت) مثل زر الحجلہ (ایک پرندے کا نام جسے قبج بھی کہتے ہیں اور مونث کو مجلہ اور مذکر کو یعقوب اور (زر) بمعنی بیضہ) یعنی مثل مجلہ کے انڈے کے تھی۔

بَابٌ مَنْ مَّضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ

باب 138:- جو شخص ایک ہی چلو پانی سے کلی کرے اور ناک میں ڈالے

۱۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَا اَقْبَلَ وَمَا اَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(188) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی گرایا اور ان دونوں کو دھویا۔ (مسدد شیخ امام بخاری کا شک ہے) کہ عبداللہ بن زید نے کہا ثم غسل یعنی اپنے (منہ) کو دھویا یا یہ کہا کہ پھر ایک چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں ڈالا اور اس طرح تین بار کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے اور اس کے بعد سر کا مسح کیا جو حصہ اگلے سر کا ہے اور پچھلے سر کا اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر فرمایا اس طرح یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

بَابُ مَسْحِ الرَّاْسِ مَرَّةً

باب 139:- سر کا مسح ایک بار ہے

۱۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ اَبِي حَسَنٍ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ لَهُمْ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ وَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ مَسَحَ رَاْسَهٗ مَرَّةً

(189) عمرو بن یحییٰ اپنے باپ سے راوی وہ کہتے ہیں میرے چچا عمرو بن ابی حسن نے عبداللہ بن زید سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا میں اس کا گواہ ہوں۔ یعنی عبداللہ بن زید نے ایک برتن پانی کا منگوایا اور ان کو وضو کر کے دکھلایا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو تین مرتبہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور تین چلو پانی سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور صاف کیا پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور منہ کو تین بار دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا، اس کے بعد سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں کو پہلے آگے لائے اور پھر پیچھے لے گئے۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا تو دونوں کو دھویا اور وہیب کہتے ہیں (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) آپ نے اپنے سر کا ایک بار مسح فرمایا۔

بَابُ وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ وَتَوَضَّاَ عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ

باب 140:- مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گرم پانی اور ایک نصرانیہ عورت کے گھر سے فرمایا (اور مقصود یہ ہے کہ عورت کے جھوٹے پانی کا استعمال جائز ہے)

۱۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(190) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مرد اور عورتیں سب (ایک برتن) سے وضو کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا

بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْئَهُ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

۱۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةً فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ

باب 141:- نبی اکرم ﷺ کا اپنے وضو والے پانی کو بے ہوش شخص پر چھڑکنا۔

(191) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں مریض تھا کہ کوئی بات نہ سمجھ سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر چھڑکا، تو میں بات سمجھنے کے قابل ہو گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری میراث یعنی (ترکہ) کس کے لئے ہے۔ میرے تو فقط کلالہ ہی وارث ہیں (اولاد اور والد کے علاوہ باقی سب کلالہ ہیں) اس پر فرائض کی آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ

۱۹۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

باب 142:- کپڑے دھونے یا رنگنے کا برتن (لگن)، پیالے، لکڑی اور پتھروں کے برتن سے غسل اور وضو کرنا

(192) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز کا وقت ہو گیا جس کا گھر قریب تھا وہ کھڑا ہوا اور اپنے گھر (وضو کرنے کے لئے) چلا گیا اور کچھ لوگ رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک لگن لایا گیا اور اس میں پانی تھا اور لگن میں آپ کو اپنی ہتھیلی پھیلانے کی گنجائش نہ تھی اور تمام لوگوں نے (جو آپ کے پاس تھے) وضو کر لیا۔ اور ہم نے کہا یعنی حمید بن ابو حمید الطویل (جو حدیث کا راوی ہے) اے انس تم کتنے لوگ تھے فرمایا اسی اور کچھ زیادہ۔

(193) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پیالہ جس میں پانی تھا منگوایا پھر آپ نے اس میں ہاتھوں اور اپنے منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی۔

(194) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پانی نکالا اور پیتل کے برتن میں آپ کو پیش کیا اور آپ نے وضو فرمایا۔ آپ نے اپنے منہ کو تین بار اور ہاتھوں کو دو دو بار دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا (ہاتھ) آگے سے لے گئے اور پیچھے سے (واپس) لائے اور دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۹۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَاُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ

(195) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ نے دوسری ازواج سے میرے گھر میں اپنی تیمارداری کے لئے جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیکر اس طرح نکلے کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط کھینچ رہے تھے یعنی (لڑکھڑاتے ہوئے نکلے) اور وہ آدمی حضرت عباس اور کوئی دوسرا شخص تھا۔ (حدیث کے ایک راوی) عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کیا تو دوسرے شخص کو جانتا ہے میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا وہ علی بن ابی طالب تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ ان کے گھر آ گئے اور بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے فرمایا مجھ پر ایسی سات مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے بندن نہ کھولے گئے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کر سکوں۔ (فرماتی ہیں) زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن میں آپ کو بٹھایا گیا۔ اور پھر ہم نے متواتر وہ (سات مشکیں) آپ پر بہادیں یہاں تک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا کہ (جو میں نے تم کو حکم دیا) تم نے اس کو (پورا) کر دیا پھر لوگوں کے پاس تشریف لائے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ التَّوْرِ

باب 143: طشت (جو بڑے پیالے کی مثل ہوتا ہے) میں وضو کرنا

۱۹۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَمِّيْ يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوْءِ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبِرْنِيْ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاغْتَرَفَ بِهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ

(196) عمرو بن یحییٰ اپنے باپ (یحییٰ بن عمارہ) سے وہ کہتے ہیں میرے چچا (عمرو بن ابی حسن) وضو میں زیادہ پانی استعمال کرتے (عمرو بن ابی حسن) نے عبداللہ بن زید سے کہا مجھے بتایئے تم نے نبی اکرم ﷺ کو کیسے وضو کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور ایک ہی چلو پانی سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک صاف کیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو طشت میں ڈالا اور دونوں چلو بھر کر نکالے اور منہ کو تین بار دھویا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لیکر سر کا مسح کیا۔ دونوں ہاتھ پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے، پھر دونوں پاؤں دھوئے (عبداللہ بن زید) کہتے ہیں میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَاءٍ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَاءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِیْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَاءِ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مَا بَیْنَ السَّبْعِیْنَ اِلَی الثَّمَانِیْنَ

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۱۹۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ اَوْ کَانَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَّیَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ

بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

۱۹۹- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَیْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ غَیْرَهٗ وَقَالَ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهٗ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِاللّٰهِ نَحْوَهٗ

۲۰۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اَبِیْهِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِیْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِیْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَیْهِ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ

(197) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا تو کھلے چوڑے منہ والا ایک برتن جو (طشت کے مشابہ) تھا لایا گیا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے (چشمہ کی طرح) پھوٹ رہا ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں جنہوں نے اس سے وضو کیا میں نے ان کا اندازہ لگایا وہ ستر اور اسی کے درمیان تھے۔

باب 144: ایک مد پانی سے وضو کرنا (مُد کا وزن دو رطل ہے اور ایک رطل 40 تولہ ہے یعنی ایک سیر پانی)

(198) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے نبی اکرم ﷺ جب عام غسل یا غسل جنابت فرماتے یعنی (راوی حدیث یا تو خود امام بخاری ہیں یا جبیر بن حنیک یا ابونعیم یا مسعر بن کدام کا شک ہے) تو ایک صاع یعنی (آٹھ رطل یا چار سیر) سے لے کر پانچ مد یعنی (دس رطل یا پانچ سیر) تک پانی صرف کرتے یعنی (کبھی چار سیر اور کبھی پانچ سیر) اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے۔

باب 145:- موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

(199) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے باپ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ہاں اور جب تجھے سعد نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرے تو اس حدیث کے (متعلق) دوسروں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں مجھے ابوالنضر سالم نے بتایا کہ ابوسلمہ نے اس کو بتایا یعنی ابوسلمہ کہتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی یعنی (آپ نے موزوں پر مسح فرمایا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر کو بالمعنی یہ حدیث بیان کی۔

(200) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے تو مغیرہ پانی کا ایک ڈول لیکر آپ کے پیچھے چل پڑے، جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو حضرت مغیرہ نے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَاَبَانُ عَنْ يَحْيٰى

(201) عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ حرب بن شداد اور ابان بن یزید ان دونوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن کی مثل اس حدیث کو بطریق یحییٰ بن ابی کثیر آخر حدیث تک سنداً ومتناً روایت کیا ہے۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(202) عمرو بن امیہ ضمری فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

معمر بن راشد نے اوزاعی کی مثل اس حدیث کو بطریق یحییٰ بن ابی کثیر آخر حدیث تک متناً روایت کیا ہے۔ یعنی عمرو بن امیہ ضمری فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب 146:- پاک پاؤں پر موزے پہننا

۲۰۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

(203) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک سفر میں ہمراہ تھا میں نے ہاتھ بڑھائے تاکہ آپ کے موزے اتاروں، آپ نے فرمایا چھوڑ دو میں نے موزوں کو پاک حالت میں پہنا ہے اور آپ نے (دونوں پاؤں) پر مسح فرمایا۔

بَابٌ مَنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ مِنْ لَّحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ وَاَكَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَتَوَضَّئُوْا

باب 147:- بکری کا گوشت کھانے اور ستو کھانے سے وضو نہیں جاتا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے گوشت کھایا اور بعد میں وضو نہیں کیا

۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(204) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا اور (اس کے بعد) نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(205) عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری کو پھینکا اور نماز ادا کی لیکن وضو نہیں کیا۔

بَابٌ مَنْ مَّضْمَضَ مِنَ

باب 148:- جس نے ستو کھانے کے بعد

السَّوِيْقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۷- وَحَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابٌ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

۲۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ اَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْئًا

۲۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ

کلی کی اور وضو نہیں کیا

(206) سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ وہ (فتح) خیبر کے سال (خیبر اور مدینہ شریف میں 96 میل کی مسافت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مقام صہباء جو خیبر کے نشیب میں (جہت مدینہ کی طرف تقریباً 12 میل کے فاصلے پر ہے) واقع ہے پہنچے تو آپ کے کھانے پینے کا سامان منگایا تو آپ کی خدمت میں ستو پیش کئے گئے آپ نے ان کو تر کرنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے وہ ستو کھائے اس کے بعد نماز مغرب کے لئے کھڑے ہو گئے اور (فقط) آپ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی (صرف) کلی ہی کی۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی (مگر) نیا وضو نہیں کیا۔

(207) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی (لیکن نیا) وضو نہیں فرمایا۔

باب 149:- کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرنی چاہئے

(208) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ یونس ابن یزید اور صالح بن کیسان نے عقیل عن الزہری کی مثل اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

باب 150:- نیند سے (بیداری کے بعد) وضو کرنا اور جو لوگ ایک یا دو مرتبہ اونگھ لینے یا (اونگھ کی وجہ سے) ایک بار جھونکا لینے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے۔

(209) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کی حالت میں اونگھے تو اسے چاہئے (نماز کو چھوڑ کر) سو جائے تاکہ اس سے نیند کی (سستی) جاتی رہے کیونکہ اگر کسی نے اونگھ کی حالت میں نماز پڑھی تو معلوم نہیں کہ (اس کے منہ سے کیا نکلے) ممکن ہے استغفار کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے

۲۱۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰی يَعْلَمَ مَا يَقْرَاُ

(210) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز میں اونگھے تو اسے چاہیے (نماز کو چھوڑ کر) سو جائے یہاں تک کہ اس کو معلوم ہو وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب 151:- بغیر حدث کے وضو یعنی (جب وضو ہو تو وضو کرنا)

۲۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ يُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

(211) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے (تازہ) وضو فرماتے (عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے کہا تم لوگ کیا کرتے تھے فرمایا ہم سب ایک ہی وضو کو کافی سمجھتے جب تک کہ وضو ٹوٹ نہ جاتا۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا صَلّٰی دَعَا بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلّٰی لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(212) حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (فتح) خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم (مقام) صہباء پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی جب نماز پڑھ چکے تو کھانا منگایا تو ستو آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ہم نے (ستو) کھائے اور پانی پیا پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو (صرف) کلی کی اور ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

بَابٌ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ

باب 152:- پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے

۲۱۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِیْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ

(213) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف یا مکہ (جریر بن عبدالحمید حدیث کے راوی کا شک ہے) کے باغوں میں سے ایک باغ (ام مبشر انصاری) کے پاس سے گزرے (اور حائط اس باغ کو کہتے جس کے گرد چار دیواری ہو) تو انہی قبروں میں عذاب دیے جانے والے دو انسانوں کی آواز آپ نے سنی اور فرمایا وہ عذاب میں مبتلا ہیں اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں پھر فرمایا ہاں (بڑے عذاب کی وجہ سے عذاب دیے جا رہے ہیں) حافظ عسقلانی نے نہیں کے

فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا

بعد اثبات کی کئی وجوہ نقل فرمائی ہیں۔ علماء اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ (فتح الباری جلد اوّل ص 318) فرمایا ان میں سے ایک تو پیشاب کی (چھینٹوں) سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا، پھر آپ نے ایک (ہری) شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ان میں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا امید ہے ان کے سرسبز رہنے تک ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ

باب 153: پیشاب کے دھونے کے حکم کے بیان میں (اس سے مراد انسان کا پیشاب ہے) اور نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب قبر کے متعلق فرمایا (اس کو عذاب) بول کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے تھا تو آپ نے انسان ہی کے پیشاب کا ذکر فرمایا

۲۱۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ اَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

(214) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں آپ کے لئے پانی لیکر آتا اور آپ اس سے (پیشاب گاہ) کو دھوتے۔

بَابٌ

باب 154:- عذاب قبر کے بیان میں

۲۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ

(215) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا یہ دونوں عذاب میں مبتلا ہیں لیکن کسی بڑے گناہ سے نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت (اپنے جسم اور کپڑے پر پیشاب سے) احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا، پھر آپ نے ایک سرسبز شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا جب تک خشک نہیں ہوں گے امید ہے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ امام اعمش فرماتے ہیں میں نے مجاہد سے اس طرح سنا ہے۔

بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْاَعْرَابِيَّ حَتّٰى فَرَغَ

باب 155:- نبی اکرم ﷺ اور لوگوں کا اعرابی (اقرع بن حابس تمیمی) کو (جو مسجد میں پیشاب کر رہا تھا) منع

مِنْ بَوْلِهٖ فِی الْمَسْجِدِ

۲۱۶- حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَعْرَابِیًّا یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوْهُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَیْهِ

بَابُ صَبِّ الْمَآءِ عَلَی الْبَوْلِ فِی الْمَسْجِدِ

۲۱۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُّیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ

۲۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِیْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِیْقَ عَلَیْهِ

بَابُ بَوْلِ الصِّبْیَانِ

۲۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِیَّاهُ

۲۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِیْرٍ لَّمْ

نہ کرنا تا کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو جائے

(216) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی دیکھا جو مسجد میں پیشاب کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ (جہاں اس نے پیشاب کیا تھا) پر بہا دیا۔

باب 156:- مسجد میں (اگر کوئی پیشاب کرے) تو اس پر پانی بہا دینا

(217) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اور اس کے بول پر پانی بہا دو یا پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو۔ سختی کرنے کے لئے نہیں۔

(218) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں ایک اعرابی آیا اور مسجد کے کسی جانب وہ پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اسے زجر و توبیخ کی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا جب اس نے پیشاب کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس جگہ پانی کا ڈول بہایا جائے تو اس جگہ پر پانی بہا دیا گیا۔

باب 157:- بچوں کے پیشاب کا حکم

(219) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا (اور کپڑے پر جہاں بول لگا تھا) اس پر ڈال دیا۔

(220) ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ اپنے چھوٹے بچے کو جو ابھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنی جھولی میں

يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

بٹھالیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

باب 158: کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم

۲۲۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

(221) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے کوڑا خانہ پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگایا (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اور میں آپ کی خدمت میں پانی لایا اور آپ نے وضو فرمایا۔

بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

باب 159: (کسی مرد) کا اپنے ساتھی یعنی (پیشاب کرنیوالا) کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار (وغیرہ) کا پردہ بنانا

۲۲۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ

(222) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہم اکٹھے چل رہے ہیں اور آپ کسی قوم کے کوڑا خانہ کے پاس آئے اور دیوار کے پیچھے ایسے کھڑے ہو گئے جیسے تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے اور آپ نے پیشاب کیا اور میں آپ سے دور ہٹ گیا۔ آپ نے میری طرف اشارہ کیا اور میں آپ کے پاس گیا اور آپ کی ایڑیوں کے پیچھے (اپنی پشت کر کے) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ آپ (پیشاب سے) فارغ ہو گئے۔

بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب 160:- قوم (یعنی لوگوں کی ایک جماعت) کے کوڑا خانہ کے پاس پیشاب کرنے کا حکم

۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَيْتَهُ اَمْسَكَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

(223) ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کرنے (کے متعلق) متشدد تھے (اسی واسطے آپ شیشی میں پیشاب کرتے) اور فرماتے بنی اسرائیل میں جب کسی ایک کے کپڑے پر نجاست لگ جاتی تو وہ (حصہ جہاں پیشاب لگا ہے) کتر ڈالتا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کاش کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (اس تشدید سے اپنے آپ کو یا زبان سے اس قول کو یا ان دونوں کو) کرنے سے باز رہتے۔ (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا خانہ پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا لہٰذا (ابو موسیٰ کو پیشاب میں اتنا متشدد نہیں ہونا چاہئے)

بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

باب 161:- خون کا دھونا (اس سے مراد حیض کا خون ہے)

۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ جَائَتِ امْرَاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَآءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَآءِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ

۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ قَالَ وَقَالَ اَبِيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهٖ وَغَسْلِ مَايُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ

۲۲۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ فِيْ ثَوْبِهٖ

۲۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِيْ ابْنَ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى

(224) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت (اس سے مراد خود حضرت اسماء ہیں) آئی اور عرض کیا آپ مجھے بتائیں ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آئے تو وہ کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کپڑے کو رگڑے پھر (انگلیوں کی پوروں سے) پانی کے ساتھ دھوئے اور اس پر پانی چھڑکے (بعد ازاں) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

(225) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حُبیش نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں جو ہر وقت ناپاک رہتی ہوں کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں یعنی (نماز کو نہ چھوڑ) یہ تو صرف رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں اور جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب (دم) حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھ (ہشام بن عروہ) کہتے ہیں میرے باپ (عروہ بن زبیر) نے کہا پھر آپ نے (استحاضہ کا حکم بیان کرتے ہوئے) فرمایا ہر وقت نماز کے لئے وضو کر (اور نماز پڑھ) یہاں تک کہ حیض آ جائے۔

باب 162:- (جب تر ہو تو) منی کے دھونے (اور جب خشک ہو تو) اس کے کھرچنے کے بیان میں اور عورت کے دم حیض سے جو کپڑے یا جسم کو نجاست پہنچتی ہے اس کے دھونے کے بیان میں

(226) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے کی نجاست دھو دیتی تو پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور دھونے کا اثر باقی ہوتا تھا اور بقع کا اصل معنی یہ ہے کہ (کپڑے کا وہ حصہ جو دھلا ہوا ہے اور وہ حصہ جو نہیں دھلا ہوا علیحدہ علیحدہ نظر آتے)

(227) حضرت سلیمان بن یسار کہتے ہیں میں نے کپڑے کو جو منی لگ جاتی ہے اس کے بارے پوچھا آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی) دھو دیتی تو آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے تو کپڑے میں دھونے کا اثر (پانی کے اثر کی وجہ سے) باقی ہوتا۔

الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهٖ بُقَعُ الْمَآءِ

بَابٌ اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهٗ

۲۲۸- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمِنْقَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَاَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِی الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَآءِ

۲۲۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا

بَابُ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا وَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فِیْ دَارِ الْبَرِيْدِ وَالسِّرْقِيْنِ وَالْبَرِّيَّةُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ هَا هُنَا وَثَمَّ سَوَآءٌ

۲۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِیَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَآءَ الْخَبَرُ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِیْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِی الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ

باب 163:- جب کوئی منی وغیرہ دھوئے اور اس کا نشان نہ جائے، (یعنی دھونے کے بعد بھی اس کا نشان باقی رہے)

(128) عمرو بن میمون کہتے ہیں میں نے کپڑے میں جنابت لگ جانے کے بارے میں سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے (منی) کو دھو دیا کرتی اور وہ نماز کے لئے نکلتے تو کپڑے میں دھونے کا اثر پانی کے اثر کی وجہ سے باقی ہوتا۔

(129) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی (فرماتی ہیں) پھر میں کپڑے کو دیکھتی تو اس میں (جنابت کے اثر) کے ایک یا کئی نشان باقی ہوتے۔

باب 164:- اونٹ، چوپایوں اور بکریوں کے پیشاب اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں (نماز پڑھنے وغیرہ) کا حکم حضرت ابو موسیٰ اشعری دارالبرید یعنی (وہ مکان جہاں قاصد بن خلفاء کے خطوط امراء تک پہنچاتے اور وہاں قیام کرتے) اور گوبر والی جگہ میں نماز پڑھی اور سامنے جنگل تھا آپ نے فرمایا یہ جگہ یعنی (دارالبرید) اور وہاں (یعنی جنگل) نماز پڑھنے کے حکم میں برابر ہیں۔

(230) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ (عرینہ سے آٹھ اور عکل سے تین) مدینہ میں آئے اور پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مدینہ میں (قیام) کرنا پسند سمجھا تو نبی اکرم ﷺ ان کو صدقہ کے اونٹوں (آپ کی اونٹنی لقاح کے ساتھ چر رہے تھے) کے پاس لے جانے کا حکم دیا۔ (ان کی تعداد پندرہ تھی) اور فرمایا یہ لوگ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں اور وہ چلے گئے اور (انہوں نے اونٹوں کا بول اور دودھ پیا) جب تندرست ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے (یسار) کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں (سواروں کا ایک دستہ جن کی تعداد بیس اور ان کا امیر کرز بن جابر فہری تھا) بھیجا۔ جب دن چڑھا تو (انہوں نے ان کو پکڑ لیا اور گرفتار

فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کر کے اسی دن) لے آئے اور آپ کے حکم کے مطابق ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں یعنی (اسی طرح انہوں نے آپ کے غلام چرواہے یسار کو قتل کیا تھا) اور ان کو گرم اور سیاہ پتھریلی زمین میں پھینک دیا گیا کیونکہ (یہ جگہ اس جگہ کے قریب یعنی جہاں چرواہے کو قتل کیا گیا) وہ پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ ابو قلابہ (حدیث کے راوی) کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔ (اس بناء پر ان کو یہ عذاب دیا گیا)

۲۳۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

(231) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مسجد کی تعمیر سے قبل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھتے تھے۔

بَابٌ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَآءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَاْسَ بِالْمَآءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ اَوْ رِيْحٌ اَوْ لَوْنٌ وَّقَالَ حَمَّادٌ لَا بَاْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ عِظَامِ الْمَوْتٰى نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهٖ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِّنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ بِهَا وَيَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا لَا يَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا وَّقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ وَلَا بَاْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ

باب 165:- نجس چیزوں میں سے اگر کوئی چیز گھی اور پانی میں گر جائے تو (اس کا حکم کیا ہے) امام زہری فرماتے ہیں (اگر پانی میں کوئی نجس چیز گر جائے) تو جب تک اس کا رنگ، بو، مزہ نہ بدلے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ حماد بن ابی سلیمان (شیخ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) فرماتے ہیں مردار کا پرخواہ (وہ مردار ہو جس کا گوشت کھایا جاتا ہے یا وہ ہو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگر پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے) کیونکہ پر پاک ہے۔ محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمہ اللہ مردے کی ہڈیاں مثل ہاتھی وغیرہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ میں نے علماء سلف سے بہت لوگوں کو ان کی کنگھیاں بنا کر استعمال کرتے اور روغن دان بناتے اور اس میں تیل استعمال کرتے دیکھا ہے اور وہ (ایسا کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور محمد بن سیرین اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ ہاتھی کے دانت کی تجارت جائز سمجھتے۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَاْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ

(232) حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو (جمے) ہوئے گھی میں گر جائے (سوال کرنے والی حضرت میمونہ تھیں) تو آپ نے فرمایا چوہے کو نکال کر اور (اس جگہ) کا اردگرد کا گھی پھینک دو اور گھی کھاؤ۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

(233) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے متعلق سوال کیا گیا جو (جمے ہوئے) گھی میں گر پڑے آپ

عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ قَالَ مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مَّا لَا اُحْصِيْهِ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ

نے فرمایا اس کو نکال دو اور آس پاس کا گھی پھینک دو اور معن بن عیسیٰ کہتے ہیں ہمیں کئی بار امام مالک نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ

(234) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ زخم جو مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگتا ہے وہ قیامت کے دن وہ زخم اس طرح (تروتازہ) ہوگا جیسے آج ہی اس کو زخم پہنچا ہے اور خون بہہ رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون جیسا اور خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ

باب 166: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۳۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

(235) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (قبروں میں جانے کے لحاظ سے) پیچھے ہیں اور (قیامت کے دن قبروں سے اٹھائے جانے کے اعتبار سے) پہلے ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی رکے ہوئے پانی میں جو بہتا نہیں پیشاب نہ کرے اور پھر اسی پانی سے وہ نہائے۔

بَابُ اِذَا اُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَذَرٌ اَوْ جِيْفَةٌ لَّمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهٗ

باب 167:- جب نمازی کی پشت پر (بحالت نماز) کوئی نجس چیز یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ دَمًا وَّهُوَ يُصَلِّيْ وَضَعَهٗ وَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ اِذَا صَلّٰى وَفِيْ ثَوْبِهٖ دَمٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ اَوْ تَيَمَّمَ صَلّٰى ثُمَّ اَدْرَكَ الْمَآءَ فِيْ وَقْتِهٖ لَا يُعِيْدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب (دوران نماز) اپنے کپڑے میں خون دیکھتے (اگر اتارنے کے قابل ہوتا) تو اسے اتار کر پھینک دیتے اور نماز بدستور جاری رکھتے۔ حضرت سعید بن مسیب اور امام شعبی رحمہما اللہ فرماتے ہیں جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑے میں خون یا جنابت لگی ہو یا قبلہ کے خلاف نماز پڑھی یا تیمم سے نماز پڑھی ہو اور نماز کے وقت کے اندر پانی مل جائے (یا بعد میں سمت قبلہ معلوم ہو جائے) تو (ان سب حالتوں میں) نماز کا اعادہ واجب نہیں۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ

(236) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی (وہاں) بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت بعض نے بعض سے کہا (اور کہنے والا ابوجہل تھا) تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے کی اونٹنی کی جھلی (جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) لا کر محمد

مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَّاَصْحَابٌ لَّهُ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهٖ فَنَظَرَ حَتّٰى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا لَّوْ كَانَ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ حَتّٰى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَّعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ

ﷺ کی پشت پر رکھ دے جب وہ سجدے میں ہوں۔ اس قوم کا نہایت بدبخت انسان (عقبہ بن معیط) جلدی سے اٹھا اور اس (بچھلی) کو لے آیا اور انتظار کرتا رہا اور جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے اس بدبخت نے وہ (بچھلی) دونوں کاندھوں کے درمیان آپ کی پشت پر ڈال دی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں اس حالت کا مشاہدہ کر رہا تھا لیکن (ان کے شر روکنے میں) بے بس تھا کیونکہ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وہاں قبیلہ نہیں تھا اور حلیف کافر تھے) کاش اگر کوئی میرا مددگار ہوتا تو (بچھلی کو آپ کی پشت سے اتار پھینکتا) اور انہوں نے ہنسنا شروع کر دیا (اور اس شیطانی ہنسی میں) ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی پڑے رہے۔ (بوجھ) اپنا سر نہیں اٹھا سکے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں انہوں نے اس (بچھلی) کو آپ کی پشت سے اتار پھینکا تو پھر آپ نے سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھایا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) تین دفعہ فرمایا اے اللہ قریش کو ہلاک فرما۔ (مراد مخصوص قریش ہیں) جب آپ نے ان پر بددعا فرمائی تو ان پر یہ (بددعا) گراں گزری۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں معلوم تھا کہ اس شہر میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے نام لیکر بددعا فرمائی۔ اے اللہ! ابوجہل، عتبہ بن ابی ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن معیط (ان سب کو) ہلاک فرما۔ (ابن مسعود یا عمرو بن میمون) کہتے ہیں آپ نے ساتویں کو شمار فرمایا لیکن ہمیں یاد نہیں اور وہ (عمارہ بن ولید بن مغیرہ) تھا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے ان لوگوں کو جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا (قتل ہونے کے بعد) بدر کے کنویں میں گرا ہوا دیکھا۔

بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهٖ فِي الثَّوْبِ

باب 168:- کپڑے میں تھوک اور رینٹ اور ان کی مثل لگ جانے کا بیان (اور اس کا حکم)

قَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ زمانہ حدیبیہ کے وقت نکلے یعنی (حدیبیہ کا قصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جب بھی تھوکا اور ان لوگوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ میں گرا تو اس نے اپنے منہ اور بدن پر مل لیا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ طَوَّلَهُ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(237) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دفعہ) اپنے کپڑے پر تھوکا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ سعید بن حکم بن محمد بن ابی مریم یعنی (امام بخاری کے شیخ) نے اس حدیث کو مطولاً روایت کرتے ہوئے فرمایا حمید الطویل کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

بَابٌ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ وَلَا الْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ التَّيَمُّمُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ

باب 169:- نبیذ (کھجور کا نچوڑا ہوا پانی) مراد ہے یا (کھجور سے تیار کیا ہوا شراب) اور یہ عطف العام علی الخاص ہے اور کسی بھی نشہ آور چیز سے وضو کرنا جائز نہیں۔ حسن بصری اور ابو العالیہ (رفیع بن عمران الریاحی) کے نزدیک مکروہ، عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھے نبیذ اور دودھ کی بنسبت وضو سے تیمم زیادہ محبوب ہے۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

(238) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہے حرام ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ

باب 170:- عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا، حضرت ابو العالیہ (ریاحی) (جب آپ بیمار ہوئے تو وضو کے دوران جب ایک پاؤں باقی رہ گیا) تو فرمایا میرے پاؤں کو دھوؤ کیوں کہ وہ بیمار ہے۔ (اس تعلیق سے مراد وضو میں دوسرے سے مدد کا جواز پیش کرنا ہے)

۲۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَاَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اَحَدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَآءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَّجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ

(239) ابو حازم (سلمہ بن دینار) فرماتے ہیں میں نے سہل بن سعد الساعدی سے (اس سال میں) سنا کہ لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ (اور سوال کے وقت) سوائے میرے آپ کے پاس اور کوئی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو جو جنگ احد میں زخم آئے تھے کس چیز سے ان کی دوا کی گئی۔ (سہل بن سعد) نے فرمایا اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اب اور کوئی باقی نہیں رہا یعنی (اس وقت مدینہ طیبہ میں آخری صحابی تھے) فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال لائے جس میں پانی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے سے خون دھوتیں، بالآخر ایک چٹائی جلائی گئی اور (اس کی راکھ) کو آپ کے زخموں میں بھر دیا گیا۔

بَابُ السِّوَاكِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 171:- مسواک کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس رات

فَاسْتَنَّ

۲۴۰- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَاَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

۲۴۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ اِلَى الْاَكْبَرِ وَقَالَ عَفَّانُ

حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ

۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

گزاری اور (دیکھا) کہ آپ نے مسواک کی

(240) حضرت ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری) سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو اپنے ہاتھ میں لئے مسواک کرتے پایا، جس سے اُع، اُع کی آواز نکلتی اور مسواک آپ کے منہ میں تھی جیسے کوئی قے کر رہا ہو اور (اس کی آواز نکلتی ہے)

(241) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بھی رات کو (نماز کے لئے) اٹھتے تو منہ کو مسواک سے صاف فرماتے۔

باب 172:- بڑے کو پہلے مسواک دینا،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے خواب میں مسواک کے ساتھ، مسواک کرتے دکھایا گیا اور میرے پاس دو مرد آئے تو ان میں سے ایک بڑی عمر کا تھا میں نے ان دونوں میں سے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھے کہا گیا بڑے کو مسواک دو تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

باب 173:- رات کو باوضو سونے کی فضیلت

(242) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اے براء بن عازب) جب تم رات کو اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو، پھر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ پھر کہو اے اللہ میں نے اپنی ذات تیرے حوالے کی اور اپنے امور بھی تیرے سپرد کئے۔ (ثواب) کا طالب بن کر اور (عذاب) سے ڈر کر میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا۔ اور سوائے تیرے میری کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔ اے اللہ میں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی ایمان لایا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا۔ (آپ نے فرمایا) اگر تمہیں اس رات موت آ گئی تو ایمان پر مرو گے اور اسے اپنا آخری کلام بناؤ، حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ جملے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دہرائے تو جب میں اللّٰھُمَّ آمنت بکتابك الذی انزلت پر پہنچا تو میں نے کہا ورسولك آپ نے فرمایا نہیں بلکہ (اس طرح کہو) ونبیك الذی ارسلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دوسرا پارہ

كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

اس میں 29 ابواب اور 43 احادیث ہیں اور حافظ عسقلانی کے نزدیک 47 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ اور 2 متابعات ہیں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ) وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا)

اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (سورۂ مائدہ آیت 6)

اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا فرمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے، مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ (سورۂ نساء آیت 43)

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب 174:- غسل سے پہلے وضو کرنا

۲۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعَرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ

(243) زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو ابتدا میں دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے اور ان سے (سر) کے بالوں کا جڑوں تک خلال کرتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی سر پر بہاتے، پھر اپنے تمام جسد اطہر پر پانی بہایا کرتے۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ

(244) زوجہ نبی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا (جیسا کہ) آپ نماز کے

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ مِنَ الْاَذٰى ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذِهٖ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ

لئے وضو فرماتے تھے اور دونوں پاؤں نہیں دھوئے (آپ نے) پھر اپنی شرمگاہ اور جو اس کو نجاست لگی ہے کو دھویا۔ اپنے جسم پر پانی بہایا اور اپنے دونوں پاؤں کو ہٹا کر رکھا اور (بعد میں) ان کو دھویا اور یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ

باب 175:- میاں بیوی کا اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کرنا

۲۴۵- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ

(245) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور وہ برتن ایک بڑا پیالہ جس کو فرق کہتے ہیں۔ (اور فرق وہ پیمانہ ہے جس میں 16 رطل یا آٹھ سیر پانی آتا ہو)

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهٖ

باب 176:- ایک صاع (پیمانے کا نام جس کا وزن چار سیر ہوتا ہے) اور اسکی مثل (وہ برتن جس میں اتنا پانی آجاتا ہو) سے غسل کرنا

۲۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِىْ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ اَنَا وَاَخُوْ عَائِشَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا اَخُوْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَآءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَاَفَاضَتْ عَلٰى رَاْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّىُّ عَنْ شُعْبَةَ قَدْرِ صَاعٍ

(246) ابو سلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف) فرماتے ہیں۔ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی یعنی (عبداللہ بن زید رضائی بھائی) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور آپ کے رضائی بھائی نے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے صاع کی مثل ایک برتن منگوایا اور غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہا دیا۔ ہمارے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پردہ حائل تھا۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ وَاَبُوْهُ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيْكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا يَكْفِيْنِىْ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِىْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى مِنْكَ شَعْرًا وَّخَيْرًا مِّنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِىْ ثَوْبٍ

(247) ابو جعفر (امام باقر) فرماتے ہیں میں اور میرے والد (زین العابدین) آپ کے پاس تھے اور ان کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تجھے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص (حسن بن محمد بن علی) نے عرض کیا (یہ پانی) میرے لئے کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (پانی) اس شخص کے لئے کافی تھا جس کے بال تم سے (لمبے اور کثیر) تھے اور وہ تجھ سے بہتر تھے یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں ہماری امامت فرمائی۔

۲۴۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَخِيْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى اَبُوْ نُعَيْمٍ

(248) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (پانی) کے ایک برتن سے غسل فرماتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان بن عیینہ اپنی آخر عمر تک عن ابن عباس عن میمونہ روایت کرتے رہے یعنی (سفیان بن عیینہ کے نزدیک کی روایت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی مسندہ ہے) اور پہلی سند کے مطابق حضرت ابن عباس تک امام بخاری فرماتے ہیں پہلی حدیث صحیح ہے۔ یعنی حضرت ابن عباس سے ہی یہ حدیث مروی ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

باب 177 جس شخص نے اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہایا

۲۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ بِكِلْتَيْهِمَا

(249) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر میں تین دفعہ پانی بہاتا ہوں یعنی (غسل جنابت میں) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

۲۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا

(250) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتے تھے۔

۲۵۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ لِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَتَانِيْ ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ ثَلَاثَةَ اَكُفٍّ وَيُفِيْضُهَا عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ فَقَالَ لِيْ الْحَسَنُ اِنِّيْ رَجُلٌ كَثِيْرُ الشَّعَرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا

(251) ابوجعفر (امام باقر) رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میرے پاس تمہارے چچا کے بیٹے آئے (اور صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد کے چچا کے بیٹے) اور تعریضاً اس سے مراد حسن بن محمد بن حنفیہ ہیں۔ اور انہوں نے سوال کیا غسل جنابت کس طرح کرنا چاہئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے کہا نبی اکرم ﷺ تین چلو پانی لیتے یعنی (ہر بار دونوں ہاتھوں کے چلو سے پانی لیتے) اور تین دفعہ اپنے سر پر بہاتے، پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ حضرت جابر کہتے مجھے حسن بن محمد نے کہا میں بہت کثیر بالوں والا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے تم سے بھی بال بہت زیادہ تھے۔

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب 178:- ایک ہی بار غسل کرنا:

۲۵۲- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(252) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے پانی رکھ دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھوئے، پھر اپنے بائیں ہاتھ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَّكَانِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

بَابٌ مَنْ بَدَاَ بِالْحِلَابِ اَوِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَاْسِهٖ

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

۲۵۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى

پانی لیکر اپنی مکمل شرمگاہ کو دھویا اور اس کے بعد زمین پر اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے جسد مبارک پر پانی بہایا، پھر اس جگہ سے ہٹے اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

باب 179:- جو شخص غسل کے وقت حلاب اور خوشبو سے ابتدا کرے

شارحین بخاری کا معتمد قول یہی ہے کہ حلاب ایک برتن کا نام ہے جو اونٹنی کے دودھ دوہنے سے بھر جاتا ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان، ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا اور بیہقی نے بھی جن سے ثابت ہوتا ہے حلاب برتن کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(253) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو حلاب کی مثل کوئی چیز منگواتے یعنی (پانی کا برتن) اس سے پانی ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں حصہ سے ابتدا فرماتے پھر بائیں میں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے درمیان پھیرتے۔ (یا حلاب ایک درخت کے بیج سے خوشبو حاصل کرنا مراد ہے تو حدیث کا معنی خوشبو لگانے کے ہوں گے۔ یعنی آپ غسل سے پہلے خوشبو یا خوشبودار پانی سے ابتدا فرماتے)

باب 180: غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

(254) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم سے حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے پانی رکھا تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ اور ان دونوں کو دھویا پھر آپ نے اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر مٹی سے ملا اور اس کے بعد پھر ان کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اس کے بعد اپنے منہ کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا پھر اس جگہ یعنی (غسل والی جگہ) سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا پھر آپ کے لئے تولیہ لایا گیا مگر آپ نے اس سے (بدن) کو خشک نہیں فرمایا۔

باب 181:- ہاتھ مٹی پر رگڑنا تاکہ اچھی طرح صاف ہو جائے

۲۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

(255) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے جنابت کا غسل کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور ہاتھ کو دیوار سے ملا اور پھر ہاتھ کو دھویا پھر آپ نے وضو فرمایا (جیسے) نماز کے لئے اپنا وضو کرتے اور جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابٌ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ قَذَرٌ غَيْرَ الْجَنَابَةِ وَاَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَّدَهٗ فِي الطَّهُوْرِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَاْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب 182:- کیا جنبی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال سکتا ہے جبکہ اس ہاتھ میں جنابت کے علاوہ کوئی نجاست وغیرہ نہ ہو۔ عبداللہ بن عمر، براء بن عازب رضی اللہ عنہم نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا لیکن اس کو دھویا نہیں، پھر وضو کیا۔ ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم کے نزدیک پانی کی جو چھینٹیں غسل جنابت کے وقت اڑیں اس میں کوئی حرج نہیں

۲۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَيْدِيْنَا فِيْهِ

(256) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور کبھی وہ پانی میں ہاتھ ڈالتے اور کبھی میں ڈالتی۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهٗ

(257) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھو لیتے۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ جَنَابَةٍ وَّعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ

(258) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل جنابت کرتے۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِّسَائِهٖ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ وَّوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ

(259) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مکرمہ دونوں ایک برتن سے غسل جنابت کرتے۔

بَابٌ مَنْ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ

باب 183:- غسل اور وضو کے درمیان وقفہ حضرت

عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الْغُسْلِ

۲۶۰- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ فَغَسَلَهَا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا اَدْرِىْ اَذَكَرَ الثَّالِثَةَ اَمْ لَا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا

بَابُ تَفْرِيْقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوْئُهٗ

۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً يَغْتَسِلُ بِهٖ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى مِنْ مَّقَامِهٖ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

بَابٌ اِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بصیغۂ تمریض روایت ہے کہ انہوں نے اپنے پاؤں کو وضو خشک ہو جانے کے بعد دھویا

(260) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے پانی رکھ دیا تا کہ آپ اس سے غسل فرمائیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہایا اور ان کو دو، دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور اپنی شرمگاہ کو مکمل دھویا پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر ملا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا، پھر تین بار سر کو دھویا پھر اپنے بدن پر پانی بہایا۔ پھر اس جگہ یعنی (غسل والی جگہ) سے ہٹ گئے اور آپ نے اپنے پاؤں دھوئے۔

باب 184:- جو شخص اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے

(261) حضرت میمونہ بنت حارث فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پانی رکھا اور اسے چھپا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان بن ہران الاعمش (حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں مجھے یاد نہیں سالم بن ابی الجعد (جو حدیث کے ایک راوی ہیں) نے ہاتھ کے تیسری بار دھونے کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ کو دھویا پھر آپ نے زمین پر یا دیوار کے ساتھ ہاتھ ملا پھر آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر کو بھی دھویا پھر اپنے بدن پر پانی بہایا۔ پھر آپ اس جگہ سے ہٹے اور اپنے پاؤں دھوئے۔ حضرت میمونہ فرماتی ہیں، میں نے آپ کو (جسم خشک کرنے کے لئے) ایک کپڑا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ نہیں چاہئے یعنی (آپ نے کپڑا نہیں لیا)

باب 185:- جب (اپنی عورت سے) جماع کیا اور پھر دوبارہ جماع کیا (اس کا حکم کیا ہے) اور جو شخص ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس ہو آئے۔ (اس کا کیا حکم ہے)

۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَیَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذَکَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا یَنْضَخُ طِیْبًا

(262) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رحمہ اللہ اپنے باپ (محمد) سے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول) یاد دلایا (یہ قول حدیث 265 میں آرہا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی اور آپ اپنی ازواج مطہرات سے (شب باشی) فرماتے پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور (خوشبو) کی مہک ٹپکتی رہتی۔

۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدُوْرُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِی السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰی عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَوَکَانَ یُطِیْقُهٗ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِیَ قُوَّةَ ثَلَاثِیْنَ وَقَالَ سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ

(263) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے پاس رات اور دن میں ایک ہی وقت کے اندر دورہ فرما لیتے تھے اور آپ کی ازواج کی تعداد گیارہ تھی (قتادہ الاکمہ دوسی اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے اندر اتنی طاقت تھی۔ انہوں نے کہا (ہاں) آپ کو تیس مردوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔ سعید بن ابی عروبہ حضرت قتادہ سے فرماتے ہیں ہم بیان کرتے تھے کہ ہم کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نو بیویوں کا ذکر کیا۔

بَابُ غَسْلِ الْمَذْیِ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ

باب 186:- مذی کا دھونا اور اس کی وجہ سے وضو کرنا

(مذی) سفید رنگ کا لیسدار پتلا پانی جو میاں بیوی کی باہم ہنسی خوشی یا جماع کے یاد کرنے یا اس کا ارادہ کرنے سے نکلتا ہے اور کبھی کبھی اس کا نکلنا محسوس نہیں ہوتا

۲۶۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا یَسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِهٖ فَسَاَلَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ

(264) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک کثیر المذی آدمی تھا تو میں نے ایک آدمی (مقداد بن اسود) کو کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی میرے گھر تھی جس کی وجہ سے میں شرماتا تھا۔ اس آدمی نے آپ سے (مذی کے بارے) پوچھا تو آپ نے فرمایا (صرف) وضو کرلو اور اپنی شرمگاہ کو دھولو۔

بَابٌ مَنْ تَطَیَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِیَ اَثَرُ الطِّیْبِ

باب 187:- جس نے خوشبو لگائی پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر باقی رہ گیا (اس کا حکم)

۲۶۵- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَذَکَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِیْبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا طَیَّبْتُ رَسُوْلَ

(265) ابراہیم بن محمد بن منتشر رحمہ اللہ اپنے باپ سے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول یاد دلایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح کو احرام باندھوں۔ درانحالیکہ (میرا جسم خوشبو سے) مہک رہا ہو۔ (تو اس کے جواب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا

میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں (خود) رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات سے شب باشی فرماتے (اور غسل کرنے کے بعد) صبح کو احرام باندھ لیتے۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

(266) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ گویا کہ میں آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ تَخْلِيْلِ الشَّعَرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ

باب 188:- بالوں کا خلال کرنا یہاں تک کہ جب اسے یقین ہوگیا کہ وہ کھال کو تر کر چکا ہے تو پھر (بالوں) پر پانی بہائے

۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهٖ شَعْرَهٗ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَقَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا

(267) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، اور وضو کرتے (جیسا) کہ آپ اپنی نماز کے لئے وضو فرماتے۔ پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں کا خلال کرتے یہاں تک کہ جب یقین ہوتا کہ کھال تر کر چکا ہوں تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر اپنے تمام بدن کو دھوتے، اور فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں اس سے چلو بھرتے۔

بَابٌ مَنْ تَوَضَّاَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً اُخْرٰى

باب 189:- جو حالت جنابت میں وضو کرے اور پھر اپنے تمام جسم کو دھولے مگر وضو کے اعضا کو دوسری مرتبہ نہ دھوئے

۲۶۸- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْئًا لِجَنَابَةٍ فَاَكْفَاَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ

(268) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالا پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ رگڑا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور اس کے بعد آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے دور ہٹ گئے اور اپنے پاؤں کو دھویا۔ حضرت میمونہ فرماتی ہیں میں نے آپ

عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ فَاَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

بَابٌ اِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

۲۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابَعَهُ عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

بَابٌ مَنْ بَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

۲۷۱- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَتْ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا

کو ایک کپڑا الا کر دیا۔ آپ نے وہ پہن لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی خشک کیا۔

باب 190:- جب مسجد میں یاد آیا کہ وہ جنبی ہے اسی حالت میں سجدے سے نکل آئے اور تیمم نہ کرے

(269) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑی ہوئی صفیں برابر کی گئیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور جب مصلی پر کھڑے ہوئے یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ تم اس جگہ کھڑے رہو پھر آپ واپس (گھر) تشریف لائے اور غسل فرمایا۔ (غسل کرنے کے بعد) وہ ہماری طرف تشریف لائے تو آپ کے (سر) سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ پھر آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ عبدالاعلیٰ نے معمر سے اور انہوں نے زہری اور انہوں نے ابوسلمہ سے (آخر تک) اس حدیث کو روایت کیا اور امام اوزاعی نے بھی زہری سے (آخر تک) اس حدیث کو روایت کیا۔

باب 191: غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھ جھاڑنا

(270) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے پانی رکھا اور اس کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور (اسے رگڑا) پھر اس کو دھویا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور (پھر) اپنے بدن پر پانی بہایا، پھر آپ اس جگہ سے تھوڑا دور ہٹ گئے اور دونوں پاؤں دھوئے اور میں نے آپ کو ایک کپڑا دیا تو آپ نے اسے نہیں پکڑا اور چل دیئے درانحالیہ وہ اپنے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔

باب 192:- جو سر کی داہنی جانب سے غسل کرنا شروع کرے

(271) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق ہوتی تو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لیکر اپنے سر پر تین دفعہ ڈالتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے پانی لیکر اپنے سر کے دائیں حصہ پر ڈالتیں اور دوسرے ہاتھ سے پانی لیکر سر کے بائیں حصہ

الْاَيْمَنِ وَبِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ

بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَّحْدَهٗ

فِى الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ اَفْضَلُ وَقَالَ بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

۲۷۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَخَرَجَ مُوْسٰى فِىْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِىْ فِىْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِىْ عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

پڑ ڈالتیں۔

باب 193:- جو شخص تنہائی میں ننگا ہو کر غسل کرے

اور (جو شخص) غسل کے وقت پردہ کر لے تو افضل ہے بہز نے اپنے والد (حکیم) اور انہوں نے (بہز) کے دادا (معاویہ بن حیدہ) سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ حقدار ہے کہ اسے حیا کیا جائے۔

(272) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل فرماتے یعنی (باپردہ ہو کر) انہوں نے کہا بخدا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے ساتھ اس لئے نہیں نہاتے کہ ان کے خصیتین پھولے ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ ایک مرتبہ غسل کرنے کے لئے گئے اور (کپڑے اتار کر) ایک پتھر پر رکھ دیئے اور پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے (برہنہ) دوڑے اور یہ کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے دے دے اے پتھر میرے کپڑے دے دے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (برہنہ حالت) میں دیکھا تو کہنے لگے واللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے پتھر پر ابھی تک چھ یا سات نشان باقی ہیں۔ (اور اسی سند کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ تن نہا رہے تھے تو آپ پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں اور حضرت ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ رب تعالیٰ نے آپ کو ندا فرمائی اے ایوب علیہ السلام کیا میں نے تم کو اس سے جو دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا۔ عرض کیا ہاں تیری عزت کی قسم لیکن میں تیری برکت سے بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ اور ابراہیم بن طہمان نے اس حدیث یعنی (بین ایوب یغتسل عریانا) کو اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔

حدیث حضرت ایوب علیہ السلام کی وجہ دلالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ٹڈیاں جمع کرنے پر عتاب فرمایا لیکن برہنہ تن غسل کرنے پر عتاب نہیں فرمایا جو برہنہ تن غسل کرنے کے جواز پر دلیل ہے۔

بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

۲۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ

بَابٌ اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ

۲۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ امْرَاَةُ اَبِي طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب 194:- لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

(273) حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں فتح (مکہ) کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گئی اور آپ کو غسل کرتے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ پر پردہ کیا ہوا تھا، آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے عرض کیا ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوں۔

(274) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ غسل جنابت فرما رہے تھے اور میں پردہ کئے ہوئے تھی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ اور جو اس کو لگا ہوا تھا دھویا پھر اپنے ہاتھ کو زمین یا دیوار پر (صاف کرنے کی غرض سے) رگڑا پھر آپ نے وضو فرمایا (جیسا کہ) آپ اپنی نماز کے لئے وضو فرماتے تھے مگر پاؤں کو نہیں دھویا پھر آپ نے اپنے بدن مبارک پر پانی بہایا، پھر اس جگہ سے تھوڑا دور ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے۔ ابوعوانہ وضاح الیشکری اور محمد بن فضل بن غزوان نے حدیث ستر یعنی لفظ (سترۃ النبی ﷺ) کو سفیان ثوری عن اعمش کی مثل آخر حدیث تک روایت کیا ہے۔

باب 195:- احتلام والی عورت کا (حکم کیا ہے)

(275) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ام سلیم زوجہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا کیا جب عورت کو احتلام آئے تو اس پر غسل واجب ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (ہاں) جب (بیدار ہونے کے بعد) پانی دیکھ لے۔ (تو غسل واجب ہے)

باب 196:- جنبی کے پسینے کے حکم کا بیان اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (اس کے حکم کا بیان)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کافر کا پسینہ ناپاک ہے اور حنفیہ کے نزدیک پاک ہے۔

۲۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(276) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ شریف کی بعض گلیوں میں سے کسی گلی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مل گئے اور وہ یعنی (ابو ہریرہ) جنبی تھے (فرماتے ہیں) میں آپ سے (چھپتے ہوئے) علیحدہ ہو گیا اور میں نے جا کر غسل کیا اور پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ تم کہاں گئے تھے۔ عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنبی حالت میں تھا اس لئے آپ کے پاس بیٹھنے کو ناپسند سمجھا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن کسی حالت میں بھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَخْرُجُ وَيَمْشِيْ فِي السُّوْقِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَاْسَهُ وَاِنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ

باب 197:- جنبی کا (حالت جنابت میں) گھر سے نکلنا اور بازار میں چلنا اور اس کے علاوہ (دیگر کام کرنا) عطا فرماتے ہیں اگر جنبی نے وضو نہ بھی کیا ہو وہ پچھنے لگوا سکتا ہے اور ناخن ترشوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے

۲۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

(277) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس دورہ کر لیتے تھے اور اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں۔

۲۷۸- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(278) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک بار سر راہ) مل گئے اور میں جنبی حالت میں تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے اور میں (آنکھ چراتے) نکلا اور اپنے گھر جا کر غسل کیا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ میں نے آپ کو بات بتا دی تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ كَيْنُوْنَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ اِذَا تَوَضَّاَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

باب 198:- غسل سے قبل جبکہ اس نے وضو کر لیا ہو جنبی اپنے گھر میں ٹھہر سکتا ہے۔

غالباً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس حدیث کا رد ہو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر یا جنبی ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۲۷۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ

(279) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت جنابت میں محو خواب ہوتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں صرف وضو کر

قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ

بَابُ نَوْمِ الْجُنُبِ

۲۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ

۲۸۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اسْتَفْتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ

۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

بَابٌ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا اَجْوَدُ وَاَوْكَدُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيْثَ الْاٰخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ اَحْوَطُ

بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيْبُ

لیتے تھے۔

باب 199:- جنبی حالت میں سونا

(280) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کیا وہ حالت جنابت میں سو جائے ہاں جب تم میں سے کوئی وضو کر لے تو سو جائے، اگر چہ وہ جنبی ہو۔

باب 200:- جنبی وضو کر کے سو جائے

(281) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز جیسا وضو کر لیتے۔

(282) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے۔ فرمایا ہاں جب اس نے وضو کر لیا۔

(283) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ ان کو رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے۔ (میرے لئے کیا حکم ہے) فرمایا وضو کر کے اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالو اور سو جاؤ۔

باب 201:- جب مرد اور عورت کے ختنے مل جائیں۔

(284) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد عورت کی چوکڑی کے درمیان بیٹھ جائے اور چوکڑی سے مراد (دونوں ہاتھ اور پاؤں یا دونوں ران اور پاؤں ہیں اور اس سے مراد کنایۃً جماع ہے) اور مرد نے عورت کو زور لگایا تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔ عمرو بن مرزوق نے ہشام کی متابعت میں شعبہ سے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے اور موسیٰ بن اسماعیل (شیخ امام بخاری) کہتے ہیں ہمیں ابان بن یزید عطار نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں حسن بصری نے اس حدیث کی مثل بیان کیا۔

باب 202:- عورت کی شرمگاہ سے

مِنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ

۲۸۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذَالِكَ الْاٰخِرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْمَاءُ اَنْقٰى

جورطوبت لگ جائے اس کا دھونا

(285) عطاء بن یسار نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور کہا یعنی (زید بن خالد نے حضرت عثمان سے کہا) بتایئے جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو (کیا حکم ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اس کے بارے میں میں نے حضرت علی بن ابو طالب زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا ان سب نے (وضو کرنے) کا حکم دیا۔ یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس طرح بتایا وہ کہتے ہیں عروہ بن زبیر نے یہی بتایا اور وہ کہتے ہیں ابوایوب انصاری نے مجھے یہ ہی بتایا اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی سنا ہے۔

(286) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو (اس کا حکم کیا ہے) فرمایا جسم کے جس حصہ نے عورت سے مس کیا ہو وہ دھو لے پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری فرماتے ہیں (امرد ین میں) غسل کرنے میں زیادہ احتیاط یعنی جماع کے وقت اگر انزال نہ بھی ہو تو غسل کرنا ہی بہتر ہے اور یہ حدیث اس باب میں غیر منسوخ ہے اور شارع علیہ السلام کا یہ آخری حکم ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو (بوجہ اختلاف جو صحابہ کے درمیان تھا یا جو محدثین کے درمیان ہے کہ اس صورت میں غسل واجب ہے یا نہیں یا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں) بیان کر دیا۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب الحیض

اس میں 30 ابواب ہیں اور 37 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ چھ اور متابعات دو ہیں۔

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان اور تم سے جب پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو۔ حیض کے دنوں میں ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہو لیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ

۲۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ

بَابُ غَسْلِ الْحَآئِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيْلِهٖ

۲۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَآئِضٌ

۲۸۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِيْ الْحَآئِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذٰلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّكُلُّ ذٰلِكَ يَخْدُمُنِيْ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ فِيْ ذٰلِكَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ

کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (سورۂ بقرہ آیت 222)

باب 203:- حیض آنا کس طرح شروع ہوا

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دیا اور بعض لوگوں کا کہنا ہے (یہ مصنف عبدالرزاق کی ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کو آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا) کہ سب سے اول حیض بنی اسرائیل کی (عورتوں) پر بھیجا گیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی حدیث (کے شواہد) بہت زیادہ ہیں یا آپ کی حدیث (بنسبت اقوال صحابہ کے) زیادہ قوت والی ہے

(287) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم (مدینہ) سے صرف حج کی نیت سے نکلے اور جب ہم (مکہ کے قریب ایک جگہ) سرف پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں (مجھے حیض آ گیا ہے) فرمایا یہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دیا۔ تم حاجی کی طرح تمام ارکان حج ادا کرتی رہو مگر بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی تھی۔

باب 204:- حائضہ عورت کا اپنے خاوند کا سر دھونا اور کنگھا کرنا

(288) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر پر کنگھا کیا کرتی تھی۔

(289) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا بحالت جنابت میرے قریب آ سکتی ہے تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دونوں باتیں یعنی (خدمت کرنا اور قریب ہونا) میرے لئے آسان ہیں۔ اور یہ دونوں یعنی (حائضہ عورت اور جنبی) میری خدمت کرتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ (فرماتے ہیں) مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِيْ لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے (بالوں) میں کنگھا کیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں معتکف تھے۔ آپ اپنا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب کرتے اور وہ اپنے حجرہ میں ہوتیں اور حالت حیض میں آپ کے سر پر کنگھی کر دیتی تھیں۔

بَابُ قِرَائَةِ الرَّجُلِ فِيْ حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَكَانَ أَبُوْ وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِيْ رَزِيْنٍ فَتَأْتِيْهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ

باب 205:- اپنی عورت کے حالت حیض میں مرد کا اس کی گود میں (سر رکھ کر) تلاوت قرآن کا حکم ابووائل حالت حیض میں اپنی خادمہ کو ابورزین کی طرف بھیجتے وہ قرآن کو فیتہ سے پکڑ کر آپ کے پاس لے آتیں۔

۲۹۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

(290) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حالت حیض میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگا لیتے۔ پھر آپ قرآن کی تلاوت فرماتے۔

بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

باب 206:- جو لوگ نفاس کو حیض کا نام دیتے ہیں

۲۹۱- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِيْ خَمِيْصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ

(291) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک مجھے حیض آ گیا اور میں چپکے سے (اٹھ کر) گئی اور اپنے حیض والے کپڑے زیب تن کر لئے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے عرض کیا ہاں (مجھے حیض آ گیا ہے) آپ نے مجھے بلایا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب 207:- حیض والی عورت سے ملنا جلنا

۲۹۲- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

(292) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے اور بحالت حیض مجھے (تہبند باندھنے) کا حکم دیتے تو میں تہبند باندھ لیتی اور مجھ سے ملتے اور گاہے آپ معتکف ہوتے تو اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے تو میں حیض کی حالت میں آپ کا سر مبارک دھو دیتی۔

۲۹۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ

(293) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم میں سے یعنی (ازواج مطہرات) کسی ایک کو حیض آ جاتا اور رسول اللہ ﷺ اس سے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَاشِرَهَا اَمَرَهَا اَنْ تَتَّزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهُ تَابَعَهُ خَالِدٌ وَّجَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

۲۹۴- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّبَاشِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآئِهٖ اَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَّرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

۲۹۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ وَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا

بَابُ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَاْسًا وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ملنا چاہتے تو اس کو بکثرت حیض کے وقت تہبند باندھنے کا اشارہ فرماتے۔ (وہ تہبند باندھ لیتی) پھر اس سے ملتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم میں کون حاجت شہوت پر اتنا قادر ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی حاجت شہوت پر قادر تھے۔ خالد بن عبداللہ واسطی اور جریر بن عبدالحمید نے علی بن مسہر کے موافق ابو اسحاق شیبانی سے آخر حدیث تک اس کو روایت کیا۔

(294) حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی ازواج میں سے کسی زوجہ سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حالت حیض میں ہوتی تو اسے تہبند باندھنے کا فرماتے اور اس حدیث کو سفیان ثوری نے بطریق ابو اسحاق شیبانی روایت کیا ہے۔

باب 208:- حیض والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کا حکم

(295) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن جائے نماز کی طرف نکلے تو عورتوں کی (ایک جماعت) پر آپ کا گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے جماعت نساء صدقہ کرو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ تم بکثرت جہنم میں ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا سبب کیا ہے۔ فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے کسی کو بھی تم سے عقل اور دین میں ناقص اور دانا آدمی کی عقل خالص کو لے جانے والا نہیں دیکھا یعنی (تم ان کو بھی اپنے گناہ میں شریک بنا لیتی ہو) انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دین اور عقل کا نقصان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مثل مرد کی گواہی کے نصف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہی ان کی عقل کا نقصان ہے (فرمایا) کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نماز بھی نہیں پڑھتی اور روزہ بھی نہیں رکھتی۔ انہوں نے کہا ہاں فرمایا یہ ہی ان کے دین کا نقصان ہے۔

باب 209:- حیض والی عورت تمام مناسک حج ادا کرے مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حائضہ کو ایک آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور ابن عباس کے نزدیک بھی جنبی کے لئے تلاوت کرنے میں کوئی حرج

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ) الْاٰيَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ وَقَالَ الْحَكَمُ اِنِّيْ لَاَذْبَحُ وَاَنَا جُنُبٌ وَّقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

نہیں۔ رسول اکرم ﷺ جملہ اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ ام عطیہ کہتی ہیں ہمیں (عید کے دن) حکم دیا جاتا کہ وہ حیض والی عورتوں کو باہر لائیں اور مردوں کے ساتھ تکبیر کہیں اور دعا مانگیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ہرقل نے نبی اکرم ﷺ کا خط مبارک (جو اسے لکھا گیا تھا) منگوایا اور پڑھا اور اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (مسلمون تک) لکھا تھا۔ عطاء بن ابی رباح جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کو حیض آ گیا تو آپ نے سوائے طواف کعبہ کے تمام مناسک حج ادا کئے اور نمازیں بھی نہیں پڑھتی تھیں اور حکم بن عتیبہ کوفی فرماتے ہیں میں جنبی حالت میں جانور کو ذبح کیا کرتا ہوں۔ (اور ذبح بغیر اللہ کے نام کے نہیں ہوتا) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ۔

۲۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُّ وَاللّٰهِ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ

(296) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس نیت سے نکلے صرف حج ہی کر لیں گے۔ جب ہم (مقام) سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں چشم نم تھی آپ نے فرمایا تمہارا رونا کیسا، میں نے عرض کیا کاش میں اس حج کا (ارادہ) نہ کرتی۔ فرمایا شاید تجھے حیض آ گیا ہے (حضرت عائشہ ؓ) کہتی ہیں میں نے کہا ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دیا۔ (فرمایا) حاجی جو افعال حج ادا کرتے ہیں وہ سب کرو مگر کعبہ مکرمہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تو (حیض) سے پاک نہ ہو جائے۔

بَابُ الْاِسْتِحَاضَةِ

باب 210:- استحاضہ کیا ہے

۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ

(297) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہمیشہ ناپاک رہتی ہوں کیا میں نماز (پڑھنا) ترک کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف ایک رگ کا خون ہے اور جب تجھے حیض آئے تو نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب ایام حیض گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون کو دھو کر نماز پڑھ لے یعنی (ایام ماہواری کے علاوہ ہر وقت نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ لے)

بَابُ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ فِيْهِ

۲۹۹- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰى سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ

بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

۳۰۰- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهٗ بَعْضُ نِسَائِهٖ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ رَاَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ كَاَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهٗ

۳۰۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ

۳۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ

باب 211:- حیض کے خون کا دھونا

(298) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت (مراد خود حضرت اسماء ہیں) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتایئے ہم میں سے کسی ایک کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو (انگلیوں کے پوروں) سے پانی کے ساتھ دھوئے اور اس پر پانی چھڑکے (بعدازاں) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

(299) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم میں سے کسی کو حیض آتا اور (کپڑے خون آلود ہو جاتے) تو پاک ہونے کے بعد خون کو کپڑے سے کھرچ دیتی اور اس کو پانی سے دھوتی اور تمام کپڑے پر پانی چھڑک دیتی پھر اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتی۔

باب 212:- استحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا

(300) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے اعتکاف کیا بعض ازواج سے مراد (سودہ بنت زمعہ یا ام حبیبہ بنت ابوسفیان یا ام سلمہ ہیں) وہ مستحاضہ تھیں اور (خون استحاضہ) دیکھ رہی تھیں اور کبھی کبھی خون (استحاضہ کی کثرت) کی وجہ اپنے نیچے طشت رکھ لیتیں۔ عکرمہ (حضرت ابن عباس کے غلام جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ کا پانی دیکھا تو فرمایا گویا کہ یہ رنگ ایسا ہی ہے جیسا فلاں یعنی (ام حبیبہ بنت ابوسفیان) زوجہ رسول ﷺ (استحاضہ کے وقت خون کا رنگ) دیکھتیں۔

(301) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ کی ازواج مطہرات میں کسی زوجہ نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اور وہ خون اور زردی کو دیکھتی تھیں یعنی (خون استحاضہ) وہ نماز پڑھ رہی ہوتیں اور طشت ان کے نیچے ہوتا۔

(302) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں امہات المومنین یعنی

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

ازواج رسول اللہ ﷺ میں سے بعض مستحاضہ ہونے کے باوجود (اسی حالت میں) اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

بَابُ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ

باب 213:- کیا جس کپڑے میں عورت حائضہ ہوتی ہے اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

۳۰۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ فَاِذَا اَصَابَهُ شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيْقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا

(303) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم میں سے کسی ایک کے پاس سوائے ایک کپڑا کے زائد نہ ہوتا اور اسی کپڑے میں حیض آتا پھر جب اس میں کچھ خون لگ جاتا تو اس پر تھوک کر (تر کر لیتیں) اور ناخن سے اسے کھرچ کر صاف کر دیتیں۔

بَابُ الطِّيْبِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

باب 214:- عورت کا حیض سے غسل کرنے کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا

۳۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَّحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(304) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا (نسیبہ بنت حارث جو مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج اور مردوں کا غسل دینا جیسے امور سرانجام دیتیں) روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمادیا تھا مگر خاوند کی موت پر چار ماہ اور دس دن (سوگ منانے کی اجازت تھی) نہ ہم سرمہ لگاتیں اور نہ ہی خوشبو کا استعمال کرتیں اور عصب (یمنی چادر جسے دھاگے کو رنگ کر بنایا جاتا ہے) کے علاوہ کوئی رنگدار کپڑا استعمال نہ کرتیں اور ہم میں سے جب کوئی حیض سے غسل کر کے پاک ہوتی تو ہمارے لئے ایک ٹکڑا عود ہندی اور ناخن کی طرح (ایک خوشبو دار چیز) کے استعمال کی اجازت تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا۔ اور اس حدیث کو ہشام بن حسان نے حضرت حفصہ سے اور انہوں نے ام عطیہ سے اور آپ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔

بَابُ دَلْكِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعُ اَثَرَ الدَّمِ

باب 215:- جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اپنے جسم کو کیسے ملے اور کس طرح غسل کرے اور (اون یا روئی) کا مشک لگا ہوا کپڑے کا ایک ٹکڑا اپنی شرمگاہ اور (خون کی جگہوں) پر کیسے پھیرے

(یہاں عام غسل کی کیفیت کے متعلق سوال نہیں بلکہ غسل حیض جو مختص صفت ہے اس کی کیفیت کا بیان ہے یعنی خوشبو وغیرہ کا بوقت غسل حیض کس طرح استعمال کرنا چاہئے)

۳۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ فَاجْتَبَذْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ

(305) حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت (اسماء) نے حیض کے غسل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اس کو غسل کرنے کی کیفیت بیان فرمائی اور فرمایا (اون یا روئی) کے کپڑے کا ایک ٹکڑا جو کستوری لگا ہو لے کر اس سے طہارت کر۔ عورت نے عرض کیا میں کیسے طہارت کروں فرمایا مشک لگے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے سے طہارت کر، عورت نے پھر عرض کیا کس طرح طہارت کروں فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے کہا (اس مشک لگے ہوئے ٹکڑے کو) اپنی شرمگاہ میں پھیر اور (ان جگہوں پر جہاں دم حیض لگا ہے) اور بعض کے نزدیک غسل سے قبل اور بعض کے نزدیک غسل کے بعد پھیرے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَحِيْضِ

باب 216:- حائضہ عورت کا (مخصوص طریقہ) غسل

۳۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ اَوْ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(306) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انصار کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے کہا میں غسل حیض کس طرح کروں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا کستوری زدہ کپڑا لو اور وضو کرو۔ پھر نبی اکرم ﷺ شرما گئے اور اپنا منہ ایک جانب پھیر لیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا شک ہے) یا آپ نے فرمایا اس سے طہارت کرو۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کو بتا دیا کہ نبی اکرم ﷺ کا مقصد یہ ہے (جو اس سے قبل حدیث میں مذکور ہے)

بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

باب 217:- حیض کے غسل میں کنگھی کرنا

۳۰۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَاِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ

(307) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور میں ان لوگوں سے تھی جنہوں نے تمتع کا (احرام باندھا تھا) اور قربانی ساتھ نہیں لے گئے تھے۔ فرماتی ہیں مجھے حیض آ گیا اور نویں ذوالحج کی رات تک میں پاک نہ ہوئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ نویں ذوالحج کی رات ہے میں نے تو حج کے ساتھ عمرہ کا (احرام باندھا تھا) اور مجھے (حیض آ گیا ہے) نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اپنے سر کے (بال) کھول دو اور کنگھی کرو اور اپنے عمرہ کو موقوف کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا (حج کا احرام باندھنے کے بعد) میں نے حج ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لیلۃ الحصبہ (یعنی جس رات لوگ منیٰ سے مقام محصب جاتے

نَسَكٌ

بَابُ نَقْضِ الْمَرْاَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيْضِ

۳۰۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِى الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَاِنِّىْ لَوْلَا اَنِّىْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَدْرَكَنِىْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِىْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِىْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِىْ وَاَهِلِّىْ بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِىَ اَخِىْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَخَرَجْتُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِىْ قَالَ هِشَامٌ وَّلَمْ يَكُنْ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْىٌ وَّلَا صَوْمٌ وَّلَا صَدَقَةٌ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ)

۳۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَّقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقْضِىَ خَلْقَهُ قَالَ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى شَقِىٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَالْاَجَلُ فَيُكْتَبُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ

بَابٌ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ

ہیں) کی رات حکم دیا کہ (ان کو عمرہ کراؤ) تو انہوں نے مقام تنعیم سے اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا مجھے عمرہ کرایا۔

باب 218: حیض کا غسل کرتے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا (کیا واجب ہے یا نہیں) اکثر عدم وجوب کے قائل ہیں

(308) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم ذوالحجہ کا استقبال کرنے والے تھے یعنی (25 ذیقعدہ تھی) کہ ہم (مدینہ) سے نکل پڑے اور (چار پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا دل چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے (کیونکہ) اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو عمرے کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا یعنی (حج تمتع) اور بعض نے حج کا احرام باندھا یعنی (حج افراد) حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے حج تمتع کا احرام باندھا اور نویں ذوالحجہ کو میں حائضہ ہوگئی۔ اور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور اپنے سر کے (بال) کھول دو اور کنگھی کرلو اور حج کا احرام باندھ لو۔ اور میں نے ایسا ہی کیا تو جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمٰن کو بھیجا (ان کے ہمراہ) میں تنعیم کی طرف چلی گئی تو اپنے قائم مقام عمرے کا احرام باندھا۔ ہشام بن عروہ (اس حدیث کے ایک راوی) فرماتے ہیں ان میں سے کسی بات پر قربانی ہے نہ روزہ اور نہ ہی کوئی صدقہ۔

باب 219:- اللہ تعالیٰ کے فرمان مخلقۃ وغیر مخلقۃ کا (اصل مفہوم کیا ہے)

(309) انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو کہتا ہے اے میرے رب نطفہ واقع ہوگیا۔ اے رب اب یہ خون کا غلیظ لوتھڑا بن گیا۔ اے رب اب یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا۔ (فرشتہ کی ان امور کے متعلق تین بار ندا ایک دفعہ نہیں بلکہ ایک مدت کے بعد جیسا کہ نطفہ کا واقع ہوتا اور پھر غلیظ خون بننا اور پھر گوشت کا لوتھڑا) اور جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق مکمل کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے کیا یہ مذکر ہے یا مونث، کیا یہ نیک بخت ہے یا بد بخت، اس کا رزق کتنا ہے اور اس کی عمر کتنی ہے (اور یہ سب کچھ) ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔

باب 220:- کیا حائضہ عورت حج یا عمرے کا احرام

بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باندھے (یہاں کیفیت سے مراد صفت احرام نہیں بلکہ بصورت استفہام احرام کا بیان کرنا ہے یعنی اس کا احرام باندھنا صحیح ہے یا باطل جائز ہے یا ناجائز)

۳۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يُحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ

(310) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حجۃ الوداع میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے عمرے اور کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی ساتھ لیکر آیا ہے وہ جب تک قربانی نہ کرے احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے حیض آ گیا اور نویں ذوالحج آنے تک جاری رہا۔ اور میں نے تو عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تو مجھے نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ تم اپنے سر کے (بال) کھول دو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو اور میں نے ایسا ہی کیا تو جب میں نے اپنا حج پورا کر لیا تو آپ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میرا جو عمرہ رہ گیا ہے اس کے بدلے تنعیم سے عمرہ کروں۔

بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ

باب 221:- حیض کا آنا اور اس کے بند ہونے کی (علامت) بعض عورتیں لکڑی کی ڈبیا

(جس میں عورتیں خوشبو اور اپنا سامان رکھتی ہیں) میں روئی رکھ کر جو (حیض کے خون سے) زردی مائل ہوتی بھیجتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں مت جلدی کرو یہاں تک کہ تم خالص سفید (پانی) نہ دیکھ لو۔ اس سے آپ کی مراد حیض سے پاک ہونا ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (ام سعد یا ام کلثوم) کو خبر پہنچی کہ کچھ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگوا کر اپنے حیض سے پاک ہونے کو دیکھتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کو ایسا نہیں کرنا چاہئے اور ان کی ملامت کی (اس لئے کہ ہو سکتا ہے رات کے دیکھنے سے خالص سفیدی نظر نہ آئے اور بلا طہارت نماز پڑھ لے اس لئے آپ نے ان کو ملامت فرمائی)

۳۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(311) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش ایک مستحاضہ عورت تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں، جب حیض

فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي

آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔

بَابٌ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبُو سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ

باب 222:- حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے

حضرت جابر بن عبداللہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (حائضہ) نماز چھوڑ دے

۳۱۲- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهٗ

(312) معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رحمہا اللہ روایت کرتی ہیں کسی عورت نے (اس سے مراد خود معاذہ بنت عبداللہ ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو نماز (حاضرہ) کفایت کر جاتی ہے (یا فوت شدہ نمازوں کی احتیاج ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تو خارجیہ ہے یعنی (خوارج کے بعض گروہ کے نزدیک حائضہ عورت پر نمازوں کی قضا ہے) فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتیں اور حیض آ جاتا تو ہمیں (حیض کی نماز میں) قضا کرنے کا حکم نہ دیتے یا حضرت عائشہ نے اس طرح فرمایا کہ ہم (حیض کے وقت) کی نمازیں قضا نہیں کرتی تھیں۔

بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِيْ ثِيَابِهَا

باب 223: حیض والے کپڑوں میں حائضہ کیساتھ سونا

۳۱۳- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَأَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَتْنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

(313) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی اور میں حائضہ ہو گئی۔ میں چپکے سے چادر سے نکلی اور حیض والے کپڑے زیب تن کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ چادر میں داخل کر لیا۔ حضرت زینب فرماتی ہیں مجھے ام سلمہ (یعنی میری والدہ) نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اس کے بوسے لیتے اور میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنابت کا غسل ایک برتن سے کرتے۔

بَابٌ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوٰى ثِيَابِ الطُّهْرِ

باب 224:- جو حیض والے کپڑے پاکی والے کپڑوں سے الگ رکھے

۳۱۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(314) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں نے چادر سے اٹھ کر حیض

مُضْطَجِعَةٌ فِيْ خَمِيْلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ اَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ

والے کپڑے پہنے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

بَابُ شُهُوْدِ الْحَآئِضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى

باب 225:- حیض والی عورت کا عیدین میں حاضر ہونا اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا جیسے (استسقاء وغیرہ) اور عیدگاہ سے الگ رہنا

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ اُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِيْ مَعَهٗ فِيْ سِتٍّ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ سَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِاَبِيْ نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهٗ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحُيَّضُ فَقَالَتْ اَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا

(315) حضرت سیّدہ حفصہ بنت سیرین فرماتی ہیں ہم اپنی نوجوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور اس نے قصر بنی خلف (یہ محل طلحہ بن عبداللہ بن خلف خزاعی کی طرف منسوب ہے) قیام کیا اور اس نے اپنی بہن (ام عطیہ) سے بیان کیا اور ان کے خاوند وہ تھے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا اور میری بہن بھی چھ غزوات میں اس کے ساتھ تھی۔ فرماتی ہیں (یعنی اس عورت کی بہن ام عطیہ) ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتیں (وہ عورت کہتی ہے) میری بہن نے یعنی (ام عطیہ) نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اگر ہم میں کسی ایک کے پاس برقعہ نہ ہو تو نکلنے میں کوئی حرج ہے۔ تو آپ نے فرمایا چاہئے کہ ان کو سہیلیاں برقعہ پہنائیں تاکہ وہ (محافل) خیر میں مسلمانوں کے ساتھ دعاؤں میں حاضر ہوں۔ (حضرت صفیہ) فرماتی ہیں میں نے حضرت ام عطیہ سے پوچھا کیا تو نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے فرماتی ہیں میرے ماں باپ قربان ہوں ہاں (میں نے سنا ہے) اور حضرت ام عطیہ جب بھی آپ کا ذکر کرتی تو کہتی اس پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے نوجوان اور پردہ دار یا (آپ نے فرمایا) نوجوان پردہ نشین اور حیض والی عورتیں باہر نکلیں اور مجلس خیر (سماع حدیث اور عیادت مریض وغیرہ) اور مومنوں کی دعاؤں (نماز استسقاء وغیرہ کا اجتماع) میں شریک ہوں اور حائضہ عورتیں عیدگاہ سے دور رہیں۔ حضرت حفصہ فرماتے ہیں میں نے (تعجبا) ام عطیہ سے کہا کیا حیض والی عورتیں بھی، حضرت ام عطیہ نے (جواباً) فرمایا کیا (حائضہ عورتیں) نویں ذوالحج کو (عرفات) میں اور فلاں فلاں یعنی (مزدلفہ و منیٰ) میں حاضر نہیں ہوتیں۔

بَابٌ اِذَا حَاضَتْ فِيْ شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَّمَا يُصَدَّقُ النِّسَآءُ فِي الْحَيْضِ

باب 226:- جب عورت کو ایک ہی ماہ میں تین بار حیض آ جائے اور (مدت) حیض

وَالْحَمْلِ فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ) وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَّشُرَيْحٍ اِنْ جَائَتْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ بِطَانَةِ اَهْلِهَا مِمَّنْ يُّرْضٰى دِيْنُهٗ اَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِيْ شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ اَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَقَالَ عَطَاءُ الْحَيْضُ يَوْمٌ اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ سَاَلْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ قَالَ النِّسَآءُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ

۳۱۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلٰكِنْ دَعِي الصَّلٰوةَ قَدْرَ الْاَيَّامِ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِيْ غَيْرِ اَيَّامِ الْحَيْضِ

۳۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

بَابُ عِرْقِ الْاِسْتِحَاضَةِ

۳۱۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ

اور محل کے بارے میں جبکہ حیض کا (بالتکرار) آنا ممکن ہو تو ان کی بات مان لی جائے۔ بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہے (سورۂ بقرہ آیت 228) حضرت علی اور قاضی شریح سے منقول ہے اگر عورت کے رشتہ داروں میں سے وہ خاص لوگ جن کے دین اور امانت کو وہ پسندیدہ سمجھتے ہوں گواہی دیں کہ (یہ ہوتا ہے اور ہماری عورتوں کی یہ عادت ہے) یہ مہینہ میں تین بار حائضہ ہوتی ہیں تو اس کی بات کو تسلیم کر لیا جائے۔ عطا بن ابی رباح فرماتے ہیں اس کے (زمانہ عدت) کے حیض (وہی شمار ہوں گے) جو قبل از عدت آتے تھے اور یہی قول امام ابراہیم نخعی کا ہے۔ عطاء بن ابی رباح فرماتے (حیض کی کم از کم مدت) ایک دن ہے۔ (اور زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن۔ معتمر بن سلیمان اپنے باپ سلیمان بن طرخان سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جو پاک ہونے کے پندرہ دن بعد خون دیکھے تو آپ نے فرمایا اس معاملہ کو عورتیں ہی بہتر جانتی ہیں۔

(316) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے خون استحاضہ متواتر رہتا ہے کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے البتہ جن دنوں میں تجھے حیض آتا ہے اتنے دن نماز چھوڑ دو۔ پھر غسل حیض کر لینے کے بعد نماز پڑھو۔

باب 227:- ایام حیض کے علاوہ خاکی اور زرد رنگ کے خون کا بیان (اور اس کا حکم)

(317) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم خاکی اور زرد رنگ کے خون کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے یعنی (ایام حیض میں خون کے یہ رنگ دم حیض ہیں اور ایام حیض کے بعد خون کے یہ رنگ حیض نہیں) یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے۔

باب 228:- استحاضہ کا خون

(318) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (بنت جحش) سات سال تک مستحاضہ رہیں اور آپ نے

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

بَابُ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۳۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِيْ

۳۲۰- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا حَاضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ تَنْفِرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

بَابٌ اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّيَاْتِيْهَا زَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ

۳۲۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان کو فرمایا غسل کرلو یہ ایک رگ کا خون ہے اور آپ ہر نماز کے لئے غسل کرتیں۔ (یہ حدیث ام حبیبہ، حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کے ساتھ منسوخ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد از وفات نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ کی حدیث پر فتویٰ دیا ہے) کمافی الفتح وعمدۃ القاری

باب 229:- طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

(319) زوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید وہ ہمیں (مدینہ) جانے سے روکے گی۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں فرمایا اب چل کھڑی ہو۔

(320) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب عورت کو حیض شروع ہو جائے اس کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ اپنے وطن واپس چلی جائے۔ (طاؤس بن کیسان) کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث مذکور کی واقفیت سے پہلے (یہی فتویٰ دیتے) کہ وہ اپنے وطن واپس نہ جائے (طاؤس کہتے ہیں) پھر میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرماتے وہ اپنے وطن واپس چلی جائے (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو رخصت دے دی ہے۔

باب 230:- جب استحاضہ والی عورت حیض سے پاک ہو جائے

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل کرے اور نماز پڑھے اگرچہ یہ طہر کے دن کی ایک گھڑی باقی رہے اور اس کا خاوند اس کے پاس آسکتا ہے جبکہ وہ نماز ادا کر چکی ہو اور نماز اعظم ہے یعنی (اگر نماز اس کے لئے جائز ہے جو اعظم ہے تو مرد کی اپنی بیوی سے وطی بدرجہ اولی جائز ہوگی)

(321) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آنا شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز

اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

۳۲۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ سُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَبَابَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ فَصَلّٰى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا

باب

۳۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّيْ وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

پڑھو۔

باب 231: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ اور اسکا طریقہ

(322) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں ایک عورت (ام کعب) حمل کی حالت میں فوت ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور (میت) کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

باب 232:- یعنی احکام حائضہ

(323) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت وارث زوجہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جب ان کو حیض آجاتا تو نماز نہ پڑھتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے لیٹی رہتیں اور آپ اپنی چادر پر نماز پڑھتے اور جب سجدے میں جاتے تو آپ کے کپڑے کا کچھ حصہ میرے بدن کو مس کرتا۔

(7) کتاب التیمم

اس میں 9 ابواب اور 15 احادیث ہیں اور 3 احادیث معلقہ ہیں۔

بَابٌ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ)

۳۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ

باب 233:- اللہ تعالیٰ کا فرمان اور ان (مذکورہ) صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو (سورۂ مائدہ آیت 6)

(324) زوجہ نبی اکرم ﷺ فرماتی ہیں ہم کسی سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ گیا (اور گر کر گم ہوگیا) رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کی وجہ سے بہت لوگوں کے وہاں قیام فرمایا اور وہاں کوئی پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ نے دیکھ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو وہاں ٹھہرایا ہوا ہے (جہاں) کوئی پانی بھی نہیں (اور نہ ان کے پاس

الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِى قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِىْ بِيَدِهٖ فِىْ خَاصِرَتِىْ فَلَا يَمْنَعُنِىْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِى فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِىَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِىْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَاَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ

۳۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَقَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ الْفَقِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِىْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِىَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِىْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِىُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً

بَابٌ اِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَّلَا تُرَابًا

۳۲۶- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً

پانی ہے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) حضرت ابوبکر ؓ (میرے پاس) آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے محوخواب تھے تو آپ نے فرمایا (تیری وجہ سے) رسول اللہ ﷺ اور لوگ رکے ہوئے ہیں (جبکہ) یہاں پانی بھی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے زجروتوبیخ فرمائی اور جو اللہ کو منظور تھا مجھے انہوں نے کہا یعنی (یہ سب کچھ تیری وجہ سے ہوا) اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کونچہ مارنے لگے اگر میری ران پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محوخواب نہ ہوتے تو ضرور میں حرکت وغیرہ کرتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت بیدار ہوئے اور پانی نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے آیہ تیمم نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اسید بن حضیر نے عرض کیا اے آل ابوبکر یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں بلکہ (اس سے قبل بھی آپ کی برکات سے سب مستفیض ہوتے رہے ہیں) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں جس اونٹ پر میں سوار تھی ہم نے اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

(325) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ انصاری ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک مہینہ کی راہ تک رعب کے سبب میری مدد فرمائی گئی (غایت شہر کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے شہر اور آپ کے کسی دشمن کے درمیان اس سے زیادہ مسافت نہیں تھی) میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنائی۔ میری امت میں سے جس شخص پر نماز کا وقت آجائے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر پر حلال نہیں تھا اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام بنی نوع انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔

باب 234:- اگر کوئی شخص پانی اور مٹی دونوں نہ پائے تو کیا (وہ بلا وضو و تیمم نماز ادا کرے)

(326) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر ؓ یعنی (اپنی ہمشیرہ) سے ہار مانگ کر لیا اور وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد (اسید بن حضیر ؓ) کو اسے تلاش کرنے

فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا

کے لئے بھیجا اور آپ کو وہ ہار مل گیا (لیکن) نماز کا وقت ہو چکا تھا اور ان کے پاس پانی نہیں تھا لہٰذا انہوں نے (بلا وضو) نماز پڑھ لی۔ لوگوں نے اس بات کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم جو بھی واقعہ یا حادثہ آپ کو پیش آیا جسے آپ ناپسند سمجھتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہارے لئے اور جملہ مسلمانوں کے لئے بہتری (پیدا) فرمادی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ

باب 235:- جب حضر میں پانی نہ مل رہا ہو اور نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم کر لینے کے حکم کے بیان میں

وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهٖ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایسا مریض جس کے پاس پانی ہے لیکن (بوجہ شدت مرض یا کمزوری وہ خود استعمال نہیں کر سکتا) اور اس کو کوئی پانی دینے والا بھی نہیں تو وہ تیمم کر لے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (مقام) جرف میں اپنی زمین سے واپس آئے تو (مقام) مربد النعم میں (مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام) نماز عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے (تیمم کر کے) نماز پڑھی پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو سورج ابھی کافی بلندی پر تھا اور آپ نے نماز کا اعادہ نہیں فرمایا۔

۳۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ الْأَنْصَارِيُّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(327) حضرت عمیر (عمرو بن عبداللہ ہاشمی) حضرت ابن عباس کے غلام فرماتے ہیں میں اور عبداللہ بن یسار حضرت میمونہ زوجہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس آئے تو ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ بئر جمل (بعض کے نزدیک عقیق جگہ کا نام ہے) کی طرف سے آ رہے تھے تو آپ کو ایک آدمی (مراد خود ابوجہیم ہیں) ملا اور اس نے آپ کو سلام دیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ (وہاں) ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور (دیوار پر ہاتھ مار کر) اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں یعنی (کہنیوں تک) کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ هَلْ يَنْفُخُ فِي يَدَيْهِ بَعْدَ مَا يَضْرِبُ بِهِمَا الصَّعِيْدَ لِلتَّيَمُّمِ

باب 236:- کیا تیمم کرنے والا دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے کے بعد انہیں پھونک کر جھاڑے

(امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا تیمم کرنے

۳۲۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ

بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

(328) سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابزٰی سے روایت کرتے ہیں کہ (اَہل باویہ) سے ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (عمار بن یاسر بھی وہاں موجود تھے) عرض کیا میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں مل رہا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا کیا تجھے یاد ہے میں اور آپ ایک سفر (سریہ) میں اکٹھے تھے اور ہم دونوں جنبی ہو گئے مگر آپ نے تو نماز نہ پڑھی لیکن میں مٹی میں لوٹا یعنی (تیمم کیا) اور نماز ادا کر لی پھر میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی آپ نے فرمایا تمہارے لئے اس طرح کرنا کافی تھا۔ (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انہیں پھونک کر اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

باب 237:- (ایک ہی ضرب سے) منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا

(انتباہ) احادیث عمار بن یاسر اور ابوجہیم ضعیف اور مرفوع ہونے میں مختلف فیہا ہیں حافظ عسقلانی نے فرمایا عدم رفع راجح ہے۔ لہٰذا حدیث جابر بن عبداللہ جس میں دو ضربیں مروی ہیں مرفوع اور صحیح الاسناد ہے۔ اسی لئے امام ذہبی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح ہے اور مانع کے قول کی طرف التفات نہیں کرنی چاہئے یعنی دو ضربوں والی حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔ (عمدۃ القاری فتح الباری)

۳۲۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهٰذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ

(329) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں عمار بن یاسر نے جو اس (سے قبل متن حدیث) میں بیان کیا (میں اس کا شاہد ہوں) اور شعبہ بن حجاج اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر اپنے منہ کے قریب لے گئے پھر ان سے اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں ہمیں شعبہ بن حجاج نے بتایا وہ کہتے ہیں ہمیں حکم بن عتبہ نے بتایا وہ کہتے ہیں میں نے ذر بن عبداللہ سے سنا وہ سعید بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے باپ عبدالرحمٰن بن ابزی سے راوی ہیں اور حکم بن عتبہ کہتے ہیں میں نے سعید بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ اپنے باپ سے راوی ہیں فرماتے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کیلئے وضو ہے اگر پانی نہ ملے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

۳۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ

(330) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا ہم دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو جنابت لاحق ہو گئی (اس روایت میں)

فَاَجْنَبْنَا وَقَالَ تَفَلَ فِيْهِمَا

۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ تَمَعَّكْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّيْنِ

۳۳۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

بَابُ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا

۳۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَيْنَا حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ يُسَمِّيْهِمْ اَبُوْ رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ يُوْقَظْ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ

نفخ کے بجائے تفل فیہما فرمایا (تفل بزاق کی مثل ہے اور درجہ کے اعتبار سے پہلے بزاق پھر تفل اس کے بعد نفث اور پھر نفخ ہے) جوہری۔

(331) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں حضرت عمار نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا میں مٹی میں لوٹا یعنی (تیمم کیا) پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تجھے اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر (مسح کرنا) کافی ہے۔

(332) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ حضرت عمار نے آپ سے کہا (یعنی) پوری (مذکور) حدیث بیان کی۔

(333) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

باب 238:- پاک مٹی مسلمان کے لئے پانی کی عدم موجودگی کے باعث وضو کا کام دیتی ہے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک بے وضو نہ ہو یہ (تیمم) ہی اس کو کافی ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بحالت تیمم لوگوں کی امامت فرمائی یعنی (تیمم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والوں کی نماز جائز ہے یہ ہی ہمارا مذہب ہے) یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شور زمین پر نماز پڑھنے اور اس سے تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(334) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر (خیبر سے واپسی) میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم تمام رات چلتے رہے حتیٰ کہ ہم رات کے آخری حصہ میں تھے کہ نیند نے آلیا اور مسافر کے نزدیک رات کے آخری حصہ میں نیند سے میٹھی کوئی چیز نہیں اور سورج کی حرارت نے ہمیں جگایا جو شخص پہلے بیدار ہوا وہ فلاں (ابوبکر صدیق) پھر فلاں (عمران بن حصین) پھر فلاں (ذومخبر) تھے ابورجاء عطاردی (یعنی) عمران بن ملحان جو (عوف الاعرابی کے شیخ ہیں) نے ان کے نام بتائے (مگر) عوف کہتے ہیں میں بھول گیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور وہ (بیدار ہونے والوں میں) چوتھے تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ جب محو خواب ہوتے آپ کو کوئی نہ جگاتا جب

يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ قَالَ لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

تک کہ وہ خود بیدار نہ ہوتے کیونکہ معلوم نہیں کہ خواب میں (بذریعہ وحی) آپ پر کیا نئے امور پیش آنے والے ہیں (اور ہم بھی وحی کے انقطاع کے خوف سے آپ کو بیدار نہیں کرتے تھے) اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور لوگوں کے حزن وملال کا حال دیکھا آپ ایک قوی وصابر شخصیت تھے۔ آپ نے بآواز بلند تکبیر کہی اور متواتر بآواز بلند تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی آواز سن کر نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو لوگوں کو جو مصیبت پہنچی اس کا شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا اس کا کوئی نقصان نہیں یا کوئی نقصان نہ ہوگا (آپ نے حکم دیا) اس جگہ سے کوچ کرو۔ (بحکم نبی ﷺ) لوگ وہاں سے چل پڑے آپ تھوڑی دیر چلنے کے بعد (سواری) سے اترے اور وضو کرنے کے لئے پانی طلب کیا اور وضو فرمایا اور اذان کہی گئی آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا ایک شخص الگ ہو کر بیٹھا ہے جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا اے فلاں تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روکا۔ عرض کیا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور میرے پاس پانی نہیں۔ آپ نے فرمایا پاک مٹی سے تیمم کر لے وہ تیرے لئے کافی ہے پھر نبی اکرم ﷺ چل پڑے اور آپ سے لوگوں نے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ (سواری) سے اترے اور فلاں (عمران بن حصین) کو بلوایا اور جاہ نے اس کا نام بتایا عوف کہتے ہیں یاد نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ نے فرمایا دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ وہ دونوں (پانی کی تلاش کے لئے) چل دیئے تو ان کو ایک عورت ملی جس نے اپنے اونٹ پر دو مشکیزے لٹکا رکھے تھے اور خود اس پر (پاؤں لٹکائے) درمیان میں بیٹھی تھی، ان دونوں نے اس سے پوچھا پانی کہاں ہے۔ اس نے کہا کل مجھے اسی وقت پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ انہوں نے اس (عورت) کو کہا چلو جب اس نے کہا کہاں تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا جس کو صابی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا وہی جن کو تم (صابی) کہتے ہو وہ چل پڑی اور وہ دونوں اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے اور انہوں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ عمران بن حصین کہتے ہیں لوگوں نے اس کو اونٹ سے اتارا اور نبی اکرم ﷺ نے ایک برتن پانی کا منگوایا اور دونوں مشکیزوں کا (منہ کھول کر) اس میں پانی ڈالا اور ان (مشکیزوں) کا اوپر والا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا اور لوگوں میں منادی کر دی گئی کہ (خود) بھی پانی پیو اور اپنے (جانوروں) کو بھی پانی پلاؤ جس نے چاہا (خود) پیا اور جس نے چاہا (جانوروں) کو پلایا اور جس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لَهَا فَجَمَعُوْا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَّدَقِيْقَةٍ وَّسَوِيْقَةٍ حَتّٰى جَمَعُوْا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوْهَا فِيْ ثَوْبٍ وَّحَمَلُوْهَا عَلٰى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِيْ اَسْقَانَا فَاَتَتْ اَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوْا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِيْ رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَقَالَتْ بِاِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا اِلَى السَّمَآءِ تَعْنِي السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اُرٰى اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ يَدَعُوْنَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوْهَا فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَبَاَ خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ (الصَّابِئِيْنَ) فِرْقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ اَمِلُ

آدمی کو جنابت لاحق ہوئی تھی اس کو آپ نے آخر میں ایک برتن پانی کا دیا اور فرمایا جاؤ اور اس پانی کو اپنے جسم پر بہاؤ یعنی (غسل کرو) اور وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ عزوجل کی قسم جب پانی لینا بند کر دیا گیا تو ہمیں ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اب وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کچھ اس کے لئے بھی جمع کرو۔ لوگوں نے آٹا، کھجور اور ستو اکٹھے کرنے شروع کر دیئے حتیٰ کہ (اچھا خاصا) انہوں نے طعام جمع کر لیا اور اس طعام کو کپڑے میں (باندھ) کر اس عورت کو اونٹ پر سوار کیا اور کپڑے میں باندھا ہوا سامان اس کے آگے رکھ دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے تیرے پانی کو نقصان نہیں پہنچایا یعنی (کم نہیں ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے ہی ہمیں (پانی) پلایا ہے۔ کچھ عرصہ روکے رکھنے کے بعد جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی تو انہوں نے کہا اے فلانی تجھے کس نے روک لیا۔ اس نے کہا ایک تعجب انگیز (واقعہ) پیش آیا کہ (راستے میں) مجھے دو آدمی ملے اور مجھے اس آدمی کے پاس لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے اور اس نے اس طرح اور اس طرح کیا۔ خدا کی قسم جتنے لوگ اس کے اور اس کے درمیان ہیں اس نے اپنی درمیانی اور شہادت والی انگلی کو بلند کرتے ہوئے آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آسمان اور زمین کے درمیان جتنے لوگ ہیں ان سب میں سے وہ بڑا جادوگر ہے یا وہ سچا اللہ کا رسول ہے۔ اس کے بعد مسلمان اس عورت کے اردگرد کے مشرکوں کو قتل کرتے اور جن مکانات میں رہائش پذیر تھی انہیں نقصان نہ پہنچاتے۔ ایک دن اس نے اپنی قوم سے کہا میں سمجھتی ہوں وہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں (جب حال یہ ہے) تو کیا تمہیں اسلام میں کچھ (رغبت) ہے اور انہوں نے اس کی بات کو مان لیا اور وہ سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ امام بخاری فرماتے ہیں صبا کا معنی ہے ایک دین سے دوسرے دین کی طرف چلا جانا۔ ابو العالیہ فرماتے ہیں صابئین اہل کتاب سے ایک گروہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں اور اُصب کے معنی ہیں میں مائل ہوں گا۔

بَابٌ اِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَرَضَ اَوِ الْمَوْتَ اَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَجْنَبَ فِيْ لَيْلَةٍ

باب 239:- جب جنبی اپنی جان پر بیماری یا موت کا خوف رکھتا ہے یا پیاس کا خوف ہو تو تیمم کرے اور بیان کیا جاتا ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو سخت سرد رات میں جنابت لاحق ہو گئی تو آپ نے تیمم فرمایا اور یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ اپنی

بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ

جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے (سورۂ نساء آیت 29) نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا (لیکن) آپ نے (عمرو بن عاص) کو ملامت نہیں فرمائی

۳۳۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ لَا يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ نَعَمْ اِنْ لَّمْ اَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا لَّمْ اُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِيْ هٰذَا كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

(335) ابووائل (شقیق بن سلمہ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا (یعنی سوال کیا) جب (جنبی) کو پانی نہ ملے تو وہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر میں اس کی رخصت دے دوں تو جب بھی ان کو سردی لگے تیمم کریں گے اور نماز پڑھ لیں گے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیان کردہ روایت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے قول پر اکتفا نہیں کیا۔

۳۳۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْفِيْكَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا دَرٰى عَبْدُاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ اِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيْقٍ فَاِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ

(336) شقیق بن سلمہ (ابووائل) فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوعبدالرحمن جب آدمی جنبی ہو جائے اور اس کو پانی نہ ملے تو آپ بتائیں وہ کس طرح کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک پانی نہ ملے نماز نہ پڑھے۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت کا کیا کرو گے جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا (جب تم کو پانی نہ ملے) تو منہ اور ہاتھوں کا پاک مٹی سے مسح کر لو اور یہ تیرے لئے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے ابوموسیٰ اشعری) تو نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا چلو ہم حضرت عمار کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ آیت تیمم کے متعلق کیا کہیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (اپنے فتویٰ کے موافق آیہ کریمہ کی توجیہ) میں کچھ جواب نہ دے سکے۔ بس یہی فرمایا اگر اس میں ہم ان کو رخصت دے دیں تو قریب ہے جب ان میں سے کسی ایک کو پانی ٹھنڈا لگے گا تو غسل میں پانی کو چھوڑ کر تیمم کر لے گا۔ اعمش کہتے ہیں میں نے شقیق بن سلمہ سے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فقط اس سبب سے اس کو مکروہ سمجھا ہے شقیق بن سلمہ نے کہا ہاں۔

بَابُ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

باب 240:- تیمم میں ایک ہی ضرب کافی ہے

۳۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسَى لَوْ اَنَّ رَجُلًا اُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَاَوْشَكُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ اَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ وَزَادَ يَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اَنَا وَاَنْتَ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً

(337) حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور اس کو ایک مہینہ پانی نہ ملے کیا وہ تیمم کر لے اور نماز پڑھ لے۔ (ابووائل) کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس کو ایک ماہ تک پانی میسر نہ ہو تیمم نہ کرے۔ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا اس آیہ مبارکہ کے متعلق جو سورۂ مائدہ میں ہے تم کیا کہتے ہو یعنی اگر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیمم کرنے میں ان کو رخصت دے دی جائے تو قریب ہے کہ وہ لوگ جب ان کو پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ (غسل کی بجائے) تیمم کر لیں گے۔ شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گویا کہ تم نے جنبی کے لئے تیمم کو اسی لئے ناپسند فرمایا آپ نے کہا ہاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی وہ بات سنی ہے جو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی ضروری حاجت کے لئے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی بھی نہ ملا تو میں نے مٹی میں بلیدنا شروع کر دیا جس طرح چوپایہ مٹی میں بلیدتا ہے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لئے صرف اتنا ہی کرنا کافی تھا۔ (بتانے کے لئے) آپ نے زمین پر ہاتھ ایک ہی دفعہ مارا پھر اس کو جھاڑ دیا پھر دائیں ہاتھ کی پشت کو اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا (راوی کا شک ہے کہ اس طرح فرمایا) بائیں ہاتھ کی پشت کو اپنے دائیں ہاتھ کی (ہتھیلی) سے مسح کیا پھر دونوں ہاتھوں سے منہ کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی بات پر اکتفا نہیں کیا۔ یعلی (بن عبید ابو یوسف طفاوس حنفی) نے بطریق اعمش عن شقیق کی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس (موجود) تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ تم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی بات جو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہی تھی سنی۔ (وہ قول یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو (ایک ضروری کام کیلئے) بھیجا تو مجھ کو جنابت لاحق ہو گئی تو میں مٹی میں لوٹ گیا یعنی (تیمم کیا) پھر ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو (اس واقعہ)

کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا بس تیرے لئے یہ تیمم ہی کافی ہے۔ اور آپ نے ایک ہی ضرب سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا (ظاہر الفاظ کی دلالت تو یہی ہے کہ ایک بار مسح کیا لیکن یہ ترجمۃ الباب کے خلاف ہے لہٰذا ایک ہی ضرب سے آپ نے اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا یہ درست ہے) اور (دو ضربوں والی روایت صحیح الاسناد ہے بنسبت احادیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے)

باب 241:- جنابت کے لئے تیمم

(338) عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا اے فلاں تم کو کس چیز نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے اور میرے پاس کوئی پانی نہیں۔ آپ نے فرمایا پاک مٹی سے تیمم کرلو بس یہی تیرے لئے کافی ہے۔

بَابُ

۳۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ الْخُزَاعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ یُصَلِّ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ فِی الْقَوْمِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّهٗ یَكْفِیْكَ

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

(8) نماز کا بیان

نماز کے (احکام) کے بیان میں

اس میں 109 ابواب اور 160 احادیث ہیں اور 40 احادیث معلقہ ہیں۔

بَابُ كَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِی الْاِسْرَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ فِیْ حَدِیْثِ هِرَقْلَ فَقَالَ یَاْمُرُنَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ

باب 242:- معراج کی رات نماز کس طرح فرض ہوئی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے ہرقل کی حدیث میں ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے کا سچ بولنے اور حرام سے بچنے کا حکم دیتے

۳۳۹- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَیْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً

(339) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ) حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت شق ہوئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور میرے سینہ کو شق کیا پھر اس کو آب زمزم سے دھویا۔ پھر ایک طشت سونے کا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر میرے سینہ کو بند کردیا۔ پھر (جبرئیل) میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان (دنیا) کی طرف لے گئے

وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا

جب میں آسمان دنیا کے (پاس) پہنچا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے خازن کو کہا آسمان کا دروازہ کھول دو۔ داروغہ نے پوچھا کون ہے (جواب دیا) جبرائیل۔ داروغہ نے کہا کیا تمہارے ساتھ بھی کوئی ہے۔ جبرائیل نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ داروغہ نے کہا وہ بلائے گئے ہیں۔ جبرائیل نے کہا ہاں (وہ بلائے گئے ہیں) جب داروغہ نے (دروازہ) کھول دیا ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو دیکھا ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور اس کے دائیں بائیں کچھ لوگ ہیں۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ انہوں نے (مجھے دیکھ کر) خوش آمدید کہا اے صالح نبی اور سعادت مند بیٹے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرائیل سے کہا یہ (آدمی) کون ہیں۔ جبرائیل نے عرض کیا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو آپ کے دائیں بائیں لوگ ہیں یہ آپ کی اولاد ہیں اور جو دائیں والے ہیں وہ جنتی ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ دوزخی ہیں۔ (اس لئے) جب وہ اپنے دائیں دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور اپنے بائیں دیکھتے ہیں رو پڑتے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت جبرائیل مجھے دوسرے آسمان کے پاس لے گئے اور اس کے داروغہ کو کہا (دروازہ) کھول دے تو داروغہ نے وہی بات دہرائی جو پہلے آسمان کے داروغہ نے کہی تھی اور (دروازہ) کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، ادریس، موسیٰ وعیسیٰ اور ابراہیم علیہم الصلوات والتسلیمات کو پایا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہر نبی کے لئے اس کی منزل (یعنی آسمان) کا تعین نہیں فرمایا صرف اتنا بیان کیا نبی اکرم ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا میں پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان میں ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے (معلوم ہوا حدیث کا یہ حصہ حضرت انس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اس لئے خود روایت کر رہے ہیں) جب حضرت جبرائیل نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لیکر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے نبی صالح اور بھائی صالح کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے عرض کیا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میرا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا۔ انہوں نے نبی صالح اور بھائی صالح کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں تو حضرت جبرائیل نے عرض کیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر حضرت عیسیٰ علیہ

يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

السلام پر میرا گزر ہوا۔ انہوں نے بھی نبی صالح اور بھائی صالح کے الفاظ سے مجھے خوش آمدید کہا۔ میں نے حضرت جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہیں۔ جبرائیل نے کہا یہ حضرت عیسیٰ السلام ہیں پھر میرا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا اور انہوں نے بھی نبی صالح اور سعادت مند بیٹے کہہ کر میرا استقبال کیا۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے عرض کیا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم زہری فرماتے ہیں مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر جبرائیل مجھے (اوپر) لے کر چل دیئے یہاں تک کہ میں مقام مستوی یعنی (ہموار و بلند جگہ) پر پہنچا جہاں میں نے قلم چلانے کی آواز سنی۔ ابن حزم یعنی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم (اپنے شیخ سے) اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے) کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں اور ان کو لیکر میں واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر میرا گزر ہوا اور انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کچھ فرض کیا ہے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس لوٹیے (کیونکہ) آپ کی امت میں (اتنی نمازیں ادا کرنے کی) طاقت نہیں۔ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف کر دیا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا اپنے رب کے پاس جایئے کیونکہ آپ کی امت میں (یہ نمازیں ادا کرنے) کی طاقت نہیں۔ میں پھر (بارگاہ صمدیت) میں حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور حصہ معاف فرما دیا۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہوں نے کہا پھر اپنے رب کے پاس جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کے (ادا کرنے) کی استطاعت نہیں تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی (بارگاہ) میں واپس لوٹا تو اللہ نے فرمایا (عدد کے اعتبار سے) یہ پانچ ہیں (ثواب کے لحاظ سے) یہ پچاس ہی ہیں۔ ہمارے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے رب کے پاس پھر جانے کو کہا میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا اب مجھے اپنے رب سے (کچھ کہتے ہوئے) شرم آتی ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لیکر چلے یہاں تک کہ مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا۔ اور اس کو بہت سے

۳۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ

رنگوں نے اپنی آغوش میں لیا ہوا ہے اور میں اس کو پہچان نہیں سکا۔ پھر میں جنت میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنت میں موتیوں کے ہار ہیں (یا) جنت ریت کی طرح موتیوں سے بھری ہوئی ہے اور اسکی مٹی کستوری کی ہے۔

(340) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے حضر اور سفر میں دو، دو رکعت نماز فرض فرمائی۔ (بعد ازاں) سفر کی یہ نماز برقرار رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّلٰوةِ فِي الثِّيَابِ

باب 243:- کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) وَمَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ فِيْ اِسْنَادِهٖ نَظَرٌ وَمَنْ صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يَرَ اَذًى وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

(یعنی ستر عورت) واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اے آدم کی اولاد) اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ (سورۂ اعراف آیت 31) جس نے ایک ہی کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی۔ حضرت سلمۃ بن اکوع سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اپنے کپڑے کو) ٹانک لو خواہ کانٹے سے ہی اور اس کی سند میں نظر ہے اور جو شخص جماع والے کپڑے میں نماز پڑھتا ہے جائز ہے جب تک کہ اس میں نجاست نہ دیکھ لے اور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ کوئی برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے۔

۳۴۱- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

(341) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ حیض والی عورتیں اور پردہ نشین لڑکیاں عیدین اور مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعا میں حاضر ہوں اور حیض والی عورتیں (جن عورتوں کو حیض نہیں آتا) ان کی جائے نماز سے دور رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس (پردہ کرنے کے لئے) چادر یا برقعہ نہ ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی سہیلی اسے چادر اوڑھائے۔ عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں کہ عمران نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن سیرین نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں ہم کو ام عطیہ نے اس حدیث کو بیان فرمایا وہ کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کو سنا ہے۔

بَابُ عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ

باب 244:- نماز میں تہبند کا اپنی گدی میں باندھنا

وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْ اُزْرِهِمْ عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ

(سلمہ بن دینار الاعرج) سہل بن سعد الساعدی سے روایت کرتے ہیں (صحابہ کرام) اپنے تہبند کو شانوں پر ڈالے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے

۳۴۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ قَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(342) حضرت محمد بن منکدر (تابعی) فرماتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایسے تہبند میں نماز پڑھی جسے انہوں نے گدی پر باندھ رکھا تھا حالانکہ آپ کے کپڑے لکڑی کے سٹینڈ پر پڑے ہوئے تھے۔ ایک کہنے والے یعنی (عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ) نے کہا آپ ایک ہی تہبند میں پڑھ رہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تجھ جیسے احمق کو دکھانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ (اس کے جواز میں) فرمایا زمانہ رسول اکرم ﷺ میں ہم میں کون ہے جس کے پاس دو کپڑے تھے۔

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ

(343) حضرت محمد بن منکدر (تابعی) سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے ایک کپڑے میں نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 245:- (نمازی کا) ایک کپڑا

مُلْتَحِفًا بِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَهُوَ الْاِشْتِمَالُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ الْتَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ وَّخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

جو اوڑھا ہوا ہو اس میں نماز پڑھنا امام زہری ایک حدیث میں فرماتے ہیں ملتحف بمعنی متوشح ہے یعنی چادر کے دونوں طرفوں کو ایک دوسرے کے مخالف یعنی (دائیں طرف بائیں شانہ اور بائیں طرف دائیں شانہ پر ڈال دینا) اپنے شانوں پر ڈال دینا اور حقیقت میں یہی اشتمال علی منکبیہ ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا اوڑھا اور اس کے دونوں طرفوں کو باہم مخالف اپنے شانوں پر ڈال دیا۔

۳۴۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

(344) حضرت عمر بن ابو سلمہ یعنی (عبداللہ مخزومی) کے بیٹے عمر سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کی دونوں طرفوں کو باہم مخالف اپنے کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ (امام بخاری نے اس حدیث کو تین طریق سے روایت کیا ہے۔ اول عبید اللہ بن موسیٰ، دوم محمد بن مثنی، سوم عبید اللہ بن اسماعیل، ایک طریق مذکور ہو چکا اور دو طریق اس کے ساتھ متصل مذکور ہوں گے)

۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

(345) حضرت عمر بن مسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے (اور اس وقت) وہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ (دیکھا کہ) آپ نے کپڑے کے دونوں طرفوں کو اپنے شانوں پر ڈال رکھا تھا۔

۳۴۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

(346) حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے

اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ نے (کپڑے) کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

۳۴۷- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَّجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَّذَاكَ ضُحًى

(347) حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ پر پردہ کئے ہوئے تھی۔ میں نے سلام عرض کیا آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا ام ہانی بنت ابو طالب آپ نے فرمایا ام ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے تو آپ نے ایک کپڑا اوڑھے ہوئے آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے بیٹے یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا ہے کہ میں ایک آدمی کو یعنی (جعدہ بن ہبیرہ) قتل کر ڈالوں گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے) ام ہانی رضی اللہ عنہا جس کو تو نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ (آٹھ رکعات) نماز چاشت تھی۔

۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

(348) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک سوال کرنے والے (حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

بَابٌ اِذَا صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

باب 246: جب ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تو چاہئے کہ (اس کپڑے کا بعض حصہ) اپنے کاندھوں پر ڈال دے

۳۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

(349) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک کہ (اس کپڑے کا کچھ حصہ) اس کے کاندھوں پر نہ ہو۔

۳۵۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى

(350) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے

بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ اَوْ كُنْتُ سَاَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

بَابٌ اِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

۳۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِیْ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّیْ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَانِبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِحَاجَتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِیْ رَاَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا يَعْنِیْ ضَاقَ قَالَ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ

۳۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

بَابُ الصَّلٰوةِ فِی الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا الْمَجُوْسِیُّ لَمْ يَرَ بِهَا بَاْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَاَيْتُ الزُّهْرِیَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلّٰى عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے چاہئے کہ وہ (کپڑے) کی دونوں طرفوں کو باہم مخالف (اپنے کندھوں پر ڈالے) (امام طحاوی فرماتے ہیں اگر کپڑا تنگ نہ ہو تو اس طرح کرے ورنہ اس کو ٹانک کر نماز ادا کرے)

باب 247:- جب کپڑا تنگ ہو تو (کس طرح نماز پڑھے)

(351) حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نبی اکرم ﷺ کے کسی سفر یعنی (غزوہ بواط) میں ہمراہ تھا اور رات کو کسی غرض سے میں آپ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا (اور اس وقت) میرے جسم پر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اسے اوڑھ لیا اور میں نے آپ کے ایک پہلو میں نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے جابر تمہارا رات کے وقت آنے کا کیا سبب ہے تو میں نے اپنی حاجت بیان کر دی اور جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا یہ چادر اوڑھنا کیسا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا کپڑا (تنگ تھا) آپ نے فرمایا اگر کپڑا کھلا ہو تو اس کو اوڑھ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کو ٹانک لیا کرو یا تہبند بنا لو۔

(352) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بچوں کی طرح اپنے تہبند گردنوں میں باندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ (اس زمانہ میں) عورتوں سے کہا جاتا جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں اس وقت تک وہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں۔

باب 248:- شامی جبے (جن کو کفار بناتے ہیں)

اس میں نماز پڑھنے کا حکم۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ کپڑے جن کو مجوسی بنتے ہیں (ان کو پہن کر) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر بن راشد کہتے ہیں میں نے ابن شہاب زہری کو دیکھا کہ یمن کے وہ کپڑے جو پیشاب میں رنگے ہوئے ہیں زیب تن فرماتے یعنی (اگر پیشاب ان جانوروں کا ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو ان کپڑوں کو پہلے دھوتے پھر پہنتے اور اگر پیشاب ان جانوروں کا ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے تو بلا دھوئے پہن لیتے کیونکہ ان کے نزدیک ان جانوروں کا پیشاب پاک ہے) "فتح الباری" اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک نئے اور کورے کپڑے میں نماز پڑھی

۳۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّيْ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

۳۵۴- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُهٗ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

۳۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ صَلّٰى رَجُلٌ فِيْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِيْ اِزَارٍ وَقَمِيْصٍ فِيْ اِزَارٍ وَّقَبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَرِدَاءٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَمِيْصٍ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَقَبَاءٍ فِيْ

(353) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے مغیرہ پانی کا برتن (اٹھا کر) دے دو میں نے (اسے اٹھا کر) آپ کو دے دیا۔ اور آپ چل پڑے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور قضائے حاجت کی اور اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ (مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں) وہ آپ کے پاس گئے تاکہ جبہ کی آستین سے آپ کا ہاتھ نکالیں تو وہ تنگ تھا آپ نے اس کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکال لیا اور میں نے اس پر پانی ڈالا پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز ادا فرمائی۔

باب 249:- نماز میں یا نماز کے علاوہ یعنی (کسی حال میں بھی) ننگا ہونا مکروہ ہے

(354) عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ مکرمہ (کی تعمیر) کے لئے قریش کے ساتھ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ پر ایک تہبند تھا۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے اگر آپ اپنا تہبند کھول کر اپنے کاندھوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیں تو (آپ کے لئے پتھر اٹھانا سہل و آسان ہو جائے گا) حضرت جابر کہتے ہیں آپ نے اپنا تہبند کھول کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا (تو اس وقت) آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس کے بعد کبھی بھی آپ کو برہنہ تن نہیں دیکھا گیا۔

باب 250:- قمیض، پائجامہ (جانگھیا، لنگوٹ، نیکر) اور چغے میں نماز پڑھنا

(355) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک آدمی (ثوبان بن جدر) نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اور اس نے آپ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو، دو کپڑے میسر تھے۔ پھر ایک شخص (عبداللہ بن مسعود یا ابی بن کعب) نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (یہی) سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ وسعت عطا فرمائے تو تم بھی اس وسعت سے (فائدہ) اٹھاؤ۔ اگر کوئی شخص اپنے لئے کپڑے اکٹھے کر لے تو (بہت اچھا ہے) اور (معنی بدلیت پر جمع کرنے کی تمام صورتیں اس طرح بیان فرمائیں) چاہئے کہ وہ

ثَوْبَانِ وَقَبَاءٍ فِي ثَوْبَانِ وَقَمِيصٍ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ فِي ثَوْبَانِ وَرِدَاءٍ

آدمی تہبند اور چادر یا تہبند اور قمیض یا تہبند اور جبہ یا پائجامہ اور چادر یا پائجامہ اور قمیض یا پائجامہ اور جبہ یا جانگھیا اور جبہ یا جانگھیا اور قمیض میں نماز پڑھے۔ یعنی (یہ نو صورتیں ہیں اگر کوئی کپڑے جمع کر لے اور دو کپڑوں میں نماز پڑھنا چاہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (یہ بھی) فرمایا لنگوٹ اور چادر میں۔

۳۵۶- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(356) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا احرام باندھنے والا شخص کون سے کپڑے پہنے۔ آپ نے فرمایا (وہ) نہ قمیض پہنے نہ پائجامہ نہ برقعہ نہ ایسا کپڑا جو زعفران سے رنگا ہو یا وَرْس (تل کی مانند ایک قسم کی گھاس) سے رنگا ہوا اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور چاہئے کہ ان کو کاٹ لے تاکہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔

بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

باب 251:- ستر عورت کے بیان میں (خواہ نماز میں ہو یا خارج از نماز)

۳۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

(357) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور آدمی کا ایک کپڑے میں اس طرح احتباء کہ اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

(وضاحت) اشتمال صماء چادر یا تہبند کو مخصوص طریقہ سے اپنے جسم کو اس طرح لپیٹنا کہ وہ اپنے ہاتھ یا کوئی جانب باہر نہ نکال سکے (صحاح جوہری) اور احتباء اس طرح بیٹھنا کہ پیٹھ زمین پر لگی ہو اور پنڈلیاں کھڑی کر لی جائیں اور ایک کپڑے سے پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر اس طرح باندھ لیا جائے کہ شرمگاہ ننگی رہے اس کپڑے کو (حبوہ) کہتے ہیں۔

۳۵۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

(358) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا۔ لماس یعنی (بغیر دیکھے فقط کپڑے کو چھو کر بیچنا) اور نباذ (یعنی اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ مشتری سامان پر کنکری پھینکتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ جس پر لگ جائے وہ اتنے میں میری ہے اس کو بیع المنابذہ، بیع القاء الحجر، بیع الحصاۃ کہتے تھے) اور اشتمال صماء اور آدمی کا ایک کپڑے میں احتباء سے بھی منع فرمایا۔

۳۵۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

(359) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے اس حج یعنی (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنایا اور یہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل سن نو ہجری کا حج تھا) میں قربانی کے دن منادی کرنے والی جماعت کے ساتھ بھیجا تا کہ ہم منیٰ میں یہ ندا کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی برہنہ تن طواف کعبہ کرے۔ (حمید بن عبدالرحمٰن اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ وہ سورہ براءۃ (یعنی سورہ توبہ کے صدر میں جو حکم یا قصہ مجھ پر نازل ہوا ہے) کا اعلان کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ میں لوگوں کو اعلان فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ طواف کعبہ کرے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

باب 252:- چادر کے بغیر نماز پڑھنے کا حکم

۳۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِهٖ وَرِدَاؤُهٗ مَوْضُوْعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ تُصَلِّيْ وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوْعٌ قَالَ نَعَمْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ هٰكَذَا

(360) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ ایک کپڑے میں جو انہوں نے اپنے جسم پر لپیٹا ہوا تھا نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر (الگ) پڑی ہوئی تھی۔ جب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا اے ابوعبداللہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کی چادر آپ کے (پاس) پڑی ہوئی ہے۔ فرمایا ہاں میں نے اس بات کو پسند کیا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں (کیونکہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَرْهَدٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَّقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِيْثُ جَرْهَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰى نَخْرُجَ

باب 253:- ران کے (عورۃ) ہونے کے متعلق جو علماء نے بیان کیا ہے

حضرت ابن عباس و جرہد اسلمی اور محمد بن جحش رضی اللہ عنہم ان میں سے ہر ایک سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران عورۃ ہے۔ (یعنی ران کو چھپانا ضروری ہے) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہبند کو ہٹایا تو میں نے (ان کے ران کی سفیدی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ باعتبار سند صحیح اور قوی ہے۔ اور حدیث جرہد وغیرہما

مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ

کے ساتھ عمل کرنا (باعتبار اُمردین اور حصول قرب تقویٰ) زیادہ احتیاط والی ہے اور اس طرح ہی ہم علماء کے اختلاف سے نکل سکتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ (اپنے گھٹنے کھولے بیٹھے تھے) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے اپنے گھٹنوں کو ڈھانپ لیا۔ زید بن ثابت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جب (یہ آیت مبارکہ) لایستوی القاعدون من المؤمنین الی آخرہ الایہ (سورۂ نساء آیت 95) نازل فرمائی (اس وقت) آپ کی ران مبارکہ میری ران پر تھی اور مجھ پر آپ کی ران اتنی بوجھل ہوئی یہاں تک کہ مجھے میری ران ٹوٹ جانے کا خوف لاحق ہوگیا۔

۳۶۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ

(361) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (بلدہ) خیبر کی جنگ لڑی تو ہم نے خیبر کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری کو خیبر کی گلیوں میں ڈال دیا اور میرا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کی ران سے ٹکرا رہا تھا۔ آپ نے چادر کو اپنی ران سے ہٹایا یہاں تک کہ میں نے آپ کی ران کی سفیدی دیکھی جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر خیبر برباد ہوگیا اور جب ہم کسی قوم کے صحن میں اتر پڑیں اور وہ ڈرائے گئے ہوں تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے آپ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے، حضرت انس فرماتے ہیں یہودی لوگ اپنے اپنے کام کے لئے نکلے تو انہوں نے (ایک دوسرے کو) کہا محمد ﷺ آ گئے ہیں۔ (عبدالعزیز بن صہیب اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کرنے والے) کہتے ہیں (میں نے خود حضرت انس سے نہیں سنا) بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعض اصحاب (سے سنا) وہ کہتے ہیں یہودیوں نے یہ بھی کہا (محمد ﷺ تشریف لے آئے) اور آپ خمیس بھی ساتھ لائے ہیں یعنی لشکر حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے خیبر پر قہراً غلبہ پا لیا تو قیدی جمع کئے گئے تو (دحیہ بن خلیفہ بن فروہ کلبی) آپ کے پاس آئے اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی مجھے بھی عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے جاؤ۔ اس نے صفیہ بنت حی بن اخطب کو لے لیا۔ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی سردارہ صفیہ بنت

وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ اُدْعُوْهُ بِهَا فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَاَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيْقَ قَالَ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حی بن اخطب دحیہ بن خلیفہ کو عطا کر دی جب کہ وہ آپ کے لائق تھی۔ آپ نے فرمایا دحیہ کو مع صفیہ لے آؤ۔ وہ ان دونوں کو لے آیا جب نبی اکرم ﷺ نے صفیہ کو دیکھا تو فرمایا اے دحیہ قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے صفیہ کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوحمزہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کا کیا حق مہر مقرر کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کا عین حق مہر اس کو آزاد کر دینا ہی تھا جب آپ راستہ (روحاء کے پہاڑ) ہی میں تھے تو ام سلیم (والدہ انس) نے صفیہ کو دلہن بنا کر رات کو آپ کے پاس بھیج دیا اور صبح کو نبی اکرم ﷺ دولہا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہے لے آؤ اور آپ نے دستر خوان بچھا دیا۔ کوئی آدمی کھجور لے آیا اور کوئی گھی، عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں میرے گمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ستو کا بھی ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر انہوں نے ملیدہ تیار کیا اور یہ نبی اکرم ﷺ کا ولیمہ تھا۔

بَابٌ فِيْ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِي الثِّيَابِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِيْ ثَوْبٍ لَاَجَازَ

باب 254:- عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے' حضرت عکرمہ (ابن عباس کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں اگر عورت نے ایک ہی کپڑے میں اپنا بدن چھپا لیا تو جائز ہے

۳۶۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِيْ مُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ

(362) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو کئی مومنہ عورتیں آپ کے ساتھ (صوف یا اون) کی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتیں۔ پھر جب (فارغ ہو کر) گھروں کو واپس جاتیں تو (بوجہ اندھیرا یا پردہ) ان کو کوئی شخص نہ پہچان سکتا۔

بَابٌ اِذَا صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ لَهُ اَعْلَامٌ وَّنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا

باب 255:- ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس پر نقش و نگار ہوں اور اس کی طرف دیکھے

۳۶۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ

(363) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک سیاہ رنگ والی چادر جس پر نقش و نگار تھے نماز پڑھی اور (نماز میں) اس کے نقش و نگار کو ایک ہی دفعہ دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا میری اس چادر کو ابوجہم (عامر بن حذیفہ عدوی) کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجان (ایک جگہ کا نام) کی بنی ہوئی (سادہ اور موٹی) چادر لا دو، کیونکہ اس چادر نے ابھی مجھے نماز سے یعنی (نماز میں کمال حضور

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ

سے) غافل کر دیا۔ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نماز میں اس کے نقش و نگار دیکھ رہا تھا۔ مجھے خوف ہے کہیں وہ مجھے فتنہ میں نہ ڈال دے۔

بَابٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ مُّصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِيْرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَمَا يُنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ

باب 256:- اگر کوئی شخص ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر صلیب کا نشان ہو یا ایسے کپڑے جن پر تصویریں بنی ہوئی ہوں کیا اس کی نماز فاسد ہوگی اور وہ جو اس کپڑے میں نماز سے منع کیا گیا ہے

٣٦٤- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ

(364) حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ ؓ کے پاس ایک باریک کپڑا تھا جس سے گھر کے ایک حصے کو چھپایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اے عائشہ ؓ) اس باریک کپڑے کو میرے سامنے سے ہٹا دو کیونکہ اس کپڑے کی تصاویر متواتر میری نماز میں آتی رہتی ہیں۔

بَابٌ مَنْ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجٍ حَرِيْرٍ ثُمَّ نَزَعَهٗ

باب 257:- جس نے ریشمی جبہ (پہنے ہوئے) نماز پڑھی اور پھر اس کو اتار دیا

٣٦٥- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ

(365) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اکیدر بن عبدالمالک صاحب دومۃ الجندل) نے ایک ریشمی جبہ بطور ہدیہ بھیجا۔ آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس (ریشمی جبہ) کو اس زور سے اتارا جیسے کہ وہ آپ کو (نہایت ہی) ناپسند ہو اور فرمایا مومنین صالحین کو اس میں (نماز) نہیں پڑھنی چاہئے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب 258: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم

٣٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنْزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(366) حضرت عون بن ابوجحیفہ اپنے باپ ابوجحیفہ (وھب بن عبداللہ سوائی) سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو (سرخ رنگ سے رنگے ہوئے) چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا کہ حضرت بلال ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی پکڑا ہوا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا آپ کے اس وضو کے پانی کے (غسالہ) کے لئے (بطور حصول تبرک) ایک دوسرے پر جلدی یا ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی (کوشش) کر رہے ہیں اور جس شخص کو آپ کے (غسالہ) سے کچھ (پانی) مل گیا اس نے اس کو اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اس (غسالہ) سے کچھ نہیں ملا

وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ مِنْ بَیْنِ یَدَیِ الْعَنَزَةِ

اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری سے لیکر اپنے منہ پر مل لیا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے آپ کا نیزہ لیا اور اس کو زمین میں گاڑ دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے حلے (یعنی چادر اور تہبند) میں ملبوس اپنے تہبند کو (پنڈلیوں) سے اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ نے نیزہ کی طرف (منہ) کر کے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز یعنی (نماز ظہر) ادا کی اور میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ اس نیزے کے آگے سے گزرتے جا رہے تھے۔ (اور آپ بدستور نماز پڑھتے رہے)

بَابُ الصَّلٰوةِ فِی السُّطُوحِ وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ

باب 259:- چھتوں، منبر اور موٹی لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ یُّصَلّٰی عَلَی الْجُمْدِ وَالْقَنَاطِرِ وَاِنْ جَرٰی نَحْتَهَا بَوْلٌ اَوْ فَوْقَهَا اَوْ اَمَامَهَا اِذَا کَانَ بَیْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَّصَلّٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَلٰی سَقْفِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوةِ الْاِمَامِ وَصَلّٰی ابْنُ عُمَرَ عَلَی الثَّلْجِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسن بصری کے نزدیک برف اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ان کے نیچے یا اوپر یا سامنے پیشاب بہہ رہا ہو۔ بشرطیکہ کہ ان دونوں یعنی (نمازی اور پیشاب) کے درمیان کوئی آڑ ہو۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کی چھت پر امام کی (اقتدا) میں نماز ادا کی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے برف پر نماز پڑھی

۳۶۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِّنْ اَیِّ شَیْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ مَا بَقِیَ بِالنَّاسِ اَعْلَمُ مِنِّیْ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰی فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ کَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَاَ وَرَکَعَ وَرَکَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی فَسَجَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی حَتّٰی سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَهٰذَا شَاْنُهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ سَاَلَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنَّمَا اَرَدْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَعْلٰی مِنَ النَّاسِ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّکُوْنَ الْاِمَامُ اَعْلٰی مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ کَانَ یُسْاَلُ عَنْ هٰذَا کَثِیْرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ لَا

(367) ابوحازم (مسلمہ بن دینار) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا منبر (نبوی) کس لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ سہل بن سعد نے فرمایا لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس کا علم رکھنے والا کوئی اور باقی نہیں رہا۔ (فرمایا) منبر غابہ (ایک جگہ کا نام جو مدینہ شریف سے ۹ میل دور ہے) کے درخت جھاؤ کا بنا ہوا تھا (بعض کے نزدیک غاب) بانس کی جھاڑی کا نام ہے یعنی (اثل) بانس کی طرح کا ایک درخت ہے جو سیدھا آسمان کی طرف جاتا ہے جس کے نہ پتے اور نہ کانٹے ہوں) منبر کو ایک فلانہ (علاشہ) کے آزاد کردہ غلام (قبیعہ مخزومی یا میمون) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا اور جب منبر بنایا گیا اور مسجد نبوی میں رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کر کے اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت فرمائی اور پھر رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر واپس لوٹے پھر قرأت کے بعد رکوع پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا پھر منبر پر واپس لوٹے پھر قرأت کے بعد رکوع پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر اُلٹے پاؤں لوٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا یہ آپ کی نماز کا ایک طریقہ ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں علی بن المدینی فرماتے ہیں مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق سوال کیا اور کہا میرا

مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں سے اونچے تھے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر امام لوگوں سے بلند ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے (امام احمد بن حنبل) سے کہا کہ سفیان بن عیینہ سے اس حدیث کے متعلق کئی بار سوال کئے گئے کیا آپ نے بھی ان سے اس حدیث کو سنا ہے (امام احمد بن حنبل) نے جواباً فرمایا نہیں۔

(اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے اس حدیث کا کچھ حصہ بھی نہیں سنا حالانکہ مسند احمد میں سفیان بن عیینہ سے اس سند کے ساتھ سہل بن سعد کی روایت موجود ہے کہ آپ نے فرمایا منبر جھاؤ کے درخت سے بنا ہوا تھا فقط)

۳۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ اَوْ كَتِفُهُ وَلِيَ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَجَلَسَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوْعٍ فَاَتَاهُ اَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا وَّهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

(368) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے تو آپ کی پنڈلی یا شانہ (راوی کا شک ہے) مجروح ہوا اور اپنی ازواج کے پاس ایک ماہ تک جانے کی قسم کھالی (یہ وہ ایلا نہیں جو فقہاء میں متعارف ہے) اور اپنے بالاخانہ میں تشریف فرما ہوئے جس کا زینہ کھجور کے تنوں سے بنا ہوا تھا آپ کے اصحاب آپ کی عیادت کے لئے آئے اور آپ نے بیٹھے ہوئے ان کو نماز پڑھائی اور وہ یعنی (اصحاب) آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام اسی لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور آپ انتیسویں دن (بالاخانہ سے) نیچے اترے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّيْ امْرَاَتَهٗ اِذَا سَجَدَ

باب 260:- جب نمازی کا کپڑا بحالت سجدہ بیوی کو لگ جائے

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَائَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ

(369) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور میں بحالت حیض آپ کے برابر لیٹی ہوتی اور جب سجدہ کرتے تو اکثر آپ کا کپڑا مجھ سے مس کرتا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی آپ کھجور کی ایک چھوٹی چٹائی پر جو (کھجور کی شاخوں سے باریک دھاگہ کے ساتھ بنی ہوئی ہوتی ہے) نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب 261:- چٹائی پر نماز پڑھنا

وَصَلّٰى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ

(حصیر) اس چٹائی کو کہتے ہیں جو آدمی کے طول کے برابر یا زیادہ ہو اور (خمرہ) چھوٹی چٹائی کا نام اور یہ کھجور کے شاخوں وغیرہ سے بنی ہوتی

السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا

ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہو اگر تمہارے ساتھیوں پر یہ گراں نہ ہو اور کشتی کے ساتھ ہی (بحالت نماز) گھومتے جاؤ (اور اگر ساتھیوں پر باعث مشقت ہو تو) بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۳۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

(370) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کی دادی یا (اسحاق بن عبداللہ) کی دادی ملیکہ (بنت مالک بن عدی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو آپ کے لئے ہی تیار ہوا تھا۔ آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں فرمایا کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف گیا جو بوجہ کثرت استعمال سیاہ ہو چکی تھی اور میں نے (صاف کرنے کی غرض سے) اس کو پانی سے دھویا پھر اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ میں اور ایک بچے (ضمیرہ بن ابوضمیرہ) نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی یعنی (ملیکہ بنت مالک بن عدی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے یعنی (ہمیں تعلیم دینے کی غرض سے) دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد (گھر تشریف لے گئے)

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب 262:- چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

(371) حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ (حصیر اور خمرہ کے درمیان فرق بیان کر دیا گیا ہے)

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْفِرَاشِ وَصَلّٰى أَنَسٌ عَلٰى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلٰى ثَوْبِهِ

باب 263:- فراش پر نماز پڑھنا

(کسی قسم کی کوئی چیز جو بچھائی جائے اسے فراش کہتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر نماز پڑھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہم میں سے کوئی یعنی (بعض) اپنے کپڑے پر سجدہ کر لیا کرتا تھا۔

۳۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ

(372) ام المومنین حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح لیٹی ہوئی ہوتی کہ میرے دونوں پاؤں آپ کے سجدہ والی جگہ میں ہوتے، جب آپ سجدہ میں جاتے تو مجھے (اپنے ہاتھ) سے ٹٹولتے تو میں اپنے پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ

کھڑے ہوتے تو میں اپنے پاؤں کو پھیلا دیتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس وقت گھروں میں دیئے (جلانے) کا رواج نہ تھا۔ یعنی (اگر دیا ہوتا تو آپ کو مجھے ٹٹولنے کی زحمت نہ کرنا پڑتی اور میں خود ہی سجدہ کے وقت اپنے پاؤں سمیٹ لیتی)

۳۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ

(373) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آپ کے گھر کے فرش پر جنازہ کی طرح پڑی ہوئی ہوتی۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ

(374) حضرت عروہ (بن زبیر) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بچھونے پر جہاں دونوں سوتے ہیں لیٹی ہوتیں۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهِ

باب 264:- سخت گرمی کی وجہ سے کپڑے کے (دامن یا آستین) پر سجدہ کرنا' حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابۂ کرام اپنی پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ اپنی آستین میں ہوتے

۳۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ

(375) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور بعض لوگ گرمی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کی جگہ پر کپڑے کا کنارہ رکھ لیتے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

باب 265:- جوتوں سمیت یا (جوتوں پر کھڑے ہوکر) نماز پڑھنا

۳۷۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

(376) حضرت سعید بن یزید ازدی کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ

باب 266:- موزے پہن کر نماز پڑھنا

۳۷۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ

(377) ہمام بن حارث فرماتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ایک شخص (ہمام بن حارث) نے اس کے متعلق پوچھا تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح یعنی (موزوں پر مسح) کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث لوگوں یعنی (اصحاب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو بہت پسند تھی کیونکہ جریر بن عبداللہ آخر میں ایمان لائے۔ (جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سورہ مائدہ کے نزول کے بعد ایمان لائے اور نبی اکرم ﷺ نے نزول مائدہ سے قبل موزوں پر مسح فرمایا اور یہ ظاہر و بین رد ہے ان لوگوں کا جو مسح کے منکر ہیں۔ اس لئے اصحاب عبداللہ اس حدیث کو پسند کرتے تھے)

۳۷۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى

(378) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ

باب 267: جب کوئی شخص (نماز میں) پورا سجدہ نہ کرے

۳۷۹- اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(379) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے رکوع اور سجود کو پوری طرح (ادا) نہیں کرتا تھا۔ جب اس شخص نے اپنی نماز پوری کر لی تو حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو نے نماز نہیں پڑھی ابووائل (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں میرے گمان میں آپ نے فرمایا اگر تجھے موت آئی تو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر نہیں ہوگی۔

بَابٌ : يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ فِي السُّجُوْدِ

باب 268:۔ (نمازی) اپنے بازوؤں کو کھلا رکھے اور اپنے دونوں پہلو سے دور رکھے

۳۸۰- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ نَحْوَهٗ

(380) حضرت عبداللہ بن مالک (بن قشب) اپنے والد ین یعنی (مالک بحینہ) سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں اور (دونوں پہلو کے) درمیان اتنی کشادگی رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ

باب 269:۔ استقبال قبلہ کی فضیلت اور

بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنی چاہئیں
ابوحمید (عبدالرحمٰن بن سعد الساعدی) نے
اسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

۳۸۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ

(381) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرلیا اور ۔۔۔ ذبح کیا ہوا کھا لیا تو یہی وہ مسلمان ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذمہ لیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں خیانت نہ کرو۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا وَصَلَّوْا صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهٗ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(382) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس وقت تک لڑنے پر مامور ہوں جب تک کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور جب انہوں نے یہ کلمہ کہہ لیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرلیا اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھا لیا تو بالتحقیق ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہو گئے، مگر وہ خون اور مال جو اسلام کا حق ہے جیسے (قصاص وغیرہ) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں حمید الطویل نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوحمزہ وہ کون سی چیز ہے جس سے مسلمانوں کے خون اور مال حرام ہو جاتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھائے بس وہی مسلمان ہے۔ اس کیلئے وہی (نفع وغیرہ) ہے جو مسلمان کے لئے ہے اور اس پر وہی (نقصان وضرر وغیرہ) ہے جو ایک مسلمان پر ہے۔ ابن ابی مریم کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں حمید الطویل نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس طرح بیان کیا۔

بَابُ قِبْلَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي

باب 270:- اہل مدینہ واہل شام اور اہل مشرق کے قبلہ کے بیان میں اور ان لوگوں کا قبلہ نہ مشرق میں

الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوْا

ہے اور نہ مغرب میں بوجہ فرمان رسول اکرم ﷺ کہ قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو

۳۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

(383) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پشت جبکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو۔ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم شام میں آئے تو کچھ بیت الخلاء ایسے دیکھے جو قبلہ رخ بنائے گئے تھے اور ہم (قبلہ کی طرف منہ کرنے سے) انحراف کرتے تھے اور (بنانے والے یا استقبال قبلہ) سے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے سفیان بن عیینہ امام زہری سے وہ عطاء بن یزید سے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ایوب انصاری سے سنا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

باب 271: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور حضرت ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (سورۂ بقرہ آیت 125)

۳۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(384) عمرو بن دینار فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ کا طواف تو کرلیا لیکن صفا اور مروہ میں سعی (یعنی دوڑنا) نہیں کی۔ کیا وہ مرد اپنی عورت کے پاس جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (جواباً) ارشاد فرمایا نبی اکرم ﷺ (عمرہ کی غرض سے) تشریف لائے تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (فلھذا) بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ (سورۂ احزاب آیت 21) اور ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے (اس کے متعلق) پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ ہرگز اپنی عورت کے قریب نہ جائے جب تک کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَيْفٍ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ

(385) امام مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے تو (جواب میں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں (کعبہ) کے پاس آیا اور نبی اکرم ﷺ اس سے نکل چکے تھے میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهٖ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دونوں دروازوں کے درمیان کھڑا ہوا پایا۔ میں نے (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے کہا کیا نبی اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔ فرمایا ہاں جب تم کعبہ میں داخل ہو تو بائیں جانب دو ستون ہیں ان کے درمیان دو رکعت نماز آپ نے ادا کی پھر (کعبہ) سے باہر نکلے تو قبلہ کے (دروازہ) کی طرف (وہ مقام ابراہیم ہے) منہ کر کے نماز پڑھی۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

(386) عطاء بن رباح فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں اطراف میں دعا فرمائی۔ اور نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ (کعبہ) سے باہر تشریف لے آئے۔ جب آپ (کعبہ) سے باہر نکلے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا یہی قبلہ ہے۔

بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ

باب 272:- نمازی جہاں بھی ہو (جہت) قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا استقبال قبلہ کرو اور تکبیر کہو

۳۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمُ الْيَهُوْدُ (مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ) فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

(387) حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت مبارکہ) نازل فرمائی کہ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (سورۂ بقرہ آیت 144) پھر نبی اکرم ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا اور بعض جاہل لوگ اور وہ یہود تھے کہنے لگے، کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے، تم فرما دو مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (سورہ بقرہ آیت 142) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک شخص (عباد بن بشر یا عباد بن مہیک) نے نماز پڑھی۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ باہر نکلا تو اس کا انصار کے کچھ لوگوں پر جو نماز عصر میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے گزر ہوا اور اس شخص نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ اس نے (ابھی ابھی) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ نے کعبہ کی طرف منہ کیا ہوا تھا (اور وہ دو رکعت پڑھ چکے تھے) پھر لوگوں نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ (اور بتایا دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کیں)

۳۸۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

(388) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی

بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَاِذَا اَرَادَ الْفَرِيْضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۳۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس طرف وہ آپ کو لیکر جاتی (اس سمت منہ کر کے) نماز پڑھتے اور جب فرض (نماز) پڑھنے کا ارادہ کرتے (سواری) سے اتر آتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے (نماز) پڑھتے۔

(389) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔ یعنی (ظہر یا عصر) ابراہیم (بن یزید نخعی) جو اس (حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں نماز میں کس چیز پر زیادہ یا کم (کی بناء پر سجدہ سہو کیا) اور جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ حکم کون سا۔ انہوں نے عرض کیا آپ نے اس طرح اور اس طرح یعنی (آپ آخری تشہد نہیں بیٹھے اور پانچ رکعت نماز پڑھی) بعد ازاں آپ اپنے پاؤں موڑ کر قبلہ رخ ہو گئے یعنی (تشہد کے لئے بیٹھ گئے) اور دو سجدے (سہو) کے ادا کئے۔ پھر سلام پھیرا اور جب ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو تم کو ضرور خبر دیتا۔ میں بھی تم جیسا انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلاؤ اور جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں شک (لاحق) ہو جائے تو درست کر پانے کے لئے تحری یعنی (دو امروں میں سے اولیٰ کو اختیار کرنے کی طلب) کرے اور اس پر (بناء کرتے ہوئے) نماز مکمل کرے پھر چاہئے کہ سلام پھیرے پھر (سہو) کے دو سجدے ادا کرے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ الْاِعَادَةَ عَلٰى مَنْ سَهَا فَصَلّٰى اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ اَتَمَّ مَا بَقِيَ

باب 273: -امر قبلہ کے متعلق جو بیان آیا ہے

جس شخص نے بھول کر غیر قبلہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی بعض (علماء) کے نزدیک اس پر (نماز) کا اعادہ ضروری نہیں۔ یعنی (جب اجتہاد کے بعد غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور بعد کو معلوم ہوا میں نے قبلہ کی طرف منہ نہیں کیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کا اعادہ ضروری نہیں) اور رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ (اس پر بناء کرتے ہوئے) آپ نے بقایا نماز پوری فرمائی۔ یعنی (آپ کی اس جگہ) سے نماز پر بناء اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ استدبار قبلہ کے باوجود نماز پڑھنے والے کے حکم میں تھے اگر غیر قبلہ کی طرف سہواً منہ کر کے نماز

بناء نہ فرماتے امام بخاری کے ترجمۃ الباب کا یہ اصل ماخذ ہے)

۳۹۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَائَكَ اَنْ يَحْتَجِبْنَ فَاِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ (عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ) فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا بِهٰذَا

(390) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کاش کہ ہم مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بنالیں۔ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (سورۂ بقرہ آیت 125) اور پردہ کی آیت بھی میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر آپ اپنی ازواج کو پردہ کرنے کا حکم دیں تو (کیا ہی اچھا ہو) اس لئے کہ ان پر نیک و بد کلام کرتا ہے تو آیت حجاب نازل ہوئی۔ (ایک بار) آپ کی ازواج (بتقاضائے نسوانیت) رشک میں آکر جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا۔ ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں اور انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے اطاعت کرنے والیاں (سورۂ تحریم آیت 5) تب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ امام بخاری فرماتے ہیں مجھے ابن ابی مریم (سعید بن محمد بن حکم) نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن ایوب نے بتایا وہ کہتے ہیں مجھے حمید الطویل نے بیان کیا۔ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو سنا ہے۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ

(391) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن کچھ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک آنے والا (عباد بن بشر) آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ پر آج رات قرآن نازل ہوا ہے اور ان کو استقبال قبلہ کا حکم دیا گیا ہے۔ (یہ سنتے ہی) ان لوگوں نے اپنے منہ کعبہ کی طرف کر لئے (اور پہلے) ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر انہوں نے اپنے منہ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔

۳۹۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

(392) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دفعہ) ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کیا نماز بڑھا دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا صحابۂ کرام نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعت پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے اپنے پاؤں کو دوہرا کیا اور (سہو) کے دو سجدے ادا کئے۔

بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 274:- مسجد سے تھوک کا ہاتھ (یا کسی آلہ) سے (اتارنا) یا صاف کرنا

۳۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا

(393) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ (کی طرف دیوار) میں کھنکار دیکھا تو (یہ بات) آپ پر گراں گزری یہاں تک کہ (ناگواری کا اثر) آپ کے چہرۂ اقدس میں دیکھا گیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور اس کھنکار کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا اور فرمایا تم میں سے جب کوئی اپنی نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ (یا آپ نے اس طرح فرمایا) کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی (قبلہ کی طرف توجہ کرنا رب تعالیٰ کے ہاں پہنچنا ہے) لہٰذا تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکے۔ (ہاں اگر تھوکنا چاہے) تو اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ لیا اور اس میں تھوکا اور پھر اس کو مل دیا اور فرمایا یا اس طرح کرے۔

۳۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى

(394) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے اسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو۔ وہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

۳۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ

(395) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر رینٹھ یا تھوک یا بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ نے (اپنے دست مبارک) سے اس کو صاف کر دیا۔

بَابُ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ وَطِئْتَ عَلٰى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا

باب 275:- مسجد سے رینٹھ کا کنکری وغیرہ سے صاف کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تو تر نجاست پر چلے تو اسے دھو ڈال اور اگر وہ خشک ہو تو دھونا ضروری نہیں

۳۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا فَقَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ

(396) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر کھنکار لگا ہوا دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اسے کھرچ ڈالا اور فرمایا تمہارے کسی ایک کو اگر کھنکار آئے تو اسے اپنے سامنے یا دائیں ہرگز نہ پھینکے اور چاہئے کہ اس تھوک کو اپنی بائیں طرف یا اپنے

وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

بَابُ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِيْنِهِ فِي الصَّلٰوةِ

۳۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۳۹۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْفِلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى

بَابٌ لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

۳۹۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ

۴۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَهٗ

بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

کے نیچے پھینکے۔

باب 276:- نماز میں اپنے دائیں جانب نہ تھوکے۔

(397) حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ دیا اور فرمایا تم میں سے جب کوئی تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے (بلکہ) اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(398) حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنے سامنے یا داہنی جانب نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

باب 277:- (نمازی) کو چاہئے کہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے

(399) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ صرف اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہٰذا اپنے سامنے اور اپنی داہنی جانب نہ تھوکے لیکن اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(400) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ (والی دیوار) پر بلغم لگی ہوئی دیکھی تو اسے کنکری سے کھرچ ڈالا، پھر آپ نے کسی شخص کو اپنے سامنے یا اپنی داہنی جانب تھوکنے سے منع کر دیا (اگر تھوکنا چاہے) تو اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

باب 278:- مسجد میں تھوکنے کے کفارہ کا بیان

(401) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد

سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۰۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهِ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهِ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا

بَابٌ اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَاْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

۴۰۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ اَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذٰلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهٖ فَاِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ اَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَزَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا

بَابُ عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِي اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

۴۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هَا هُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

۴۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ (تھوک) کو مسجد میں دفن کر دینا ہے۔

باب 279:- بلغم کا مسجد میں دفن کر دینے کا بیان

(402) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو وہ اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ اپنے مصلیٰ میں ہے اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے اور نہ ہی اپنی داہنی جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہے اور چاہئے کہ وہ اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کر دے۔

باب 280:- جب تھوک (اس پر غالب آجائے اور روکنے پر قادر نہ ہو تو) اسے چاہئے کہ اپنے کپڑے کی ایک طرف میں لے لے

(403) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی (دیوار) پر بلغم لگی ہوئی دیکھی تو اس کو اپنے دست مبارک سے صاف کر دیا اور اس (فعل) سے (آپ کے چہرۂ مبارک پر) ناپسندیدگی دیکھی گئی۔ یا اس (فعل) کے سبب آپ کی ناپسندیدگی دیکھی گئی اور آپ کی (طبیعت مبارکہ) پر گراں گزرا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ یا (اس طرح) فرمایا اس کے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو اپنے قبلہ کی (سمت) ہرگز نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنی داہنی جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپ نے اپنی چادر کی طرف لی اور اس میں تھوک کر اس کو مل دیا اور فرمایا یا اس طرح کرے۔

باب 281:- امام کا لوگوں کو نصیحت کرنا کہ وہ نماز پوری طرح ادا کریں اور قبلہ کا بیان

(404) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا قبلہ اس طرف ہے اور (میں صرف اس جہت کی طرف ہی دیکھتا ہوں) خدا کی قسم (میرا قبلہ اس جہت کے ساتھ مخصوص نہیں میں اپنی پشت کے پیچھے تم کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے جہت قبلہ کی طرف (لہٰذا) تمہارے خشوع اور رکوع (نماز میں) مجھ پر پوشیدہ نہیں

(405) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور

صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الرُّکُوْعِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَائِیْ کَمَا اَرَاکُمْ

نماز اور رکوع کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں اپنے پیچھے سے تم کو اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں (اپنے سامنے سے) دیکھتا ہوں۔

بَابٌ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِيْ فُلَانٍ

باب 282:- کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے تو (جائز ہے) یعنی (مسجد کی اضافت بانی مسجد یا کسی قبیلہ کی طرف جائز ہے) کیونکہ (یہ اضافت تمیز ہے نہ کہ ملک)

۴۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَّاَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِھَا

(406) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تیار کئے ہوئے (یعنی گھوڑے کو دبلا کرنا یا اس کی پشت کو نرم کرنا) گھوڑوں کی (مقام) حفیاء (یا ایک جگہ کا نام ہے اس کے اور ثنیۃ الوداع کے درمیان پانچ تا سات میل کا فاصلہ ہے) سے گھڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع (یہ مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے اور لوگ مہمانوں کو الوداع کرنے کے لئے یہاں تک جاتے ہیں) مقرر کی اور تیار نہ کئے ہوئے گھوڑوں کا مقابلہ ثنیہ سے لے کر مسجد زریق تک کرایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے تھے جو اس گھڑ دوڑ کے مقابلہ میں اول رہے یا (ان گھوڑوں میں سے آپ کا گھوڑا اول رہا)

بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيْقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 283:- کسی چیز کا مسجد میں تقسیم کرنا

اور پھل دار کھجور کا گچھا لٹکانا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قنو (بمعنی) عذق ہے یعنی کھجور کا خوشہ اس کا تثنیہ اور جمع قنوان ہے جیسے صنو کی جمع صنوان ہے۔ ابراہیم بن طہمان نے عبدالعزیز بن صہیب سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ بحرین سے (خراج) کا مال نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جو (علاء بن حضرمی نے بھیجا تھا) آپ نے فرمایا اسے مسجد میں پھیلا دو تمام اموال جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے تھے یہ مال ان سے زیادہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے اور اس مال کی طرف متوجہ نہیں ہوئے اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس مال کے (پاس) آ کر بیٹھ گئے پھر آپ نے جس کو دیکھا اس کو دے دیا۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ (آپ کے چچا) آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی عطا کیجئے کیونکہ میں نے (جنگ بدر میں) اپنا اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ بھی دیا۔ آپ نے حضرت عباس کو فرمایا لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لپوں سے ڈالا (اور بھر لیا) پھر اسے اٹھانے لگے تو اٹھایا نہ جا سکا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کسی کو فرمائیے کہ وہ (یہ مال) اٹھوا دے

اللّٰهِ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِّنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّةَ مِنْهَا دِرْهَمٌ

آپ نے فرمایا نہیں بلکہ (خود ہی اس کو اٹھاؤ) عرض کیا آپ خود ہی اٹھوا دیجئے فرمایا نہیں۔ پھر حضرت عباس نے اس سے کچھ (مال) بکھیر دیا تو پھر بھی اس کو نہ اٹھا سکے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کسی کو حکم دیجئے وہ مجھے اٹھوائے فرمایا نہیں۔ عرض کیا آپ خود ہی مجھے اٹھوا دیجئے فرمایا نہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کچھ (مال) اور بکھیر دیا پھر اس کو اٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا اور چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے مسلسل ان کے پیچھے دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس جگہ سے اس وقت اٹھے جب سارا مال ختم ہو گیا اور وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہ گیا۔ (اور کل مال ایک لاکھ درہم تھا)

بَابٌ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ اَجَابَ فِيْهِ

باب 284:- جو مسجد میں کھانے کی دعوت دیا گیا اور اس نے مسجد میں ہی (دعوت طعام) قبول کر لی

۴۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ سَمِعَ اَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهٗ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِيْ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

(407) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ میں کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں، فرمایا کھانے کے لئے بلایا ہے میں نے عرض کیا ہاں پھر آپ نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے فرمایا اٹھو (اور دعوت پر میرے ساتھ چلو) نبی اکرم ﷺ چل دیئے اور میں ان سب سے آگے تھا۔

بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب 285:- مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان مقدمات کا فیصلہ اور لعان کرانا

۴۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

(ہمارے نزدیک لعان یہ ہے کہ مرد چار دفعہ اس طرح گواہی دے کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے جو اس عورت پر زنا کی تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں اور پانچویں دفعہ اس طرح کہے۔ میں نے جو اس عورت پر زنا کی تہمت لگائی ہے اگر جھوٹا ہوں تو جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو اور اسی طرح عورت بھی چار بار اسی طرح کہے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں جو اس نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی ہے اس میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہے جو اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو)

(408) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص (عاصم بن عدی یا ہلال بن امیہ یا عویمر عجلانی) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ

اگر کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے آپ فرمائیے کیا وہ اس کو قتل کر دے پھر آپ نے ان کے درمیان باہم لعان کیا اور میں موجود تھا۔

بَابٌ اِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّيْ حَيْثُ شَآءَ اَوْ حَيْثُ اُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

باب 286:- جب (آدمی) کسی کے گھر جائے (کیا) جہاں چاہے نماز پڑھے یا جہاں ان کو کہا جائے

یعنی (اذن عام کے بعد کیا وہ شخص اس گھر میں جہاں چاہے نماز پڑھے یا صاحب مکان کی اجازت کا محتاج ہے) اور تفتیش نہ کرے۔

۴۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

(409) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لائے اور فرمایا تیرے گھر میں سے تجھے کون سی جگہ پسند ہے تاکہ میں اس جگہ نماز پڑھوں۔ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی اور آپ نے دو رکعت (نماز) ادا فرمائی۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوْتِ وَصَلّٰى اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِيْ مَسْجِدِهٖ فِيْ دَارِهٖ جَمَاعَةً

باب 287: گھروں میں مساجد بنانا، براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کی

۴۱۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَا اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَاْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَّخِذَهٗ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ

(410) حضرت محمود بن ربیع انصاری روایت کرتے ہیں کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھے جو آپ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بینائی میں ضعف آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں اور جب بارش ہوتی ہے تو میرے اور ان کے درمیان جو نالہ ہے اس میں پانی بہہ رہا ہوتا ہے اور ان کی مسجد میں جانے کی استطاعت نہیں رکھتا تاکہ ان کو نماز پڑھا سکوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر میں تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تاکہ (جہاں آپ نماز پڑھیں گے) اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں (عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ) کا کہنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا عنقریب ایسا کروں گا اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔ حضرت عتبان کہتے ہیں کہ آپ دوسرے دن صبح کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دن چڑھے تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ جب گھر میں داخل ہوئے بیٹھے نہیں پھر فرمایا تم اپنے گھر میں کون سی جگہ کو پسند کرتے ہو تاکہ میں (اس جگہ) نماز ادا

ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ اَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَّهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ

کروں۔ میں نے آپ کو گھر کی ایک طرف اشارہ کیا تب رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے بھی کھڑے ہو کر صف باندھ لی اور آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد سلام پھیرا۔ حضرت عتبان فرماتے ہیں ہم نے جو آپ کے لئے حلیم بنایا ہوا تھا اس کے لئے کچھ مدت آپ کو ٹھہرالیا۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے (نبی اکرم ﷺ کا تشریف لانا سن کر) محلہ کے کچھ لوگ جمع ہو گئے اور ان میں سے کسی نے کہا ابن دخیشن یا (راوی کا شک) ابن دخیشن یعنی (مکبر یا مصغر) کہاں ہے اور ان میں سے کسی نے کہا وہ منافق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست نہیں رکھتا۔ (اس شخص کے لئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کہو۔ کیا تو نے نہیں دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ علم والا ہے اور اس نے کہا ہم دیکھتے ہیں اس کی توجہ اور میلان منافقوں کی طرف ہے اور اس کی ہمدردیاں بھی ان کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو رضائے الٰہی کو طلب کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے جہنم کی آگ حرام کر دی۔ ابن شہاب کہتے ہیں پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو (قبیلہ) بنی سالم کے ایک فرد اور اس کے سرداروں میں سے ہیں محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا تو اس نے (اس حدیث) کی تصدیق کر دی۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِيْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَاُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَاَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

باب 288:- مسجد میں داخل ہوتے وقت اور دیگر امور میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو اپنے دائیں پاؤں سے ابتداء کرتے اور جب مسجد سے نکلتے تو بائیں پاؤں سے ابتداء کرتے۔

۴۱۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

(411) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تک ہو سکے اپنے ہر کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے۔ خواہ طہارت کرنا ہو کنگھا کرنا ہو یا جوتے پہننے ہوں۔

بَابٌ هَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي

باب 289:- کیا جاہلیت میں (ہلاک ہونے والے) مشرکوں کی قبریں کھود کر ان کی جگہ مساجد تعمیر کرنا (جائز ہے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے کہ انہوں نے انبیاء علیہم الصلوٰت کی قبروں کو مساجد بنایا اور (کیا) قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن

الْقُبُوْرِ وَرَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یُصَلِّیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ الْقَبْرَ الْقَبْرَ وَلَمْ یَاْمُرْهُ بِالْاِعَادَةِ

۴۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۴۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ اَعْلَی الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِمْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَكَانَ یُحِبُّ اَنْ یُّصَلِّیَ حَیْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِیْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِیْنَ وَفِیْهِ خَرِبٌ وَّفِیْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِیْنَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ

مالک رضی اللہ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا قبر، قبر یعنی (قبر کے پاس نماز سے اجتناب کر) اور آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا۔

(412) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ان سے ایک گرجا کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا اس میں مورتیاں تھیں پھر انہوں نے اس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک مرد ہوتا اور وہ فوت ہو جاتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ مورتیاں سجا دیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن خدا کے نزدیک مخلوق میں سے بدتر ہوں گے۔

(413) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کی بلندی کی جانب ایک قبیلہ جو بنی عمرو بن عوف کے نام سے موسوم تھا تشریف فرما ہوئے اور ان کے ہاں چوبیس راتیں قیام فرمایا اور آپ نے بنی نجار (قبیلہ خزرج کا ایک گروہ جس کا نام تیم اللموت بن ثعلبہ جو عبدالمطلب کے ننہال تھے) کے لوگوں کو بلا بھیجا۔ وہ تلواریں آویزاں کئے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں وہ اپنی سواری (قصواء) پر سوار ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور بنی نجار کے (سرداروں) کی ایک جماعت آپ کے اردگرد ہے (گویا کہ وہ نہایت ادب سے آپ کے ساتھ چل رہے ہیں) یہاں تک کہ اپنے آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے (گھر) کے صحن میں آپ نے اپنا کجاوہ اتارا اور سامان وہیں ڈال دیا یعنی (آپ نے وہاں اقامت فرمائی) اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے اسے وہیں ادا کر لیا جائے اور آپ (کبھی کبھی) تو بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا تو بنی نجار کے (سرداروں) کی ایک جماعت کو بلا بھیجا اور فرمایا اے بنی نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت کا میرے ساتھ بھاؤ طے کر لو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اس کی قیمت نہیں چاہتے مگر اللہ تعالیٰ سے (اس کا اجر چاہتے ہیں) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تمہیں بتلاتا ہوں اس باغ میں کیا کچھ تھا۔ اس میں مشرکوں کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے درخت تھے۔ آپ کے حکم کے

الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

مطابق مشرکوں کی قبریں کھودڈالی گئیں پھر کھنڈرات برابر کردیئے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ کر انہیں قبلہ کی طرف صف بستہ رکھ دیا گیا اور انہوں نے مسجد کے دروازوں کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی یا (مسجد کی چار دیواری کی بنیاد پتھروں سے بھری) اور انہوں نے پتھر لانا شروع کئے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور وہ لوگ رجزیہ اشعار پڑھتے جاتے اور آپ فرماتے جاتے بھلائی تو درحقیقت آخرت کی بھلائی ہے۔ اے اللہ مہاجرین وانصار کی مغفرت فرما۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

باب290:- بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا۔

۴۱۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ

(414) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ (شعبہ بن حجاج حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں پھر میں نے اپنے شیخ (ابو التیاح یعنی یزید بن حمید) سے اس کے بعد سنا فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد (نبوی) کی تعمیر سے قبل بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْاِبِلِ

باب291: اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا

۴۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ اِلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

(415) عبید اللہ (بن عمر بن حفص) نافع (آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے اونٹ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابٌ مَنْ صَلّٰى وَقُدَّامَهٗ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَيْءٌ مِّمَّا يُعْبَدُ فَاَرَادَ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّيْ

باب292:- کسی شخص نے نماز پڑھی اور اس کے آگے یعنی (نماز پڑھنے والے اور قبلہ کے درمیان) تنور، آگ یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو مثلاً (سورج، بت، مورتیاں وغیرہ) اور نماز پڑھنے والے کی نیت خالص اللہ تعالیٰ عزوجل کے لئے ہے تو (اس کا کیا حکم ہے) امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ

(416) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر فرمایا مجھے دوزخ دکھائی گئی اور میں نے آج تک ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب293:- قبرستان میں نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

۴۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا

(417) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھ لیا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ

باب 294:- زمین کے دھنسے یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا اور منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بابل کے (دھنسے) ہوئے کھنڈرات میں نماز پڑھنا مکروہ گردانا ہے

۴۱۸- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ

(418) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو عذاب دیے گئے ہیں ان کے (دیار) پر مت جاؤ (ہاں اگر جانا ہی ہے) تو روتے ہوئے جاؤ اور اگر تم رونے والے نہیں تو نہ جاؤ۔ تاکہ ان کو جو عذاب پہنچا ہے تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْبِيْعَةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِّنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ الَّتِيْ فِيْهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّيْ فِي الْبِيْعَةِ اِلَّا بِيْعَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ

باب 295:- گرجا میں نماز پڑھنے کا (حکم) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تمہارے گرجاؤں میں اس وجہ سے نہیں جائیں گے کہ ان میں ایسے مجسمے ہیں جن میں تصویریں ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایسے گرجے میں نماز پڑھ لیتے جہاں مجسمے نہ ہوتے

۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهٗ مَا رَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ

(419) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا جسے ماریہ کہا جاتا ہے اور انہوں نے اس میں جو مورتیاں دیکھیں وہ بھی آپ کو بتائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن میں کوئی نیک بندہ (راوی کا شک ہے) یا فرمایا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں ان کی صورتیں بنا کر (رکھ دیتے) یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

بَابٌ

باب 296:- قبروں پر مساجد بنانا

۴۲۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

(420) حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں روایت

الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو مرض (موت) لاحق ہوئی تو آپ نے بار بار اپنی چادر کو اپنے منہ پر ڈالنا شروع کر دیا اور جب بھبھ چادر گھبراہٹ ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے اور اس حال میں فرماتے۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ (حدیث کے راوی کہتے ہیں) آپ نے ان جیسا (قبیح فعل) کرنے سے ڈرایا (تاکہ میرے بعد میری قبر کو بھی مسجد نہ بنالیں)

۴۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

(421) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ انہوں نے انبیاء (علیہم الصلوات والتسلیمات) کی قبروں کو مسجد بنا ڈالا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

باب 297: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کہ (اللہ تعالیٰ) نے میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنادیا

۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ

(422) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد کی گئی۔ ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی۔ میری امت سے جس شخص کو بھی جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں اپنی نماز ادا کرے اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا اور دوسرے نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور میں تمام بنی نوع انسان کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے شفاعت کا اذن دیا گیا۔

بَابُ نَوْمِ الْمَرْاَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 298:- عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ اَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ اَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ وَّهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِيْ بِهٖ قَالَتْ

(423) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں عرب کے کسی قبیلہ کی ایک سیاہ رنگ کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اس کو آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ وہ لونڈی کہتی ہے اس قبیلے کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اس کے بدن پر سرخ رنگ کے چمڑے کے قسم کا (جو موتیوں اور جواہرات سے پرویا ہوا تھا) ایک ہار تھا وہ کہتی ہے اس نے خود اس کو رکھ دیا اور (یا وہ نہ رہا) راوی کا شک ہے یا وہ اس سے گر پڑا اور پڑا ہوا تھا ایک چیل کا اس پر گزر ہوا اس نے اسے گوشت گمان کرتے ہوئے اچک لیا۔ انہوں نے

فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ فَقَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ

اس کو بہت تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ وہ کہتی ہے انہوں نے وہ میرے ذمہ لگا دیا اور میری تلاشی لینا شروع کر دی یہاں تک کہ میری شرمگاہ (تک) انہوں نے تلاشی لی۔ وہ کہتی ہے اللہ کی قسم میں ابھی ان کے پاس ہی کھڑی تھی کہ وہ چیل آئی اور اس نے وہ ہار پھینک دیا اور وہ ہمارے درمیان آ کر گرا۔ میں نے کہا یہ وہی ہار ہے جس میں تم نے مجھے ملوث کیا تھا۔ تم نے گمان کیا (میں نے اسے لیا تھا) حالانکہ میں اس معاملہ میں بے قصور تھی۔ اور وہ یہ ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں وہ لونڈی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور مشرف بہ اسلام ہوئی۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں اس کا مسجد میں خیمہ تھا یا جھونپڑی وہ میرے پاس آئی اور مجھ سے باتیں کرتی۔ میرے پاس جب بھی بیٹھتی تو یہ کہتی ہار گم ہونے والا دن میرے لئے اللہ تعالیٰ کے عجائب میں سے ہے۔ اس لئے کہ اس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی۔ حضرت عائشہ ؓ نے اس سے فرمایا تمہارا قصہ کیا ہے جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو یہی کہتی ہو۔ فرماتی ہیں اس لونڈی نے مجھے سارا قصہ بیان کیا۔

بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ

باب 299:- مردوں کا مسجد میں سونا، ابوقلابہ (عبداللہ بن زید) نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کیا کہ (قبیلہ) عکل کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور انہوں نے صفہ میں قیام کیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر ؓ فرماتے ہیں اصحاب صفہ فقراء تھے

۴۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(424) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد نبوی میں سویا کرتے تھے حالانکہ وہ کنوارے نوجوان تھے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ

(425) حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراء ؓ کے گھر تشریف لائے اور حضرت علی ؓ کو گھر میں نہ پایا تو آپ نے فرمایا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔ حضرت فاطمہ ؓ نے عرض کیا میرے اور ان کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا ہے اور

عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ

باہم ناراضگی کی (وجہ سے) وہ (گھر سے) نکل گئے ہیں اور انہوں نے میرے پاس (دوپہر کا) آرام نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) کو فرمایا دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔ وہ دیکھ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ (خود) تشریف لائے (تو دیکھا) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گری ہوئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم سے مٹی جھاڑنا شروع کی تو فرمانے لگے اٹھو ابوتراب، اٹھو ابوتراب (یعنی ابوتراب (مٹی کے باپ) آپ کی کنیت ہے)

۴۲۶- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ

(426) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر آدمی دیکھے ہیں اور ان میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جس پر چادر ہو۔ یا (فقط) تہبند یا (صرف) کمبل تھا جو انہوں نے اپنی گردنوں سے باندھا ہوا تھا اور (یہ کمبل) کسی کے نصف پنڈلیوں اور کسی کے ٹخنوں تک پہنچتا (اور نماز کی حالت میں) اسے اپنے ہاتھ سے اکٹھا کر کے رکھتا (اس بات کو) ناپسند کرتے ہوئے (کہیں) اس کا ستر نہ کھل جائے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ

باب 300:- جب کوئی سفر سے واپس آئے تو نماز پڑھنے کا بیان حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے

۴۲۷- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ

(427) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں فرمایا میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں (تشریف فرما) تھے۔ مسعر بن کدام (حدیث کے راوی) کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ (محارب بن دثار) نے کہا وہ چاشت کا وقت تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جابر بن عبداللہ کو) فرمایا دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (حضرت جابر کہتے ہیں) میرا کچھ آپ پر قرضہ تھا وہ آپ نے مجھے ادا کر دیا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔

بَابٌ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

باب 301:- جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے

۴۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

(428) حضرت ابوقتادہ سلمی (حارث بن ربعی) راوی ہیں رسول اللہ

عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہئے کہ وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھ لے۔

بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 302:- مسجد میں حدث لاحق ہونے کا بیان یعنی (مسجد میں وضو ٹوٹ جائے)

۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

(429) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک اپنے مصلی جس میں نماز پڑھی ہے (بیٹھا رہے) فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تا آنکہ وہ بے وضو نہ ہو جائے، فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما۔

بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَاِيَّاكَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ اَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُوْنَهَا اِلَّا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

باب 303:- مسجد نبوی کی تعمیر کا بیان۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد نبوی کا چھت کھجور کی ٹہنیوں (جن پر پتر نہ ہوں) کا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا میں لوگوں کو بارش سے محفوظ کرنا چاہتا ہوں اور (تعمیر کرنے والے کو فرمایا) مسجد میں سرخ رنگ یا زرد رنگ کرنے سے اجتناب کرنا (کیونکہ اس سے) لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ (مسجدیں تعمیر کرنے کے بعد ان میں بیٹھ کر) فخر کریں گے اور بہت کم لوگ ان کو آباد کریں گے یعنی (ان میں اللہ کا ذکر کم ہوگا اور اس کی تعمیر پر فخر زیادہ ہوگا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اللہ کی قسم) تم مساجد کو (نقش و نگار) سے اس طرح آراستہ کرو گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے گرجا کو (مورتیاں وغیرہ) سے آراستہ کیا۔

۴۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهٗ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(430) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کا چھت کھجور کی ٹہنیوں اور اس کے ستون کھجور کی (موٹی) لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہ کیا (ہاں) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اس کے طول و عرض) میں توسیع فرمائی۔ لیکن (آلات) یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ ہی مسجد کو تعمیر کیا (جیسا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تعمیر ہوئی تھی (اور بوجہ خرابی ستون) ان

بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهٗ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَفَهٗ بِالسَّاجِ

کی تجدید فرمائی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل دیا اور (توسیع وآلات کے اعتبار سے) اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں۔ اور اس کے ستون بھی منقش پتھر سے بنائے اور ساگوان کی (لکڑی) کی اس پر چھت ڈالی۔

بَابُ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ (مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُوْنَ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ)

باب 304:- مسجد کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے تعاون کرنا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں، خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے، اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔ (سورۂ توبہ آیت 18-17)

۴۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهٖ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ رِدَائَهٗ فَاجْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

(431) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ (آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس) روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی (ابن عبداللہ بن عباس) کو فرمایا تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور ان کی باتیں سنو۔ (وہ کہتے ہیں) ہم دونوں گئے تو دیکھا وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے یعنی (انہوں نے باغ کو پانی لگایا ہوا تھا) آپ نے اپنی چادر لی اور (پشت اور پنڈلیوں کو چادر سے باندھ) کر بیٹھ گئے پھر ہم سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا (مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے) ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں (ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کے (سر) سے مٹی جھاڑنے لگے اور اسی حال میں فرمانے لگے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے لئے افسوس کہ اس کو ایک باغی جماعت قتل کر دے گی۔ عمار ان کو جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ عمار کو دوزخ کی طرف۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي

باب 305:- لکڑیوں سے منبر اور مسجد

اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

۴۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ

۴۳۳- حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ

بَابٌ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا

۴۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

بَابُ يَاْخُذُ بِنُصُوْلِ النَّبْلِ اِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا

بَابُ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۶- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ

بنانے میں بڑھئی اور معمار کی مدد لینا

(432) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (کسی کو) ایک عورت کی طرف بھیجا کہ وہ اپنے غلام بڑھئی کو کہے وہ میرے لئے لکڑیوں سے (منبر) بنائے تاکہ میں اس پر بیٹھا کروں۔

(433) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما راوی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے جو (یہی کام کرتا ہے) آپ نے فرمایا اگر چاہتی ہو تو منبر بنوادو۔

باب 306:- جس نے مسجد بنائی

(434) حضرت عبیداللہ (بن اسود) خولانی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ارادہ فرمایا اور لوگوں کی اس میں چہ مگوئیاں سنیں تو اس وقت میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا (لوگو) تم نے (مسجد کے نہ بنانے پر) بہت زیادہ باتیں کیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا ہے جو شخص مسجد بنائے بکیر بن عبداللہ (حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں میرا گمان ہے میرے شیخ (عاصم بن عمر بن قتادہ) نے بسند مذکور فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو طلب کرتے ہوئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس طرح کا جنت میں ایک مکان بنا دیتا ہے۔

باب 307:- جب کوئی شخص مسجد میں تیر لے کر گزرے تو وہ اس کا پھل پکڑ لے

(435) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے کہا کیا تم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (یہ) کہتے سنا ہے کہ ایک آدمی مسجد میں گزرا اور اس کے پاس کچھ تیر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اس کا پھل پکڑ لو۔ (امام بخاری کی دوسری روایت میں ہے) کہ عمرو بن دینار نے کہا ہاں میں نے حضرت جابر سے سنا ہے (تاکہ اس حدیث میں اسناد ظاہر ہو جائے) کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

باب 308:- (تیر کے ساتھ) مسجد میں گزرنا

(436) ابو بردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

اَبَا بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّرَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَسَاجِدِنَا اَوْ اَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهٖ مُسْلِمًا

مساجد یا ہمارے بازاروں میں تیر لے کر گزرے اسے چاہئے کہ اس کے پھل کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر رکھے تاکہ وہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 309:- مسجد میں شعر پڑھنا

۴۳۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ

(437) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے اے حسان اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے (مشرکین) کو جواب دو۔ اے اللہ حسان کی روح القدس سے تائید فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ہاں) میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ اَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 310:- مسجد میں نیزہ بازوں کا (مشق) کرنا

۴۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ

(438) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی لوگ مسجد میں (نیزوں کے ساتھ بطور مشق) کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں ان کے کھیل کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ابراہیم بن منذر نے بطریق یونس بن زید ابن شہاب سے اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے جیسے صالح بن کیسان نے ابن شہاب سے روایت کیا۔ لیکن ابراہیم بن منذر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا نبی اکرم ﷺ اور حبشی لوگ (مسجد میں) اپنے (چھوٹے) نیزوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 311:- مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا تذکرہ

۴۳۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ وَقَالَ اَهْلُهَا اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اِنْ شِئْتِ اَعْتَقْتِيْهَا وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ

(439) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کے پاس بریرہ بن صفواں آئیں اور انہوں نے اپنی کتابت کے متعلق مجھ سے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو میں (تمہاری قیمت) تمہارے مالکوں کو دے دوں لیکن ولاء یعنی (آزاد کردہ غلام کی میراث) میری ہوگی اور حق ملکیت مجھے حاصل رہے گا۔ بریرہ کے

لَنَا فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَاَعْتِقِيهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ

مالکوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم بریرہ کو اگر چاہتی ہو تو جو باقی یعنی (مال کتابت سے جو بریرہ کے ذمہ ہے) دے دو اور سفیان بن عیینہ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کبھی اس طرح کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر آپ چاہتی ہیں تو (بریرہ) کو آزاد کر دو لیکن ولاء کا (حق) ہمیں حاصل رہے گا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے (متعلق) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید لو اور پھر آزاد کر دو اور صرف ولاء اسی کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور کبھی سفیان بن عیینہ اس طرح کہتے کہ آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا ان قوموں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب (قرآن) میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں وہ اس شرط کا مستحق نہیں یا یہ شرط اس کے لئے جائز نہیں خواہ سو بار شرط لگالے۔

بَابُ التَّقَاضِيْ وَالْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 312: مسجد میں قرض کا تقاضا کرنا اور قرض لینے کے لئے قرض دار کے ساتھ رہنا

۴۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ

(440) حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا جو قرض (ابن ابی حدرد) پر تھا (اور لین دین کے معاملہ میں) ان کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں ان کو سن لیا اور آپ نے اپنے حجرے کا پردہ ہٹا کر ان کی طرف نکلتے ہوئے آواز دی اے کعب۔ انہوں نے لبیک یا رسول اللہ ﷺ فرمایا تم اپنے اس قرضہ سے اس کو کچھ معاف کر دو اور اس کی طرف اشارہ کیا یعنی نصف (معاف کر دو) کعب بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے (ابن ابی حدرد) سے فرمایا اٹھو اور جو (باقی ہے) اسے ادا کر دو۔

بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ

باب 313:- مسجد میں جھاڑو دینا اور چیتھڑے کوڑا کرکٹ اور لکڑیاں چن لینا

۴۴۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا

(441) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ایک سیاہ رنگ کا مرد (ثابت البنانی حدیث کے راوی کا شک ہے) یا ایک حبشی عورت (ام محجن) وہ حبشی مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا اور فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے اس کا حال پوچھا تو انہوں (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا وہ فوت ہو چکا ہے۔

مَاتَ قَالَ آفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتٰى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا

آپ نے فرمایا کیا (تم نے اس کو دفن کر دیا) اور تم نے (اس کے مرنے کی) مجھے خبر تک نہیں دی۔ مجھے اس کی قبر پر لے چلو یا فرمایا اس عورت کی قبر بتاؤ چنانچہ لوگوں کے بتانے پر آپ اس کی قبر کے پاس آئے اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ (ابراہیم نخعی، حسن بصری، سفیان ثوری کے نزدیک قبر پر نماز پڑھنا منع ہے اور یہی مذہب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے)

بَابُ تَحْرِيْمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 314:- مسجد میں تجارت شراب کی حرمت کا ذکر کرنا (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اصل مقصود یہ ہے کہ تجارت شراب کی حرمت کا اعلان مسجد میں واقع ہوا ہے)

۴۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ

(442) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب سود کے بارے میں سورۃ بقرہ کی آیات مبارکہ نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو یہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کے حرام ہونے (کا اعلان فرمایا)

بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا) لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهَا

باب 315: مسجد کا خادم مقرر کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ (کا معنی یہ ہے) میں نے اسے مسجد کے لئے آزاد کرنے کی نذر مان لی تاکہ مسجد کی خدمت کرے

۴۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِهَا

(443) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کوئی مرد (یا راوی کا شک) کوئی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ میرا گمان ہے کہ وہ عورت تھی (یہ قول ابورافع یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے) پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا ذکر کیا کہ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

بَابُ الْأَسِيْرِ أَوِ الْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

باب 316:- قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنا

۴۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ

(444) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ رات ایک سخت خبیث و چالاک جن مجھ پر حملہ آور ہوا یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا تاکہ نماز میں مجھ پر خلل ڈالے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو (اس پر) قابو کرنے کی قدرت عطا فرمائی۔ میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ تم سب لوگ صبح کے

اَرْبِطُهُ اِلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِی سُلَیْمَانَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا

وقت اس کو دیکھ سکو۔ لیکن مجھے میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ قول یاد آیا۔ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ (سورۃ ص آیت 35) روح بن عبادہ (اس حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں پھر آپ نے اسے ذلیل کر کے واپس لوٹا دیا۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِیْرِ اَیْضًا فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ شُرَیْحٌ یَّاْمُرُ الْغَرِیْمَ اَنْ یُّحْبَسَ اِلٰی سَارِیَةِ الْمَسْجِدِ

باب 317:- قبول اسلام کے وقت غسل کرنا اور مسجد میں قیدی کو باندھنا اور قاضی شریح قرضدار کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دینے کا حکم دیتے تھے۔

۴۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(445) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے اور وہ بنی حنیفہ کے ایک مرد یعنی ثمامہ بن اثال کو پکڑ لائے اور انہوں نے اس کو مسجد کے کسی ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ثمامہ بن اثال کو رہا کر دو (جب اسے چھوڑ دیا گیا) وہ مسجد کے قریب ایک باغ میں گیا اور غسل کیا پھر (واپس) مسجد میں آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ الْخَیْمَةِ فِی الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضٰی وَغَیْرِهِمْ

باب 318:- مسجد میں بیماروں وغیرہ کیلئے خیمہ لگانا

۴۴۶- حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فِی الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْمَةً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمْ یَرُعْهُمْ وَفِی الْمَسْجِدِ خَیْمَةٌ مِّنْۢ بَنِیْ غِفَارٍ اِلَّا الدَّمُ یَسِیْلُ اِلَیْهِمْ فَقَالُوْا یَا اَهْلَ الْخَیْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِیْ یَاْتِیْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ یَغْذُوْ جُرْحُهٗ دَمًا فَمَاتَ فِیْهَا

(446) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں (غزوۂ) خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ زخمی ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں خیمہ لگوا دیا تا کہ قریب ہی سے اس کی تیمارداری کیا کریں (اور حضرت سعد بن معاذ کے زخم سے بکثرت) خون بہنے نے ان کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ (خون بہنے کا یہ حال تھا) کہ مسجد میں بنی غفار کا ایک خیمہ تھا۔ ان کی طرف خون بہہ کر جانے لگا تو انہوں نے کہا اے خیمہ والو یہ خون کیسا ہے جو تمہاری طرف سے بہہ بہہ کر ہماری طرف آ رہا ہے۔ دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا اور وہ اس خون کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

بَابُ اِدْخَالِ الْبَعِیْرِ فِی الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

باب 319:- ضرورت کی بنا پر مسجد میں اونٹ لے جانا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

۴۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَشْتَكِىْ قَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

نے اپنے اونٹ پر طواف فرمایا

(447) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو، میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور سورۂ وطور و کتاب مسطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابٌ

باب 320:- اندھیری رات میں مسجد کی طرف جانے والے کی فضیلت کا بیان

۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاَحْسِبُ الثَّانِىَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فِىْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ

(448) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی آپ کے پاس سے گئے ان میں سے ایک عباد بن بشر تھے اور میرا گمان ہے دوسرا شخص اسید بن حضیر تھے۔ (وہ دونوں) اندھیری رات میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے) اور ان دونوں کے ساتھ مثل چراغ (کوئی چیز تھی) جو ان کے آگے روشنی کر رہی تھی جب وہ دونوں جدا ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک چراغ ہو گیا۔ یہاں تک کہ (اس کی روشنی میں) وہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِى الْمَسْجِدِ

باب 321:- مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

۴۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِىْ نَفْسِىْ مَا يُبْكِى هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ اِنَّ اَمَنَّ

(449) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا و آخرت میں (رہنے) کا اختیار عطا فرمایا اور اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اشکبار ہوئے (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں خیال کیا اس بوڑھے (ابوبکر صدیق) کو کس نے رلایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو اس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا تو (کیا ہوا) (جب ابہام دور ہوا) تو پتہ چلا وہ بندہ (جس کو اختیار دیا گیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مت روؤ، تمام لوگوں میں مصاحبت اور مال کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ

النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

احسانات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہیں اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن اسلام کی اخوت و محبت (خلعت سے بہتر ہے) اور فرمایا مسجد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے علاوہ کسی کا دروازہ نہ رہنے دیا جائے۔

۴۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِيْ بَكْرٍ

(450) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرض الموت میں اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا تمام لوگوں میں ابوبکر بن ابی قافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر جان اور مال کے احسانات اور کسی کے نہیں اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو (بلا ریب و شک) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیل بناتا لیکن اخوت اسلام بہتر ہے اور میری طرف سے ہر دہ کھڑکی بند کر دو جو اس مسجد میں ہے مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی رہنے دو۔

بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

باب 322:- کعبہ اور مساجد کے دروازے رکھنا

اور ان کو مقفل کرنے کے بیان میں

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِيَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا

امام بخاری فرماتے ہیں مجھے عبداللہ بن محمد نے کہا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے بیان کیا اور وہ عبداللہ بن جریج سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مجھے ابن ابی ملیکہ یعنی (عبداللہ بن عبدالرحمٰن) نے کہا اے عبدالملک اگر تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تعمیر کردہ مساجد اور ان کے دروازوں کو دیکھتے یعنی (وہ دروازے اور تالے کتنے خوبصورت تھے)

۴۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰى فِيْهِ فَقُلْتُ فِيْ أَيِّ قَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ

(451) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ تشریف لائے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہوں نے (کعبہ) کا دروازہ کھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم (کعبہ) کے اندر داخل ہو گئے۔ پھر دروازہ مقفل کر دیا گیا۔ آپ تھوڑی دیر اندر ٹھہرے پھر آپ مع اصحاب باہر تشریف لائے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے جلدی میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا آپ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے) تو حضرت بلال نے کہا ہاں پڑھی ہے پھر میں نے پوچھا (کعبہ) کے کس جانب انہوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے (اس جلدی میں) مجھ

اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى

بَابُ دُخُوْلِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا قَالَ مَنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ

بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ

سے یہ پوچھنا رہ گیا کہ آپ نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔

باب 323:- مشرکوں کا مسجد میں داخل ہونا

(452) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کا ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا اور وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لے آئے اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ پھر انہوں نے اس کو مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

باب 324:- مسجد میں آواز بلند کرنا۔

(453) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری میں نے ادھر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے آیا۔ تو فرمایا تم کس قبیلہ سے یا فرمایا تم کہاں سے آئے ہو۔ ان دونوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کو ضرور سزا دیتا۔ (انہوں نے کہا ہمیں کیوں سزا دو گے) فرمایا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔

(454) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ابن ابی حدرد سے زمانہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسجد میں قرضہ کا تقاضا کیا جو قرضہ اس پر تھا۔ (قرضہ کے تقاضا کے معاملہ میں) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ان کی آوازوں کو سن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرہ کا پردہ ہٹاتے ہوئے ان کی طرف نکلے اور کعب بن مالک کو ندا فرمائی اے کعب عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (غلام) حاضر ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنے قرض سے نصف اس کو چھوڑ دو۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نصف قرض) میں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابن ابی حدرد) کو فرمایا اٹھو (اور باقی قرض) اس کو ادا کرو۔

باب 325:- حلقہ بنانا اور مسجد میں بیٹھنا

۴۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرٰى فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ

(455) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپ منبر پر (جلوہ افروز) تھے۔ رات کی نماز کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے فرمایا (رات کی نماز) دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو اور یہ ایک رکعت تمہاری (پڑھی ہوئی) سب نماز کو وتر بنا دے گی۔ (حضرت نافع آزاد کردہ غلام حضرت ابن عمر) کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بناؤ، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے (اس کے) وتر بنانے کا حکم دیا ہے۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

(456) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کی رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے تو آپ نے فرمایا (رات کی نماز) دو دو رکعت (پڑھی جائے) اور جب تجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔ (اور یہ ایک رکعت) تمہارے لئے ساری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر کہتے ہیں مجھے عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو پکارا اور آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَأَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى إِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ

(457) ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تو تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی طرف آئے اور ایک واپس چلا گیا۔ پھر ان میں سے ایک حلقہ میں (ایک جگہ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا مجلس کے آخر میں بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ دے کر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ (علم کی تعلیم) سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین شخصوں کا بیان کروں۔ ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ سے بیٹھنے کی جگہ مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹھنے کی جگہ عطا کر دی اور دوسرے نے (لوگوں کی زحمت) سے حیا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت فرمائی اور عتاب نہیں فرمایا اور تیسرا اس نے (علم کی محفل) سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ (قدرت کو) پھیر لیا۔

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 326:- مسجد میں چت لیٹنے کا حکم

۴۵۸- عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهُ (عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی) سے

شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِى الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ فِى الطَّرِيْقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فِيْهِ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَاَيُّوْبُ وَمَالِكٌ

باب 327: لوگوں کی گزرگاہ میں مسجد تعمیر کرنا (جائز ہے) اگر لوگوں کو اس کی تکلیف نہ ہو، حضرت حسن بصری، ایوب سختیانی اور مالک ابن انس رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے

۴۵۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَىَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَىِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِاَبِىْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَكَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً وَلَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(459) ام المومنین حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ روایت کرتی ہیں جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا ہے ان کو ملت اسلامیہ کے تابع پایا ہے اور ہمارا کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح و شام ہمارے پاس نہ آتے ہوں۔ پھر (اس امر میں) حضرت ابوبکر کی فکر نے جنم لیا اور اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے، مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس کھڑے رہتے اور (ان کی تلاوت) پر تعجب کرتے اور آپکو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک بہت زیادہ آہ و بکا کرنے والے شخص تھے اور جب قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو اپنے (آنسوؤں کے روکنے کی) طاقت نہ رکھتے۔ اس بات سے قریش کے سردار خوف زدہ ہو گئے کہیں (ہماری عورتیں اور بچے دین اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں)

بَابُ الصَّلٰوةِ فِىْ مَسْجِدِ السُّوْقِ وَصَلّٰى ابْنُ عَوْنٍ فِىْ مَسْجِدٍ فِىْ دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

باب 328:- بازار کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں پر بند کر دیا جاتا تھا

۴۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِىْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ

(460) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز با جماعت اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز ہی کے ارادہ سے مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مسجد میں داخل ہو گیا جتنی مدت اس کو مسجد نے روکے رکھا وہ نماز میں ہی (شمار ہوتا) ہے اور جب تک اس جگہ

الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّيْ يَعْنِيْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ

جہاں نماز پڑھی ہے وہاں ٹھہرا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔ اے اللہ اس کو بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک (نماز پڑھنے والا) فرشتوں کو ایذا انہیں پہنچاتا) یہ سلسلۂ دعا جاری رہتا ہے اور فرشتوں کا ایذا مسجد میں حدث کا لاحق ہونا ہے۔

بَابُ تَشْبِيْكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ

باب 329:- مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسری انگلیوں میں ڈالنا یعنی (قینچی بنانا)

۴۶۱- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِيْ وَاقِدٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا

(461) واقد اپنے باپ (محمد بن زید) سے وہ عبداللہ بن عمر یا (راوی حدیث کا شک ہے) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے قینچی بنائی۔ عاصم بن علی کہتے ہیں مجھے عاصم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) سے یہ حدیث سنی تھی مگر میں اس کو یاد نہ رکھ سکا (میرے بھائی) واقد نے اپنے باپ (محمد بن زید) سے مجھے (اس حدیث کو) بیان کیا۔ واقد بن محمد کہتے میں نے اپنے باپ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تمہارا کیا بنے گا جب تم ردی لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے (یعنی انگلیوں کی قینچی بنائی)

۴۶۲- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ

(462) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا بعض، بعض کے لئے مضبوطی اور تقویت کا باعث ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں قینچی بنا کر بتلایا۔

۴۶۳- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَا اَنْ

(463) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرین کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد میں چوڑائی میں پڑی ہوئی لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس کا سہارا لیکر بیٹھ گئے۔ گویا کہ آپ نہایت غصے میں تھے۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کے درمیان قینچی بنائی اور اپنے بائیں ہتھیلی کی پشت پر اپنا داہنا رخسار مبارک رکھ لیا اور (جب) مسجد کے دروازوں سے جلد باز لوگ نکل گئے تو صحابۂ کرام نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) کیا نماز کم کر دی گئی ہے اور ان لوگوں میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے مگر وہ

يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ

دونوں نبی اکرم ﷺ سے کلام کرنے سے ڈر گئے اور لوگوں میں ایک شخص جو ہاتھوں کی لمبائی کے باعث ذوالیدین کہلاتے تھے نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ نے (صحابہ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا کیا (ایسا ہی ہے) جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ (ایسا ہی ہوا ہے) پھر آپ آگے بڑھے اور جو نماز رہ گئی تھی پڑھائی۔ پھر آپ نے (ایک جانب) سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز کے سجدوں کی مثل سجدہ فرمایا یا اس سے لمبا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر (سجدے) سے اٹھایا پھر تکبیر کہی نماز کے سجدوں کی مثل سجدہ فرمایا یا اس سے لمبا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر مبارک (سجدے) سے اٹھایا یعنی (سجدہ سہو ادا کیا) بہت دفعہ لوگوں نے ابن سیرین سے پوچھا کہ (کیا حدیث میں ہے) آپ نے دوبارہ سلام پھیرا یا۔ (پہلے سلام پر ہی اکتفا کیا) ابن سیرین نے کہا مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے دوبارہ سلام پھیرا۔ (معلوم ہوا ابن سیرین نے بلاواسطہ عمران بن حصین سے نہیں سنا بلکہ بالواسطہ سنا ہے)

بَابُ الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ عَلٰى طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 330: مدینہ نبویہ اور مکہ مشرفہ کے درمیان راستوں میں جو مساجد ہیں ان کا بیان اور وہ مقامات (جہاں) نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی (ان مقامات کو مساجد بنا لینے کے بیان میں)

۴۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَتَحَرّٰى اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَاَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِيْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ

(464) حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ راوی کہ میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ راستہ میں مقامات کے متعلق اجتہاد کرتے کہ (نبی اکرم ﷺ نے کس مقام پر نماز پڑھی ہے) پھر اس جگہ میں نماز پڑھتے اور بیان کرتے کہ ان کے والد (عبداللہ بن عمر) بھی ان مقامات پر نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے ان مقامات پر رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نافع (آزاد کردہ غلام حضرت ابن عمر) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ وہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ان مقامات پر نماز پڑھتے تھے اور میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھا۔ موسیٰ بن عقبہ (کہتے ہیں) میرے علم میں سالم بن عبداللہ نے نافع کی ان تمام مقامات (جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی) موافقت کی ہے مگر روحا (جو مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے) کی بلندی پر (آپ کے نماز پڑھنے میں) دونوں کا اختلاف ہے۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِىْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِىْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ كَانَ فِىْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِىْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِى الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِحِجَارَةٍ وَّلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِىْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّىْ عَبْدُاللّٰهِ عِنْدَهٗ فِىْ بَطْنِهٖ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّىْ فَدَحَا السَّيْلُ فِيْهِ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِىْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّىْ فِيْهِ وَاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِىْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِىْ كَانَ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَمَّ عَنْ يَّمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِى الْمَسْجِدِ تُصَلِّىْ وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ الْيُمْنٰى وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ اَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّىْ اِلَى الْعِرْقِ الَّذِىْ عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهٖ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى مَكَّةَ وَقَدِ ابْنِىَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّىْ فِىْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهٗ عَنْ يَّسَارِهٖ وَوَرَاءَهٗ وَيُصَلِّىْ اَمَامَهٗ اِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهٖ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّى الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِىَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّىْ فِيْهِ الظُّهْرَ وَاِذَا اَقْبَلَ مِنْ

(465) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی عمرہ فرماتے اور جس وقت آپ نے حج کیا۔ ببول کے درخت کے نیچے جہاں اب مسجد ذوالحلیفہ ہے اترے اور جب آپ جہاد یا حج یا عمرہ سے اس جگہ سے (ذوالحلیفہ) ہوتے ہوئے واپس لوٹتے تو وادی کے نشیب (وادی عقیق) میں اترتے اور جب وادی عقیق سے اوپر جاتے تو بطحاء جو وادی کے کنارے مشرق کی جانب ہے اپنی اونٹنی بٹھا دیتے اور اس جگہ رات کے کچھ حصہ میں آرام کے لئے ٹھہر جاتے۔ یہاں تک کہ صبح میں داخل ہوتے، یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں جو پتھر سے بنی ہوئی ہے اور نہ اس پتھر کے ٹیلے پر جہاں مسجد ہے۔ (یہ مقام) عقیق وادی کی جہت میں ہے جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس وادی کے اندر ریت کے تودے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر بطحاء سے اس میں سیلاب آیا اور وہ جگہ جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی دفن ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع کو (اس سند کے ساتھ بیان فرمایا) نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی جہاں یعنی (اب وہ جگہ وادی بنی سالم کے ساتھ مشہور ہے) وہ چھوٹی مسجد ہے اور یہ مسجد روحا کی بلندی پر جو مسجد واقع ہے اس کے علاوہ ہے اور اس جگہ کے نام ونشان کو حضرت عبداللہ ہی جانتے ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے وہ مقام جب تم مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو تو تمہارے دائیں جانب ہے۔ (قاضی عیاض فرماتے ہیں دائیں جانب جو خاردار درختوں کا جنگل ہے وہ مقام ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی) اور یہ مسجد (صغیر) جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے ہو تو راستہ کے دائیں کنارے پر واقع ہے اور مسجد صغیر اور مسجد اکبر کے درمیان جس پتھر کو انتہا تک پھینکا جائے یا اس کی مثل فاصلہ ہے یعنی (400 گز یا میل کا تیسرا حصہ) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرق ظبیہ (ایک مشہور وادی) جو مقام روحا کے آخری کنارے کے نزدیک ہے کے پاس بھی نماز پڑھی۔ اور اس وادی عرق ظبیہ کا آخری کنارہ مسجد کے قریب راستہ کے کنارہ پر ہے اور وہ مسجد جب تم مکہ کی طرف جاؤ تو روحا کے آخری کنارے اور اس وادی عرق ظبیہ کے درمیان ہے اور اب وہاں مسجد بنا دی گئی ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (اور جب نماز پڑھتے) تو اس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے اور اس مسجد کے آگے خاص وادی عرق کے پاس نماز پڑھتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب صبح کو روحا سے چلتے تو راستہ میں نماز

مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةِ دُوَيْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَفِيْ سَاقِهَا كُثْبَةٌ كَثِيْرَةٌ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ أُوْلٰئِكَ السَّلَمَاتِ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّيْ الظُّهْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشٰى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِيْ أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِيْ بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَيَبِيْتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّيْ الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّةَ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ

ظہر ادا نہ کرتے جب اس جگہ پہنچ جاتے تو وہاں نماز ادا کرتے اور جب مکہ مکرمہ سے آتے اگر صبح سے چند لمحات یا سحری کے آخر وقت میں اس جگہ سے گزر ہوتا تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد صبح کی نماز ادا فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ روحہ (ایک گاؤں کا نام جو مدینہ سے اکاون میل کے فاصلہ پر ہے) کے نزدیک راستہ کے دائیں جانب اور بالکل سامنے ایک وسیع اور نرم جگہ ایک عظیم درخت کے قریب یا (اس کے نیچے) اترتے تھے یہاں تک کہ آپ اس ٹیلہ سے روحہ گاؤں کے قریب ایک جگہ برید سے دو میل کے فاصلہ پر ہے، سے باہر آتے۔ اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ چکا ہے اور درمیان میں سے دوہرا ہو گیا ہے اور صرف پنڈلیوں یعنی (جڑ) پر قائم ہے اور اس کی پنڈلیوں میں ریت کے بہت سے ٹیلے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (نافع سے) یہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے عرج (ایک گاؤں ہے کہ روحہ اور اس کے درمیان چودہ میل کا فاصلہ ہے) کے پیچھے تم بلند جگہ جو عریض ہو اور ریت کے ٹیلے سے ذرا اونچا اور پہاڑ سے کم) کی طرف جا رہے ہو ٹیلے کے ایک کنارہ میں نماز ادا فرمائی اور اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں اور ان قبروں پر (سفید رنگ کے) بڑے بڑے پتھر ہیں اور راستہ کی داہنی جانب پتھروں کے پاس نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دوپہر کا سورج ڈھلنے کے بعد عرج سے ان پتھروں کے درمیان جاتے اور اس مسجد میں نماز ظہر ادا فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہرشیٰ (جحفہ کے قریب جہاں مدینہ اور شام کا راستہ ملتا ہے ایک پہاڑ) کے نزدیک ایک نالہ میں راستہ کے بائیں جانب بغیر کانٹوں کے لمبے لمبے درختوں کے پاس اترتے اور یہ نالہ ہرشیٰ پہاڑ کے کنارے کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ نالہ اور راستہ کے درمیان تیر کی اپنے انتہا تک پہنچنے کے قریب فاصلہ ہے یعنی (چار سو گز یا میل کا تیسرا حصہ) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راستہ کے پاس ان درختوں میں سے زیادہ قریب اور جو لمبا درخت ہے اس کے پاس نماز پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ وادی مرالظہران (مکہ مکرمہ اور اس کے درمیان سولہ میل کا فاصلہ ہے) کے قریب جبت مدینہ کی طرف ایک نالہ ہے جب آپ صفراوات (مرالظہران کے پیچھے ایک جگہ کا نام) سے اتر کر آتے تو اس نالہ کے نشیب میں جب تو مکہ کی طرف جانے والا ہو تو راستہ کے داہنی جانب واقع ہے۔ اس میں اترتے اور نبی اکرم ﷺ کے اترنے کی جگہ اور راستہ کے درمیان پھینکا گیا پتھر جب اپنی

ذٰلِكَ عَلَى اَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ وَّاَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَةَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشَرَةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

انتہا کو پہنچ جائے اتنا فاصلہ ہے۔ (یعنی چار سو گز) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (نافع سے) یہ بھی بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جس وقت مکہ تشریف لاتے تو ذوطویٰ (مکہ مکرمہ میں ایک جگہ) میں قیام فرماتے اور رات وہیں بسر کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تو پھر صبح کی نماز ادا فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ جائے نماز ایک سخت ٹیلے پر تھی نہ کہ مسجد میں جو اس جگہ بنائی گئی ہے بلکہ سخت ٹیلے پر اس کے نیچے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (نافع سے) بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ پہاڑ کی دو گھاٹیوں اور وہ پہاڑ آپ کے اور جبل طویل جو کعبہ کی طرف ہے کے درمیان تھا ان کی طرف منہ کرتے۔ (نافع کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس جگہ جو مسجد بنائی گئی ہے اس مسجد کے بائیں ٹیلے کی ایک طرف ایک مسجد بنائی اور نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ سیاہ ٹیلے پر اس مسجد کے نیچے ہے۔ ٹیلے سے دس گز یا اس کے قریب چھوڑ دو پھر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف جو پہاڑ تیرے اور کعبہ کے درمیان ہے منہ کر کے نماز پڑھو۔

بَابُ سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب 331:- امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے (بھی کافی ہے)

(سترہ اس ڈنڈے یا چھڑی یا نیزہ وغیرہ کو کہتے ہیں جو نماز پڑھنے والا اپنے آگے زمین میں گاڑ لیتا ہے تاکہ گزرنے والا گنہگار نہ ہو)

۴۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ

(466) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اس وقت میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے دن) منیٰ میں بغیر دیوار کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور میں بعض کے آگے سے گزرا (یعنی پہلی صف کا بعض) اور میں گدھی سے اترا اور اس کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور میں صف میں داخل ہو گیا لیکن اس فعل کا کسی نے مجھ پر انکار نہیں کیا۔

۴۶۷- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ

(467) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (نماز عید) کے لئے نکلتے تو (اپنے خادم) کو نیزہ (اٹھا لینے) کا حکم دیتے اور وہ نیزہ آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ یہ (نماز عید کے لئے مخصوص نہیں تھا) بلکہ سفر میں بھی یہ کرتے۔ (نافع آزاد کردہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اسی وجہ سے امراء نے بھی نیزہ وغیرہ پکڑ لیا (عید وغیرہ میں اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر نکلتے)

۴۶۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنٍ

(468) عون بن ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں میں نے اپنے باپ (ابو

بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ تَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ

جحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی) کو یہ کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے بطحاء مکہ میں لوگوں کو دو رکعت نماز ظہر اور دو رکعت نماز عصر پڑھائی اور آپ کے سامنے نیزہ تھا اور آپ کے سامنے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

بَابُ قَدْرِ کَمْ یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ الْمُصَلِّیْ وَالسُّتْرَةِ

باب 332:- نمازی اور سترہ کے درمیان کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے

۴۶۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

(469) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان بکرے کے گزر جانے کے بقدر (فاصلہ ہوتا) تھا۔

۴۷۰- حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ کَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا کَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا

(470) سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ راوی ہیں وہ فرماتے ہیں مسجد کی دیوار منبر کے پاس تھی یعنی (منبر اور دیوار قبلہ کے درمیان) اتنا فاصلہ تھا کہ اس سے بکری نکل جائے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَی الْحَرْبَةِ

باب 333:- چھوٹے نیزے کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنا

۴۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُرْکَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا

(471) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ اس طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَی الْعَنَزَةِ

باب 334:- عنزہ یعنی چھوٹے نیزہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنا

۴۷۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَصَلّٰی بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ یَمُرُّوْنَ مِنْ وَّرَائِهَا

(472) عون اپنے باپ (ابوجحیفہ وھب بن عبداللہ سوائی) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے لئے وضو کا پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا پھر آپ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی اور آپ کے آگے نیزہ (گاڑ دیا گیا) عورتیں اور گدھے نیزہ کے پیچھے سے گزر رہے تھے۔

۴۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

(473) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک غلام آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے پاس چھڑی یا لاٹھی یا چھوٹا نیزہ ہوتا

خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ

بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

۴۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلّٰى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْاُسْطُوَانَةِ

وَقَالَ عُمَرُ الْمُصَلُّوْنَ اَحَقُّ بِالسَّوَارِيْ مِنَ الْمُتَحَدِّثِيْنَ اِلَيْهَا وَرَاٰى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَيْنَ اُسْطُوَانَتَيْنِ فَاَدْنَاهُ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَيْهَا

۴۷۵- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِيْ مَعَ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا

۴۷۶- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پانی کا ایک برتن بھی اور جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم وہ پانی کا برتن آپ کو دے دیتے۔

باب 335:- مکہ مشرفہ اور دیگر مقامات میں سترہ کرنا

(مکہ مکرمہ کا خصوصی ذکر ان لوگوں کے وہم کو دور کرنا جن کے وہم میں سترہ قبلہ ہے اور مکہ میں سترہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہاں کعبہ ہے)

(474) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے بطحاء مکہ میں ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا فرمائی اور آپ نے یعنی (ابو جحیفہ نے) آپ کے آگے نیزہ گاڑ دیا (اور حال یہ تھا) کہ آپ نے وضو فرمایا تو لوگوں نے اس کا (غسالہ) لیکر (جسم پر) تبرکاً ملنا شروع کر دیا۔

باب 336:- ستون کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ستون کی طرف (بیٹھ کر) باتیں کرنے والوں سے نماز پڑھنے والے زیادہ حق دار (کیونکہ انہوں نے محض عبادت خدا کے لئے اس کو سترہ بنایا ہے) اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بعض نسخے میں ابن عمر ہے اور صواب عمر ہی ہے) ایک شخص (ایاس بن حلال ابو واثلہ) کو دیکھا وہ دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اس کو ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ۔

(475) یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں سلمہ بن اکوع کے ساتھ مسجد میں آتا تو حضرت (سلمہ بن اکوع) اس ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے جو (اس صندوق) جس میں قرآن رکھا گیا تھا کی طرف تھا (اور اس ستون کو ستون مہاجرین بھی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابو سلمہ میں دیکھتا ہوں آپ قصداً اس ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ قصداً اس طرف نماز پڑھتے۔

(476) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا میں نے اکابر صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ (اذان) مغرب کے وقت ستونوں کی طرف لپکتے تھے۔ شعبہ نے عمرو بن عامر سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ زیادہ کیا ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ (نماز کے لئے) نکلتے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ

۴۷۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰى اَثَرِهٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

۴۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآئَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ لَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَّقَالَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

بَابٌ

۴۷۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَآءَ

باب 337:- دوستونوں کے درمیان اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

(477) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ (کنجی بردار) اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم بھی تھے اور دیر تک کعبہ کے اندر رہے پھر آپ (کعبہ) سے باہر تشریف لائے اور سب لوگوں میں سے میں پہلا (شخص) تھا جو آپ کے پاس آیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا (نبی اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر) کہاں نماز پڑھی۔ حضرت بلال نے فرمایا آگے والے دو ستونوں کے درمیان۔

(478) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ اسامہ بن زید، حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے اور عثمان بن طلحہ حجبی نے کعبہ کا دروازہ بند کر دیا اور آپ کعبہ میں کچھ دیر ٹھہرے جس وقت باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا نبی اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر کیا کیا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور ایک ستون کو اپنی دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کر لیا اور اس وقت کعبہ میں چھ ستون تھے پھر آپ نے نماز ادا فرمائی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے جزوی اور انہیں مالک بن انس نے بیان کیا کہ آپ دونوں ستونوں کو اپنی دائیں جانب کرتے۔

باب 338:- آپ کے اور کعبہ کی اس دیوار جس کی طرف منہ کر کے چلتے مقدار مسافت کتنی تھی

(479) نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو داخل ہونے کے وقت اپنے منہ کے رخ چلتے اور کعبہ کے دروازہ کو اپنی پشت کے پیچھے کر کے آگے چلتے یہاں تک کہ آپ کے اور کعبہ کی اس دیوار جو آپ کے منہ کے آگے ہے تقریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا۔ نماز پڑھتے اور وہ جگہ جس کی بلال نے آپ کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) قصد کر کے اس جگہ نماز پڑھتے اگر خانہ کعبہ کے کسی کونے میں چاہے نماز پڑھے ہم پر (اس میں) کوئی حرج نہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّیْ اِلَيْهَا قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيَعْدِلُهٗ فَيُصَلِّیْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهٗ

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى السَّرِيْرِ

۴۸۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِیْءُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّیْ فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَنِّحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِیْ

بَابٌ لِيَرُدَّ الْمُصَلِّیْ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِی التَّشَهُّدِ وَفِی الْكَعْبَةِ وَقَالَ اِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُّقَاتِلَهٗ فَقَاتِلْهُ

۴۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ

باب 339:- اونٹنی اور اونٹ، درخت اور کجاوہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا

(480) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری کو عرضاً (آگے کھڑا کر کے سترہ بناتے) اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص نے نافع سے کہا کیا تم نے (اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا ہے) جب اونٹ مست ہو جائے۔ نافع نے کہا آپ اس کے کجاوہ کو اپنے سامنے سیدھا رکھ لیتے اور اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

باب 340:- چارپائی پر یا چارپائی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا

(481) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں (جن لوگوں نے آپ کے سامنے کہا کہ عورت کے نمازی کے آگے گزرنے سے نماز نہیں ہوتی) آپ فرماتی ہیں تم نے ہم کو کتے اور گدھے کے ساتھ برابر کر دیا۔ تحقیق میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹے ہوئے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ نے چارپائی کے وسط پر یا (اپنے اور قبلہ کے درمیان چارپائی کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھی اور میں نے آپ کے سامنے ٹھہرے رہنے کو ناپسند سمجھا اور میں چارپائی کی پائنتی کی طرف سے کھسک کر اپنے لحاف سے باہر نکل آئی۔

باب 341:- نماز پڑھنے والا اپنے آگے سے گزرنے والے کو روک دے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے تشہد کی حالت میں (آگے سے گزرنے والے عمرو بن دینار) کو روک دیا اور کعبہ میں بھی اور فرمایا اگر وہ بغیر لڑائی کے نہ مانے تو اس سے لڑے

(482) ابو صالح السمان روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بناتے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور ابو معیط کی اولاد میں سے ایک نوجوان (ولید بن عقبہ یا داؤد بن مروان) نے آپ کے آگے سے گزرنا چاہا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں ایک گھونسا مارا (لیکن) اس نوجوان کو نکلنے کا کوئی اور راستہ نہ ملا اور دوبارہ آپ کے سامنے سے گزرنا چاہا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے سخت ایک اور گھونسا دے مارا۔ اس پر اس نوجوان

الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

نے آپ کو گالی دی۔ پھر مروان کے پاس چلا گیا اور جو تکلیف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پہنچی اس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس کے پیچھے پیچھے مروان کے پاس چلے گئے۔ مروان نے کہا اے ابوسعید تمہارے اور تمہارے چچا کے بیٹے کے درمیان کیا جھگڑا ہوا ہے (یہاں چچا کا بیٹا حقیقی نسبی مراد نہیں بلکہ اخوت اسلامی کے اعتبار سے ہے کیونکہ وہ نوجوان آپ سے چھوٹا تھا اس لئے چچا کا بیٹا کہا) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو سترہ بناتے ہوئے نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو نمازی اس کو روکے اور اگر وہ نہ رکے تو نمازی اس سے لڑ پڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

بَابُ اِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب 342:- نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے لئے کتنا گناہ ہے

۴۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

(483) بسر بن سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ زید بن خالد نے انہیں ابوجہیم (عبداللہ بن جہیم) کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھیے، انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی سے آگے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر گناہ کتنا ہے تو وہ چالیس (سال، مہینہ، صبح یا گھڑیاں) کھڑا رہنے کو نمازی کے آگے سے گزرنے سے اپنے لئے بہتر جانتا (عدد معین خاص کرنے کیلئے نہیں بلکہ امر کی تعظیم میں مبالغہ کے لئے ہے) ابونضر (سالم بن ابوامیہ) کہتے ہیں کہ (بسر بن سعید) نے کہا میں نہیں جانتا کہ انہوں نے چالیس سال کہا یا چالیس مہینے یا چالیس دن۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَهٰذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ

باب 343:- ایک مرد کا دوسرے مرد کی طرف منہ ہو اور وہ نماز پڑھ رہا ہو

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کی طرف منہ کیا جائے آپ کے نزدیک مکروہ ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ کراہت اس وقت ہے جب نمازی کا دل اس کے ساتھ مشغول ہو جائے اور اگر نمازی کا دل اس کے ساتھ مشغول نہ ہو تو (کوئی حرج نہیں) اس کی دلیل زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مجھے اس کی کوئی

پرواہ نہیں (کیونکہ) ایک شخص دوسرے شخص کی نماز فاسد نہیں کر سکتا

۴۸۴- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهُ فَاَنْسَلُّ انْسِلَالًا وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

(484) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس ان چیزوں کا ذکر کیا گیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور لوگوں نے کہا کتا، گدھا اور عورت سامنے ہو تو نماز کو فاسد کر دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم نے ہم کو کتے بنا دیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی اور مجھے کوئی حاجت لاحق ہوتی تو ناپسند کرتی کہ آپ کی طرف منہ کروں اور میں آہستہ (پائنتی) کی جانب سے کھسک کر نکل جاتی۔ (علی بن مسہر نے) سلیمان الاعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید نخعی سے اور انہوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے (اس سند کے ساتھ) اس طرح بھی روایت کیا ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب 344:- سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

۴۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةً عَلٰى فِرَاشِهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوتِرَ اَيْقَظَنِي فَاَوْتَرْتُ

(485) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے تو میں اپنے بچھونے پر عرضاً لیٹی ہوئی سو رہی ہوتی اور جب آپ (نماز) وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ

باب 345:- عورت کے پیچھے نماز نفل پڑھنا

۴۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

(486) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف یعنی (آپ کے منہ کی طرف) ہوتے جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے چھو دیتے اور میں اپنے پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہو جاتے تو میں پھر دونوں پاؤں کو پھیلا دیتی۔ فرماتی اس وقت گھروں میں دیئے نہیں ہوتے تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

باب 346:- اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی یعنی (نماز پڑھنے والے کا کوئی فاسد صلوٰۃ نہیں)

۴۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ

(487) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر کیا گیا جو ناقض صلوٰۃ ہیں یعنی کتا، گدھا اور عورت وغیرہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تم ہم کو گدھے

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

۴۸۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمَّهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهٖ

بَابٌ اِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيْرَةً عَلٰى عُنُقِهٖ فِي الصَّلٰوةِ

۴۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا

بَابٌ اِذَا صَلّٰى اِلٰى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ

۴۹۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلّٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهٗ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِيْ

۴۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ

اور کتے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کی قسم میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی، جب مجھے حاجت محسوس ہوتی تو میں اٹھ کر آپ کے سامنے بیٹھنے کو ناپسند سمجھتی تاکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دوں اور میں پائنتی سے کھسک کر نکل جاتی۔

(488) محمد بن مسلم بن شہاب زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم نے) اپنے چچا ابن شہاب سے نماز کے متعلق پوچھا نماز کو کون سی چیز توڑتی ہے۔ انہوں نے کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا زوجہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے اور نماز پڑھتے۔ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اپنے زوج کے بچھونے پر عرضاً پڑی ہوئی ہوتی۔

باب 347:- نماز میں چھوٹی بچی کو گردن پر بٹھالینا (جائز ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)

(489) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور آپ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی امامہ کو اٹھائے ہوئے ہوتے اور جب آپ سجدے میں جاتے تو اس کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اپنی گردن پر اٹھا لیتے۔

باب 348:- ایسے بچھونے جس پر حیض والی عورت لیٹی ہو منہ کر کے نماز پڑھنا

(490) حضرت میمونہ بنت حارث (زوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتی ہیں میرا بچھونا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز کے ایک جانب ہوتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کا کپڑا مجھ پر گر جاتا اور میں اپنے بچھونے پر ہوتی۔

(491) حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم

زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا عَلٰى جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَزَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَاَنَا حَائِضٌ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی اور جب سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگ جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابٌ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ

باب 349:- کیا کوئی مرد سجدہ کرنے کے وقت اپنی عورت کو چھو سکتا ہے تا کہ وہ سجدہ کر لے۔

۴۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا

(492) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ بات کتنی بری ہے کہ تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور جب آپ سجدہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاؤں کو چھو دیتے اور میں اپنے پاؤں کو سمیٹ لیتی۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِّنَ الْاَذٰى

باب 350: عورت نماز پڑھنے والے کی پشت سے کوئی نجاست (کسی جہت سے اٹھا کر پھینکنا چاہے) تو اتار کر پھینک سکتی ہے

۴۹۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرْمَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمُرَائِيْ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا فَيَجِيْءُ بِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضِّحْكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ

(493) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک بار ایسا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کے کافر اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں ان میں سے ایک کافر (ابوجہل ملعون) بولا کیا تم اس ریاکار کو نہیں دیکھ رہے۔ تم میں کون ہے جو فلاں لوگوں کی مذموم اونٹنی کے پاس جائے گا۔ اس کا گوبر، خون اور بچہ دانی اٹھا لائے پھر اس کو دیکھتا رہے۔ جب وہ سجدہ کرے تو ان کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دے۔ یہ سن کر ان کا سب سے بڑا بدبخت (عقبہ بن ابومعیط) کھڑا ہوا اور (یہ سب چیزیں لے آیا) جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے وہ سب (نجاست) آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی اور آپ برابر سجدے میں ہی پڑے رہے (سر نہیں اٹھایا) وہ لوگ ہنسی مذاق کرنے لگے اور بوجہ ہنسی ایک دوسرے پر گرتے جاتے تھے۔ ایک جاننے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ ابھی چھوٹی تھیں یہ سن کر وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور اس وقت تک آپ سجدے میں ہی پڑے رہے۔ انہوں نے وہ سب کچھ آپ کے کندھوں سے اتار کر پھینک دیا اور

فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً

ان کی طرف متوجہ ہوئیں اور ان کو برا بھلا کہا اور جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو دعا فرمائی کہ اے اللہ قریش کی ہلاکت تیرے ہی ذمہ ہے۔ اے اللہ قریش کو ہلاک فرما۔ اے اللہ قریش کو ہلاک فرما پھر آپ نے ایک ایک کا نام لیکر دعا فرمائی یا اللہ عمرو بن ہشام یعنی ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید (ان سب ملعونوں کو) ہلاک فرما۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے بدر کے دن ان کی لاشوں کو دیکھا پھر ان کو کھینچ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصحاب قلیب پر پیچھے سے لعنت اتاری گئی یعنی (وہ دنیا میں مقتول ہوئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوں گے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تیسرا پارہ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ

(۹) نماز کے اوقات

اس کتاب میں 41 ابواب اور 75 احادیث ہیں اور 35 احادیث معلقہ اور تین متابعات میں سے ہیں۔

بَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا وَقَوْلِهِ (إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا) مُوَقَّتًا وَّقَّتَهُ عَلَيْهِمْ

۴۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَّهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ اَوَاِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ

باب 351: اوقات نماز اور اسکی فضیلت کے بیان میں

اللہ عزوجل کا فرمان بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (سورۂ نساء آیت 103) یعنی ان کے لئے نماز کا وقت مقرر ہے (جس چیز کا وقت اور غایت مقرر کی جائے وہ موقت ہے)

(494) مالک بن انس، محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عمر بن عبدالعزیز نے نماز (عصر) میں (مستحب وقت نکلنے تک) تاخیر فرمائی تو آپ کے پاس حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کو بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز (عصر) میں (مستحب وقت نکلنے تک) تاخیر کی اور وہ ملک عراق کے (شہر کوفہ میں امیر تھے) ابومسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ انصاری آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا اے مغیرہ بن شعبہ یہ تاخیر کیا ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام (شب اسری کی صبح کو) نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی (یعنی جب بھی حضرت جبرائیل نماز کا کوئی جزیا رکن ادا کرتے نبی اکرم ﷺ ان کے فعل کی متابعت فرماتے) پھر انہوں نے نماز پڑھی تو آپ نے بھی نماز پڑھی پھر جبرائیل نے نماز پڑھی تو آپ نے بھی نماز پڑھی پھر جبرائیل نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی تو آپ نے بھی نماز پڑھی، پھر جبرائیل نے کہا مجھے (ان اوقات میں نماز ادا کرنے کا) حکم دیا گیا ہے تو عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن زبیر سے کہا ذرا سمجھ لو تم حدیث بیان کرتے ہو۔ اور کیا (تم کو یہ حدیث نہیں پہنچی) کہ جبرائیل نے (کامل نماز کی ادائیگی کے لئے) رسول اللہ ﷺ کی نماز کے وقت مقرر کئے ہیں۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں بشیر بن ابومسعود اپنے باپ سے اس طرح حدیث بیان کرتے تھے اور عروہ بن زبیر کہتے ہیں مجھے حضرت

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
(مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)

۴۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآئَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَىَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيْرِ

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ

۴۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

بَابُ الصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ

۴۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِىْ شَقِيْقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ قُلْتُ اَنَا كَمَا قَالَهٗ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيْءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب دھوپ ان کے حجرے میں رہتی اوپر نہ چڑھتی۔

باب 352:- اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ (سورۂ روم آیت 31)

(495) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں (قبیلہ) عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے عرض کیا ہم اس قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھنے والے ہیں اور (عبدالقیس بھی ربیعہ بن نزاء کی اولاد سے ہے) ہم سوائے حرمت والے مہینوں (رجب، ذوالحجہ، ذوالقعدہ اور محرم) کے آپ تک نہیں پہنچ سکتے لہٰذا ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ جس پر ہم بھی عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی اس طرف بلائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا پھر (شہادت ایمان) کو کھول کر بیان فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت کے پانچواں حصہ میرے پاس جمع کرانا اور میں تمہیں دباء، حنتم، مقیر اور نقیر سے منع کرتا ہوں۔ (حدیث 51 میں یہ اشیاء مفصل مذکور ہیں)

باب 353:- نماز کے قائم کرنے پر بیعت کرنا

(496) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

باب 354:- نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔

(497) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا قول یاد ہے۔ میں نے عرض کیا (ہاں) مجھے یاد ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم رسول اللہ ﷺ پر یا ان سے بات کرنے پر دلیر ہو (حضرت حذیفہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا مرد کو جو فتنہ اس کے اہل و مال اور اولاد و پڑوسی سے پہنچتا ہے نماز، روزہ، صدقہ،

وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ

نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کی موج کی طرح موجزن ہو گا۔ حضرت حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المومنین ان فتنوں کا آپ پر کوئی خوف نہیں کیونکہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائیگا یا کھول دیا جائیگا۔ حضرت حذیفہ نے عرض کیا اس کو توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر وہ کبھی بند نہیں ہوگا (شقیق بن سلمہ اسدی کوفی) کہتے ہیں ہم نے کہا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کو جانتے تھے۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں (ہاں) جیسے اس کا یقین ہو کہ آج رات کل سے قریب ہے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (احادیث میں سے) وہ حدیث بیان کی جو (محقق اور سچی ہے) اپنے اجتہاد اور رائے سے بیان نہیں کی (شقیق بن سلمہ) کہتے ہیں ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے سے ڈر لگتا تھا اور ہم نے (مسروق بن اجوع) کو حکم دیا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (اس دروازہ کے متعلق) پوچھیں اور (مسروق) نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

۴۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ

(498) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں ایک شخص (ابو الیسر) نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان کو بتا دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی "اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" (سورۂ ھود آیت 114) مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں بلکہ (یہ حکم) میری تمام امت کے لئے ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا

باب 355: وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

۴۹۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِيْ

(499) ابو عمرو شیبانی نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو اس گھر کے مالک نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر فرمایا والدین سے حسن سلوک، ابن مسعود نے عرض کیا اس کے بعد کون سا فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی باتیں بتائیں اگر میں اس سے زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بیان فرما دیتے۔

بَابُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا اِذَا صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ فِي الْجَمَاعَتِ وَغَيْرِهَا

۵۰۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَّا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا

بَابُ تَضْيِيْعِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَّقْتِهَا

۵۰۱- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيْهَا

۵۰۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ اَخِيْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ نَحْوَهٗ

بَابُ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

باب 356:- جب پانچوں نمازیں اپنے وقت میں جماعت کے ساتھ یا اکیلے پڑھی جائیں تو یہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں

(500) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو اگر تمہارے کسی ایک دروازہ پر یعنی (سامنے) پانی کی نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے (اے سامع) کیا کہتے ہو یہ (پانچ دفعہ غسل کرنا) اس کے بدن پر میل کچیل رہنے دے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اس کے بدن پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا پانچ نمازیں پڑھنے والوں کی یہی مثال ہے کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

باب 357:- نماز کو وقت میں نہ پڑھ کر ضائع کر دینا یعنی (اتنی تاخیر کہ وقت گزر جائے)

(501) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی اب کوئی بات نہیں دیکھ رہا عرض کیا گیا (زمانہ اقدس کی ابھی) نماز باقی ہے۔ فرمایا نماز میں بھی تم نے جو کر رکھا ہے سو کر رکھا ہے۔ یعنی (نماز میں تاخیر کرتے ہو اور وقت میں نہیں پڑھتے)

(502) محمد بن مسلم شہاب زہری روایت کرتے ہیں میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا آپ کیوں رو رہے ہیں۔ فرمایا جو چیزیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھی تھیں ان میں سے کوئی بھی نہیں پا رہا۔ ہاں یہ ایک نماز ہے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی۔ یعنی (وقت میں نہیں پڑھی جاتیں)۔ ابوبکر بن خلف کہتے ہیں ہمیں محمد بن بکر بوسانی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں عثمان بن ابی رواد نے اس طرح ہی بتایا ہے۔

باب 358: نمازی اپنے ربّ سے مناجات کرتا ہے

(503) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے وہ اپنے ربّ سے مناجات کرتا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

ہے اس کو ہرگز اپنی داہنی جانب نہیں تھوکنا چاہئے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔ سعید بن ابی عروبہ، قتادہ (اس سند کے ساتھ) روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے آگے یا (راوی کا شک ہے) اپنے سامنے نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔ شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں اپنے آگے نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا قدموں کے نیچے تھوکے۔ حمید (بن ابوحمید الطویل ابوعبیدہ خزاعی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہ قبلہ (کی طرف) اور نہ ہی اپنی داہنی جانب تھوکے، بلکہ اپنے بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

۵۰۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ

(504) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو ہرگز اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب 359:۔ سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی فضیلت

۵۰۵- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

(505) ان دونوں یعنی اعرج عبدالرحمٰن اور نافع (ابن عمر کے آزاد کردہ غلام) نے صالح بن کیسانی کو حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنے دو شیخ سے اس حدیث کو بیان فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ (شدت گرمی کا زمین میں پھیلنا) جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

۵۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ

(506) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی تو آپ نے فرمایا (ذرا) ٹھنڈا ہونے دیں، یا فرمایا ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ اور فرمایا شدت گرمی جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب سخت گرمی ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے اور یہاں تک کہ ہم ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیں۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

(507) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ شدت

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ

گرمی جہنم کے جوش میں سے ہے۔ آگ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کیا اے مالک (اتنی سخت گرمی ہے) کہ میں اپنے آپ کو کھا رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کا اذن دیا۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں، اور (یہ) وہی سخت گرمی ہے جسے تم محسوس کرتے ہو اور (یہ) وہی سخت سردی ہے جو تم کو لگتی ہے۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهٗ سُفْيَانُ وَيَحْيٰى وَاَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

(508) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ شدت گرمی، جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔ عمرو بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو سفیان ثوری یحییٰ اور ابوعوانہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب 360: سفر میں نماز ظہر کا ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

۵۰۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ اَبُو الْحَسَنِ مَوْلٰى لِبَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (تَنَفَّيَّا) تَمَيَّلُ

(509) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے موذن نے نماز ظہر کے لیے اذان دینا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (ذرا) ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر اس نے اذان دینا چاہی تو آپ نے اس کو فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شدت گرمی جہنم کے سانس لینے کی وجہ ہے اور جب گرمی سخت ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ (سورہ نحل میں جو) يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهٗ آیا ہے۔ اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یعنی ایک طرف جھکتے ہیں۔

بَابُ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالْهَاجِرَةِ

باب 361: ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز پڑھتے تھے

۵۱۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ

(510) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل گیا باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا تذکرہ فرمایا کہ اس میں بہت بڑے بڑے امور ہیں یعنی پھر فرمایا جو شخص قیامت کے متعلق کوئی چیز پوچھنا چاہے تو ضرور پوچھے۔ کسی چیز کے متعلق جو پوچھو گے جب تک میں اپنے اس مقام میں ہوں تمہیں ضرور

شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ

بتاؤں گا۔ (آپ کی ناراضگی کی وجہ سے نزول عذاب کے خوف سے) لوگوں نے بہت زیادہ رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ قول کہ مجھ سے پوچھو اکثر (بار دہرایا) عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ پھر آپ نے یہ قول کہ مجھ سے پوچھو بہت زیادہ (دہرایا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل ادب سے بیٹھ گئے اور عرض کیا اللہ کے پروردگار اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں پھر آپ نے سکوت فرمایا۔ بعد ازاں فرمایا ابھی اسی دیوار کے اس کونے میں مجھ پر جنت و جہنم پیش کی گئیں اور میں نے جنت کی مثل عمدہ اور بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی اور جہنم کی مثل کوئی بری چیز نہیں دیکھی۔

۵۱۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ

(511) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے (پہلو) میں بیٹھے ہوئے ساتھی کو پہچان لیتا اور نماز صبح میں ساٹھ سے (اوپر) سو تک (قرآن پاک) کی آیات مقدسہ تلاوت فرماتے اور ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھنے کے بعد ہم مدینہ کے آخری حصہ میں (اپنے گھر) پہنچ پاتے اور سورج کا (رنگ یا حرارت) متغیر نہ ہوتا (ابو منہال سیار بن سلامہ ریاحی) فرماتے ہیں نماز مغرب کے متعلق جو حضرت ابو برزہ نے بتایا وہ میں بھول گیا اور نماز عشاء میں رات کی تہائی تک تاخیر کی پرواہ نہ کرتے۔ پھر ابو منہال کہتے ہیں نصف رات تک، معاذ بن معاذ بصری کہتے ہیں شعبہ بن حجاج نے کہا پھر میں نے (ایک مدت کے بعد) دوبارہ (ابو منہال) سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا یا تہائی رات تک

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ

(512) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جب ہم گرمی کے دنوں کی نماز ظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تو گرمی سے بچنے کیلئے ہم اپنے کپڑوں پر سجدہ کیا کرتے۔

بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

باب 362: نماز ظہر کی (اول وقت) عصر تک تاخیر کرنا

(یعنی جب نماز ظہر پڑھے تو عصر کا وقت شروع ہو گیا ہو)

۵۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ

(513) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (بلا خوف و خطر) مدینہ طیبہ میں ظہر اور عصر کی نماز آٹھ رکعات (اکٹھی پڑھیں) اور مغرب و عشاء کی سات رکعات بھی ایک (ساتھ

سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَّطِيرَةٍ قَالَ عَسٰى

پڑھیں) تو ایوب سختیانی نے جابر بن زید ابوشعثاء سے کہا۔ شاید کہ یہ رات بارش والی ہو، (ابوشعثاء) نے جواب دیا کہ شاید اس رات بارش ہوئی ہو۔

بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب 363: عصر کا وقت

۵۱۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

(514) ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عصر اس وقت میں ادا فرماتے کہ سورج کی (روشنی) آپ کے حجرے سے نہیں نکلی ہوئی ہوتی تھی۔ ابواسامہ حضرت ہشام بن عروہ بن زبیر ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ سورج کی (روشنی) میرے گھر کے اندرونی حصہ سے نہیں نکلی تھیں۔

۵۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

(515) حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا کی اور سورج ابھی ان کے حجرے میں (باقی) تھا اور ان کے حجرے میں ابھی سایہ نہیں پھیلا تھا۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

(516) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نماز عصر پڑھتے تھے اور سورج میرے حجرے میں ظاہر ہوتا (یعنی اس کی روشنی ابھی باقی ہوتی) اور ابھی تک سایہ میرے حجرے میں نہ پھیلا ہوا ہوتا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ مالک بن انس، یحیی بن سعید انصاری، شعیب بن ابی حمزہ، ابن ابی حفصہ، محمد بن میسرہ، ابوسلمہ بصری یعنی ان سب حضرات نے اس حدیث کو امام زہری سے اس سند کے ساتھ روایت کیا اور کہا (حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں) اس سے پہلے کہ سورج اوپر چلا جائے۔

۵۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

(517) سیار بن سلامہ یعنی ابوالمنہال روایت کرتے ہیں۔ میں اور میرا باپ (سلامہ) حضرت ابوبرزہ فضلہ بن عبید اسلمی کے پاس گئے۔ اور میرے باپ نے اس سے کہا رسول اللہ ﷺ فرض نماز کس وقت پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبرزہ ؓ نے فرمایا نماز ظہر جس کو تم (دن کی اول یا امت جبرائیل کی اول) نماز کہتے ہو پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر پڑھتے کہ (ان کے پڑھنے کے بعد) ہم میں سے کوئی مدینہ کے آخری حصہ میں اپنے گھر واپس پہنچ جاتا اور سورج کی (حرارت یا رنگ) ابھی متغیر نہ ہوتا۔ (سیار ابوالمنہال) کہتے ہیں (ابوبرزہ) نے مغرب کے متعلق جو بیان فرمایا وہ میں بھول گیا اور آپ عشاء کی نماز میں تاخیر پسند فرماتے اور اس نماز کو تم عتمہ بھی کہتے ہو نبی اکرم ﷺ اس سے قبل سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور نماز صبح سے جب واپس لوٹتے یا (مقتدیوں کی طرف التفات فرماتے) تو آدمی اپنے (پہلو) میں بیٹھے ہوئے ساتھی کو پہچان لیتا اور آپ نماز فجر میں

۵۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَنَجِدُهُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ

۵۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّیْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَهٗ

۵۲۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَیَّةٌ فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِیْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَمْیَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ

۵۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا اِلٰی قُبَاءٍ فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

بَابُ اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

۵۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا

سات آیات سے لے کر سو آیات کی تلاوت فرماتے۔

(518) حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں ہم نماز عصر پڑھتے اور (فارغ ہونے کے بعد) اگر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف تک جاتا (یہ لوگ قباء میں رہتے اور وہ مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے) تو ان کو ابھی نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

(519) سہل بن حنیف فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو امامہ اسعد بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھ کر نکلے۔ یہاں تک کہ ہم حضرت انس بن مالک ﷺ کے پاس گئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا (اور آپ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا) حضرت ابو امامہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے چچا (یہ احترام و تکریم کی وجہ سے کہا نہ کہ وہ آپ کے حقیقی چچا تھے) یہ کس وقت کی نماز آپ نے پڑھی۔ آپ نے فرمایا عصر کی نماز۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز عصر کا یہی (وقت ہے) جو ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے۔

(520) حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے حالانکہ سورج ابھی کافی بلند ہوتا اور اس کا رنگ متغیر نہ ہوتا۔ (نماز پڑھنے کے بعد) ہم میں سے کوئی عوالی (جہت نجد کی طرف سے جو مدینہ کے اردگرد گاؤں ہیں انہیں عوالی کہتے ہیں) تک جاتا اور ان کے ہاں پہنچ جاتا تو سورج ابھی کافی بلند ہوتا۔ (امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری) فرماتے ہیں عوالی مدینہ سے چار میل یا اس سے کم و بیش کے فاصلے پر ہے۔

(521) انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں ہم نماز عصر پڑھتے بعد ازاں ہم میں سے کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا اور ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی کافی بلند ہوتا۔

باب 364 جس شخص کی نماز عصر فوت یعنی (بغیر عذر کے وقت مستحب سے تاخیر ہو جائے) ہو جائے کے بیان میں

(522) حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا کہ اس کے اہل اور مال لٹ گئے۔ امام بخاری فرماتے ہیں جو (سورہ محمد) میں وتر کم کا لفظ آیا

وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ (تِرَكُمْ) وَتَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيْلًا اَوْ اَخَذْتَ لَهُ مَالًا

بَابُ اِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

۵۲۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ غَزْوَةٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ) قَالَ اِسْمَاعِيْلُ افْعَلُوْا لَا تَفُوْتَنَّكُمْ

۵۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ

ہے یہ وترت الرجل سے مشتق ہے یعنی وتر کا معنی ہے کسی شخص کا کوئی آدمی مار ڈالنا یا مال چھین لینا۔

باب 365: جس شخص نے نماز عصر (عمداً) چھوڑ دی اس کے گناہ کے بیان میں

(523) ابو ملیح عامر بن اسامہ ہذلی فرماتے ہیں کہ ابر آلود دن میں ہم ایک غزوہ میں بریدہ بن حصیب اسلمی کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا نماز عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز عصر (عمداً) چھوڑ دی اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

باب 366: نماز عصر کی فضیلت کے بیان میں

(524) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ نے (چودھویں) رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا (قیامت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں کوئی مزاحمت نہیں ہوگی۔ اگر تم سے ہو سکے تو طلوع شمس سے پہلے نماز (فجر) اور غروب شمس سے قبل نماز (عصر) کو ادا کرو (غلبۂ نوم اور ان امور سے بچتے ہوئے جو مانع صلوٰۃ ہیں) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور اپنے رب کی تعریف کرتے رہو اس کی پاکی بیان کرو، سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے (سورہ ق آیت 39) امام بخاری افعلوا کا معنی یہ کرتے ہیں کہ تم ہرگز ان نمازوں کو فوت نہ کرو۔

(525) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ بن کر آتے ہیں اور وہ فرشتے نماز فجر و عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمہارے پاس رات کو آتے تھے (آسمان) کی طرف جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ (ان کے احوال و افعال کا) عالم ہے۔ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے اس کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

باب 367: جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس کا کیا حکم ہے؟

۵۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ

(526) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی نے غروب آفتاب سے قبل نماز عصر کا ایک سجدہ پالیا اسے چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے اور اگر طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا ایک سجدہ پالیا اسے چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے۔

۵۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ

(527) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ تمہارے اس دنیا میں باقی رہنے کی مدت بنسبت پچھلی امتوں کے جو تم سے پہلے گزر گئے۔ اس طرح ہے جیسے (دن کا بقایا حصہ) نماز عصر سے غروب آفتاب تک، اہل تورات کو تورات دی گئی اور انہوں نے نصف دن عمل کیا اور تھک گئے اور ان کو ایک ایک قیراط مزدوری دی گئی۔ پھر اہل انجیل کو انجیل ملی اور انہوں نے نماز عصر تک کام کیا اور ان کو ایک ایک قیراط مزدوری ملی۔ اور اس کے بعد ہمیں قرآن عطا کیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں (بطور اجرت) دو اور قیراط دیئے گئے۔ تورات اور انجیل والوں نے کہا اے ہمارے مالک تو نے قرآن والوں کو دو، دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک، ایک قیراط دیا حالانکہ ہمارا کام بہت زیادہ تھا تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ دبا لیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

۵۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰى اَجْرِكَ فَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِيْنَ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَاْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ

(528) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے جس طرح ایک شخص نے کچھ لوگوں کو مزدوری کیلئے رکھا اور انہوں نے نصف دن تک مزدوری کی اور کہنے لگے ہمیں تیری مزدوری کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس آدمی نے دوسرے کچھ لوگوں کو مزدوری کیلئے رکھا اور کہا دن کا بقایا حصہ مزدوری کرو اور تمہارے لیے جو میں نے اجرت مقرر کی ہے لے لو۔ انہوں نے مزدوری شروع کی یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت آیا انہوں نے کہا جو کچھ ہم نے مزدوری کی ہے وہ تمہاری (ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں) اور پھر اس نے کچھ اور لوگوں کو اجرت پر لیا (اور مکمل مزدوری کی اجرت کا وعدہ کیا) اور انہوں نے (پہلے لوگوں) کے بقیہ دن کی غروب آفتاب تک مزدوری کی اور انہوں نے دونوں فریقوں کی مکمل

اجرت حاصل کرلی۔ یعنی (یہود و نصاریٰ نے جو ان کو حکم دیا چھوڑ دیا اور مسلمانوں نے اللہ کی ہدایت اور جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے قبول کرلیا۔)

بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب 368: نماز مغرب کے وقت کے بیان میں اور عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مریض مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھ سکتا ہے

۵۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ اِسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

(529) عطاء بن صہیب ابو النجاشی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج کو فرماتے سنا ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے اور ہم میں سے کوئی جب نماز پڑھ کر واپس ہوتا تو وہ اپنے تیروں کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا یعنی (مغرب کی نماز اول وقت میں پڑھتے اور روشنی باقی ہوتی)

۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اَحْيَانًا وَاَحْيَانًا اِذَا رَاٰهُمُ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ اَبْطَئُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ

(530) محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف والی عراق (جب 71 ہجری میں عبدالمالک بن مروان کی طرف سے مدینہ کا امیر بن کر آیا) تو ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (اوقات نماز) کے متعلق پوچھا کیونکہ (حجاج بن یوسف نمازوں میں تاخیر کیا کرتا تھا) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نماز ظہر سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ ابھی سورج کی روشنی متغیر نہ ہوتی اور نماز مغرب قرص سورج غروب ہو جاتا اور عشاء کی نماز کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت جب آپ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر لگا دی تو نماز عشاء میں تاخیر فرماتے اور نماز صبح صحابہ کرام یا (راوی کا شک ہے) نبی اکرم ﷺ اندھیرے میں پڑھتے۔

۵۳۱- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

(531) مسلم بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب جب سورج پردہ میں غائب ہو جاتا پڑھتے۔

۵۳۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيْعًا وَثَمَانِيًا جَمِيْعًا

(532) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مغرب و عشاء) کی سات رکعتیں اکٹھی پڑھیں اور (ظہر و عصر) کی آٹھ رکعتیں اکٹھی پڑھیں۔

بَابٌ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

باب 369: جو شخص مغرب کو عشاء الاولیٰ کہنا مکروہ جانتا ہے

۵۳۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ

(533) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو اصحاب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ الْاَعْرَابُ وَتَقُوْلُ هِيَ الْعِشَاءُ

بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ) وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةُ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

۵۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

شجرہ میں سے ہیں) روایت کرتے ہیں تمہاری نماز مغرب کے نام پر بدوی لوگ تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں (اور تم بھی اس نماز کو تاخیر سے پڑھو) فرماتے ہیں بدولوگ (مغرب) کو عشاء کہتے ہیں۔

باب 370: (آثار میں) جو عشاء اور عتمہ کا ذکر ہے

اس کا بیان اور جو لوگ نام عتمہ کو عشاء پر بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ (اور عتمہ لغت میں غروب شفق سے لے کر رات اول تہائی کا نام ہے۔) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز بوجھل ہے اور فرمایا کاش کہ وہ جانتے کہ عشاء اور فجر میں (ثواب) کیا ہے۔ ابو عبداللہ (امام بخاری) فرماتے ہیں۔ مختار قول عشاء کہنا ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور عشاء کی نماز کے بعد، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس عشاء کی نماز کے وقت باری باری آتے اور (ایک دفعہ) آپ نے عشاء کی نماز میں دیر کی۔ ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر فرمائی اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح نقل فرمایا نبی اکرم ﷺ نے عتمہ (عشاء) میں تاخیر فرمائی اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے آخری عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو، ابو ایوب انصاری اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

(534) سالم بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک رات نماز عشاء پڑھائی اور یہ وہ نماز ہے جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں، تمہاری اس رات کی خبر نہ دوں جو میں نے دیکھا۔ اس رات سے سو برس گزرنے تک جتنے لوگ آج زمین میں بستے ہیں ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ یعنی (جو بھی اس رات میں موجود ہے سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا)

بَابُ وَقْتِ الْعِشَآءِ اِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ اَوْ تَاَخَّرُوْا

باب 371: نماز عشاء کا وقت لوگوں کے جمع ہونے پر (موقوف) ہے اگر جلدی اکٹھے ہو گئے تو

(عشاء کی نماز اول وقت میں) اور جب دیر سے آئیں تو (عشاء کی نماز آخری وقت میں) پڑھنا

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

(535) محمد بن عمرو اور وہ حسن بن علی بن ابو طالب کے بیٹے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ سورج کا رنگ یا حرارت متغیر نہ ہوتا اور نماز مغرب جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء کی نماز جب لوگ زیادہ (جمع) ہو جاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور اگر لوگ کم ہوتے تو تاخیر فرماتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں (پڑھتے)۔

بَابُ فَضْلِ الْعِشَآءِ

باب 372: نماز عشاء کی فضیلت

۵۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ

(536) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی اور یہ اسلام کے عام ہونے سے پہلے کی بات ہے چنانچہ آپ (نماز کیلئے) باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) اب تو مسجد میں موجود عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ پھر آپ (نماز کیلئے) باہر تشریف لائے اور مسجد والوں سے فرمایا زمین والوں میں سے سوائے تمہارے کوئی بھی اس وقت نماز کی انتظار نہیں کر رہا۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ

(537) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں اور میرے ساتھی جو کشتی میں میرے ساتھ آئے تھے بطحان کے میدان میں اقامت پذیر تھے اور نبی اکرم ﷺ مدینہ اقدس میں تشریف فرما تھے، تو ان میں سے باری باری چند آدمی نماز عشاء کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوتے۔ ایک رات میں اور میرے ساتھی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے (اتفاقاً) آپ کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں تاخیر کر دی۔ یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی، پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو جو لوگ مسجد میں حاضر تھے ان کو فرمایا ذرا ٹھہرے رہو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے (اور فرمایا) لوگوں میں سے کوئی بھی تمہارے سوا ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھ رہا ہو۔ یا فرمایا کسی

يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسٰى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے تمہارے سوا اس وقت پڑھی ہو۔ معلوم نہیں ان کلموں میں سے آپ نے کون سا کلمہ ارشاد فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم واپس لوٹے اور جو بات ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اس پر بے حد خوش ہوئے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ

باب 373: عشاء کی نماز سے قبل سونے کی کراہت کے بیان میں

۵۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

(538) ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قبل سونے اور نماز کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ لِمَنْ غُلِبَ

باب 374: نماز عشاء سے قبل اس شخص کا سونا (جس پر) نیند غالب آجائے (اس میں کوئی حرج نہیں)

۵۳۹- حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ الصَّلٰوةَ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

(539) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی نماز کا (وقت ہوگیا ہے) عورتیں اور بچے (جو وہاں موجود تھے) سو گئے ہیں۔ پھر آپ (نماز کیلئے) باہر تشریف لائے اور فرمایا اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی (اس وقت) نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت مدینہ شریف کے علاوہ کہیں نماز نہیں پڑھی جاتی تھی، انہوں نے کہا صحابۂ کرام (نماز عشاء) شفق کے غروب ہونے سے لے کر رات کی پہلی تہائی کے درمیان پڑھ لیتے تھے۔

۵۴۰- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ يَعْنِي ابْنَ غَيْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا إِذَا كَانَ لَا يَخْشٰى أَنْ

(540) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کسی کام میں مشغول تھے اور عشاء کی نماز میں تاخیر کردی یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے، پھر جاگے پھر سو گئے اس کے بعد جاگے تو نبی اکرم ﷺ (حجرے سے) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا (اس وقت) ساری دنیا میں تمہارے علاوہ کوئی نماز کا انتظار نہیں کر رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھیں یا تاخیر سے جبکہ ان کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ سو جانے سے عشاء کا وقت جاتا رہے گا اور کبھی وہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے۔

يُغْلِبُهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ وَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَآءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَّاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهٖ يَدَهٗ كَمَا اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِيْ الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا

ابن جریج نے کہا میں نے یہ حدیث جو نافع سے سنی تھی عطاء بن ابی رباح سے بیان کی۔ انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی۔ یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے، بالآخر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا (الصلوٰۃ) عطاء بن ابی رباح نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ (حجرے سے) باہر تشریف لائے، گویا کہ میں آپ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ اپنا ایک ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے، اور آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں یہی حکم دیتا کہ عشاء کی نماز اس وقت پڑھا کریں۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے مزید تحقیق کی۔ میں نے یہ پوچھا نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ سر پر کس طرح رکھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیسے بتلایا تو عطاء بن ابی رباح نے اپنی انگلیاں ذرا کھولیں ان کے پوروں کو سر کے ایک طرف رکھا اور انگلیاں ملالیں ان کو اس طرح سر پر پھیرتے ہوئے لائے یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کی لو سے لگ گیا جو منہ کے قریب کنپٹی اور داڑھی کے ایک کونے پر ملے نہ آپ نے دیر کی اور نہ جلدی میں جیسے میں نے بتلایا ویسے ہی کیا اور آپ نے فرمایا اگر میری امت پر یہ بات گراں نہ گزرتی تو میں ان کو (یہ نماز) اس وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔

بَابُ وَقْتِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَاْخِيْرَهَا

باب 375:۔ نماز عشاء کا وقت نصف شب تک ہے، حضرت ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کرنا مستحب سمجھتے تھے

۵۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوْا اَمَا اِنَّكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ لَيْلَتِئِذٍ

(541) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز عشاء میں نصف رات تک دیر کردی پھر نماز پڑھی اور اس کے بعد فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے لیکن تم نماز میں ہو جب تک تم اس نماز کی انتظار میں ہو۔ ابن مریم یعنی سعید بن حکم مصری نے اتنا زیادہ کہا ہے کہ ہمیں یحیٰی بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں حمید الطویل نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا (وہ فرماتے ہیں) گویا کہ میں اس رات میں آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

باب 376: نماز فجر کی فضیلت کے بیان

۵۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ اَوْ لَا تُضَاهُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَالَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا) قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ زَادَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا ۔

(542) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جب آپ نے چودھویں کی رات کے چاند کو دیکھا اور فرمایا عنقریب (قیامت کے دن) تم اپنے پروردگار کو جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت نہ ہوگی۔ یا اس طرح فرمایا کہ کوئی شبہ نہ ہوگا پھر اگر تم سے یہ ہو سکے کہ سورج کے نکلنے سے قبل جو نماز ہے اور آفتاب کے غروب سے پہلے جو نماز ہے اس کے ادا کرنے سے عاجز نہ رہو تو کرو (اس کا ترجمہ حدیث 524 میں بھی مذکور ہے) پھر آپ نے (سورہ طٰہٰ) کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (اے پیغمبر) اپنے رب کی تعریف کرتے رہو اور اس کی پاکی بیان کرو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے، ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے اسماعیل بن ابی خالد سے اور انہوں نے قیس بن ابوحازم سے اور انہوں نے جریر بن عبداللہ سے اتنا زیادہ کہا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عنقریب تم اپنے رب کو علانیہ دیکھ لو گے۔

۵۴۳- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَهُ بِهٰذَا

(543) ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہمیں ہمام نے ابوجمرہ سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اس کو خبر دی اور پھر یہ حدیث بیان کی۔

۵۴۴- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

(544) امام بخاری کہتے ہیں ہمیں اسحاق بن منصور نے حبان سے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں ہمام نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں ابوجمرہ نے بیان کیا۔ وہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری سے وہ اپنے باپ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

باب 377:۔ نماز فجر کا وقت

۵۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ تَسَحَّرُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اَوْ سِتِّيْنَ يَعْنِيْ اٰيَةً

(545) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں اور صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا۔ پھر صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت سے کہا۔ ان دونوں (سحری اور نماز فجر) کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا پچاس یا ساٹھ آیات کے قدر وقفہ تھا۔

۵۴۶- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

(546) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں نے سحری کا کھانا کھایا اور جب سحری کے کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے نماز (فجر) کیلئے کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ (قتادہ بن دعامہ) کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان دونوں کے سحری کے کھانے سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ فرمایا ایک آدمی کے پچاس آیات پڑھ لینے کی مقدار وقفہ تھا۔

۵۴۷- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِيْ اَهْلِيْ ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(547) ابو حازم سلمہ بن دینار الاعرج روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر میں سحری کا کھانا کھاتا پھر مجھے اس بات کی جلدی ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھوں۔

۵۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ

(548) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا وہ فرماتی ہیں۔ ہم مومنات عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوتیں اور جب نماز سے فارغ ہوتیں اور اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے (کی وجہ سے) انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

باب 378: جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی

۵۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَّعَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ وَّعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ

(549) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آفتاب کے طلوع ہونے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس کو نماز فجر مل گئی اور جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اس کو نماز عصر مل گئی۔

بَابُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً

باب 379: جس شخص نے (نماز مفروضہ میں سے) کسی نماز میں رکعت پالی

۵۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(550) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے (پوری) نماز پالی۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

۵۵۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ

۵۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَاسٌ بِهٰذَا

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَقَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ

۵۵۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

بَابٌ لَا تُتَحَرَّى الصَّلٰوةُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۵۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

باب 380: نماز فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز پڑھنا اور اس کے حکم کا بیان

(551) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ مجھے پسندیدہ لوگوں نے بیان کیا اور ان میں سے میرے پسندیدہ ترین عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے اور نماز عصر کے بعد بھی (نماز پڑھنے سے منع فرمایا) یہاں تک کہ (آفتاب) غروب ہو جائے۔

(552) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں مجھے کئی آدمیوں نے یہ حدیث بیان کی۔

(553) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت اپنی نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو سورج کے بلند ہونے تک نماز میں تاخیر کرو اور جب آفتاب کا کنارہ ڈوب جائے تو سورج کے غروب ہونے تک نماز کو موخر کر دو۔ یحییٰ بن سعید قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبدہ بن سلیمان نے بھی روایت کیا ہے۔

(554) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی تجارت اور دو طرح کے لباس اور دو وقتوں کی نماز سے منع فرمایا ہے۔ یعنی نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور اشتمال صماء اور احتباء ایک کپڑے میں کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے (اس لباس سے بھی منع فرمایا) اور بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے (بھی منع فرمایا) (حدیث نمبر 357 میں اشتمال صماء اور احتباء کی وضاحت مذکور ہے اور بیع منابذہ اور ملامسہ کا ذکر آگے آئے گا۔)

باب 381:۔ سورج غروب ہونے سے قبل قصد کر کے نماز نہ پڑھے

(555) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا

ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی بھی سورج ڈوبتے وقت اور سورج نکلتے وقت قصد کر کے نماز نہ پڑھے۔

۵۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ

(556) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا فجر کی نماز کے سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔

۵۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

(557) معاویہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ ایسی نماز پڑھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے باوجود ہم نے ان کو یہ دو رکعت نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور تحقیق آپ نے ان سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ حُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

(558) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں (یعنی) فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوں کے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کے آفتاب غروب نہ ہو جائے، سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَكْرَهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ

باب 382: جو لوگ صرف نماز عصر اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں اس کو عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، ابوسعید سعد بن مالک اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے

۵۵۹- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ لَا اَنْهٰى اَحَدًا يُّصَلِّيْ بِلَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ مَا شَاءَ غَيْرَ اَنْ لَّا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا

(559) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اس طرح میں بھی نماز پڑھتا ہوں۔ میں کسی کو منع نہیں کرتا وہ رات اور دن میں جتنی چاہے نمازیں پڑھے مگر طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت قصد کر کے (نماز) نہ پڑھے۔

بَابُ مَا يُصَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

باب 383: نماز عصر کے بعد قضا نمازیں پڑھنا یا اس کی مثل (نماز جنازہ، سجدہ تلاوت وغیرہ) کریب

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ شَغَلَنِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

(آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس) حضرت ام سلم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی اور فرمایا عبدالقیس کے لوگوں نے نماز ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھنے دیں (اور یہ وہ دو رکعتیں ہیں) اور یہ نماز (خصائف نبوت سے متعلق ہے لہٰذا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے کی دلیل نہیں)

۵۶۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِيْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُّثْقِلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ

(560) ایمن حبشی (آزاد کردہ غلام ابن ابوعمر مخزومی) بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا اس ذات کی قسم جو (نبی اکرم ﷺ) کو لے گیا۔ آپ نے (نماز عصر کے بعد) دو رکعتیں نہیں چھوڑی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور آپ خدا سے نہیں یہاں تک کہ نماز سے بوجھل ہو گئے اور آپ اپنی اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے اور دو رکعت سے مراد نماز عصر کے بعد دو رکعتیں ہیں اور نبی اکرم ﷺ یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے لیکن مسجد میں نہیں پڑھتے، اس خوف سے کہ آپ کی امت پر گراں نہ گزرے اور آپ وہ پسند کرتے تھے جو آپ کی امت کیلئے باعث تخفیف ہو۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ ابْنَ اُخْتِيْ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ

(561) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

۵۶۲- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

(562) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں کبھی ترک نہیں کرتے تھے نہ جلوت میں اور نہ خلوت میں۔ دو رکعتیں نماز صبح سے قبل اور دو رکعتیں نماز عصر کے بعد۔

۵۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

(563) ابوعمرو اسحاق سبیعی کہتے ہیں میں نے دیکھا اسود بن یزید نخعی اور مسروق بن اجدع نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول پر گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی دن عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو ضرور دو رکعتیں پڑھتے۔

بَابُ التَّبْكِيْرِ بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمٍ غَيْمٍ

باب 384: ابر آلود دن میں نماز میں جلدی کرنا

۵۶۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا الْمَلِيْحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ

(564) ابو الملیح عامر بن اسامہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آبر آلود دن میں حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی کے ساتھ تھے تو انہوں نے فرمایا نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر چھوڑ دی اس کا عمل ضائع گیا۔

بَابُ الْاَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب 385: وقت گزر جانے کے بعد اذان کہنا

۵۶۵- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلّٰى

(565) عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ ابوقتادہ حارث بن ربعی انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک رات ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی ہمارے ساتھ آرام فرماتے تو (یہ ہم پر سہولت ہوتی) آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم نماز سے (غافل ہو کر) سو نہ جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں تم سب کو جگا دوں گا لہٰذا سب لوگ لیٹ گئے اور حضرت بلال نے اپنی پشت اپنی اونٹنی سے لگائی اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اور اس وقت سورج کا اوپر والا کنارہ طلوع ہو چکا تھا اور آپ نے فرمایا اے بلال جو آپ نے وعدہ کیا تھا وہ کہاں گیا۔ بلال نے عرض کیا مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی۔ (جیسے آج آئی ہے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب چاہیں تمہاری روحیں قبض کر لیں اور جب چاہیں تمہیں واپس لوٹا دیں۔ اے بلال اٹھو آذان دو اور لوگوں کو نماز سے آگاہ کرو۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور جب سورج بلند ہوا اور اچھی طرح روشن ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔

بَابُ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب 386: وقت نکل جانے کے بعد (فوت شدہ نماز) کو باجماعت پڑھانا

۵۶۶- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا

(566) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (غزوہ) خندق کے دن سورج کے غروب ہونے کے بعد آئے اور قریش کے کافروں کو لعن وطعن کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نماز عصر اس وقت پڑھی جب سورج ڈوبنے کے قریب تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (تم نے تو سورج غروب ہونے سے پہلے آخر وقت میں پڑھ لی) اللہ کی قسم میں نے ابھی تک نہیں پڑھی اور ہم بطحان (مدینہ شریف کی ایک وادی کا نام) کی طرف چل دیئے اور آپ نے نماز کیلئے

لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

وضو کیا اور ہم نے بھی نماز کیلئے وضو کیا۔ آپ نے سورج غروب ہونے کے بعد پہلے عصر کی نماز پڑھی اور پھر اس کے بعد نماز مغرب ادا فرمائی۔

بَابٌ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَلَا يُعِيْدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً وَّاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ الْوَاحِدَةَ

باب 387: جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے تو فقط وہی نماز پڑھے۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جس نے ایک نماز چھوڑ دی اور بیس سال تک (اسے یاد نہ رہا اور اب یاد آیا) تو صرف اس نماز کا اعادہ کرے

۵۶۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ (وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ) قَالَ مُوْسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِلذِّكْرٰى وَقَالَ حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

(567) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول گیا جب اسے یاد آئے ضرور پڑھے اور یہی اس کا کفارہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے) میری یاد کیلئے نماز قائم رکھو (سورہ طٰہٰ آیت 14) موسیٰ بن اسماعیل نے کہا ہمام کہتے ہیں میں نے قتادہ سے ایک مدت کے بعد سنا فرماتے ہیں میری یاد کیلئے نماز قائم کر۔ حبان بن ہلال نے کہا ہمیں ہمام نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں قتادہ نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کو اس طرح بیان کیا۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْأُوْلٰى فَالْأُوْلٰى

باب 388: قضاء نمازوں کو بالترتیب پڑھنا

۵۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ وَقَالَ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتْ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ

(568) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (غزوہ) خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور فرمایا میں سورج غروب ہونے تک نماز (عصر) نہ پڑھ سکا اور ہم بطحان چلے گئے اور سورج کے غروب ہونے کے بعد آپ نے پہلے نماز عصر پڑھی اور بعد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ اَلسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمِيْعِ

باب 389: عشاء کی نماز کے بعد دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے

اللہ عزوجل کے فرمان (سامرا تھجرون سورہ مومنون آیت 67) میں سامر سمر سے نکلا ہے اور اس کی جمع سمار ہے اور اس جگہ سامر جمع کے معنوں میں ہے۔

۵۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِيْ

(569) ابو منہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد (سلامہ) کے ساتھ ابو برزہ فضلہ بن عبید اسلمی کے پاس گیا۔ اس کو

اِلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ حَدِّثْنَا کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ الْمَکْتُوْبَةَ قَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ وَهِیَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی اَهْلِهٖ فِی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ قَالَ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُؤَخِّرَ الْعِشَآءَ قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَاُ مِنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ

میرے باپ نے کہا ہمیں بیان کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کیسے پڑھتے تھے۔ ابو برزہ نے کہا نماز ظہر جس کو تم اول نماز کہتے ہو جب سورج ڈھل جاتا اس وقت پڑھتے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ بعد ازاں ہم میں سے کوئی مدینہ کے آخری حصہ میں اپنے گھر واپس لوٹ آتا اور سورج ابھی متغیر نہ ہوتا (ابو منہال کہتے ہیں) مجھے یاد نہیں انہوں نے نماز مغرب کے متعلق کیا کہا اور نماز عشاء کو تاخیر سے پڑھنا پسند فرماتے تھے اور عشاء کی نماز سے قبل سونے اور اس کے بعد دنیاوی باتیں کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد اس وقت واپس لوٹتے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس والے ساتھی کو پہچان لیتا اور (فجر کی نماز میں) ساٹھ سے لے کر سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

بَابُ السَّمَرِ فِی الْفِقْهِ وَالْخَیْرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب 390:- نماز عشاء کے بعد دینی مسائل میں اور بھلائی کی باتیں کرنا

۵۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَیْنَا حَتّٰی قَرُبْنَا مِنْ وَّقْتِ قِیَامِهٖ فَجَآءَ فَقَالَ دَعَانَا جِیْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ انْتَظَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ حَتّٰی کَانَ شَطْرُ اللَّیْلِ یَبْلُغُهٗ فَجَآءَ فَصَلّٰی لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَاِنَّ الْقَوْمَ لَا یَزَالُوْنَ بِخَیْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَیْرَ قَالَ قُرَّةُ هُوَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(570) قرہ بن خالد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں ہم نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کافی انتظار کی اور انہوں نے ہمارے پاس آنے میں بہت دیر کر دی۔ یہاں تک کہ (حضرت حسن بصری کا سونے کیلئے مسجد سے یا نیند سے تہجد کیلئے) قیام کا وقت قریب آ گیا تو تشریف لائے۔ اور (بطور اعتذار) فرمایا ان پڑوسیوں نے ہمیں بلایا ہوا تھا (لہٰذا دیر ہو گئی) پھر آپ نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک رات ہم نے نبی اکرم کا انتظار کیا یہاں تک کہ آدھی رات ہونے کو تھی اور آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا سن لو لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب تک نماز کی انتظار میں رہے (گویا) کہ نماز میں رہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ جب تک نیک کام کی انتظار میں ہیں وہ نیک کام میں ہیں۔ قرہ بن خالد فرماتے ہیں یہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ہے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان فرمائی۔

۵۷۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فِیْ اٰخِرِ حَیَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(571) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھی اور جب سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تم اس رات کی خبر دو (اس رات کو اور اس رات کی تاریخ کو یاد کر لو) جو کوئی زمین کی سطح پر اب موجود ہے وہ سو سال کے آخر تک باقی نہیں رہے گا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کے

فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فَوَهَلَ النَّاسُ فِىْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا يَتَحَدَّثُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَّاِنَّمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ

اس مقالہ کی (تاویل) میں (اپنے وہم کی بنا پر) غلط بیان کرتے ہوئے اس طرف گئے جو سو سال سے متعلق (فضول و باطل) باتیں کرتے تھے۔ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ سو برس میں قیامت آئے) حالانکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ نے فرمایا جو شخص آج کے دن زمین کی پشت پر ہے باقی نہیں رہے گا اور (سو سال سے) آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی) ختم ہو جائے گی۔ (تتبع اور تلاش کے بعد یہ ثابت شدہ ہے کہ ابوالطفیل عامر بن واثلہ بلحاظ وفات سب صحابۂ کرام سے آخری ہیں اور آپ 120ھ تک زندہ رہے اور یہ سن نبی اکرم ﷺ کے اس مقالہ سے صدی کا آخر بنتا ہے اور اس میں آپ کے مقالہ کی تصدیق بھی ہے)

بَابُ السَّمَرِ مَعَ الضَّيْفِ وَالْاَهْلِ

باب 391:- بیوی اور مہمانوں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

۵۷۲- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّاِنْ اَرْبَعٌ فَخَامِسٌ اَوْ سَادِسٌ وَّاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِىْ وَاُمِّىْ وَلَا اَدْرِىْ هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِىْ وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَآءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ وَمَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوْا لَا هَنِيْئًا لَكُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا وَّاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا

(572) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ نادار لوگ تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو (تیسرا ان میں سے لے جائے اور جن کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہے وہ پانچواں ان میں سے لے جائے اور جس شخص کے پاس پانچ آدمیوں کا کھانا ہو وہ چھٹا ان میں سے لے جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمی لے گئے اور نبی اکرم ﷺ دس آدمی لے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (گھر میں) میں اور میرا باپ اور میری والدہ تھی۔ (ابوعثمان بن عبدالرحمٰن بن مل بن عمرو مہدی حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں معلوم نہیں کیا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ میری بیوی اور غلام جو ہمارے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کا کام کرتا تھا (وہ بھی تھے) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے پاس شام کا کھانا کھایا۔ پھر اپنے گھر ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی۔ پھر واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اب بھی ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کا کھانا کھایا۔ پھر جو اللہ نے چاہا کچھ رات گزرنے کے بعد گھر تشریف لائے۔ آپ کی زوجہ (ام رومان) نے آپ سے کہا تمہیں تمہارے مہمانوں سے کس نے روکے رکھا، یا فرمایا تیرے مہمان سے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ ام رومان نے عرض کیا انہوں نے تمہارے آنے تک کھانے سے انکار کر دیا۔ ان کو کھانا پیش کیا گیا لیکن انہوں نے کھایا نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

قَالَ يَعْنِيْ حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ

فرماتے ہیں میں گھر سے چلا گیا اور آپ کے ڈر سے چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ سے کہا۔ ارے بیوقوف اور برا بھلا کہا۔ (جب آپ کو معلوم ہوا) عبدالرحمٰن نے مہمانوں کے ساتھ زیادتی نہیں کی) تو تادیباً مہمانوں کو فرمایا کھاؤ (اللہ تعالیٰ) تمہارا کھانا خوشگوار نہ کرے۔ (اور بعض کے نزدیک یہ کلمات اپنے اہل وعیال کے حق میں فرمائے) پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں یہ کھانا ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اللہ کی قسم ہم کوئی لقمہ نہیں اٹھاتے تھے مگر اس کے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھا ہوتا۔ آپ فرماتے ہیں مہمان سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کی طرف دیکھا اور اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا یا اس سے زیادہ۔ پھر آپ نے اپنی زوجہ (جو کہ ام رومان تھی) سے کہا کھانے کا کیا حال ہے۔ حضرت ام رومان نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کھانا اب بھی اس سے پہلے کی نسبت تین گنا زیادہ ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے زیادہ کھانا کھایا اور فرمایا میری جو قسم تھی وہ صرف شیطان کے سبب تھی پھر اس کھانے سے ایک لقمہ آپ نے تناول فرمایا پھر اس کو اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور صبح تک آپ کے پاس پڑا رہا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں ہمارے اور ایک کافر قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی اور ان میں سے بارہ آدمی علیحدہ ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے۔ اللہ ہی جانتا ہے ہر مرد کے ساتھ کتنے آدمی تھے۔ ان سب نے اس سے کھانا کھایا (ابوعثمان کا شک ہے) کہ جیسے عبدالرحمٰن نے کہا۔

كِتَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

اس کتاب میں 166 ابواب اور 245 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ 68 اور متابعات 17 ہیں

بَابُ بَدْءِ الْاَذَانِ وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ) وَقَوْلِهٖ (اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ)

باب 392: اذان کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اور جب تم نماز کیلئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (سورہ مائدہ آیت 58) اور فرمان الٰہی ہے جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن

(سورہ جمعہ آیت 9)

۵۷۳- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

(573) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ لوگوں نے آگ اور ناقوس (لکڑی یا لوہے کا بڑا ٹکڑا (ٹل) جو چھوٹے ٹکڑے سے بجایا جاتا ہے) کا ذکر کیا اور یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا (کیونکہ وہ اپنی اپنی عبادتوں کیلئے آگ روشن کرتے اور ٹل بجاتے تھے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات دو، دو بار کہیں اور اقامت کے کلمات ایک، ایک دفعہ۔

۵۷۴- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

(574) نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر) کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے۔ جب مسلمان مدینہ طیبہ آئے تو نماز کیلئے وقت کا اندازہ لگاتے ہوئے جمع ہو جاتے (اور اس وقت) نماز کیلئے صدا نہیں کی جاتی تھی۔ اس معاملے میں انہوں نے باہمی گفتگو کی (کہ نماز کے اعلان کے لیے کون سا طریقہ اختیار کیا جائے) بعض لوگوں نے کہا ناقوس لے لو جیسے نصاریٰ کا ناقوس ہے اور بعض نے کہا بگل لے لو جیسے یہود کا قرن ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم کسی آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو نماز کیلئے اذان کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ اٹھو اور (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو خواب دیکھا ہے) اس کے موافق نماز کیلئے اذان دو۔

بَابُ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب 393: اذان کے کلمات دو، دو بار ہیں

۵۷۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ

(575) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو، دو بار کہیں اور اقامت میں (قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة) کے علاوہ دیگر کلمات ایک، ایک بار کہیں۔

۵۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَیْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

(576) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے کسی معروف چیز کے ساتھ (بطور علامت) نماز کا وقت معلوم کرنے کا تذکرہ کیا اور انہوں نے ذکر کیا کہ وہ آگ کو روشن کر دیا کریں یا ناقوس کو بجا لیا کریں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ کلمات اذان دو، دو بار اور کلمات اقامت ایک ایک بار کہیں۔

بَابُ الْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

باب 394: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک، ایک بار ہیں

۵۷۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

(577) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان میں کلمات دو، دو بار اور اقامت میں ایک، ایک بار کہنے کا

مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ

بَابُ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ

۵۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَآءِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا وَّاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا

۵۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَآءِ

۵۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَّمْ يَكُنْ يَّغْزُوْ بِنَا

حکم دیا گیا۔ اسماعیل بن ابراہیم نے کہا میں نے ایوب سختیانی کو یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے علاوہ دیگر کلمات اقامت میں ایک ایک بار کہنا ہے۔

باب 395: اذان کہنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(578) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کیلئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر بھاگتا ہے حالانکہ وہ گوز کرتا ہے تاکہ وہ اذان والے کی آواز نہ سنے اور جب اذان پوری ہو جاتی ہے واپس آجاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کیلئے اقامت کہی جاتی ہے پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے تاکہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسہ ڈالے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو جو نمازی کو یاد نہ تھیں، حتیٰ کہ نمازی کو معلوم نہیں رہتا کہ اس نے نماز کتنی پڑھی ہے۔

باب 396: (موذن) کا اذان کے وقت آواز بلند کرنا

(اور اس کا ثواب) عمر بن عبدالعزیز نے (نبی سعد القرظ کے موذن) کو کہا

اذان صاف اور آرام سے کہو ورنہ تجھے اذان کہنے سے ہٹا دوں گا

(579) عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں تجھے دیکھتا ہوں بکریوں کی وجہ سے آپ جنگل کو پسند کرتے ہیں اور جب تم بکریوں میں یا جنگل میں ہو (یہ راوی کا شک ہے) تو نماز کے لیے اذان کہو تو اذان کے وقت اپنی آواز بلند کرو کیونکہ موذن کی آواز کی انتہا تک جن یا انسان یا کوئی چیز بھی اذان کو سنتا ہے وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

باب 397: بسبب اذان جن کا خون ممنوع ہے

(580) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے تک حملہ نہیں کرتے تھے اور (صبح کی) انتظار کرتے۔ اگر آپ اذان سن لیتے تو حملہ کرنے

حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلٰى خَيْبَرَ فَأَتَيْنَاهَا لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)

سے رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم خیبر کی طرف نکلے اور رات کے وقت ان کے پاس پہنچ گئے اور جب صبح ہوئی اور آپ نے اذان کی آواز نہ سنی تو آپ سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے مس کر رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اہل خیبر اپنی (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی) ٹوکریوں (جن میں 60 کلو چیز آسکتی ہے) اور گدالوں سمیت ہماری طرف نکلے اور جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمع لشکر آ گئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر، خیبر برباد ہو گیا بے شک ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں (کافروں) کی صبح بری ہوتی ہے۔

بَابٌ مَّا يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

باب 398: جب اذان سنے تو کیا کہے

۵۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

(581) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہہ رہا ہے۔

۵۸۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(582) عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک دن وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک وہی کہتے سنا جو اذان دینے والا کہہ رہا تھا۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(583) یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں مجھے ہمارے بعض بھائیوں (علقمہ بن وقاص یا ان کے دونوں بیٹے عبداللہ بن علقمہ اور عمرو بن علقمہ) نے بیان کیا کہ موذن نے جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے جواب میں) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کہا اور فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کہتے سنا۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

باب 399: اذان کے پورا ہونے کے (بعد) کی دعا

۵۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ

(584) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پوری اذان سننے سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ

الْقَائِمَةِ تِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وہ شخص قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ وَيُذْكَرُ أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

باب 400: اذان میں قرعہ اندازی کرنا' مذکور ہے کہ کچھ لوگوں نے اذان کی اہلیت میں جھگڑا کیا تو حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی فرمائی

۵۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

(585) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان میں اور (نماز کی) پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے تو اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی راہ نہ پاتے تو ضرور وہ قرعہ اندازی کرتے اور اگر وہ جانتے کہ نماز ظہر میں عجلت کی کیا فضیلت ہے تو اس کی طرف جلدی آنے کا (اہتمام) کرتے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ صبح اور عشاء کی نماز (باجماعت) پڑھنے سے کتنا (ثواب) ہے تو ضرور ان دونوں (نمازوں) میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

باب 401: اثنائے اذان میں کلام کرنا

سلیمان بن صرد بن الجون خزاعی نے اثنائے اذان میں کلام کیا (آپ نے ایک لشکر میں اذان دی تو اذان کے درمیان اپنے غلام کو کسی ضروری کام کے لئے کہا) اور حسن بصری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے۔ اگر کوئی اذان یا اقامت کہہ رہا ہو تو ہنس پڑے اس میں کوئی حرج نہیں

۵۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ

(586) عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیچڑ والے دن خطبہ ارشاد فرمایا اور جب موذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ تک پہنچا (اور اس نے یہ کلمات کہنے کا ارادہ کیا) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو حکم دیا کہ یہ کہے (الصلوٰۃ فی الرحال) یعنی اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا (کہ آپ نے اذان میں تغیر وتبدل کر دیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایسا اس مقدس ہستی نے کیا جو اس سے بہتر ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

بَابُ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

باب 402: نابینا کا اذان کہنا جبکہ اس کے پاس وقت بتانے والا ہو (تو جائز ہے)

۵۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

(587) سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ

کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ (جب) رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ حضرت عبداللہ بن قیس بن ام مکتوم (عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ) اذان دیں۔ حضرت (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا ابن شہاب) کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا آدمی تھے جب تک ان کو یہ نہ کہا جاتا کہ صبح کا وقت قریب ہوگیا ہے وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

بَابُ الْاَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

باب 403: طلوع فجر کے بعد اذان کہنا

۵۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ

(588) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب موذن صبح کی اذان کیلئے کھڑا ہوتا اور صبح طلوع ہو جاتی تو نماز فرض کے قیام سے پہلے ہلکی دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔

۵۸۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

(589) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی دو رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔

۵۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

(590) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ (جب) رات کے وقت اذان دیں تو کھاؤ، پیو، یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔

بَابُ الْاَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب 404: طلوع فجر سے قبل اذان کہنا

۵۹۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ الْفَجْرُ اَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا اِلٰى فَوْقُ وَطَاَطَاَ اِلٰى اَسْفَلُ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ

(591) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے ایک کو (یا راوی زہر بن معاویہ جعفی کا شک ہے) آپ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو اذان بلال سحری کے کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان دیتا ہے تا کہ تہجد پڑھنے والا (آرام کیلئے) گھر لوٹے۔ (یا کسی نے روزہ رکھنا ہو تو سحری کا کھانا کھالے) اور سوئے ہوئے بیدار ہو جائیں اور یہ نہیں کہ کوئی اسے صبح یا فجر سمجھ لے اور آپ نے اپنی انگلیوں مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور ان کو اوپر اٹھایا اور پھر نیچے کی طرف لائے یعنی (سفیدی مستطیل کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ صبح کاذب ہے)

زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرَى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

یہاں تک کہ آپ نے (صبح صادق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا اس طرح زہیر بن معاویہ (اس کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو ایک دوسرے پر رکھا اور پھر ان کو اپنے دائیں اور بائیں پھیلا دیا یعنی (جب سفیدی مستطیر افق میں پھیل جائے) تو سمجھ لو صبح ہو گئی۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

(592) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ (جب) رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیں۔

بَابٌ كَمْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

باب 405: اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقت ہو

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ

(593) عبداللہ بن مغفل المزنی روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز کا (وقت) ہے یعنی (نماز نافلہ کا) جو چاہے پڑھے۔ یہ کلمہ آپ نے تین بار دہرایا۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ

(594) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب موذن اذان کہتا تو اصحاب رسول ﷺ میں سے لوگ اٹھ کر ستونوں کی طرف جلدی کرتے۔ یعنی (نوافل ادا کرنے کیلئے) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے اور وہ اس حال میں مغرب کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے حالانکہ اذان اور اقامت کے درمیان کوئی وقت نہ ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد سلیمان بن داؤد طیالسی شعبہ بن حجاج سے روایت کرتے ہیں کہ اذان و اقامت کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے۔

بَابٌ مَنِ انْتَظَرَ الْإِقَامَةَ

باب 406: جس نے اقامت کی انتظار کی

۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

(595) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں جب موذن نماز فجر کی پہلی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَّسْتَبِيْنَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھتے اور فجر کے روشن ہونے کے بعد اور نماز فجر سے قبل ہلکی دو رکعتیں پڑھتے (سنت فجر) پھر اپنی دائیں پہلو لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آپ کے پاس اقامت کیلئے آتا۔

بَابُ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَآءَ

باب 407: ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز کا وقت ہے جو چاہتا ہو پڑھے

۵۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ

(596) حضرت عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے یعنی (اذان و اقامت) ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے اور تیسری دفعہ فرمایا اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ

باب 408: جو یہ کہتے ہیں کہ سفر میں ایک ہی موذن اذان دے یعنی (مسافروں میں سے ایک کی اذان کافی ہے سب کیلئے ضروری نہیں)

۵۹۷- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأٰى شَوْقَنَا إِلٰى أَهْلِنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

(597) مالک بن حویرث بن اشیم روایت کرتے ہیں۔ میں اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ کے پاس بیس (دن) رات قیام کیا اور آپ بڑے رحیم و شفیق تھے اور جب آپ نے ہمارے شوق کو دیکھا کہ ہم اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنے گھروں میں رہو۔ ان کو تعلیم دو اور نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت قریب ہو تو تم میں سے ایک تمہاری (نماز کیلئے) اذان کہے اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے۔

بَابُ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً وَّالْإِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَّقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ

باب 409: مسافر کا اذان و اقامت کہنا جبکہ وہ ایک جماعت کی صورت میں ہو اور اس طرح مزدلفہ اور عرفات میں بھی اور موذن کا قول کم ٹھنڈی اور بارش والی رات میں، نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھنا

۵۹۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُّؤَذِّنَ

(598) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور موذن نے اذان دینا چاہی تو آپ نے فرمایا ٹھنڈ ہو لینے دو، پھر اس نے اذان دینا چاہی تو آپ نے اس کو فرمایا ذرا ٹھنڈ ہو لینے دو، پھر اس نے اذان دینے کا

فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ اَبْرِدْ حَتّٰى سَاوَى ظِلُّ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ارادہ کیا تو آپ نے اس کو فرمایا ٹھنڈ ہونے دو، حتیٰ کہ سائے ٹیلوں کے برابر ہو گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سخت گرمی جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتٰى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

(599) مالک بن حویرث روایت کرتے ہیں۔ دو شخص (ایک خود مالک بن حویرث اور دوسرا اس کا ساتھی) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دونوں سفر کیلئے نکلو (اور نماز کا وقت ہو جائے) تو تم دونوں میں سے ایک اذان اور اقامت کہے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۶۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ اَتَيْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْ لَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

(600) مالک بن حویرث روایت کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ہم سب قریب العمر نوجوان تھے اور ہم نے 20 دن اور رات آپ کے پاس قیام کیا اور وہ بڑے رحم کرنے والے اور شفقت فرمانے والے تھے، جب آپ نے دیکھا کہ ہم اپنے اہل وعیال کے خواہشمند ہیں (راوی کا شک ہے) یا آپ نے ہمارا اشتیاق دیکھا اور آپ نے ان لوگوں کے متعلق جو ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے پوچھا اور ہم نے آپ کو ان کے متعلق بیان کر دیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا تم اپنے اہل وعیال میں چلے جاؤ اور انہیں میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور اچھے کام کا ان کو حکم دو اور آپ نے کچھ چیزیں اور بیان فرمائیں۔ وہ مجھے یاد ہیں (راوی کا شک) یا وہ مجھے یاد نہیں اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس طرح نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت قریب آ جائے تو تم میں سے کوئی، تمہاری نماز کیلئے اذان دے اور تم میں سے جو معمر ہو وہ امامت کرائے۔

۶۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اِثْرِهِ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ

(601) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سخت سردی کی رات ضجنان (ایک پہاڑ اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان پچیس میل کا فاصلہ ہے) پر اذان کہی پھر آپ نے (اثنائے اذان) فرمایا اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو بتایا کہ سفر میں ٹھنڈی اور بارش والی رات کو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ اذان دے پھر اس کے بعد یہ کہتے سن او خبردار نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔

۶۰۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(602) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابطح (مکہ مکرمہ کے نزدیک ایک جگہ) میں دیکھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور نماز کی اطلاع دی،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَنَزَةِ حَتّٰى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے (مقام) ابطح میں گاڑ دیا اور نماز کیلئے اقامت کہی۔

بَابٌ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ وَيُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ الْوُضُوْءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ

باب 410: کیا موذن اذان میں اپنے منہ کو دائیں جانب یا بائیں جانب پھیرے، کیا موذن اذان میں اپنی گردن دائیں، بائیں موڑے (اس طرح کہ سینہ کو بھی قبلہ سے نہ پھیرے اور اپنی جگہ سے پاؤں بھی نہ ہلائے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ (اذان کہنے کے وقت) اپنی دو انگلیاں کانوں میں رکھ لیتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگلیاں کانوں میں نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں بلا وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں اور عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں (اذان کیلئے) وضو کرنا شرع میں ثابت اور شرع کی سنت ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رہتے تھے۔

٦٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ

(603) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے دیکھا ہے کہ وہ اذان کے وقت اپنے منہ کو دائیں، بائیں پھیرتے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَكَرِهَ ابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ يَقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوةُ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ

باب 411: کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہماری نماز فوت ہوگئی

ابن سیرین نے اس کہنے کو کہ ہماری نماز فوت ہوگئی مکروہ جانا ہے اور اس کو چاہئے کہ اس طرح کہے کہ ہم نماز نہ پا سکے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول درست ہے (اور یہ امام بخاری کا قول ہے جس میں ابن سیرین کا رد ہے۔)

٦٠٤- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا

(604) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے مردوں کی آواز سنی اور جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے (باتیں کیوں کر رہے ہو) انہوں نے عرض کی نماز کی طرف جلدی کرنے میں ایسا ہوا ہے) آپ نے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم نماز پڑھنے کیلئے آؤ تو تم لوگوں پر سکون اور وقار ہونا چاہئے اور جو نماز تم نے پالی اسے پڑھو اور جو فوت ہوگئی اس کو پورا کرو۔

بَابٌ لَا يَسْعٰى اِلَى الصَّلٰوةِ وَلْيَاْتِهَا بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَقَالَ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۵- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

باب 412: نماز کی طرف نہ دوڑے اور چاہئے کہ سکون اور وقار کے ساتھ نماز میں شامل ہو

جو نماز تم نے پالی اسے پڑھو اور تم سے فوت ہوگئی تو اسے پوری کرو۔ اس کو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

(605) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے چلتے ہوئے پرسکون اور وقار لازمی ہے اور دوڑو نہیں اور جو نماز تم نے پالی اسے پڑھو اور جو رہ گئی اسے پورا کرلو۔

بَابٌ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

۶۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

باب 413: اقامت کے وقت جو لوگ امام کو دیکھ لیں تو کب کھڑے ہوں

(606) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اقامت کہی جائے اور جب تک مجھے نہ دیکھو کھڑے نہ ہو۔

بَابٌ لَا يَسْعٰى اِلَى الصَّلٰوةِ مُسْتَعْجِلًا وَلْيَقُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

۶۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

باب 414: نماز کیلئے عجلت میں نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اٹھنا چاہئے

(607) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے واسطے اقامت کہی جائے تو نہ اٹھو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو اور اطمینان اور وقار اختیار کرو۔ علی ابن مبارک نے شیبان بن عبدالرحمن عن یحییٰ ابن کثیر کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ

۶۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ

باب 415: کیا کوئی آدمی (اقامت کے بعد) کسی ضروری حاجت کیلئے مسجد سے نکل سکتا ہے

(608) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) سے باہر تشریف لے گئے حالانکہ نماز کی اقامت کہی جا چکی تھی

شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ حَتّٰی اِذَا قَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا اَنْ یُّکَبِّرَ انْصَرَفَ قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ فَمَکَثْنَا عَلٰی هَیْئَتِنَا حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا یَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَآءً وَّقَدِ اغْتَسَلَ

بَابٌ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَکَانَکُمْ حَتّٰی رَجَعَ انْتَظَرُوْهُ

۶۰۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَوَّی النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ مَآءً فَصَلّٰی بِهِمْ

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّیْنَا

۶۱۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآئَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا کِدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّیْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی یَعْنِیْ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

بَابُ الْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

اور صفیں درست وسیدھی کرلی گئی تھیں۔ حتی کہ جب (واپس آکر) اپنے مصلی پر کھڑے ہوئے اور ہم آپ کی تکبیر کے انتظار میں تھے کہ (آپ دوبارہ) واپس چلے گئے اور فرمایا اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو اور ہم (صف بستہ) اپنی حیثیت پر ٹھہرے رہے حتی کہ آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا (کیونکہ) آپ نے غسل کیا تھا۔

باب 416: جب امام مقتدیوں سے کہے اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو یہاں تک کہ میں واپس آؤں تو مقتدی اس کا انتظار کریں

(609) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی اور لوگوں نے اپنی صفیں سیدھی کرلیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آگے کھڑے ہوگئے اور آپ حالت جنابت میں تھے پھر آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور آپ واپس تشریف لے گئے اور غسل جنابت فرمایا۔ پھر واپس تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

باب 417: کسی آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

(ابراہیم نخعی کے نزدیک یہ کہنا مکروہ ہے اور یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اس آدمی کیلئے ہے جو نماز کی انتظار کر رہا ہو اور پھر کہے میں نے نماز نہیں پڑھی

(610) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں (غزوہ خندق کے دن) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم، میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا حتی کہ سورج غروب ہوگیا اور یہ کہنا روزہ دار کے روزہ افطار کے وقت تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بخدا میں نے بھی ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے (راوی) بطحان میں نزول جلال فرمایا اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ نے وضو فرمایا پھر غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر نماز عصر پڑھنے کے بعد نماز مغرب ادا فرمائی۔

باب 418: اگر امام کو اقامت کے بعد حاجت ظاہر ہو جائے

(تو کیا اس کیلئے اس حاجت میں نماز میں داخل ہونے سے مشغول ہونا جائز ہے)

۶۱۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ

(611) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نماز کیلئے اقامت کہی جا چکی اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی (یہ فرشتہ تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کو صورت آدمی میں دیکھ رہے تھے) سے سرگوشیاں فرما رہے تھے اور جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو لوگ (دیر کی وجہ سے) اونگھ رہے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

باب 419: جب اقامت کہی جا رہی ہو تو باتیں کرنا

۶۱۲- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

(612) حمید الطویل روایت کرتے ہیں میں نے ثابت بنانی سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اقامت صلوٰۃ کے بعد باتیں کر رہا ہو اور انہوں نے مجھے حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان فرمائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز کی اقامت ہو چکی تھی اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک آدمی آیا اور نماز کی اقامت کے بعد آپ کے ساتھ ہم کلام ہو کر آپ کو نماز سے روکے رکھا۔

بَابُ وُجُوْبِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهُ عَنِ الْعِشَآءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا

باب 420: جماعت کے ساتھ نماز کے واجب ہونے کے بیان میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر والدہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے ازراہ شفقت اپنے بیٹے کو روکے تو اس کو اپنی والدہ کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے

۶۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

(613) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جسکے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تا کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کی اذان کہی جائے۔ پھر میں کسی دوسرے آدمی کو لوگوں کی امامت کا حکم دوں اور پھر لوگوں کے گھروں میں جاؤں اور ان کے گھر جلا دوں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہوتا کہ (مسجد میں) گوشت کی موٹی ہڈی اور دو عمدہ کھر پائے گا تو وہ ضرور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَكَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ

باب 421: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت اسود بن یزید تابعی جب آپ کی نماز جماعت سے رہ جاتی تو

ذَهَبَ اِلٰى مَسْجِدٍ اٰخَرَ وَجَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً

دوسری مسجد میں جاتے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے تو اس مسجد میں نماز پڑھی جا چکی تھی آپ نے اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی

٦١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

(614) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

٦١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

(615) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے والے پر پچیس درجہ افضل ہے۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ

(616) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا بہتر ہے اور یہ اس لیے کہ وہ جب اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر وہ مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اس کا یہ نکلنا صرف نماز کیلئے ہی ہے اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر ہر قدم کے ساتھ جو اٹھایا گیا ایک درجہ بلند ہوتا ہے ایک گناہ محو ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑھے اور اپنے مصلی پر رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ اس پر رحمت فرما، اے اللہ اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے ہر ایک ہمیشہ نماز میں ہے جب تک وہ نماز کی انتظار میں ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب 422: نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

٦١٧ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْئًا وَّتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ

(617) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ تم میں سے ہر ایک کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پر پچیس درجے فوقیت رکھتی ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پھر فرماتے ہیں۔ اگر چاہو تو (یہ آیت مبارکہ) پڑھو۔ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (سورہ اسراء آیت 78) شعیب بن ابوحمزہ کہتے ہیں مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) قَالَ شُعَيْبٌ وَّحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

۶۱۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَآءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا

۶۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ

بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَى الظُّهْرِ

۶۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

بَابُ احْتِسَابِ الْاٰثَارِ

۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ

بیان فرمائی۔ فرماتے ہیں باجماعت نماز تنہا نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔

(618) سالم بن ابو الجعد روایت کرتے ہیں میں نے ام درداء (صغری) حجیمہ سے فرماتے سنا۔ ابودرداء عویمر بن مالک غصہ کی حالت میں میرے پاس آئے۔ میں نے کہا تمہیں کس نے غصہ دلایا۔ ابودرداء نے کہا کہ اللہ کی قسم میں محمد ﷺ کی امت سے کچھ نہیں جانتا مگر یہ کہ وہ اکٹھے نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔

(619) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں لوگوں میں سے عظیم ثواب کے وہ مستحق ہیں جو دور سے چل کر آتے ہیں اور وہ لوگ جو نماز کی انتظار میں رہتے ہیں تاکہ اس نماز کو امام کے ساتھ پڑھے۔ یہ شخص اس آدمی سے زیادہ ثواب کا مستحق ہے جو تنہا نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

باب 423: ظہر کی نماز کیلئے جلدی جانے کی فضیلت

(620) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص راہ چل رہا تھا۔ اس نے راہ پر پڑی کانٹوں والی شاخ پائی اور اسے راہ سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ فعل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ پھر فرمایا شہداء پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، عارضہ پیٹ سے مر جائے، پانی میں ڈوب کر مر جائے، دیوار میں دب کر مر جائے۔ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اور فرمایا اگر لوگ جان لیتے کہ اذان اور صف اوّل میں کتنا ثواب ہے اور پھر اسے قرعہ اندازی کے بغیر حل نہ کر سکتے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔ اور اگر وہ جان لیتے ظہر کی نماز کیلئے جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے تو ضرور اس کی طرف دوڑتے اور اگر جان لیتے کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کیا فضیلت ہے تو ان میں حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسیٹتے ہوئے آتے۔

باب 424: قدموں کے آثار کا ثواب

(621) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمۃ کیا تو اپنی قوموں کے آثار کا ثواب نہیں پاتے۔ سعید بن ابی مریم نے اپنی اسناد سے حضرت

سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدٌ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ بَنِیْ سَلِمَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا عَنْ مَّنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوْا قَرِيْبًا مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ خُطَاهُمْ اٰثَارُهُمْ اَنْ يُّمْشِیَ فِی الْاَرْضِ بِاَرْجُلِهِمْ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بنی سلمۃ نے ارادہ کیا اپنے مکان (جو مسجد سے دور تھے) چھوڑ دیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آجائیں (تاکہ نماز پڑھنے میں آسانی ہو) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند سمجھا کہ وہ اپنے گھر خالی کردیں اس لیے آپ نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں کے آثار کا ثواب نہیں چاہتے۔ مجاہد نے کہا ان کے آثار ان کے اقدام ہیں اور وہ یہ کہ زمین پر اپنے قدموں سے چلیں۔

بَابُ فَضْلِ الْعِشَآءِ فِی الْجَمَاعَةِ

باب 425: جماعت کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کی فضیلت

۶۲۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعْلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ

(622) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے اور کوئی نماز بوجھل نہیں۔ اگر وہ جان لیتے کہ ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو ضرور ان میں شامل ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسیٹتے ہوئے آتے۔ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ موذن کو حکم دوں وہ اقامت کہے اور کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے۔ پھر میں آگ کے شعلے لے کر جاؤں (اذان سننے) کے بعد نماز کے لیے اپنے گھروں سے نہیں نکلے ان گھروں کو جلادوں۔

بَابُ اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

باب نمبر 426: دو آدمی یا اس سے اوپر جماعت ہیں

۶۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

(623) مالک ابن حویرث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت قریب ہو تو (اے مالک بن حویرث) اذان دو اور اقامت کہو اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

بَابُ مَنْ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب 427: جو شخص مسجد میں نماز کی انتظار میں بیٹھا رہا اور مساجد کی فضیلت

۶۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ

(624) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک جب تک اپنی جائے نماز میں ہے فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جب تک کہ اسے حدث لاحق نہ ہو جائے۔ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم فرما تم میں سے کوئی شخص ہمیشہ نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے اور اپنے گھر جانے سے اس کو صرف نماز ہی روکتی ہے۔

۶۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

(625) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی، آپ نے فرمایا سات (اشخاص) قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے جبکہ اس دن سوائے سایہ (عرش) کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (اوّل) امام عدل کرنے والا (دوم) وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں پرورش پائی یعنی ابتدا سے ہی وہ عبادت الٰہی میں مشغول ہے۔ (سوم) وہ شخص جس کا دل ہر وقت مساجد میں رہتا ہے یعنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو لازمی سمجھتا ہے۔ (چہارم) وہ دو شخص جو اللہ کی رضا کیلئے (حقیقی) محبت لگاتے ہیں (نہ کہ اظہار کیلئے) اور اسی محبت حقیقی پر دائم وقائم رہتے ہیں اور اسی محبت پر دونوں کی جدائی ہوتی ہے (یعنی موت) پنجم، وہ مرد جس کو صاحب منصب جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (ششم) وہ شخص جو چھپا کہ صدقہ کرے یہاں تک کہ جو اس کے دائیں ہاتھ نے خرچ کیا ہے اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو۔ (ہفتم) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں۔

۶۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ

(626) حمید الطویل روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی۔ آپ نے فرمایا (ہاں) ایک رات آپ نے نماز عشاء میں نصف رات تک کی تاخیر کی، پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے اور تم ہمیشہ نماز میں ہو اس وقت سے کہ تم نماز کی انتظار میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا کہ میں آپ کی انگوٹھی کی چمک (اب بھی) دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

باب 428: جو شخص صبح اور شام مسجد میں جائے اسکی فضیلت

(اور بعض کے نزدیک جو شخص صبح جائے اور شام کو مسجد سے واپس آئے اس کی فضیلت)

۶۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ

(627) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی۔ آپ نے فرمایا جو شخص صبح مسجد میں جائے یا شام کو جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر صبح و شام کی مہمانی جنت میں تیار کرتا ہے۔

بَابٌ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

باب 429: جب نماز کی اقامت کہی جا چکے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی

۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ ابْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَقَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ

(628) عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے اور دوسری اسناد میں اس طرح ہے کہ حضرت مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص (عبداللہ بن بحینہ) کو دیکھا کہ نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد وہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس شخص کو گھیر لیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کیا تو صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے، کیا تو صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ بہز کی غندر نے اور معاذ نے شعبہ سے مالک بن بحینہ کی روایت میں متابعت کی۔ ابو بکر محمد بن اسحاق صاحب مغازی نے سعد سے انہوں نے حفص سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے روایت کی اور معاذ نے کہا ہمیں سعد نے حفص سے انہوں نے مالک سے خبر دی۔

بَابُ حَدِّ الْمَرِيضِ اَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

باب 430: مریض کی وہ (کوتاہی) حد ہے جس میں جماعت کے ساتھ حاضر ہونا ضروری ہے (اور جب اس کا مرض بڑھ جائے تو جائز نہیں)

۶۲۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيفٌ اِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاَعَادَ فَاَعَادُوا لَهُ فَاَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ فَاَرَادَ اَبُو بَكْرٍ

(629) اسود بن یزید نخعی روایت کرتے ہیں ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز پر محافظت اور اس کی عظمت و اہمیت کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں تھے تو نماز کا وقت ہو گیا اور اذان دی گئی تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ سے کہا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (رقت قلب) کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے اور آپ نے دوبارہ فرمایا اور لوگوں نے وہی جواب دیا۔ تیسری دفعہ آپ نے پھر فرمایا (ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں) اور فرمایا تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی (مصر کی عورتوں کی طرح ہو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے نکلے (جب نماز پڑھانا شروع کی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اپنی طبیعت میں افاقہ محسوس کیا اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے جبکہ آپ دو آدمیوں کے درمیان ان کے سہارے چل رہے تھے گویا کہ میں آپ

اَنْ يَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ اُتِيَ بِهٖ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِهٖ قِيْلَ لِلْاَعْمَشِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ بِرَاْسِهٖ نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بَعْضَهٗ وَزَادَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا

کے پاؤں کو دیکھ رہی ہوں جو (ضعف) مرض کے باعث زمین پر خط بناتے جا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مصلّٰی) سے پیچھے ہٹنا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر آپ کو لایا گیا اور آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعمش رضی اللہ عنہ سے کہا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی نماز میں اقتدا کر رہے تھے اور لوگ نہ صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے تو اعمش نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا جی ہاں ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے اور انہوں نے اعمش سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔ ابو معاویہ محمد بن حازم الضریر نے اپنی روایت میں اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں پہلو بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

(630) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی کہ بیماری کے دن آپ میرے گھر میں رہیں تو انہوں نے اجازت دی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان اپنے دونوں پاؤں زمین سے گھسیٹتے اور زمین میں خط کھینچتے نماز کے لیے نکلے آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے آدمی کے (سہارے) چل رہے تھے۔ حضرت عبید فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو حضرت ابن عباس نے مجھے کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا۔ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا وہ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَحْلِهٖ

باب نمبر 431: بارش کے دن یا کسی اور عذر کی بنا پر اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے

۶۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ

(631) حضرت نافع روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سخت سردی اور آندھی والی رات میں اذان دی پھر فرمایا خبردار نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو، پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت سردی اور بارش والی رات ہوتی تو موذن کو حکم دیتے کہ وہ کہے خبردار نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو۔

۶۳۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ

(632) محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے اور آپ نابینا تھے۔ انہوں نے

مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ ﷺ (حالت یہ ہے) کہ اندھیرا ہوتا ہے اور راستہ میں پانی بہہ رہا ہوتا ہے اور میں ایک نابینا شخص ہوں آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز ادا فرمائیں۔ میں اس جگہ کو اپنا جائے نماز بنالوں (اور اس جگہ نماز پڑھا کروں) ایک دن رسول اللہ ﷺ آپ کے گھر تشریف لے آئے اور فرمایا تو کس جگہ کو پسند کرتا ہے میں وہاں نماز پڑھوں۔ انہوں نے گھر کے اندر ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز ادا فرمائی۔

بَابٌ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ

باب 432: کیا امام ان لوگوں کو (جو صاحب عذر ہیں اور ان کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں رخصت ہے) مسجد میں حاضر ہو جائیں تو نماز پڑھائے اور کیا بارش والے دن (ایسے لوگوں کو) خطبہ دے

٦٣٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ إِلٰى رُكَبِكُمْ

(633) عبداللہ بن حارث کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیچڑ والے دن بصرہ میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور موذن جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پر پہنچا تو آپ نے اس کو حکم دیا اور فرمایا یہ کلمہ کہو الصلوٰۃ فی الرحال، یعنی نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کر دیا۔ گویا کہ وہ اسے ناپسند سمجھ رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا گویا کہ تم لوگ اس کو ناپسند سمجھ رہے ہو۔ بالتحقیق ایسا اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی نبی اکرم ﷺ اور یہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے اسے پسند نہ کیا کہ میں تم کو مشقت میں مبتلا کروں۔ ہم کو حماد بن زید نے بیان کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن حارث انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا فرق صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے ناپسندیدہ لگا کہ میں تم کو مشقت میں مبتلا کردوں اور تم (نماز جمعہ کیلئے) آؤ اور اپنے گھٹنوں تک تم گارے کو روندرہے ہو۔

٦٣٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰى سَالَ السَّقْفُ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهِ

(634) ابوسلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق کچھ سنا ہے۔ (باب الاعتکاف میں اس کا ذکر مفصل آئے گا) آپ نے فرمایا بادل آئے اور خوب برسے یہاں تک کہ چھت (سے پانی) ٹپکنے لگا اور چھت کھجور کی لکڑیوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کیلئے اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔

۶۳۵- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَبَسَطَ لَهٗ حَصِيْرًا وَّنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّاهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ

(635) انس بن سیرین (انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام اور محمد بن سیرین کے بھائی) کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا۔ انصار میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا میں تمہارے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا اور بہت فربہ جسم تھے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر بلایا اور اس شخص نے آپ کے لیے چٹائی بچھادی اور چٹائی کے ایک کنارے کو (ناپاک ہونے کے شبہ یا نرم کرنے کی غرض سے) دھو دیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ آل جارود میں سے ایک شخص (عبدالحمید بن منذر بن جارود) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا نبی اکرم ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن کے علاوہ میں نے آپ کو نماز چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔

بَابٌ اِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَاُ بِالْعَشَاءِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ وَقَلْبُهٗ فَارِغٌ

باب 433: جب کھانا آجائے اور نماز کے لیے اقامت کہی جا رہی ہو تو (کیا پہلے کھانا کھائے اور پھر نماز پڑھے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے کھانا کھا لیتے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آدمی فقاہت کی وجہ سے پہلے اپنی حاجت پوری کرے، یہاں تک کہ جب نماز پڑھنے لگے تو اس کا دل فارغ ہو

۶۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ

(636) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا رکھ دیا گیا اور نماز کیلئے اقامت کہی جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔

۶۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَئُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ

(637) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا آگے رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھالو اور کھانے سے پہلے نماز میں جلدی نہ کرو۔

۶۳۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى

(638) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے کسی ایک کا شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے اور حضرت عبداللہ بن

يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدِينِيٌّ

عمر رضی اللہ عنہ کیلئے طعام رکھ دیا جاتا اور جماعت کھڑی ہو جاتی نماز کے لیے نہیں آتے جبکہ کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے۔ زہیر بن ابو معاویہ اور وھب بن عثمان موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نافع سے اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آپ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے پر ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرے۔ اگرچہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو۔ ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں۔ مجھے ابراہیم بن منذر نے وھب بن عثمان سے بیان کیا اور اس کو روایت کیا اور وھب مدینی نے بھی۔

بَابٌ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

باب 434: جب امام کو نماز کیلئے بلایا جائے اور جو وہ کھا رہا ہے اس کے ہاتھ میں ہو

٦٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

(639) عمر بن امیہ بن خویلد ابوامیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا وہ بکری کا بازو (شانہ) کاٹ کر کھا رہے تھے اور آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے اور چھری پھینک دی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

بَابٌ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ

باب 435: جو شخص اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ نماز کے لیے جائے

٦٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

(640) اسود بن یزید نخعی روایت کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا آپ اپنے کام میں مشغول و مصروف رہتے اور اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے جاتے۔

بَابٌ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

باب 436: جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے اس ارادے سے کہ وہ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ و نماز کی تعلیم دے

٦٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ

(641) ابوقلابہ عبداللہ بن زید جرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا میں چاہتا ہوں

الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ وَكَانَ شَيْخًا يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

تمہارے لیے نماز پڑھوں حالانکہ میرا ارادہ نماز پڑھنے کا نہیں۔ میں اس طرح نماز پڑھتا ہوں جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے (ایوب بن ابوتمیمہ سختیانی) کہتے ہیں میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ فرمایا ہمارے اس شیخ کی طرح (یعنی عمرو بن مسلم) (ایوب سختیانی فرماتے ہیں) وہ بزرگ جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو (دوسری رکعت کیلئے) اٹھنے سے قبل تھوڑا سا بیٹھ جاتے۔ (یہ حکم شاید بوجہ ضعف ہو ورنہ امام ابوحنیفہ، مالک، ثوری، احمد، اسحاق وغیرہ اس کے خلاف ہیں اور یہ نہ بیٹھنا ابن مسعود، ابن عمر، ابن عباس، عمر فاروق، علی المرتضی، ابوزناد، ابراہیم سے مروی ہے)

بَابُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

باب 437: صاحب علم وفضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

٦٤٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(642) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب وہ آپ کی جائے نماز پر کھڑے ہوں گے تو (بوجہ کثرت حزن اور رقت قلب) لوگوں کو نماز پڑھانے کی (بوجہ کثرت بکاء) کی استطاعت نہ رکھ سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دوبارہ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلا مقالہ دہرایا۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا) تم (اور تم جیسی) حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہیں یعنی (زنان مصر کی طرح) پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس (حضرت بلال) آپ کا پیغام لے کر آئے تو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

٦٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ

(643) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (رقت قلب کی وجہ سے اپنے رونے پر قابو نہ پا سکیں گے) تو لوگوں کو (قراءت) نہ سنا سکیں گے لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم نبی اکرم ﷺ سے کہو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے

مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا

بکثرت بکاء کی وجہ سے وہ لوگوں کو (قراءت) نہ سنا سکیں لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو (یعنی مصر کی عورتوں کی طرح ہو) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ میں نے آپ سے کبھی کوئی خیر نہیں پائی۔

٦٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

(644) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اطاعت گزار، خادم اور صحابی تھے روایت کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لیے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ کو نیچے گرا دیا اور اس دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

٦٤٥- حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ

(645) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے نبی اکرم ﷺ (مرض الموت) میں تین دن تک باہر تشریف نہ لائے اور جماعت کھڑی ہوگئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (نماز پڑھانے کے لیے) آگے بڑھتے ہوئے (مصلیٰ) کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پردے کو پکڑ کر اوپر اٹھایا اور جب نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا حسن ظاہر ہوا تو اس وقت جو منظر ہم نے دیکھا اس سے اچھا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا آگے بڑھیں (اور نماز پڑھائیں) اور نبی اکرم ﷺ نے پردہ (نیچے) لٹکا دیا۔ پھر آپ پر (چلنے) کی طاقت باقی نہ رہی یہاں تک کہ (اسی دن) آپ وفات فرما گئے۔

٦٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

(646) حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب (ابوعمارہ حضرت سالم کے

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ قِيْلَ لَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدْتُهٗ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھائی) اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کرگئی تو آپ کو نماز (کے متعلق اور تعین امام) کے بارے میں کہا گیا آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں۔ جب (نماز میں) قراءت کریں گے تو آپ پر گریہ کا غلبہ ہوگا (اور لوگ سماعت نہ کرسکیں گے) آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ مقالہ دوبارہ دہرایا پھر آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ البتہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی (زنان مصر کی طرح) یونس بن یزید کی محمد بن ولید حمصی زبیدی ابوالہذیل اور محمد بن عبداللہ بن مسلم امام زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحیی کلبی نے امام زہری سے روایت میں متابعت کی ہے اور عقیل و معمر نے زہری سے اور انہوں نے حمزہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

بَابٌ مَنْ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْاِمَامِ لِعِلَّةٍ

باب 438: جو شخص بوجہ عذر امام کے پہلو میں کھڑا ہو

۶۴۷- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِيْ مَرَضِهٖ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ

(647) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (ایام) مرض میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (آپ کے ایام مرض میں) لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (اسناد مذکور کے ساتھ روایت کرتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے بذات خود (بیماری سے) کچھ افاقہ محسوس کیا تو تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت فرما رہے ہیں اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو (مصلی) سے پیچھے ہونا چاہا تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہیں اور رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر پہلو میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

بَابٌ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الْاِمَامُ الْاَوَّلُ فَتَاَخَّرَ الْاَوَّلُ اَوْ لَمْ يَتَاَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ فِيْهِ عَائِشَةُ

باب 439: جو شخص داخل ہوا تاکہ لوگوں کی امامت کرائے اور پہلا امام ہی آ گیا۔ پہلا امام (جو نماز پڑھا رہا ہے) پیچھے ہٹ گیا کہ نماز جائز ہے حضرت عائشہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

بَابٌ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَائَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ

۶۴۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

نبی اکرم ﷺ کی نبی اکرم ﷺ سے اس میں روایت ہے

(اور وہ روایت اس سے قبل مذکور ہے)

(648) سعد بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف (یہ مالک بن اوس کی اولاد میں سے تھے اور قباء میں رہتے تھے) کی طرف تشریف لے گئے تاکہ ان کے درمیان صلح کرائیں۔ نماز (عصر) کا وقت قریب ہوا تو موذن (حضرت بلال) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے اگر میں اقامت کہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حالانکہ لوگ نماز میں تھے اور آپ صفوں میں گزرتے ہوئے (یا چیرتے ہوئے) پہلی صف میں آکر کھڑے ہوگئے اور لوگوں نے تالیاں بجائیں (تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوں) لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے اور جب لوگوں نے بہت زیادہ تالیاں بجانی شروع کردیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے یہاں تک کہ کم صف میں آکر سیدھے کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ (مصلی پر) آگے آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر جب میں نے تم کو حکم دیا کہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تو تم کو ثابت قدم رہنے سے کس نے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (دست بستہ) عرض کیا۔ ابن ابوقحافہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے تالیاں بہت زیادہ بجائی ہیں۔ (فرمایا) کہ نماز میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو وہ تسبیح کہے یعنی (سبحان اللہ) کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ ہوگی اور تالیاں بجانا صرف عورتوں کیلئے ہے۔

باب 440: جب (حاضرین) قراءت میں برابر ہوں تو ان میں بڑا امامت کرائے

(649) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم نبی

زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ مُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جوان تھے۔ ہم نے بیس رات کے قریب آپ کے پاس قیام کیا اور نبی اکرم ﷺ نہایت درجہ مہربان تھے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا) اور ان کو تعلیم دو۔ (انہوں نے کہا کیا تعلیم دیں) فرمایا انہیں کہو اس طرح اس وقت اس طریقے سے اس وقت نماز پڑھیں اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور تم میں سے جو عمر رسیدہ ہو امامت کرائے۔

بَابٌ اِذَا زَارَ الْاِمَامُ قَوْمًا فَاَمَّهُمْ

باب 441: جب (امام اعظم یا اس کا نائب) کسی قوم کو ملنے گیا تو وہ ان کی امامت کرائے۔ (امام بخاری نے اس کا حکم بیان نہیں کیا، کیا امام کیلئے قوم کی اجازت کی احتیاج ہے کہ نہیں) ترجمۃ الباب سے اجازت لینا معلوم نہیں ہوتا ہے

٦٥٠- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

(650) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (میرے گھر آنے کی) اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی۔ آپ نے فرمایا، تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو میں وہاں نماز پڑھوں، (عتبان بن مالک کہتے ہیں) میں نے آپ کو ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ جگہ مجھے پسند ہے۔ آپ (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

بَابٌ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ

باب 442: امام مقرر ہی اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوْدُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْاِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى بِسُجُوْدِهَا وَفِيْمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ

نبی اکرم ﷺ نے اپنی مرض الموت میں بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جب امام سے پہلے مقتدی سر اٹھالے اور جس قدر سر اٹھایا اس قدر رکوع یا سجدہ میں ٹھہرے۔ پھر امام کی اتباع کرے۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں کہا جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو وہ اخیر رکعت کے لیے دو سجدے کرے، پھر پہلی رکعت سجدوں سمیت قضا کرے اور جو شخص سجدہ کرنا بھول گیا یہاں تک کہ کھڑا ہو گیا تو وہ سجدہ میں چلا جائے۔

٦٥١- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا

(651) عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مرض کے متعلق مجھے بیان کریں گی۔ فرمایا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم

تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ بِاَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ قَالَ اَجْلِسَانِي اِلٰى جَنْبِهِ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ اَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ

ﷺ سخت بیمار ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا میرے لیے (کپڑے دھونے والے) ٹب میں پانی رکھو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے تعمیل ارشاد کیا اور آپ نے غسل فرمایا اور آپ نے (بمجید) کھڑا ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی، پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا میرے لیے پانی کا ٹب رکھو ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے غسل فرمایا پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا اور آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا میرے لیے پانی کا برتن (لگن) رکھو ہم نے تعمیل حکم کیا اور آپ بیٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر کھڑا ہونے کا ارادہ فرمایا۔ اور آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور لوگ مسجد میں بیٹھے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام رساں آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دے رہے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ نرم دل آدمی تھے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا امامت کے آپ زیادہ مستحق ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے ایام مرض میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے بذات خود افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے اور ان دونوں میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو ہماری طرف آنا شروع کیا تاکہ پیچھے ہٹ جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیں۔ انہوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ (عبیداللہ) کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے اور نبی اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبیداللہ کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور آپ سے کہا کیا میں آپ کو عرض نہ کروں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کی مرض کے متعلق مجھے بیان کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سناؤ تو میں نے آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام حدیث بیان کر دی اور آپ نے ذرا بھر بھی اس میں کسی شے کا انکار نہیں کیا مگر انہوں نے یہ کہا کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آدمی کا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ذکر کیا ہے۔ میں نے کہا نہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

٦٥٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا

(652) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر (حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں) نماز پڑھی اور آپ ہی تھے اور لوگوں نے (جو وہاں حاضر تھے) آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے ان کو بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام صرف اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب امام رکوع سے سر اٹھائے تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ، اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

٦٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(653) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر گئے جس سے آپ کے دایاں پہلو میں چوٹ آ گئی۔ آپ نے نمازوں میں سے کوئی (فرضی) نماز (ظہر یا عصر) پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے (شیخ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے شاگرد) حمیدی عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ نبی اکرم ﷺ کے اس قول جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ آپ کی پہلی بیماری سے متعلق ہے۔ پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی حالانکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور اصول موضوعہ سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل ہی معمول بہ ہوتا ہے اور وہ پہلے فعل کا ناسخ ہوتا ہے۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہ، شافعی، ثوری، ابوثور اور جمہور علماء

نے سلف کا ہے کہ قیام پر قدرت رکھنے والا بیٹھنے والے امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اس پر عمل مستقر ہے۔

بَابٌ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ أَنَسٌ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

باب 443: امام کے پیچھے کب سجدہ کرے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو

٦٥٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ بِهَذَا

(654) عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں مجھے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اور وہ جھوٹ بولنے والے نہیں اور سابقہ سے نفس کذب کی نفی ہو جاتی ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہم میں سے کوئی بھی اپنی پشت نہ جھکا تا یہاں تک کہ آپ سجدہ میں چلے جاتے اور اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔ ابو نعیم فضل بن دکین نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سلیمی سے ہم کو اس طرح بیان کیا۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

باب 444: جو شخص (نماز میں) امام سے پہلے (رکوع یا سجود سے) اپنا سر اٹھائے اس کا گناہ

٦٥٥- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

(655) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی (اس بات) سے ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنے سر (سجدہ) سے اٹھائے کہ خداوند عالم اس کا سر گدھے کا بنا دے یا اسے گدھے کا ہم شکل بنا دے۔

بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ

باب 445: غلام (یا اس سے نیچے) آزاد کردہ غلام کی امامت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ابو عمرو آپ کی امامت قرآن پاک سے دیکھ کر کرتا تھا اور ولد الزنا اور بدو اور اس غلام کی جسے احتلام نہ ہوتا کی امامت، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے قرآن کا زیادہ پڑھنے والا ہو اور غلام کو بلا عذر جماعت سے نہ روکا جائے۔

٦٥٦- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

(656) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی (مدینہ منورہ) میں تشریف آوری سے قبل جب پہلے مہاجرین عصبہ قباء

لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا

۶۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِىٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ

بَابٌ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الْاِمَامُ وَاَتَمَّ مَنْ خَلْفَهٗ

۶۵۸- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

بَابُ اِمَامَةِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ

وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِىِّ بْنِ خِيَارٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّىْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَائَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِىُّ قَالَ الزُّهْرِىُّ لَا نَرٰى

میں (ایک جگہ کا نام ہے) آئے تو سالم بن معقل ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام ان کی امامت کراتے تھے اور وہ ان سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے۔

(657) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام کی بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی حاکم بنا دیا جائے گویا کہ اس کا سر انگور کے خشک سیاہ دانے کی طرح ہو۔

باب 446: اگر امام نے اپنی نماز پوری نہ کی اور مقتدی نے پوری کر لی

(658) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر انہوں نے صحیح وقت میں پڑھائی اور (ارکان و شرائط، سنن پورے کیے) تو تمہارے لیے ثواب ہے اور اگر انہوں نے وقت میں تاخیر کی اور (ارکان اور شرائط و سنن صحیح ادا نہ کیے) تو تمہارے لیے (ثواب) ہے اور ان پر عتاب۔

باب 447: باغی اور بدعتی کی امامت کا حکم

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں (بدعتی کے پیچھے) نماز پڑھ لو اور بدعت کا گناہ اس پر ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں ہمیں محمد بن یوسف فریابی نے کہا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں عمرو بن عبدالرحمٰن اوزاعی نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے بیان کیا۔ وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ محبوس تھے اور ان سے کہا۔ آپ (مسلمانوں) کی ایک جماعت کے امام ہیں اور جو کچھ آپ کے ساتھ واقع ہوا یعنی (خوارج کا آپ پر خروج اور آپ کا محصور ہونا وغیرہ) یہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں اور ہمیں باغی (امام کنانہ میں بشر) نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں گناہ میں واقع ہونے کا خوف ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نماز لوگ جو عمل کرتے ہیں ان میں سے بہترین ہے اور جب لوگ بہتر عمل کریں تو بھی ان کے ساتھ اچھا عمل کر اور جب وہ برے عمل کریں (خواہ وہ اساءت قول میں یا عمل اور اعتقاد میں) تو ان کی برائی سے اجتناب کرو۔ زبیری محمد بن ولید ابوالہذیل شامی حمص کہتے ہیں محمد بن مسلم بن شہاب زہری کا کہنا ہے کہ بیجوے کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے (ابو

اَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ لَّابُدَّ مِنْهَا

۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ اسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ

بَابٌ يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً اِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

۶۶۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ اَوْ قَالَ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

بَابٌ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ اِلٰى يَمِيْنِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

۶۶۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَلٰى يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اٰتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ

عبدالمالک کہتے ہیں امام زہری کی مراد وہ ہیجڑہ ہے جو فعل لواطت کراتا ہے اور جو ہیجڑہ کلام کرنے اور چلنے میں فقط عورت کے مشابہ ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں) مگر باعث مجبوری۔

(659) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ (یہ اطاعت یا) حبشی کیلئے ہو گویا کہ اس کا سر انگور کے خشک سیاہ دانے کی طرح ہو۔

باب 448: جب امام اور مقتدی دونوں ہی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں پہلو کے برابر کھڑا ہو

(660) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بسر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء (مسجد) میں ادا کی اس کے بعد تشریف لائے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر آپ سو گئے پھر نیند سے بیدار ہوئے (تو وضو کیا اور نماز کی تکبیر تحریمہ کہی) تو آ کر آپ کے بائیں پہلو کھڑا ہو گیا اور آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ بعد ازاں آپ نماز (فجر) کیلئے باہر تشریف لے گئے۔

باب 449: جب کوئی شخص امام کے بائیں پہلو کھڑا ہو اور امام نے اسے اپنے دائیں جانب پھیر لیا تو امام و مقتدی دونوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی

(661) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا اور اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہی تشریف فرما تھے۔ آپ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر لیا اور آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے، پھر آپ کے پاس موذن آیا اور آپ (نماز کیلئے) باہر تشریف لے گئے اور نماز صبح پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا (عبداللہ بن وہب کہتے ہیں) عمرو بن

يَتَوَضَّأُ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَيْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِيْ كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ

حارث نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج سے بیان کی انہوں نے کہا مجھے اس سند کے ساتھ کریب نے بیان کی۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ يَّؤُمَّ ثُمَّ جَآءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ

باب 450: جب امام نے (ابتداء میں) امامت کی نیت نہ کی ہو پھر کچھ لوگ آ گئے تو امام ان کی امامت کرے (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کی نیت امامت مردوں کے حق میں شرط نہیں کیونکہ اس کے لیے مقتدی کی اقتداء لازم نہیں)

٦٦٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

(662) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ میں بھی نماز پڑھنے کے لیے آپ کے بائیں پہلو کھڑا ہو گیا آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابٌ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلّٰى

باب 451: جب امام نماز کو لمبا کر دے اور مقتدی کو کوئی ضروری حاجت ہو تو وہ (امام کی اقتداء یا اس کی نماز سے کلیۃً) نکلے اور اپنی نماز پڑھ لے

٦٦٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰى الْعِشَآءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَاَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ اَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو لَا اَحْفَظُهُمَا

حارث نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج سے بیان کی انہوں نے کہا مجھے اس سند کے ساتھ کریب نے بیان کی۔

بَابُ تَخْفِيْفِ الْاِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب 452: امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع و سجود کا پورا کرنا

٦٦٤- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ

(664) ابومسعود بدری انصاری عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ

بَابٌ اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ

۶۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ

بَابٌ مَّنْ شَكَا اِمَامَهٗ اِذَا طَوَّلَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُهٗ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ كَانَ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَمَنْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ

۶۶۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ

ہیں۔ ایک شخص (انصار کا ایک لڑکا) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز صبح کی جماعت سے اس لیے وہاں جاتا ہوں کہ فلاح (ابی بن کعب) نماز لمبی کر دیتا ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن سے وعظ و نصیحت میں زیادہ غضبناک نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا تم میں (وہ ہیں) جو لوگوں کو متنفر کرتے ہیں لہٰذا تم میں جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ ان میں مریض، عمر رسیدہ اور صاحب حاجت لوگ بھی ہوتے ہیں۔

باب 453: جب کوئی شخص بذات خود اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے اسے لمبا کر لے

(665) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کیونکہ ان لوگوں میں کمزور، بیمار اور عمر رسیدہ بھی ہیں اور جب تم میں سے کوئی بذات خود اکیلے نماز پڑھے تو جس قدر چاہے اسے لمبا کر لے۔

باب 454: جس نے اپنے امام کی شکایت کی جبکہ اس کا امام نماز کو لمبا کرے اور یہ کہ مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی نے اپنے بیٹے (منذر بن ابواسید) سے کہا اے میرے بیٹے تم نے ہماری نماز لمبی کر دی

(666) ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری، بدری روایت کرتے ہیں ایک آدمی (انصار کا ایک غلام) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں فجر کی نماز جماعت سے اس لیے رہ جاتا ہوں کہ فلاح (ابی بن کعب) نماز بہت لمبی کر دیتے ہیں۔ (ابو مسعود کہتے ہیں) میں نے کسی جگہ اس دن سے زیادہ آپ کو غضبناک نہیں دیکھا، پھر فرمایا اے لوگو، تم میں سے (کچھ ایسے ہیں) جو لوگوں کو متنفر کرنے والے ہیں اور تم میں سے کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ (نماز میں) تخفیف کرے کیونکہ اس کے پیچھے بیمار، بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔

(667) محارب بن دثار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے فرماتے سنا ایک شخص (حرام بن ملحان یا حزم بن ابی کعب یا سلیم بن حبان) دو اونٹ پانی سے بھرے ہوئے لا رہا تھا۔ رات کا اندھیرا ہو گیا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

جَنَحَ اللَّيْلُ فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي فَبَرَّكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَوْ قَالَ أَفَاتِنٌ أَنْتَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ قَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ

نماز پڑھتے پایا۔ اپنے اونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف آیا۔ آپ نے (نماز عشاء) میں سورہ بقرہ یا حدیث کے ایک راوی کا شک ہے) سورہ نساء (پڑھنا شروع کر دی) وہ شخص (اثنائے نماز) چلا گیا اس شخص کو خبر پہنچی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے تکلیف پہنچی ہے۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے یا لوگوں کو متنفر کرنے والے ہو۔ آپ نے یہ تین دفعہ فرمایا۔ بھلا تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور والشمس وضحها اور والیل اذا یغشی میں سے کوئی سورت کیوں نہیں پڑھی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، بیمار اور صاحب حاجت نماز پڑھ رہے ہیں۔ شعبہ بن حجاج کہتے ہیں میرے گمان میں یہ جملہ (فانه یصلی وراءك) حدیث میں داخل ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن مسروق اور سعد بن کدام اور ابو اسحاق شیبانی نے بھی روایت کیا ہے اور عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن مقسم اور ابو الزبیر نے بھی اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس میں اس طرح کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء میں سورہ بقرہ پڑھی اور اعمش نے محارب بن دثار سے شعبہ کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ الْإِيجَازِ فِي الصَّلٰوةِ وَإِكْمَالِهَا

باب 455: نماز میں اختصار اور ارکان نماز کو پورا کرنا (یعنی نماز میں اختصار کے باوجود ارکان نماز کو پورا کرنا)

٦٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا

(668) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مختصر پڑھتے (لیکن) ارکان نماز کو پورا کرتے۔

بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

باب 456: جو شخص بچے کے رونے کے وقت نماز کو مختصر کرے

٦٦٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلٰوةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَبَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

(669) ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں اور بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اور یہ ناپسند سمجھتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔ بشر بن بکیر اور عبداللہ بن مبارک نے ولید بن مسلم کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے اور بقیہ بن ولید کلاعی نے اوزاعی سے ولید بن مسلم کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے۔

٦٧٠- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ

(670) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے نبی اکرم ﷺ سے ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی اور آپ کا یہ حال تھا کہ نماز میں بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے کہیں اس کی ماں کو پریشانی نہ ہو (اور بچے کے رونے کی وجہ سے ماں کا دل نماز سے ہٹ نہ جائے)

٦٧١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ

(671) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں نماز لمبی پڑھوں اور جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں بچے کے رونے سے ماں کس قدر تکلیف محسوس کرتی ہے۔

٦٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ فَاُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(672) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں نماز لمبی پڑھوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ بچے کے رونے سے ماں کس قدر پریشانی محسوس کرتی ہے۔

بَابٌ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ اَمَّ قَوْمًا

باب 457: جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ دوسرے لوگوں کی امامت کرے

٦٧٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُّصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ

(673) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے بعدازاں اپنی قوم کے پاس جاتے اور ان کو نماز پڑھاتے۔

بَابٌ مَّنْ اَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ

باب 458: جو شخص امام کی تکبیر لوگوں کو سنائے یعنی (مکبر)

٦٧٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَتَاهُ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا

(674) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی وہ بیماری جس بیماری میں آپ نے وفات پائی۔ (اس بیماری میں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس نماز کی اطلاع دینے آئے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے

بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ قُلْتُ إِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَقُلْتُ مِثْلَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَصَلّٰى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الْاَرْضَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ

ہوں گے تو (رقت قلب کی وجہ سے) وہ روتے رہیں گے اور قراءت نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ میں نے پہلے کی طرح عرض کیا آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی (مصر کی عورتوں کی طرح) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی اور نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے سہارے کے درمیان باہر تشریف لائے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین پر خط کھینچتے جا رہے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ (اپنی جگہ کھڑے ہو کر) نماز جاری رکھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹے اور نبی اکرم ﷺ آپ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے تھے، محاضر نے اعمش سے عبداللہ بن داؤد کی متابعت میں اس طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَيَاْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَاْمُوْمِ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

باب 459: اس شخص کا (حکم) جو امام کی اقتداء کرے اور لوگ اس مقتدی جو امام کی اقتداء میں اقتداء کریں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے فرمایا تم میری اقتداء کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں چاہئے کہ وہ تمہاری اقتداء کریں

٦٧٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهُ مَتٰى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ

(675) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں اور جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے (تو بوجہ رقت قلب اور گریہ) لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے (تو بہتر ہوتا) آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ سے کہو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب آدمی ہیں اور وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قراءت نہیں سنا سکیں گے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے (تو بہتر ہوتا) آپ نے فرمایا بلاشبہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی (زنان مصر کی طرح) حضرت

خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے بذات خود کچھ افاقہ محسوس کیا اور دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے (اور مسجد کی طرف چل پڑے) اور آپ کے دونوں پاؤں زمین میں خط کھینچتے جا رہے تھے یہاں تک آپ مسجد میں داخل ہوئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ سنی تو آگے ہوئے تاکہ پیچھے ہٹیں اور نبی اکرم ﷺ نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا (پیچھے نہ ہٹیں اپنی جگہ کھڑے رہیں) نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں پہلو بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز میں اقتداء کر رہے تھے۔

بَابٌ هَلْ يَاْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ

باب 460: جب امام کو نماز میں شک پڑ جائے (کیا ایک پڑھی یا دو رکعت وغیرہ) تو کیا امام مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے

٦٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

(676) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ذوالیدین نے آپ سے کہا کہ نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) کہا کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض ہاں (وہ سچ کہہ رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (اور باقی ماندہ) دوسری دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے سلام پھیرا اور تکبیر کہی اور سجدہ سہو مثل سجدہ نماز یا اس سے تھوڑا لمبا ادا کیا۔

٦٧٧- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

(677) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پھر آپ نے (اور) دو رکعتیں پڑھ لیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد (سہو) کے دو سجدے ادا کیے۔

بَابٌ اِذَا بَكٰى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ سَمِعْتُ

باب 461: جب امام نماز میں رو پڑے تو کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب ذکر جہنم یا خشیت الٰہی کی وجہ سے

نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ)

۶۷۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

روئے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ عبداللہ بن شداد بن الہاد کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی اور میں صفوں کے آخر میں تھا وہ "انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ" کی تلاوت فرما رہے تھے

(678) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (ایام) مرض میں فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آپ سے عرض کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے وہ لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ بسبب گریہ لوگوں کو قراءت نہیں سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو تم حضرت یوسف علیہ السلام کی صواحب ہو یعنی (مصر کی عورتوں کی طرح) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے آپ سے کبھی بھلائی نصیب نہیں ہوئی۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

باب 462: نماز کیلئے اقامت کے وقت اور اقامت سے فارغ ہونے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے صفوں کا سیدھا کرنا

۶۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

(679) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کی قسم) تم اپنی صفوں کو ضرور درست کرو یا اللہ تعالیٰ تمہارے مونہوں کو (قبلہ) کے مخالف پیچھے پھیر دے گا۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

(680) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم صفیں درست کرو بلاشبہ میں تمہیں اپنے پشت کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

بَابُ اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

۶۸۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ

بَابُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۶۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ الْغَرِقُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْمَطْعُوْنُ وَالْهَدِمُ وَقَالَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَّلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوْا

بَابُ اِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

۶۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ

۶۸۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

باب 463: صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا

(681) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ جماعت کھڑی ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا اپنی صفیں درست کرو اور باہم ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو۔ بے شک میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

باب 464: پہلی صف کی فضیلت

(682) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء یہ ہیں جو پانی میں ڈوب کر مر جائے اور پیٹ کی مرض سے مر جائے، طاعون سے مر جائے، دیوار کے نیچے دب کر مر جائے اور اگر یہ لوگ جان لیتے اول وقت کی کیا فضیلت ہے تو اس کی طرف دوڑ کر آتے اور اگر جان لیتے عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت) میں کتنا ثواب ہے تو ان دونوں نمازوں میں شامل ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جان لیتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو وہ قرعہ اندازی کر کے (پہلی صف حاصل کرتے)

باب 465: صف درست کرنا درحقیقت نماز کے اکمال واتمام میں سے ہے

(683) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا امام صرف اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور نماز میں صف کو درست کرو کیونکہ صف کا درست کرنا نماز کا حسن ہے۔

(684) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں فرمایا اپنی صفیں درست کرو کیونکہ صفوں کا درست کرنا نماز کے قیام میں شامل ہے۔

بَابُ اِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمَّ الصُّفُوْفَ

٦٨٥- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا اَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمٍ عَهِدْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْكَرْتُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّكُمْ لَا تُقِيْمُوْنَ الصُّفُوْفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِيْنَةَ بِهٰذَا

باب 466: جو صفیں مکمل نہیں کرتے ان پر کتنا گناہ ہے

(685) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ (بصرہ) سے مدینہ طیبہ آئے تو ان سے کہا گیا، دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے تم نے کون سے بات خلاف عہد پائی، انہوں نے کہا میں نے تو اس کے خلاف تم سے کوئی بات نہیں پائی مگر یہ کہ تم (نماز میں) صفیں درست نہیں کرتے۔ عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے اس طرح روایت کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ہم لوگوں کے پاس آئے، پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَاَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهٗ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ

٦٨٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ

باب 467: صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑا ہونا، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے ہم میں ہر آدمی اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا

(686) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اپنی صفوں کو درست کرو، میں اپنی پشت کے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے قدم اپنے ساتھی کے قدم ساتھ ملائے ہوئے ہوتا تھا۔

بَابُ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَهُ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰى يَمِيْنِهٖ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ

٦٨٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

باب 468: جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے دائیں جانب لے آئے تو مقتدی کی نماز (اور امام کی نماز) فاسد نہیں ہوگی

(687) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا سر میرے پیچھے سے پکڑ لیا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا اور آپ نے نماز پڑھی اور آپ کے پاس موذن آیا اور آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

بَابُ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُوْنُ صَفًّا

۶۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

باب 469: اکیلی عورت ایک صف ہے (مراد یہ ہے کہ عورت مردوں کی صف میں کھڑی نہ ہو بلکہ تنہا کھڑی ہو اور اس کا تنہا کھڑے ہونا صف کے حکم میں ہے)

(688) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں اور ایک یتیم (ضمیرہ بن ابوضمیرہ) نے ہمارے گھر کے اندر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے (تنہا) کھڑی تھیں۔

بَابُ يَمِيْنَةِ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامِ

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُمْتُ لَيْلَةً اُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ اَوْ بِعَضُدِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ مِنْ وَّرَائِيْ

باب 470: اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے دائیں جانب اور مسجد کی دائیں جہت کھڑا ہو

(689) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ میں ایک رات نماز پڑھنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے میرا ہاتھ یا بازو پکڑا یہاں تک کہ مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہا میرے پیچھے سے آؤ۔

بَابٌ اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَهْرٌ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ يَاْتَمُّ بِالْاِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ اَوْ جِدَارٌ اِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الْاِمَامِ

باب 471: جب امام اور مقتدیوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو (کیا مقتدی کی اقتداء جائز ہے)

حضرت حسن بصری کہتے ہیں اگر تیرے اور امام کے درمیان (چھوٹی) نہر ہو تو امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابومجلز لاحق بن حمید بن سعید بصری تابعی فرماتے ہیں امام کی اقتداء کرے اگرچہ ان دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ وہ امام کی تکبیر سن رہا ہو۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهٗ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ

(690) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک میں رات کی نماز ادا فرماتے تھے اور حجرہ کی دیوار چھوٹی تھی اور لوگوں نے (رات کی تاریکی میں دور سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ کی نماز کے ساتھ اقتداء کرتے ہوئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رات بھی کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ انہوں نے ایسا دو یا تین راتیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور مکان سے نماز

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

کے لئے تشریف لائے ہی نہیں اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ اس طرح رات کی نماز (تہجد) تم پر فرض نہ کر دی جائے۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب 472: رات کی نماز کا بیان

۶۹۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهٗ بِاللَّيْلِ فَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَصَلَّوْا وَرَآنَهٗ

(691) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی دن کے وقت اس کو بچھاتے اور رات کے وقت اپنے اور غیر کے درمیان اس کو پردہ بنا لیتے اور کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے انہوں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔

۶۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(692) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں ایک حجرہ بنایا۔ بسر بن سعید کہتے ہیں میرے خیال میں وہ چٹائی کا تھا اور اس میں آپ نے چند راتیں نماز پڑھی اور آپ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دی اور جب آپ کو ان کا علم ہوا تو آپ بیٹھ رہے اور ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

بَابُ اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب 473: نماز شروع کرنے کے ساتھ تکبیر تحریمہ کا واجب ہونا

۶۹۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآئَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا

(693) حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور (گر پڑے) آپ کی دائیں جانب مجروح ہوئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن آپ نے نمازوں میں سے کوئی نماز ہمیں پڑھائی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے نماز پڑھ لی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تم بھی اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو۔

۶۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

(694) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے اور مجروح ہوئے اور آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہیں یا فرمایا امام فقط اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تم بھی اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔

۶۹۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

(695) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ امام صرف اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مَعَ الْاِفْتِتَاحِ سَوَاءً

باب 474: تکبیر اولیٰ میں نماز میں شروع ہونے کے ساتھ ہاتھوں کا اٹھانا اس حال میں کہ رفع الیدین، افتتام کے ساتھ مساوی ہے

۶۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

(696) سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح سے اٹھاتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد دونوں کہتے اور سجدہ میں اس طرح نہ کرتے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ

باب 475: جب تکبیر تحریمہ کہے اور جب رکوع کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کا اٹھانا

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

(697) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے

قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے کندھوں کے برابر ہوتے اور جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدہ میں اس طرح نہ کرتے۔

۶۹۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰكَذَا

(698) ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مالک بن حویرث بن ہشیم لیثی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ تکبیر تحریمہ کہتے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا۔

بَابٌ اِلٰى اَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

باب 476: نمازی نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے ابو حمید عبدالرحمٰن بن سعد الساعدی اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ہاتھوں کو) اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا

۶۹۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ

(699) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز کی تکبیر تحریمہ کہی اور جس وقت اللہ اکبر کہا دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کو اپنے کندھوں کے برابر کر لیا اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اس طرح کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو اس طرح کیا اور ربنا ولک الحمد کہا اور جب آپ سجدہ میں جاتے اس وقت اور جب سجدے سے سر اٹھاتے اس وقت اس طرح نہ کرتے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب 477: جب دو رکعت پڑھ کر (تشہد کے بعد) کھڑا ہو تو نمازی کا دونوں ہاتھ اٹھانا

۷۰۰- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا

(700) عبیداللہ بن عمر بن حفص، نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر) سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہونے کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو

قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر (تشہد کے بعد) کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ (عبدالاعلیٰ السامی بصری) کہتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع ہے۔ (لیکن ابوداؤد کے نزدیک اور دار قطنی کے نزدیک موقوف ہے رفع صحیح نہیں اس طرح اسماعیلی اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے اس کے مرفوع ہونے میں خطا کی ہے) اس حدیث کو حماد بن مسلم نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ نیز اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے ایوب سختیانی اور عقبہ بن موسیٰ سے مختصراً روایت کیا ہے۔

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

باب 478: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يُنْمٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِي

(701) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ آدمی نماز میں دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، ابوحازم سلمہ بن دینار کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ سہل بن سعد نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 479: نماز میں خشوع

۷۰۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

(702) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا دیکھنا اس جگہ ہے (یعنی قبلہ) اللہ کی قسم تمہارے رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں اور بلاشبہ تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۷۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

(703) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا رکوع اور سجود پورا کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور بہت دفعہ فرمایا اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ جب تم رکوع کرتے یا سجدہ کرتے ہو۔

بَابُ مَا يُقْرَءُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب 480: نمازی تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے یا (کیا کہے)

۷۰۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

(704) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اپنی نماز کو الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے تھے۔ (بالحمد میں دال کا ضمہ اعراب حکائی کی وجہ سے ہے)

۷۰۵- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَائَةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَائَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

(705) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تکبیر اولی اور قراءت کے درمیان ذرا خاموش رہتے۔ ابوزرعہ عمرو بن جریر بجلی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اسکاتہ) کے بدل یہ فرمایا (ھنیۃ) یعنی تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر قربان ہوں۔ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے ہیں (تو اس وقفہ میں آپ کیا کہتے) آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ مجھے گناہوں سے اس قدر دور کردے جس قدر مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہے یا اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولوں سے دھودے۔

بَابٌ

باب 481: (یہ باب ترجمہ سے خالی ہے)

۷۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَاْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ وَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَاْنُ

(706) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی تو آپ نے قیام لمبا فرمایا اور پھر رکوع کو بھی لمبا کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا اور اس کو لمبا کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا اور سجدے کو لمبا فرمایا۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور سجدہ کو لمبا فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا اور رکوع کو طویل کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور رکوع طویل کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا پھر طویل سجدہ فرمایا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا جنت میرے قریب کردی گئی یہاں تک کہ اگر میں دلیری کرتا تو جنت کے انگور میں سے ایک خوشہ انگور توڑ کر تمہارے پاس لاتا اور جہنم بھی میرے قریب کی گئی۔ میں نے عرض کیا اے رب میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھتا ہوں ایک عورت ہے۔ نافع بن عمر کہتے ہیں میرے خیال میں عبداللہ بن عبدالرحمن ابن (ابوملیکہ زہیر بن عبداللہ

هٰذِهٖ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا اَطْعَمَتْهَا وَلَا اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَبٰيِٕثِ الْاَرْضِ اَوْ خَشَاشِ

تمیمی) نے کہا اس عورت کو بلی اپنے پنجوں سے مجروح کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا اس عورت کو کیا ہوا۔ لوگوں نے کہا اس نے ایک بلی باندھ رکھی تھی جو بھوک کی وجہ سے مر گئی، نہ اسے (خود) کھلاتی اور نہ ہی اس کو چھوڑتی کہ وہ خود کھالے۔ نافع بن عمر کہتے ہیں میرے گمان میں (ابن ابی ملیکہ) نے کہا تھا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَرَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ

باب 482: نماز میں، نمازی کا امام کی طرف دیکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نماز کسوف میں (یعنی نماز پڑھنے کے بعد) فرمایا میں نے جہنم دیکھا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا

۷۰۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ

(707) ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ روایت کرتے ہیں ہم نے خباب بن ارت ابو عبداللہ تمیمی سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر وعصر میں کچھ پڑھتے تھے۔ اس نے کہا ہاں (پڑھتے تھے) ہم نے کہا تم نے کس طرح پہچانا کہ وہ پڑھتے تھے فرمایا آپ کے داڑھی مبارک ہلنے کی وجہ سے۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ

(708) ابو اسحاق عبداللہ بن عمرو سبیعی روایت کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن یزید سے خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں ہمیں براء بن عازب اور وہ جھوٹ بولنے والے نہیں (سابقہ نفس کذب کی نفی کو مستلزم ہے) نے بیان کیا صحابہ کرام جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیتے۔

۷۰۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا

(709) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ نے نماز کسوف پڑھی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو اپنی جگہ کھڑے ہوئے کوئی چیز پکڑتے ہوئے دیکھا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ پیچھے ہٹے، آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا تو میں نے اس سے انگور کا خوشہ لینا چاہا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم اس سے جب تک دنیا باقی رہتی کھاتے رہتے۔

۷۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ

۷۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

بَابُ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۷۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ

۷۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ

بَابٌ هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ وَقَالَ سَهْلٌ الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاَى النَّبِيَّ

(710) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی اس وقت جو تمہیں نماز پڑھائی قبلہ کی اس دیوار پر جنت و نار کی ہو بہو تصویریں بنی ہوئی دیکھیں، خیر و شر میں آج جیسا دن میں نے نہیں دیکھا، یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا۔

باب 483: نماز میں آسمان کی جہت کی طرف نظر اٹھانا

(711) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں (آسمان کی طرف نظر اٹھانے کے متعلق) آپ نے سخت کلام فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ان لوگوں کو اس سے باز آجانا چاہئے ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی (یعنی اندھے ہو جائیں گے)

باب 484: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

(712) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ یہ ایک فریب سے جھپٹ کر اچک لینا ہے اور شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔

(713) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمبل میں جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے نماز پڑھی پھر فرمایا اس نے مجھے مشغول کر دیا ہے (یعنی نماز میں کمال حضور سے غافل کر دیا ہے) اس کو ابو جہم (عامر بن حذیفہ عدوی) کے پاس لے جاؤ اور اس سے انبجان (ایک جگہ کا نام) کی بنی ہوئی (سادہ اور موٹی) چادر لا دو۔

باب 485: کیا نمازی نماز میں کسی حادثہ کے لاحق ہونے کی وجہ سے (مثلاً دیوار گرنے کا خوف یا سانپ درندے کا اس کی طرف آنا وغیرہ) یا کسی چیز کو (اپنے سامنے یا دائیں بائیں) دیکھے یا قبلہ کی (جہت) میں تھوکے تو ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے۔

سہل بن مالک انصاری فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (نماز میں) اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منہ کی طرف پھیرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔

۷۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَخَمَّنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ

(714) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ (کی دیوار) میں تھوک (کھنگار) دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے نماز پڑھا رہے تھے اور اس کو کھرچ دیا پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز میں ہوتا ہے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے اور کوئی بھی نماز میں اپنے سامنے ہرگز نہ تھوکے۔ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ اور عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے روایت کیا۔

۷۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ فَظَنَّ اَنَّهُ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِي صَلَاتِهِمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ فَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

(715) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان نماز فجر میں تھے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ سامنے تشریف لائے۔ اس حال میں کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ صحابہ کو دیکھا کہ وہ صفوں میں تھے۔ آپ خوشی سے مسکرانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل واپس پلٹے۔ تاکہ آپ صف کی طرف پہنچ جائیں اور گمان کیا نبی اکرم ﷺ باہر نکلنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے قصد کیا کہ وہ اپنی نماز کے فساد میں (بوجہ رویت نبی ﷺ اور آپ کے تندرست ہونے کی خوشی میں) فتنہ میں پڑ جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ نیچے گرا دیا اور آپ نے اس دن کے آخر میں وفات پائی۔

بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيْهَا وَمَا يُخَافَتُ

باب 486: امام اور مقتدی کیلئے تمام نمازوں میں مقیم ہو یا سفر میں اور جن نمازوں میں بآواز قراءت کی جاتی ہو اور جن میں آہستہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے

(یہ حکم اس وقت ہے جب وہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو اگر امام کی اقتداء میں ہے تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کیلئے کافی ہے۔ احقر نے اس مسئلہ پر نہایت مدلل ومفصل کتاب (قراءت خلف الامام کا حکم) لکھی ہے اس کا مطالعہ فرمائیں آپ کو اس مسئلہ کی تفصیل ملے گی۔)

۷۱۶- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا

(716) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا (اور ان کی جگہ) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حکم بنایا۔ (شکایت کی تفسیر یہ ہے) کہ کوفہ والوں نے بہت سی شکایات کیں اور ان میں سے ایک شکایت یہ تھی حضرت

اِسْحَاقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ فَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِيْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ قَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

سعد بن ابی وقاص نماز صحیح نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس ایک آدمی (محمد بن مسلم) بھیجا (وہ آپ کو لے کر حاضر ہو گیا) آپ نے فرمایا اے ابو اسحاق (سعد بن ابی وقاص کی کنیت ہے) ان لوگوں کا گمان ہے کہ آپ نماز صحیح نہیں پڑھاتے۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا اللہ کی قسم میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں ذرا بھر بھی کمی نہیں کرتا۔ میں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو میں پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو اسحاق تمہارے متعلق یہی گمان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے ساتھ ایک آدمی یا زیادہ (محمد بن مسلم، عبداللہ بن ارقم یا عمرو بن سعد) کوفہ کی طرف بھیجے، کہ وہ اہل کوفہ سے ان کے متعلق پوچھیں۔ انہوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی جس میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق نہ پوچھا ہو اور سب آپ کی تعریف ہی کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بنی عبس کی ایک مسجد میں گئے (اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کیفیت معلوم کی) تو ان میں سے ایک شخص جس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا ہے اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا جب تم نے قسم دی (تو میں کہنے پر مجبور ہوں) کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کبھی کسی لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے اور نہ ہی مال غنیمت کو برابر پر تقسیم کرتے تھے اور نہ ہی مقدمات میں انصاف کرتے (ان تین تہمتوں کے عوض) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تین بددعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے اور صرف دکھلاوے کیلئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تنگدستی بھی لمبی فرما اور اس کو فتنوں میں مبتلا فرما (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا میں فتنوں میں مبتلا ایک بوڑھا آدمی ہوں۔ مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی۔ عبدالمالک بن عمیر (حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں۔ میں نے اس کے بعد اس کو دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں۔ وہ راستوں میں نوجوان لڑکیوں کو چھیڑتا اور آنکھوں سے ان کو اشارے کرتا۔

۷۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(717) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز (کامل) نہیں جو (سورہ) فاتحہ نہ پڑھے۔

۷۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

(718) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی

عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ يُصَلِّيْ كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا

اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص (خلاد بن رافع) مسجد میں آیا اور وہ نماز پڑھنے لگا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاؤ اور نماز (دوبارہ) پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس لوٹا اور نماز پڑھی جس طرح نبی اکرم ﷺ نے پڑھی تھی، پھر آیا اور نبی اکرم ﷺ کو سلام دیا۔ آپ نے پھر فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی (آپ نے تین بار اس طرح فرمایا) اس شخص نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے (نماز پڑھنا) سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو تکبیر تحریمہ کہے۔ پھر جو بھی قرآن آسانی سے پڑھ سکو وہ پڑھو، پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر، پھر رکوع سے کھڑا ہو اور اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو۔ پھر سجدہ کر اور اطمینان سے سجدہ کر، پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا اور اپنی تمام نمازوں میں (فرض ہوں خواہ نفل) اس طرح کر۔

بَابُ الْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب 487: نماز ظہر میں قراءت

۷۱۹- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتِيْ الْعِشَآءِ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ

(719) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں (اہل کوفہ) کو رسول اللہ ﷺ کی طرح ان کے آخری حصہ کی دو نمازیں (ظہر اور عصر) پڑھاتا تھا اور ان میں ذرا بھر بھی کمی نہیں کرتا تھا۔ پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا اور دوسری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تمہارے ساتھ یہی گمان تھا۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

(720) حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور اس کے ساتھ دو سورتیں بھی (ملا کر) پڑھتے تھے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی اور کبھی کبھی ایک آیت سنا دیتے تھے اور نماز عصر میں سورہ فاتحہ پڑھتے اور دو سورتیں بھی (اس کے ساتھ ملاتے) اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور فجر کی نماز کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت مختصر کرتے تھے۔

۷۲۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ

(721) ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہم نے خباب

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ سَاَلْنَا خَبَّابًا اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِاَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِهٖ

بَابُ الْقِرَائَةِ فِی الْعَصْرِ

۷۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَائَتَهٗ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِهٖ

۷۲۳- حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا

بَابُ الْقِرَائَةِ فِی الْمَغْرِبِ

۷۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهٗ وَهُوَ یَقْرَاُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ ذَکَّرْتَنِیْ بِقِرَائَتِکَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِهَا فِی الْمَغْرِبِ

۷۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ قَالَ لِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَکَ تَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ بِطُوْلَی الطُّوْلَیَیْنِ

بَابُ الْجَهْرِ فِی الْمَغْرِبِ

۷۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ

بن ارت سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے۔ خباب نے کہاں ہاں، ہم نے کہا تم نے کیسے معلوم کرلیا۔ خباب کہتے ہیں آپ کی داڑھی مبارکہ کے ہلنے کی وجہ سے۔

باب 488: عصر کی نماز میں قراءت کا حکم

(722) ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے خباب بن ارت سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نماز ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے۔ خباب نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے کیسے آپ کی قرأت کو پہچان لیا۔ انہوں نے کہا آپ کی داڑھی مبارکہ ہلنے کی وجہ سے۔

(723) حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سے سورفاتحہ پڑھتے اور (ہر رکعت میں) ایک ایک سورت پڑھتے اور کبھی کبھی ہم کو ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔

باب 489: مغرب کی نماز میں قراءت

(724) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ام الفضل (والدہ ابن عباس) نے سنا اور وہ (ابن عباس) المرسلات عرفا پڑھ رہے تھے۔ ام الفضل نے کہا اے میرے بیٹے تم نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہ وہ آخری سورت ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

(725) مروان بن حکم روایت کرتے ہیں۔ مجھے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تجھے کیا ہوا نماز مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا وہ لمبی سورتیں پڑھتے تھے۔

باب 490: مغرب کی نماز میں بآواز بلند پڑھنا

(726) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں والطور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَآءِ

۷۲۷- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

۷۲۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَآءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الْعِشَآءِ بِالسَّجْدَةِ

۷۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي الْعِشَآءِ

۷۳۰- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فِي الْعِشَآءِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ اَوْ قِرَائَةً

بَابُ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ

۷۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

پڑھتے سنا ہے۔

باب 491: عشاء کی نماز میں باآواز بلند پڑھنا

(727) حضرت ابو رافع نفیع الصائغ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ نے (سورہ) ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے ان سے کہا یعنی (سجدہ تلاوت) کے حکم کے متعلق پوچھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (اسی جگہ) سجدہ تلاوت کیا ہے اور ہمیشہ سجدہ تلاوت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جاملوں (یعنی موت تک)

(728) حضرت عدی بن ثابت انصاری کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپ نے عشاء کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں (سورہ) ''والتین والزیتون'' پڑھی۔

باب 492: عشاء کی نماز میں سجدہ تلاوت والی سورت پڑھنا

(729) حضرت ابو رافع نفیع الصائغ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ نے (سورہ) ''اذا السماء انشقت'' پڑھی اور سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے پوچھا اس (سجدہ تلاوت) کا کیا حکم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا ہے اور میں ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ آپ سے جاملوں۔

باب 493: نماز عشاء میں قراءت کرنا

(730) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز عشاء (سورہ) ''والتین و الزیتون'' پڑھتے سنا اور میں نے آپ سے کسی کی اچھی آواز یا تلاوت نہیں سنی۔

باب 494: نمازی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرے اور آخری دو رکعتوں میں قراءت چھوڑ دے

(731) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر

عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ لَقَدْ شَكَوْكَ فِی كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَلَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ظَنِّیْ بِكَ

فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اہل کوفہ نے ہر معاملہ میں تمہاری شکایت کی حتی کہ نماز کی بھی شکایت کی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا بہرحال میں پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا تھا۔ دو دو رکعتوں میں قراءت چھوڑ دیتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ اقتداء (یعنی پیروی کی ہیں) تقصیر نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ تیرے ساتھ بدظن یا میرا تمہارے ساتھ یہ ہی ظن تھا۔

بَابُ الْقِرَائَةِ فِی الْفَجْرِ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّوْرِ

باب 495: نماز فجر میں قراءت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (نماز فجر) میں سورہ والطور پڑھی

۷۳۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَیَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَیَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَلَا یُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَیَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَیَعْرِفُ جَلِیْسَهٗ وَكَانَ یَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ اَوْ اِحْدٰهُمَا مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ

(732) سیار بن سلامہ ابوالمنہال کہتے ہیں میں اور میرا باپ (سلامہ) حضرت ابوبرزہ فضلہ بن عبید اسلمی کے پاس گئے اور ہم نے ان سے نماز کے اوقات پوچھے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نماز ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر اس وقت کہ آدمی نماز پڑھنے کے بعد مدینہ کے آخری کنارہ سے واپس لوٹ جاتا اور سورج ابھی روشن ہوتا۔ سیار بن سلامہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں انہوں نے نماز مغرب کے متعلق کیا فرمایا۔ اور نماز عشاء میں رات کے تیسرے حصہ تک تاخیر کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور نماز عشاء سے قبل سونا اور اس کے بعد دنیاوی باتیں کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور صبح کی نماز اس وقت پڑھتے کہ آدمی (نماز پڑھ کر) واپس ہوتا تو وہ اپنے ساتھی کو پہچان لیتا تھا اور آپ فجر کی دونوں رکعتوں یا ان میں سے ایک میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک کے درمیان (آیات) پڑھتے تھے۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ یُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَاَتْ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ

(733) عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا۔ ہر نماز میں قراءت کی جائے (یعنی میری ذمہ قرآن پڑھانا واجب ہے) اور جس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنایا وہ ہم تم کو سناتے ہیں اور جس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے اخفا فرمایا ہم بھی تم سے آہستہ پڑھتے ہیں۔ یعنی (جن نمازوں میں آپ نے باواز بلند قراءت فرمائی اور جن نمازوں میں آہستہ ہم اس طرح کرتے ہیں) اور اگر تم سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو (سورہ فاتحہ) ہی کافی ہے اور اگر زیادہ (قرآن مقدس) پڑھ لو تو وہ بہتر ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَائَةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی

باب 496: فجر کی نماز میں باواز بلند پڑھنا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَيَقْرَأُ بِالطُّوْرِ

۷۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ وَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا (اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ

۷۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ

(734) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ کرتے ہوئے نکلے۔ ان دنوں شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی مانع واقع ہو چکا تھا اور ان پر آگ کے شعلوں کی مار پڑتی تھی۔ شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے، قوم سے کہا تمہیں کیا ہو گیا۔ انہوں نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی مانع واقع ہو چکا ہے اور ہم پر آگ کے شعلوں کی مار پڑتی ہے۔ قوم نے کہا جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان مانع واقع ہوا ہے وہ کوئی نیا حادثہ ہے زمین کے مشارق و مغارب میں پھیل جاؤ اور دیکھو وہ حادثہ کون سا ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوا ہے ان سے جو شیاطین تہامہ کی طرف گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف لوٹے اور آپ بطن نخلہ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) میں ٹھہرے (حالانکہ) آپ بازار عکاظ کا قصد کیے ہوئے تھے اور (اس جگہ) آپ اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیاطین نے (فجر کی نماز) میں قرآن معظم کو سنا اور کان لگا کر خاموشی سے سنا اور کہنے لگے اللہ کی قسم یہی ہے وہ شے جو ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ اس جگہ سے اس وقت اپنی قوم کے پاس لوٹے اور اپنی قوم سے کہنے لگے۔ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے (سورہ جن آیت 1,2) اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر آیت کریمہ نازل فرمائی "قل اوحی الی" اور جو آپ کی طرف وحی کی گئی وہ صرف جنوں کی باتیں تھیں۔

(735) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں جن نمازوں میں قراءت با آواز بلند پڑھنے کا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا نبی اکرم ﷺ ان میں جہر فرماتے اور جن نمازوں میں قراءت آہستہ پڑھنے کا حکم دیا گیا آپ ان میں آہستہ پڑھتے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (سورہ مریم آیت 64) اور بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ (سورہ احزاب آیت 21)

باب 497: ایک رکعت میں دو سورتوں کا جمع کرنا

فِي الرَّكْعَةِ وَالْقِرَائَةِ بِالْخَوَاتِيْمِ

وَبِسُوْرَةٍ قَبْلَ سُوْرَةٍ وَبِاَوَّلِ سُوْرَةٍ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الصُّبْحِ حَتّٰى اِذَا جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَاَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمَثَانِيْ وَقَرَاَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ يُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَاَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً مِنَ الْاَنْفَالِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَقْرَاُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ اَوْ يُرَدِّدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَاُ بِهٖ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ سُوْرَةً اُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَاَ بِاُخْرٰى فَاِمَّا تَقْرَاُ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِاُخْرٰى فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مِنْ اَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ فَلَمَّا

اور سورتوں کی آخری آیات کا پڑھنا

سورت سے پہلی سورت (خلاف ترتیب) پڑھنا اور سورت کا اول یعنی ابتدائی آیات پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح میں سورہ مومنون شروع کی حتیٰ کہ آپ موسیٰ وھارون علیہما السلام کے ذکر تک پہنچے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی تو آپ نے رکوع کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (نماز صبح) کی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی ایک سو بیس آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورت پڑھی، احنف بن قیس بن معدی کرب کندی نے پہلی رکعت میں سورہ کہف اور دوسری میں سورہ یوسف یا یونس پڑھی اور ذکر کیا کہ انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی اور انہوں نے صبح کی نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورہ انفال کی چالیس آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مفصل سے ایک سورت پڑھی۔ حضرت قتادہ بن دعامہ تابعی اس شخص کے متعلق جس نے ایک سورت دو رکعتوں میں پڑھی (یعنی نصف، نصف) یا ایک سورت کا بار بار دو رکعتوں میں اعادہ کرے (جائز ہے) یہ سب قرآن ہے۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص ثابت سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک انصاری کلثوم بن ہلام) مسجد قباء میں لوگوں کی امامت کرتا تھا جب وہ ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورت پڑھنی شروع کرتا تو پہلے قل ھو اللہ احد پڑھ لیتا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ کوئی دوسری پڑھتا اور وہ ہر سورت میں اس طرح کرتا۔ اس کے ساتھیوں (انصار) نے اس سے کلام کیا اور کہا تم اس سورت (قل ھو اللہ احد) سے شروع کرتے ہو پھر تم نہیں دیکھتے کہ یہ سورت تمہیں کافی ہے حتیٰ کہ دوسری سورت (اس کے ساتھ) پڑھتے ہو یا تو اس کو پڑھو، یا اسے چھوڑ کر کوئی اور سورت پڑھا کرو، انصاری شخص نے کہا میں تو اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تمہیں پسند ہے تو میں تمہاری امامت کرتا ہوں اگر تمہیں پسند نہیں تو میں تمہاری امامت کرنا چھوڑ دیتا ہوں اور مقتدیوں کو علم تھا کہ وہ ان سے افضل ہے وہ اس کے سوا کسی اور شخص کا ان کو نماز پڑھانا پسند نہ کرتے تھے جب ان

اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا فَقَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کر دیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں تمہارے ساتھی جو کہتے ہیں وہ کرنے سے تمہیں کون سی چیز منع کرتی ہے اور ہر رکعت میں اس سورت کے احترام کو کون سی چیز تمہیں ابھارتی ہے۔ اس انصاری شخص نے عرض کیا میں اس سورت کو محبوب سمجھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجھے اس کی محبت جنت میں داخل کر دے گی۔

۷۳۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ

(736) ابووائل شقیق بن مسلم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص (نہیک بن سنان بکلی) آیا اور عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک رکعت میں مفصل کی تمام سورتیں پڑھی ہیں (سورہ ق سے لے کر آخر قرآن تک جملہ سور مفصل ہیں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اشعار پڑھنے کی طرح تم نے جلدی جلدی پڑھی ہوں گی اور میں وہ سورتیں جانتا ہوں جو عدد آیات کے اعتبار سے یا (معانی میں مثل موعظت حکم اور قصص کے اعتبار سے) ایک دوسرے کی ہم مثل اور ایک دوسرے کے قریب ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ باہم ملا کر پڑھتے تھے اور مفصل کی بیس سورتیں ذکر کیں کہ ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔

بَابٌ يَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 498: آخری دو رکعتوں میں فقط سورہ فاتحہ پڑھی جائے

۷۳۷- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ

(737) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ام الکتاب (سورہ فاتحہ) اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہم کو کوئی ایک آیت سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو اتنا لمبا نہیں کرتے تھے اور اسی طرح نماز عصر اور صبح میں کرتے تھے۔

بَابٌ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب 499: جس شخص نے نماز ظہر اور عصر میں آہستہ قراءت کی

۷۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قُلْنَا لِخَبَّابٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ

(738) حضرت ابومعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خباب بن ارت سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر میں کچھ پڑھتے تھے۔ خباب نے کہا ہاں ہم نے کہا تمہیں کہاں سے معلوم ہوا۔ خباب نے کہا آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ

بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

بَابٌ إِذَا اَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ

۷۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

سے۔

باب 500: جب امام (سری نمازوں میں مقتدیوں) کو کوئی آیت سنا دے (تو کوئی حرج نہیں)

(739) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملا کر پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہم کو کوئی آیت سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبا کرتے۔

بَابٌ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى

۷۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب 501: نمازی (قراءت کے اعتبار سے) پہلی رکعت کو لمبا کرے (بالخصوص نماز صبح میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک)

(740) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (قرآت کے اعتبار سے) نماز ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری (نسبتاً) چھوٹی اور نماز صبح میں بھی یہی کرتے۔

بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ وَقَالَ عَطَاءٌ آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الْإِمَامَ لَا تَفُتْنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا

باب 502: امام کا آمین بالجہر کہنا

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں آمین دعا ہے (جس میں امام اور مقتدی مشترک ہیں) اور عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے پیچھے سب آمین کہتے تھے حتیٰ کہ (اہل مسجد کی آواز سے) مسجد گونج اٹھتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام کو پکارتے کہ میری آمین فوت نہ کرنا اور نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آمین ترک نہیں کرتے تھے اور لوگوں کو (آمین کہنے کی) ترغیب دیتے تھے اور میں نے آپ سے (آمین کہنے میں) کتنا فضل وثواب ہے بھی سنا ہے اور بعض کے نزدیک نافع کہتے ہیں میں نے آمین کے متعلق آپ سے حدیث موضوع سنی ہے۔

۷۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ

(741) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب امام (سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد) آمین کہے تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابن

مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ

بَابُ فَضْلِ التَّأْمِيْنِ

۷۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَابُ جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ

۷۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بَابٌ اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ

۷۴۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْاَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ

بَابُ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوْعِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہاب زہری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

باب 503: آمین کہنے کی فضیلت

(742) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک کی دوسرے کے ساتھ (آمین میں) موافقت ہوگئی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

باب 504: مقتدی کا باآواز بلند آمین کہنا

(743) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی نے سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی متابعت میں اس حدیث کو ابوسلمہ سے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور نعیم المجمر نے بھی سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن کی متابعت میں اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

باب 505: نمازی جب صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کر لے

(744) حضرت ابوبکر نفیع بن حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے حالانکہ آپ رکوع میں تھے اور اس نے صف تک پہنچنے سے قبل رکوع کر لیا اس نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تیری حرص وشوق کو مزید بڑھائے مگر آئندہ ایسا نہیں کرنا (اگر تعد کو تا کے فتح اور عین کے ضمہ سے پڑھائے اور جمیع روایات میں اسی طرح ہے اور اگر تعد تا کے فتح اور عین کے کسرہ سے پڑھا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا اس طرح رکوع کرنے سے تم پر رکعت کا اعادہ ضروری نہیں)

باب 506: رکوع میں تکبیر پوری کرنا

اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے

فِيْهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ

۷۴۵- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

۷۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ اِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ

۷۴۷- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّاِذَا قَامَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُمَّ لَكَ

بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

روایت کیا اور اس باب میں مالک بن حویرث کی بھی ایک حدیث ہے عنقریب (دو سجدوں کے درمیان ٹھہرے) کے باب میں آئے گی

(745) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بصرہ میں حضرت علی بن ابو طالب کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے ہمیں اس نماز کی یاد دلا دی جو نماز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ وہ جتنی بار اٹھتے یا جتنی بار جھکتے (سوائے رکوع سے اٹھنے کے) تو تکبیر کہتے۔

(746) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور جب بھی سر جھکاتے یا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا میں باعتبار نماز کے تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہوں۔

باب 507: سجدوں میں تکبیر کا فتح کرنا

(747) حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ جب سجدہ میں جاتے تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تو جب نماز پوری ہو گئی تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بلاشبہ اس نے یعنی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی یاد تازہ کر دی۔ یا یہ کہا اس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسی ہمیں نماز پڑھائی۔

(748) حضرت عکرمہ مولیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں مقام ابراہیم کے پاس اس شخص (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھتے دیکھا۔ وہ تکبیرات انتقالات کہتے اور جب وہ کھڑے ہوتے اور جب سر جھکاتے تو اللہ اکبر کہتے تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ تیری ماں روئے۔ (یہ کلمہ زجر و توبیخ ہے)

باب 508: نمازی جب سجدے سے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہے

۷۴۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

(749) حضرت عکرمہ (آزاد کردہ غلام ابن عباس) روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے 22 تکبریں کہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ وہ (بزرگ) احمق ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (اے عکرمہ) تیری ماں تجھے گم پائے یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل شیخ امام بخاری کہتے ہیں ابان بن یزید العطار نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں قتادہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عکرمہ نے خبر دی۔

۷۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ

(750) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑا ہونے کے وقت تکبیر کہتے پھر جس وقت رکوع کرتے تو تکبیر کہتے پھر جس وقت رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ پھر کھڑے ہو کر ہی ربنا لک الحمد کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر ساری نماز میں اس طرح کرتے، یہاں تک کہ نماز کو ادا کر لیتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔

بَابُ وَضْعِ الْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

باب 509: نمازی کا رکوع کی حالت میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔ ابوحمید عبدالرحمٰن) نے اپنے ساتھیوں سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمائے رکھتے

۷۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

(751) حضرت ابویعفور اکبر (رقدان العبدی کوفی) روایت کرتے ہیں کہ میں نے مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا (وہ کہتے ہیں) میں نے اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص) کے ایک پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملائیں اور اپنے دونوں رانوں کے درمیان رکھ لیا تو میرے باپ نے مجھے (ایسا کرنے سے) منع کیا اور فرمایا ہم اس طرح کرتے تھے تو ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں پر رکھیں۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوْعَ

۷۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِى فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِى الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِى اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ

بَابُ حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَانِيْنَةِ

۷۵۳- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ

بَابُ اَمْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ بِالْاِعَادَةِ

۷۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا اُحْسِنُ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِىْ قَالَ اِذَا

باب 510: نمازی جب رکوع پورا نہ کرے (تو نماز کو دوبارہ پڑھے)

(752) سلیمان الاعمش روایت کرتے ہیں کہ میں نے زید بن وھب ابو سلمان جھنی کوفی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (کندی) کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود پورا نہیں کر رہا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے نماز صحیح نہیں پڑھی اور اگر تو اس حال میں مر گیا تو اس طریقہ پر نہ مرے گا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا ہے۔

باب 511: نمازی کا رکوع میں پشت برابر رکھنا۔ ابوحمید نے اپنے ساتھیوں کے سامنے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر اپنی پشت مبارک کو جھکا دیا

باب 512: رکوع کے پورا کرنے کی حد اور رکوع میں اعتدال واطمینان وسکون کرنا

(753) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجود اور دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ) اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے ہیں یعنی (قومہ) تقریباً برابر ہوتے ہیں (قراءت کیلئے) قیام اور (تشہد کیلئے) بیٹھنا طویل ہوتا۔

باب 513: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دینا جس نے اپنا رکوع پورا نہیں کیا تھا

(754) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص (خلاد بن رافع حدیث کے راوی علی بن یحییٰ کے دادا) بھی مسجد میں آیا اور نماز پڑھی۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام عرض کیا اور آپ کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا واپس لوٹ اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے پھر (دوبارہ) نماز پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ پھر آپ نے فرمایا واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز صحیح نہیں پڑھی۔ آپ نے تین دفعہ اسی طرح فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے بہتر اور اچھی

فَمُتَّ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

(نماز) نہیں پڑھ سکتا لہٰذا مجھے صحیح نماز پڑھنے کی تعلیم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تکبیر تحریمہ کہہ۔ پھر قرآن مقدس سے جو آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔ پھر سجدہ کر اور اطمینان سے کر پھر اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کر۔

بَابُ الدُّعَآءِ فِي الرُّكُوْعِ

باب 514: رکوع میں دعا کرنا

۷۵۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

(755) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں یہ دعا کرتے تھے۔ سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلي.

بَابٌ مَّا يَقُوْلُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب 515: امام اور مقتدی جب رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو کیا کہیں

۷۵۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ يُكَبِّرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(756) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے تو اللھم ربنا ولك الحمد بھی کہتے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دونوں رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

بَابُ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

باب 516: اللھم ربنا ولك الحمد کہنے کی فضیلت

۷۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(757) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولك الحمد کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

بَابٌ

باب 517: یہ باب ترجمۃ الباب اوّل کی تکمیل ہے

۷۵۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ

(758) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کی نماز تمہارے

صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

۷۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

۷۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَّرَآئَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ

بَابُ الطُّمَاْنِيْنَةِ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى جَالِسًا حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ

۷۶۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ

۷۶۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قریب کرتا ہوں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور مومنین کیلئے دعا کرتے اور کفار کے حق میں لعنت کرتے تھے (اور یہ قنوت بالاتفاق منسوخ ہے)

(759) ابو قلابہ عبداللہ بن زید بن عمرو جرمی روایت کرتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا (عہد رسالت کے اوائل) میں نماز فجر اور مغرب میں قنوت پڑھی جاتی تھی (اور بعد میں اس کو چھوڑ دیا گیا اور یہ قنوت منسوخ ہوگئی)

(760) علی بن یحییٰ بن خلاد زرقی اپنے باپ یحییٰ بن خلاد سے وہ اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ایک شخص رفاعہ بن رافع راوی حدیث) نے آپ کے پیچھے ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکا فیہ کہا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا (یہ کلمات کہنے والا کون ہے، رفاعہ بن رافع زرقی نے عرض کیا میں نے یہ کلمات کہے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 30 اور چند (یعنی تیس سے کچھ زیادہ) فرشتوں کو میں نے دیکھا کہ وہ ان کلمات کو پکڑنے میں جلدی کر رہے ہیں اور ہر ایک ان میں سے دوسرے سے قبل ان کلمات کو لکھنے کی جلدی کر رہا ہے۔

باب 518: نمازی جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اطمینان وسکون سے کھڑا ہو

ابو حمید (عبدالرحمن) شیخ امام بخاری فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی پشت کا ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آگیا

(761) ثابت البنانی روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی صفت بیان فرماتے اور نماز پڑھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھول گئے۔ یعنی (قومہ طویل فرماتے تھے)

(762) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے، اور جب رکوع سے

قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهُ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

سر اٹھاتے (قومہ) اور دو سجدوں کے درمیان (جلسہ) تقریباً برابر ہوتے تھے۔

۷۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْصَبَّ هُنَيَّةً قَالَ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا هٰذَا اَبِيْ يَزِيْدَ وَكَانَ اَبُوْ يَزِيْدَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ

(763) حضرت ابو قلابہ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی کیفیت دکھاتے تھے اور یہ نماز فرض کے وقت کے علاوہ ہوتا۔ ایک دن آپ کھڑے ہوئے اور پورا قیام کیا پھر رکوع کیا اور مکمل رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں مالک بن حویرث نے ہمیں ہمارے اس شیخ ابو یزید (عمر ابن سلمہ جرمی) کی طرح نماز پڑھائی اور ابو یزید جب دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اس کے بعد کھڑے ہوتے۔

بَابُ يَهْوِيْ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

باب 519: سجدہ کرتے وقت (نمازی) اللہ اکبر کہتے ہوئے جھکے

نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر) کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (سجدہ میں جاتے وقت) اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے۔ (اشارہ ابن عمر میں صفت فعلیہ کی طرف اشارہ ہے)

۷۶۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الثِّنْتَيْنِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ

(764) حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز خواہ فرضی ہو یا غیر فرضی رمضان کی نماز ہو یا غیر رمضان کی ہر نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب (رکوع سے کھڑے ہوتے) اور سجدہ میں جانے سے قبل سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اس کے بعد ربنا ولک الحمد کہتے، پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب (پہلے) سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد (تشہد پڑھ کر) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور ہر رکعت میں اس طرح کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوتے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو کہتے مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ تم سب لوگوں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ کی نماز کی یہی شان تھی۔ یہاں تک کہ آپ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے۔

كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلٰوتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ

۷۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَّرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَّقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا قَالَ سُفْيَانُ كَذَا جَاءَ بِهٖ مَعْمَرٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ حَفِظَ كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَجُحِشَ سَاقُهُ الْاَيْمَنُ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب (رکوع) سے اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہتے۔ (اس کے بعد) کچھ لوگ ان کا نام لے کر ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ ولید بن ولید (خالد بن ولید کے بھائی) سلمہ بن ہشام (ابوجہل کا بھائی) عیاش بن ابی ربیعہ (ابوجہل کی ماں کی طرف سے بھائی) اور دیگر کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ مضر کے کافروں پر سخت تنگی فرما اور وہ (تنگی) ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانہ) میں قحط سالی جیسی کر، اس وقت مضر کے مشرق والے آپ کے مخالف تھے۔

(765) شہاب بن مسلم زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے اور اکثر دفعہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کے دائیں پہلو کو خراش آئی اور ہم آپ کی عیادت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے (آپ کے پیچھے) بیٹھ کر نماز پڑھی اور سفیان بن عیینہ ایک دفعہ کہتے ہیں ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع) سے سر اٹھائے تم بھی اپنے سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو سفیان بن عیینہ نے (علی بن عبداللہ مدینی) سے پوچھا کیا معمر نے اس جیسی روایت کی ہے (علی بن عبداللہ مدینی) کہتے ہیں، میں نے کہا ہاں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا معمر نے زہری سے درست اور صحیح یاد کیا ہے۔ ایسا ہی زہری نے (واؤ کے ساتھ) ولک الحمد کہا ہے اور میں نے (زہری سے) من شقہ الایمن یاد کیا ہے۔ اب ہم شہاب بن مسلم زہری کی مجلس سے باہر نکلے تو ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز جریج) کہتے ہیں میں زہری کے پاس تھا آپ نے فرمایا خراش ساقہ الایمن یعنی آپ کی دائیں پنڈلی پر خراش آگئی۔

بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ

باب 520: سجدہ کی فضیلت

۷۶۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ

(766) حضرت سعید بن مسیب اور عطا بن یزید لیثی کہتے ہیں ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم چودھویں کا چاند جس کے آگے بادل نہ ہو کے دیکھنے میں شک کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کیا تم سورج کو دیکھنے میں شک کرتے ہو جس کے آگے بادل نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن (اپنے رب کو بلاشک ظاہر بلاحجاب) دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور اللہ عزوجل فرمائے گا جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کی متابعت کرے اور ان میں سے بعض سورج کی متابعت کریں اور ان میں سے بعض چاند کی اور ان میں سے بعض بتوں کی متابعت کریں گے صرف یہی امت باقی رہ جائے گی (درانحالیکہ) اس میں منافق بھی ہوں گے۔ اللہ عزوجل ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے کہ یہ ہماری جگہ ہے (ہم یہاں ہی رہیں گے) یہاں تک کہ ہمارے پاس ہی ہمارا رب آئے گا اور جب ہمارا رب آئے گا تو اس کو پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ اللہ عزوجل ان کو بلالے گا اور جہنم کے درمیان پل صراط رکھ دیا جائے گا تمام رسولوں میں سے سب سے اول میں ہوں گا جو اپنی امت کو لے کر (اس پل صراط سے) گزروں گا اور اس دن سوائے رسل عظام کے کوئی کلام نہ کرے گا اور اس دن رسولوں کا کلام یہ ہوگا (اللھم سلم وسلم) اے اللہ سلامت رکھنا وسلامت رکھنا اور جہنم میں سعدان (ایک خاردار درخت جو اونٹوں کا پسندیدہ چارہ ہے) کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے (کنڈی دار لوہے کی سیخ) ہوں گے۔ (آپ نے فرمایا) کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں (دیکھے ہیں) فرمایا وہ آنکس سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے مگر ان کی جسامت کی مقدار اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب اچک لیں اور ان میں سے بعض اپنے عمل کے سبب ہلاک ہو جائیں گے اور بعض ان میں ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر نجات پا جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب جہنمیوں میں سے جس پر رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو کوئی اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا ان کو جہنم سے نکال لو اور وہ ان کو دوزخ سے نکال لیں گے اور ان آثار سجود (یعنی اعضائے سبعہ جن سے سجدہ ادا کیا جاتا ہے) پہچان لیں گے کیونکہ اللہ

دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ

عزوجل نے جہنم پر آثار سجود کو کھانا حرام کر دیا ہے اور وہ جہنم سے لوگوں کو نکالیں گے، نشان سجدہ کے علاوہ آگ ابن آدم کے تمام اعضا کو کھا جائے گی اور وہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے حالانکہ وہ کالے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ اس کے بعد ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور وہ ایسے ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے خس و خاشاک میں دانہ اگتا ہے۔ پھر جب اللہ عزوجل اپنے بندوں کے درمیان ثواب و عتاب کے ساتھ حکم پورا فرمائے گا تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ شخص آخری دوزخی ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا وہ اپنا چہرہ جہنم کی طرف کیے ہوگا اور عرض کرے گا اے میرے رب میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ تحقیق اس کی بدبو نے مجھے ہلاک کر دیا ہے اور اس کی گرمی کی حدت نے مجھے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تیرا چہرا جہنم سے پھیر دیا جائے تو کیا اس کے علاوہ کوئی اور سوال بھی کرے گا۔ وہ عرض کرے مجھے تیری عزت و جلال کی قسم ہرگز کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اس شخص کو وعدے اور میثاق دے گا اور اس شخص کا چہرہ جہنم سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ جنت کی طرف کرے گا اور اس کی رونق و شادابی دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ اس کو خاموش رکھنا چاہے گا۔ پھر کہے گا اے میرے رب مجھے جنت کے دروازہ کے قریب کر دے۔ اللہ عزوجل اس شخص کو فرمائے گا کیا تو نے مجھے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو تم نے سوال کیا اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب تیری مخلوق میں میں سب سے بدبخت یعنی (کافر) نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا ایسا کرے گا کہ اگر تجھے جنت کے دروازہ کے پاس کر دیا جائے پھر کوئی اور سوال نہ کرے۔ وہ شخص عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ وہ شخص جو چاہے گا اپنے رب کو عہد و پیمان دے گا اور اس کو جنت کے دروازہ کے قریب کر دے گا اور جب وہ جنت کے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور اس کی رونق اور جنت کی تروتازگی اور سرور دیکھے گا تو جتنا اللہ عزوجل کو منظور ہوگا چپ رہے گا پھر عرض کرے گا اے میرے رب مجھے جنت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرمائے گا اے ابن آدم تجھ پر افسوس ہے تو کس قدر وعدہ خلاف ہے کیا تو نے مجھے عہد و پیمان نہیں دیا کہ میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ کر۔ اس پر اللہ تعالیٰ ضحک (ہنسنا) فرمائے گا۔ پھر اس کو جنت میں داخل

ہونے کی اجازت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آرزوئیں کرتا آرزوئیں کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ جب اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ بھی آرزو کر، یہ بھی آرزو کر اس کا رب اس کو آرزوئیں یاد دلائے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (جن خواہشات کا تو نے سوال کیا) یہ اور اس کے ساتھ اس کی مثل تیرے لیے ہے اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے صرف یہی کلام محفوظ رکھا ہے کہ یہ اور اس کی مثل تیرے لیے ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا ہے یہ اور اس کی دس مثلیں تیرے لیے ہیں۔

بَابٌ يُبْدِئُ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُوْدِ

باب 521: نمازی سجدہ میں دونوں بازو کھلے رکھے اور پیٹ کو ران سے دور رکھے

۷۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

(767) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو (سجدہ میں) دونوں ہاتھوں کو (پہلو) سے اتنا کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی ہے۔ لیث کہتے ہیں مجھے جعفر بن ربیعہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

بَابٌ يَسْتَقْبِلُ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 522: نمازی سجدہ میں اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اس کو ابو حمید (عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد ساعدی) نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

بَابٌ اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ

باب 523: نمازی جب سجدہ پورا نہ کرے

۷۶۸- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(768) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص (کندی) کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود پورا نہیں کر رہا اور جب اس شخص نے نماز پڑھ لی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو نے نماز صحیح نہیں پڑھی۔ ابو وائل کہتے ہیں مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا اگر تو اس حال میں مر گیا تو اس طریقہ پر نہیں مرے گا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بتایا ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى

باب 524: نماز میں سات ہڈیوں

سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

۷۶۹- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَّلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ

۷۷۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا

۷۷۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ

۷۷۲- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ وَفِي الطِّيْنِ

۷۷۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ فَقَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اعْتَكَفَ

(یعنی اعضا) پر سجدہ کرنا چاہئے

(769) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے سات اعضا پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑے کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا ہے۔ (وہ سات اعضا یہ ہیں)۔ پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(770) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی کہ آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم سات اعضا پر سجدہ کریں اور نماز میں کپڑے اکٹھے نہ کریں اور نہ بالوں کو روکیں۔

(771) حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اور وہ کاذب نہیں ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو کوئی شخص ہم میں سے اپنی پشت نہ جھکاتا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی پیشانی مبارکہ کو زمین پر نہ رکھ لیتے۔

باب 525: ناک پر سجدہ کرنا

(772) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں، پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی پیشانی اور ناک ایک ہی عضو ہے) دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم اپنے کپڑے اور بال اکٹھے نہ کریں۔

باب 526: ناک پر سجدہ کرنا

درانحالیکہ وہ ترمٹی میں ہو

(773) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں حضرت ابوسعید خدری (سعد بن مالک) کے پاس گیا اور کہا کیا ہمارے ساتھ کھجور کے باغ تک نہیں چلتے ہم آپس میں بات چیت کریں گے اور آپ نکلے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے حدیث بیان کیجئے جو تم نے نبی اکرم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنی ہے۔ حضرت ابوسعید

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِى تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِى تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَاِنِّىْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّىْ نُسِّيْتُهَا وَاِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِى وِتْرٍ وَّاِنِّىْ رَاَيْتُ كَاَنِّىْ اَسْجُدُ فِى طِيْنٍ وَّمَاءٍ وَّكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَاَمْطَرْنَا فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ عَلٰى جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْنَبَتِهِ تَصْدِيْقَ رُؤْيَاهُ

خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے عشرہ اول میں اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ کے پاس حضرت جبریل آئے اور عرض کیا جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کیا۔ پھر جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی بیسویں صبح کو نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھے تھے وہ واپس لوٹ آئیں۔ (یعنی دوبارہ اعتکاف کریں) میں آج کی رات لیلۃ القدر دیکھایا گیا اور میں اسے بھلا دیا گیا۔ بلاشبہ وہ رمضان کے عشرہ آخر کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا گویا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اور ہم آسمان پر کوئی بادل وغیرہ بھی نہ دیکھتے تھے اچانک ایک رقیق ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر برسایا گیا اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر مٹی اور پانی کا نشان دیکھا اور یہ آپ کے خواب کی تصدیق تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چوتھا پارہ

بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ اِذَا خَافَ اَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

۷۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

باب 527: نمازی کا کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا اور نماز پڑھنے والوں میں سے حالت نماز میں جب اپنے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو وہ اس پر کپڑے لپیٹ لے

(774) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور وہ اپنے تہبند چھوٹا ہونے کے سبب ان کو اپنے گردنوں میں باندھ لیتے تھے اور عورتوں سے کہا جاتا کہ وہ اپنے سر نہ اٹھائیں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں۔

بَابٌ لَا يَكُفُّ شَعَرًا

۷۷۵- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ

باب 528: نمازی نماز میں اپنے بال نہ سمیٹے

(775) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیے گئے تھے اور نماز میں نہ اپنے بال سمیٹیں اور نہ کپڑا۔

بَابٌ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلٰوةِ

۷۷۶- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ لَا اَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا

باب 529: نمازی نماز میں اپنا کپڑا نہ سمیٹے

(776) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں سات جوڑوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہوں اور یہ کہ نہ میں اپنے بال سمیٹوں اور نہ ہی کپڑے۔

بَابُ التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

۷۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

باب 530: حالت سجدہ میں تسبیح اور دعا

(777) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجود میں یہ کہا کرتے تھے۔ سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلي اور آپ کو قرآن میں جس چیز کا حکم دیا گیا (یعنی فسبح بحمد ربك واستغفره) اس پر عمل کرتے۔

رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ

بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 531: نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۷۷۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا قَالَ اَيُّوبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ اَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ قَالَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهْلِيْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

(778) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ مالک بن حویرث نے اپنے ساتھیوں سے کہا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں۔ ابوقلابہ کہتے ہیں یہ کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ آپ کھڑے ہوگئے پھر انہوں نے رکوع کیا اور تکبیر کہی۔ پھر اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ (یعنی قومہ کیا) پھر سجدہ میں چلے گئے پھر اپنا سر تھوڑی دیر کیلئے سجدے سے اٹھایا (یعنی جلسہ کیا) پھر دوسرا سجدہ کیا پھر اپنے سر کو تھوڑی دیر اٹھائے رکھا اور انہوں نے ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ جرمی کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب سختیانی نے کہا وہ ایک چیز ایسی کرتے تھے میں نے وہ کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ وہ تیسری یا چوتھی رکعت میں بیٹھتے تھے۔ حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں (اسلام لانے کے بعد یا ہماری قوم نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا) اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کچھ دن آپ کے پاس قیام کیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم اپنے گھروں کو واپس لوٹو تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے۔

۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَقُعُوْدُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ

(779) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سجود اور رکوع اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا۔

۷۸۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ لَاٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

(780) حضرت ثابت بن اسلم البنانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اس طرح نماز پڑھاؤں گا جیسا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے اور اس میں کمی نہیں کروں گا۔ ثابت البنانی نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے نہیں دیکھا وہ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو کھڑے ہوتے کہنے والا کہتا وہ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان (یعنی جلسہ) بھی اس قدر کرتے کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے۔

بَابٌ لَّا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَقَالَ

باب 532: نمازی سجدے میں اپنے بازو نہ بچھائے

أَبُو حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا

ابوحمید کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جبکہ دونوں کلائیاں زمین پر نہ بچھائیں اور نہ ہی ان کو پہلوؤں کے ساتھ ملایا

۷۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

(781) حضرت انس بن مالک ؓ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی آپ نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (یعنی افتراش اور قبض کے درمیان) اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

بَابٌ مَّنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

باب 533: جو شخص اپنی نماز میں طاق رکعت (یعنی اول و ثالث) میں سیدھا بیٹھے اور پھر کھڑا ہو

۷۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

(782) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور جب اپنی نماز کی طاق رکعتوں میں ہوتے جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

بَابٌ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

باب 534: نمازی جب کوئی رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو (دونوں ہاتھوں) سے کس طرح زمین پر ٹیک لگائے

۷۸۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلّٰى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّيْ لَأُصَلِّيْ بِكُمْ وَمَا أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَلٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ

(783) ابو قلابہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث ؓ ہمارے پاس آئے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی اور فرمایا میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں حالانکہ میں نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ایوب سختیانی نے کہا میں نے ابو قلابہ سے کہا حضرت مالک بن حویرث ؓ کی نماز کیسی تھی۔ انہوں نے کہا ہمارے شیخ عمرو بن مسلم ؓ جیسی، ایوب نے کہا یہ بزرگ تکبیریں پوری کہتے تھے (یعنی تکبیرات انتقالات) اور جب اپنا سر سجدہ سے اٹھاتے تو بیٹھ جاتے (اور آٹا گوندھنے والی کی طرح) زمین پر اعتماد کرتے پھر کھڑے ہو جاتے۔

بَابُ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 535: نمازی جب دو رکعت نماز پڑھ کے اٹھے تو تکبیر

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

کہے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے

۷۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(784) حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو بآواز بلند تکبیر پڑھی اور جب سجدہ کیا اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوئے اور کہا میں نے اس طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۷۸۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(785) مطرف بن عبداللہ بن شخیر عامری روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے کوئی نماز پڑھی۔ آپ جب سجدے کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب آپ نے سلام پھیرا تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بلاشبہ اس شخص نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھائی۔ یا یہ کہا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی یاد تازہ کرادی۔

بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً

باب 536: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ، ام درداء (صغریٰ تابعیہ اور آپ کا نام ھجیمہ ہے) اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں (امام بخاری فرماتے ہیں) اور وہ فقیہ (خاتون) تھیں

۷۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي

(786) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ کہتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے باپ) کو دیکھا کہ وہ جب نماز میں بیٹھتے تو چار زانو ہو کر بیٹھتے اور میں نے بھی اس طرح کیا اور میں اس وقت چھوٹی عمر کا تھا اور مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (یعنی میرے باپ) نے (اس طرح بیٹھنے) سے منع فرمایا اور کہا نماز میں (بیٹھنے) کا طریقہ یہی ہے کہ تو اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو بچھالے۔ میں نے کہا آپ تو اس طرح کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میرے پاؤں مجھے اٹھا نہیں سکتے۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

(787) محمد بن عمرو بن عطاء (بن عیاش قرشی عامری) روایت کرتے ہیں کہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز کے پاس بیٹھا تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ ابوحمید (عبدالرحمٰن) ساعدی

حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَيَزِيْدُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ وَّقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهٗ كُلُّ فَقَارٍ

میں نے آپ کو دیکھا جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے پھر اپنی پشت کو جھکا دیتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھا (کھڑا) ہو جاتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدے کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ آپ کی کلائیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوتیں اور نہ ہی پہلو سے ملی ہوئی ہوتیں اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوتیں اور جب دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات کیلئے بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دائیاں پاؤں کھڑا کر لیتے اور جب آخری رکعت کے بعد بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں باہر نکال لیتے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور جب آخری رکعت کے بعد بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں باہر نکال لیتے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کرتے ہوئے اپنی سرین پر بیٹھتے۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے سنا اور یزید نے محمد بن حلحلہ اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے سنا ابو صالح نے لیث بن سعد سے (کل فقار) کی روایت کی ہے (یعنی پہلے قاف اور پھر فا) اور عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا مجھے یزید بن حبیب نے بیان کیا کہ محمد بن عمرو نے ان کو (کل فقار) بیان کیا۔ (یعنی پہلے فا اور پھر قاف)

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا لِّاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

باب 537: جو تشہد اول کو فرض نہیں سمجھتے کیونکہ نبی اکرم ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہوئے اور واپس نہیں لوٹے

۷۸۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِّبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

(788) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ وہ قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں اور بنی عبد مناف کے حلیف ہیں اور آپ اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد نہیں بیٹھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کر لی اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے اور آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی اور پھر سلام سے قبل (سہو) کے دو سجدے کیے اور اس کے بعد سلام پھیرا۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْأُوْلٰى

۷۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي اٰخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

باب538: پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا

(789) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ (سابق حدیث کی سند میں یہ ماں کی طرف منسوب ہیں اور اس حدیث میں باپ کی طرف منسوب ہیں) روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ پر بیٹھنا واجب تھا اور آپ جب اپنی نماز کے آخر میں تھے تو آپ نے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْاٰخِرَةِ

۷۹۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

باب539: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا

(790) شقیق بن سلمہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے (اور نماز کے آخر میں) ہم کہتے (بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام) جبرائیل و میکائیل پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل خود ہی سلام ہے۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے (یعنی نماز میں تشہد پڑھے) تو چاہئے کہ کہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور جب تم یہ (اَعلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) کہو گے تو یہ دعا اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے خواہ وہ آسمان میں ہو گا یا زمین میں اس کو پہنچ جائے گی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

بَابُ الدُّعَآءِ قَبْلَ السَّلَامِ

۷۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ فَاَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ

(790) شقیق بن سلمہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے (اور نماز کے آخر میں) ہم کہتے (بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام) جبرائیل و میکائیل پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل خود ہی سلام ہے۔ فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے (یعنی نماز میں تشہد پڑھے) تو چاہئے کہ کہے التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور جب تم یہ (اَعلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) کہو گے تو یہ دعا اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے خواہ وہ آسمان میں ہو گا یا زمین میں اس کو پہنچ جائے گی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

باب540: سلام پھیرنے سے پہلے دعا

(791) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ زوجہ رسول ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (یعنی تشہد کے بعد سلام سے قبل) یہ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دجال کانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی کے فتنے سے اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے عرض کیا کہ تعجب ہے آپ قرض سے بکثرت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض لیتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف وعدہ کرتا ہے۔ امام شہاب بن مسلم زہری سے روایت ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگتے سنا ہے۔

۷۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(792) حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض یا رسول اللہ ﷺ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیں کہ میں وہ دعا نماز میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا (یہ دعا کیا کرو) کہو اے میرے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے (اور بطور جملہ معترضہ فرمایا) اے اللہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اور اپنی طرف سے میرے گناہ بھی بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو ہی غفور رحیم ہے۔

بَابٌ مَّا يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

باب 541: تشہد کے بعد جو بھی چاہے دعا کرے اور وہ دعا کرنا واجب نہیں

۷۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَآءِ اَوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ

(793) شقیق بن سلمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو (سلام پھیرنے سے قبل) یہ کہتے تھے۔ اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل پر سلام نہ کہو اس لیے کہ وہ بذات خود ہی سلام ہے لیکن یہ کہو التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور جب تم نے یہ (وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) کہا تو یہ دعا ہر بندہ خواہ آسمان میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان ہوگا اس کو پہنچ جائے گی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے بعد جو دعا تجھے اچھی لگے وہ پڑھ لے۔

بَابٌ مَّنْ لَّمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَّا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلٰوةِ

باب 542: جو شخص اپنی پیشانی اور ناک سے نماز ختم ہونے تک مٹی نہ جھاڑے

ابوعبداللہ بخاری کہتے ہیں میں نے (اپنے شیخ) عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن حمید الحمیدی قرشی مکی کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں پیشانی سے مٹی نہ جھاڑنے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے

۷۹۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

(794) یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا

عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِى الْمَآءِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِى جَبْهَتِهٖ

میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی (کیچڑ) میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان آپ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔

بَابُ التَّسْلِيْمِ

باب 543: (نماز کے آخر میں) سلام پھیرنا

۷۹۵- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِى تَسْلِيْمَهٗ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهٗ لِكَىْ يَنْفُذَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ

(795) ہند بنت حارث روایت کرتی ہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتی جبکہ آپ کا سلام پورا ہو چکا ہوتا اور کھڑا ہونے سے قبل کچھ دیر توقف فرماتے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں میرا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ اعلم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا نماز کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا اس لیے تھا تاکہ عورتیں چلی جائیں اور نماز سے فارغ ہونے والے لوگ ان کو نہ پائیں۔ (یعنی وہ مردوں سے پہلے چلی جائیں)

بَابُ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ

باب 544: مقتدی اس وقت سلام پھیرے جب امام سلام پھیرے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مستحب سمجھتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی اس کے پیچھے سلام پھیرے

۷۹۶- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ

(796) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے اس وقت سلام پھیرا جب آپ نے سلام پھیرا۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى الْاِمَامِ وَاكْتَفٰى بِتَسْلِيْمِ الصَّلٰوةِ

باب 545: جو شخص امام کو (تیسرا سلام دو سلاموں کے درمیانی) نہ دے اور نماز کے سلام پر اکتفا کرے اور یہ دو سلام ہیں

۷۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِىْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِىَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِىْ سَالِمٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّىْ لِقَوْمِىْ بَنِىْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَنْكَرْتُ بَصَرِىْ

(797) محمد بن ربیع کہتے ہیں یقیناً مجھے رسول اللہ ﷺ یاد ہیں اور ہمارے گھر میں ڈول سے پانی لے کر کلی کرنا اور میرے منہ میں ڈالنا بھی اچھی طرح یاد ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور پھر بنی سالم کے کسی شخص (دجین بن محمد) سے سنا، (یا معنی اس طرح ہوگا اگر لفظ احد کے دال پر زبر پڑھی جائے) محمود بن ربیع کہتے ہیں میں نے عتبان بن مالک جو انصار میں سے ایک ہیں اور پھر سالمی یعنی عتبان بن مالک انصاری پھر سالمی سے سنا وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی

فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا حَتّٰى اَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي اَحَبَّ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ

قوم کی مسجد کے درمیان پانی کا سیلاب حائل ہو جاتا ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ آئیں اور میرے گھر کی جگہ میں نماز پڑھیں تا کہ میں اس جگہ کو مسجد بنالوں۔ آپ نے فرمایا ان شاء اللہ میں ضرور ایسا کروں گا۔ دوسرے دن صبح سورج چڑھتے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اجازت طلب کی اور میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ ابھی بیٹھے نہیں حتی کہ آپ نے فرمایا تم اپنے گھر میں کسی جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس جگہ میں وہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھیں۔ آپ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی پھر جس وقت آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب 546: نماز کے بعد ذکر کرنا

۷۹۸- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ

(798) ابو معبد (نافذ) حضرت ابن عباس کے غلام روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت باآواز بلند ذکر سنتا تھا۔

۷۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهُ نَافِذٌ

(799) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز مکمل ہونے کو تکبیر کی آواز سن کر پہچان لیتا تھا۔

۸۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰا وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ

(800) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فقراء لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے مالدار بوجہ مال بلند درجات اور دائمی نعمتیں حاصل کر رہے ہیں۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں۔ مزید ان کے پاس مال ہیں اس سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں اگر تم نے اس پر عمل کر لیا تو جو

أَحَدِثْتُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ

اور تم ان کے درمیان بہتر لوگوں سے ہو جاؤ مگر جس نے اس جیسا عمل کیا (یعنی غنی نے) تینتیس بار تسبیح (سبحان اللہ) پڑھو اور تینتیس بار تحمید (الحمدللہ) پڑھو اور تینتیس بار تکبیر (اللہ اکبر) پڑھو۔ پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا اور بعض نے کہا ہم تینتیس بار تسبیح پڑھیں گے اور تینتیس بار تحمید پڑھیں گے اور چونتیس بار الحمدللہ پڑھیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو یہاں تک کہ ان تمام میں سے ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ اور شعبہ بن حجاج نے عبدالملک بن عمیر سے اس کی روایت کی ہے (جیسے سفیان نے عبدالملک سے اس کی روایت کی ہے) وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لفظ جد غناء ہے اور شعبہ نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے اور انہوں نے وراد سے اس کی روایت کی ہے۔

۸۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ الْجَدُّ غِنًى وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا

(801) وراد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ (جو اس وقت معاویہ کی طرف سے کوفہ پر امیر تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو کیا کہتے تھے) نے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ایک رقعہ لکھوایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کہتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

بَابُ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

باب 547: جب امام سلام پھیرے تو لوگوں کی طرف منہ کرے

۸۰۲- حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

(802) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا منہ ہماری طرف کر لیتے۔

۸۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا

(803) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں بارش کے فوراً بعد صبح کی نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

۸۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ

تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے (آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل فرماتا ہے آج میرے بندوں میں کچھ کافر ہو گئے اور کچھ میرے ساتھ ایمان لانے والے اور جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ ایمان اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور جنہوں نے کہا کہ فلاں ستارے کے فلاں جگہ پر آجانے سے ہم پر بارش ہوئی وہ میرے ساتھ کفر اور ستاروں کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں۔

(804) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات نصف شب تک نماز میں تاخیر کردی، پھر ہماری طرف آ نکلے اور جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہماری طرف منہ کرلیا اور فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم ہمیشہ نماز میں ہی رہے جب تک تم نماز کی انتظار میں رہے۔

بَابُ مُكْثِ الْاِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

باب 548: سلام کے بعد امام کا اپنے مصلیٰ پر ٹھہرنا

وَقَالَ لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ لَا يَتَطَوَّعُ الْاِمَامُ فِيْ مَكَانِهٖ وَلَمْ يَصِحَّ

ہمیں آدم نے کہا ہمیں شعبہ نے ایوب سے حدیث بیان کی انہوں نے نافع سے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس جگہ فرض نماز پڑھتے تھے اسی جگہ (نفل) نماز پڑھتے اور قاسم بن محمد ابن ابوبکر صدیق نے بھی ایسا ہی کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف مذکور ہے کہ امام فرض نماز کی جگہ میں نفلی نماز نہ پڑھے (امام بخاری فرماتے ہیں) اور یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ بوجہ ضعف اسناد ضعیف ہے

۸۰۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِيْ مَكَانِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ اِلَيْهِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(805) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم جب (نماز) سے سلام پھیرتے تو تھوڑی دیر اسی جگہ ٹھہرتے۔ ابن شہاب کہتے ہیں ہمارا خیال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (اور یہ ٹھہرنا اس لیے تھا) تاکہ عورتیں چلی جائیں۔ ابن ابی مریم نے کہا مجھے نافع بن یزید نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے جعفر بن ربیعہ نے خبر دی کہ ابن شہاب نے ان کو لکھا کہ مجھے ہند بنت حارث فراسیہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے خبر دی اور وہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں سے ہے۔ انہوں نے کہا رسول

وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا قَالَتْ كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَنْصَرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِيْ هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو عورتیں چلی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھرنے سے قبل عورتیں اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں تھیں۔ محمد بن سلم عبداللہ بن وھب سے وہ یونس بن یزید سے وہ ابن شھاب سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں مجھے ھند فراسیہ نے خبر دی۔ عثمان بن عمر نے کہا مجھے یونس بن یزید نے ابن شھاب زہری سے خبر دی اور وہ کہتے ہیں مجھے ھند فراسیہ نے خبر دی۔ (معبد بن صعب) زبیری نے کہا مجھے زہری نے خبر دی کہ ھند بنت حارث قرشیہ نے ان کو خبر دی اور وہ معبد بن مقدام کی بیوی ہے اور معبد بنی زہرہ کے حلیف ہیں۔ شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا مجھے ھند فراسیہ نے خبر دی۔ لیث کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی اور انہوں نے اس کو زہری سے خبر دی اور انہوں نے ایک قرشیہ عورت سے روایت کی کہ اس نے ان کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر دی۔

بَابُ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ فَتَخَطَّاهُمْ

باب 549: جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور کوئی ضروری کام یاد آ گیا اور وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا چلا گیا

۸۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ

(806) عقبہ بن حارث نوفلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز عصر پڑھی اور آپ نے سلام پھیرا اور جلدی کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے اپنی بعض بعض ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور آپ کی اس جلدی سے لوگ گھبرائے اور پھر آپ واپس ان کے پاس تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی اس جلدی پر متعجب ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ہاں کچھ سونا تھا جو مجھے یاد آ گیا اور میں نے ناپسند جانا کہ وہ مجھے یاد خدا سے روکے لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

بَابُ الِانْفِتَالِ وَالِانْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَيَعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَّتَوَخّٰى اَوْ مَنْ تَعَمَّدَ الِانْفِتَالَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

باب 550: نماز پڑھنے کے بعد نمازی کا دائیں یا بائیں سے پھرنے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (نماز کے بعد) کبھی دائیں سے پھیرتے اور کبھی بائیں سے اور جو شخص اپنے دائیں سے ہی پھرنے کا قصد کرے (یعنی لازمی تصور کرے) اس پر عیب لگاتے تھے یعنی معیوب سمجھتے تھے

۸۰۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ شَيْئًا مِّنْ صَلَاتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ

(807) حضرت اسود بن یزید نخعی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی شیطان کے لیے اپنی نماز سے کوئی شے نہ کرے۔ وہ (شے کرنا یہ ہے) کہ اعتقاد کرے دائیں طرف سے پھرتے ہی واجب ہے حالانکہ میں نے اکثر دفعہ (فی نفسہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف سے پھرتے دیکھا ہے۔

بَابٌ مَّا جَآءَ فِي الثُّوْمِ الْنِيِّ وَّالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ الثُّوْمَ اَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

باب 551: کچی یا نیم پختہ تھوم اور پیاز اور گندنا (ایک بدبودار سبزی جن کی بعض قسمیں تھوم اور بعض پیاز کے مشابہ ہوتی ہیں) کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جس شخص نے تھوم یا پیاز بھوک کی وجہ سے یا سوا اس کے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے

۸۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسَاجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ مَا اُرَاهُ يَعْنِيْ اِلَّا نِيْئَهٗ وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اِلَّا نِيْئَهٗ

(808) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس درخت سے مراد تھوم ہے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ عطاء ابن ابی رباح کہتے ہیں۔ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں آپ کی مراد کچا تھوم ہے۔ مخلد بن یزید ابوالحسن حرانی) نے عبدالملک بن جریج سے روایت کی کہ آپ کی مراد تھوم کی بو ہے۔

۸۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةٍ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

(809) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا جس شخص نے اس درخت سے یعنی تھوم کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۸۱۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَعَمَ عَطَآءٌ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اُتِيَ بِبَدْرٍ وَّقَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ

(810) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تھوم یا پیاز کھایا وہ ہم سے دور رہے (یا یہ فرمایا) ہماری مسجد سے دور رہے اور اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہنڈی لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں پکی ہوئی تھیں اور آپ نے اس کی بو پائی اور پوچھا (اس میں کیا ہے) آپ کو بتایا گیا کہ اس میں سبزیاں ہیں آپ نے فرمایا اس کو (یعنی ہنڈی، ترکاریاں) اپنے بعض ساتھیوں کے قریب کرو جو آپ کے ساتھ تھے اور جب آپ نے دیکھا کہ وہ اس کھانے کو ناپسند کرتا ہے آپ نے فرمایا (بعض کے نزدیک آپ کے مخاطب حضرت ابوایوب انصاری ہیں) تم کھاؤ میں ان سے باتیں کرتا ہوں جن سے تم باتیں نہیں کرتے (یعنی فرشتے) احمد بن

خَصِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ

صالح نے ابن وہب سے روایت میں کہا کہ آپ کے پاس "بدر" لایا گیا ابن وہب نے یعنی تھال جس میں سبزیاں تھیں، لیث اور ابوصفوان نے یونس بن یزید سے ہنڈی کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔ امام بخاری کہتے ہیں معلوم نہیں یہ ابن شہاب زہری کا قول ہے یا حدیث کے الفاظ ہیں۔

٨١١- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُقْرَبَنَا أَوْ لَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا

(811) عبدالعزیز بن صہیب بنانی بصری کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے نبی اکرم ﷺ سے تھوم کے متعلق کیا سنا ہے۔ آپ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے اس درخت (تھوم) سے کچھ کھایا وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ

باب 552: بچوں کا وضو کرنا اور ان پر غسل کرنا، طہارت، جماعت کے ساتھ حاضر ہونا، عیدین، جنازوں اور ان کا صفوں میں کھڑا ہونا کب واجب ہوتا ہے

٨١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

(812) عامر شعبی کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک قبر جو دوسری قبروں سے علیحدہ تھی، گیا۔ آپ نے لوگوں کی امامت کرائی اور انہوں نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ (سلیمان شیبانی) کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوعمر (کنیت امام شعبی) تجھے کس نے خبر دی ہے۔ (شعبی نے کہا) اس شخص نے کہا جو حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ ابن عباس نے خبر دی۔

٨١٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

(813) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ (یہ حدیث ابوداؤد شریف کی ایک حدیث (من اغتسل فھو افضل) سے منسوخ ہے)

٨١٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا

(814) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ نبی اکرم ﷺ سو گئے اور جب رات کا کچھ حصہ گزرا۔ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ نے دیوار سے لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا سا وضو فرمایا۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں نہایت قلیل اور ضعیف وضو فرمایا۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور میں بھی بیدار ہوا اور آپ جیسا وضو کیا اور پھر آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پھیر کر اپنی دائیں جانب کر لیا۔ پھر آپ

مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَأَتَاهُ الْمُنَادِيْ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ (إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ)

نے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا نماز پڑھی پھر آپ چت لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر موذن نماز کی غرض سے آپ کے پاس آیا اور آپ اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے عمرو بن دینار سے کہا لوگ کہتے کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھ محو خواب ہوتی ہے اور دل نہیں سوتا۔ عمرو بن دینار نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے کہتے ہوئے سنا کہ انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے (قرآن مقدس کی ایک آیت مبارکہ) پڑھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔

٨١٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِثَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيْمُ مَعِيْ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ

(815) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی دادی ملیکہ بنت مالک بن عدی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا جو آپ کے لیے ہی تیار ہوا تھا۔ آپ نے کھانا تناول فرمایا بعد ازاں فرمایا کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تجھے نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں میں چٹائی کی طرف گیا۔ جو بوجہ کثرت استعمال سیاہ ہو چکی تھی اور میں نے (صاف کرنے کی غرض سے) اس کو پانی سے دھویا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے۔ ایک بچہ (ضمیرہ بن ابو ضمیرہ) میرے ساتھ (آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے) اور بوڑھی ملیکہ بنت مالک بن عدی ہمارے پیچھے تھی اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

٨١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

(816) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اس وقت میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے دن) منی میں بغیر سترہ کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صف کے آگے سے گزرا (یعنی پہلی صف کا بعض) اور میں گدھی سے اترا اور اس کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں داخل ہو گیا لیکن اس فعل پر کسی نے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

٨١٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(817) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں بہت زیادہ تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عورتیں اور بچے (مسجد میں) سو گئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

تشریف لائے اور فرمایا زمین والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو تمہارے سوا اس وقت نماز کو پڑھ رہا ہو اور اس دور میں اہل مدینہ کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهِ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ اَتٰى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ

(818) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا جب نبی اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف نکلے تو آپ ان کے ساتھ حاضر تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا ہاں (میں حاضر تھا) اگر میری آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو بسبب صغر سنی میں ان کے ساتھ حاضر نہ ہوتا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا (کثیر بن صلت کا مدینہ شریف میں بہت بڑا مکان تھا جو عیدین کے لیے استعمال ہوتا تھا) پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں نے اپنے ہاتھ اپنی انگوٹھیوں کی طرف مائل کرنے شروع کر دیئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالتی جاتیں، پھر آپ اور بلال گھر آ گئے۔

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

باب 553: عورتوں کا اندھیری رات میں مسجدوں کی طرف نکلنا

۸۱۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ

(819) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں بہت زیادہ تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی کہ (یا رسول اللہ ﷺ) عورتیں اور بچے (مسجد میں) سو گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ اہل زمین سے اس وقت سوائے تمہارے کوئی بھی نماز کی انتظار نہیں کر رہا۔ اس وقت سوائے مدینہ طیبہ کے نماز نہیں پڑھی جاتی تھی اور وہ عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے اور تہائی رات تک کے درمیان پڑھتے تھے۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ

(820) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو اجازت دے دو۔ شعبہ بن حجاج نے عبید اللہ بن موسیٰ کی متابعت میں سلمان اعمش سے انہوں نے مجاہد

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ

(821) ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ روایت کرتی ہیں۔ عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور میں جب فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو اٹھ کھڑی ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مردوں میں سے جنہوں نے نماز پڑھی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ٹھہر جاتے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب لوگ کھڑے ہو جاتے۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

(822) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے اور عورتیں نماز سے فارغ ہو کر واپس چلی جاتیں اور وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ

(823) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اسے لمبا کروں۔ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ اس بات کو ناپسند سمجھتے ہوئے کہ اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَمُنِعْنَ قَالَتْ نَعَمْ

(824) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ جو چیزیں اب عورتوں نے پیدا کی ہیں (مثلاً زینت، خوشبو اور حسین لباس وغیرہ) پا لیتے تو ضرور ان کو (مسجد میں آنے سے) منع کر دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں (مسجدوں میں آنے سے) منع کر دی گئیں تھیں، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہا۔ کیا واقعی بنی اسرائیل کی عورتیں (مسجدوں میں آنے سے) منع کر دی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔

بَابُ صَلٰوةِ النِّسَآءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

باب 554: عورتوں کا مردوں کی (صفوں) کے پیچھے نماز پڑھنا

۸۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

(825) حضرت ہند بنت حارث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ قَالَ نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَآءُ قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ

کھڑی ہو جاتیں جس وقت آپ کا سلام پھیرنا پورا ہو جاتا اور آپ اٹھنے سے قبل اپنی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ عبداللہ بن مسلم بن شہاب زہری کہتے ہیں ہمارا خیال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے یہ اس لیے تھا کہ نماز سے فارغ ہونے والے مردوں کا ان کو پانے سے پہلے وہ چلی جائیں۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهُ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

(826) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم (والدہ حضرت انس) کے گھر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور ایک لڑکا (ضمیرہ بن ابوضمیرہ) آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب 555: صبح کی نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کا جلدی گھروں کو چلا جانا اور مسجد میں بہت کم ٹھہرنا

۸۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا

(827) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کی مستورات نماز پڑھ کر چلی جاتی تھیں اور بوجہ اندھیرے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں، یا وہ باہم ایک دوسری کو نہ پہچانتیں۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ

باب 556: مسجد میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے اجازت طلب کرنا

۸۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعْهَا

(828) سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کی عورت (مسجد میں جانے کیلئے) اجازت مانگے وہ ان کو منع نہ کرے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

(11) جمعہ کا بیان

اس میں 41 ابواب اور 65 احادیث ہیں اور 10 احادیث معلقہ اور 5 متابعات ہیں

بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

باب 557: جمعہ کی فرضیت کا بیان بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ جل اسمہ اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)

دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (سورہ جمعہ آیت 9)

۸۲۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ مَوْلٰى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ

(829) ربیعہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام ہرمز الاعرج نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہم (زمانہ کے اعتبار سے سب امتوں سے) آخری ہیں اور قیامت کے دن (حساب اور دخول جنت کے لحاظ سے) سابق ہوں گے۔ سوا اس کے وہ ہم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں، پھر یہ جمعہ کا دن ان پر فرض کیا گیا۔ (یعنی نہیں بلکہ اس دن کا ان کو اختیار دیا گیا) اور انہوں نے اس میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں (ان کو متعین کرتے ہوئے یا ہمارے اجتہاد پر چھوڑتے ہوئے) اس دن کی ہدایت دی اور لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں (جس طرح ہفتہ اور اتوار جمعہ کے تابع ہیں اس طرح یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہیں) یہود کل (ہفتہ) کی تعظیم کرتے ہیں اور نصاریٰ کل کے بعد (اتوار) کی تعظیم کرتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُوْدُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْ عَلَى النِّسَآءِ

باب 558: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچوں اور عورتوں پر جمعہ کیلئے حاضر ہونا (واجب ہے یا نہیں)

۸۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

(830) نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آنا چاہے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَآءَ فَلَمْ اَزِدْ اَنْ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ

(831) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے (جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ میں حاضر ہوئے یا وہ جو بیعۃ الرضوان کے وقت حاضر تھے) ایک شخص (عثمان بن عفان یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو آواز دی (اے فلاں) اب آنے کا کون سا وقت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں کسی کام میں مشغول تھا میں گھر بھی نہیں گیا حتیٰ کہ (امام کے سامنے دوسری) اذان سنی اور وضو کے سوا اور کچھ بھی نہیں کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا صرف وضو ہی کیا ہے اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

(832) عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے (واجب سے مراد وہ غسل واجب نہیں جس کے بغیر نماز جمعہ ہی نہ ہو بلکہ یہاں واجب اختیاری مراد ہے "فتح الباری")

بَابُ الطِّيْبِ لِلْجُمُعَةِ

باب 559: جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

۸۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو اَمَّا الْغُسْلُ فَاَشْهَدُ اَنَّهُ وَاجِبٌ وَاَمَّا الْاِسْتِنَانُ وَالطِّيْبُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَوَاجِبٌ هُوَ اَمْ لَا وَلٰكِنْ هٰكَذَا فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمِّ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِلَالٍ وَعِدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنٰى بِاَبِيْ بَكْرٍ وَاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ

(833) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں گواہ ہوں (لفظ گواہ روایت کو موکد اور سماع کو ظاہر کرتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور مسواک کرنا اگر خوشبو (میسر ہو) لگانا، عمرو بن سلیم نے کہا میں گواہ ہوں کہ غسل واجب ہے جبکہ مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیا واجب ہے یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح ہے۔ ابوعبداللہ یعنی امام بخاری کہتے ہیں ابوبکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے بکیر بن اشج اور سعید بن ابی ہلال اور لوگوں کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر ابوبکر اور ابوعبداللہ کی کنیت سے بھی مشہور ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب 560: جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

(اور اس میں جمعہ کا دن اور نماز جمعہ بھی شامل ہے)

۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

(834) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا اور اس کے بعد نماز کے لیے (سب سے پہلے) گیا گویا کہ اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص دوسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے دنبہ کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا کہ اس نے مرغی کا صدقہ کیا اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا کہ اس نے انڈے کا صدقہ کیا اور جب امام (مسجد میں) نکل کر آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

بَابٌ

۸۳۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

۸۳۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

۸۳۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ

۸۳۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب 561: (یہ باب پہلے باب کی فصل کی مثل ہے)

(835) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک ایک شخص (حضرت ابو ہریرہ) داخل ہوا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جمعہ کی نماز سے کیوں رک جاتے ہو (یعنی دیر سے آتے ہو) اس شخص نے کہا میں نے صرف (خطیب کے سامنے دوسری) اذان سنی اور وضو کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا وہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی جمعہ کیلئے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہئے۔

باب 562: جمعہ کیلئے تیل لگانا

(836) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی طاقت کے مطابق صفائی کرے (یعنی لبوں کا کاٹنا، ناخن ترشوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا وغیرہ) اور اپنے تیل سے تیل لگائے اور اپنے گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے۔ پھر نماز کے لیے نکلے اور (مسجد میں بیٹھنے والے) دو شخصوں کے درمیان تفریق نہ کرے (یعنی ان کے درمیان نہ بیٹھے) اور اس کا صحیح معنی یہ ہے کہ لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے یعنی (مسجد میں جلدی آئے) پھر جو اس کے لیے لکھا جا چکا ہے (نفلی) نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش رہے (تو ایسے شخص کے لئے) اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ کے درمیان جتنے گناہ (صغیرہ) ہیں سب معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(837) ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں کہ طاؤس بن کیسان نے کہا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لوگ ذکر کرتے ہیں (یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ تم جنبی نہیں ہو۔ (جمعہ کے دن غسل جنابت غسل جمعہ کے لیے کافی ہے خواہ اس نے غسل جمعہ کی نیت کی ہو یا نہیں) اور خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ غسل تو درست ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

(838) طاؤس بن کیسان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کا ذکر کیا۔ طاؤس بن کیسان کہتے ہیں

اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَيَمَسُّ طِيبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ

بَابُ يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَا يَجِدُ

۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَائَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخًا لَهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ

۸۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کیا وہ خوشبو یا تیل بھی لگائے اگر اس کے گھر والوں کے پاس ہو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

باب 563: جو شخص جمعہ کے لیے آئے نفیس کپڑے جو میسر ہوں پہنے

(839) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے دروازہ پر ایک خالص ریشمی حلہ (یعنی تہبند اور چادر) دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن یا وفد کی آمد کے وقت جب وہ آپ کے پاس آئیں پہنا کریں (کتنا ہی اچھا ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (یہ ریشمی حلہ) وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی خالص ریشمی حلے آئے۔ تو آپ نے ان حلوں میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ حلہ مجھے پہننے کے لیے دیا ہے حالانکہ آپ نے عطارد کے متعلق جو کچھ کہا سو کہا۔ (عطارد بن حاجب تمیمی نے سن نو ہجری میں ایک وفد آپ کے پاس بھیجا اور نبی اکرم ﷺ کے لیے بطور ہدیہ ایک ریشمی حلہ بھیجا جو آپ نے کسریٰ کو دے دیا اور وہ خاص کر اس کو پہنتا تو صحابہ کرام اس سے متعجب ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سعد بن معاذ کے جنت میں اس حلہ عطارد سے رومال اچھے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی اس طرف اشارہ ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے (اے عمر) یہ حلہ پہننے کیلئے نہیں دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں (ماں کی طرف سے) اپنے مشرک بھائی (عثمان بن حکیم) کو پہننے کیلئے دے دیا۔

باب 564: جمعہ کے دن مسواک کرنا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مسواک کیا کرتے تھے

(840) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر (راوی کا شک) یا لوگوں پر باعث مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت

أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۸۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

۸۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ

بَابٌ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

۸۴۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي

بَابٌ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْمُدُنِ

۸۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسواک کریں۔

(841) شعیب بن حبحاب کہتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم پر مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کر دیا ہے۔

(842) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف فرماتے۔

باب 565: جو شخص دوسرے کی مسواک استعمال کرے

(843) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ (میرا بھائی) عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے (حجرہ) میں آئے اور آپ کے پاس مسواک تھی جو وہ مسواک کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبدالرحمن) کی طرف دیکھا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عبدالرحمن سے کہا اے عبدالرحمن یہ مسواک مجھے دے دو۔ انہوں نے وہ مسواک مجھے دے دی۔ میں نے اس کے سرے کو توڑ کر باریک کیا پھر (نرم کرنے کیلئے) چبایا اور اس کے بعد میں نے وہ مسواک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی اور آپ نے مسواک فرمائی درانحالیکہ آپ میرے سینے سے سہارا لیے بیٹھے ہوئے تھے۔

باب 566: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں

(844) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں الم تنزیل (سجدہ) اور ھل اتی علی الانسان (سورہ دھر) پڑھتے تھے۔

باب 567: دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

(845) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کے بعد جو سب سے پہلے جمعہ پڑھا گیا وہ بحرین کے ایک شہر جواثی (تقریباً چار ہزار نفوس اس میں رہتے تھے) کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔

وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

۸۴۶- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرَى هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

(846) سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں ہر ایک محافظ ونگہبان ہے۔ لیث بن سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ یونس بن یزید ایلی نے کہا زریق بن حکیم نے محمد بن مسلم شہاب زہری کو لکھا اور میں اس وقت وادی القریٰ (حجاز کا ایک شہر جو شام سے ملتا ہے) میں اُنکے ساتھ تھا اور زریق زمین پر کھیتی باڑی کرا رہے تھے اور اس میں حبشیوں کی ایک جماعت رہتی تھی اور زریق بن حکیم اس وقت (عمر بن عبدالعزیز) کی طرف سے آیلہ کے حاکم تھے۔ مسلم بن شہاب زہری (زریق بن حکیم) کو جواب لکھا اور میں سن رہا تھا۔ وہ اس کو حکم دے رہے تھے کہ وہ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھیں۔ ابن شہاب (اپنی کتاب میں جو زریق کی طرف لکھی) اس کو خبر دے رہے تھے کہ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ہر ایک محافظ ونگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ امام محافظ ونگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ونگہبان ہے وہ اپنے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی خادم اپنے مالک کے مال کا محافظ ونگہبان ہے وہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ یونس بن یزید نے کہا میرے گمان میں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال کا محافظ ونگہبان ہے اور وہ بھی اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک محافظ ونگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

بَابٌ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

باب 568: جو جمعہ کی نماز کے لیے حاضر نہیں ہو سکتے جیسے عورتیں اور بچے اور ان کے سوا دوسرے کیا ان پر جمعہ کا غسل واجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ غسل ان پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے

۸۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ

(847) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ ضرور غسل کرے۔

مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۸۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

(848) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا

(849) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ہم زمانہ کے اعتبار سے سب امتوں) میں آخری ہیں اور قیامت کے دن (حساب پورا ہونے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے) سابق ہیں سوا اس کے کہ وہ ہم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں اور ہم ان کے بعد کتاب دیے گئے اور انہوں نے اس دن میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دن کی ہدایت عطا فرمائی اور کل (یعنی ہفتہ) یہود کی عید کا دن ہے اور کل کے بعد (یعنی اتوار) نصاریٰ کی عید کا دن ہے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ہر سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرے۔ اس دن میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے اور اس حدیث کو ابان بن صالح نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس بن کیسان سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ضرور ایک دن (یعنی جمعہ) غسل کرے۔

۸۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

(850) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عورتوں کو رات کے وقت (نماز کے لیے) مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيُغَارُ قَالَتْ وَمَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَنْهَانِيْ قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ

(851) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی، باجماعت نماز پڑھنے کیلئے صبح و شام مسجد میں حاضر ہوتی تھیں۔ ان سے کہا گیا تم کیوں گھر سے باہر نکلتی ہو اور تحقیق تم جانتی ہو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند سمجھتے ہیں اور غیرت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ان کو مجھے منع کرنے سے کون منع کرتا ہے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے) کہا رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو" ان کو منع کرتا ہے"

بَابُ الرُّخْصَةِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا قَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحَضِ

بَابٌ مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ

وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ لِقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ (اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا كُنْتَ فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ

۸۵۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ فَيَاْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا

بَابٌ وَقْتُ الْجُمُعَةِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

باب 569: بارش والے دن اگر نماز جمعہ کیلئے حاضر نہ ہو اس کی رخصت کا بیان

(852) محمد بن سیرین کے چچا کے بیٹے عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بارش والے دن اپنے موذن سے کہا جب تم اشھدان محمد رسول اللہ کہو تو اس کے بعد حیّ علی الصلوٰۃ نہ کہو بلکہ یہ کہو صلوا فی بیوتکم یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ گویا کہ لوگوں نے اس پر اظہار تعجب کیا تو آپ نے کہا ایسا اس مقدس ہستی نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر و افضل ہے۔ بلاشبہ جمعہ فرض ہے لیکن میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ تجھے مشقت و زحمت میں ڈالوں اور تم مٹی اور پھسلن میں لتھڑے ہوئے آؤ۔

باب 570: جمعہ کیلئے کتنی دور سے آئیں

اور جمعہ کس پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان کہی جائے۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں جب تم شہر میں عصر اور جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان کہی جائے تو تجھ پر جمعہ پڑھنے کیلئے حاضر ہونا واجب تو اذان کو سنتا ہے یا نہیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کبھی اپنے محلہ میں جمعہ پڑھتے تھے اور کبھی نہ پڑھتے اور ان کا وہ گھر (بصرہ) سے چھ میل مقام زاویہ میں تھا۔

(853) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ روایت کرتی ہیں کہ لوگ جمعہ پڑھنے کیلئے اپنے گھروں اور مدینہ کے اطراف سے (مدینہ طیبہ کے مشرق کی طرف دو میل سے آٹھ میل تک کے رہائشی عوالی کہلاتے ہیں) باری باری آتے۔ (مدینہ منورہ) میں وہ گرد و غبار میں چل کر آتے ان پر گرد و غبار پڑتا اور پسینہ نکلتا اور ان کا خوب پسینہ نکلتا (جس سے بدن میں بدبو پیدا ہوتی) اور ان سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس وقت آپ میرے پاس تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم اپنے اس دن (جمعہ) میں غسل کر لیتے (تو کتنا ہی اچھا ہوتا)

باب 571: نماز جمعہ کا (اول) وقت جب ڈھل جائے

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اور اسی طرح حضرت عمر فاروق، علی المرتضی، نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم سے منقول ہے

۸۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّاسُ مِهْنَةَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا اِذَا رَاحُوا اِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

(854) یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے خبر دی کہ انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق پوچھا تو عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنا کام کاج خود کر لیتے تھے اور جب وہ (سورج ڈھلنے کے بعد) جمعہ کیلئے جاتے تو اسی (کام کاج) کی حالت میں جاتے۔ ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر کے آتے تو (اچھا ہوتا)

۸۵۵- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ

(855) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس وقت سورج ڈھل جاتا تو جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

(856) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھتے (اور دوپہر کا آرام) نماز جمعہ پڑھنے کے بعد کرتے۔

بَابٌ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 572: جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو تو (نماز جمعہ ٹھنڈی کر کے پڑھی جائے)

۸۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ قَالَ يُوْنُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ فَقَالَ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَمِيْرُ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ

(857) ابوخلدہ یعنی خالد بن دینار تیمی کا کہنا ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سخت سردی ہوتی تو نماز جمعہ اول وقت میں پڑھتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز جمعہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ یونس بن بکیر کا کہنا ہے کہ ہم کو ابوخلدہ یعنی خالد بن دینار نے خبر دی اور مطلقاً بالصلوٰۃ کہا اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن ثابت نے کہا ہمیں ابوخلدہ نے خبر دی کہ ہمیں امیر (حکم بن ابوعقیل ثقفی) نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کس وقت پڑھتے تھے۔

بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ (فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

باب 573: نماز جمعہ کیلئے چلنا اور اللہ تعالیٰ کے قول فاسعوا الی ذکر اللہ (سے کیا مراد ہے)

اور جس نے کہا کہ سعی عمل اور چلنے کا نام ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا

(وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِيْنَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّشْهَدَ

فرمان وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا (سورہ بنی اسرائیل آیت 19) یعنی اس کی سی کوشش کرے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے (جب جمعہ کی نماز کے لیے دوسری اذان دی جائے) تو اس وقت بیع وشراء حرام ہے اور عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے اول اذان کے ساتھ ہی اس وقت ہر قسم کا پیشہ حرام ہو جاتا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب زہری سے کہا جمعہ کے دن جب موذن نے اذان دی حالانکہ وہ مسافر ہے اس پر جمعہ پڑھنا واجب ہے۔

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ اَدْرَكَنِيْ اَبُوْ عَبْسٍ وَاَنَا اَذْهَبُ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

(858) عبایہ بن رفاعہ (بن رافع بن خدیج) کا کہنا ہے میں جمعہ کی نماز کے لیے جا رہا تھا تو مجھے ابوعبس (عبدالرحمن بن جبر) ملے اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ (جہاد) میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دی۔

۸۵۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا

(859) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان وسکون سے چلتے ہوئے آؤ اور جو نماز تم نے پا لی اسے پڑھو اور جو تم سے رہ گئی اس کو پورا کرو۔

۸۶۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ

(860) عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے، ابوعبداللہ بخاری کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ روایت جو عبداللہ نے اپنے باپ ابوقتادہ سے کی ہے کسی اور نے روایت کی ہو۔ حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کھڑے نہ ہو یہاں تک کہ تم مجھے نہ دیکھ لو اور تم اطمینان وسکون کرو۔

بَابٌ لَّا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 574: جمعہ کے دن (مسجد میں آنے والا) دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے

(یعنی دو شخصیتوں کے درمیان نہ بیٹھے) (مقتدر کی اصل مراد یہ ہے کہ مسجد میں جلدی آئے اور بعد میں لوگوں کو اذیت نہ پہنچائے)

۸۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ وَدِیْعَةَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِیْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَصَلّٰی مَا کُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی

(861) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور استطاعت کے مطابق طہارت کی پھر سر میں تیل لگایا یا خوشبو لگائی پھر وہ جمعہ پڑھنے کیلئے آیا تو وہ (مسجد میں آنے والا) دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دونوں کے درمیان نہ بیٹھے) اور جو اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے (نفل) نماز پڑھے۔ پھر جب امام (خطبہ کیلئے) باہر نکلے (یعنی مسجد کی طرف) تو وہ خاموش رہے۔ اس آدمی کے اس جمعہ سے قبل جمعہ تک جتنے (صغیرہ) گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔

بَابٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَقْعُدُ فِیْ مَکَانِهٖ

باب 575: کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے

۸۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقِیْمَ الرَّجُلُ اَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهٖ وَیَجْلِسَ فِیْهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَیْرَهَا

(862) عبدالمالک بن جریج نے کہا میں نے نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر) سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا۔ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھائے اور وہاں خود بیٹھے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے کہا یہ جمعہ کے دن میں خاص ہے تو نافع نے جواب دیا جمعہ اور دیگر ایام میں نماز وغیرہ کے لیے یہ حکم برابر ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 576: جمعہ کے دن اذان (کب شروع ہوئی)

۸۶۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِیْنَةِ

(863) سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جمعہ کے دن پہلی اذان نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے (دور خلافت) میں جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تو شروع ہوتی اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور (مدینہ طیبہ) میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کیا۔ ابو عبداللہ یعنی امام بخاری کہتے ہیں زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ کا نام ہے۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 577: جمعہ کے دن ایک ہی موذن اذان دے

۸۶۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ الَّذِیْ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ کَثُرَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ وَلَمْ یَکُنْ لِلنَّبِیِّ

(864) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جس شخص نے جمعہ کے دن تیسری اذان کہنے میں اضافہ کیا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ جس وقت اہل مدینہ کثرت میں ہوگئے اور نبی اکرم ﷺ کا صرف ایک ہی موذن تھا اور جس وقت جمعہ کے دن امام منبر پر بیٹھ جاتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ وَّكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَعْنِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

بَابٌ يُجِيْبُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

۸۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَلَمَّا اَنْ قَضَى التَّاْذِيْنَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِقَوْلِ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّيْ مِنْ مَقَالَتِيْ

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّاْذِيْنِ

۸۶۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّ التَّاْذِيْنَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ

بَابُ التَّاْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

۸۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهٗ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

تھا تو اذان ہوتی تھی۔

باب 578: امام جب اذان سنے تو منبر پر جواب دے

(865) ابوامامہ سہل بن حنیف کہتے ہیں میں نے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ موذن نے اذان دی اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ نے (جواب دیتے ہوئے) کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اور موذن نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں (بھی گواہی دیتا ہوں) موذن نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں (بھی گواہی دیتا ہوں) اور جب موذن نے اذان پوری کرلی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی جگہ موذن کے اذان دینے کے وقت سنا جو تم نے میرا کہنا سنا۔

باب 579: خطیب کا موذن کے اذان دینے کے وقت موذن کے سامنے بیٹھنا

(866) حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ سائب بن یزید نے اس کو خبر دی کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کا حکم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت دیا جب مسجد میں نمازی زیادہ ہوگئے اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔

باب 580: خطبہ سے پہلے اذان کہنا (یعنی خطبہ کے ارادہ کے وقت)

(867) ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید سے کہتے ہوئے سنا۔ جمعہ کے دن پہلی اذان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں اس وقت ہوئی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا اور جب خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں (مسجد) میں نمازی زیادہ ہوگئے تو

عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَثُرُوْا اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان زوراء پر دینے کا حکم دیا اور اذان کا امر (دو اذانوں اور اقامت) پر ثابت ہے (اور سلفاً خلفاً آج دن تک اسی پر عمل ہے)

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب 581: خطبہ منبر پر ہی شروع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا

۸۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ الْقُرَشِيُّ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَآءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ

(868) ابوحازم (سلمہ) بن دینار روایت کرتے ہیں کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے اور انہوں نے اختلاف کیا کہ آپ کے منبر کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ انہوں نے سہل بن سعد سے پوچھا تو انہوں نے کہا واللہ میں پہچانتا ہوں کہ منبر کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا میں نے اس کو دیکھا اور پہلے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جلوہ افروز ہوئے (وہ بھی دیکھا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلانہ (علاشہ) کو پیغام بھیجا سہل بن سعد نے اس کا نام بھی لیا کہ وہ اپنے غلام (قبیصہ نجاری یا میمون) ترکھان کو کہے کہ وہ میرے لیے منبر بنائے جب میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کروں گا تو اس پر بیٹھوں گا۔ اس عورت نے غلام کو حکم دیا کہ (وہ منبر بنائے) اس نے غابہ (ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے تقریباً تو میل دور ہے) میں جھاڑ کے درخت سے منبر تیار کیا پھر وہ اپنی مالکہ (علاشہ) کے پاس لے آیا تو اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ وہ آپ کے حکم کے مطابق یہاں رکھا گیا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس پر نماز پڑھی اور آپ نے اللہ اکبر کہا حالانکہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ پھر آپ نے رکوع فرمایا حالانکہ آپ منبر شریف پر ہی تشریف فرما تھے پھر پچھلے پاؤں منبر سے اترے اور منبر کی نچلی سیڑھی کے پہلو میں زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر شریف پر تشریف لے گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو میں نے صرف یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور نماز سیکھو۔

۸۶۹- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ

(869) یحییٰ بن سعید نے کہا مجھے (حفص بن عبید اللہ) بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے ہیں کہ کھجور کا ایک تنا تھا جس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے اور جب آپ کے لیے منبر شریف بنا کر رکھ دیا گیا تو ہم نے اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز سنی جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر

حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

سے نیچے اترے اور (ستون حنانہ) پر اپنا دست شفقت رکھا۔ سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے کہا ہمیں حفص بن عبید اللہ بن انس نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔

۸۷۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

(870) سالم اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے لیے جائے وہ ضرور غسل کرے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَآئِمًا وَّقَالَ اَنَسٌ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَآئِمًا

باب 582: کھڑے ہو کر خطبہ دینا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے

۸۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَآئِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ

(871) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جس طرح تم لوگ اب خطبہ دیتے ہو۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ اِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالْاِمَامُ

باب 583: امام کا (خطبہ میں) لوگوں کی طرف منہ کرنا اور لوگوں کا امام کی طرف جب امام خطبہ دے رہا ہو اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے (خطبہ میں) امام کی طرف منہ کیا

۸۷۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

(872) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد ہو کر بیٹھ گئے۔

بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَآءِ اَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 584: جو شخص خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہے (تو اس نے سنت کو پالیا) عکرمہ (آزاد کردہ غلام ابن عباس) نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

۸۷۳- وَقَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ

(873) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔

اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ وَاِلٰی جَنْبِیْ قِرْبَةٌ فِیْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰی رَاْسِیْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْکَفَاْتُ اِلَیْهِنَّ لِاُسَکِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتَّی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ شَکَّ هِشَامٌ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنْ کُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوْ قَالَ الْمُرْتَابُ شَکَّ هِشَامٌ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِیْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَیْتُهٗ غَیْرَ اَنَّهَا ذَکَرَتْ مَا یُغَلِّظُ عَلَیْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کیا (لوگوں کے عذاب کی) یہ کوئی علامت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہاں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز کو بہت لمبا کیا یہاں تک کہ مجھے غشی نے اپنی آغوش میں لے لیا اور میرے ایک جانب مشکیزہ پڑا ہوا تھا جس میں پانی تھا میں نے اسے کھولا اور اس مشکیزہ سے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور تحقیق سورج (گرہن) سے صاف ہو چکا تھا اور آپ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ کی حمد بیان کی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر فرمایا "امابعد" حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انصاری عورتوں نے مختلف قسم کی باتیں کرنا شروع کر دی اور میں ان کے پاس گئی تا کہ ان کو چپ کراؤں (حضرت اسماء کہتی ہیں) پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ آپ نے کیا فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آپ نے فرمایا کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو میں نے اپنے اس مقام (یعنی جہاں کھڑا ہوں) میں نہ دیکھ لیا ہو۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور جہنم کو بھی دیکھا اور بلاشبہ تحقیق میری طرف وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائش کیے جاؤ گے (یعنی تمہارا امتحان ہوگا) جو فتنہ مسیح دجال کی مثل یا اس کے قریب قریب ہوگا۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس ایک شخص لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ جو مومن یا موقن ہشام بن عروہ حدیث کے ایک راوی کا شک ہے ہوگا تو کہے گا وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی دعوت قبول کی اور (صدق نیت سے) آپ کی اتباع اور تصدیق کی۔ پھر اس کو کہا جائے گا تو آرام سے سو جا ہم کو پہلے ہی معلوم تھا کہ صالح اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان رکھنے والا ہے لیکن منافق یا شک کرنے والا ہشام بن عروہ نے شک سے بیان کیا ہے اس کو کہا جائیگا اس شخص کے متعلق تو کیا علم رکھتا ہے۔ وہ کہے گا میں اس کو نہیں جانتا لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا۔ میں نے کچھ کہہ دیا۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں تحقیق مجھے فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہ میں نے اس حدیث کو خوب یاد کیا ہے۔ سوا اس کے کہ فاطمہ بنت منذر نے جو اس منافق یا مرتاب کا لفظ بیان کیا" پر سختیاں ہونگی۔

۸۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ

(874) عمرو بن تغلب (عبدی، تمیمی، بصری) رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مال یا قیدی لائے گئے اور آپ نے ان کو تقسیم

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنْ اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ تَابَعَهُ يُوْنُسُ

فرمادیا اور آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو آپ نے مال وغیرہ نہیں دیا انہوں نے (اس تقسیم میں) ناراضگی کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اما بعد اللہ کی قسم میں کسی شخص کو کچھ دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں اور جس شخص کو میں چھوڑ دیتا ہوں وہ مجھے اس شخص سے زیادہ محبوب ہے جسے میں مال وغیرہ دیتا ہوں لیکن میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص وآرزو دیکھتا ہوں اور نہ دیئے جانے والوں کو میں استغناء اور خیر کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ اللہ کی قسم مجھے یہ پسند نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مقدس ارشاد کے عوض مجھے سرخ اونٹ دیئے جائیں۔ جریر بن حازم کی یونس بن عبید اللہ بن دینار نے متابعت کی۔

۸۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَابَعَهُ يُوْنُسُ

(875) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز (نفل) پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو (دوسری رات) ان سے بھی زیادہ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر صبح کو لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا اور (تیسری رات) مسجد میں نمازی بہت زیادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں سے عاجز ہو گئی (یعنی لوگ مسجد میں سماتے نہیں تھے) یہاں تک کہ آپ نماز صبح کے لیے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اما بعد بلاشبہ تمہارا مسجد میں موجود ہونا مجھ پر پوشیدہ نہیں تھا لیکن مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں تم پر (رات کی نماز) فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ۔ عقیل کی یونس بن یزید ایلی نے متابعت کی۔

۸۷۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَتَشَهَّدَ وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

(876) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن نماز عشاء کے بعد کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ عزوجل کی ثناء جس کا وہ مستحق ہے بیان کی پھر فرمایا "اما بعد" ابو معاویہ محمد بن حازم اور ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے زہری کی متابعت میں ھشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا "اما بعد" عدنی سے مراد اگر محمد بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي اَمَّا بَعْدُ

یحییٰ ہوں تو سفیان سے مراد ابن عیینہ ہے اور اگر ان سے مراد عبداللہ بن ولید ہوں تو سفیان سے مراد ثوری ہے نے امام زہری کی متابعت میں سفیان سے فقط "امابعد" میں متابعت کی ہے (ساری حدیث میں نہیں)

۸۷۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(877) حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور میں نے سنا فرماتے تھے "امابعد" زبیدی یعنی محمد بن ولید نے شعیب بن ابوحمزہ کی متابعت میں زہری سے روایت کی۔

۸۷۸- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مُلْتَحِفًا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ قَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ

(878) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ کا یہ منبر پر آخری بیٹھنا تھا۔ آپ اس حال میں بیٹھے کہ اپنے دونوں کندھوں پر چادر لپیٹے ہوئے جبکہ سر مبارک کو کالے رنگ کے عمامہ شریف سے باندھا ہوا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اے لوگو میرے قریب آجاؤ لوگ جلدی سے آپ کے قریب جمع ہو گئے پھر فرمایا "امابعد" یہ انصار کا قبیلہ ہوتا جائے گا (یہاں تک کہ لوگوں میں طعام میں نمک کے قائم مقام رہ جائے گا) اور دوسرے لوگ زیادہ ہو جائیں گے جو بھی امت محمد ﷺ کی خلافت کا والی بنے گا اور اس میں کسی کو نقصان پہنچانے یا نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ان میں سے احسان کرنے والوں کی نیکی کو قبول کرے اور برائی کرنے والے کی برائی سے درگزر کرے۔

بَابُ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 585: جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان قعدہ کا بیان

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا

(879) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے۔

بَابُ الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْخُطْبَةِ

باب 586: خطبہ کی طرف میلان کرنا یعنی خاموش ہو کر خطبہ سننا

۸۸۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ

(880) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعۃ المبارک کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ پہلے پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ مسجد کی طرف جلدی جانے والا اس شخص کی مثل ہے جو اونٹ کی قربانی دے۔ پھر

يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ

بَابٌ اِذَا رَاَى الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَهُوَ يَخْطُبُ اَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

۸۸۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

بَابٌ مَّنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

۸۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

۸۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَّعَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا

بَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس شخص کے بعد جو گائے کی قربانی دے پھر اس شخص کی مثال جو بکرے کی قربانی دے پھر اس شخص کی طرح جو مرغی صدقہ کرے پھر اس شخص کی مثل جو انڈہ صدقہ کرے اور جب امام (خطبہ کیلئے) گھر سے باہر نکلے تو فرشتے اپنی کتابیں لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔

باب 587: جب امام نے کسی شخص کو آتے دیکھا حالانکہ وہ خطبہ پڑھ رہا ہے وہ اس کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دے

(881) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص (سلیک بن ہدبہ) آیا اور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے (تحیۃ المسجد) کی دو رکعتیں پڑھ لی ہیں اے فلاں اس نے عرض کیا نہیں (یارسول ﷺ) آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور دو رکعت نماز پڑھ۔

باب 588: جو کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لے

(882) سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جمعہ کے دن ایک شخص (سلیک بن حدبہ) مسجد میں داخل ہوا اور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھ۔

باب 589: خطبہ میں (دعا کیلئے) دونوں ہاتھ اٹھانا

(883) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص (خارجہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری) کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش برسائیں تو آپ نے ہاتھ پھیلاتے ہوئے دعا فرمائی۔

باب 590: جمعۃ المبارک کے دن خطبہ میں بارش کیلئے دعا کرنا

۸۸۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

(884) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک سال قحط پڑا۔ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی (سلیك بن هدبه) کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال (حیوانات) ہلاک ہو گئے۔ بال بچے بھوک سے مرنے لگے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت ہمیں آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھ نیچے نہیں کیے یہاں تک کہ پہاڑوں کی مثل بادل اٹھ آئے پھر آپ ابھی اپنے منبر شریف سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے آپ کی داڑھی مبارک پر سے پانی کے قطرے گرتے ہوئے دیکھے اور اس دن بارش ہوتی رہی اور کل بھی اس کے بعد کل اور پھر جو اس کے ساتھ کل ہے یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک (بارش ہوتی رہی) اور وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مکان گر گئے اور مال (حیوانات) ہلاک ہو گئے۔ ہمارے لیے دعا فرمایئے۔ آپ نے اپنے ہاتھ (دعا کیلئے) اٹھائے اور کہا اے اللہ ہمارے اردگرد (ٹیلوں وغیرہ) پر بارش برسا اور ہمارے (مکانوں) پر نہ برسا اور آپ جس طرف بادل کو اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے اس طرف سے بادل کھل جاتا اور مدینہ طیبہ حوض کی طرح گول ہو گیا اور وادی قناۃ (مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی کا نام) مہینہ تک بہتی رہی اور کوئی بھی باہر کی کسی طرف سے آتا تو یہی بیان کرتا کہ بارش بہت اچھی ہوئی۔

بَابُ الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ

باب 591: جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو خاموش رہنا اور جب اس نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو اس نے لغو کلام کیا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا چاہیے

۸۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

(885) حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تو نے اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہا خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہے تو تو نے لغو کلام کیا۔

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا

باب 592: جمعۃ المبارک کے دن مقبولیت کی گھڑی

(886) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعۃ المبارک کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک گھڑی ہے کوئی بھی بندہ مومن اور وہ نماز پڑھ رہا ہو اس گھڑی کو پالے وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا کرے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ گھڑی بہت ہی قلیل ہے۔

بَابٌ اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَصَلٰوةُ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

۸۸۷- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا)

باب 593: جب لوگ جمعہ کی نماز میں امام کو چھوڑ کر چلے جائیں تو امام اور جو لوگ باقی ہیں ان کی نماز جائز ہے

(887) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے کہ (ملک شام) سے اونٹوں کا ایک قافلہ جس پر تجارت کا غلہ لدا ہوا تھا (مال تجارت عبدالرحمن بن عوف کا تھا اور دحیہ بن خلیفہ کلبی اس میں سفیر تھے) آ گیا اور لوگ (نماز چھوڑ کر) ادھر چلے گئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ آیت مبارک نازل ہوئی اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے۔ (سورہ جمعہ آیت 11)

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

۸۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

باب 594: نماز جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھنا

(888) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے قبل دو رکعت اور نماز ظہر کے بعد دو رکعت اور نماز مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد جب اپنے گھر واپس جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ)

۸۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَّهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ

باب 595: اللہ عزوجل کا فرمان اور پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (سورہ جمعہ آیت 10)

(889) ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ صحابہ میں ایک خاتون تھی جو اپنی کھیتی میں نالیوں پر چقندر کی کاشت کراتی تھی اور جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر ہنڈی میں ڈال دیتی اور اس میں جو کا پسا ہوا آٹا ڈال کر پکاتی تھی اور وہ چقندر اس طعام کا گوشت (جو

فَنَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ نَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ نَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ

۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

ہڈی پر ہوتا ہے) بن جاتا (مراد یہ ہے کہ وہ چقندر ان کے نزدیک گوشت کے قائم مقام ہوتا) اور ہم جب نماز جمعہ پڑھ کر واپس ہوتے تو اس عورت کو سلام کرتے اور وہ عورت یہ طعام ہماری قریب کرتی اور ہم اس کو کھا جاتے اور ہم جمعہ کے دن اس عورت کے اس طعام کی خواہش کیا کرتے تھے۔

(890) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت کی اور کہا ہم قیلولہ (دوپہر کا آرام) اور ناشتہ نماز جمعہ کے بعد کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ

باب 596: نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

(891) حمید الطویل بصری کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم جمعہ کے دن (نماز جمعہ کیلئے) جلدی جاتے پھر (نماز جمعہ) کے بعد قیلولہ کرتے (یعنی دوپہر کا آرام)

۸۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ

(892) ابوحازم سلمہ بن دینار سہل بن ساعدی سے راوی انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر اس کے بعد دوپہر کا آرام کرتے۔

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا)

باب 597: اللہ عزوجل نے فرمایا

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی، اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دم تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ نساء آیت 102,101)

۸۹۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ تُصَلِّيْ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَائُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

(893) شعیب ابن ابوحمزہ نے محمد بن سلیم زہری سے بیان کیا کہ میں نے محمد بن سلیم زہری سے پوچھا کیا نبی اکرم نے نماز خوف پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جنگ میں (غزوہ ذات الرقاع) ہم دشمن کے محاذی و مقابل ہوئے اور ان کے (مدمقابل) ہم نے صفیں باندھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے ایک گروہ کھڑا ہوا اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن پر مامور ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کے ساتھ تھے رکوع فرمایا اور دو سجدے کیے۔ پھر اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی تھی اور وہ آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک گروہ نے کھڑے ہو کر اپنا اپنا رکوع اور دو سجدے کیے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ

باب 598: نماز خوف پیدال یا سوار ہو کر پڑھنا

راجل کی جمع رجال ہے جس کا معنی ہے پیدل چلنے والا

۸۹۴- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا وَّزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا

(894) حضرت نافع (آزاد کردہ غلام ابن عمر) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مجاہد بن جبیر کے قول جیسی روایت کی کہ جب خوف سخت ہو اور جنگ میں اور دوسرے کے دست و گریبان ہو جائیں تو کھڑے کھڑے نماز پڑھ لیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اضافہ روایت کیا اور اگر شدت خوف کے وقت دشمن زیادہ ہوں (کہ اس خوف کی بنا پر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے) تو کھڑے ہوئے اور سواری کی حالت میں (نماز خوف) پڑھیں۔

بَابٌ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

باب 599: نماز خوف میں بعض نمازی بعض کی حفاظت کریں

۸۹۵- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهٗ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا

(895) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہی اور آپ نے رکوع کیا اور ان لوگوں میں سے بعض نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگ کھڑے

وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رہے جنہوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا اور اپنے بھائیوں کی نگہبانی کی اور دوسرا گروہ آیا اور انہوں نے آپ کے ساتھ سجدہ اور رکوع کیا حالانکہ سب لوگ نماز میں ہی تھے لیکن بعد نمازی بعض کی حفاظت کر رہے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ

باب 600: قلعوں پر چڑھائی اور دشمن سے ملاقات کے وقت نماز پڑھنا

امام اوزاعی کہتے ہیں اگر فتح قریب ہو اور مجاہدین نماز پڑھنے پر ہی قادر نہ ہوں تو لڑائی ختم ہونے تک نماز کو مؤخر کر دیں یا امن وامان ہو جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھ لیں اور اگر وہ دو رکعتیں پڑھنے پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں اور اگر وہ ایک رکعت پڑھنے کی بھی قدرت نہ رکھتے ہوں تو صرف تکبیر تحریمہ ان کے لیے کافی نہیں اور امن وامان ہونے تک وہ نماز کو مؤخر کر دیں اور یہی قول (ابو عبداللہ دمشقی تابعی) کہتے ہیں (جیسے امام اوزاعی نے کہا) اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ تستر (ایک مشہور شہر اہواز کے ضلعوں میں سے ایک ضلع ہے) کہ قلعہ کی یلغار کے وقت میں موجود تھا اور اس وقت صبح روشن تھی جبکہ لڑائی سخت بھڑک چکی تھی اور لوگ نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو سکے اور ہم نے صبح کی نماز سورج کے بلند ہونے کے بعد پڑھی اور ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور قلعہ فتح ہو چکا تھا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ صبح کی نماز پڑھنے سے دنیا و مافیہا مل جانے کے بعوض کی خوشی سے بھی زیادہ خوشی حاصل ہوئی۔

۸۹۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا

(896) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور قریش کے کافروں کو سب وشتم شروع کر دیا اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں نے ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی ابھی تک یہ نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے بطحان وادی میں نزول اجلال فرمایا اور وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد (پہلے) نماز عصر پڑھی اور اس کے بعد پھر نماز مغرب پڑھی۔

بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً وَقَالَ الْوَلِيدُ ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ

باب 601: طالب یعنی دشمن کا تعاقب کرنے والا اور مطلوب دشمن جس کے تعاقب میں ہو وہ سواری پر اشارہ کرتے ہوئے نماز پڑھ سکتا۔ ولید بن مسلم کا کہنا ہے کہ اس

صَلٰوةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ

نے عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی سے شرجیل بن سمط اور اس کے ساتھیوں کا سوار پر نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو امام اوزاعی نے کہا ہمارے نزدیک یہ حکم اس طرح ہے جس وقت (وقت میں) نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو اور ولید بن مسلم نے نبی اکرم ﷺ کے اس قول سے استدلال کیا کہ کوئی شخص نماز عصر نہ پڑھے جب تک کہ وہ یعنی قریظہ نہ پہنچ جائے۔

۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَاْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ

(897) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا نبی اکرم ﷺ جب غزوہ خندق سے واپس لوٹے تو ہمیں فرمایا کوئی شخص نماز عصر نہ پڑھے جب تک کہ وہ بنی قریظہ میں نہ پہنچ جائے اور بعض لوگوں نے وقت عصر راستے میں ہی پالیا اور ان میں سے بعض نے کہا جب تک ہم بنی قریظہ نہ پہنچ جائیں نماز نہیں پڑھیں گے اور بعض نے کہا بلکہ ہم تو ضرور نماز پڑھیں گے اور اس سے (حقیقتاً ترک نماز) مراد نہیں (بلکہ بنی قریظہ میں جلدی پہنچنا مراد ہے) اور جب اس معاملہ کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے ہوا تو آپ نے ان میں سے کسی کو ملامت نہیں فرمائی۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

باب 602: صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا اور دشمن پر حملہ کرنے اور لڑائی کے وقت جلدی کرنا

۸۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَّثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) فَخَرَجُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُوْلُوْنَ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ قَالَ وَالْخَمِيْسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَّصَارَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا فَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ يَّا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْتَ سَاَلْتَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا اَمْهَرَهَا قَالَ اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ

(898) ثابت البنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ (سواری) پر سوار ہوئے اور فرمایا "اللہ اکبر" خیبر خراب ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے یہودی دوڑتے ہوئے گھروں سے باہر نکلے اور کہنے لگے محمد ﷺ اور خمیس آ گئے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خمیس یعنی لشکر ہے (یعنی محمد ﷺ بمعہ لشکر آ گئے ہیں) اور رسول اللہ ﷺ ان پر غالب آ گئے اور تمام لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔ صفیہ (پہلے) دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو گئیں، اس کے بعد آپ نے ان سے (آزاد کرنے کے بعد) نکاح کر لیا اور ان کی آزادی ہی ان کا حق مہر مقرر ہوئی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت البنانی سے کہا اے ابو محمد کیا تو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے صفیہ کو کیا حق مہر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے صفیہ کی ذات ہی ان کو مہر میں دی پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

اس کتاب میں 26 ابواب اور 40 احادیث ہیں اور تین احادیث معلقہ ہیں

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيْهِ

۸۹۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ وَاَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ

بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۹۰۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَّلْعَبُ

باب 603: عیدین کے بیان میں اور ان میں زیب وزینت کرنا

(899) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جبہ جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس جبہ کو خرید لیں اس کو عید کے لیے اور (باہر سے آنے والے) وفود کی آمد کے وقت اس کو زیب تن فرمایا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمایا یہ جبہ صرف ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ٹھہرے جتنا ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف ایک ریشمی جبہ بھیجا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ہی کہا تھا کہ یہ لباس ان لوگوں کا ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور آپ نے یہ جبہ میری طرف بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس کو فروخت کر کے اپنی کوئی حاجت پوری کرلو۔

باب 604: عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے مشق کرنا

(900) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں (حمامہ ام بلال اور زینب نامی عورت) جنگ بعاث (بعاث اوس کا ایک قلعہ ہے جہاں اوس و خزرج کے درمیان جنگ عظیم ہوئی تھی اور پھر ایک سو بیس سال قبل از اسلام جاری رہی) کے بہادری وغیرہ کے گیت گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ مبارک (ہم سے) پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے زجر وتوبیخ کی اور کہا کیا نبی اکرم ﷺ کے پاس شیطان کا آلہ صوت؟ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو چھوڑ دو اور جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں

السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَآئَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ

نے ان دونوں کو (آنکھ) سے ہلکا سا اشارہ کیا وہ دونوں باہر چلی گئیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) یہ عید کا دن تھا بچے ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا انہوں نے خود کہا کیا تو (بچوں کے کھیل) کو دیکھنا چاہتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہاں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار مبارک سے مس کر رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے اے بنی ارفدہ (یہ حبشہ کا لقب یا ان کے جد اکبر کا نام ہے) کے بچو خوب اور اچھی طرح جنگی مشقیں کرتے رہو حتی کہ میں جب تھک گئی تو آپ نے مجھے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اب چلی جاؤ۔

بَابُ سُنَّةِ الْعِيْدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

باب 605: اہل اسلام کا عیدین میں (مسنون) طریقہ

۹۰۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا

(901) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا اس دن سب سے پہلے ہم نماز سے ابتدا کریں گے پھر ہم واپس گھر جائیں گے اور قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔

۹۰۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا

(902) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انصار کی لڑکیوں میں سے دو لڑکیاں (حمامہ ام بلال اور زینب) جنگ بعاث کے دن کے متعلق گیت گا رہی تھیں آپ فرماتی ہیں یہ دونوں لڑکیاں (پیشہ ور) گانے والیاں نہیں تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں آلہ صوت (یعنی سرنگیاں) اور یہ عید کا دن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر یہ قوم کے لیے عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب 606: عید فطر کے دن (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ

(903) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن جب تک کچھ کھجوریں تناول نہ فرما لیتے عید گاہ نہیں جاتے تھے۔ مرجی بن رجاء سمرقندی نے کہا مجھے عبید اللہ بن ابوبکر نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

تَمَرَاتٍ وَّقَالَ مُرَجَّأُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَاْکُلُهُنَّ وِتْرًا

خبر دی کہ آپ (عید کے دن) طاق کھجوریں کھاتے تھے (یعنی ایک، تین یا پانچ وغیرہ)

بَابُ الْاَکْلِ یَوْمَ النَّحْرِ

باب 607: قربانی کے دن کھانے کے حکم کا بیان

۹۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْیُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا یَوْمٌ یُشْتَهٰی فِیْهِ اللَّحْمُ وَذَکَرَ مِنْ جِیْرَانِهٖ فَکَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا

(904) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے (عید) کی نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا تو چاہئے کہ قربانی دوبارہ کرے۔ ایک شخص (ابو بردہ بن دینار) کھڑا ہوا اور کہا یہ دن وہ ہے جس میں گوشت کی بہت زیادہ خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے ہمسایوں کی (احتیاج) کا بھی ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی تصدیق فرمادی اس نے کہا میرے پاس بکری کا ایک بچہ جو سال سے کم ہے موجود ہے جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (بکری کا بچہ) قربانی میں کرنے میں رخصت دے دی، (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) مجھے معلوم نہیں یہ رخصت اس کے علاوہ کسی اور کیلئے بھی ہے یا نہیں۔

۹۰۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ نَسَكْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَتَغَدَّیْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْنِ اَفَتَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

(905) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی دی بلاشبہ اس نے قربانی کو پالیا (یعنی قربانی صحیح ہے) اور جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی وہ نماز سے پہلے ہے اس کی قربانی نہیں، براء بن عازب کے ماموں ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بکری نماز عید سے قبل قربانی کردی ہے اور میں نے یہ خیال کیا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے اور میں نے محبوب سمجھا کہ یوں بکری (تمام قربانی کی بکریوں سے) میرے گھر میں سب سے اول ذبح ہو اور میں نے اس کو ذبح کردیا اور نماز عید کے آنے سے قبل میں نے ناشتہ کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا تیری بکری گوشت کی بکری ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس (ایک سال سے کم) بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے بھی محبوب ہے۔ کیا وہ میری طرف سے (قربانی میں) کفایت کرجائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی اور سے کفایت نہیں کرے گا۔

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَی الْمُصَلّٰی بِغَیْرِ مِنْبَرٍ

باب 608: امام کا بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا (یعنی بغیر منبر کے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا)

۹۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَیْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِیْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِیْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

(906) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ (مدینہ طیبہ) میں ایک مشہور جگہ عیدگاہ اور مسجد نبوی کے دروازہ کے درمیان ایک ہزار گز کا فاصلہ ہے) پہلے جس چیز سے ابتدا کرتے وہ نماز تھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (غیر کے حق میں) ان کو وصیت فرماتے اور ان کو (حلال و حرام) کا حکم دیتے، اگر الگ الگ لشکر بھیجنا چاہتے تو اس لشکر کو الگ کر لیتے اور ان کو جو حکم دینا چاہتے حکم دیتے، پھر (مدینہ شریف) واپس لوٹ آتے۔ حضرت ابوسعید خدری کا کہنا ہے کہ لوگ ہمیشہ اس طریقہ پر رہے۔ یہاں تک کہ میں مروان بن حکم کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نکلا اور وہ اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔ جب ہم عیدگاہ آئے تو اچانک دیکھتے ہیں کہ منبر رکھا ہوا ہے جس کو کثیر بن صلت نے بنوایا تھا اور جب مروان بن حکم یہ ارادہ کر رہا تھا کہ وہ منبر پر (خطبہ کیلئے) نماز عید پڑھنے سے قبل چڑھے تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور اس نے مجھے کھینچا (اسی حالت میں) وہ منبر پر چڑھ گیا اور نماز عید پڑھنے سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا تم نے (سنت رسول اللہ ﷺ) کو تبدیل کر دیا ہے۔ مروان بن حکم نے کہا اے ابوسعید جو تم جانتے ہو وہ گزر چکا ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان بن حکم نے کہا نماز عید کے بعد لوگ ہمارا خطبہ سننے کے لیے نہیں بیٹھتے تو میں نے خطبہ کو نماز عید سے پہلے کر دیا۔

بَابُ الْمَشْیِ وَالرُّكُوْبِ اِلَى الْعِيْدِ وَالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

باب 609: نماز عید کیلئے پیدل اور سوار ہو کر جانے کے حکم کا بیان اور خطبہ سے قبل بغیر اذان و اقامت نماز عید پڑھنے کا حکم

۹۰۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ فِی الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

(907) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پڑھتے پھر نماز عید کے بعد خطبہ دیتے۔

۹۰۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

(908) عطاء ابن ابی رباح حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن باہر تشریف لائے اور خطبہ سے قبل نماز عید پڑھنا شروع کی۔ عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ اَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ يُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ يَّاْتِيَ النِّسَآءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِيْنَ يَفْرُغُ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا يَفْعَلُوْا

کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں پیغام بھیجا کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں) نماز الفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز عید کے بعد ہوتا۔ ابن جریج نے کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے خبر دی ان دونوں نے کہا (آپ کے زمانہ میں) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز عید پڑھنا شروع کی پھر نماز عید کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو منبر شریف سے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اس میں صدقہ کا (مال) ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا کیا اب آپ ہر امام کے لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کے پاس آئے اور نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد ان کو وعظ و نصیحت کرے، عطاء بن ابی رباح نے کہا یہ آئمہ کرام پر ضروری ہے اور ان کے لیے کیا ہے جو ایسا نہ کریں۔

بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيْدِ

باب 610: نماز عید کے بعد خطبہ پڑھنا

۹۰۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

(909) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا وہ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھتے تھے۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

(910) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ

(911) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز (عید) ادا فرمائی۔ اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کے

رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ان میں سے کسی عورت نے اپنے کانوں کی بالیاں اور کسی عورت نے (عنبر و رنگ وغیرہ) کے ہار (جس میں موتی نہ ہوں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں پھینکنا شروع کر دیا۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَبِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوْفِيَ اَوْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

(912) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن (یعنی عید) ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے۔ پھر (اپنے گھروں) کو واپس جا کر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پا لیا اور جس نے نماز عید سے قبل قربانی کر دی۔ وہ فقط گوشت ہی ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے (عید کی نماز) سے پہلے کیا اور یہ قربانی نہیں ایک انصاری ابو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے (نماز عید سے قبل) ذبح کر دیا اور آپ میرے پاس ایک سال سے کم بکری کا بچہ ہے جو ایک سال سے زائد بکری کے بچے سے اچھا ہے آپ نے فرمایا وہی اس کی جگہ قربانی کر دو اور تمہارے بعد کسی کیلئے اس طرح کرنا کافی یا جائز نہ ہوگا۔

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيْدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوْا اَنْ يَّحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيْدٍ اِلَّا اَنْ يَّخَافُوا عَدُوًّا

باب 611: عید کے دن حرم میں ہتھیار اٹھا کر چلنا مکروہ ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عید کے دن لوگوں کو ہتھیار اٹھا کر چلنے سے منع کیا گیا مگر یہ کہ دشمن کا خطرہ ہو

۹۱۳- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى اَبُو السَّكِيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ اَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ اَصَبْتَنِيْ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِيْ يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيْهِ وَاَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ

(913) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب پاؤں کے تلوے (کے نرم حصہ) میں نیزے کا پھل لگا اور آپ کا پاؤں رکاب سے اٹک گیا۔ میں اپنی سواری سے اترا اور (آپ کے پاؤں سے) میں نے نیزہ نکالا اور یہ واقعہ مقام منیٰ میں ہوا۔ جب حجاج کو اس کی خبر پہنچی تو وہ آپ کی عیادت کے لیے آیا حجاج بن یوسف ثقفی نے کہا اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ یہ اذیت آپ کو کس نے پہنچائی (تو ہم اس کو سزا دیتے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے ہی مجھے یہ اذیت پہنچائی ہے (تو ہم اس کو سزا دیتے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے ہی مجھے یہ اذیت پہنچائی ہے (یعنی نیزہ مارا ہے) حجاج بن یوسف نے کہا یہ کیسے، آپ نے فرمایا تو نے ہی اس دن ہتھیار اٹھائے حالانکہ اس دن ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے تھے اور تو نے ہی ہتھیار حرم میں داخل کیے حالانکہ ہتھیار حرم میں داخل نہیں کیے جاتے تھے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ اَصَابَكَ قَالَ اَصَابَنِي مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيْهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ

(914) اسحاق بن سعد قرشی اموی اپنے باپ عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (عیادت کیلئے) آیا تو میں آپ کے پاس موجود تھا۔ حجاج نے کہا ان کا کیا حال ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا حال ہے۔ حجاج بن یوسف نے کہا آپ کو کس نے نیزہ مارا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس شخص نے نیزہ مارا جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جس دن میں ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے یعنی مجھے حجاج نے نیزہ مارا ہے۔

بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيْدِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيحِ

باب 612: نماز عید کے لیے جلدی کرنا (یعنی جلدی نماز پڑھنا) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم اس وقت نماز عید سے فارغ ہو جاتے تھے اور وہ وقت صلوٰۃ ضحیٰ کا تھا (یعنی جس وقت مکروہ وقت گزر جاتا ہے)

۹۱۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا اَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

(915) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید الاضحیٰ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اس دن ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر (اپنے گھروں) کو واپس جا کر قربانی کریں گے اور جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پورا کیا اور جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے ذبح کر دیا اس نے صرف اپنے گھر والوں کے لیے گوشت جلدی کیا اور یہ قربانی نہیں ہے۔ براء بن عازب کا کہنا ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نماز پڑھنے سے قبل ذبح کر دیا اور میرے پاس ایک سال سے کم عمر بکری کا بچہ ہے جو ایک سال سے زیادہ بکری کے بچے سے اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اس کی جگہ قربانی کر دو اور تمہارے بعد بکری کا چھ ماہ کا بچہ (قربانی کیلئے) کسی کے لیے کافی نہ ہوگا۔

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي اَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ اِلَى السُّوقِ فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ

باب 613: ایام تشریق میں عمل کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ایام معلومات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو" اور وہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں بازار کی طرف جاتے تو تکبیر کہتے اور لوگ بھی آپ کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتے اور محمد بن علی بن حسین بن علی نے نفلی نماز کے بعد تکبیر کہی۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ

(916) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایام تشریق میں تکبیر کہنے سے کوئی عمل افضل نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا جہاد بھی افضل نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی افضل نہیں ہاں اس شخص کا جہاد جو (دشمن کے مقابلہ میں) اپنی جان اور مال کو خطرہ میں ڈال دے اور کوئی چیز واپس لے کر نہ آئے (یعنی اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے)

بَابُ التَّكْبِيرِ اَيَّامَ مِنًى وَاِذَا غَدَا اِلَى عَرَفَةَ

باب 614: ایام منی میں تکبیر کہنا

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ اَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ اَهْلُ الْاَسْوَاقِ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْاَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلٰى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْاَيَّامَ جَمِيْعًا وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

اور جب مقام عرفات کو جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منی کے میدان میں اپنے خیمہ میں تکبیر کہتے اور اہل مسجد آپ کی تکبیر سن کر تکبیر کہتے اور بازار والے بھی تکبیر کہتے یہاں تک کہ میدان منی تکبیر (کی آواز سے) گونج اٹھتا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایام منی (یعنی عید کا دن اور اس کے بعد تین دن) منی میں تکبیر کہتے اور تمام نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر اور اپنے خیمہ میں اور بیٹھے چلتے اور تمام ایام میں تکبیر کہتے اور حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ زوجہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں تشریق کی راتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیریں کہتی تھیں۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

(917) محمد بن ابی بکر (بن عوف بن رباح) ثقفی کہتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے متعلق پوچھا اس حال میں کہ ہم منی سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ تم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کس طرح کرتے تھے۔ فرمایا شان یہ ہے کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا اور اس پر کوئی اعتراض نہ کیا جاتا تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اور اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ

(918) حفصہ بنت سیرین (محمد بن سیرین کی بہن) ام عطیہ (نسیبہ بنت کعب انصاریہ) سے روایت کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ عید کے دن (عید کی نماز کیلئے) ہم نکلیں یہاں تک کے کنواری عورتوں کو پردہ سے باہر نکالیں اور حیض والی عورتوں کو بھی باہر نکالیں اور وہ لوگوں کے پیچھے رہیں اور ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کریں اور اس دن کی برکت و طہارت کے حاصل ہونے کی امید رکھیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ اِلَى

باب 615: عید کے دن چھوٹے نیزہ کی طرف نماز پڑھنا

الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

(یعنی نمازی کا اپنے سامنے نیزہ گاڑنا)

۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ

(919) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ کو نبی اکرم ﷺ کے آگے ایک چھوٹا نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا پھر آپ نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ اَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب 616: عید کے دن امام کے آگے پھل دار برچھا یا چھوٹا نیزہ اٹھانا

۹۲۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا

(920) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب (عید کے دن) عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تو پھل دار برچھا آپ کے آگے اٹھایا جاتا اور عید گاہ میں (اس برچھے) کو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف منہ کر کے (یعنی سترہ بنائے ہوئے) نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَآءِ وَالْحُيَّضِ اِلَى الْمُصَلّٰى

باب 617: (عید کے دن) پاک عورتوں اور حیض والی عورتوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا

۹۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ قَالَ اَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى

(921) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہم نوجوان اور پردہ دار عورتوں کو گھروں سے نکالیں (اور عید گاہ کی طرف لے جائیں) ایوب سختیانی نے حفصہ بنت سیرین سے اس طرح روایت کی اور حضرت حفصہ بنت سیرین کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ایوب سختیانی نے کہا یا حفصہ بنت سیرین نے کہا کہ ہم نوجوان اور باپردہ خواتین کو باہر نکالیں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے دور رہیں۔

بَابُ خُرُوْجِ الصِّبْيَانِ اِلَى الْمُصَلّٰى

باب 618: عید کے دن بچوں کا (قوم کے ساتھ) عید گاہ جانا

۹۲۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

(922) سفیان ثوری نے عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے ہیں۔ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلا آپ نے نماز عید پڑھی پھر خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ نصیحت فرمایا اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

۹۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَا تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

بَابُ الْعَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلّٰى

۹۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتّٰى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ

باب 619: خطبہ عید میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ (خطبہ عید میں) لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے

(923) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید الاضحیٰ کے دن بقیع تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس دن (اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے) پہلا حق یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے۔ پھر اپنے گھر واپس لوٹ کر قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کی موافقت کی اور جس نے عید سے قبل (قربانی کا جانور) ذبح کر دیا وہ ایک چیز ہے جس کی اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی وہ قربانی نہیں۔ ایک شخص (ابوبردہ بن دینار) کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عید سے قبل (قربانی کا جانور) ذبح کر دیا اور میرے پاس چھ ماہ کا ایک بکری کا بچہ ہے جو ایک سال بکری کے بچے سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد کسی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

باب 620: عیدگاہ میں مینار

(یا کوئی ایسا نشان وغیرہ جس سے عیدگاہ پہچانی جائے لگانا)

(924) حضرت عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ سے کہا گیا کیا تم عید کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں اگر میں آپ کا قریبی نہ ہوتا تو میں بسبب صغر سنی آپ کے ساتھ حاضر نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تھا آپ نے نماز عید پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد عورتوں کے پاس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ (زیورات کی طرف بڑھاتیں) اور زیور اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتیں۔ پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف چل دیئے۔

باب 621: عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا

(925) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ عید الفطر

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِیْ فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكٰوةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِيْنَئِذٍ تُلْقِیْ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قُلْتُ اَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ قَالَ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ (يَا اَيُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ لَا يَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاءٌ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ

کے دن کھڑے ہوئے اور پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ عید ارشاد فرمایا اور جب خطبہ سے فارغ ہوئے منبر شریف سے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی حالانکہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر تکیہ لگایا ہوا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کو پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقات (کا مال) ڈال رہی تھیں۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا۔ کیا عورتیں صدقہ فطر دیتی تھیں اس نے کہا نہیں لیکن یہ ایک صدقہ تھا جو وہ کر رہی تھیں اس وقت (ان میں سے ایک عورت) اگر اپنی انگوٹھی بلا نگینہ (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تو دوسری عورتیں بھی ایسا ہی کرتیں۔ میں نے عطاء سے کہا کیا آپ امام پر ضروری جانتے ہیں کہ وہ عورتوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا یہ آئمہ پر ضروری ہے اور ان کے لیے کیا ہے کہ وہ ایسا نہ کریں۔ ابن جریج نے کہا مجھے حسن بن مسلم نے طاؤس بن کیسان سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی۔ انہوں نے کہا میں عید الفطر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہا ہوں۔ وہ خطبہ سے قبل نماز عید پڑھتے تھے اور پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے باہر تشریف لائے گویا کہ میں اب آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں جس وقت آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے بٹھاتے تھے۔ آپ لوگوں کی صفیں چیرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا (اللہ تعالیٰ کا فرمان) اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو آخر آیت تک پھر جب اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کیا تم اس شرط پر بیعت کرتی ہو۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت (اسماء بنت یزید بن مسکین) نے کہا ہاں اور اس کے سوا کسی عورت نے آپ کو جواب نہیں دیا۔ حسن بن مسلم (حدیث کے راوی) نہیں جانتے وہ عورت کون تھی۔ آپ نے فرمایا صدقہ کرو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا بچھایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں (صدقہ) لاؤ۔ وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ شیخ عبدالرزاق کہتے ہیں فتخ وہ بڑی بڑی بلا نگینہ انگوٹھیاں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھیں۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِيْدِ

باب 622: جب کسی عورت کے پاس عید کے دن چادر نہ ہو تو (اس کی سہیلی اس کو چادر پہنائے)

۹۲۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَجَائَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَاَتَيْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ اُخْتُهَا مَعَهُ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ فَقَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اَتَيْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِيْ وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَكَّ اَيُّوْبُ وَالْحُيَّضُ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحُيَّضُ قَالَتْ نَعَمْ اَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

(926) حضرت حفصہ بن سیرین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم اپنی نوجوان لڑکیوں کو عید کے دن (باہر نکلنے) سے منع کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت (ام عطیہ کی بہن) آئی اور بنی خلف (یہ طلحہ بن عبداللہ کے دادا خلف کی طرف منسوب ہے) کے محل میں قیام کیا۔ حفصہ کہتی ہیں میں اس کے پاس آئی تو اس نے مجھے بیان کیا کہ میرا بہنوئی بارہ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لڑا ہے اور میری بہن چھ غزوات میں اپنے خاوند کے ساتھ رہیں۔ ام عطیہ کی بہن نے کہا ہم بیماروں کی نگہبانی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم میں سے کسی پر کوئی حرج ہے جبکہ اس کے پاس چادر نہ ہو اور وہ (عیدگاہ جانے کیلئے) نہ نکلے تو آپ نے فرمایا اس کی سہیلی اپنی چادروں میں سے ایک چادر (عاریۃ) اس کو دے دے تاکہ وہ (محافل) خیر اور مسلمان کی دعاؤں میں حاضر ہوں۔ حضرت صفیہ کہتی ہیں جب ام عطیہ آئیں اور میں ان کے پاس حاضر ہوئی تو پوچھا کیا تم نے اس بارے میں کچھ سنا ہے۔ ام عطیہ نے کہا ہاں سنا ہے میرا باپ قربان ہو اور وہ جب بھی کم و بیش نبی اکرم ﷺ کا ذکر کرتیں تو یہ کہتی میرا باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ نے فرمایا نوجوان باپردہ خواتین ضرور باہر نکلیں (اور عیدگاہ جائیں) یا فرمایا راوی حدیث ایوب سختیانی کا شک ہے (اور یہ شک صرف عطف میں ہے) یعنی نوجوان اور پردہ دار عورتیں عیدگاہ جائیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے دور رہیں اور وہ (محافل) خیر اور مومنین کی دعا میں ضرور حاضر ہوں۔ حفصہ بنت سیرین نے کہا میں نے ام عطیہ سے کہا کیا حیض والی عورتیں بھی جائیں۔ ام عطیہ نے کہا، ہاں، کیا حیض والی عرفات میں نہیں جاتیں اس جگہ اور اس جگہ یعنی مزدلفہ اور منیٰ میں حاضر نہیں ہوتی۔

بَابُ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ الْمُصَلّٰى

باب 623: حیض والی عورتوں کا عیدگاہ سے دور رہنا

۹۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اُمِرْنَا اَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ

(927) محمد بن سیرین نے کہا حضرت ام عطیہ کہتی ہیں۔ ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم باہر نکلیں (اور عیدگاہ جائیں) اور حیض والی اور نوجوان اور باپردہ عورتوں کو بھی باہر نکالیں۔ عبداللہ بن عون کا کہنا ہے یا آپ ﷺ نے (بلاحرف عطف) فرمایا باپردہ نوجوان عورتوں کو نکالیں لیکن حیض والی عورتیں مسلمانوں کی جماعت میں حاضر ہوں اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں اور عیدگاہ سے وہ دور رہیں۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

باب 624: عیدگاہ میں قربانی کے دن

يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى

۹۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ اَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى

اونٹ (اور دیگر جانور) ذبح کرنا

(928) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ کی قربانی یا (دیگر جانوروں) کی قربانی عیدگاہ میں کرتے تھے۔

بَابُ كَلَامِ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدِ وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَخْطُبُ

باب 625: خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے سوال کیا جائے اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہا ہو

۹۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

(929) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جس نے ہماری طرف نماز پڑھی اور ہماری طرف قربانی کی۔ تحقیق اس نے قربانی کو درست پالیا (یعنی قربانی صحیح ہے) اور جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی یہ صرف بکری کا گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں نے عید کی نماز کے لیے جانے سے قبل قربانی کردی اور میں نے گمان کیا کہ آج کا دن خورد ونوش کا دن ہے لہٰذا میں نے جلدی کی اور خود گوشت کھایا اور اپنے اہل وعیال کو کھلایا اور اپنے پڑوسیوں کو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بکری کا گوشت ہے۔ (قربانی کا گوشت نہیں) ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک سال سے کم بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ مجھ سے کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی سے بھی یہ کافی نہیں ہوگا (یعنی جائز نہ ہوگا)۔

۹۳۰- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِّيْ اِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّاِمَّا قَالَ بِهِمْ فَقْرٌ وَّاِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا

(930) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید پڑھی پھر خطبہ دیا اور حکم دیا کہ جس نے نماز عید سے قبل قربانی دی ہے وہ اپنی قربانی دوبارہ دے۔ انصار کا ایک آدمی (ابو بردہ بن دینار) کھڑا ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ہمسائے بھوکے تھے یا اس نے یہ کہا کہ وہ غریب تھے اور میں نے نماز عید سے قبل بکری ذبح کردی اور میرے پاس ایک سال سے کم بکری کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے محبوب ہے آپ نے اس کو اس کے ذبح کی اجازت دے دی۔

۹۳۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

(931) حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن نماز عید پڑھی پھر خطبہ دیا پھر ذبح کیا

النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

اور فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے قبل ذبح کیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (برکت حاصل کرتے ہوئے) ذبح کرے۔

بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ اِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب 626: عید کے دن جس شخص نے راستہ تبدیل کیا جبکہ وہ (نماز عید سے) واپس ہوا

۹۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ تَابَعَهُ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اَصَحُّ

(932) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا (نماز عید پڑھنے کے بعد) راستہ تبدیل کرتے تھے۔ ابوتمیلہ (یحییٰ بن واضح انصاری مروزی) کی یونس بن محمد بغدادی ابومحمد نے فلیح بن سلمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے ابوہریرہ سے متابعت کی اور حدیث جابر بن عبداللہ ؓ صحیح تر ہے۔

بَابُ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَآءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَاَمَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُمُ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

باب 627: جب کسی آدمی کی (امام کے ساتھ نماز عید) فوت ہو جائے وہ دو رکعتیں پڑھ لے

اس طرح عورتیں اور جو لوگ گھروں اور دیہات میں رہتے ہیں وہ دو رکعتیں پڑھ لیں اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اے اہل اسلام یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک ؓ نے اپنے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ربی عتبہ کو مقام زاویہ (یہ ایک جگہ جو بصرہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے جہاں حضرت انس ؓ کا محل اور زمین ہے) میں حکم دیا۔ اس نے حضرت انس ؓ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور عبداللہ بن ابی عتبہ نے شہر والوں کی طرح نماز پڑھائی اور ان کی طرح تکبیر کہی۔ حضرت عکرمہ ؓ نے کہا دیہاتی لوگ عید کے دن جمع ہو جائیں اور وہ دو رکعتیں پڑھیں جیسا کہ امام پڑھتا ہے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا جس کی نماز عید فوت ہو جائے وہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(933) ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے پاس دو عورتیں (حمامہ ام بلال اور زینب نامی ایک عورت اور یہ پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں) عید کے دنوں میں دف بجا رہی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اپنا کپڑا اوڑھے

وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ اَمْنًا بَنِيْ اَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْاَمْنِ

آرام کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو زجر و توبیخ کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ایام عید ہیں اور یہ ایام منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ وہ مجھے پردہ میں کر رہے ہیں اور میں (پردہ میں) حبشیوں کو دیکھ رہی تھی اور وہ مسجد میں (برچھیوں اور نیزوں سے) فنی مظاہرہ کر رہے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو زجر و توبیخ کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بنی ارفدہ (یہ حبشہ کا لقب یا ان کے جد اکبر کا نام ہے) امن میں رہیں اور دور نہیں (یعنی اپنا کام کرتے رہو) امام بخاری فرماتے ہیں "اَمْنًا" "امن سے ہے جو خوف کی ضد ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا وَقَالَ اَبُو الْمُعَلّٰى سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدِ

باب 628: نماز عید سے قبل یا اس کے بعد نماز پڑھنا

ابو معلی یحییٰ بن دینار و لعطار نے کہا میں نے سعید بن جبیر کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ عید سے قبل نماز کو مکروہ جانتے تھے

۹۳۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا وَمَعَهُ بِلَالٌ

(934) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن باہر نکلے اور (عیدگاہ میں) دو رکعتیں ادا فرمائیں نہ اس سے قبل اور نہ ہی اس کے بعد نماز پڑھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

ابواب الوتر

اس میں سات ابواب اور پندرہ احادیث ہیں اور ایک حدیث معلقہ

بَابٌ مَا جَآءَ فِي الْوِتْرِ

باب 629: وتر کے احکام کے بیان میں

۹۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

(935) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ایک مرد (اس سے مراد خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں یا کوئی دیہاتی آدمی) نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی صبح ہونے کا خوف کرے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لے اور اس نے جو نماز پڑھی ہے (یہ ایک رکعت) اس کو وتر بنا دے گی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے تھے اور اپنی بعض ضروری حاجت کا حکم بھی دیتے تھے۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَّاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَصَنَعْتُ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

(936) کریب بن ابو مسلم ہاشمی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو ان کی خالہ ہیں کے گھر رات بسر کی اور میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ محترمہ بستر کے طول میں آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ آدھی رات یا آدھی رات کے قریب وقت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرۂ مبارک سے نیند پونچھتے ہوئے بیدار ہوئے۔ پھر آپ نے سورہ آل عمران سے دس آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیوار) سے لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے (ابن عباس کہتے ہیں) میں نے بھی آپ کی مثل کیا اور آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے اور اس کے بعد محو خواب ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس موذن آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ باہر نکلے (اور مسجد میں تشریف لائے) تو صبح کی نماز ادا فرمائی۔

۹۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُّنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ وَّاِنَّ كُلًّا لَّوَاسِعٌ اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَاْسٌ

(937) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز، دو دو رکعتیں ہیں اور جب تو نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور جو نماز تو نے پڑھی ہے (یہ ایک رکعت) اس کو وتر بنا دے گی۔ قاسم بن محمد بن ابو بکر نے کہا جب سے ہمیں ادراک و شعور حاصل ہوا ہم نے لوگوں کو وتر تین رکعت پڑھتے دیکھا ہے اور ہر ایک (یعنی وتر ایک رکعت اور تین رکعت) میں گنجائش ہے۔ مجھے امید ہے۔ ان دونوں میں سے جو کیا کچھ حرج نہیں۔

۹۳۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَوْ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ

(938) ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے اور یہ آپ کی رات کی نماز تھی۔ آپ اس نماز میں ہر سجدہ اتنا لمبا کرتے کہ آپ کے (سجدہ سے) سر اٹھانے سے پہلے تم میں ہر ایک پچاس آیات کی مقدار پڑھ سکتا ہے اور نماز فجر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آپ کے پاس نماز کے لیے آتا۔

بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْصَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

۹۳۹- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ اَيْ بِسُرْعَةٍ

۹۴۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ

بَابُ اِيْقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

۹۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ

بَابٌ لِيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِهٖ وِتْرًا

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

۹۴۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

باب630: وتر کے اوقات کے بیان میں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی

(939) انس بن سیرین نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔ مجھے صبح کی نماز سے قبل دو رکعتوں کے متعلق بتائیں کہ میں اس میں قراءت لمبی کروں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ رات کی دو، دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے تھے اور صبح کی نماز سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے اور گویا کہ اذان آپ کے کانوں میں ہو رہی ہے۔ حماد بن زید (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ فجر کی سنتیں جلدی سے پڑھتے۔

(940) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے نبی اکرم ﷺ نے رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھے ہیں (اور موت کے وقت یعنی آخری عمر میں) آپ نے سحری کے وقت وتر پڑھے۔

باب631: نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر والوں کو وتر پڑھنے کے لیے بیدار کرنا

(941) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ (رات کو) نماز پڑھتے تو میں آپ کے بستر پر پڑی سوئی ہوئی ہوتی اور جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیا کرتی۔

باب632: نمازی (رات کی) اپنی آخری نماز کو وتر بنائے

(942) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا تم رات کی نماز کا آخر وتر کرو۔ (اس حدیث سے دو حکم مستفاد ہیں اول وتر کا دیر سے پڑھنا مستحب ہے (دوم) اس میں وجوب وتر پر دلالت ہے)

باب633: سواری پر وتر پڑھنا

(943) سعید بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستہ ہم سفر تھا تو سعید بن یسار

الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ

بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

۹۴۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

بَابُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

۹۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا

۹۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اَرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ

رضی اللہ عنہ نے کہا جب مجھے صبح کے (طلوع) ہونے کا خوف لاحق ہوا تو میں اپنی سواری سے اترا اور میں نے نماز وتر پڑھی اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا مجھے صبح کے (طلوع) ہونے کا خوف رہا تھا۔ میں اپنی سواری سے اترا اور نماز وتر پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کافی نہیں۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم (آپ کی اقتداء کافی ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ اونٹ پر سواری کی حالت میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب 634: سفر میں وتر پڑھنا

(944) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں فرائض نماز کے سوا رات کی نماز اشارہ کرتے ہوئے اپنی سواری پر ہی پڑھتے۔ سواری خواہ جدھر بھی متوجہ ہوتی (اور رات کی نماز کے بعد) وتر بھی سواری پر ہی پڑھتے۔

باب 635: (قراءت سے فارغ ہونے کے بعد) رکوع سے پہلے اور رکوع کرنے کے بعد (دعائے) قنوت پڑھنا

(945) ایوب سختیانی محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا (اور سوال کرنے والے خود محمد بن سیرین ہیں) کیا نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ پھر آپ سے کہا گیا کیا آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا چند دن رکوع کے بعد (آپ نے قنوت پڑھی)

(946) عاصم بن سلیمان الاحول نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ نے کہا قنوت پڑھی جاتی تھی، میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رکوع سے پہلے۔ عاصم بن سلیمان الاحول نے کہا مجھے فلاں (محمد بن سیرین غالباً) نے تمہارے متعلق بتایا آپ رکوع کے بعد کے قائل ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے جھوٹ بولا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

صحابہ کرام میں سے تقریباً ستر قراء حضرات مشرکین کی طرف بھیجے تھے۔ یہ لوگ ان کے علاوہ تھے جن کے لیے آپ نے بددعا کی تھی۔ ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا (انہوں نے خلاف عہد ان قاریوں کو قتل کر دیا) تو ان پر رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ بددعا فرمائی۔

۹۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ

(947) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے رعل وزکوان (سلیم بن منصور سے دو قبیلوں کا نام) پر بددعا فرماتے ہوئے ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ (اس سے معلوم ہوا نبی اکرم ﷺ کا وتر کے علاوہ قنوت پڑھنا اور مشرکوں کے لیے بددعا کرنا صرف ایک مہینہ تک تھا اور اس کے بعد آپ نے وتر کے علاوہ دیگر نمازوں میں دعائے قنوت ترک کر دی)

۹۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

(948) ابو قلابہ عبداللہ بن زید جرمی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا دعائے قنوت مغرب اور فجر کی نمازوں میں پڑھی جاتی تھی۔

أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ

کتاب الاستسقاء

اس میں کل 29 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ چھ اور متابعات میں سے ایک حدیث ہے۔

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب 636: بارش طلب کرنا' نبی اکرم ﷺ بارش کی طلب کیلئے باہر جنگل میں تشریف لے گئے

۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

(949) عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ بارش کے لیے دعا کرنے کی غرض سے باہر جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ بارش کے لیے دعا فرماتے اور اپنی چادر کو الٹا کرتے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

باب 637: نبی اکرم ﷺ کا (قنوت میں کافروں کیلئے) بددعا کرنا اے اللہ (ان کیلئے) قحط سالی کی مدت مثل قحط سالی حضرت یوسف علیہ السلام (سات) سال کر دے

۹۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ

(950) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے (اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد) فرماتے تھے اے اللہ عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ

اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ

۹۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ) اِلٰى قَوْلِهٖ (اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ

جو مومنین سے کمزور لوگ ہیں ان کو نجات دے۔ اے اللہ مضر قبیلہ کی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ (ان کی سخت گرفت) کے سال حضرت یوسف علیہ السلام کے سالوں کی مثل کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قبیلہ غفار اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے۔ عبدالرحمن بن ابی الزناد عبداللہ بن زکوان نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ یہ سب صبح کی نماز میں تھا۔

(951) مسروق بن اجدع ہمدانی ابو عائشہ کرنی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے جب (قریش) کے لوگوں کو اسلام سے پشت گردانی کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے اللہ ان کے سات سالوں کی مثل سات سال (زمانہ قحط) حضرت یوسف علیہ السلام کر دے۔ انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا اور اس (قحط سالی) نے ہر چیز کا استیصال کر دیا (کہ زمین سے اگنے والی کوئی چیز باقی نہ رہی) یہاں تک کہ انہوں نے چمڑے، مردار اور مرے ہوئے بدبودار جانور کھانے شروع کر دیئے اور ان میں سے کوئی آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو (بوجہ بھوک) ان کو دھواں دکھائی دیتا۔ ابوسفیان صخر بن حرب نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد ﷺ تم تو اللہ عزوجل کی بندگی اور صلہ رحمی کا حکم کرتے ہو اور بے شک تمہاری قوم ہلاک ہو گئی (یعنی بھوک کی وجہ سے) ان کے لیے اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا کیجئے۔ (نبی اکرم ﷺ نے جواباً یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی) اللہ عزوجل فرماتا ہے تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (اکم عائدون) تک (سورہ دخان آیت 10 تا 15) اور جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (سورہ دخان آیت 16) اور اس پکڑ سے بدر کی جنگ مراد ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) دخان اور پکڑ اور قحط سالی اور آیۃ الروم یعنی روم کا غالب ہونا گزر چکا ہے۔

بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا

باب 638: جو لوگ قحط میں مبتلا ہوں تم لوگوں کا امام سے استسقاء کا سوال کرنا

۹۵۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِيْ طَالِبٍ

(952) حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ابوطالب کے اس شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا۔ وہ شعر یہ ہے:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمالی الیتامی عصمة للارامل

روشن اور سفید چہرے والے جس کے رخ انور کے وسیلہ سے باران رحمت مانگی جاتی ہے جو یتیموں کے فریادی ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔ عمر بن حمزہ نے کہا ہم کو سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بتایا میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں وجہ اقدس نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا (کہ آپ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) باران رحمت کے لیے دعا کرتے اور آپ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ پرنالے خوب اچھی طرح بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

۹۵۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ

(953) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اے اللہ تیری بارگاہ میں ہم اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے تو تو ہم پر رحمت کی بارش برسا دیا کرتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا جان کا وسیلہ لے کر آتے ہیں ہم پر باران رحمت نازل فرما۔ فرماتے ہیں ان پر بارش برس پڑتی۔

بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب 639: بارش طلب کرنے کے وقت چادر الٹنا

۹۵۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ

(954) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلب بارش کے لیے دعا کی اور اپنی چادر کو الٹا۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ لِأَنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ الْأَنْصَارِ

(955) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائے نماز (یعنی جنگل) کی طرف تشریف لے گئے اور بارش کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا اور دو دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ابو عبداللہ یعنی امام بخاری فرماتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ کا وہم ہے کہ یہ عبداللہ بن زید صاحب اذان ہیں (جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی) بلکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو انصار سے ہیں۔

بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ بِالْقَحْطِ اِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهٗ

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۹۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُمْسِكَهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ

باب 640: جب اللہ تعالیٰ کی حدود کو چاک کیا جائے تو اللہ عزوجل کا قحط کے ذریعے اپنے بندوں سے انتقام لینا

باب 641: جامع مسجد میں بارش کے لیے دعا کرنا

(956) شریک بن عبداللہ بن ابونمیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی (کعب بن مرہ یا حارثہ بن حصن) جمعہ کے دن منبر شریف کے سامنے جو دروازہ تھا اس سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے اور وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔ آپ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہمارے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم کو آسمان پر کوئی بادل اور نہ ہی بادل کا ٹکڑا اور نہ ہی کوئی اور چیز دکھائی دے رہی اور نہ ہمارے اور سلع (مدینہ شریف کے متصل ایک مشہور پہاڑ) کے درمیان کوئی گھر اور چار دیواری تھی (جو بادل کے دیکھنے میں حجاب ہوں یعنی بادل پوشیدہ یا پہاڑوں کے پیچھے چھپا ہوا نہیں تھا بلکہ مفقود تھا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے اس سلع پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کی مثل تھوڑا سا بادل نمودار ہوا اور جب وہ (بادل کا ٹکڑا) آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا اور پھر وہ بادل برسا۔ اللہ کی قسم ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا پھر وہی آدمی آئندہ جمعہ کو اسی دروازہ سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس آدمی نے کھڑے ہو کر آپ کی طرف منہ کر کے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ وہ بارش روک دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر عرض کیا اے اللہ بارش ہمارے اردگرد (پہاڑوں وغیرہ پر) ہو ہمارے گھروں پر نہ ہو۔ اے اللہ ٹیلوں، پہاڑوں، چھوٹے چھوٹے ٹیلوں، ندیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر بارش ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا بارش ختم ہو گئی اور ہم مسجد سے نکلے اس حال میں کہ ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔ شریک بن عبداللہ بن ابونمیر نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا (دوسرے جمعہ کو آنے والا) کیا وہی آدمی تھا (جس نے پہلے جمعہ کو بارش کے لیے عرض کیا) یا کوئی اور آدمی تھا انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

۹۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي

بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا

باب 642: جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا درانحالیکہ خطیب قبلہ رخ نہ ہو

(957) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (کعب بن مرہ یا حارثہ بن حسن) جمعہ کے دن دار قضا کی طرف جو دروازہ تھا داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مویشی وغیرہ ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ (دعا کیلئے) اٹھائے پھر عرض کیا اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ہم آسمان پر کوئی بادل اور نہ بادل کا ٹکڑا دیکھ رہے تھے اور نہ ہی ہمارے اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی گھر اور حویلی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں (سلع پہاڑی) کے پیچھے سے ڈھال کی مثل چھوٹا سا بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور جب وہ آسمان کے درمیان آیا پھیل گیا۔ اللہ عزوجل کی قسم ہم نے چھ دن سورج نہیں دیکھا پھر وہی آدمی آئندہ جمعہ کے دن اسی دروازہ سے آیا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس آدمی نے کھڑے کھڑے آپ کی طرف منہ کر کے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال مویشی ہلاک ہو گئے، راستے منقطع ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم سے وہ بارش کو روک دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (دعا کیلئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا، اے اللہ ہمارے گردونواح میں بارش برسا اور ہمارے گھروں پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ، اونچے ٹیلوں اور چھوٹے ٹیلوں، ندیوں کے اندر اور درختوں کے اگنے کے مقامات پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا بارش رک گئی اور ہم (مسجد) سے نکلے ہی حال میں کہ ہم دھوپ میں چل رہے تھے، شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وہ پہلا ہی آدمی تھا۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

باب 643: منبر پر بارش کی دعا کرنا

(958) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بارش رک گئی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، وہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور ہم پر بارش ہونے لگی اور یہ قریب

فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا اَنْ نَصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

نہ تھا کہ ہم اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔ آئندہ جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ مرد یا اس کے سوا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش کو پھیر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے گھروں پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تحقیق میں نے بادل کو دائیں، بائیں پھٹتے ہوئے دیکھا (دائیں اور بائیں والوں پر) بارش ہو رہی تھی اور مدینہ والوں پر بارش نہیں ہو رہی تھی۔

بَابُ مَنِ اكْتَفٰى بِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 644: جس شخص نے استسقاء کے حال میں نماز جمعہ کو کافی سمجھا

۹۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

(959) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا فرمائی اور ہم پر ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہ شخص آیا اور عرض کیا گھر منہدم ہو گئے۔ راستے منقطع ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ ٹیلوں، چھوٹے ٹیلوں، ندیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا۔ لہٰذا مدینہ منورہ سے بادل کھل گئے جس طرح کپڑا کھل جاتا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

باب 645: کثرت بارش کی وجہ سے جب راستے منقطع ہو جائیں تو دعا کرنا

۹۶۰- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ اِلٰى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ

(960) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مویشی ہلاک ہو گئے، راستے مسدود ہو گئے۔ آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک لوگوں پر بارش ہوتی رہی۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر منہدم ہو گئے۔ راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کیا اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں، ندیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش ہو تو مدینہ شریف سے بادل کپڑے کی طرح

الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

بَابٌ مَا قِيْلَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَآئَهُ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۶۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَافِيُ بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللّٰهَ يَسْتَسْقِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ حَوَّلَ رِدَآئَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

بَابٌ اِذَا اسْتَشْفَعُوْا اِلَى الْاِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا اللّٰهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْجِبَالِ وَالْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

بَابٌ اِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ الْقَحْطِ

۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَّالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَئُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ

کھل گیا۔

باب 646: جو یہ کہا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن استسقاء میں اپنی چادر کو نہیں الٹایا

(961) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس مویشیوں کے ہلاک ہونے اور بال بچوں کے مشقت اٹھانے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور بارش برسانے کی دعا کی (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے یا اس سے نیچے کے راوی نے) یہ بیان نہیں کیا کہ آپ نے اپنی چادر کو الٹا اور نہ یہ ذکر کیا کہ آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا۔

باب 647: جب لوگ امام سے سفارش کریں تا کہ وہ ان کیلئے بارش برسنے کی دعا کرے تو امام ان کی درخواست کو مسترد نہ کرے

(962) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (قحط کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے۔ راستے منقطع ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے (بارش کیلئے) دعا فرمائیں (آپ نے دعا فرمائی) تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ہم پر بارش برستی رہی ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عمارات منہدم ہو گئے۔ راستے منقطع ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے، رسول اکرم ﷺ نے (بارگاہ صمدیت) میں عرض کیا اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی پشتوں، ندیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش ہو۔ بادل مدینہ کے اوپر سے کپڑا پھٹنے کی طرح کھل گیا۔

باب 648: جب مشرک لوگ قحط کے وقت مسلمانوں سے (بارش کے لیے) دعا کی درخواست کریں

(963) مسروق بن اجدع سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا قریش نے اسلام لانے میں بہت زیادہ تاخیر کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے بددعا فرمائی اور انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا یہاں تک کہ وہ اس قحط سالی میں ہلاک ہونے لگے اور انہوں نے مردار اور ہڈیوں کو کھانا شروع کر دیا۔ ابو

وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَأَ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ثُمَّ عَادُوْا إِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى) يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسَ حَوْلَهُمْ

سفیان صخر بن حرب (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ تشریف لائے۔ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہو اور آپ کی قوم (جو آپ کی بددعا سے ہلاک ہوئی وہ آپ کے ذی رحم ہیں) ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے (ان کے لیے) دعا کیجئے۔ آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (سورہ دخان آیت 10) پھر وہ کفر کی طرح لوٹ گئے۔ اللہ عزوجل کا یہ ارشاد گرامی ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے یعنی بدر کے دن، اسباط بن نصر نے منصور بن معتمر سے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ان پر بارش ہوئی اور مسلسل سات دن بارش ہوتی رہی۔ اور لوگوں نے کثرت بارش کی شکایت کی تو آپ نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہمارے گھروں پر نہ ہو، آپ کے سر مبارک سے بادل اتر گیا اور ان کے اردگرد لوگوں پر بہت بارش ہوئی۔

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

باب 649: جب بارش بکثرت ہو تو یہ دعا کرنا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش ہو اور ہمارے گھروں پر نہ ہو

۹۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيْهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوْا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ فَجَعَلَتْ تُمْطَرُ حَوْلَهَا وَلَا تُمْطَرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى

(964) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، لوگ کھڑے ہو گئے اور چیختے ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بارش بند ہو گئی، درخت (بوجہ قحط) سرخ ہو گئے، چوپائے ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے، آپ نے (بارگاہ صمدیت) میں دو مرتبہ عرض کیا اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم آسمان پر کوئی ٹکڑا بادل کا نہیں دیکھ رہے تھے اچانک ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے اور نماز جمعہ ادا فرمائی اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہوئے (تو اس وقت سے لے کر) آئندہ جمعہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی اور جب (آئندہ جمعہ کے دن) نبی اکرم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ چیختے ہوئے آپ کے پاس آئے (اور عرض کرنے لگے) مکانات گر گئے، راستے بند ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش ہم سے روک دے، نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہمارے گھروں پر نہ برسا۔ مدینہ سے بادل

الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہٹ گئے اور مدینہ شریف کے اردگرد بارش ہونا شروع ہوگئی اور مدینہ شریف میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا۔ میں نے مدینہ کی طرف دیکھا کہ وہ (دھوپ کی وجہ سے اس طرح چمک رہا تھا) جیسے ناخن کے اردگرد کے چمڑہ میں ناخن چمک رہا ہوتا۔

بَابُ الدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ قَآئِمًا

باب 650: بارش طلب کرنے کیلئے کھڑے ہو کر دعا کرنا

وَقَالَ لَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقٰى فَقَامَ لَهُمْ عَلٰى رِجْلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَرَاٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے کہا انہوں نے زہیر بن معاویہ سے اور انہوں نے ابواسحاق سبیعی عمر بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ (جب کوفہ پر عبداللہ بن زبیر کی طرف سے حاکم تھے سن 64 ہجری میں) جنگل کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے اور بارش کے لیے دعا کی۔ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری ان کے ساتھ بغیر منبر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوئے اور استغفار کی پھر دو رکعتیں پڑھیں (اور ان میں) بآواز بلند قراءت کی اور نہ ہی اذان و اقامت کہی۔ ابواسحاق سبیعی نے کہا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَآئِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَآئَهُ فَاسْقَوْا

(965) عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے اور آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے۔ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے لیے بارش کی دعا کرنے کے لیے ان کے ساتھ جنگل کی طرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (بارش کے لیے) دعا فرمائی پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا تو لوگوں پر خوب بارش ہوئی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَائَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

باب 651: نماز استسقاء میں بآواز بلند قراءت کرنا

۹۶۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ وَحَوَّلَ رِدَآئَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَائَةِ

(966) عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے جنگل کی طرف نکلے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا فرمائی اور اپنی چادر کو الٹا کر پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں بآواز بلند قراءت فرمائی۔

بَابُ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ اِلَى النَّاسِ

باب 652: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری

۹۶۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَاَيْتُ

(967) عباد بن تمیم اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن جب نماز

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَآئَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَائَةِ

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ رَكْعَتَيْنِ

۹۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَآئَهُ

بَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ فِي الْمُصَلّٰى

۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَآئَهُ قَالَ سُفْيَانُ فَاَخْبَرَنِيْ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

۹۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاَنَّهُ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآئَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا مَازِنِيٌّ وَالْاَوَّلُ كُوْفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ

بَابُ رَفْعِ النَّاسِ اَيْدِيَهُمْ مَعَ الْاِمَامِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

قَالَ اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ

استسقاء کے لیے جنگل کی طرف تشریف لے جاتے میں نے دیکھا۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اپنی پشت مبارک کو لوگوں کی طرف پھیر دیا اور قبلہ رخ ہو کر دعا فرمائیں۔ پھر آپ نے اپنی چادر کو الٹا پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں قرآت باآواز بلند فرمائی۔

باب 653: نماز استسقاء دو رکعتیں ہیں

(968) عباد بن تمیم نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش طلب کرنے کے لیے دعا فرمائی اور دو رکعت نماز استسقاء ادا فرمائی اور اپنی چادر کو الٹا۔

باب 654: عیدگاہ میں نماز استسقاء ادا کرنا

(969) عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز استسقاء پڑھی اور اپنی چادر کو الٹا سفیان بن عیینہ نے کہا مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے خبر دی انہوں نے کہ آپ نے (اپنی چادر) کے دائیں کونے کو بائیں کندھے پر کیا۔

باب 655: بارش طلب کرنے کے لیے دعا میں قبلہ رخ ہونا

(970) عباد بن تمیم نے خبر دی کہ ان کو عبداللہ بن زید انصاری مازنی نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف نماز استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے (حدیث کے ایک راوی یحییٰ بن سعید کا شک ہے کہ عبداللہ بن زید نے کیا کہا) یعنی جب آپ نے دعا فرمائی (یا یہ کہا) کہ جب آپ نے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کو الٹا۔ ابوعبداللہ یعنی امام بخاری نے کہا یہ عبداللہ بن زید انصاری مازنی ہیں اور پہلے (جو باب 649 میں مذکور ہے) وہ عبداللہ بن یزید انصاری کوفی ہیں۔

باب 656: بارش کے طلب کرنے میں امام کے ساتھ لوگوں کا اپنے ہاتھ اٹھانا

ابوایوب بن سلیمان نے کہا مجھے ابوبکر بن اویس نے سلیمان بن بلال سے

أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَى رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْبَدْوِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَلَكَ الْعِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَرَفَعَ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى مُطِرْنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتّٰى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى فَاَتَى الرَّجُلُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ وَقَالَ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ قَالَا سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ

بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ دیہات کا رہنے والا ایک شخص اعرابی جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے۔ بال بچے ہلاک ہو گئے۔ لوگ ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کیلئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ابھی مسجد سے نہیں نکلے تھے یہاں تک کہ ہم پر بارش ہوئی اور مسلسل ہم پر بارش ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ دوسرا جمعہ آ گیا۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مسافر (چلنے پھرنے) سے تنگ ہو گئے اور راستے مسدود ہو گئے اور بشق بمعنی ملّ یعنی دلگیر ہونا اور اکتا جانا ہے۔ عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے کہا مجھے محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب 657: استسقاء کی دعا میں امام کے ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

۹۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَاَنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

(971) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی۔

بَابٌ مَا يُقَالُ اِذَا مَطَرَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (كَصَيِّبٍ) اَلْمَطَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ صَابَ وَاَصَابَ يَصُوْبُ

باب 658: جب (آسمان) بارش برسائے تو کیا کہا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ (قرآن حکیم میں مذکور آیت کریمہ) او کصیب من السماء میں صیب سے مراد بارش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ صاب اور اصاب۔ یصوب برابر ہیں

۹۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

(972) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے اے اللہ نفع دینے والی بارش برسا۔ اس کی قاسم بن یحییٰ بن عطا نے عبید اللہ بن عمر سے متابعت کی اور عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی اور عقیل بن خالد ان دونوں نے اس حدیث کو نافع سے روایت

وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَعُقَیْلٌ عَنْ نَّافِعٍ

بَابٌ مَّنْ تَمَطَّرَ فِی الْمَطَرِ حَتّٰی یَتَحَادَرَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ

۹۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِیَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا اَنْ یَّسْقِیَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ وَمَا فِی السَّمَآءِ قَزَعَةٌ قَالَ فَثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ قَالَ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذٰلِكَ وَفِی الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ اِلَی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْ رَجُلٌ غَیْرُهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا قَالَ فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَةُ فِیْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰی سَالَ الْوَادِیْ وَادِیْ قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ یَجِیْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِیَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

بَابٌ اِذَا هَبَّتِ الرِّیْحُ

۹۷۳- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَّقُوْلُ كَانَتِ الرِّیْحُ الشَّدِیْدَةُ اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کیا۔

باب 659: جو شخص (ارادتاً) اپنے اوپر بارش برسا تا رہا حتیٰ کہ اس کی داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگے

(972) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ سخت قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوک سے مرنے لگے، آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے رسول اللہ ﷺ نے (دعا کیلئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو اس وقت آسمان پر ایک ٹکڑا بھی بادل کا نہ تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا پہاڑوں کی مثل بادل جوش مار کر اٹھا پھر ابھی آپ اپنے منبر شریف سے نہیں اترے تھے کہ میں نے دیکھا بارش آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک رہی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن اور کل، پرسوں حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک لگاتار بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مکانات منہدم ہو گئے، مال غرق ہو گیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ (بارش رک جائے) رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے گھروں پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ آسمان کی جس طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے بادل پھٹ جاتا۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ ڈھال کی طرح ہو گیا اور وادی قناۃ پر مہینہ بھر بہتی رہی جو آدمی کسی بھی جہت سے آتا وہ یہی بتاتا کہ بارش بہت ہوئی ہے۔

باب 660: جب (بارش والی) ہوا چلے تو کیا کرے

(973) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہوا تیز اور سخت چلتی تو نبی اکرم ﷺ چہرہ پر نور پر اس کا اثر پہچانا جاتا تھا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

باب 661: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی بادصبا سے میری مدد کی گئی

(جوہری کا کہنا ہے جب دن اور رات برابر ہوتا ہے اور سورج کے طلوع ہونے کی جگہ سے ہوا چلتی ہے اسے بادصبا کہتے ہیں یعنی پروائی ہوا)

۹۷۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

(974) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بادصبا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھم ہوا سے ہلاک کی گئی۔

بَابُ مَا قِيْلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْاٰيَاتِ

باب 662: زلزلوں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے علامات کے متعلق جو کہا گیا ہے

۹۷۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ

(975) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم (بوجہ موت علماء اور کثرت جہلاء) اٹھا لیا جائے گا اور زلزلے بکثرت ہوں گے زمانہ قریب ہو جائے گا۔ فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل عام ہو جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے) اور تم میں مال بہت زیادہ عام ہو جائے گا۔

۹۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(976) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ ہمارے شام اور یمن میں برکت فرما۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام اور یمن میں برکت فرما (صحابہ میں کچھ لوگوں نے) کہا ہمارے نجد میں بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نے فرمایا نجد میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شُكْرَكُمْ

باب 663: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (سورہ واقعہ آیت 82) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رزق سے مراد شکر ہے

۹۷۷- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ

(977) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں رات کو بارش ہونے کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ صحابہ کرام

بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندوں نے صبح کی ان میں سے کچھ میرے ساتھ ایمان لانے والے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور جس نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہم پر بارش ہوئی یہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والے اور جس نے یہ کہا ہم پر فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی وہ میرے ساتھ کفر کرنے والے اور ستاروں پر ایمان لانے والے ہیں۔

بَابٌ لَّا يَدْرِيْ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ

باب 664: سوائے اللہ تعالیٰ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ پانچ امور سوائے اللہ تعالیٰ کے ان کو کوئی نہیں جانتا (یعنی بذات خود کوئی نہیں جانتا)

۹۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَّلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَّتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ

(978) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجی پانچ امور میں ہیں جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے بذات خود کوئی نہیں جانتا۔ کوئی یہ نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی یہ بھی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحموں میں کیا ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نفس یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔

اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

کتاب الکسوف (سورج گرہن)

یہ ابواب کسوف کے امور کے بیان میں ہے اس میں 19 ابواب اور پچیس احادیث ہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

باب 665: سورج گرہن میں نماز پڑھنا (اور یہ نماز سنت ہے اور صحیح قول بھی یہی ہے)

۹۷۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَآئَهٗ حَتّٰى دَخَلَ

(979) حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا نبی اکرم ﷺ اپنی چادر مبارک کو کھینچتے ہوئے کھڑے ہوئے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گئے، آپ

الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ

نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے اور جس وقت تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک گرہن دور ہو جائے۔

۹۸۰- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا

(980) قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے ابو مسعود عقبہ بن عمرو ثعلبہ انصاری سے سنا ہے وہ فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں اور جب تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو فوراً کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

۹۸۱- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا

(981) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر دیتے ہیں کہ سورج اور چاند کسی کی موت کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی حیات کی وجہ سے لیکن وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور جب تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ

(982) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا زمانہ اقدس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جس دن ابراہیم (صاحبزادہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فوت ہوئے تو سورج بے نور ہوگیا۔ لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج بے نور ہوا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا حیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کو (بے نور) دیکھو نماز پڑھو اور اللہ عزوجل سے دعا کرو۔

بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوْفِ

باب 666: سورج گرہن کی حالت میں صدقہ کرنا

۹۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ

(983) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر (رکوع) سے کھڑے ہوئے اور لمبا قومہ فرمایا اور (قومہ کا قیام) قراءت والے قیام اول سے کم تھا۔

قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

پھر رکوع فرمایا اور لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع۔ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ فرمایا اور لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے حالانکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا کے بعد فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و حیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو، پھر آپ نے فرمایا اے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی قسم کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور نہیں یہ کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسنا چھوڑ دو اور زیادہ روؤ۔

بَابُ النِّدَآءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ

باب 667: نماز کسوف کے لیے ندا کرنا کہ جمع ہو جاؤ

۹۸۴- حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ

(984) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ نماز حاضر ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ الْاِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 668: نماز کسوف میں امام کا خطبہ دینا۔ سیدہ عائشہ اور اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا

۹۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ

(985) حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں۔ آپ نے تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ نے لمبی قراءت فرمائی۔ پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع فرمایا۔ پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے رہے اور سجدہ نہیں فرمایا اور لمبی قراءت فرمائی اور یہ پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا۔ یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا پھر دوسری رکعت

رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ هُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتْ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَجَلْ لِاَنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ

بَابٌ هَلْ يَقُوْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَخَسَفَ الْقَمَرُ)

۹۸۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَّهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

میں بھی مثل پہلی رکعت کے کیا۔ (دونوں رکعتوں) کو چار رکوع اور چار سجدوں سے مکمل کیا اور نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جس کا وہ مستحق و لائق ہے۔ پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو التجا کرتے ہوئے نماز کی طرف جاؤ (ابن شہاب زہری کہتے ہیں) کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جس دن سورج کو گرہن لگ جاتا تو عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی مثل حدیث بیان کرتے تھے (امام زہری نے کہا) میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی (عبداللہ بن زبیر) رضی اللہ عنہ نے جس دن مدینہ منورہ میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے (عدد وصورت) میں نماز صبح کی مثل (نماز کسوف) دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھی تھی، عروہ بن زبیر نے کہا ہاں کیونکہ انہوں نے سنت میں خطا کی ہے (یعنی نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع ہیں اور وہ صرف ایک ہی رکوع کرتے تھے)

باب 669: کیا کوئی کہنے والا سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف (یعنی اصلاح فقہاء میں سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف سے تعبیر کیا جاتا ہے یہی ثعلبی کا معتمد اور جوہری کا مختار قول ہے) اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان وخسف القمر (سورہ قیامۃ آیت نمبر 8)

(986) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زوجہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس دن سورج کو گرہن لگا کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لمبی قراءت فرمائی پھر لمبا رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر مبارک (رکوع) سے اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اسی حال میں کھڑے رہے، پھر آپ نے لمبی قراءت فرمائی اور یہ پہلی قراءت سے ذرا کم تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا۔ تب لمبا سجدہ فرمایا پھر دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی مثل کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور سورج و چاند گرہن کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ دونوں علامت ہیں یہ دونوں کسی کی موت و

وَالْقَمَرِ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

حیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان دونوں کو کو گرہن لگا ہوئے دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ بِالْكُسُوْفِ وَقَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 670: نبی اکرم ﷺ کا فرمان گرامی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کسوف کے ذریعے ڈراتا ہے اس کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

۹۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَتَابَعَهٗ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ وَتَابَعَهٗ مُوْسٰى عَنْ مُبَارِكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ

(987) حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شمس وقمر اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ امام بخاری نے کہا عبدالوارث بن سعید تنوری، شعبہ بن حجاج، خالد بن عبداللہ طحان واسطی اور حماد بن سلمہ اپنی روایت میں یونس بن عبید اللہ سے یہ لفظ (یخوف اللہ بھما عبادہ) ذکر نہیں کیا۔ موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے مبارک بن فضالہ قرشی بصری سے انہوں نے حسن بصری سے روایت کر کے یونس بن عبید اللہ کی متابعت کی اور کہا مجھے ابوبکرہ نفیع بن حارث نے نبی اکرم ﷺ سے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ شمس وقمر کے گرہن کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اشعث بن عبدالملک حمرانی نے حسن بصری سے روایت کر کے مبارک بن فضالہ کی متابعت کی ہے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوْفِ

باب 671: حالت کسوف میں (خواہ نماز میں جب دعا کر رہا ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد) عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ

(988) عمرۃ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے کچھ سوال کرنے لگی۔ اس یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا لوگوں کو اپنی قبروں میں عذاب دیا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ صبح سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ آپ چاشت کے وقت لوٹے اور حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنا شروع کر دی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور

يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَائَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ

۹۸۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً

وَصَلّٰى ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَائَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

رکوع سے کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے ذرا کم تھا پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا اور پھر رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا اور کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا اور سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا پھر ان کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

باب 672: نماز کسوف میں سجدہ لمبا کرنا

(989) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج کو گرہن لگ گیا تو اعلان کیا گیا نماز حاضر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر (تشہد اور سلام) میں بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس نماز میں سجدہ سے لمبا سجدہ میں نے کبھی نہیں کیا۔

باب 673: نماز کسوف باجماعت پڑھنا

(صاحب ذخیرہ نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز کسوف کی جماعت سنت ہے اور جو امام نماز جمعہ وعیدین پڑھاتا ہو وہ نماز کسوف میں امامت کرائے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے ساتھ زمزم کے سایہ دار چبوترہ پر نماز پڑھی۔ علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نماز کسوف پڑھائی۔

(990) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور سورہ بقرہ پڑھنے کے برابر طویل قیام فرمایا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا۔ پھر

ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

آپ نے طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی کی موت وحیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ پکڑتے دیکھا پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کا گچھا پکڑنا چاہا اگر میں اس کو لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ خوفناک منظر نہیں دیکھا جیسے آج دیکھا ہے اور میں نے دیکھا کہ اس میں رہنے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں، آپ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب، عرض کیا گیا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی ایک سے زندگی بھر احسان کرتا رہے۔ پھر اس نے تجھ سے کچھ ناموافق چیز دیکھ لی تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔

بَابُ صَلٰوةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ

باب 674: نماز کسوف میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز پڑھنا

۹۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اِمْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ

(991) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گرہن لگ چکا تھا میں نے (حجرہ سے مسجد کی طرف دیکھا) تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی نماز پڑھ رہی تھی، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ سے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیونکہ یہ وقت نماز کا نہ تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ کوئی (عذاب) کی نشانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا، ہاں۔ حضرت اسماء کہتی ہیں میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ مجھے غشی

وَاَسِیْ الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ

نے ڈھانپ لیا اور میں نے اپنے سر پر پانی بہانا شروع کر دیا اور جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کوئی چیز جو میں نے اس کو نہ دیکھا تھا مگر میں نے اس کو اس مقام میں دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی دیکھا اور تحقیق مجھے وحی کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائش کیے جاؤ گے جو دجال کے فتنہ کے قریب (یا فرمایا) دجال کے فتنہ کی مثل ہوگا (فاطمہ بنت منذر) کہتی ہیں مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں (مثل یا قریب) میں سے کیا کہا تم میں سے کسی ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا اس مرد کے متعلق تیرا کیا علم ہے لیکن مومن یا کہا موقن (فاطمہ بنت منذر) کہتی ہیں مجھے معلوم نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا کہا (مومن یا موقن) وہ شخص کہے گا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس دلائل اور ہدایت لے کر تشریف لائے اور ہم نے قبول کر لیا اور ایمان لے آئے اور ہم نے آپ کی اتباع کی اس سے کہا جائے گا سو جا (درانحالیکہ) تو نے اپنے اعمال و احوال کے ساتھ نفع پا لیا اور بلاشبہ ہمیں معلوم تھا کہ تو مکمل اس پر ایمان و یقین رکھتا ہے۔ منافق یا شک کرنے والے سے کہا جائے گا (فاطمہ بنت منذر) کہتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں (منافق یا مرتاب) میں سے کیا کہا۔ وہ کہے گا میں نہیں جانتا میں نے لوگوں سے سنا تھا وہ کچھ کہتے تھے میں نے بھی وہی کہہ دیا۔

بَابُ مَنْ اَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

باب 675: جس نے سورج گرہن کی حالت میں غلام آزاد کرنا پسند کیا

۹۹۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

(992) فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی حالت میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ

باب 676: مسجد میں نماز کسوف ادا کرنا

۹۹۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا

(993) عمرہ بنت عبدالرحمٰن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی آپ سے کچھ طلب کر رہی تھی اس یہودیہ نے کہا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ تجھے عذاب قبر سے بچائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا لوگ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر علی الصبح

بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سواری پر سوار ہوئے اور چاشت کے وقت واپس تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ حجروں کے درمیان میں سے گزرے پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز کسوف پڑھی اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے طویل قیام فرمایا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا اور طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے ذرا کم تھا پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے تھوڑا کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا پھر آپ نے طویل سجدہ فرمایا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے لمبا رکوع فرمایا اور یہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور طویل قیام فرمایا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا اور پھر آپ نے رکوع فرمایا اور یہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور یہ پہلے سجدہ سے ذرا کم تھا پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرَةَ وَالْمُغِيْرَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب 677: کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے سورج کو گرہن نہیں لگتا اس حدیث کو ابوبکرہ نفیع بن حارث، مغیرہ بن شعبہ، ابو موسیٰ اشعری، ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کی

۹۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا

(994) حضرت ابومسعود عقبہ بن عامر انصاری بدری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شمس وقمر کسی کی موت اور حیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے لیکن وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور جب تم ان کو (بے نور) دیکھو تو نماز پڑھو۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَائَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ

(995) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف پڑھی اور قراءت کو طویل فرمایا پھر آپ نے طویل رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا (اور قیام میں) قراءت کو طویل فرمایا اور آپ کی یہ قراءت پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو سجدے ادا

الرُّكُوعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْهِمَا عِبَادَهُ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوْفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ رَاَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ (يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ) فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْخُسُوْفِ قَالَهُ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يُنْجَلِيَ

فرمائے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح کیا (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا شمس وقمر کسی کی موت اور حیات کے باعث بے نور نہیں ہوتے لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو علامات ہیں اور جب تم ان کو بے نور دیکھو تو نماز کی طرف متوجہ ہو۔

باب 678: سورج گرہن کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

(996) حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن عقبہ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ سورج کو گرہن لگ گیا نبی اکرم ﷺ گھبرا کے اٹھے اس حال میں خوف کرتے ہوئے کہ قیامت ہے (کرمانی نے کہا یہ راوی حدیث سے تمثیل ہے ورنہ نبی اکرم ﷺ اس بات کے عالم تھے کہ ان کے ہوتے ہوئے قیامت برپا نہیں ہوگی) نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور آپ نے طویل قیام ورکوع وسجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی (حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں) میں نے کبھی بھی آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ عزوجل بھیجتا ہے اور یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے باعث اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا کرنے اور استغفار کی طرف متوجہ ہو۔

باب 679: سورج گرہن کے وقت دعا کرنا اس کو حضرت ابوموسیٰ اشعری، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا

(997) زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے یہ فرماتے سنا۔ جس دن حضرت ابراہیم (نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور حیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کو بے نور دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ أَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

باب 680: خطبہ کسوف میں امام کا امابعد کہنا

ابواسامہ نے کہا ہمیں ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے فاطمہ بنت منذر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر سے خبر دی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نماز کسوف سے فارغ ہوئے اور تحقیق سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جس کا وہ مستحق اور لائق ہے پھر آپ نے فرمایا امابعد

بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

۹۹۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

باب 681: چاند گرہن میں نماز پڑھنا

(998) حسن بصری ابوبکرہ نفیع بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند کو گرہن لگ گیا تو آپ نے دو رکعت نماز کسوف ادا فرمائیں۔

یہ حدیث الباب کے مطابق نہیں۔ جواب یہ ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی یہ ایک حدیث مطول کا مختصر ہے اور حدیث مطول میں شمس وقمر کے ذکر کے بعد یہ ارشاد ہوا کہ جب شمس وقمر کو گرہن لگ جائے تو نماز پڑھو۔ اس سے یہ مقصود اخذ کیا جا سکتا ہے کہ چاند گرہن کی نماز مثل سورج گرہن کی نماز کے ہے۔ ابن حبان نے اپنی سیرت میں نقل فرمایا سن پانچ ہجری چاند کو گرہن ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز کسوف پڑھی اور اسلام میں یہ پہلی نماز کسوف تھی۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ

(999) حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگ گیا آپ اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ آپ مسجد میں پہنچ گئے اور لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے ان کو دو رکعت نماز کسوف پڑھائی اور سورج روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا شمس وقمر اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور بلاشبہ یہ دونوں کسی کی موت کے باعث بے نور نہیں ہوتے اور جب یہ (بے نور) ہوں تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حضرت ابراہیم) فوت ہوئے تو لوگوں نے اس کے بارے میں یہ کہا۔

بَابُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

باب 682: نماز کسوف میں پہلی رکعت (دوسری رکعت) سے لمبی ہے

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

(1000) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو دو رکعت میں چار رکوع کے ساتھ نماز پڑھائی اور

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ سَجْدَتَيْنِ الْاُوْلٰى اَطْوَلُ

پہلی رکعت لمبی تھی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَائَةِ فِي الْكُسُوْفِ

باب 683: نماز کسوف میں قراءت باآواز بلند کرنا

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِقِرَائَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَائَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهٗ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذَا صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ

(1001) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں باآواز بلند قراءت فرمائی اور جب اپنی قراءت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا۔ پھر آپ نے گرہن کی نماز میں قراءت دوبارہ فرمائی (آپ نے نماز گرہن) دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھی، امام اوزاعی اور اس کے علاوہ کسی دوسرے نے کہا میں نے امام زہری کو عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور اقدس میں سورج کو گرہن لگا۔ آپ نے اعلان کرنے والے کو بھیجا (کہ وہ یہ اعلان کرے) نماز حاضر ہے اور آپ آگے مصلی پر تشریف لے گئے اور آپ نے دو رکعت نماز کسوف ادا فرمائی جس میں چار رکوع اور چار سجدے تھے۔ ولید بن مسلم نے کہا مجھے عبدالرحمن بن نمر نے خبر دی کہ اس نے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے اس حدیث کی مثل سنا ہے۔ امام زہری نے کہا میں نے (عروہ) سے کہا اس نماز میں تیرے بھائی عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا۔ جب مدینہ میں انہوں نے نماز کسوف پڑھی تو (عدد وصورت) میں مثل نماز صبح کی دو رکعت پڑھی۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہاں انہوں نے سنت میں خطا کی (یعنی ایک رکعت میں دو رکوع نہیں کیے) سفیان بن حسین اور سلیمان بن کثیر نے عبدالرحمن بن نمر کی امام زہری سے قراءت بالجہر میں متابعت کی۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

کتاب سجود القرآن

یہ ابواب قرآن کے سجدوں کے بیان میں ہے اس میں 12 ابواب چودہ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ہیں

مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا

باب 684: جو قرآن مقدس کے سجدوں اور سجدہ تلاوت کے سنت ہونے میں وارد ہوا ہے

۱۰۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

(1002) ابواسحاق سبیعی عمرو بن عبداللہ کوفی نے کہا میں نے اسود بن

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَکَّةَ فَسَجَدَ فِیْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَیْرَ شَیْخٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰی جَبْهَتِهٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ هٰذَا فَرَاَیْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا

یزید نخعی سے سنا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی اور سجدہ تلاوت کیا اور جو آپ کے ساتھ تھے ماسوائے ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) کے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اس بوڑھے نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لی اور اس کو اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے بعد میں اس کو دیکھا وہ (جنگ بدر) میں کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِیْلِ السَّجْدَةِ

باب 685: الم تنزیل السجدۃ کے سجدہ کے بیان میں

۱۰۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْجُمُعَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ

(1003) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمٓ تنزیل السجدۃ اور ھل اتی علی الانسان (یعنی سورہ دھر) پڑھتے تھے۔

بَابُ سَجْدَةِ صٓ

باب 686: سورہ ص میں سجدہ کا بیان

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صٓ لَیْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْهَا

(1004) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں سورہ ص میں سجدہ مامور بہ سجدات سے نہیں یا واجب سجدوں میں سے نہیں (بلکہ سجدہ شکر ہے) اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب 687: سورہ نجم میں سجدہ کا بیان، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی

۱۰۰۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِیَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰی وَجْهِهٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا

(1005) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے سورہ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور لوگوں میں کوئی بھی باقی نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو (یعنی سب لوگوں نے سجدہ کیا) لوگوں میں سے ایک شخص (امیہ بن خلف) نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لی اور اس کو اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہ ہی کافی ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں نے بعد میں اس کو دیکھا کہ وہ (بدر کی جنگ میں) کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

بَابُ سُجُوْدِ الْمُسْلِمِیْنَ مَعَ الْمُشْرِکِیْنَ

باب 688: مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور

وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

حال یہ ہے کہ مشرک نجس ہے اس کا وضو صحیح نہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بلا وضو سجدہ کرلیا کرتے تھے

۱۰۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ

(1006) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ سب مسلمانوں اور مشرکوں، جن اور انس نے سجدہ کیا۔ ابراہیم بن طہمان نے ایوب سختیانی سے اس حدیث کی روایت کی۔

بَابٌ مَّنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

باب 689: جس نے (سورہ نجم میں آیت) سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا

۱۰۰۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا

(1007) عطاء بن یسار نے خبر دی کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے (سورہ نجم میں سجدہ کے متعلق) پوچھا آپ نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی اور آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا

(1008) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی اور آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

بَابُ سَجْدَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب 690: سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کا بیان

۱۰۰۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ

(1009) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ ابوسلمہ نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا میں نے تجھے سجدہ کرتے نہیں دیکھا (یہ استفہام استبعاد ہے انکاری نہیں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ انہوں نے اس میں سجدہ کیا ہے میں سجدہ نہ کرتا۔

بَابٌ مَّنْ سَجَدَ لِسُجُوْدِ الْقَارِئِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِتَمِيْمِ بْنِ

باب 691: جس نے قاری کا سجدہ کرنے

کے باعث سجدہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمیم بن حذلم سے کہا حالانکہ وہ بچے تھے اور اس نے آپ کے سامنے آیت سجدہ تلاوت کی تو

حَدْلَمٍ وَّهُوَ غُلَام فَقَرَاَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَاِنَّكَ اِمَامُنَا فِيْهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تو سجدہ تلاوت کر (ہم بھی سجدہ تلاوت کریں گے) کیونکہ تو اس میں ہمارا امام ہے۔

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ

(1010) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (یعنی بعض) اپنی پیشانی (زمین پر) رکھنے کی جگہ نہ پاتا۔

بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ

باب 692: جب امام آیت سجدہ پڑھے اور لوگوں کا ہجوم ہو جائے

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا نَسْجُدُ عَلَيْهِ

(1011) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت فرماتے تھے اور ہم آپ کے پاس ہوتے۔ آپ سجدہ تلاوت کرتے اور ہم بھی سجدہ تلاوت کرتے تو ہمارا ہجوم ہو جاتا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (بعض) اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تاکہ ہم اس پر سجدہ کریں۔

بَابٌ مَّنْ رَاٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السُّجُوْدَ وَقِيْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَاَنَّهٗ لَا يُوْجِبُهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ طَاهِرًا فَاِذَا سَجَدْتَّ وَاَنْتَ فِيْ حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَاِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ

باب 693: جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ اللہ عزوجل نے سجدہ تلاوت واجب نہیں فرمایا

(مطرف بن عبداللہ بن شخیر متوفی 41ھ) نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا ایک شخص آیت سجدہ سنتا ہے اور (اس کے پڑھنے) کیلئے نہیں بیٹھتا۔ عمران بن حصین نے کہا مجھے بتایئے اگر وہ اس کے لیے بیٹھ جاتا۔ امام بخاری کہتے ہیں گویا کہ وہ سجدہ تلاوت اس پر واجب نہیں سمجھتے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم (سماع تلاوت) کیلئے نہیں آئے (کہ ہم سجدہ تلاوت کریں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سجدہ تلاوت صرف اس شخص پر ہے جو (قصداً) آیت سجدہ سنے (یعنی سامع پر سجدہ تلاوت نہیں)

امام زہری نے کہا سجدہ تلاوت نہ کرے مگر یہ کہ وہ باوضو ہو اگر تو سجدہ تلاوت کرنے کا ارادہ کرے اور تو مسافر نہیں مقیم ہے تو قبلہ رخ ہو کر سجدہ کر اور اگر تو سوار ہے (یعنی حالت سفر ہو یا حضر) تیرا منہ جدھر بھی ہے (سجدہ تلاوت کر) تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی استقبال قبلہ سجدہ تلاوت کے لیے ضروری نہیں) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ واعظ وقصہ گو کے آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ تلاوت نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ

(1012) سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر شریف پر سورہ نحل کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ جب آپ آیت سجدہ

بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَ بِهَا حَتّٰى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّا اَنْ نَشَاءَ

بَابُ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ فِی الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِيْهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ

بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِّلسُّجُوْدِ مِنَ الزِّحَامِ

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِّمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ

پر پہنچے منبر سے اترے اور سجدہ تلاوت کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب دوسرا جمعہ آیا تو آپ نے سورہ نحل کی تلاوت فرمائی یہاں تک کہ جب آیت سجدہ آئی تو آپ نے کہا اے لوگو ہم آیت سجدہ پر گزر رہے ہیں (یعنی پڑھتے جا رہے ہیں) جس نے سجدہ تلاوت کر لیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے (اس وقت سجدہ تلاوت کرنے میں تاخیر کی) اور سجدہ تلاوت نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا (عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہا) نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے میری روایت ابوبکر عن عثمان عن ربیعہ عن عمر بن الخطاب پر اضافہ کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ عزوجل نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا یہ ہماری مرضی پر موقوف ہے۔

باب 694: جس شخص نے آیت سجدہ نماز میں پڑھی (اور نماز میں ہی) سجدہ تلاوت کیا

(1013) ابورافع نفیع نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی اور آپ نے سورہ اذا السماء انشقت تلاوت فرمائی ابورافع نفیع کہتے ہیں میں نے (اے ابوہریرہ) یہ سجدہ جو آپ نے نماز میں کیا ہے کیسا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس سورت میں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں سجدہ کیا ہے اور میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ سے جاملوں۔

باب 695: ہجوم کی وجہ سے جو شخص جگہ نہ پائے (وہ بقدر استطاعت سجدہ کرے اگرچہ دوسرے کی پشت پر کرے)

(1014) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ سورت پڑھتے جس میں آیت سجدہ ہے تو آپ سجدہ تلاوت کرتے اور ہم بھی سجدہ تلاوت کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (بعض) اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ پاتا۔

اَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

کتاب تقصیر الصلوٰۃ

ان ابواب میں نماز قصر کا بیان ہے اس میں بیس ابواب اور چھتیس احادیث ہیں اور احادیث معلقہ آٹھ اور متابعات چھ ہیں

بَابٌ مَّا جَآءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتّٰى يُقَصِّرَ

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

باب 696: قصر نماز میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں اور مسافر نماز قصر پڑھنے کے لیے کتنے دن ٹھہرے

(1015) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ) میں 19 دن ٹھہرے اور قصر کرتے رہے اور جب ہم بھی 19 دن کا سفر کرتے تو نماز میں قصر کرتے (یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتے) اور اگر ہم (انیس 19 دن سے) زیادہ ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

(1016) یحییٰ بن ابو اسحاق حضرمی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے، نبی اکرم ﷺ (دوران سفر مغرب کی نماز کے علاوہ تمام نمازیں) دو، دو رکعت پڑھتے، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ واپس آ گئے (یحییٰ بن ابو اسحاق حضرمی کہتے ہیں) میں نے حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ تم مکہ مکرمہ میں کتنے دن ٹھہرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

۱۰۱۹- حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ

باب 697: منیٰ میں (ایام رمی میں) نماز پڑھنا

(1017) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ابتدائی دور خلافت میں منیٰ میں ان سب کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (سفر میں) پوری نماز پڑھی۔

(1018) ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی (عبیداللہ بن عمر بن خطاب کی ماں سے بھائی) سے سنا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے امن کی حالت میں ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

(1019) ابراہیم نخعی نے کہا میں نے عبدالرحمن بن یزید نخعی سے کہتے

بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

ہوئے سنا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ہمیں چار رکعات پڑھائیں۔ اس کے متعلق جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی افضل کی مخالفت پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش چار رکعتوں کے عوض میرا حصہ دو رکعتیں مقبول ہوں۔

بَابٌ كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهٖ

باب 698: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں کتنے دن امامت فرمائی

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ تَابَعَهٗ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

(1020) ابوالعالیہ البراء زیاد بن فیروز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چار ذوالحج (بروز اتوار) صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ حج کو عمرہ بنالیں مگر وہ شخص جس کے پاس ھدی (یعنی قربانی کا جانور) ہے (کیونکہ اس کے لیے احرام کھولنا جائز جب تک کہ ھدی اپنے محل کو نہ پہنچ جائے) عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ سے اپنی روایت میں ابوالعالیہ البراء کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي اَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَّهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

باب 699: کتنی مدت ہے کہ انسان اسی مدت میں قصر کرے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چار برید سے (مانوق) میں نماز قصر کرتے اور روزہ افطار کرتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا چار برید 16 فرسخ کا ہے۔ (اس اعتبار سے مدت مسافت قصر اڑتالیس 48 میل سے زائد ہے)

۱۰۲۱- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

(1021) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت محرم کے علاوہ تین دن سفر نہ کرے۔

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَهُ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1022) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا محرم ہو (یعنی بغیر محرم کے عورت تین دن سفر نہ کرے) احمد بن محمد بن موسیٰ مردویہ نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن حفص عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرنے میں عبداللہ بن عمر عمری کی متابعت کی ہے۔

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَّسُهَيْلٌ وَّمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1023) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتی ہو اس کو اپنے محرم کے بغیر ایک دن کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر، سہل بن ابوصالح ذکوان اشمان ابویزید مدنی اور امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے سعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں ابن ابی ذھب محمد بن عبدالرحمن بن مغیرہ کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهٖ وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوْتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهٗ هٰذِهِ الْكُوْفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا

باب 700: آدمی جب اپنے گھر سے (سفر کا ارادہ کرتے ہوئے) نکلے تو قصر کرے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم جب کوفہ سے نکلے تو آپ نے نماز میں قصر کی حالانکہ وہ کوفہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے، آپ جب سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا یہ کوفہ ہے آپ نے فرمایا نہیں (یعنی کیا ہم پوری نماز پڑھیں فرمایا ہم پوری نماز نہیں پڑھیں گے) یہاں تک کہ ہم کوفہ میں داخل نہ ہو جائیں۔

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

(1024) ابراہیم بن میسرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مالک رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ظہر چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر دو رکعات (یعنی نماز عصر میں قصر کی)

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ الصَّلٰوةُ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ

(1025) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پہلے نماز دو رکعت فرض کی گئی اور سفر میں دو رکعت نماز ثابت رہی اور حضر کی (یعنی مقیم کیلئے) نماز بڑھائی گئی (یعنی چار رکعات کی گئیں) امام زہری کا کہنا ہے میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا سبب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (سفر میں) نماز پوری پڑھتی تھیں عروہ بن زبیر نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی۔

بَابٌ يُصَلِّيْ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

۱۰۲۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيْلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

باب 701: مسافر سفر میں مغرب کی نماز تین رکعتیں پڑھے (جیسا کہ حضر میں پڑھتا ہے)

(1026) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں (نماز عشاء تک) تاخیر فرماتے، یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھتے۔ سالم بن عبداللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی۔ لیث بن سعد نے اضافہ کیا (بعض کا وہم ہے کہ یہ لیث بن سعد کا قول ہے شعیب بن ابی حمزہ کی روایت نہیں۔ یہ وہم غلط ہے بلکہ لیث بن سعد شعیب بن ابی حمزہ کی روایت ہی بیان کر رہے ہیں) انہوں نے کہا مجھے یونس بن یزید نے بیان کیا اور انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا وہ کہتے ہیں سالم بن عبداللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے سالم بن عبداللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز میں تاخیر کی جس وقت آپ کو اپنی بیوی صفیہ بنت ابی عبید (اور یہ مختار ثقفی کی ہمشیرہ تھی) کی موت کی خبر دی گئی۔ سالم بن عبداللہ نے کہا میں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا یہ نماز کا وقت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے بیٹے) سالم سے کہا چلو، سالم نے کہا میں نے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے بیٹے) سالم سے کہا چلو یہاں تک کہ آپ دو، تین میل چلے پھر (سواری سے) اتر کر آپ نے نماز پڑھی۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ کو سفر کی جلدی ہوتی مغرب کی نماز کی اقامت کہتے (روایت کریمہ میں ہے نماز مغرب میں تاخیر کرتے) اور تین رکعات پڑھ کر پھر سلام پھیرتے۔ پھر آپ کا تھوڑا جتنا ٹھہرنا ہوتا حتیٰ کہ نماز عشاء کی اقامت فرماتے اور دو رکعتیں پڑھتے (یعنی قصر کرتے) پھر سلام پھیرتے اور عشاء کی نماز کے بعد آدھی رات تک نوافل نہ پڑھتے اور آدھی رات کے بعد نوافل پڑھتے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

باب 702: سواری پر نفل پڑھنا سواری کا منہ جدھر بھی ہو

۱۰۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ

(1027) عبداللہ بن عامر اپنے باپ عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار نماز پڑھتے دیکھا ہے سواری جدھر بھی متوجہ ہوتی۔

۱۰۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

(1028) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سواری پر) نماز نفل ادا فرماتے حالانکہ آپ کی سواری قبلہ رخ نہ ہوتی تھی۔

۱۰۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

(1029) حضرت نافع فقیہ ابوعبداللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نفل نماز اور وتر اپنی سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْاِيْمَآءِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب 703: (اگر رکوع وسجود پر قادر نہ ہو تو) سواری پر اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

(1030) حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں اپنی سواری پر وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی اشارہ کرتے ہوئے (نفل) پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابٌ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ

باب 704: نماز فرض پڑھنے کیلئے سواری سے اتر جائے

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَّا يُبَالِيْ حَيْثُ مَا

(1031) حضرت عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سواری پر سوار تھے۔ اپنے سر مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے (نفلی) نماز پڑھتے، آپ جس جہت بھی متوجہ ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز میں اس طرح نہیں کیا کرتے تھے۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے یونس بن یزید نے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے خبر دی کہ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی سواری پر ہی (نفل) نماز پڑھ لیتے حالانکہ آپ مسافر ہوتے اور بات کی پروا نہیں کرتے تھے کہ آپ کا منہ کس طرف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔ آپ جس سمت بھی متوجہ ہوتے اور وتر بھی سواری پر ہی پڑھتے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے۔

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

(1032) حضرت عبدالرحمٰن بن ثوبان نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کر کے (نفل نماز) پڑھتے اور جب فرض نماز پڑھنا چاہتے تو سواری سے اترتے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پانچواں پارہ

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

باب705: گدھے پر سوار کا نفل نماز پڑھنا

(علامہ عینی فرماتے ہیں گدھے کا چوپائے میں داخل ہونے کے باوجود امام بخاری رحمتہ اللہ گدھے کیلئے مستقل باب لائے ہیں کہ جس سواری پر نماز پڑھی جائے اس کے لیے شرط نہیں کہ اس کا پیشاب وغیرہ پاک ہو بلکہ شرط یہ ہے کہ سواری کی ناپاک چیز سے سوار ملوث نہ ہو اور نہ ہی یہ گدھے کا پسینہ پاک ہونے کی دلیل ہے)

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيَنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ اَفْعَلْهُ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1033) انس بن سیرین (محمد بن سیرین کے بھائی) نے کہا ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا جس وقت وہ شام سے واپس تشریف لائے (حجاج ثقفی کی شکایت لے کر عبدالملک بن مروان کے پاس گئے تھے) اور ہم نے یمن تمر (عراق کی طرف سے جو راستہ شام کو ملتا ہے اس پر ایک جگہ کا نام جہاں خالد بن ولید اور اعاجم کے درمیان ایک واقعہ مشہور ہے وہاں ایک قلعہ میں کسریٰ کے زیر اثر چالیس عربی نوجوان مقفل کمرہ میں انجیل کی تعلیم دیئے جا رہے تھے۔ خالد بن ولید نے انہیں وہاں سے آزاد کرا کر امراء میں تقسیم کیا۔ ان میں سے حمران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام اور سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں میں ہم ان سے ملے۔ انس بن سیرین کا کہنا ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ گدھے پر سوار قبلہ کے دائیں جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انس بن سیرین کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے آپ کو غیر قبلہ رخ نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ انہوں نے یہ کیا ہے تو میں اس طرح نہ کرتا۔ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان بن شعبہ ابوسعید خراسانی نے حجاج بن حجاج باہلی سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوةِ وَقَبْلَهَا

باب706: جو شخص سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز نہ پڑھے اس کے حکم کے بیان میں

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ

(1034) عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن

عَاصِمٍ حَدَّثَنَهُ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بَابٌ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عمر رضی اللہ عنہ نے سفر کیا۔ انہوں نے کہا (یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں میں نے آپ کو سفر میں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا فرمان ہے۔ بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ (سورہ احزاب آیت 21)

(1035) عیسیٰ بن حفص بن عاصم نے کہا مجھے میرے باپ (حفص بن عاصم) نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں (آپ سفر کی حالت میں سوائے مغرب کے) دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (یعنی نماز قصر کے علاوہ نوافل و واجب وغیرہ نہیں پڑھتے تھے) اور حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

باب 707: جس شخص نے سفر میں فرض نمازوں کے بعد نفل نماز نہ پڑھی اور فرض نماز سے پہلے پڑھی (کیونکہ فرض نماز سے پہلے نوافل وغیرہ پڑھنے سے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ فرض نماز ہے بخلاف فرض نماز کے بعد نفل پڑھنے سے) نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر (سے قبل) سفر میں دو رکعتیں پڑھیں (یعنی سنت فجر)

(1036) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا ہمیں سوائے ام ہانی (فاختہ) ہمشیرہ علی بن ابوطالب کے کسی نے نہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس نے نماز چاشت پڑھتے دیکھا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن میرے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز اس سے (یعنی آٹھ رکعات سے) ہلکی پڑھی ہو باوجود اس کے رکوع اور سجود پورا فرماتے۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے یونس بن یزید ایمن نے ابن شہاب سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن عامر نے خبر دی کہ اس کے باپ عامر بن ربیعہ عنزی نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سفر میں رات کے وقت اپنی سواری کی پشت پر سواری جدھر بھی متوجہ ہوتی نوافل شب ادا کرتے دیکھا ہے۔

(1037) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پشت پر سوار ہوتے اور آپ کا رخ انور جدھر بھی ہوتا اپنے سر مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے

وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُومِئُ بِرَأْسِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ

بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ هَلْ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ اِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهٗ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَآءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَآءِ

نوافل ادا کرتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

باب 708: سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنا

(1038) سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ کو جب سفر کے لیے جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر لیتے۔ ابراہیم بن طہمان نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب جب سفر میں ہوتے تو نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھتے اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو بھی جمع کرتے اور حسین بن ذکوان یحییٰ بن کثیر سے وہ حفص بن عبیداللہ انس سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرتے۔ علی بن مبارک ھنائی بصری اور حرب بن شداد یشکری نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حفص بن عبیداللہ بن انس سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حسین بن ذکوان کی۔ نبی اکرم ﷺ کے نمازوں کو جمع کرنے والی روایت میں متابعت کی ہے۔

باب 709: کیا (مسافر نمازی) جب مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرے اذان کہے یا اقامت

(1039) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز میں تاخیر فرماتے۔ یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے سالم بن عبداللہ کا کہنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کرتے جب ان کو سفر میں جلدی ہوتی اور نماز مغرب کی اقامت کہتے اور تین رکعات نماز مغرب پڑھتے۔ پھر آپ تھوڑا سا ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آپ عشاء کی نماز کی اقامت کہتے اور دو رکعت (نماز قصر) پڑھتے، پھر سلام پھیرتے اور آپ مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نماز نفل اور عشاء کی نماز کے دو رکعت نماز نفل نہ

بِسَجْدَةٍ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

پڑھتے حتیٰ کہ آپ آدھی رات کو کھڑے ہوتے (اور نوافل ادا فرماتے)

(1040) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دو نمازوں کو یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں جمع کر کے پڑھتے۔

بَابٌ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَى الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 710: (مسافر جب ظہر و عصر نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے) جب وہ سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرے تو نماز ظہر کو عصر تک موخر کر دے۔ اس تاخیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

(1041) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے قبل سفر کیلئے روانہ ہوتے تو نماز ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کرتے پھر ان دونوں کو جمع کرتے اور اگر سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر ادا فرماتے پھر سواری پر سوار ہوتے۔

بَابٌ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

باب 711: جب سورج ڈھل جانے کے بعد سفر کرے تو ظہر کی نماز ادا کرے پھر (سفر کیلئے) سواری پر سوار ہو

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

(1042) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کی نماز عصر کے وقت تک موخر کرتے۔ پھر (سواری سے) اترتے اور ان دونوں (ظہر و عصر) کو جمع کرتے اور اگر سفر کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

باب 712: بیٹھنے والے کی نماز

(لفظ صلوٰۃ کا اطلاق نفل پڑھنے والا کسی عذر کی بنا پر یا بلا عذر یا فرض پڑھنے والا کسی عذر کے وقت خواہ نماز پڑھنے والا امام ہو مقتدی ہو یا منفرد سب کو شامل ہے)

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ

(1043) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ اَوْ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَّقَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۰۴۵- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّكَانَ مَسْتُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بِالْاِيْمَآءِ

۱۰۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَّكَانَ رَجُلًا مَسْتُوْرًا وَّقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ

اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور وہ بیمار تھے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آپ نے ان کو بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام صرف اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب امام رکوع کرے، تم بھی رکوع کرو اور جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اپنے سر رکوع سے اٹھاؤ۔

(1044) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گرے تو آپ کے دائیں پہلو پر خراش آگئی۔ ہم عیادت کیلئے آپ کے پاس گئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بیٹھ کر آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور فرمایا امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور امام جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

(1045) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا عبداللہ بن بریدہ بن حصین نے کہا مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ بواسیر میں مبتلا تھے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھے ہوئے نماز پڑھی اس کیلئے کھڑے ہونے والے کے اجر و ثواب کا نصف ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا محمول نفل نماز پر ہے۔ علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں اس طرح ہمارے اصحاب نے اس حدیث کو نماز نفل پر محمول کیا ہے)

باب 713: بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

(1046) عبداللہ بن بریدہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور وہ ایک بواسیر والے شخص تھے ایک دفعہ ابو معمر (عبداللہ بن سخبرہ) نے عمران بن حصین سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس شخص نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ

فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَائِمًا عِنْدِیْ مُضْطَجِعًا هَا هُنَا

کر نماز پڑھی اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میرے نزدیک اس جگہ نائم مضطجع یعنی لیٹ کر نماز پڑھنے والا ہے۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰى عَلٰى جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ

باب 714: نمازی جب بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھ لے عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو جدھر اس کا منہ ہو اس طرف نماز پڑھ لے

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ

(1047) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے کہا مجھے بواسیر کا مرض تھا تو میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔

بَابٌ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ شَآءَ الْمَرِيْضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَّرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا

باب 715: جب کوئی شخص (بوجہ عذر) بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو پھر (اثنائے نماز) وہ صحیح ہو گیا یا مرض میں خفت محسوس کی تو وہ اپنی باقی ماندہ نماز (کھڑے ہو کر) پوری کر لے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا مریض اگر چاہے تو دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھے اور دو رکعتیں کھڑے ہو کر (یعنی مرض کی حالت میں دو رکعتیں پڑھیں پھر صحیح ہو گیا تو دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھے دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں)

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَاُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَاَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ رَكَعَ

(1048) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ سن رسیدہ ہو گئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، حتی کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس 30 یا چالیس 40 آیات پڑھ کر پھر رکوع کرتے۔

۱۰۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ

(1049) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہوئے

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاَتِهٖ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَضٰی صَلَاتَهٗ نَظَرَ فَاِنْ كُنْتُ يَقْظٰی تَحَدَّثَ مَعِیْ وَاِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ

ہی آپ قراءت فرماتے اور جب تیس یا چالیس آیات کے کم وبیش آپ کی قراءت سے باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہوتے اور قیام کی حالت میں یہ آیات پڑھتے پھر رکوع فرماتے پھر سجدہ فرماتے اور اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرتے اور جب آپ اپنی نماز پوری کر لیتے دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سوگئی ہوتی تو آپ لیٹ جاتے۔

كِتَابُ التَّهَجُّدْ

(19) کتاب التہجد

رات میں سونے کے بعد والی نماز (تہجد)

اس میں 39 باب 61 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ 6 اور متابعات 4 ہیں۔

بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ)

۱۰۵۰- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ

باب 716: رات کے وقت تہجد پڑھنا اور اللہ عزوجل کا فرمان اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (سورہ بنی اسرائیل آیت 79)

(1050) طاؤس بن کیسانی یمانی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے، اے اللہ عزوجل تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تو ہی آسمانوں اور زمینوں جو کچھ ان میں ہے اسے قائم رکھنے والا ہے (اے اللہ) تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے تیرے ہی ملک ہے (اور تو ان کا مالک) تیرے لیے ہی حمد ہے اے آسمانوں اور زمینوں کے منور کرنے والے اور تیرے ہی لیے حمد ہے اور تو حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا قول حق ہے، جنت و نار حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں نے تیرے (امر ونہی) کی تابعداری کی اور تیری تصدیق کی۔ (اسباب عادیہ سے قطع نظر) میں نے اپنا امر تجھے سونپا (اور اپنے امر کی تدبیر میں) تیری طرف رجوع کیا (محبت وتلوار کے ساتھ) میں نے دشمن سے مخاصمت کی (جس نے بھی حق کا انکار کیا) میں تیری طرف ہی محاکمہ لایا۔ اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے اور جو میں نے خفیہ اور اعلانیہ گناہ کیے معاف فرما (یہ آپ کی کسر نفسی ہے یا تعلیم امت کے لیے ورنہ انبیاء گناہ سے معصوم ہوتے ہیں)

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنی طرف اشارہ کرتے فرمایا (آخرت میں اٹھانے میں) مقدم (اور دنیا میں بعثت کے اعتبار سے) موخر تو ہی معبود برحق ہے یا فرمایا تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان بن عیینہ نے کہا ابوامیہ عبدالکریم بن ابی المخارق بصری نے یہ اضافہ کیا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اور سفیان بن عیینہ نے کہا سلیمان بن ابی مسلم انہوں نے طاؤس بن کیسان سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب 717: قیام لیل کی فضیلت (یعنی رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت)

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

(1051) سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کوئی آدمی جب کوئی خواب دیکھتا تو وہ اس خواب کو آپ کے سامنے بیان کرتا اور میری بھی یہ خواہش تھی کہ میں خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کروں اس وقت میں نوعمر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد میں سوتا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ دو فرشتے ہیں کہ انہوں نے مجھے پکڑا اور دوزخ کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کنویں کی مثل اس کی چاروں جانب بنی ہوئی ہے۔ اس کے دو کھمبے ہیں (جن میں چرخی لگی ہوئی ہوتی ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں اور میں نے اعوذ باللہ من النار کہنا شروع کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہمیں ایک اور فرشتہ ملا اور اس نے مجھے کہا مت گھبراؤ میں نے اس خواب کو اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اچھے آدمی ہیں کاش کہ وہ رات کی نماز پڑھتے (یعنی تہجد) اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو تھوڑی دیر سویا کرتے تھے۔

بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب 718: رات کی نماز میں لمبا سجدہ کرنے کی فضیلت

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

(1052) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعات نماز پڑھتے تھے اور یہ آپ کی رات کی نماز تھی اور اس نماز کا ہر سجدہ اس قدر لمبا ہوتا کہ تم میں

اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهٗ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَوْ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ

سے کوئی اپنا سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیتیں پڑھ لے اور فجر کی نماز سے قبل دو رکعتیں (یعنی سنت فجر) پڑھتے پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس (فجر کی نماز کے لیے) بلانے والا آتا۔

بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيْضِ

باب 719: بیمار کا رات کی نماز ترک کرنا

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُوْلُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْنِ

(1053) اسود بن قیس سے روایت کہ انہوں نے کہا میں نے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے ایک یا دو راتوں میں رات کا قیام نہیں فرمایا (یعنی نماز تہجد نہیں پڑھی)

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَبْطَاَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهٗ فَنَزَلَتْ (وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى)

(1054) اسود بن قیس رضی اللہ عنہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آنے سے رک گئے۔ قریش میں سے ایک عورت (ام جمیل العوراء ابولہب کی بیوی) نے کہا کہ آپ کے شیطان نے آپ کے پاس آنے میں دیر کردی تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔ چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سورہ ضحیٰ آیات 1,2,3)

بَابُ تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ وَّطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلٰوةِ

باب 720: نبی اکرم ﷺ کا تہجد اور دیگر نوافل واجب نہ سمجھتے ہوئے ترغیب دینا، نبی اکرم ﷺ ایک رات حضرت فاطمۃ الزہرا اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو نماز کے لیے بیدار کرنے تشریف لے گئے

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ

(1055) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ کس قدر فتنے نازل کیے گئے اور کیا کیا خزانے نازل کیے گئے (یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی آپ کی امت پر خزانے کھولے جائیں گے اور فتنے بھی ان کے ساتھ مقرون ہونگے) کون ہے جو حجروں والیوں کو جگائے۔ اے (لوگو) بہت ہیں جو دنیا میں لباس پہننے والی ہیں اور آخرت میں وہ برہنہ ہوں گی۔

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ

(1056) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس رات کو تشریف لائے آپ نے فرمایا تم دونوں (رات کو) نماز کیوں نہیں پڑھتے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری جانیں

عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ (وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)

اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں اور جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے ہم اٹھ جاتے ہیں اور جب ہم نے یہ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے پھر میں نے آپ کو واپس جاتے ہوئے اور اپنی ران مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ کہتے سنا کہ انسان بہت جھگڑالو ہے۔

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا

(1057) ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے کہا اگرچہ رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو چھوڑ دیتے حالانکہ اس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا اس خوف سے کہ لوگ (ضروری سمجھتے ہوئے) اس پر عمل کرنا شروع نہ کر دیں تو یہ عمل ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے (علی الدوام) نماز چاشت نہیں پڑھی اور میں نماز چاشت پڑھتی ہوں (نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں نماز چاشت بہت کم پڑھی جس کی وجہ سے حضرت عائشہ ؓ نے کہا آپ نے کبھی نہیں پڑھی ورنہ آپ نماز چاشت پڑھتے تھے)

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ

(1058) ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے (رمضان مبارک کی راتوں میں) ایک رات مسجد میں نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر آپ نے آئندہ آنے والی رات (یعنی دوسری رات) نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ (مسجد میں) جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف نہ لائے اور جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا میں نے دیکھ لیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے اس خوف نے منع کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں (یہ ماہ رمضان میں واقعہ ہوا)

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ (اِنْفَطَرَتْ) اِنْشَقَّتْ

باب 721: نبی اکرم ﷺ کا (رات کی نماز میں) قیام لمبا کرنا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ گئے اور فطور یعنی پھٹنا ہے اور (اس سے) انفطرت یعنی پھٹ گیا

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ

(1059) زیاد بن علاقہ ثعلبی ؓ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ ؓ سے فرماتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم ﷺ (رات کو) نماز پڑھنے کے لیے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقُوْمَ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک یا پنڈلیاں شریف سوج جاتیں، آپ سے کہا گیا (اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے پھر کیوں اتنی مشقت اٹھاتے ہو) آپ فرماتے کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب 722: جو شخص سحری کے وقت سو گیا

۱۰۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

(1060) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کہا۔ اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے اور تہائی رات کو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے تھے اور رات کا چھٹا حصہ (یعنی آخری حصہ) میں سوتے، اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۱۰۶۱- حَدَّثَنِيْ عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

(1061) مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کون سا عمل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (جو عمل ہمیشہ اور لگاتار کیا جائے) مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رات کو کب اٹھتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب آپ مرغ کی آواز سنتے تب اٹھتے تھے (محمد بن ناصر کا قول ہے کہ مرغ نصف رات کے وقت آواز کرتا ہے)

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى

(1062) ابوالاحوص سلام بن سلیم کرنی اشعث بن سلیم بن اسود الحارثی ابوالشعثاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ مرغ کی آواز سنتے تو اٹھتے اور نماز پڑھتے (صحیح یہ ہے کہ مرغ ثلث الیل کے وقت آواز کرتا ہے)

۱۰۶۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1063) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے پاس نبی اکرم ﷺ کو کوئی سحری ایسی نہیں آئی اور وہ اس وقت سوئے ہوتے، (یعنی سنت فجر پڑھ کر آرام فرماتے جیسا کہ امام مسلم نے ایک باب فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا کے ماتحت میں حدیث روایت کی)

بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ

باب 723: اس شخص کے مال کے بیان میں جس نے سحری کھائی اور صبح کی نماز پڑھنے تک نہیں سویا

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ

(1064) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى فَقُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

بَابُ طُوْلِ الْقِيَامِ فِیْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

بَابٌ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ

۱۰۶۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی اور جب دونوں سحری کے کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی (حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ان دونوں کے سحری کے کھانے سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی کے پچاس آیتیں پڑھنے کی مقدار (وقفہ تھا)

باب 724: رات کی نماز میں قیام کا لمبا کرنا

(1065) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ دیر تک کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک مکروہ کام کا ارادہ کیا (ابووائل شقیق بن مسلم اسدی کہتے ہیں) ہم نے کہا تم نے کیا ارادہ کیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہوئے چھوڑ دوں (یہ برا کام اس لیے تھا کہ اس میں ترک ادب تھا اور سورت کی مخالفت)

(1066) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو منہ مبارک کو مسواک سے صاف کرتے۔

باب 725: نبی اکرم ﷺ رات کی نماز کس طرح اور کتنی پڑھتے تھے

(1067) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص (اس سے مراد خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کیسے پڑھوں آپ نے فرمایا (رات کی نماز) دو، دو رکعتیں ہیں اور جب تم کو صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنا لے۔

(1068) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز تیرہ رکعات تھیں۔

ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ

۱۰۶۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

(1069) مسروق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ دو رکعت سنت فجر کے علاوہ آپ کی نماز سات، نو اور گیارہ رکعات ہوتی۔

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

(1070) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمع دو رکعت سنت فجر اور وتر رات تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 726: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز

بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا) وَقَوْلُهُ (عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَشَأَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ (وَطْئًا) قَالَ مُوَاطَأَةُ الْقُرْآنِ أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ (لِيُوَاطِئُوا) لِيُوَافِقُوا

اور آپ کے سونے کے بیان میں اور رات کی نماز سے جو کچھ منسوخ ہو چکا اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ عزاسمہ کا فرمان۔ اے کمبل اوڑھنے والے، رات میں قیام فرما، سوائے کچھ رات کے، آدھی رات یا اس سے کچھ کم کردو، یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے، بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہیں، بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی۔ اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے سے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کے ساتھ پاؤ گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حبشی زبان میں (نشاء) کا معنی اٹھنا ہے اور کہا (وطاء) کا معنی قرآن یاد کرنا ہے اور یہ کان اور آنکھ اور دل کے بہت موافق ہے لیواطئوا کا معنی لیوافقوا ہے۔

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(1071) حمید بن ابی حمید الطویل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ مہینہ سے اتنے دن افطار کرتے یہاں تک کہ ہمیں اس ماہ کا ایک روزہ بھی نہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ

رکھیں گے (اور کسی مہینے کا تار) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوتا وہ اس ماہ کا کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ تو نہ چاہے گا کہ ان کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھے مگر تو ان کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھے گا اور اگر تو نہ چاہے گا کہ ان کو رات کے وقت سویا ہوئے دیکھے مگر تو ان کو سویا ہوا دیکھے گا۔

بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب 727: جب کوئی رات کو نماز نہ پڑھے (اور سو جائے) شیطان کا اس کے سر کی گدی پر گرہ لگانا

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

(1072) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی گدی پر جب وہ سوتا ہے شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ (اپنے ہاتھ سے) مارتے ہوئے کہتا ہے سوئے رہو تیرے لیے ابھی بڑی رات باقی ہے۔ اگر وہ بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کیا تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور ان اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو جو طاعت کی توفیق عطا فرمائی) اس کی وجہ سے سرور اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے (اور اگر وہ رات کو اللہ کا ذکر، وضو کرنا اور نماز نہیں پڑھتا) تو صبح خبیث نفس افسردہ دست ہوتا ہے۔

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ اَمَّا الَّذِيْ يُثْلَغُ رَاْسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

(1073) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے خواب کے متعلق بیان کیا آپ نے فرمایا وہ شخص جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جو قرآن پڑھتا اور اس کو یاد نہ رکھتا (یعنی اس پر عمل نہ کرتا) تھا اور نماز فرض (بعض کے نزدیک عشاء اور بعض کے نزدیک فجر) کے وقت وہ سویا رہتا تھا (اور جو شخص ان دونوں پر عمل نہ کرے یہ شیطان کی گرہ کی وجہ سے ہے)

بَابٌ اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ

باب 728: جب آدمی سو جائے اور نماز نہ پڑھے شیطان ان کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ

(1074) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا اور حاضرین میں سے کسی نے کہا وہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اٹھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ) اَیْ مَا يَنَامُوْنَ (وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ)

۱۰۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

باب729: رات کے آخر (یعنی ثلث اللیل) دعا اور نماز پڑھنا اور اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی وہ رات کو بہت کم سویا کرتے یھجعون بمعنی ینامون ہے اور پچھلی رات استغفار کرتے (سورہ ذاریات آیت 18,17)

(1075) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے تو پہلے آسمان کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور کہتا ہے جو شخص (اس وقت) مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور (اس وقت) جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور (اس وقت) جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں۔

بَابُ مَنْ نَامَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَحْيَا اٰخِرَهٗ وَقَالَ سَلْمَانُ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ

باب730: جو شخص اول رات سویا اور رات کے آخر میں عبادت میں مصروف رہا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے کہا سو جاؤ اور جب رات کا آخری وقت ہوا فرمایا اٹھو، (حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان فارسی نے سچ کہا۔

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَهٗ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّیْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ

(1076) اسود بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات سوتے اور آخر رات اٹھتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے اور جب موذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھتے اگر اپنی زوجہ سے حاجت ہوتی (تو حاجت پوری کرتے) اور غسل فرماتے اور اگر اپنی بیوی سے حاجت نہ ہوتی تو صرف وضو کرتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ

باب731: ماہ رمضان کی راتوں اور اس کے علاوہ دوسری راتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ

(1077) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ

علیہ وسلم کی رات کی نماز ماہ رمضان میں کیسی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کی راتوں میں اور اس کے علاوہ دیگر راتوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات نماز پڑھتے تو ان کے حسن اور طوالت کا مت پوچھ، پھر تین رکعات پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے قبل سوتے ہیں تو آپ نے فرمایا میری آنکھیں محو خواب ہوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا فَاِذَا بَقِیَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ

(1078) ہشام بن عروہ نے کہا میرے باپ عروہ بن زبیر بن عوام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی انہوں نے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں بیٹھے ہوئے قراءت کرتے کبھی نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تو آپ نے بیٹھے ہوئے قراءت فرمائی اور جب سورت سے تیس یا چالیس آیات (قراءت سے) باقی رہ جاتیں آپ کھڑے ہوتے اور ان کی قراءت فرماتے پھر رکوع کرتے۔

بَابُ فَضْلِ الطُّهُوْرِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب 732: رات اور دن میں باوضو رہنے کی فضیلت اور وضو کے بعد رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طَهُوْرًا فِیْ سَاعَةِ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِیْ تَحْرِيْكَ

(1079) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن ابن رباح سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا (یعنی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جیسا کہ آپ کی عادت مبارکہ تھی جو رات کو دیکھتے وہ اپنے اصحاب سے بیان فرماتے) اے بلال بہت پر امید عمل جو تم نے اسلام میں کیا ہے مجھے بتا دو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے کوئی عمل جو میرے نزدیک بہت زیادہ امید سے پر ہو نہیں کیا البتہ میں رات اور دن کے وقت جو کامل وضو کرتا ہوں اس کے ساتھ جو نماز پڑھنا میرے مقدر میں لکھی گئی ہے (یعنی فرائض و نوافل وغیرہ) وہ نماز پڑھتا ہوں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا دف نعلیک میں (دف) کا معنی کھڑکھڑاہٹ ہے۔

بَابٌ مَّا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِی الْعِبَادَةِ

باب 733: عبادت میں فرائض سے زائد (زیادہ مشقت اٹھانا) مکروہ ہے

(یا اس لیے کہ پریشانی کا خوف ترک عبادت کی طرف لے جاتا ہے)

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ فَذُكِرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيْقُوْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا

(1080) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (مسجد) میں تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لگی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ رسی کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ رسی حضرت زینب بنت جحش اسدیہ کی ہے۔ جب وہ (رات کو عبادت کرتے) تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (یہ رسی نہیں ہونی چاہئے یا رسی لگی ہوئی نہیں ہونی چاہئے یا فرمایا یہ نہ کرو) اس کو کھول دو، چاہئے کہ تم میں کوئی اپنی دل کی خوشی سے نماز پڑھے اور جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (اس حدیث میں کھڑے ہوئے نماز شروع کرنے کے بعد اثنائے نماز بیٹھنے کے جواز کی دلیل ہے) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی مالک بن انس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا میرے پاس بنی اسد قبیلہ سے ایک عورت (حولاء بنت تویت بن حبیب اسدیہ) بیٹھی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا یہ عورت کون ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یہ فلانہ ہے جو رات کو نہیں سوتی (یعنی ساری رات عبادت کرتی ہے) اور اس کی نماز کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسا کرنے سے) باز آجاؤ تم پر اعمال میں سے وہ عمل لازمی ہے جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود ہی عمل کرنے سے اکتا جاتے ہو۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُوْمُهُ

باب 734: جو شخص رات کا قیام (یعنی نماز) کرتا ہو اس کے لیے رات کا قیام ترک کرنا مکروہ ہے

۱۰۸۱- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ

(1081) ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے کہا مجھے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ فلاں کی مثل نہ ہو جانا جو رات کو قیام کرتا تھا اور پھر اس نے رات کے قیام کو چھوڑ دیا (فلاں سے مراد شخص معین نہیں بلکہ آپ کا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو ترغیب دینا مقصود تھا یہاں تک کہ وہ اس شخص کی مثل نہ ہو جو رات کو قیام کرنے والا تھا پھر اس کو چھوڑ دیا) ہشام بن عمار دمشقی نے کہا ہمیں ابن ابی العشرین (عبدالحمید بن حبیب امام اوزاعی کے منشی) نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں اوزاعی نے خبر دی

هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْعِشْرِیْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ وَتَابَعَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ

انہوں نے کہا مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی۔ انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اس طرح خبر دی۔ عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے روایت کرنے میں ابن ابی العشرین کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ

باب 735: یہ باب پہلے باب کی فصل کے قائم مقام ہے

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ اِنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَیْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَاِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَّلِاَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ

(1082) ابوالعباس (سائب بن فروخ) نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی (یہ استفہام استراری ہے) کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میں یہ کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری بینائی (شب بیداری کی وجہ سے) کمزور ہو جائے گی اور تمہارا نفس تھک جائے گا۔ بیشک تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی (یا جملہ اہل) کا تجھ پر حق ہے۔ بعض دن روزہ رکھو اور بعض دن افطار کرو (یعنی صوم داؤد علیہ السلام) اور رات کا کچھ حصہ قیام کرو اور کچھ حصہ آرام کرو۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی

باب 736: جو شخص رات کو جاگے اور نماز پڑھے اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۰۸۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا الْوَلِیْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَیْرُ بْنُ هَانِیٍٔ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ حَدَّثَنِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ

(1083) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے (اور یہ دعا پڑھے) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس کے بعد کہے اے اللہ مجھے بخش دے یا کوئی بھی دعا کرے (تو اس کی دعا) قبول ہوگی اور اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

۱۰۸۴- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی الْهَیْثَمُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ یَقُصُّ فِیْ قَصَصِهٖ وَهُوَ یَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(1084) ہیثم بن سنان نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (جس مجلس میں اپنے اصحاب کو نصیحت کر رہے تھے) وعظ کر رہے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کر رہے تھے (ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں) تمہارے

وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَّكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيْتُ يُجَافِيْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّالْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بھائی (ھیثم بن سنان یا امام زہری) نے کہا یعنی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور بیہودہ بات نہیں کرتے تھے۔ (عبداللہ بن رواحہ کے یہ اشعار)

اور ہم میں رسول اللہ ﷺ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں جبکہ صبح صادق پھٹ کر بلند ہوتی ہے گمراہی کے بعد انہوں نے ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی اور ہمارے قلوب اس کے ساتھ یقین رکھتے ہیں کہ جو بھی انہوں نے کہا وہ ضرور واقع ہوگا۔ آپ رات اس حال میں بسر کرتے ہیں کہ آپ کا بستر آپ سے دور رہتا ہے جبکہ مشرکوں کے ساتھ بستر بھاری ہوتے ہیں۔ عقیل بن خالد ایلی نے ابن شہاب سے یونس بن یزید کی متابعت کی ہے زبیری (محمد بن ولید حمصی) نے محمد بن مسلم ابن شہاب زہری سے خبر دی انہوں نے سعید بن سلیب اور اعرج سے ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ بِيَدِيْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَكَاَنِّيْ لَا اُرِيْدُ مَكَانًا مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنَّ اثْنَيْنِ اَتَيَانِيْ اَرَادَا اَنْ يَّذْهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَصْتُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوْا لَا يَزَالُوْنَ يَقُصُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا اَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

(1085) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے زمانہ اقدس نبی اکرم ﷺ میں ایک خواب دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے گویا کہ میں جنت میں کسی جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اس طرف لے اڑتا ہے اور میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور وہ مجھے دوزخ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں اور ان دونوں کو ایک فرشتہ ملا اس نے (مجھے کہا) تجھے خوف نہیں ہونا چاہئے (اور ان سے کہا) اس کو چھوڑ دو (میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا) اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے میرے دو خوابوں میں سے ایک خواب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہت اچھے آدمی ہیں کاش کہ وہ رات کو نماز پڑھتے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی اکرم ﷺ سے یہ خواب بیان کرتے کہ (لیلۃ القدر) ماہ رمضان کے عشرہ اواخر سے ساتویں رات میں ہے (یعنی ماہ رمضان کی ستائیسویں رات) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب عشرہ اواخر میں ایک دوسرے کے مطابق و موافق ہیں اور جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ اس کو عشرہ اواخر میں تلاش کرے باب (سفر ہو یا حضر) فجر کی دو رکعت (یعنی سنت فجر) پر ہمیشگی کرنا (یعنی ہمیشہ پڑھنا)

بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 737: فجر کی سنتوں کے دائیں کروٹ پر لیٹنا

۱۰۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ

(1086) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ وَرَكْعَتَیْنِ جَالِسًا وَرَكْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَائَیْنِ وَلَمْ یَكُنْ یَدَعُهُمَا اَبَدًا

بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

۱۰۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ

بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَیْنِ وَلَمْ یَضْطَجِعْ

۱۰۸۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰی یُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّطَوُّعِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَّاَبِیْ ذَرٍّ وَّاَنَسٍ وَّجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ وَّعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَقَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ مَا اَدْرَكْتُ فُقَهَآءَ اَرْضِنَا اِلَّا یُسَلِّمُوْنَ فِیْ كُلِّ اثْنَتَیْنِ مِنَ النَّهَارِ

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ

ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر (رات کے آخر میں) آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں اور دو رکعتیں (سنت فجر) اذان اور اقامت کے درمیان پڑھیں اور آپ (دو رکعت سنت فجر کو) کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

باب 738: جو شخص سنت فجر کے بعد باتیں کرے اور نہ لیٹے

(1087) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ جب صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

باب 739: جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے

(1088) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ جب نماز (سنت فجر) پڑھ لیتے اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے یہاں تک کہ نماز کے لیے اذان کہی جاتی۔

باب 740: نماز نفل دو، دو رکعت پڑھنے کے متعلق جو روایات آئی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ الباری نے کہا حضرت عمار بن یاسر، ابوذر غفاری، انس بن مالک، جابر بن زید، عکرمہ اور امام زہری رحمہ اللہ سے یہی منقول ہے۔ یحییٰ بن سعید بن قیس ابوسعید انصاری متوفی 143ھ نے کہا میں نے ہماری زمین (یعنی مدینہ منورہ) میں فقہاء کو نہ پایا (اور فقہاء مدینہ میں سے امام زہری، نافع، سعید بن سلیب، عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رحمہ اللہ اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمن، عبدالرحمن بن ہرمز اور دوسرے فقہاء ہیں) مگر وہ دن میں نوافل کی ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تھے

(1089) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا

الْمَوَالِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ

رسول اللہ ﷺ جس طرح ہم کو قرآن مقدس کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے اسی طرح ہمیں ہر امر میں استخارہ کرنے کی بھی تعلیم دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور نماز نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا کرے۔ اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم میں سے مانگتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے میں قادر نہیں تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ امور کو جانتا ہے اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین کے لیے میری معیشت اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے یا اس طرح فرمایا میرے دنیا کے کام میں یا آخرت کے کام میں تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین کے لیے، معیشت اور میرے کام کے انجام کے لیے برا ہے یا یوں فرمایا میرے دنیا کے کام اور آخرت کے کام کے لیے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور خیر جہاں بھی ہو میرے لیے مقدر فرما، آسان فرما پھر اس کے ساتھ مجھے راضی کر دے (اور اپنی دعا میں) اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

(1090) ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے قبل نہ بیٹھے۔

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

(1091) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔

۱۰۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ

(1092) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ظہر سے قبل دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

(1093) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ کی حالت میں فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لیے گھر سے باہر آ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ فَاَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَاَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ اَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

(1094) مجاہد بن جبر مکی ابوالحجاج مخزومی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں ایک شخص لایا گیا اور اس سے کہا گیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے (تو جواب میں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں مکہ مکرمہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کو نکلتے ہوئے پایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دروازہ کے پاس کھڑے ہوئے پایا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے کہا اے بلال رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کس جگہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ان دو ستونوں کے درمیان پھر آپ کعبہ سے باہر نکلے (یہ جملہ یا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کلام کا تتمہ ہے جو جواب پر اضافہ ہے یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا کلام ہے) اور آپ نے کعبہ کے دروازے کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو رکعت نماز چاشت پڑھنے کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح سورج بلند ہونے کے بعد میرے گھر تشریف لائے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

باب 741: سنت فجر کے بعد بات چیت مباح ہونے کے بیان میں

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيْهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ

(1095) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ (سنت فجر) کی دو رکعتیں پڑھتے اور اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے (علی بن عبداللہ مدینی کہتے ہیں) میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا بعض تو فجر کی دو رکعتیں روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا یہی درست ہے۔

بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب 742: صبح کی دو رکعتوں (سنت فجر) پر محافظت کرنا اور جس نے ان دو رکعتوں کو نفل کہا ہے

(1096) عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی کا اس قدر اہتمام نہ کرتے جو فرض کی دو رکعتوں کا احترام فرماتے (یعنی ان کو محافظت فرماتے)

بَابٌ مَّا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

باب 743: کیا فجر کی دو رکعتوں میں قراءت کم کی جائے یا لمبی

(1097) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے، پھر جب صبح کی اذان سن لیتے تو ہلکی سی دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ

(1098) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ جو دو رکعتیں نماز صبح سے پہلے ہیں بہت ہلکی سی پڑھتے تھے، یہاں تک کہ میں کہتی کیا آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

باب 744: فرض نماز کے بعد نفل نماز کا بیان

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِيْ

(1099) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (اس معیت سے مراد محض عدد میں متابعت ہے) نماز ظہر سے قبل دو رکعتیں اور نماز ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ مغرب اور عشاء کی سنتیں تو اپنے گھر میں پڑھتے (اور باقی سنتیں مسجد میں) اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے

بَيْتِهِ وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ

موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے روایت کی کہ عشاء کے بعد کی سنتیں بھی اپنے گھر میں پڑھتے، کثیر بن فرقد اور ایوب سختیانی نے نافع سے روایت کرتے ہوئے عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب کی متابعت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ طلوع فجر صادق کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے تھے (اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) یہ وقت ہے جس میں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب 745: جو شخص فرض نماز کے بعد نفل نماز نہ پڑھے

(امت مصطفیٰ ﷺ کو خبردار کرنے کیلئے کہ یہ نفل نماز لازمی نہیں ہے)

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ

(1100) عمرو بن دینار نے کہا میں ابو الشعثاء جابر بن ولید سے سنا۔ انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے اور نماز مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھا (یعنی نماز ظہر اور عصر کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی (مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی) عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے کہا اے ابو الشعثاء میرا گمان ہے انہوں نے نماز ظہر کو موخر کیا اور نماز عصر میں جلدی کی اور نماز عشاء میں جلدی کی اور نماز مغرب میں تاخیر کی۔ ابو الشعثاء نے کہا اور میرا بھی یہی گمان ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ

باب 746: سفر کی حالت میں نمازی کا نماز چاشت پڑھنا

۱۱۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَحَالُهُ

(1101) مورق بن مشرج نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو انہوں نے کہا نہیں، میں نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں پڑھتے تھے، مورق کہتے ہیں میں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے کہا نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میرے خیال میں وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۲- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى

(1102) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے کسی نے خبر دی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر نماز چاشت پڑھنے کی خبر نہیں دی۔ ام ہانی (فاختہ) نے کہا نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعات پڑھیں۔ میں نے اس نماز سے ہلکی کبھی کوئی نماز نہیں دیکھی (جو نماز

تَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

آپ ﷺ نے پڑھی) اس کے باوجود آپ رکوع وسجود پورا فرماتے تھے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَرَاٰهُ وَاسِعًا

باب 747: جس شخص نے چاشت کی نماز نہ پڑھی اور نہ ہی اس کو لازمی جانا

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا

(1103) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاشت کے نفل پڑھتے نہیں دیکھا اور میں نماز چاشت پڑھتی ہوں۔

اس روایت پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو مقدم سمجھا جائے (ثانیاً) نماز چاشت کے وقت بہت کم آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہوتے تھے کیونکہ آپ دن کا اکثر حصہ مسجد میں یا کسی دوسری جگہ ہوتے تھے اور اگر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس بھی ہوتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آٹھ یا نو دن کے بعد آتی۔ (ثالثاً) شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مقصد یہ ہو کہ آپ ہمیشگی سے نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے اور بعض اوقات پڑھتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى فِي الْحَضَرِ قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 748: نماز چاشت (اپنے شہر یا گاؤں) میں پڑھنا۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَّا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ

(1104) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے خلیل نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی ہے جن کو میں اپنے مرنے تک نہیں چھوڑوں گا (یہ جملہ لا اَدَعُهُنَّ یا تو جملہ وصیت سے ملے یا صحابہ کا اپنی طرف سے خبر دینا مراد ہے) ہر ماہ تین روزے رکھنا، نماز چاشت پڑھنا اور وتر پڑھ کے سونا۔

۱۱۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدٍ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهُ

(1105) انس بن سیرین نے کہا میں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا ایک انصاری شخص (عتبان بن مالک) جو فربہ جسم تھے نے نبی اکرم ﷺ سے کہا میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور چٹائی کی ایک طرف کو پانی سے دھویا اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالحمید بن منذر بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آج کے دن کے علاوہ

صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۱۱۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ

بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ هُوَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ

میں نے آپ کو (نماز چاشت) پڑھتے نہیں دیکھا۔

باب 749: ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں (یعنی سنت قبل از ظہر)

(1106) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں محفوظ کی ہیں، نماز ظہر سے قبل دو اور نماز ظہر کے بعد دو اور نماز مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں اور عشاء کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں۔ (سنت فجر پڑھتے۔)

(1107) محمد بن منتشر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز ظہر سے قبل چار رکعتیں اور نماز فجر سے قبل دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ ابن ابی عدی (محمد بن ابراہیم) اور عمرو بن مرزوق ابوعثمان نے شعبہ بن حجاج سے روایت کرتے ہوئے یحییٰ بن سعید القطان کی متابعت کی ہے۔

باب 750: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

(1108) حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا نماز مغرب سے قبل نماز پڑھو (یہ جملہ دو دفعہ کہنے کے بعد) تیسری بار فرمایا جس کا دل چاہے پڑھے۔ یہ ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے کہ لوگ اس نماز (یعنی مغرب کی نماز سے قبل) کو لازمی سنت نہ بنالیں۔

(1109) مرثد بن عبداللہ المزنی نے کہا میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں تم کو ابوتمیم (عبداللہ بن مالک جیشانی) کی عجیب بات نہ بتاؤں (وہ بات یہ ہے) کہ وہ نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں یہ کرتے تھے (یعنی نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے) مرثد بن عبداللہ المزنی کہتے ہیں میں نے عقبہ بن عامر سے کہا۔ اب پڑھنے سے تم کو کس چیز نے منع کیا ہے انہوں نے کہا دنیاوی شغل نے۔

بَابُ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ اَنَسٌ وَّعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۱۰- حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بِبَنِيْ سَالِمٍ وَّكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَانَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَانَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهٗ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ مِنْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرٍ يُصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَّا فَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَّا يُحِبُّ

باب 751: نوافل کی نماز باجماعت پڑھنا

حضرت انس بن مالک اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے

(1110) محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے کہا مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ انہوں نے رسول ﷺ کو جانا اور اُس کلی کو جانا جو آپ نے ان کے گھر والے کنویں کے پانی سے ربیع کے منہ پر ڈالی تھی محمود بن ربیع نے کہا کہ انہوں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو غزوہ بدر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھے، سے کہتے ہوئے سنا کہ میں قبیلہ بنی سالم میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی جب بارشیں ہوتیں تو مجھ پر ان کی مسجد کی طرف جانے کے لیے اس وادی سے گزرنا مشکل ہو جاتا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوں تو بہتی ہے اور مجھ پر اس کا عبور کرنا میرے لیے مشکل ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ (میرے گھر) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنی نماز کے لیے مصلیٰ بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم عنقریب آئیں گے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ صبح کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو (اندر تشریف لانے کی) اجازت دے دی آپ (داخل ہونے کے بعد) بیٹھے نہیں حتیٰ کہ فرمایا تم اپنے گھر میں کس جگہ کو پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا کہ میں وہاں نماز پڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی آپ نے دو رکعتیں نماز پڑھی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیر دیا۔ گوشت اور موٹے آٹے سے جو آپ کے لیے کھانا تیار کیا گیا تھا اس کو تناول فرمانے کے لیے میں نے آپ کو روک لیا اور محلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ کے میرے گھر تشریف لانے کی خبر سنی تو ان میں سے لوگ ہمارے گھر جمع ہو گئے یہاں تک کہ گھر میں لوگوں کی کثرت ہو گئی۔ ان میں سے ایک شخص (عتبان بن مالک) نے کہا مالک

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَجَدْتُّهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

بن دخشن کا کیا حال ہے وہ مجھے نظر نہیں آرہا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا وہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جاننے والے ہیں۔ اللہ کی قسم ہم تو اس کی دوستی اور گفتگو کا رجحان منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فقط رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔ محمود بن ربیع انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے بیان کی جن میں حضرت ایوب انصاری صحابی رسول اللہ ﷺ بھی تھے اور میں نے یہ حدیث اس غزوہ میں بیان کی جس میں آپ فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ قسطنطنیہ میں (معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے) ان کا امیر لشکر تھے۔ حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ پر اس واقعہ کا انکار کر دیا اور کہا اللہ کی قسم میرا ہرگز یہ گمان نہیں کہ جو تم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو۔ محمود بن ربیع کہتے ہیں مجھ پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار و گراں گزری اور میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ پر لازم کر لیا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح سلامت رکھا اور اس غزوہ سے واپس ہوا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر میں نے ان کو آپ کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا تو اس واقعہ کے متعلق ضرور دریافت کروں گا۔ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس غزوہ سے واپس آیا تو میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا پھر میں چلا حتیٰ کہ میں مدینہ منورہ آیا۔ قبیلہ بنی سالم کے پاس آیا تو دیکھا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بوڑھے اور نابینا ہیں۔ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے ہیں اور جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے آپ کو سلام کہا اور ان کو بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح حدیث بیان فرمائی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب 752: نفل نماز گھر میں پڑھنا

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا تَابَعَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ

(1111) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی نمازوں میں کچھ نمازیں اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور ان کو (یعنی اپنے گھروں کو) قبرستان نہ بناؤ۔ عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سختیانی سے روایت کرتے ہوئے وھیب بن خالد کی متابعت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(20) کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ

اس میں چھ ابواب اور آٹھ احادیث ہیں اور ایک حدیث معلق ہے

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

باب 753: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

(1112) قزعہ بن یحییٰ نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احکام سنے ہیں اور حضرت ابوسعید خدری نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے ہیں (یہ قول قزعہ بن یحییٰ کا ہے) ''تحویل'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف کجاوے نہ کسے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

(1113) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى اِلَّا فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَصْنَعُ

باب 754: مسجد قباء کی فضیلت کے بیان میں

(1114) ایوب سختیانی نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں میں نماز چاشت پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن جب مکہ مکرمہ تشریف لائے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں نماز چاشت پڑھتے اور آپ جب مسجد قباء میں تشریف لاتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتہ کے دن قباء میں آتے۔ جب مسجد قباء میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے بغیر اس سے نکلنے کو ناپسند فرماتے۔ نافع نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کی زیارت سوار یا پیادہ کرتے تھے۔ نافع نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے

كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا يَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

تھے میں اس طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے دیکھا ہے اور میں طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے علاوہ کسی کو منع نہیں کرتا کہ وہ رات اور دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے۔

بَابُ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

باب 755: جو ہر ہفتہ کو مسجد قباء میں آئے (اس کے فضل کے بیان میں)

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

(1115) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو کر یا پیدل چل کر ہر ہفتے کو مسجد قباء میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کرتے تھے۔

بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

باب 756: مسجد قباء میں پیدل چل کر یا سوار ہو کر آنا

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

(1116) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا سوار ہو کر یا پیدل چل کر مسجد قباء آتے تھے۔ عبداللہ بن نمیر اس پر یہ اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں عبیداللہ بن عمر عمری نے نافع سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اس میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب 757: سیّد الانبیاء ﷺ کی قبر انور اور آپ کے منبر شریف کے درمیانی جگہ کی فضیلت

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(1117) حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے گھر اور میرے منبر شریف کے درمیان (جو جگہ ہے) وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

(1118) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو میرے گھر اور میرے منبر شریف کے درمیان (جگہ ہے) وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر حوض پر ہے۔

بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب 758: بیت المقدس کی مسجد کی فضیلت

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِاَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاَنْقَنَنِيْ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ

(1119) عبدالمالک بن عمیر سے روایت ہے کہ میں نے قزعہ بن یحییٰ زیاد بن ابوسفیان کے آزاد کردہ غلام سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ سے چار (احکام) بیان کرتے سنا اور انہوں نے مسرور کر دیا اور وہ باتیں مجھے اچھی لگیں۔ فرمایا کوئی عورت جبکہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذومحرم نہ ہو دو دن سفر نہ کرے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔ صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے کوئی نماز نہ پڑھنا۔ تین مساجد مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کے سوا کسی مسجد کی طرف کجاوے نہ کسنا (یعنی سفر نہ کرنا)

اَبْوَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

(21) کتاب العمل فی الصلوٰۃ

اس میں اٹھارہ ابواب اور 26 احادیث ہیں اور پانچ احادیث معلقہ ہیں۔

بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا كَانَ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَآءَ وَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُسْغِهِ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا اَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا

باب 759: نماز میں ہاتھ سے مدد لینا

(یعنی نماز میں کسی چیز پر ہاتھ رکھنا) جبکہ وہ کام نماز سے ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آدمی اپنی نماز میں اپنے جسم سے جو چاہے مدد لے (جب ہاتھ سے نماز کے کام کے لیے استعانت لے تو جائز ہے جو کہ ایک جز ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے جسم سے استعانت بھی جائز ہے) ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی تابعی (تقریباً 38 اصحاب رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنا ہے اور حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشائخ سے شمار کیے جاتے ہیں) نے اپنی ٹوپی نماز میں زمین پر رکھی پھر اس کو اٹھایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی دائیں ہتھیلی بائیں گٹے یا پہنچے پر رکھی مگر کہ وہ اپنے جسم کو کھرچتے اور اپنے کپڑے درست کرتے (یہ بعض کے نزدیک امام بخاری کا قول ہے لیکن یہ وہم ہے بلکہ یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے کیونکہ ابن شیبہ نے اپنی مصنف میں آپ سے اس طرح روایت کیا ہے)

۱۱۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ

(1120) کریب بن ابومسلم ہاشمی آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے ایک رات ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور یہ آپ کی خادم تھیں کے پاس گزاری، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ بستر کے طول میں آرام فرما ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ محو خواب ہو گئے۔ یہاں تک کہ آدھی رات یا

فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ اٰيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا بِيَدِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئیں اور بیٹھ گئے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرہ انور سے نیند کے اثر کو زائل کیا۔ پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں۔ پھر (دیوار سے) لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف اٹھ کر گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا اس طرح میں نے بھی کیا (یعنی مشکیزہ سے وضو کیا) پھر میں جا کر نبی اکرم ﷺ کے پہلو شریف میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ لیا اور اس کو اپنے ہاتھ سے مروڑا (یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں پہلو کر لیا) آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس موذن آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی سنت فجر) پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 760: نماز میں کلام کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا

(1121) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتے حالانکہ وہ نماز میں ہوتے اور حالت نماز میں ہی آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے اور جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے اور ہم نے آپ کو (نماز کی حالت میں) سلام کیا اور آپ نے ہمیں سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا نماز میں شغل ہے (ملا علی قاری شغل کا معنی اس طرح کرتے ہیں کہ اس حال میں کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو دل رب ذوالجلال کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور یہ حالت قیل وقال یعنی کلام سے روکتی ہے)

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

(1122) محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا ہمیں اسحاق بن منصور نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں ہریم بن سفیان بجلی ابو محمد نے خبر دی۔ انہوں نے اعمش (سلیمان بن مہران) سے روایت کی۔ انہوں نے ابراہیم بن یزید نخعی سے روایت کی۔ انہوں نے علقمہ بن قیس سے روایت کی۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مثل طریق محمد بن فضیل عن اعمش الی آخر الحدیث روایت کی۔

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَهٗ بِحَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ

(1123) ابوعمرو شیبانی (سعید بن ایاس) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مجھے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نماز میں کلام کیا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے اپنی ضرورت کی بات کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور درمیان کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (سورہ بقرہ آیت 238) اور ہمیں کلام نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

بَابٌ مَا يَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ

باب 761: مردوں کیلئے نماز میں (یعنی اثنائے نماز) الحمد للہ اور سبحان اللہ کہنا جائز ہے

(مثلاً نمازی نے دیکھا کہ اس کا امام وہ کام کر رہا ہے جو اس کا محل نہیں تو وہ سبحان اللہ کہے تاکہ امام سن لے اور درست کی طرف لوٹ آئے)

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بْنِ الْحَارِثِ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى

(1124) ابوحازم سلمہ بن دینار مدنی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا نبی اکرم ﷺ (بوجہ مصالحت) مصروف ہیں اور آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اگر تم چاہتے ہو (تو میں تمہاری امامت کراتا ہوں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے ہوئے (یعنی مصلی پر گئے) اور نماز پڑھانا شروع کی۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور صفوں کو چیرتے ہوئے اس حال میں چلے کہ آپ پہلی میں آ کر کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ سہل بن سعد نے کہا کیا تم جانتے ہو تصفیح کیا ہے۔ وہ تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (عادت مبارکہ تھی) کہ وہ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے اور جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجانا شروع کر دیں تو آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ پہلی صف میں کھڑے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد بیان کی اور پچھلے پاؤں لوٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔

بَابُ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا اَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهٖ مُوَاجَهَةً وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ التَّحِيَّةُ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّيْ وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

باب 762: جس نے لوگوں کا نام لیا یا نماز میں زور زور سے کسی غیر کو سلام حالانکہ وہ (جس کو سلام کہہ رہا ہے) نہیں جانتا

(1125) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نماز میں التحیات پڑھتے تھے اور نام لیتے تھے (یعنی بندوں کی طرف اللہ پر سلام فلاں پر فلاں پر سلام حضرت جبرائیل پر حضرت میکائیل پر سلام) اور ہم میں سے بعض، بعض پر سلام کہتا رسول اللہ ﷺ نے اس کو سن لیا اور فرمایا اس طرح کہا کرو التحیات للہ والصلوت و الطیبات السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد عبده و رسوله جب تم نے اس طرح کہا تحقیق تم نے زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کیا۔ (احناف کے نزدیک التحیات کی مشروعیت سے سلام کا جواز ختم ہو گیا کیونکہ ان کے نزدیک پہلے شرعاً اس طرح سلام مقرر تھا اور التحیات نے اس کو منسوخ کر دیا لہٰذا اب نماز میں نام لے کر سلام کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے)

بَابُ التَّصْفِيْقِ لِلنِّسَآءِ

باب 763: عورتوں کے لیے تصفیق یعنی تالی بجانا ہے

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

(1126) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (یعنی تالی بجانا) عورتوں کے لیے ہے۔

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ

(1127) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 764: جو نمازی اپنی نماز میں الٹے پاؤں پھرا یا کسی حادثہ کی وجہ سے آگے بڑھا اور سہل بن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم سے اس کی روایت کی

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ

(1128) امام زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ ایک وقت پیر

يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ فَفَجَئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے۔ اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک سے پردہ اٹھایا اور ان کی طرف دیکھا اور وہ صفیں باندھے ہوئے تھے آپ مسکراتے ہوئے ہنسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر خوشی کرتے ہوئے اپنی نماز میں فتنہ میں پڑنے کا ارادہ کیا (یعنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو۔ پھر آپ حجرہ میں تشریف لے گئے اور پردہ لٹکا دیا اور اسی دن آپ وصال فرما گئے۔

بَابٌ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

باب 765: جب والدہ اپنے بیٹے کو بلائے حالانکہ وہ نماز میں ہے (کیا بیٹے کا والدہ کو جواب دینا واجب ہے یا نہیں اگر جواب دینا واجب ہے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتِ اللَّهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ الْمَيَامِيسِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ هَذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوسُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ

حضرت لیث بن سعد نے کہا مجھے جعفر بن ربیعہ بن شراحیل ابن حسنہ قرشی نے عبدالرحمن ہرمز سے خبر دی۔ انہوں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو بلایا حالانکہ وہ اپنے عبادت خانہ میں (عبادت میں مصروف تھا) اس عورت نے کہا اے جریج، جریج نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز (یعنی ماں کو جواب دوں یا نماز پوری کروں) اس عورت نے دوبارہ کہا اے جریج، اس نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز، اس عورت نے تیسری دفعہ کہا اے جریج، اس نے کہا اے اللہ میری ماں اور میری نماز (حافظ عسقلانی کہتے اس کے نزدیک کلام فاسد نمازوں اس لیے اس نے ماں کو جواب نہیں دیا) جریج کی ماں نے کہا اے اللہ جریج کی موت نہ آئے یہاں تک کہ وہ بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے ایک بکریاں چرانے والی عورت جریج کے عبادت خانہ کے پاس بکریاں چراتی تھی۔ اس نے (غیر شرعی) بچہ کو جنم دیا اس سے کہا گیا (اور کہنے والا اس شہر کا بادشاہ ہے) یہ بچہ کس کا ہے اس چرواہن نے کہا یہ بچہ جریج سے ہے جو اپنی عبادت سے اتر کر آیا تھا (یعنی اس نے میرے ساتھ زنا کیا) جریج نے کہا وہ عورت کہاں ہے جو گمان رکھتی ہے کہ وہ بچہ میرا ہے (جب اس عورت کو بچے کو جریج کے سامنے لایا گیا) تو جریج نے کہا اے شیر خوار بچے تیرا باپ کون ہے اس بچے نے کہا (میرا باپ) بکریوں کا چرواہا

بَابُ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ

۱۱۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلَيَّ فِيْ قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَفَعْتُهُمَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا

۱۱۳۲- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوْثِقَهُ اِلٰى سَارِيَةٍ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ (هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ) فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ

ہے۔(داؤدی نے کہا بابوس خود اس بچے کا نام ہے۔ابن بطال نے کہا اس کا نام رضیع ہے کرمانی کہتے ہیں (بابوس) کے سین کی زیر اور تنوین کی روایت صحیح ہے (یعنی یا ابوباس) تو یا اس بچے کی کنیت ہوگی یعنی اے سختیوں کے باپ)

باب 766: نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کے حکم کے بیان میں

(1129) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے حق میں جو سجدہ کرنے کی جگہ سے مٹی برابر کرے فرمایا اگر تو لامحالہ کرنا ہی ہے تو کنکری ایک دفعہ ہٹا سکتا ہے

باب 767: نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا

(حکم کے عموم کی بنا پر وہ کہ حالت نماز میں بچھائے یا پہلے بچھا کر نماز شروع کرے)

(1130) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سخت گرمی میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور جب ہم میں سے کوئی (شدت گرمی کے سبب) زمین پر اپنا چہرہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھ سکتا ہوتا وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔

باب 768: نماز میں جو عمل جائز ہے

(1131) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں اپنے پاؤں کو نبی اکرم ﷺ کے قبلہ میں (یعنی ان کے سامنے) پھیلا دیتی حالانکہ وہ (رات کے وقت) نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور جب آپ سجدہ کرتے تو میرا پاؤں دبا دیتے۔اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں پھر اپنے پاؤں کو بچھا دیتی۔

(1132) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک نماز پڑھی آپ نے فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا تاکہ میری نماز کو قطع کر دے۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر (قابو کرنے) کی قدرت عطا کی (یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے شیطان کی مشخص بلی کی صورت بنائی جس کا پکڑنا ممکن ہو جاتا ہے) اور میں نے اس کا گلا گھونٹنا چاہا میں نے اس کو دفع کیا اور میں نے ارادہ کیا کہ اس ستون کے ساتھ باندھ دوں یہاں تک کہ صبح تم لوگ اس کو دیکھ سکو۔پھر میں نے (اپنے بھائی) حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد کیا (رب هب لي

شُمَيْلٍ فَدَعَتْهُ بِالذَّالِ اَیْ خَنَقَتْهُ وَفَدَعَتْهُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ (یَوْمَ یُدَعُّوْنَ) اَیْ یُدْفَعُوْنَ وَالصَّوَابُ فَدَعَتْهُ اِلَّا اَنَّهٗ كَذَا قَالَ بِتَشْدِيْدِ الْعَيْنِ وَالتَّاءِ

مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ سورة (ص آیت 35) اے میرے رب مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے نامراد واپس لوٹا دیا۔ پھر نضر بن شمیل نے کہا فدعتہ ذال کے ساتھ ہے یعنی میں نے اس کا گلا گھونٹا اور فدعتہ اللہ عزوجل کے قول (یوم یدعون) سے ماخوذ ہے یعنی وہ دفع کیے جائیں گے اور صواب فدعتہ (یعنی بلا تشدید عین) ہے مگر عین اور تا کی تشدید کے ساتھ اس طرح کیا۔

بَابٌ اِذَا انْفَلَتَتِ الدَّآبَّةُ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ قَتَادَةُ اِنْ اُخِذَ ثَوْبُهٗ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ

باب 769: جب نماز کی حالت میں جانور چھوٹ جائے تو کیا کرے (یعنی نماز کو چھوڑ کر اس کے پیچھے جائے) قتادہ بن دعامہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر نمازی کا کپڑا چور لے جائے تو وہ چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْاَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِيَّةَ فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى جُرُفِ نَهْرٍ اِذَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ وَاِذَا لِجَامُ دَابَّتِهٖ بِيَدِهٖ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهٗ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَاِنِّيْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَشَمِمْتُ وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهٗ وَاِنِّيْ اِنْ كُنْتُ اَنْ اَرْجِعَ مَعَ دَابَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ اِلٰى مَاْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ

(1133) ازرق بن قیس حارثی بصری نے کہا ہم اہواز (مشہور شہر جو بصرہ اور فارس کے درمیان ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح ہوا بعض کے نزدیک بصرہ اور فارس کے درمیان سات ضلعوں اہواز، جندی، سابور، سوس، سرق، نہر بین اور نہر تیری کے مجموعہ کا نام اہواز ہے) میں خوارج سے برسر پیکار تھے۔ اس دوران میں نہر (دجیل) کے کنارے پر تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی سواری کی لگام اس کے ہاتھ میں تھی (اور یہ نماز غالباً عصر تھی) اور جانور نے ان کو کھینچنا شروع کر دیا اور اس نے جانور کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ شعبہ بن حجاج نے کہا وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔ خوارج میں سے ایک شخص نے کہنا شروع کر دیا۔ اے اللہ اس بوڑھے کا برا ہو (اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی) اور جب وہ بوڑھا نماز سے فارغ ہوا انہوں نے کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ یا سات یا آٹھ جنگیں لڑی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (دین میں لوگوں پر) آسانی کرنا بھی میں جانتا ہوں اور بے شک میں جانور کے ساتھ واپس لوٹوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو چھوڑ دوں اور وہ (اپنے مرغوب مانوس چیز) اصطبل کی طرف چلا جائے اور مجھ پر (میرے گھر تک) پہنچنا مشکل ہو جائے۔

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ

(1134) امام زہری عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی اکرم

عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيْدُ أَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

ﷺ (نماز کسوف پڑھنے کیلئے) کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک لمبی سورت تلاوت فرمائی پھر طویل رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا پھر دوسری سورت مبارکہ پڑھنی شروع کردی۔ پھر رکوع کیا۔ یہاں تک کہ رکوع سے فارغ ہوئے اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں (دو قیام اور دو رکوع) کیے۔ اس کے بعد (جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے) فرمایا شمس و قمر اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج گرہن تم سے دور ہو جائے۔ البتہ تحقیق میں نے اپنے اس مقام میں ہر چیز جس کا وعدہ کیا گیا ہوں دیکھ لیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا جنت سے انگور کا ایک خوشہ لینے کا ارادہ کر رہا ہوں جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض دوسرے بعض حصے کو کھا رہا ہے جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اور میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہی وہ شخص ہے جس نے بتوں کے نام جانور چھوڑنے کا طریقہ نکالا۔

بَابٌ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِهِ فِيْ كُسُوْفٍ

باب 770: نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا (جو کہ بالحروف مسموع نہ ہو) جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں اپنے سجدہ میں پھونک مار لی

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلٰى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهِ

(1135) محمد بن مسلم زہری حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی (دیوار) میں بلغم دیکھا تو آپ مسجد والوں سے سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے ہر ایک کے سامنے اللہ تعالیٰ ہے اور جب وہ اپنی نماز میں ہو۔ اس کو ہرگز (قبلہ کی جانب) تھوکنا نہیں چاہئے یا اس طرح فرمایا بلغم نہیں پھینکنا چاہئے۔ پھر آپ منبر شریف سے اترے اور اپنے دست مبارک سے بلغم کو (دیوار سے) کھرچا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب تم میں سے کوئی (نماز میں) تھوکنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوکے۔

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ

(1136) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب کوئی شخص نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اسے اپنے سامنے اور دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہئے لیکن وہ اپنی بائیں جانب یا قدم

وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

بَابٌ مَّنْ صَفَّقَ جَاهِلًا

مِّنَ الرِّجَالِ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ

صَلَاتُهٗ فِيْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ اِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّيْ

تَقَدَّمْ اَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ

فَلَا بَاْسَ

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْ اُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا

بَابٌ لَّا يَرُدُّ السَّلَامَ

فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مَا اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهٖ فَقُلْتُ

کے نیچے تھوکے۔

باب 771: مردوں میں سے جو بوجہ جہالت نماز میں تالی بجائے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

(اور عمداً بجائے تو فاسد ہو جائیگی) اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی (سہل بن سعد کی حدیث کتاب الجنائز سے قبل نماز میں اشارہ کرنے کے باب میں آئیگی)

باب 772: جب نمازی سے کہا گیا آگے بڑھو (اپنے ساتھی سے پہلے) یا انتظار کرو (یعنی پیچھے ہٹو) اور اس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں

(1137) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور لوگ اپنی چادریں چھوٹا ہونے کی وجہ سے اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے اور عورتوں سے کہا گیا جب تک مرد سیدھے نہ بیٹھ جائیں تم (سجدوں سے) اپنے سر نہ اٹھاؤ۔

باب 773: نماز میں (سلام کہنے والے کے سلام کا) جواب نہ دے

(1138) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتا حالانکہ وہ نماز میں ہوتے تو آپ مجھے سلام کا جواب دیتے اور جب ہم (ہجرت حبشہ سے) واپس لوٹے تو میں نے آپ کو (حالت نماز میں) سلام عرض کیا اور آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

(1139) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی ضروری کام کے لیے بھیجا پھر میں جب وہ کام پورا کر کے واپس آیا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اسے اللہ ہی جانتا ہے میں نے دل ہی دل میں کہا رسول اللہ ﷺ شاید اس لئے ناراض ہو گئے کہ میں دیر سے

فِيْ نَفْسِيْ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ اَنِّيْ اَبْطَاْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ اَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اِنَّمَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَكَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

واپس آیا پھر میں نے سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا پھر آپ ﷺ کو سلام کیا (اور اس دفعہ) آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس امر نے روکا تھا کہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس وقت وہ اپنی سواری پر غیر قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔

بَابُ رَفْعِ الْاَيْدِيْ فِي الصَّلٰوةِ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ

باب 774: کسی حادثہ کے پیش آنے کی وجہ سے نماز میں ہاتھ اٹھانا

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ

(1140) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قباء میں عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑے کی رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی۔ آپ صلح کرانے کیلئے اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لیے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا گیا اور نماز کا وقت آ گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا رسول اللہ ﷺ کو روک لیا گیا اور نماز کا وقت آ گیا ہے۔ کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اگر آپ (میری امامت) چاہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کے لیے نماز کی تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے چلے یہاں تک کہ پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تصفیح یعنی تالی بجانا ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجانی شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (پہلی صف) میں تشریف فرما ہیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ آپ نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (نبی اکرم ﷺ کی طرف سے منصب امامت پر کھڑا رہنے کی خوشی میں) اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ پھر پچھلے پاؤں واپس مڑے حتی کہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور رسول اکرم ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا جب تم کو نماز میں کوئی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حادثہ پیش آئے تو تم تالیاں بجانی شروع کر دیتے ہو۔ تالیاں بجانا صرف عورتوں کے لیے ہے جس شخص کو اپنی نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے سے تم کو کس چیز نے منع کیا جبکہ میں نے تجھے (نماز پڑھانے کا) اشارہ بھی کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دست بستہ عرض کیا۔ ابوقحافہ کے بیٹے کو مناسب و لائق نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔

بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ

باب 775: نماز میں دونوں ہاتھ کمر پر رکھنے کے حکم کے بیان میں

۱۱۴۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1141) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہشام بن حسان ابوعبداللہ قردوسی اور ابوہلال محمد بن سلیم راسبی نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۱۴۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

(1142) محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مرد کو کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ يُفْكِرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّيْ لَاُجَهِّزُ جَيْشِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ

باب 776: کسی کا نماز میں کچھ سوچ و بچار کرنا

(اور مرد کی قید اتفاقی ہے) اور اگر تفکر امر اخروی دینی میں ہے تو یہ سوچ امر دنیاوی سے خفیف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں لشکر تیار کرتا ہوں حالانکہ میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں (اور یہ تفکر امر اخروی سے ہے)

۱۱۴۳- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا دَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰى مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يُّمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ

(1143) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نماز عصر نبی اکرم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جب آپ نے سلام پھیرا جلدی جلدی اٹھے اور اپنی بعض ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر جب واپس آئے تو اپنی جلدی کرنے کی وجہ سے لوگوں کے چہروں پر آثار تعجب دیکھے تو فرمایا نماز میں مجھے یاد آ گیا کہ ہمارے پاس سونے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ ہمارے پاس شام یا رات رہے تو میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1144) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے حتی کہ اسے اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی اور جب اذان دینے والا خاموش ہو جاتا ہے تو واپس آجاتا ہے اور جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہو جائے تو پھر واپس آجاتا ہے اور مسلسل آدمی سے کہتا رہتا ہے فلاں چیز، فلاں چیز، جو وہ یاد نہ رکھتا تھا یہاں تک کہ وہ آدمی نہیں جانتا کہ اس نے کتنی (رکعات) نماز پڑھی ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو وہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِيْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا

(1145) سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بکثرت روایات (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) روایت کی ہیں۔ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی اور میں نے کہا۔ گزشتہ شب عشاء کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی سورت پڑھی۔ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، میں نے کہا کیا تو (نماز میں) حاضر نہیں تھا۔ اس نے کہا ہاں (حاضر تھا) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں اور فلاں سورت پڑھی تھی۔

كِتَابُ السَّهْوِ

(22) سہو کے بیان میں

اس میں 9 ابواب اور 13 احادیث ہیں۔ حدیث معلق ایک اور حدیث متابعت ایک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ

باب 777: جب فرض کی دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور (تشہد کیلئے نہ بیٹھے) نماز میں جو سہو واقع ہوا ہے اس کے حکم کے بیان میں

۱۱۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ

(1146) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز دو رکعتیں پڑھائیں پھر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں اور لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم آپ کے سلام کا انتظار کرتے رہے آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور (سہو کے) دو سجدے کیے حالانکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ

(1147) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی (پہلی) دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور ان پہلی دو رکعتوں اور دوسری دو رکعتوں کے درمیان نہیں بیٹھے اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (سہو کے) دو سجدے کیے پھر اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔

بَابٌ اِذَا صَلّٰى خَمْسًا

باب 778: نمازی نے جب چار رکعات والی نماز کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں

۱۱۴۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

(1148) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ سے کہا گیا کیا نماز میں اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز میں اضافہ کے متعلق تمہارا سوال کیا ہے۔ عرض کیا آپ نے (نماز ظہر) کی پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے (سہو) کے ادا فرمائے۔

بَابٌ اِذَا سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ فِيْ ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ اَوْ اَطْوَلَ

باب 779: جب (نمازی نے) دو رکعتیں یا تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو وہ نماز کے سجدوں کی طرح یا اس سے لمبے دو سجدے کرے

۱۱۴۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَحَقَّ مَا يَقُوْلُ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَرَاَيْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلّٰى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1149) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین کے قصہ کے وقت موجود تھے مگر ایسا نہیں کیونکہ امام زہری کے قول کے مطابق ذوالیدین جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ واقعہ جنگ بدر سے قبل ہوا ہے اور جنگ بدر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پانچ برس پہلے ہوئی تھی اس لیے علماء محدثین (صلی قبا) کا معنی صلی بالمسلمین کیا ہے) ذوالیدین (خرباق سلمی) نے آپ سے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کم ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اصحاب سے فرمایا جو (ذوالیدین) کہہ رہا ہے وہ سچ ہے۔ درست ہے۔ اصحاب نے کہا ہاں (یہ بات درست ہے) نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں اور پڑھیں پھر دو سجدے سہو کے ادا کیے۔ سعد بن ابراہیم (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے کہا میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے نماز مغرب دو رکعتیں پڑھیں

اور سلام پھیر دیا اور بات چیت کی پھر جو نماز باقی رہ گئی وہ پڑھی اور دو سجدے سہو کے کیے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیا تھا۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَتَشَهَّدْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ اَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَتَشَهَّدُ

باب 780: جس نے سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھا

(یعنی نماز کے سلام کے بعد جب وہ سجدہ سہو کرے) حضرت انس بن مالک اور حسن بصری رضی اللہ عنہما نے (سجدہ سہو) کے بعد سلام پھیر دیا اور تشہد نہیں پڑھا اور حضرت قتادہ بن دعامہ نے کہا تشہد نہ پڑھے

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

(1150) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا نماز کم کر دی گئی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ یا آپ بھول گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے اصحاب) سے فرمایا کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا "ہاں" رسول اللہ ﷺ سیدھے ہوئے (کیونکہ پہلے آپ کھڑے تھے) اور دو رکعتیں اور پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد تکبیر کہی اور سجدہ سہو نماز کے سجدے کی مثل یا اس سے لمبا ادا فرمایا پھر آپ نے (دو سجدوں کے بعد) سر مبارک اٹھایا (اور تشہد نہیں پڑھا)

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(1151) سلمہ بن علقمہ روایت کرتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے کہا سجدہ سہو میں تشہد ہے۔ محمد بن سیرین نے کہا حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں اس کا ذکر نہیں (ابو نعیم کی روایت ہے محمد بن سیرین نے کہا مجھے تشہد پڑھنا ہی محبوب ہے)

بَابُ مَنْ يُّكَبِّرُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب 781: (اپنی نماز میں بھولنے والا) سہو کے سجدوں میں تکبیر کہے

۱۱۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَكْثَرُ ظَنِّيْ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ

(1152) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھی (ظہر یا عصر) محمد بن سیرین نے کہا میرا اکثر گمان یہی ہے کہ نماز عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا پھر مسجد میں قبلہ کی طرف پڑی ہوئی لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ لیا (نماز پڑھنے والوں) میں سے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے (نبی اکرم ﷺ کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے) وہ دونوں آپ سے کلام کرنے سے ڈرے اور لوگوں میں سے

الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ

جلد باز لوگ مسجد سے باہر آئے اور کہنے لگے کیا نماز چھوٹی ہوگئی ہے۔ ایک شخص جس کو نبی اکرم ﷺ ذوالیدین کہہ کر بلاتے تھے (اس جگہ موجود تھے) ذوالیدین نے کہا کیا آپ (یارسول اللہ ﷺ) بھول گئے ہیں یا نماز چھوٹی کردی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ ہی میں نماز چھوٹی کی گئی ہے۔ ذوالیدین نے کہا ہاں آپ بھول گئے ہیں۔ پھر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اس کے بعد سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور نماز کے سجدہ کی مثل یا اس سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھایا اور تکبیر کہی پھر آپ نے اپنا سر مبارک سجدہ میں رکھ دیا اور تکبیر کہی اور اپنے سجود کی مثل یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر آپ نے اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ

(1153) بنی عبدالمطلب کے حلیف عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں (دو رکعتوں کے بعد) کھڑے ہوگئے حالانکہ آپ پر قعدہ اولیٰ ابھی باقی تھا۔ جب آپ نے اپنی نماز مکمل کرلی تو سہو کے دو سجدے ادا کیے اور ہر سجدہ میں سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی دو سجدے آپ کے ساتھ کیے اس قعدہ کی جگہ (یعنی قعدہ اولیٰ) جو آپ بھول گئے تھے، عبدالعزیز بن عبدالملک بن جریج نے ابن شہاب سے (سہو کے دو سجدوں میں) لفظ تکبیر لانے میں لیث بن سعد کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

باب 782: جب نمازی کو معلوم نہ ہو کہ تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے

۱۱۵۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

(1154) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتے ہوئے بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی اور جب اذان پوری ہوجاتی ہے آجاتا ہے اور جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہوجاتی ہے پھر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ نمازی آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسہ ڈالتے ہوئے کہتا ہے کہ فلاں، فلاں چیز یاد کر جو وہ یاد نہ کرتا تھا یہاں تک کہ نماز پڑھنے والا شخص اس طرح ہوجاتا ہے کہ وہ نہیں جانتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے اور جب تم میں سے کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس نے تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں اسے چاہئے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهٖ

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَآءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

باب 783: نماز فرض اور نفل میں سہو کا حکم

(کیا یہ دونوں سجدہ سہو میں برابر ہیں اثر ابن عباس اور ترجمہ کے ماتحت حدیث دونوں کی دلالت یہی ہے کہ فرض اور نفل میں سجدہ سہو کا حکم برابر ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر کے بعد سہو کے دو سجدے کیے

(1155) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، شیطان آجاتا ہے اور اس پر (اس نماز) میں خلط ملط کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی یہ پائے اسے چاہئے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے۔

بَابٌ اِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَاسْتَمَعَ

۱۱۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا اِنَّا اُخْبِرْنَا عَنْكِ اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

باب 784: جب نمازی سے حالت نماز میں کلام کیا جائے (وہ نمازی) اپنے ہاتھ کے اشارے سے (کلام کرنے والے کو بتائے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں) اور اس کی بات سنے

(1156) کریب بن ابو مسلم ہاشمی (آزاد کردہ غلام ابن عباس) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے ان کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے کہا ہم سب کی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام عرض کرنا اور ان سے نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنا کہ ہمیں خبر دی گئی ہے آپ یہ دو رکعتیں نماز عصر کے بعد پڑھتی ہیں (اور خبر دینے والے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں) اور ہمیں یہ بھی خبر ملی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرماتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے ان کو مارتا تھا۔ کریب بن ابو مسلم ہاشمی نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور جو پیغام انہوں نے مجھے دے کر بھیجا تھا وہ پیغام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو (کریب کہتے ہیں) میں ان کے پاس واپس آیا اور جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ ان کو بتا دیا۔ انہوں نے مجھے (دوبارہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو پیغام انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دے کر بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ ان دو

فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهِ فَقُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

رکعتوں سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں نے آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ نماز عصر پڑھ کر میرے گھر تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی چند عورتیں موجود تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے آپ کے پاس ایک لونڈی بھیجی اور اس سے کہا نبی اکرم ﷺ کے ایک پہلو کھڑی ہو جاؤ اور ان سے کہو یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ان دونوں رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور (اب) میں آپ کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا تو پیچھے ہٹ جانا۔ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا تو وہ لونڈی پیچھے ہٹ گئی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوامیہ کی بیٹی تم نے نماز عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے۔ قبیلہ عبدالقیس کے چند لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے نماز ظہر کے بعد دو رکعتوں سے مجھے روکے رکھا۔ یہی وہ دو رکعتیں ہیں (جو میں نماز عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں)

بَابُ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 785: نماز میں اشارہ کرنے کے حکم کے بیان میں، اس کو کریب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا

۱۱۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَعَهٗ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَّتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ

(1157) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کو کچھ دیر کے لیے روک دیا گیا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہتے ہو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کے لیے نماز کی تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ صفوں میں چلتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ (اول) صف میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجانی شروع کر دیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآئَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(پہلی صف میں جلوہ فرما ہیں) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پچھلے پاؤں لوٹے یہاں تک کہ صف اول میں آکر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تم کو نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو تالیاں بجانا شروع کر دیتے ہو۔ تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے، جسے کوئی واقعہ نماز میں پیش آئے اسے سبحان اللہ کہنا چاہئے، جب کوئی سبحان اللہ کہے تو اس کو کوئی نہ سنے گا مگر اس طرف متوجہ ہوگا (آپ نے فرمایا) اے ابوبکر تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس نے روکا جبکہ میں نے تمہیں اشارہ بھی کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابوقحافہ کے بیٹے کے لائق و مناسب نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔

۱۱۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ قَائِمَةً وَّالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ

(1158) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھی (اور مسجد میں) لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت اسماء کا کہنا ہے میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اسماء کہتی ہیں میں نے کہا کوئی (عذاب) کی نشانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے اشارے سے کہا ہاں۔

۱۱۵۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا وَّصَلّٰى وَرَآئَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

(1159) حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں بیماری کی حالت میں بیٹھے ہوئے نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب امام سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔

كِتَاب الْجَنَائِزِ

(23) کتاب الجنائز

صحاح اللغہ جوہری میں ہے جنازہ کی جمع جنائز ہے اور عام لوگ جنازہ جیم کی زبر سے بولتے ہیں۔ یہ چارپائی یا تابوت پر میت کا نام ہے اور اگر اس پر میت نہ ہو تو چارپائی یا نعش بولتے ہیں اور اگر جنازہ جیم کی زیر سے ہو تو چارپائی یا تخت کا نام ہے جس میں میت اٹھائی جاتی ہے (فافہم وتدبر)

بَابٌ مَّا جَآءَ فِي الْجَنَائِزِ وَمَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ

باب 786: جنازہ کے احکام کے بیان میں جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو (وہ جنت میں جائے گا) وھب بن منبہ سے کہا گیا کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں انہوں نے کہا جس کے دندانے نہ ہوں اسے کنجی نہیں بولتے اور اگر تو دانے والی کنجی لے آیا تو تیرے لیے تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ

(1160) حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ) غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آنے والا آیا اور اس نے مجھے بتایا یا اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت سے جو کوئی مر جائے اور اس نے اللہ عزوجل کا کسی کو شریک نہ بنایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرے اگرچہ وہ چوری کرے فرمایا اگرچہ وہ زنا کرے اور اگرچہ وہ چوری کرے (اس حدیث میں اہل سنت کے لیے حجت ہے کہ کبیرہ گناہ والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے جرم کے مطابق سزا کے بعد جنت میں داخل ہوں گے)

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(1161) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر کو شریک بناتا تھا مر گیا دوزخ میں داخل ہوگا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا جو شخص مر جائے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا تھا۔ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب 787: جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے متعلق (نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا بیان)

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

(1162) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع

عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ

فرمایا۔ جنازوں کے پیچھے چلنا، بیمار کی عیادت کرنا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم پوری کرنا، سلام کا جواب دینا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دینا، ان سب کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے۔ چاندی کے برتنوں، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی (یہ کپڑا ساحل سمندر پر قریہ قس کی طرف منسوب ہے (استبرق موٹا دیباج) پہننے سے ہم کو منع فرمایا۔

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ

(1163) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (اور بعض کے نزدیک حق بمعنی واجب ہے) سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت قبول کرنا، چھینکنے والے کا جواب دینا۔ عبدالرزاق بن ہمام نے عمرو بن ابی سلمہ کی متابعت کی اور کہا ہمیں معمر بن راشد نے خبر دی اور اس حدیث کو سلامہ بن خالد بن عقیل نے عقیل بن خالد بن عقیل سے روایت کیا۔

بَابُ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ اِذَا اُدْرِجَ فِيْ اَكْفَانِهِ

باب 788: میت کے پاس اس کے موت کے بعد (اس وقت جانا) جب اس کو کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1164) ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف) نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بیان کرتے ہوئے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (مقام) سنح میں اپنے گھر سے سوار ہو کر تشریف لائے اور سواری سے اتر کر مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے کلام نہیں کیا یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور نبی اکرم ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو یعنی لکیردار چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ پر نور سے پردہ ہٹایا پھر منہ کے بل آپ ﷺ پر گرے اور آپ کے رخ انور کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا اے اللہ عزوجل کے پیارے نبی ﷺ آپ پر اللہ دو موتیں جمع نہیں کرے گا لیکن ایک بار موت جو آپ کے مقدر تھی وہ آ چکی۔ ابوسلمہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے محو کلام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَقَالَ اجْلِسْ فَاَبٰى فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) اِلٰى (الشّٰكِرِيْنَ) وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهَا حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا

نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر کہا بیٹھ جاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینا شروع کیا تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا "اما بعد" جو کوئی تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا بے شک اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا اس کو موت نہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا (سورہ آل عمران آیت 144) اللہ عزوجل کی قسم گویا کہ لوگ یہ جانتے نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی اور لوگوں نے آپ سے اس کو سیکھ لیا اور ہر بشر یہی آیت مبارکہ تلاوت کرتا سنا گیا۔

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا

(1165) خارجہ بن زید بن ثابت انصاری نے کہا ام العلاء بنت حارث انصار میں سے ایک عورت ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ اس نے بیان کیا مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ساتھ تقسیم کیا اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصہ میں آئے۔ ہم نے ان کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ آپ بیمار ہیں اور اس بیماری میں فوت ہو گئے۔ جب آپ فوت ہوئے اور غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا اے ابوسائب (کنیت حضرت عثمان بن مظعون) تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ تمہارے لیے میرا یہ قول شہادت ہے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت عطا کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے ام العلاء) تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت سے نوازا ہے۔ ام العلاء بنت حارث نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ آپ پر قربان پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت بخشے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان پر موت آئی اللہ کی قسم میں اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ ام العلاء نے کہا اللہ کی قسم اس کے بعد میں کسی کے پاک ہونے کی شہادت نہیں دوں گی۔

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ

(1166) سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا ہمیں لیث بن سعد نے

وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهٗ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ

بطریق عقیل بن خالد عن زہری مذکور حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ نافع بن یزید ابو یزید (شرجیل بن حسنہ قرشی کے آزاد کردہ غلام) نے عقیل بن خالد سے مایفعل بہ (یعنی عثمان بن مظعون کے ساتھ کیا کیا جائے گا) روایت کی ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ (دینار اموی) اور عمرو بن دینار اور معمر بن راشد نے عقیل بن خالد کی متابعت کی ہے۔

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ اَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1167) محمد بن منکدر نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جنگ احد میں) شہید ہو گئے تو میں نے روتے ہوئے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹانا چاہا تو لوگوں نے مجھے اس سے منع کر دیا لیکن نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی فاطمہ بن عمرو نے رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم رو یا نہ رو (ان کے غسل سے لے کر) یہاں تک کہ تم ان کو اٹھالو فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج نے شعبہ بن حجاج کی متابعت کی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ

باب 789: اس باب میں اس آدمی کا ذکر کیا گیا ہے جو میت کے گھر والوں کو اس کی موت کی خبر دے

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

(1168) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس دن نجاشی فوت ہوا اس دن اس کی موت کی خبر دی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنازگاہ (بقیع) کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگوں کی صف بندی فرمائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۱۱۶۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ

(1169) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (میں غزوہ موتہ کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں) زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ شہید ہو گئے۔ جعفر بن ابوطالب ہاشمی طیار ذوالجناحین صاحب ہجرتین نے جھنڈا پکڑ لیا اور وہ شہید ہو گئے پھر وہ جھنڈا حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا اور وہ شہید ہو گئے (اور یہ خبر دیتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امیر بنائے جھنڈا پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔

بَابُ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ

۱۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّیْلِ فَدَفَنُوْهُ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِیْ قَالُوْا كَانَ اللَّیْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَشُقَّ عَلَیْكَ فَاَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ

باب 790: (غسل و تکفین کے بعد) جنازہ کی اطلاع دینا

حضرت ابو نافع (نفیع بن حارث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے (مجھے جنازہ کی) اطلاع کیوں نہیں دی (یہ جنازہ ام محجن کا تھا جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی)

(1170) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی (طلحہ بن براء بن عمیر بلوی حلیف انصار) رات کے وقت فوت ہو گیا اس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیا کرتے تھے اور لوگوں نے اس کو رات کے وقت ہی دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا مجھے بتلانے میں تم کو کس نے منع کیا۔ لوگوں نے عرض کیا رات اندھیری تھی اور ہم نے آپ کو تکلیف دینا ناپسند سمجھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر کے پاس آئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ)

۱۱۷۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ یُتَوَفّٰی لَهٗ ثَلَاثٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ

باب 791: اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو گیا اور اس نے (اللہ تعالیٰ کی قضا پر) راضی ہوتے ہوئے اور اس کی رحمت و غفران کی امید رکھتے ہوئے) صبر کیا اور اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجئے

(1171) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے جو ابھی جوان نہیں ہوئے۔ فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کے سبب اس آدمی کو بھی جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَّنَا یَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوْا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِیْكٌ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ

(1172) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے لیے ایک دن مقرر فرمائیں (تاکہ اس دن آپ ہمیں وعظ و نصیحت فرمایا کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وعظ فرمایا اور کہا کوئی بھی عورت جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جہنم کی آگ سے اس کے لیے حجاب ہوں گے۔ ایک عورت (ام سلیم والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا اگر دو ہوں تو آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ شریک بن عبداللہ نے عبدالرحمن بن اصبہانی سے روایت کیا انہوں نے کہا مجھے ابو صالح ذکوان نے بتایا اور انہوں نے حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

(1173) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم حلال کرنے کے لیے پل صراط سے گزرے گا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا (اللہ عزوجل کا فرمان) اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر سے نہ ہو۔ (سورہ مریم آیت 61)

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِيْ

باب 792: کس مرد کا قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) عورت سے کہنا کہ صبر کر

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَّهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ

(1174) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) عورت کے پاس سے گزرے اور وہ رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ (اس حدیث سے عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانے کا جواز ثابت ہے)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوْئِهٖ بِالْمَآءِ وَالسِّدْرِ وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ وَّحَمَلَهٗ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا وَّقَالَ سَعِيْدٌ لَّوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهٗ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ

باب 793: میت کو پانی اور بیری کے پتوں (یعنی پانی جو بیری کے پتوں کے ساتھ ابالا جائے) سے غسل دینا اور میت کو وضو کرانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے بیٹے (عبدالرحمن) کو خوشبو لگائی (اور خوشبو لگانا غسل کو مستلزم ہے یعنی غسل دیا) اور اس کو اٹھایا اور نماز جنازہ پڑھی (اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) وضو نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مسلمان نہ زندگی میں اور نہ مرنے کے بعد ناپاک ہوتا ہے اور سعد بن ابی وقاص نے کہا (اسیلی اور ابی الوقت کی روایت میں سعید ہے اور صحیح سعد ہے) اگر میت نجس ہوتی تو میں اس کو مس نہ کرتا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۱۷۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ تَعْنِيْ

(1175) حضرت ام عطیہ (نسیبہ بنت کعب) انصاریہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس وقت آپ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے وفات پائی رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا اس کو تین یا پانچ دفعہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت محسوس کرو (یعنی غسل طاق ہونا چاہئے) پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور آخری بار (غسل والے پانی میں) کافور ملا لو (راوی کا شک ہے یا آپ نے یہ فرمایا) یا کافور کی مثل کوئی چیز خوشبودار ملا لو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو (ام عطیہ کہتی ہیں) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی اور آپ نے

إِزَارَهُ

بَابٌ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

بَابٌ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا اس تہبند کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا شعار بناؤ (یعنی انکو پہناؤ) اور تہبند آخر میں دینے میں حکمت یہ تھی کہ تہبند کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک سے جسد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف انتقال میں کوئی چیز فاصل نہ ہو اور یہ آثار صالحین کے ساتھ تبرک حاصل کرنے کی اصل ہے)

باب 794: طاق غسل دینا مستحب ہے

(1176) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو) غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ (سات مرتبہ) پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو (اور غسل کے لیے) آخری دفعہ کافور ملا لو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو آپ اپنا تہبند مبارک ہماری طرف پھینکا اور فرمایا تم اس تہبند کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا شعار بناؤ (یعنی اسے پہنا دو) ایوب سختیانی نے کہا مجھے حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا نے محمد بن سیرین کی حدیث کی مثل حدیث بیان کی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے داہنے اعضا اور وضو کے مواضع سے غسل دینا شروع کرو اور ہم نے کنگھی کر کے (گندھے ہوئے بالوں کی) تین پٹیاں یا چوٹیاں کر دیں۔

باب 795: غسل دینے والا میت کے دائیں جانب سے غسل شروع کرے

(1177) حفصہ بنت سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے غسل میں فرمایا ان کی داہنی جانب اور وضو کے مقامات سے غسل شروع کرو۔

باب 796: میت کے غسل کے وقت اعضاء وضو سے شروع کرنا

(1178) حفصہ بنت سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَءْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا

روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی کو غسل دینا شروع کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا اور ہم غسل دے رہی تھیں ان کے داہنی جانب اور مقامات وضو سے غسل شروع کرو۔

بَابٌ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِيْ إِزَارِ الرَّجُلِ

باب 797: کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفن دیا جائے (ہاں دیا جائے)

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

(1179) محمد بن سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تہبند کو اتارا اور فرمایا اس میں اس کو لپیٹ دو۔

بَابٌ يُجْعَلُ الْكَافُوْرُ فِيْ آخِرِهِ

باب 798: آخری بار (غسل) کے پانی میں کافور ملایا جائے

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهِ وَقَالَتْ إِنَّهُ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

(1180) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) انتقال فرما گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا اس کو تین یا پانچ دفعہ اگر اس سے زیادہ محسوس کرو (یعنی سات مرتبہ) تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار (غسل کے) پانی میں کافور ملا لو (راوی حدیث کا شک ہے یا آپ نے اس طرح فرمایا) یا کافور کی مثل اور کوئی خوشبودار چیز ملا لو اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم جب غسل سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اپنا تہبند مبارک پھینکا اور فرمایا اس کو اس تہبند میں لپیٹ دو۔ ایوب سختیانی نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے اس کی مثل روایت کی اور ام عطیہ نے کہا آپ نے فرمایا اس کو تین، پانچ، سات مرتبہ یا اس سے اگر تم زیادہ ضرورت محسوس کرو تو غسل دو۔ حفصہ بنت سیرین نے کہا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے سر کے بالوں کو تین پٹیاں یا چوٹیاں کر دیا۔

بَابُ نَقْضِ شَعَرِ الْمَرْأَةِ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَأْسَ

باب 799: (متوفیہ عورت کے غسل کے وقت) اس کے بال کا کھولنا، ابن سیرین نے کہا میت

اَنْ يُنْقَضَ شَعَرُ الْمَيِّتِ

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں

(1181) ایوب سختیانی نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا۔ انہوں نے کہا ہمیں ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کے سر کے بالوں کے تین حصوں کیے ہم نے ان کو کھولا پھر ان کو دھویا پھر اس کے بعد ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔

بَابٌ كَيْفَ الْاِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ

باب 800: میت کو کپڑے میں کس طرح لپیٹا جائے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا پانچویں کپڑے کیساتھ قمیص کے نیچے دونوں ران اور دونوں سرین باندھے جائیں

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ جَاءَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا اَدْرِيْ اَيُّ بَنَاتِهِ وَزَعَمَ اَنَّ الْاِشْعَارَ الْفَفْنَهَا فِيْهِ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْمُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ

(1182) ایوب سختیانی نے خبر دی کہ انہوں نے محمد بن سیرین سے کہتے ہوئے سنا۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا انصار کی عورتوں میں سے ایک عورت ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی وہ بصرہ تشریف لائیں حالانکہ وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے جلدی جلدی آئیں اور اپنے بیٹے کو نہ پایا (یا تو وہ ان کے آنے سے قبل فوت ہو چکا تھا یہ دوسری جگہ چلا گیا تھا) محمد بن سیرین کا کہنا ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں بیان کیا اور کہا نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم ضرورت سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور آخری بار (غسل کے) پانی میں کافور ملا لو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔ ام عطیہ کا کہنا ہے جب ہم غسل سے فارغ ہو گئیں تو آپ نے اپنی چادر مبارک کو ہماری طرف پھینکا اور فرمایا اس کو اس تہبند میں لپیٹ دو اور اس سے زیادہ نہیں کہا۔ ایوب نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی بیٹیوں میں سے کون سی بیٹی تھی اور ایوب سختیانی نے کہا اشعار یہ ہے کہ اسے (قمیص) کے اندر لپیٹ دو اور محمد بن سیرین عورت کے متعلق یہی حکم دیتے تھے کہ اس کو کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور تہبند نہ باندھا جائے۔

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْاَةِ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

باب 801: کیا عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائی جائیں

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ

(1183) ام ہذیل (حفصہ بنت سیرین) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیٹی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ وکیع بن جراح نے کہا سفیان ثوری نے کہا ایک

قُرُوْنٍ وَّقَالَ وَكِيْعٌ قَالَ سُفْيَانُ نَاصِيَتُهَا وَقَرْنَيْهَا

بَابٌ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْاَةِ خَلْفَهَا

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ وَّاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

پیشانی کے بالوں کی اور دو (سر کے دو جانب) کے بالوں کی۔

باب 802: (غسل سے فارغ ہونے کے بعد) عورت کے بال پشت پر ڈال دیے جائیں

(1184) ہشام بن حسان نے کہا ہمیں حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی انتقال فرما گئیں۔ تو آپ نے فرمایا اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو طاق غسل دو اور آخری بار (غسل کے) پانی میں کافور ملا لو یا فرمایا کافور کی مثل کوئی خوشبودار چیز ملا لو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی چادر مبارک کو ہماری طرف پھینکا۔ ہم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بال گوندھ کر تین حصے کیے اور ہم نے ان بالوں کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی پشت پر ڈال دیا۔

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيْضِ لِلْكَفَنِ

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهِنَّ قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

باب 803: کفن کے لئے سفید کپڑے کے حکم کا بیان

(1185) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یمنی تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول (یمن میں ایک گاڑی یا قبیلہ یا ایک جگہ کا نام ہے جہاں سفید باریک کپڑے بنائے جاتے ہیں) کے بنے ہوئے تھے اور ان کپڑوں میں نہ قمیص اور نہ عمامہ شریف تھا۔

بَابُ الْكَفَنِ فِيْ ثَوْبَيْنِ

باب 804: دو کپڑوں میں کفن کے جواز کے بیان میں

(امام بخاری نے اس ترجمہ کے ساتھ اشارہ کیا ہے کہ تین کپڑے واجب نہیں بلکہ تین کپڑوں میں کفن سنت ہے اور اگر کسی نے بلا ضرورت دو کپڑوں میں کفن دیا اس میں ترک سنت ہے)

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(1186) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص (بعض کے نزدیک واقد بن عبداللہ ہیں) عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک سواری سے گرا اور اس (گرنے نے یا سواری) نے اس کی گردن توڑ دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس حال میں

مُلَبِّيًا

بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

بَابُ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

اٹھایا جائے گا وہ تلبیہ (لبیک لبیک) کہہ رہا ہوگا (یعنی جس ہیئت پر اس کی موت واقع ہوئی اسی ہیئت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا)

باب 805: میت کو خوشبو لگانا

(1187) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک وہ اپنی سواری سے گرا اس نے اس کی گردن توڑ دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

باب 806: احرام والے شخص کو کیسے کفن دیا جائے

(1188) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی اور ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ شخص احرام کی حالت میں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

(1189) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اور وہ اپنی سواری سے گرا ایوب سختیانی نے کہا اس نے اس کی گردن توڑ دی اور عمرو بن دینار نے کہا اس نے اس کو اسی جگہ اس وقت ہلاک کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو مت لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا ایوب سختیانی نے کہا وہ تلبیہ کہتا ہوگا اور عمرو بن دینار نے کہا وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

باب 807: میت کو قمیض میں کفن دینا جو سلی ہوئی ہو یا نہ سلی ہوئی اور جس کو بلا قمیض کفن دیا گیا

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ فَقَالَ اِذِنِّيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاٰذَنَهُ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ (اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ) فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ)

(1190) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) جب مرا (اس کی موت سن نو ہجری میں ہوئی جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور ماہ ذوالحجہ تھا) اس کا بیٹا (حباب جس کا نبی اکرم ﷺ نے باپ کے نام پر عبداللہ نام رکھا) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی قمیض عطا فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں اور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیض مبارک عطا کی اور فرمایا مجھے اطلاع دینا میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ (حباب یعنی عبداللہ بن عبداللہ نے) آپ کو اطلاع دی جب نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا مجھے دو امروں کے درمیان اختیار دیا گیا (یعنی استغفار اور عدم استغفار) اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے فرمایا تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم 70 بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (سورہ توبہ آیت 80) تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔ (اے نبی ﷺ) اور ان میں سے کسی کی قبر پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔ (سورہ توبہ آیت 84)

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ

(1191) سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن ابی بن سلول کے دفن کیے جانے کے بعد اس کی قبر کے پاس تشریف لائے۔ اس کو قبر سے نکالا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور اس کو اپنی قمیض پہنائی۔

بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ

باب 808: بغیر قمیض کے کفن دینا

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

(1192) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سحول کے بنے ہوئے سوتی تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیض اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

(1193) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سحول کے بنے ہوئے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اور ان میں قمیض اور عمامہ نہیں تھا۔

بَابُ الْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

باب809: بلاعمامہ کفن دینا

(1194) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سحول کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا اور ان میں قمیض اور عمامہ نہیں تھا۔

بَابُ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَبِهِ

قَالَ عَطَاءٌ وَّالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَلْحَنُوْطُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ يُبْدَاُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ

باب810: میت کے سارے مال سے کفن دینا

(یعنی تیسرے حصہ سے نہیں جیسا کہ فلاس بن عمرو اور دو قولوں میں ایک قول میں سعید بن مسیب اور طاؤس بن کیسانی نے کہا) عطاء بن ابی رباح، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ بن دعامہ سدوسی نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا خوشبو بھی سارے مال سے ہی لی جائے ابراہیم نخعی نے کہا کفن سے ابتدا کی جائے پھر اس کا قرض ادا کیا جائے۔ پھر وصیت پر عمل کیا جائے۔ سفیان ثوری نے کہا قبر کی اجرت اور غسل دینے کی اجرت کفن میں شامل ہے (یعنی اجرت کا حکم بھی مثل کفن ہے یعنی تمام مال سے نہ کہ ثلث سے)

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّكَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ وَّقُتِلَ حَمْزَةُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ خَيْرٌ مِّنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ

(1195) سعد بن ابراہیم اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے کہا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ سوائے ایک چادر کے ان کے لیے کوئی کپڑا میسر نہ ہوا جس میں ان کو کفن دیا جا سکتا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یا کوئی اور شخص شہید کر دیئے گئے۔ سوائے ایک چادر کے ان کے لیے کوئی کپڑا میسر نہ ہوا جس میں ان کفن دیا جا سکتا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا عوض ہماری دنیاوی زندگی میں نہ دیدیا گیا ہو۔ پھر آپ نے رونا شروع کر دیا۔

بَابُ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

باب811: جب میت کے لیے ایک کپڑے سے زائد نہ پایا گیا ہو (تو اسی پر کفایت کرے کسی دوسری چیز کا انتظار نہ کرے)

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهُ بَدَتْ

(1196) ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کھانا پیش کیا گیا اور آپ روزہ دار تھے اور فرمایا حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے وہ ایک چادر میں کفن دیئے گئے۔ اگر آپ کے سر کو ڈھانپا جاتا تو دونوں پاؤں کھل جاتے اور اگر دونوں پاؤں ڈھانے جاتے تو سر کھل جاتا۔ ابراہیم بن

رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ

عبدالرحمٰن نے کہا میرا ظن ہے۔ انہوں نے کہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا فراخ کر دی گئی۔ یا یہ کہا کہ ہمیں دنیا دی گئی اور تحقیق ہمیں خوف لاحق ہوا کہ ہماری نیکیاں ہمیں جلد دے دی گئی ہیں۔ پھر آپ نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا اِلَّا مَا يُوَارِيْ رَأْسَهُ اَوْ قَدَمَيْهِ غَطّٰى رَأْسَهُ

باب 812: جب (میت کے امر کا متولی) اتنا ہی کفن پائے جس سے فقط اس کا سر یا صرف قدم ڈھانپا جا سکتا ہے

۱۱۹۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَاَنْ نَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ

(1197) حضرت خباب بن ارت ابو یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اس حال میں کہ ہم رضائے خدا کے متلاشی تھے تو ہمارا اجر و ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ ہو گیا اور ہم میں سے جو فوت ہوا حالانکہ وہ اپنے اجر کا کوئی حصہ نہ کھا سکا (یعنی دنیا سے کچھ نہ کمایا) ان میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم سے وہ بھی جن کا پھل پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے اور سوائے ایک چادر کے (ہمیں کوئی کپڑا نہ ملا) کہ ہم ان کو کفن دے سکیں۔ جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تو آپ کا سر نکل آتا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کے سر کو ڈھانپا جائے اور قدموں پر گھاس ڈال دیں۔

بَابٌ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

باب 813: جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کفن تیار کیا تو اس پر اعتراض نہ کیا گیا

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِيْ فَجِئْتُ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ لِاَلْبَسَهُ اِنَّمَا سَاَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ

(1198) حضرت سہل بن سعد بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کھیر بنی ہوئی حاشیہ لگی ہوئی چادر لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا) کیا جانتے ہو بردہ کیا ہے لوگوں نے کہا وہ بدن پر اوڑھنے والی چادر ہے۔ سہل بن سعد نے کہا ہاں (وہی چادر) اس عورت نے عرض کیا میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور اس لیے لے کر آئی ہوں آپ اسے پہنیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی حاجت بھی تھی آپ اس کو لے لیا۔ پھر ہماری طرف تشریف لائے اور وہ چادر آپ کا تہبند تھی۔ فلاں (عبدالرحمٰن بن عوف یا سعد بن ابی وقاص) نے اس چادر کا حسن بیان کیا (یعنی کتنی خوبصورت ہے) اور کہا میں اس کو پہنتا یہ چادر کتنی خوبصورت ہے۔ لوگوں نے کہا تو نے اچھا نہیں کیا نبی اکرم ﷺ نے

قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ

حاجت محسوس کرتے ہوئے اس کو پہنا ہے۔ پھر تم نے آپ ﷺ سے سوال کیا ہے حالانکہ تم جانتے وہ سائل کو رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے اس چادر کو پہننے کے لیے نہیں مانگا میں نے تو صرف اس لیے مانگا ہے کہ وہ میرا کفن ہو جائے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا وہ چادر اس کا کفن بنی۔ (اس سے ثابت ہوا آثار صالحین کے ساتھ تبرک جائز ہے)

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب 814: عورتوں کا جنازوں کے پیچھے پیچھے جانا

۱۱۹۹- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

(1199) ام ھذیل (حفصہ بنت سیرین) حضرت ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا۔ ہمیں جنازوں کے پیچھے پیچھے جانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں ضروری نہیں کہا گیا۔

بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب 815: عورت کا اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے (قریبی ہو یا اجنبی) کا سوگ منانا

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ

(1200) محمد بن سیرین سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا اور جب تیسرا دن تھا تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور جسم پر لگائی۔ آپ نے کہا شوہر کے علاوہ ہمیں تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

(1201) زینب بنت ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالاسد) مخزومیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جب شام سے ابوسفیان کی موت کی خبر آئی تو ام حبیبہ (اصلی نام رملہ ہے جو کہ ابوسفیان کی بیٹی ہیں) نے تیسرے دن زردی مائل خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں رخسار اور ہاتھوں پر ملی۔ ام حبیبہ نے کہا میں اس سے مستغنی ہوں (یعنی مجھے ضرورت نہیں) اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتی ہے۔ اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ سوائے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے اوپر سوگ منائے اور عورت شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ منائے (تو میں اپنے باپ کا چار مہینے دس دن سوگ مناتی)

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(1202) حمید بن نافع سے روایت ہے انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کسی عورت کے لیے ہرگز جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو سوائے شوہر کے کسی کی میت پر تین دن سے اوپر سوگ منائے

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ بِهٖ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

اور خاوند کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ منائے۔ پھر میں زینب بن جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی کی وفات ہوئی تھی انہوں نے خوشبو منگوا کر استعمال کی پھر کہنے لگیں مجھے خوشبو کی اگرچہ ضرورت نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ منائے۔ البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منا سکتی ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب 816: قبروں کی زیارت

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

(1203) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ ایک عورت جو قبر کے پاس رو رہی تھی کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر، اس عورت نے مجھ سے کہا مجھ سے دور ہو جاؤ کیونکہ جو مصیبت مجھے پہنچی ہے تجھے نہیں پہنچی اور وہ عورت آپ کو پہچانتی نہیں تھی اس سے کہا گیا (فضل بن عباس قائل ہیں) وہ تو نبی اکرم ﷺ تھے۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے دروازہ پر حاضر ہوئی اور آپ کے ہاں اس نے کوئی دربان وغیرہ نہ پایا۔ اس عورت نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا صبر تو ابتدائے صدمہ میں ہوتا ہے۔ (معلوم ہوا عورتوں کیلئے زیارت قبور جائز ہے)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 817: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی میت کو ان کے گھر والوں کے بعض کا اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے

يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهٖ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى) وَهُوَ كَقَوْلِهٖ (وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ) ذُنُوْبًا (اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ) وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

جبکہ رونا بمعہ نوحہ اس کی عادت میں ہو۔ (یعنی اس میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے جو میت زندگی میں بمعہ نوحہ روتا رہا ہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (اے ایمان والو) اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ (سورہ تحریم آیت ۶) (یعنی جب کوئی شخص نوحہ کرنے والا ہو اور اس کے گھر والے اس کی اقتدا کرتے ہوئے نوحہ کریں تو گویا کہ وہ اپنے گھر والوں کے نوحہ کا سبب ہوا اور اس نے اپنے گھر والوں کو آگ سے نہ بچایا) اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان تم میں سے ہر ایک محافظ و نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ وجہ استدلال یہ ہے (کہ محافظ نگہبان جب کوئی برا کام کرے

تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

اور اس گھر والے بھی اس کو دیکھ کر یہ کام کریں گے یا وہ ایسے کام کرتے تھے اور محافظ ونگہبان نے ان کو منع نہیں کیا وہ اس سے سوال کیا جائے گا کیونکہ یہ کام اس کی عادت میں سے تھا) اور جب رونا بمعہ نوحہ اس کی عادت سے نہیں تو اس پر دوسرے کے رونے سے کچھ عذاب نہیں ہوگا) اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اللہ تعالیٰ کے قول کی مثل اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا۔ (سورۂ فاطر آیت ۱۸)

اور بغیر نوحہ کے رونے سے جو رخصت دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلماً قتل کیا گیا اس کے خون کا حصہ اس کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے اور اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ اپنایا۔ (یا قتل کی عادت ڈالی)

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

(1204) ابوعثمان نہدی (عبدالرحمن بن مل) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مجھے اسامہ بن زید بن حارثہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے (اپنی بیٹی امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع) کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا کہ میرا بیٹا (علی بن ابوالعاص) قریب الموت ہے جلدی تشریف لائیں۔ آپ نے اس کا سلام کہلا بھیجا کہ آپ سلام کہتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو اس نے لے لیا اور اس کے لیے ہے جو اس نے دیا۔ ہر ایک لینا اور دینا وقت مقررہ پر ہی اس کے لیے ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ صبر کرنے اور ثواب کی طلبگار رہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کو قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ معاذ بن جبل ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگ تھے (جب آپ تشریف لائے تو) بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور بچے کا سانس مضطرب و متحرک تھا (اسامہ بن زید کا کہنا ہے) میرے گمان میں انہوں نے کہا گویا کہ وہ نفس (پوشیدہ اور سوکھے ہوئے) مشکیزہ کی طرح ہے (اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ سوکھی ہوئی مشک کو جب ہلایا جاتا ہے اور اس کی جو آواز ہوتی ہے اس طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے کی سانس کمزور تھی یا یہ کہ بدن کو مشکیزہ سے تشبیہ دیا ہے اور روح کو پانی میں جب کنکری پھینکی جائے تو پانی حرکت کرتا اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی (علی بن ابوالعاص) کے بیٹے کے بدن میں جان اس طرح حرکت کر رہی تھی جیسے پانی کنکری کے پھینکنے سے حرکت کرتا ہے یعنی آہستہ آہستہ) اور آپ کی

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ رونا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا

(1205) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (ام کلثوم زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے نماز جنازہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں مبارک آنسو بہا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی ایسا ہے جو آج رات اپنی عورت کے قریب نہ گیا ہو۔ حضرت ابو طلحہ (زید بن سہل انصاری خزرجی) نے عرض کیا میں ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اے ابو طلحہ قبر میں اترو اور وہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے۔

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِيْ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1206) عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہا مجھے عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (ام ابان) فوت ہوگئیں۔ ہم ان کے جنازہ کے لیے مکہ آئے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے جنازہ کے لیے آئے ہوئے تھے ابن ابی ملیکہ نے کہا میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا (ابن جریج کا شک ہے) یا کہا میں ان دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا۔ پھر دوسرے صاحب بھی آگئے اور میرے ایک پہلو میں وہ بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا تم (عورتوں کو) رونے سے منع نہیں کرتے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کو ان کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کچھ فرماتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا اور کہا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آرہا تھا یہاں تک کہ ہم جب بیداء پہنچے تو دیکھا (اونٹوں) کا ایک قافلہ بیری کے درخت کے سایہ میں (آرام کر رہا) تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا جاؤ اور دیکھو یہ قافلے والے لوگ کون ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر دی تو انہوں نے کہا صہیب کو میرے پاس بلا لاؤ۔

يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ (هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى) قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا

اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق سے ملاقات کیجئے اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا (اور ان ہی زخموں کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی) تو حضرت صہیب روتے ہوئے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور کہنے لگے افسوس ہائے میرے بھائی افسوس ہائے میرے ساتھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب، بن سنان تم مجھ پر رو رہے ہو حالانکہ تحقیق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کا ذکر کیا (جو عمر فاروق نے حضرت صہیب سے کہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان نہیں کیا کہ مومن اپنے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جائے گا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب زیادہ ہوتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے مومنو تمہارے لیے قرآن مقدس کی یہ آیت مبارکہ کافی ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ (سورہ فاطر آیت 18) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی حدیث کے آخر میں) فرمایا اللہ تعالیٰ ہنساتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے (یعنی انسان کا ہنسنا اور رونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا اللہ کی قسم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد کچھ بھی نہیں کہا (یعنی ان کے کلام کا رد نہیں کیا)

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا

(1207) عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک یہودیہ پر گزر ہوا اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ان کے گھر والے ان پر رو رہے ہیں اور وہ اپنی قبر میں عذاب دی جا رہی ہے۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا أُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَا أَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ

(1208) ابو بردہ اپنے باپ ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ نے (روتے ہوئے) کہنا شروع کر دیا۔ افسوس ہائے میرے بھائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا (اے صہیب) تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو زندوں کے

الْحَيِّ

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْ لَقْلَقَةٌ وَّالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّاْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتُ

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ

باب

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ

رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔

باب 818: میت پر واویلا، بین کرنے کی کراہیت (تحریمہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنی بنی مغیرہ کی عورتوں کو) ان کو چھوڑ دو کہ وہ ابوسلیمان (خالد بن ولید) پر روئیں جب تک کہ نقع اور لقلقہ نہ ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے کہا نقع پر مٹی ڈالنا اور لقلقہ آواز نکالنا

(1209) علی بن ربیعہ ذالی (بخاری میں ان کی یہی ایک حدیث ہے) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنے کی مثل نہیں اور جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس پر نوحہ کیا جائے اس پر جو اس پر نوحہ کیا گیا ہے اس کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(1210) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میت کو قبر میں جو اس پر نوحہ کیا جاتا ہے کہ سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ عبدالاعلیٰ بن حماد نے عبدان (عبداللہ بن عثمان) کی متابعت کی ہے کہ ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سعید بن عروبہ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں قتادہ بن دعامہ نے بیان کیا اور آدم بن ابی ایاس نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے کہا میت کو زندوں کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔

باب 819: یہ باب پہلے باب کے فصل کے قائم مقام ہے

(1211) محمد بن منکدر نے کہا میں نے عنجما جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا۔ احد میں میرے باپ (عبداللہ احمد بن عمرو بن حرام) کو اس حال میں لایا گیا کہ اس کا مثلہ کیا گیا تھا یہاں تک کہ (آپکی نعش کو) رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا اور اس کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے) میں (اپنے باپ کی میت) کے پاس اس حال میں گیا کہ اس سے کپڑا اٹھانا چاہتا تھا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں پھر اس کے پاس گیا کہ کپڑا اٹھاؤں میری قوم نے مجھے پھر روک دیا۔

فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلِمَ تَبْكِي اَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو کپڑا اٹھایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی (ایک عورت) کی آبرو کو سنا۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ لوگوں نے کہا یہ عمرو بن حرام کی بیٹی ہے (راوی کا شک ہے کہ لوگوں نے کہا) یہ عمرو بن حرام کی بہن ہے (اگر عمرو بن حرام کی بیٹی ہو تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی لگتی ہے اور اگر عمرو بن حرام کی ہمشیرہ ہو تو عبداللہ کی پھوپھی لگتی ہے) آپ نے فرمایا وہ (فاطمہ بنت عمرو) روئے یا نہ روئے فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس کی میت کو (جنازہ کیلئے) اٹھالیا جائے۔

بَابٌ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

باب 820: جو گریبان پھاڑے وہ ہمارے (راستے یا سنت پر چلنے والا) نہیں

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

(1212) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے رخساروں پر تھپڑ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کیں (یہ قبل از اسلام زمانہ فطرت ہے) وہ ہمارے طریقہ پر نہیں (یعنی جس طرح زمانہ جاہلیت والے روتے ہوئے کہتے تھے کہ واسیدا وہ اعضداہ جو ہماری شریعت میں جائز نہیں اس طرح کہہ کر نہ روئے)

بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

باب 821: نبی اکرم ﷺ نے (مکہ مکرمہ کی ہجرت کے بعد سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا مکہ میں انتقال پر) دکھ اور غم کا اظہار فرمایا

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى

(1213) عامر بن سعد بن وقاص اپنے باپ سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لیے آیا کرتے تھے جو اس سال شدت اختیار کر گئی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) میری بیماری انتہا کو پہنچ گئی ہے اور میں صاحب مال ہوں اور میری ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں کیا۔ میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں پھر میں نے عرض کیا۔ اپنے مال کا نصف صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تیرے لیے تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے اور تہائی مال کا صدقہ کرنا بھی بہت بڑا یا بہت زیادہ ہے۔ بے شک اگر تو اپنے وارثوں کو غنی چھوڑے اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو فقیر چھوڑے اور وہ لوگوں سے دست سوال پھیلاتے پھریں اور تم جو بھی خرچہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتے ہوئے کرو گے تم اس کا ثواب دیئے جاؤ گے۔ یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس کا بھی تم کو ثواب ملے گا) حضرت سعد

يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے اور جو کوئی تم نیک عمل کرو گے اس کے سبب تیرا درجہ اور مرتبہ زیادہ ہوگا۔ پھر تم تحقیق مکہ مکرمہ میں زندہ رہو گے (سعد بن ابی وقاص نے اس کے بعد چالیس سال سے زیادہ عمر پائی) یہاں تک کہ تجھ سے کچھ لوگ نفع اٹھائیں گے اور دوسرے لوگ تکلیف پائیں گے (جب سعد بن ابی وقاص عراق پر حاکم بنائے گئے تو آپ کے پاس مرتدین کی ایک جماعت لائی گئی آپ نے ان کو توبہ کے لیے کہا کچھ لوگوں نے توبہ کر لی اور کچھ مصر رہے اور ان کو قتل کر دیا گیا توبہ کرنے والے آپ سے نفع پا گئے اور نہ توبہ کرنے والے تکلیف) نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ میرے اصحاب کے امر ہجرت کو پورا فرما (تا کہ وہ مدینہ کی طرف لوٹیں) اور ان کو ایڑھیوں کے بل نہ لوٹا (یعنی ان کا ترک ہجرت کرنا) اس کے امام زہری کا قول ہے جیسا کہ امام بخاری نے کہا لیکن بنگ حال محتاج حضرت سعد بن خولہ پر نبی اکرم ﷺ رنج و حزن کیا کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔

بَابٌ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب 822: مصیبت کے وقت بال نوچنے یا بال منڈوانے کی ممانعت

وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ

(امام بخاری نے کہا) حکم بن موسیٰ ابو صالح قطری نے کہا (تنبیہ) یہ حدیث قال الحکم سے امام بخاری لائے ہیں اور حدثنا نہیں کہا اور ابی الوقت کی روایت میں حدثنا الحکم موجود ہے جن لوگوں نے امام بخاری کی صحیح کے رجال جمع کیے ہیں انہوں نے بالاتفاق حکم بن موسیٰ کا آپ کے شیوخ میں ذکر نہیں کیا کیونکہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے بطور مذاکرہ سنا تھا اور بطور نقل روایت نہیں سنا تھا لہٰذا قال الحکم کہا حدثنا نہیں کہا) ہمیں یحییٰ بن حمزہ نے عبدالرحمٰن بن جابر سے خبر دی کہ قاسم بن مخیمرہ نے اس کو خبر دی انہوں نے کہا مجھے ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا حضرت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) سخت بیمار ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی اور آپ کا سر مبارک آپ کے گھر والوں میں سے ایک عورت (ام عبداللہ بنت ابی دومہ) کی جھولی میں تھا (اس نے چیخنا چلانا اور واویلا شروع کر دیا) اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس کو روکنے کی طاقت نہ تھی اور جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے کہا میں اس سے بیزار ہوں جس سے

وَالشَّاقَّةِ

بَابٌ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی، بال نوچنے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

باب 823: (اس میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان) جس نے رخساروں کو پیٹا وہ ہمارے طریقہ پر نہیں (مذکور ہے)

(1214) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے رخساروں کو پیٹا، گریبان کو پھاڑا اور جاہلیت والی باتیں کی وہ ہماری سنت یا طریقہ پر نہیں ہے۔

بَابٌ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب 824: مصیبت کے وقت جزع فزع (واویلا) اور جاہلیت کی باتیں کرنے کی ممانعت

(1215) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رخساروں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت والی باتیں کرے وہ ہم سے (یعنی ہماری سنت پر) نہیں ہے۔

بَابٌ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَائَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ

(1216) عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو آپ اس حال میں (مسجد میں) بیٹھے کہ اثرات حزن وملال آپ سے پہچانے جاتے تھے اور میں دروازے کے ایک جانب سوراخ میں سے دیکھ رہی تھی۔ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جعفر بن ابوطالب کی بیوی (اسماء بنت عمیس خثعمیہ اور جو ان کے پاس اُن کی قریبی یا حضرت جعفر کی قریبی عورتیں) اور ان کے رونے کا ذکر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا جاؤ اور ان کو رونے سے منع کرو۔ وہ شخص ان کے پاس گیا پھر دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (کیونکہ) انہوں نے اس

اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

کی بات نہیں مانی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کو منع کرو۔ وہ شخص تیسری بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں (عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو (قرطبی فرماتے ہیں ان کا خیال یہ تھا کہ یہ شخص خود منع کر رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے اس کی صراحت نہیں ورنہ صحابیات بار بار منع کرنے کے بعد امر محرم پر عمل کرتیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو کہا اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود کرے تو نے رسول اللہ ﷺ کے امر پر عمل کیوں نہیں کیا (اس وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کا نام ظاہر نہیں کیا) اور نہ ہی تو نبی اکرم ﷺ کو پریشان کرنے سے باز آ رہا ہے۔ (امام نووی فرماتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تو ان کے روکنے سے قاصر ہے تو نبی اکرم ﷺ کو خبر نہ کر یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شخص کو بھیجتے اور پریشانی سے راحت پاتے)

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ اَشَدَّ مِنْهُ

(1217) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب قراء شہید کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی اور میں نے اس سے زیادہ غمناک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا۔

بَابٌ مَّنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَام (اِنَّمَا اَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ)

باب 826: جس شخص نے مصیبت کے وقت غم کا اظہار نہ کیا محمد بن کعب قرظی نے کہا "جزع" برا قول اور برا ظن ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا میں اپنے رنج و غم کی شکایت صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكَى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّاَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَاَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا

(1218) اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا (ابوعمیر) بیمار ہوا اور فوت ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ جب حضرت ابو طلحہ کی بیوی (ام سلیم والدہ حضرت انس) نے دیکھا کہ بیٹا فوت ہو چکا ہے تو اس نے اس کو غسل اور کفن دے کر اس کو گھر کے ایک کونے میں علیحدہ رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس گھر آئے تو پوچھا بچے کا کیا حال ہے۔ ام سلیم نے کہا (حرکت و آواز وغیرہ میں) سکون میں ہے اور مجھے امید ہے وہ آرام پا

اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ

نے سمجھا وہ نیند کی سکون میں ہے) اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ ام سلیم سچ بول رہی ہیں (اور حقیقت میں یہ بات سچ تھی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (ام سلیم کے ساتھ) رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے غسل کیا اور جب باہر نکلنے لگے تو ام سلیم نے ابوطلحہ کو بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی پھر ان دونوں سے جو ہو چکا تھا اس کی نبی اکرم ﷺ کو خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے تمہاری رات میں برکت فرمائے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا ایک انصاری شخص (عبایہ بن رفاعہ) نے کہا میں نے ان دونوں کے نو بچے دیکھے جو سب کے سب قاری قرآن تھے۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ (اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ) وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ)

باب 827: صدمہ کے شروع میں صبر کرنا (حقیقی صبر ہے) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عدلان اچھے ہیں اور علاوہ بھی بہت اچھے (عدلان اونٹ وغیرہ کے دو پلڑوں پر بوجھ لادنے کو کہتے ہیں اور علاوہ ہر چیز جو بوجھ زیادہ ہونے کے وقت لگائی جاتی ہے اور یہاں اصح قول کے مطابق عدلین سے مراد صلوٰۃ اور رحمت ہے اور علاوہ سے مراد ھم المھتدون ہیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ تعالیٰ کے مال ہیں اور ہم کو اس کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی مہربانیاں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت 156) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔ (سورہ بقرہ آیت 46)

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

(1219) ثابت بن اسلم بنانی نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا صبر حقیقی وہی ہے جو صدمہ (لاحق ہونے کے) شروع میں ہو۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ

باب 828: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی اے ابراہیم (صاحبزادہ رسول اکرم ﷺ) ہم تیری جدائی کے سبب بہت غمزدہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (آپ نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت فرمایا) آنکھیں اشکبار اور دل غمزدہ ہے

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ رَوَاهُ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1220) ثابت بن اسلم بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف (براء بن اوس انصاری) لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت ابراہیم کی رضاعی والدہ (ام بردہ (خولہ بنت منذر) کے شوہر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے بیٹے) حضرت ابراہیم کو پکڑا اور اس کو بوسہ دیا اور ان کو سونگھا اس کے بعد پھر ہم ان کے پاس گئے اور (صاحبزادہ رسول کریم ﷺ) حضرت ابراہیم جان دے رہے تھے یا (وہ موت کے بالکل قریب تھے) رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھوں نے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے عرض کیا آپ یا رسول اللہ (یعنی آپ رو رہے ہیں) آپ نے فرمایا اے عبدالرحمن بن عوف یہ (جو تو میری حالت دیکھ رہا ہے) یہ (اولاد) پر رحمت ہے اس کے بعد آپ پھر روئے یا (اس کے بعد یہ کلمہ یعنی رحمت دہرایا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آنکھ اشکبار ہوتی ہے اور دل غمناک اور ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو جائے۔ اے ابراہیم ہم تیری جدائی کے باعث غمزدہ ہیں۔ موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کی روایت کی۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

باب 829: مریض کے پاس رونے کے بیان میں

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ

(1221) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بیماری کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور جب انکے گھر میں داخل ہوئے تو انکے گھر والوں کو (ان کی خدمت وغیرہ) کے لیے ان کے اردگرد جمع پایا (یا) ان کو گھر والوں میں بے ہوش پایا۔ آپ نے فرمایا کیا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ گھر والوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ اور نبی اکرم ﷺ روئے۔ جب لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کا رونا دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔ آپ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ ہی دل کے رنجیدہ (غمزدہ) ہونے پر عذاب دیتا ہے لیکن اس کے سبب آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی جب زبان بری بات کہے) تو عذاب دیتا ہے (اور اگر زبان سے اچھی بات کہی جائے) تو

وَيَحْيَى بِالتُّرَابِ

بَابٌ مَّا يُنْهٰى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَائَهُنَّ فَاَمَرَهُ بِاَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ اَوْ غَلَبْنَنَا الشَّكُّ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ وَّمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَاَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ اُمِّ سُلَيْمٍ وَّاُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ امْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَتَيْنِ اَوِ ابْنَةِ اَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةِ مُعَاذٍ وَّامْرَاَةٍ اُخْرٰى

ہے (رونا بمعہ نوحہ) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (نوحہ کرنیوالوں کو) کو (موت کے بعد یا قبل) لاٹھی اور پتھروں سے مارتے اور انکے منہ میں خاک ڈالتے۔

باب 830: رونے اور نوحہ کرنے سے منع کرنا اور ان سے (یعنی ان کے کرنے سے) جھڑکنا

(1222) عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب زید بن حارثہ، جعفر بن ابو طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کے چہرۂ انور پر آثار و حزن و غم پہچانے جا سکتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں دروازہ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابو طالب کی بیوی (حضرت اسماء بنت عمیس اور ان کی قریبی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی قریبی عورتیں جمع ہیں) اور ان کے رونے کا ذکر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرنے کا اس کو حکم دیا۔ وہ شخص ان کے پاس گیا پھر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ان کو منع کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ انہوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ منع کرنے کا اس کو حکم دیا۔ وہ آدمی ان کے پاس گیا پھر بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اللہ کی قسم وہ مجھ پر غالب آ گئیں (امام بخاری کا کہنا ہے کہ) محمد بن حوشب کا شک ہے اس شخص نے عرض کیا وہ ہم پر غالب آ گئیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اس شخص سے کہا) اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے نہ تو وہ کرنے والا ہے (جس کا تم کو حکم دیا گیا) اور نہ ہی تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشقت میں ڈالنے کو چھوڑا۔

(1223) محمد بن سیرین حضرت ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسلام پر) بیعت کرتے وقت ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی (عہد کے وقت موجود عورتوں میں سے) سوائے پانچ عورتوں کے ام سلیم بنت ملحان والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، ام العلاء بنت حارث انصاریہ، بنت ابی سبرہ حضرت معاذ بن جبل کی بیوی اور دو عورتیں (حدیث کے راویوں میں سے کسی ایک کا شک ہے کہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی بنت ابی سبرہ ہے یا کوئی اور عورت اور ایک اور عورت کے سوا کسی عورت نے (جو

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ

بَابُ مَتٰى يَقْعُدُ اِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَاءَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَدَقَ

بَابُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ مَّنَاكِبِ الرِّجَالِ فَاِنْ قَعَدَ اُمِرَ بِالْقِيَامِ

عہد کے وقت حاضر تھیں نہ کہ سب عورتیں) وعدہ پورا نہیں کیا۔

باب 831: جنازہ کے لیے (جب اس کے پاس سے گزر رہا ہو) کھڑا ہونا

(1224) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا محمد بن مسلم ابن شہاب زہری نے کہا مجھے سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں عامر بن ربیعہ (صاحب الہجرتین) نے نبی اکرم ﷺ سے خبر دی۔ حمیدی (عبداللہ بن زبیر قریشی) نے یہ اضافہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے۔

باب 832: جب جنازہ کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے

(1225) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب جنازہ دیکھ لے اور وہ جنازہ کے ساتھ نہیں چل رہا تو اسے چاہئے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ جنازہ اس کو پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ اس کے آگے بڑھ جائے یا اس کے آگے بڑھنے سے پہلے زمین پر رکھ دیا جائے۔

(1226) سعید مقبری (مقبری اس لیے کہا جاتا کہ آپ مقبرہ بن دینار کو ہر وقت یاد کرتے رہتے تھے) نے اپنے باپ کیسان سے حکایت کی انہوں نے کہا ہم ایک جنازہ میں تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم کا ہاتھ پکڑ لیا اور جنازہ زمین پر رکھنے سے قبل دونوں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے مروان بن حکم کا ہاتھ پکڑا اور کہا کھڑے ہو جاؤ اللہ کی قسم اس شخص (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (جنازہ زمین پر رکھنے سے قبل بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوسعید خدری نے سچ کہا ہے۔

باب 833: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے تو جب تک لوگ اپنے کندھوں سے جنازہ زمین پر نہ رکھ دیں نہ بیٹھے اور اگر بیٹھ گیا تو اس کو کھڑا ہونے کا حکم دیا جائے

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ

(1227) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے کہ جنازہ کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔

بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ

باب 834: جو شخص یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا

(1228) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۱۲۲۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جِنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا وَقَالَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّقَيْسٌ يَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَةِ

(1229) عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ (اس کے اور کوفہ کے درمیان 15 فرسخ کا فاصلہ ہے) میں بیٹھے ہوئے تھے ان پر ایک جنازہ کا گزر ہوا۔ وہ دونوں کھڑے ہو گئے ان سے کہا گیا یہ جنازہ اہل ارض یعنی اہل ذمہ کا ہے۔ ان دونوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ سے کہا گیا یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ایک جان نہیں (اس میں تنبیہ ہے کہ جو یہ حالت دیکھے (یعنی موت کی حالت) تو اس کے باعث مضطرب و پریشان ہو) ابوحمزہ (محمد بن میمون عسکری) نے سلیمان الاعمش سے انہوں نے عمرو بن برہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی انہوں نے کہا میں قیس بن سعد اور سہل بن حنیف کے ساتھ اور ان دونوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ زکریا بن ابی زائدہ نے عامر بن شراحیل سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی کہ ابومسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔

بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَآءِ

باب 835: مردوں کا جنازہ اٹھانا سو اعورتوں کے

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ

(1230) سعید مقبری اپنے باپ (کیسان) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جائے اور اسے مرد اپنے کندھوں پر اٹھالیں اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے مجھے (جلدی) آگے لے

كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ

بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجِنَازَةِ وَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيْبًا مِّنْهَا

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجِنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَاِنْ يَّكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجِنَازَةِ قَدِّمُوْنِيْ

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجِنَازَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ اَوِ الثَّالِثِ

چلو اور اگر بد ہو تو کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ انسان کے سوا اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے اور اگر (اس کی آواز کو) انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

باب 836: (اٹھا لینے کے بعد) جنازہ کو جلدی لے کر چلنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم (جنازہ کو اپنی منزل تک) پہنچانے کے لیے ہمراہ چلنے والے ہو تو جنازہ کے آگے چلو، پیچھے چلو، دائیں چلو، بائیں چلو اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غیر (عبدالرحمن بن قرط رضی اللہ عنہ) نے کہا اس کے قریب چلو۔

(1231) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ صالح ہے تو یہ ایک خیر ہے جس کو تم آگے لے کر جا رہے ہو (یعنی قیامت کے دن ثواب ملے گا) اور اگر وہ نیک نہیں وہ برائی ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے زمین پر رکھو گے (اور ان کے ساتھ چلنے میں کوئی منفعت نہیں)

باب 837: میت کا کہنا اور وہ چارپائی پر ہو مجھے آگے لے چلو (میت کا یہ کہنا اس وقت ہے جب وہ صالح ہو)

(1232) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت (چارپائی پر) رکھ دی جائے اور لوگ اس کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ اگر میت صالح ہو تو کہتی ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ صالح نہیں ہے تو وہ اپنے گھر والوں کو کہتی ہے ہائے صد افسوس مجھے کہاں لے جا رہے ہو اور اس کی یہ آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اس کی آواز سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

باب 838: لوگوں کا امام کے پیچھے نماز پر دو صفیں یا تین صفیں باندھنا

(1233) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

بَابُ الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا

۱۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۲۳۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ صُفُوْفٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ

بَابُ صُفُوْفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

۱۲۳۷- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوْا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا فِيْهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

باب 839: نماز میں میت پر صفیں بنانا

(1234) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نجاشی کی موت کی خبر دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صفیں بنائی اور آپ نے چار تکبیر کہیں۔

(1235) عامر بن شراحیل شعبی کرنی نے کہا مجھے اس شخص نے بیان کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبروں میں سے ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لائے آپ نے ان کو صف باندھنے کا حکم دیا اور آپ نے چار تکبیریں کہیں، سلمان شیبانی (فیروز ابواسحاق کرنی) نے کہا تجھے کس نے بیان کیا۔ شعبی نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

(1236) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج حبش کا ایک نیک شخص فوت ہوگیا ہے آؤ اس کی نماز پڑھیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن قدوس) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دوسری صف میں تھا۔

باب 840: جنازوں میں (نماز پڑھنے کے ارادہ کے وقت) مردوں کے ساتھ بچوں کی صفوں کا بیان

(1237) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے (اور صاحب قبر طلحہ بن یسار ابن عمیر) کو رات کے وقت دفن کر دیا گیا تھا آپ نے فرمایا یہ کب دفن کیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا اس کو گزشتہ رات (دفن کیا گیا ہے) آپ نے فرمایا کیا تم نے مجھے اطلاع نہیں دی (کہ وہ فوت ہوگیا ہے) صحابہ نے عرض کیا ہم نے اس کو رات کی تاریکی میں دفن کیا اور آپ کو جگانا ناپسند سمجھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ان لوگوں میں، میں بھی تھا (اور اس وقت آپ بالغ نہیں ہوئے تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا وَّلَا يُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَاَحَقُّهُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوْهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَاِذَا اَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَآءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيْرَةٍ وَّقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّقَالَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ التَّكْبِيْرَةُ الْوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا) وَفِيْهِ صُفُوْفٌ وَّاِمَامٌ

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ

باب 841: میت پر نماز کا طریقہ

(اور سنت سے مراد نبی اکرم ﷺ کا نماز جنازہ میں شرائط وارکان میں سے صحیح طریقہ بیان فرمانا یعنی شرعی طریقہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا اپنے صاحب کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو۔ نبی اکرم ﷺ نے (بہ حیثیت مخصوصہ جس میں میت کے لیے دعا کی جاتی ہے) اس کا (نماز جنازہ) نام نماز رکھا حالانکہ اس میں (نماز جنازہ میں) رکوع بھی نہیں اور سجود بھی نہیں اور (نماز جنازہ) میں کلام نہیں کی جاتی (جیسے نماز فرض میں کلام نہیں کی جاتی) نماز جنازہ میں تکبیر بھی ہے (جو باتوں کو نماز میں حرام کرتی ہے) اور اس میں سلام بھی ہے (جس کے بعد باتیں کرنا حلال ہو جاتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما باوضو نماز جنازہ پڑھتے تھے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے اور (تکبیر اولی کے وقت) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے (اور یہ تینوں مسائل بھی مثل صلوٰۃ مفروضہ ہیں لہٰذا جنازہ کے لیے نماز بولنا جائز ہے) اور امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے (صحابہ کرام اور تابعین کبار میں سے) لوگوں کو پایا (وہ نماز جنازہ کو نمازوں کے ساتھ الحق کرتے تھے) اسی لیے جنازوں کے لیے امام وہی حقدار جانتے تھے جسے وہ فرائض نماز کے لیے اپنا امام بنانا پسند کرتے تھے۔ (امام حسن بصری کا ہی قول ہے) جب نماز عید یا نماز جنازہ پڑھنے کے وقت (یعنی جب پڑھنے کا ارادہ کرے) بے وضو ہو جائے تو پانی تلاش کرے اور تیمم نہ کرے (اور یہ قول بھی امام حسن بصری رحمہ اللہ کا ہے) اور جب جنازہ کے پاس جائے حالانکہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا (آدمی نماز جنازہ میں) خواہ رات ہو یا دن سفر ہو یا حضر چار تکبیریں کہے۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا (تکبیرات میں سے) ایک تکبیر نماز شروع کرنے کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور ان میں سے (منافقین) کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (سورہ توبہ آیت 84) اور اس نماز (جنازہ) میں صفیں بھی ہیں اور امام بھی ہوتا ہے (امام بخاری رحمہ اللہ کی غرض مذکورہ تراجم سے یہی ہے کہ نماز کا اطلاق نماز جنازہ پر جائز ہے اور یہ نماز مشروعہ ہے اگرچہ اس میں رکوع وسجود نہیں)

(1238) عامر بن شراحیل شعبی نے کہا مجھے اس شخص نے خبر دی جو تمہارے نبی ﷺ کے ہمراہ (قبروں سے الگ) ایک قبر کے پاس سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَاَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا اَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

گزرا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہماری امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ سلیمی شیبانی (فیروز ابواسحاق) نے کہا اے ابوعمرو (امام شعبی) تمہیں کس نے بیان کیا (امام شعبی) نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (بیان کیا)

بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ اِذْنًا وَّلٰكِنْ مَنْ صَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ

باب 842: جنازوں کے پیچھے چلنے کی فضیلت (اگر وہ نماز جنازہ پڑھ کر واپس آئے)

حضرت زید بن ثابت (کاتب وحی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تو نے (میت پر) نماز جنازہ پڑھی جو تیرے اوپر میت کا حق (واجب علی الکفایہ) تھا وہ تو نے پورا کر دیا (اور اگر اس کے بعد قبر تک اس کے ساتھ جانا چاہے تو تیرے لیے زیادہ ثواب ہے) حمید بن ہلال (ابن حمیر ابونصر بصری تابعی) نے کہا ہم نماز جنازہ پڑھنے کے بعد (والی میت سے) اجازت لے کر (واپس ہونے کو) ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ (اور یہی قول درست ہے) اور جس نے نماز جنازہ پڑھی اور واپس آ گیا اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ فَقَالَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ (فَرَّطْتُ) ضَيَّعْتُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

(1239) جریر بن حازم نے کہا میں نے نافع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے (اور نماز جنازہ پڑھے) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے (دفن کے وقت حاضر نہ ہو کر) قیراطوں کے حاصل کرنے میں بہت نقصان اٹھایا ہے۔ فرطت کا معنی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کر دیا۔

بَابٌ مَّنِ انْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ

باب 843: جس شخص نے دفن کیے جانے تک کا انتظار کیا (اس کے ثواب کے بیان میں)

۱۲۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

(1240) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز میں حاضر رہا یہاں تک کہ اس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو شخص دفن کیے جانے تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔ کہا گیا (اور قائل حضرت ابوہریرہ

شَيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ

ہیں) دو قیراط کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی مثل۔

بَابُ صَلٰوةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب 844: بچوں کی لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنا (اس کی مشروعیت کے بیان میں)

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوْا هٰذَا دُفِنَ اَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا

(1241) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لائے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ گزشتہ رات دفن کیا گیا ہے (طلحہ بن یثر ابن عمیر) یا دفن کی گئی ہے (ام محجن جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ

باب 845: عیدگاہ اور مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

(1242) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی جس دن وہ فوت ہوئے اسی دن اس کی موت کی خبر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں لوگوں کی صف بندی فرمائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

(1243) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی ایک مرد اور عورت جنہوں نے زنا کیا کو لے کر آئے۔ آپ نے ان دونوں کو رجم کا حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے نزدیک سنگسار کیا گیا۔

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوْا صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ الْاٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَبْرَزُوْا قَبْرَهٗ غَيْرَ اَنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

باب 846: قبروں پر مساجد بنانا مکروہ ہے

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی (فاطمہ بنت حسین بن علی) نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے بیٹھی رہیں۔ پھر خیمہ اٹھالیا۔ لوگوں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا (وہ دونوں فرشتے تھے یا مومنین جنوں میں سے تھے) کیا انہوں نے جس کو گم کیا تھا پالیا۔ دوسرے نے جواب دیا (نہیں) بلکہ ناامید ہو کر واپس لوٹ گئے۔

(1244) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کا جس مرض میں وصال ہوا اس مرض میں فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء (علیہم الصلوات) کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر یہ خوف نہ ہوتا (یعنی قبر کو مسجد بنانے کا) تو لوگ آپ کی قبر مبارک کو کھلا رکھتے (یعنی آپ کی قبر انور اور زائر کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہوتا) مگر مجھے ڈر ہے اس کو مسجد نہ بنالیا جائے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ اِذَا مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

باب 847: جب عورت (مدت) نفاس میں مرجائے تو اس کی نماز جنازہ کا بیان

(1245) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جو عورت مدت نفاس میں انتقال کر گئی تھی (اس کی) نماز جنازہ پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

بَابٌ اَيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

باب 848: (نمازی میت پر) خواہ عورت ہو یا مرد کہاں کھڑا ہو

(1246) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جو عورت (مدت) نفاس میں مرگئی تھی اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے وسط میں کھڑے ہوئے (یہ حدیث مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی موید ہے)

بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعًا

وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلّٰى بِنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ

باب 849: نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

حمید بن ابی حمید الطویل نے کہا ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تین تکبیریں کہیں۔ آپ سے کہا گیا (آپ نے تین تکبیریں کہی

سَلَّمَ

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمٍ اَصْحَمَةَ وَتَابَعَهُ عَبْدُالصَّمَدِ

بَابُ قِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

۱۲۵۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ہیں) آپ قبلہ رخ ہوئے پھر چوتھی تکبیر کہی اور اس کے بعد سلام پھیرا۔

(1247) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی جس دن اس کا انتقال ہوا اسی دن اس کی موت کی خبر دی۔ آپ لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی صفیں بندھوائیں اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

(1248) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اصحمہ نجاشی (اصحمہ عربی میں ترجمہ عطیہ ہے) پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون واسطی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے سلیم بن حیان سے (حضرت جابر تک اپنی سند کے ساتھ) اصحمہ روایت کیا ہے اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے یزید بن ہارون واسطی کی متابعت کی۔

باب 850: جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھنے کی (مشروعیت)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا بچے پر سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر یہ دعا کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا

(1249) حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے میت پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی اور کہا تا کہ تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے (حافظ عسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی فرماتے ہیں اس پر یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارادہ یہ ہو کہ دعا سنت ہے معلوم ہوا آپ نے سورہ فاتحہ دعا کے لیے پڑھی نہ کہ تلاوت کے لیے)

باب 851: دفن کیے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

(1250) سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عامر بن شراحیل شعبی سے سنا انہوں نے کہا مجھے اس شخص نے خبر دی جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبروں سے دور ایک قبر کے پاس سے گزرا نبی اکرم ﷺ نے ان کی امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ سلیمان شیبانی نے ابوعمر (شعبی) سے کہا تم کو کس نے یہ بیان کیا۔ اے عمرو انہوں نے کہا

عَنْهُمَا

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَسْوَدَ رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً كَانَ يَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهٖ فَذَكَرَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ قَالُوْا مَاتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتَهٗ قَالَ فَحَقَّرُوْا شَاْنَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَاَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (بیان کیا)

(1251) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیاہ رنگ کا مرد یا عورت (طلحہ بن یزید ابن عمیر یا ام محجن) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا وہ فوت ہوگیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کی خبر نہ ہوسکی آپ نے ایک دن اس کا ذکر کیا اور فرمایا وہ شخص کہاں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی۔ انہوں نے کہا اس کا اس طرح اور اس طرح قصہ ہے (اور واقعہ بیان کیا) اور اس کے حال کو حقیر بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر کی رہنمائی کرو۔ آپ اس کی قبر کے پاس تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔ (احناف کے نزدیک اگر کسی کی نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہو تو قبر پر نماز پڑھنا جائز نہیں اور اگر اس کو جلد نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا جائز ہے)

بَابُ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب 852: مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۲۵۲- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ وَقَالَ لِیْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ

(1252) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب بندہ مومن مخلص اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (اور دفن کے بعد) اس سے منہ پھیر کر اس کے ساتھی (واپس) جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے (منکر اور نکیر) آتے ہیں اور اس کو بٹھا لیتے ہیں اور وہ دونوں اس کو کہتے ہیں اس شخص کے حق میں تو کیا کہتا تھا۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بندہ مومن کہے گا میں گواہی دیتا ہوں۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے جہنم میں جو تیری جگہ تھی اس کو دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے تیری اس جگہ کو جنت میں بدل دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ان دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ کافر یا منافق (فرشتوں کے سوال کے جواب میں) کہتا ہے مجھے معلوم نہیں جو لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا۔ اس سے کہا جائے گا نہ تو نے جانا اور نہ ہی تو نے قرآن پڑھا (یعنی تو اپنی روایت اور تلاوت سے منقطع نہیں ہوا) پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ڈنڈے سے مارا جاتا ہے تو وہ چیختا ہے جس چیخ کو انسانوں اور جنوں کے سوا آس پاس والی سب چیزیں سنتی ہیں۔

بَابُ مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِی الْاَرْضِ

باب 853: جس شخص نے مقدس زمین یا

الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَام فَلَمَّا جَائَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ

اس جیسی زمین میں دفن ہونے کو پسند کیا

(1253) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ملک الموت (عزرائیل) کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ جب حضرت عزرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے ایک طمانچہ رسید کیا۔ عزرائیل اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹ گیا اور عرض کیا (اے اللہ) تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو موت نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھ کو واپس (اپنی جگہ) پر لوٹا دیا اور فرمایا واپس اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھیں تو جتنے بال ان کا ہاتھ ڈھانپ لے گا ہر بال کے عوض ایک سال ان کو عمر دے دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر موت، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو موت ابھی آجائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے پتھر پھینکنے کی مقدار ارض مقدسہ (بیت المقدس) کے قریب کردے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس اس کی قبر کو تمہیں دکھاتا۔

بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا

باب 854: رات کے وقت دفن کرنا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا

۱۲۵۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ فَامَ هُوَ وَاَصْحٰبُهٗ وَكَانَ سَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ

(1254) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (طلحہ بن یثر ابن عمیر) جو رات کے وقت دفن کیے گئے کی نماز جنازہ پڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے اور اس شخص کے متعلق سوال کیا اور فرمایا یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ فلاں شخص ہے جس کو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا اور لوگوں نے اس پر (بمعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَی الْقَبْرِ

باب 855: قبر پر مسجد بنانا (منع ہے)

۱۲۵۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ

(1255) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے بعض نے ماریہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حبشہ کی

وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

اس کی خوبصورتی اور اس تصاویر کا ذکر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس میں یہ صورتیں بنا کر رکھتے یہ لوگ اللہ کے نزدیک ساری مخلوق سے برے ہیں۔

بَابٌ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

باب 856: (عورت کو قبر میں اتارنے کے لیے) اس کی قبر میں کون اترے

۱۲۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (لِيَقْتَرِفُوا) أَيْ لِيَكْتَسِبُوا

(1256) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے دیکھا ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے قریب نہ گیا ہو۔ حضرت ابوطلحہ (زید بن سہل) انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں (یارسول اللہ ﷺ) آپ نے فرمایا (ام کلثوم) کی قبر میں اتر، ابوطلحہ ان کی قبر میں اترے اور حضرت ام کلثوم کو قبر میں اتارا۔ عبداللہ بن مالک نے کہا فلیح بن سلیمان نے کہا میرے خیال میں (لم یقارف) کا معنی یہ ہے گناہ نہ کیا ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا لیقترفوا کا معنی ہے تاکہ سب کریں (کمائیں)

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب 857: شہید پر نماز جنازہ پڑھنا

(امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور اسحاق بن راہویہ ایک روایت میں اس طرف گئے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جس طرح اس کو غسل نہیں دیا جاتا اور احناف کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے)

۱۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ

(1257) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا شہداء احد میں سے دو، دو ایک قبر میں جمع کرتے تھے، پھر فرماتے ان میں سے قرآن حکیم کا زیادہ یاد کرنے والا کون ہے اور جب آپ کو ان دونوں میں سے ایک طرف اشارہ کیا جاتا (کہ یہ قاری قرآن ہے) تو اس کو لحد میں پہلے اتارتے اور فرمایا میں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں اور آپ نے شہداء کو بمع خون دفن کرنے کا حکم دیا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

(1258) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر نکلے اور احد میں شہید ہو جانے والوں پر نماز پڑھی جیسا کہ آپ میت پر نماز پڑھتے تھے، پھر آپ منبر شریف کی طرف واپس تشریف لائے (اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر) فرمایا میں تمہارے لیے (فرط) مقدمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور میں اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیا گیا ہوں یا فرمایا زمین کی کنجیاں اور بے شک میں اللہ کی قسم تم پر شرک کرنے کا خوف نہیں رکھتا لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ

باب 858: ایک قبر میں دو اور تین آدمیوں کو دفن کرنے کے جواز کے بیان میں

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ

(1259) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ احد کے شہداء میں سے دو، دو ایک قبر میں جمع کرتے تھے (یعنی دفن کرتے تھے)

بَابٌ مَّنْ لَّمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَآءِ

باب 859: جو شہداء کے غسل کو جائز نہیں جانتے

(یہ سعید بن مسیب کے ردّ کی طرف اشارہ ہے وہ کہتے ہیں شہید کو غسل دیا جائے کیونکہ ہر میت ناپاک ہوتی ہے اور اس کا غسل واجب ہے)

۱۲۶۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوْهُمْ فِيْ دِمَائِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ وَّلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

(1260) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے احد کے دن فرمایا شہداء کو بمع خون دفن کرو اور ان کو غسل نہیں دیا۔

بَابٌ مَّنْ يُّقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِاَنَّهٗ فِيْ نَاحِيَةٍ وَّكُلُّ جَائِرٍ مُّلْحِدٌ (مُلْتَحَدًا) مَعْدِلًا وَّلَوْ كَانَ مُسْتَقِيْمًا كَانَ ضَرِيْحًا

باب 860: لحد میں پہلے کون رکھا جائے

اور لحد کو اس لیے لحد کہتے ہیں کہ یہ ایک کنارے میں ہوتی ہے اور ہر ظلم کرنیوالا ملحد ہے۔ ملتحداء (یہ قرآن میں مذکور اللہ تعالیٰ کا قول ولن اجد من دونہ ملتحدا) کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ایک طرف ہونے کی جگہ اور قبر سیدھی ہو (ایک جانب مائل نہ ہو) تو اسے ضریح کہتے ہیں۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

(1261) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احد کے شہداء میں سے دو، دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے، پھر فرماتے ان میں قرآن مقدس کس کو زیادہ یاد ہے جب ان

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَاَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنَا هٰؤُلَاءِ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهٖ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو پہلے لحد میں رکھتے اور فرماتے میں ان پر گواہ ہوں اور آپ شہداء کو بمع خون دفن کرنے کا حکم دیتے اور ان پر نماز نہ پڑھتے اور نہ ہی ان کو غسل دیا۔ (امام بخاری کا کہنا ہے) ہم کو عبدالرحمٰن اوزاعی نے محمد بن مسلم بن شہاب زہری اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ احد کے شہداء کے متعلق فرماتے ان میں سے کون قرآن کا یاد کرنے والا ہے جب آپ کو کسی مرد کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے اس کے ساتھی سے پہلے قبر میں رکھتے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ (عبداللہ بن عمرو بن حرام) اور میرے چچا (عمرو بن جموح بن زید بن حرام) کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔

بَابُ الْاِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

باب 861: قبر میں اذخر (ایک خوشبودار سبز گھاس) اور خشک گھاس کا استعمال کرنا

١٢٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَلْتَقِطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ

(1262) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا اور میرے لیے دن کی فقط ایک گھڑی (یعنی کچھ وقت) حلال ہوا (فتح مکہ کے دن کافروں کا قتل وغیرہ) اس کی تر گھاس نہ کاٹی جائے اور نہ ہی اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ ہی اس کی کوئی گری چیز اٹھائی جائے گی مگر اس چیز کے اعلان کرنے والے (کیلئے یہ اٹھانا جائز) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا مگر گھاس ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کیلئے (استعمال کرنا جائز فرمائیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مگر گھاس (کا استعمال جائز ہے یا تو بذریعہ وحی اس وقت آپ کو بتا دیا گیا یا آپ نے اپنے اجتہاد سے گھاس کے استعمال کو جائز قرار دیا اور یہ آپ کے اختیار کی دلیل ہے) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لیے ابان بن صالح نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل سنا ہے۔

بَابٌ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ اَبُوْ هَارُوْنَ يَحْيٰى وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْبِسْ اَبِيْ قَمِيْصَكَ الَّذِيْ يَلِيْ جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَ عَبْدَاللّٰهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَاةً لِمَا صَنَعَ

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ اٰخَرُ فِيْ قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ الْاٰخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ

مجاہد نے طاؤس بن کیسان سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ہمارے لوہاروں اور ہمارے گھروں کی روایت کی۔

باب 862: کیا (اسباب میں کسی سبب کی وجہ سے) میت کو قبر اور لحد سے نکالا جا سکتا ہے یا نہیں (ہاں کسی علت کے سبب میت کو قبر سے نکالنا جائز ہے)

(1263) عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس آئے جبکہ اس کو قبر میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کو (قبر) سے نکالنے کا حکم دیا اور اس کو قبر سے نکالا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اس پر اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور اس کو اپنی قمیض پہنائی اور اللہ تعالیٰ ہی اعلم ہے (کہ آپ نے اس کو قمیض کیوں پہنائی)

(1264) عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا جب جنگ احد کا وقت آیا مجھے میرے باپ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رات کو بلایا اور کہا اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جو سب سے پہلے شہید کیے جائیں گے ان میں سے میں (اپنے آپ کو) پہلا شہید گمان کرتا ہوں۔ (آپ کے گمان کا سبب یہ تھا کہ آپ نے رات کو خواب میں مبشر بن عبداللہ منذر جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے کو دیکھا جو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے تو ان دنوں میں ہمارے پاس آنے والا ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شہادت ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تجھ سے زیادہ عزیز اپنے بعد کسی کو چھوڑ کر نہیں جا رہا ہوں مجھ پر قرضہ ہے اسے ادا کرنا (ساٹھ صاع یعنی ۲۴۰ کلو یا اونٹ کے بوجھ برابر کھجور ایک یہودی کا قرضہ تھا) اور اپنی بہنوں سے ملتے رہنا (آپ کی بہنیں چھ یا نو ہیں) اور صبح کو ہم نے دیکھا کہ وہ (جنگ احد کے پہلے شہید تھے) اور آپ کے ساتھ دوسرے آدمی عمرو بن جموح کو ایک قبر میں دفن کیا گیا پھر میرا دل اس بات پر خوش نہیں تھا کہ میں اپنے والد کو دوسرے کے ساتھ چھوڑ دوں (یعنی

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِيْ رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِيْ قَبْرٍ عَلٰى حِدَةٍ

(دونوں ایک قبر میں رہیں) میں نے (اپنے والد کو) چھ ماہ بعد قبر سے نکالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اسی حالت میں ہیں کہ جیسے کہ آج ہی میں نے ان کو قبر میں رکھا ہے۔ سوائے ایک کان کے جو تھوڑا سا متاثر ہوا تھا۔

بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

(1265) عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا۔ میرے باپ کے ساتھ (قبر میں) ایک آدمی (عمرو بن جموح) کو دفن کیا گیا اور میری طبیعت کو یہ پسند نہ تھا یہاں تک کہ میں نے (اپنے باپ) کو (قبر سے) نکالا اور علیحدہ قبر میں اس کو دفن کیا۔

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا

باب 863: لحد اور شق جو قبر میں بنائی جاتی ہیں ان کا بیان

(1266) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو، دو ایک قبر میں جمع کرتے۔ پھر فرماتے ان میں سے قرآن پاک کا زیادہ یاد کرنے والا کون ہے اور جب ان دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا اس کو سب سے پہلے لحد میں رکھتے تھے اور فرمایا قیامت کے دن ان پر میں گواہ ہوں اور آپ نے شہداء احد کو بمعہ خون دفن کرنے کا حکم دیا تھا اور ان کو غسل نہیں دیا۔

بَابُ اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْاِسْلَامُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ اِذَا اَسْلَمَ اَحَدُ اَبَوَيْهِ فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ اُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ اَبِيْهِ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى

باب 864: جب بچہ اسلام لائے

اور (بلوغت سے قبل) فوت ہو جائے کیا اس پر نماز پڑھی جائے، حسن بصری، قاضی شریح، ابراہیم نخعی اور قتادہ بن دعامہ نے کہا جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو بچہ مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے (اور مستضعف وہ لوگ تھے جو مکہ میں اسلام لائے اور مشرکین نے انہیں ہجرت سے روک دیا وہ ان میں کمزور سمجھتے جاتے تھے اور مشرکین کی سخت اذیتیں جھیلتے تھے) یہ کلام امام بخاری کا ہے کہ حضرت ابن عباس اپنے باپ کے ساتھ اس کی قوم کے دین پر نہیں تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام سربلند رہتا ہے، سرنگوں نہیں ہوتا۔

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ

(1267) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت ابن صیاد (اس کا نام صافی اور بعض کے نزدیک عبداللہ) کی طرف گئے۔ واقدی کا کہنا ہے ابن صیاد بنی نجار سے تھے اور بعض نے کہا قوم یہود سے تھا جو بنی بخار کے حلیف تھے۔ یہاں تک

صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَّهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ اَوْ زَمْرَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَفَضَهٗ رَمْرَمَةً اَوْ زَمْزَمَةً وَّقَالَ اِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَعُقَيْلٌ رَمْرَمَةً وَّقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةً

کہ انہوں نے اس کو بنی مغالہ (انصار کے ایک قبیلہ کا نام صحیح مسلم میں حلوانی بن معاویہ کی روایت ہے کہ زبیر بن ابوبکر نے کہا جب تو اپنی دائیں جانب بیٹھ کر زمین کے آخر میں جائے اور مسجد نبوی کی طرف منہ کرے تو یہ سب کچھ بنی مقالہ کا ہے اور آپ کی مسجد بھی بنی مقالہ میں ہے اور تیرے بائیں جانب سب کچھ بنی جدیلہ کا ہے اور یہ عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی عورت جدیلہ کی طرف منسوب ہے) کے ٹیلوں کے پاس کھیلتا ہوا پایا اور وہ اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا اور اس کو معلوم نہیں ہوا، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کو مارا پھر ابن صیاد سے فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھوں کے رسول ہو اور ابن صیاد نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کیا تم گواہی دیتے ہو میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ آپ نے ابن صیاد سے کہا تیرا نظریہ کیا ہے۔ ابن صیاد نے کہا میرے پاس ایک جھوٹا اور ایک سچا آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجھ پر امر خلط ملط ہو کر رہ گیا ہے (تمہارا کام خلط ملط ہو گیا ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے (امام قرطبی فرماتے ہیں اکثر کا یہی قول ہے کہ آپ نے یوم تاتی السماء بدخان مبین کو اپنے دل میں چھپایا اور پھر اس سے کہا بتلاؤ یہ بات کیا ہے) اس نے کہا وہ دخ ہے (ابن ترتول نے کہا دخ دخان میں ایک لغت ہے اور ابن صیاد میں کلمہ پورا کہنے کی استطاعت نہ تھی اور نہ ہی وہ اس آیت مقدسہ کی طرف راہ پا سکا کہ ان لوگوں کی عادت پر وہ صرف یہی دو حرف کہہ سکا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ذلیل وخوار رہ اور اپنی قدر سے تجاوز نہ کر۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہ دجال ہے تو تم اس پر ہرگز تسلط نہیں جما سکتے اور اگر یہ وہ دجال نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے بہتری نہیں۔ سالم بن عبداللہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا۔ دوبارہ رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان کھجوروں کی طرف گئے جن میں ابن صیاد رہائش پذیر تھا۔ دوائی لیکر آپ آہستہ آہستہ چھپ کر چل رہے تھے پہلے اس کے کہ وہ آپ کو دیکھ لے ابن صیاد سے کچھ باتیں سننا چاہتے تھے (تاکہ اس کا حال معلوم ہو کہ وہ کاہن ہے یا جادوگر) اور ابن صیاد اپنی چادر میں (بستر پر) لیٹا ہوا تھا اور اس

سے ایک خضرعی آواز آرہی تھی جس کو سمجھا نہیں جا سکتا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا حالانکہ آپ کھجوروں کی ٹہنیوں میں چھپے چھپے جا رہے تھے۔ ابن صیاد کی والدہ نے کہا اے صاف اور یہ ابن صیاد کا نام ہے۔ محمد ﷺ آ گئے اور ابن صیاد جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی والدہ اس کو چھوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کرتا۔ شعیب بن ابی حمزہ حمصی نے اپنی حدیث میں کہ دمدمہ اور زمزمہ کی روایت کی ہے اور عقیل بن خالد ایلی نے کہا رمزیۃ اور معمر بن راشد نے کہا رمزہ (یہ تمام الفاظ قریب المعنی ہے یعنی خفی آواز جس کو سمجھا نہ جا سکے)

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ

(1268) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ایک یہودی لڑکا (غریب روایت میں اس کا نام عبدالقدوس کہا گیا ہے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کو فرمایا اسلام لے آؤ۔ اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ بھی اس کے پاس تھا۔ باپ نے بیٹے سے کہا ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو، ان کی بات کو مان لو تو لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ یہ کہتے باہر تشریف لائے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کو جہنم کی آگ سے نجات دی۔

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَاُمِّيْ مِنَ النِّسَاءِ

(1269) عبید اللہ بن ابی یزید لیثی مکی نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور میری والدہ (لبابہ بنت حارث ہلالیہ) کمزور لوگوں میں تھے، بچوں میں سے میں اور عورتوں میں سے میری ماں کمزور تھیں۔

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُتَوَفًّى وَاِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ يَدَّعِيْ اَبَوَاهُ الْاِسْلَامَ اَوْ اَبُوْهُ خَاصَّةً وَاِنْ كَانَتْ اُمُّهٗ عَلٰى غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ لَّا يَسْتَهِلُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ سِقْطٌ فَاِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ

(1270) شعیب بن ابی حمزہ حمصی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمہ اللہ نے کہا۔ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ بچہ کافر یا زانیہ کا ہو۔ اس لیے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے والدین یا بالخصوص والد اسلام کے مدعی ہوں اور اگرچہ اس کی ماں اسلام پر نہ ہو جبکہ وہ بچہ (پیدا ہوتے وقت) چیخ مارے اس پر نماز پڑھی جائے اور جو بچہ (پیدائش کے وقت) نہ چیخے اس پر نماز نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ بچہ مکمل نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں (یعنی ضلالت ذات مولود سے نہیں اور اس کی طبع کے مقتضی نہیں بلکہ اس کی

بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) الْاٰيَةَ

ذات سے کسی خارجی سبب کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے) جیسا کہ جانور صحیح و سالم بچہ جنم دیتا ہے کیا ان میں تم کان کٹا دیکھتے ہو۔ (معنی یہ ہوئے کہ بچے کو وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے کے بعد یہودی کر لیتے ہیں ایسے ہی ہے جیسے جانور کو صحیح سالم پیدا ہونے کے بعد کان کاٹ دیئے جائیں) پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز نہ بدلنا (سورہ روم آیت 30)

۱۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ)

(1271) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح جانور صحیح و سالم بچہ جنتا ہے کیا تم ان میں کان کٹا دیکھتے ہو، پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیۃ مقدسہ کی تلاوت فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز نہ بدلنا۔ یہی دین قیم (مضبوط دین) ہے۔

بَابٌ اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب 865: جب مشرک موت کے وقت لا الہ الا اللہ کہے اس کے حکم کا بیان

۱۲۷۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1272) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ (مسیب بن حزن قرشی مخزومی) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا جب ابوطالب کی موت کا وقت آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس ابوجہل بن ہشام، عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ بھی موجود تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا اے میرے چچا لا الا اللہ کہو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری گواہی دوں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تو ملت عبدالمطلب سے اعراض کرنا چاہتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب پر مسلسل یہ حکم پیش کرتے رہے اور وہ دونوں (ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ) یہی بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ وہ ملت عبدالمطلب پر ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میں اللہ کی قسم تیرے لیے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع نہ کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے

اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ) اَلْاٰيَةَ

بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ ماکان للنبی آخری آیت تک (سورۃ توبہ آیت 113)

بَابُ الْجَرِيْدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب 866: قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا

وَاَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَتَانِ وَرَاٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَاِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهٗ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَاَيْتُنِيْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِيْ يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهٗ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ اَخَذَ بِيَدِيْ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَّاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ

بریدہ بن حصیب بن عبداللہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ اس کی قبر پر کھجور کی ٹہنیاں رکھی جائیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر خیمہ دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے غلام اس کو اتار دو اس کا عمل ہی اس پر سایہ کر رہا ہے اور خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ ہم زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نوجوان تھے اور ہم میں سے سب سے بڑی چھلانگ لگانے والا وہ ہوتا جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کو چھلانگ لگا کر چھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم (بن عباد بن حنیف انصاری) نے کہا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک قبر پر بٹھالیا اور مجھے اپنے چچا یزید بن ثابت سے خبر دیتے ہوئے کہا قبر پر بیٹھنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو اس پر بول و براز کرے۔ نافع نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔

۱۲۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

(1273) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں پر گزرے جن کو (قبر میں) عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ دونوں عذاب دیے جا رہے ہیں اور ان دونوں کو کسی بڑے جرم کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک پیشاب سے نہ بچتا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی سرسبز ٹہنی لی اور اس کو چیر کر نصف کر دیا۔ پھر ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹہنی گاڑ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا شاید کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان دونوں سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُوْدِ اَصْحٰبِهٖ حَوْلَهٗ (يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ) الْاَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ (بُعْثِرَتْ) اُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ اَيْ جَعَلْتُ اَسْفَلَهٗ اَعْلَاهُ اَلْاِيْفَاضُ الْاِسْرَاعُ وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ (اِلٰى

باب 867: قبر کے پاس عالم دین کا وعظ و نصیحت کرنا

اور اس کے ساتھیوں کے اس کے اردگرد بیٹھنا۔ یخرجون من الاجداث میں اجداث بمعنی قبور ہے یعنی وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے اور بعثرت بمعنی اثیرت اٹھائی جائیں گی اور بعثرت حوضی کا معنی ہے میں نے اس کے نچلے حصہ کو اوپر کر دیا۔ ایفاض اللہ تعالیٰ کا فرمان (کانھم الی نصب یوفضون) کا معنی تیز دوڑنا ہے۔ سلیمان اعمش

نَصْبٍ) اِلٰی شَیْءٍ مَنْصُوْبٍ یَّسْتَبِقُوْنَ اِلَیْهِ وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ وَّالنَّصْبُ مَصْدَرٌ (یَوْمُ الْخُرُوْجِ) مِنَ الْقُبُوْرِ (یَنْسِلُوْنَ) یَخْرُجُوْنَ

نے الی نصب کا معنی یہ کیا ہے وہ نصب کی گئی چیز (یعنی علم وغیرہ) کی طرف (تیز دوڑیں گے) اور اس کی طرف سبقت لے جائیں گے اور نصب واحد ہے اور نصب مصدر ہے (یہ اشارہ ہے کہ لفظ نصب اسم اور مصدر دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے کیونکہ بعض لوگ جب نصب لفظ واحد پر آجائے تو اسم اور مصدر میں تفریق نہیں کر سکتے) یوم الخروج سے مراد قبروں سے نکلنے کا دن ہے اور ینسلون بمعنی یخرجون یعنی نکلیں گے۔

۱۲۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَکَّسَ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا کُتِبَ مَکَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ کُتِبَ شَقِیَّةً اَوْ سَعِیْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی) الْاٰیَةَ

(1274) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ہم بقیع (زمین سے ایسی جگہ کا نام ہے جہاں مختلف قسم کے درختوں کے جھنڈ ہوں) فرقد (یہ ایک خاردار درخت کا نام ہے یعنی بھاڑ یہ اس جگہ اگا ہوا تھا اور جب وہ جاتا رہا یہ جگہ اس کی طرف منسوب ہوگئی) میں ایک جنازہ میں حاضر تھے، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے اپنا سر مبارک جھکا دیا اور اس چھڑی سے زمین کو ہلانا شروع کر دی، پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان نہیں جو مخلوق نہ ہو۔ مگر اس کی جگہ جنت اور دوزخ میں لکھ دی گئی ہے اور اس کا بدبخت اور سعادت مند ہونا بھی لکھ دیا گیا ہے۔ ایک شخص (حضرت علی یا بقول بعض عمر فاروق رضی اللہ عنہما) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں اور جو شخص ہم میں سے اہل سعادت سے ہوگا وہ نیک بختوں والے عمل کرے گا اور جو اہل شقاوت سے ہوگا وہ بدبختوں والے عمل کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اہل سعادت ہیں ان کے لیے نیک عمل آسان کر دیا گیا ہے اور جو اہل شقاوت ہیں ان کے لیے بدعمل آسان کر دیئے گئے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ (یہ آیت مبارکہ) تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی الایہ (سورہ لیل)

بَابٌ مَّا جَآءَ فِیْ قَاتِلِ النَّفْسِ

باب 868: خودکشی کرنے والے کے بارے میں جو اخبار آئی ہیں ان کا بیان

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَهُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ عُذِّبَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ

(1275) ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے سوائے دین و اسلام کے کسی ملت و مذہب باطل کی جھوٹی اور جان بوجھ کر قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (ابن ابطال نے کہا وہ جھوٹا ہے کافر نہیں یہ کہنے سے وہ اسلام سے اس ملت و مذہب کی طرف نہیں نکل جاتا جس کی اس نے قسم کھائی کیونکہ وہ اس کا اعتقاد نہیں رکھتا

وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ اَنْ يَّكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

لہٰذا جب وہ کاذب ہی ہوا جیسا اس نے کہا (نہ کافر) اور جس شخص نے اپنی جان کو لوہے کے آلہ (تلوار یا چھری وغیرہ) سے قتل کر ڈالا وہ جہنم میں اس ہتھیار کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ حجاج بن منہال نے کہا ہمیں جریر بن حازم نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کیا انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مسجد (بصرہ) میں بیٹھ کر بیان کیا۔ (حسن بصری کا کہنا ہے) ہم بھولے بھی نہیں اور نہ ہی ہم کو یہ خوف ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی جھوٹی بات کریں گے۔ حضرت جندب نے کہا ایک آدمی کو زخم تھا (جس کی وجہ سے) اس نے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ سے جلدی کی ہے (اور صبر نہیں کیا) میں نے اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ

(1276) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ دوزخ میں اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا رہے گا اور جو نیزہ مار کر اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔

بَابٌ مَّا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 869: منافقوں پر نماز جنازہ اور مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا مکروہ ہے' اس کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی

۱۲۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّيْ عَلَى ابْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ

(1277) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کو بلایا گیا تا کہ اس پر نماز پڑھیں اور جب رسول اللہ ﷺ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے میں آپ کی طرف اچھل پڑا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں اور اس نے فلاں دن یہ کہا اور فلاں دن یہ کہا اور میں عبداللہ بن ابی کی باتیں آپ کو گنانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے پیچھے ہٹو، جب میں آپ کو زیادہ عرض کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ تو میں نے (استغفار کو) اختیار کیا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر دفعہ سے زائد استغفار پر اس کی بخشش ہو گی تو میں اس سے بھی زیادہ اس پر استغفار کرتا۔

اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ لَزِدْتُّ عَلَیْهَا قَالَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَمْکُثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا) اِلٰی قَوْلِهٖ (وَهُمْ فَاسِقُوْنَ) قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَّاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر واپس لوٹ آئے اور ابھی تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہوں گے یہاں تک کہ سورہ براءت کی یہ دو آیات مبارکہ نازل ہوئی اور ان میں سے کسی کی میت پر نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے (سورہ براءت آیت 84) اور دوسری آیت یہ ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (سورہ براءت آیت 80) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اس دن رسول اللہ ﷺ پر جرات و دلیری کرنے کے بعد میں نے تعجب کیا۔ واللہ ورسولہ اعلم

بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب 870: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا (اور اس کی تعریف یہ ہے کہ اسکے اوصاف جمیلہ اور خصال حمیدہ بیان کیے جائیں)

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ۔

۱۲۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا صحابہ کرام ایک جنازہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر صحابہ دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی اچھی تعریف نہ کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا واجب ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی تم نے تعریف کی اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور اس کی تم نے برائی بیان کی اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی اور تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِی الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ

۱۲۷۹- حضرت عبداللہ بن بریدہ نے ابو الاسود دیلی (ظالم بن عمرو بن سفیان) سے روایت کی انہوں نے کہا میں مدینہ مکرمہ آیا حالانکہ مدینہ میں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اور صاحب جنازہ کی اچھی تعریف کی گئی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا اور صاحب جنازہ کی اچھی تعریف کی گئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر آپ کے پاس سے تیسرا جنازہ گزرا اور اس کے صاحب کی بری تعریف کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود نے کہا میں نے عرض کیا یا امیر المومنین کیا چیز واجب ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے وہی کہا جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ کوئی بھی مسلمان جس کی اچھائی کی

شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

چار آدمی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور ہم نے کہا اور تین آپ نے فرمایا اور تین، ہم نے عرض کیا اور دو آپ نے فرمایا اور دو، پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا۔

بَابٌ مَّا جَآءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب 871: عذاب قبر کے (حق ہونے میں)

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى (وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْ اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْا اَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهُوْنُ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهُوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ) وَقَوْلُهُ تَعَالٰى (وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ)

اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا (سورہ انعام آیت 93) اور الھون (ہا) کی پیش کے ساتھ بمعنی الھوان ہے یعنی سخت عذاب اور الھون (ہا) کی زبر کے ساتھ نرمی کے معنی ہے اور اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا ارشاد گرامی جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب کریں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے (سورہ توبہ آیت 101) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔ آگ پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔ (سورہ مومن آیت 45,46)

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)

(1280) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی جب مومن اپنی قبر میں بٹھا دیا جاتا ہے اس حال میں اس کے پاس ''منکر نکیر'' آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر وہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ (اور مومن کا قول لا الہ لا اللہ) وہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے۔ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (سورہ ابراہیم آیت 27)

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) نُزِلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(1281) غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہمیں شعبہ بن حجاج نے یہ حدیث اس طرح بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ ''یثبت اللہ الذین امنوا'' جو عذاب قبر کے حق میں نازل کی گئی۔

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ اَمْوَاتًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ

(1282) نافع نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے کنواں والوں (یعنی مشرکین مکہ جو بدر میں قتل ہوئے) پر جھانکا اور فرمایا تم نے اس چیز کو حق پالیا جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ آپ سے عرض کیا گیا (اور قائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں) کیا آپ مردوں کو پکار رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں اور لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى)

(1283) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قلیب بدر والے اب جانتے ہیں کہ جو میں کہتا تھا حق تھا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(1284) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور مجھے کہا اللہ تعالیٰ تجھے عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ الْقَبْرِ

(1285) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس فتنہ میں آدمی مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپ نے (فتنہ کی تفصیل جیسا کہ وہ آدمی پر آئے گا) اس کا ذکر کیا تو مسلمان چیخنے لگے اور غندر (محمد بن جعفر) نے (حدیث حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بعد) عذاب قبر کا اضافہ کیا ہے۔

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحٰبُهُ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ قَالَ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا

(1286) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب اس سے واپس لوٹ آتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے "منکر نکیر" آتے ہیں اور اس کو بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا تھا چنانچہ مومن کہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا جائے گا تو آگ میں اپنا ٹھکانا دیکھ اس کے بدل اللہ تعالیٰ نے تیرا ٹھکانہ جنت میں بنا دیا ہے اور وہ جنت و جہنم دونوں کو دیکھتا ہے۔ حضرت قتادہ نے کہا ہمیں بتایا گیا کہ اس کی قبر کشادہ کی جاتی ہے اور قتادہ نے پھر حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے اور کہا منافق اور کافر ان سے کہا جاتا ہے تو اس

كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ

آدمی کے حق میں کیا کہتا تھا وہ کہے گا معلوم نہیں جو لوگ کہتے تھے وہی میں کہتا تھا اور اس سے کہا جاتا ہے تو نے نہ جانا اور نہ (قرآن العظیم) پڑھا اور اس کو لوہے کے ڈنڈے سے مارا جاتا ہے اور وہ چیختا چلاتا ہے (اس کی چیخ کو) انسان اور جن کے علاوہ اس کے قریب والے سب سنتے ہیں (اس میں فرشتے اور جانور سب شامل ہیں)

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب 872: عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا وَقَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ اَبِيْ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1287) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب (خالد بن زید) انصاری سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ (مدینہ منورہ شہر سے) باہر نکلے اور تحقیق سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا یہودیوں کو اپنے قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ نضر بن شمیل نے کہا ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عون نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ (ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی) سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(1288) حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی (امتہ ام خالد) نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

(1289) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر اور عذاب جہنم اور فتنہ موت و حیات اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگتا ہوں۔

بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ

باب 873: غیبت اور بول سے نہ بچنے کے سبب عذاب قبر ہونا

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا

(1290) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے وہ عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ پھر

لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهٗ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

فرمایا ہاں ان دونوں میں ایک چغل خور تھا اور دوسرا بول سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے ایک سبز لکڑی لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے۔ پھر ان دونوں سے ہر ایک کی قبر پر ایک لکڑی گاڑ دی۔ پھر فرمایا شاید کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ (خداوند عالم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لفظ لعلی کی نسبت یقین پر مبنی ہوتی ہے)

بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

باب 874: میت پر صبح اور شام کے وقت اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(1291) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب فوت ہو جاتا ہے (تو قبر میں) صبح اور شام کے وقت اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنت کا ٹھکانا اور اگر وہ دوزخیوں میں سے ہے تو جہنم کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے (قبروں سے) اٹھانے تک تیرا یہی ٹھکانا ہے۔

بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب 875: میت کا چارپائی پر باتیں کرنا

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ

(1292) سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب میت کو (غسل کے بعد) چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اس کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو کہتا ہے ہائے افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اس کی آواز سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب 876: مسلمانوں کی اولاد (جو بالغ نہیں ہوئی) کے متعلق

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جو منقول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بلوغت تک نہیں پہنچے وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جاتے ہیں یا فرمایا وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۲۹۳- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

(1293) عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کوئی مسلمان جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہیں ہوئے مگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے صدقہ جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۲۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

(1294) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے جب (صاحبزادہ رسول کریم ﷺ) ابراہیم نے وفات پائی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو جنت میں ایک عورت دودھ پلانے والی ہے (یعنی اس کا دودھ پینا جنت میں پورا ہوگا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

چھٹا پارہ

بَاب مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۲۹۳- حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

باب 877: مشرکین کی نابالغ اولاد کے متعلق جو کہا گیا ہے

(1293) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس وقت ان کو پیدا فرمایا تو وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ جو کچھ عمل کرنے والے ہیں۔

(ابن قتیبہ نے کہا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی وہ دنیا میں واپس لوٹیں گے اور عمل کریں گے) حافظ عسقلانی نے اس کے متعلق دس اقوال اور علامہ عینی نے چھ اقوال نقل فرمائے ہیں۔ علماء کرام نے قدیما، حدیثاً اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے اور اس میں اقوال ہیں۔

(1) وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں یہ حماد بن مسلم، حماد بن زید، عبداللہ بن مبارک اور اسحاق سے منقول ہے۔

(2) وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں مسلمانوں کی اولاد جنت میں اور مشرکوں کی اولاد جہنم میں ہوگی۔ اس قول کو ابن حزم نے خوارج میں سے ازارقہ سے نقل کیا ہے۔

(3) وہ جنت اور جہنم کے درمیان برزخ میں ہونگے کیونکہ انہوں نے نیک عمل نہیں کئے کہ وہ جنت میں داخل ہوں اور برے عمل بھی نہیں کئے جس کے سبب وہ دوزخ میں داخل کئے جائیں۔

(4) وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

(5) وہ مٹی ہو جائیں گے ثمامہ بن اشرس سے یہی مروی ہے۔

(6) وہ دوزخ میں ہونگے قاضی عیاض نے امام احمد بن حنبل سے اس کی حکایت کی ہے، ابن تیمیہ نے کہا یہ غلط ہے کہ امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے بلکہ آپ کے بعض اصحاب کا یہ قول ہے۔

(7) ان کا آخرت میں امتحان لیا جائے گا۔ اس طرح کہ ان کے لئے آگ بلند کی جائے گی جو اس میں داخل ہو گیا وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگی اور جس نے انکار کیا وہ عذاب دیا جائے گا۔

(8) وہ جنت میں ہونگے امام نووی کا کہنا ہے کہ صحیح اور مختار یہی مذہب ہے جس کی طرف محققین گئے ہیں۔

(9) علماء میں سے ایک گروہ نے اس مسئلہ میں توقف اختیار فرمایا ہے۔

(10) اساک توقف اور اساک میں نہایت دقیق فرق ہے۔ علماء سے رجوع کریں۔

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

(1294) عطاء بن یزید لیثی نے کہا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق پوچھا گیا آ

ذَرَارِيَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ

بَاب

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُّوْسٰى كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُ ذٰلِكَ الْكَلُّوْبَ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجُوْا فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيْدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ

کچھ وہ عمل کرنے والے ہیں۔

(1295) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ جانور بچہ دیتا ہے کیا تم اس پر کوئی کٹ پاتے ہو۔ (یعنی وہ صحیح اور سلامت پیدا ہوتا ہے کان وغیرہ کا نقص بعد میں ہوتا ہے)

باب 878:

(1296) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ اس خواب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا اور آپ اس کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے تعبیر بیان فرماتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے پوچھا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا شخص کھڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ) کا کہنا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب (اور یہ بعض مبہم ہے) نے موسیٰ بن اسماعیل سے (اس چیز کی تفسیر میں کہا) لوہے کی ایک کنڈی (جس سے تنور سے آگ یا ہنڈی سے گوشت نکالتے ہیں اور ہندی میں اس کو آنکس کہتے ہیں) جس کو وہ (بیٹھے ہوئے شخص) کے جبڑے میں داخل کرتا ہے یہاں تک وہ اس کے پیچھے تک (یعنی گدی) پر پہنچ جاتا ہے پھر وہ اس کے دوسرے جبڑے کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے اور پہلا جبڑا باہم مل جاتا ہے اور دوبارہ اس کے ساتھ پہلے کی طرح کرتا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے کہا یہ کیا ہے۔ اس نے کہا آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوا تھا اور اس کے سرہانے ایک شخص کھڑا ہوا (دوائی پیسنے والا) پتھر یا عام پتھر سے اس کے سر کو کوٹتا ہے اور جب اس کو پتھر مارتا ہے تو وہ پتھر لڑھک جاتا تھا۔ وہ اس کو لینے کیلئے جاتا اور واپس آنے تک اس کا سر جڑا ہوا ہوتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اس شخص کی طرف لوٹ کر آتا ہے اور اس کو

رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِیْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِیْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِیْ فِی الشَّجَرَةِ وَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَّمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِی الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِی اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِیْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِیْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهُ فِی الثُّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِیْ رَاَيْتَهُ فِی النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِیْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

چلو ہم آگے چلے تو ایک سوراخ کی طرف گئے۔ جو سوراخ تنور کی مثل ہے اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ فراخ تھا۔ اور اس کے نیچے آگ روشن تھی۔ اور جب آگ کا شعلہ اوپر چڑھتا تو وہ لوگ اوپر آتے اور قریب ہے کہ وہ نکلتے (یعنی ان کا نکلنا یقینی ہوتا) اور اچانک آگ بجھ جاتی تو وہ پھر نیچے لوٹ جاتے اور اس (تنور) میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، میں نے کہا یہ کیا قصہ ہے، اس نے کہا آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک ہم ایک خون کی نہر پر آئے، اس نہر میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا۔ اور نہر کے بیچ یزید بن ہارون اور وھب بن جریر بن حازم نے کہا نہر کے کنارے پر ایک (دوسرا) شخص کھڑا تھا جس کے آگے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اور نہر میں جو آدمی تھا وہ آتا اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو (نہر کے کنارے کھڑا) شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا اور جس جگہ وہ تھا اس کو واپس لوٹاتا۔ اور جتنی بار وہ باہر نکلنے کے لئے آتا تھا (نہر کے کنارے) کھڑا شخص اس کے منہ پر پتھر مار کر واپس لوٹاتا حتیٰ کہ وہ جہاں تھا واپس لوٹ جاتا۔ میں نے کہا یہ کیا ماجرا ہے ان دونوں نے کہا آگے چلو اور ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم سرسبز باغ کے پاس آئے اس باغ میں ایک بہت بڑا درخت تھا اور اس درخت کی جڑ کے پاس ایک بزرگ آدمی اور بچے تھے اور درخت کے قریب ایک آدمی جس کے سامنے آگ تھی اور وہ شخص اس کو روشن کر رہا تھا۔ وہ دونوں شخص میرے ساتھ درخت پر چڑھ گئے۔ اور انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا اور میں نے اس گھر سے اچھا اور عمدہ گھر نہیں دیکھا۔ اس میں بوڑھے، نوجوان، عورتیں اور بچے تھے، پھر انہوں نے مجھے اس گھر سے نکالا اور مجھے لے کر دوسرے درخت پر چڑھ گئے اور مجھے (دوسرے) گھر میں داخل کیا جو بہت ہی خوبصورت اور عمدہ تھا اس میں بوڑھے اور بچے تھے، نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، میں نے کہا تم نے مجھے پوری رات پھرایا، گھمایا اب مجھے جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے متعلق بتاؤ انہوں نے کہا ہاں وہ شخص جس کا جبڑا پھاڑا جا رہا تھا وہ شخص کذاب تھا جھوٹی باتیں بنایا کرتا تھا۔ وہ جھوٹ اس سے سن کر دوسروں کو بتاتے یہاں تک کہ آفاق واطراف میں پہنچ جاتا۔ اور اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح کیا جائے گا۔ اور جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ پتھر سے اس کے سر کو کوٹا جاتا تھا یہ وہ آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا اور رات کو اس سے غافل سوتا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح کیا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو آپ نے سوراخ میں دیکھا وہ زنا کرنے والے مرد اور

بَاب مَوْتِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِيْ اَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَزِيْدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهَا قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ

عورتیں تھیں۔ اور جس آدمی کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا اور وہ بزرگ جو درخت کی جڑ کے پاس تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے اردگرد بچے لوگوں کی نابالغ اولاد تھی۔ اور جو شخص آگ روشن کر رہا تھا وہ مالک جہنم کا داروغہ تھا۔ اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مومنوں کا گھر تھا اور لیکن یہ دوسرا گھر یہ شہیدوں کا گھر تھا اور میں جبرائیل اور یہ میکائیل ہے آپ اپنا سر مبارک اٹھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں میرے اوپر بادل کی مثل کچھ تھا۔ ان دونوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) یہ آپ کا گھر ہے۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے کہا مجھے چھوڑو، میں اپنے گھر جاؤں۔ ان دونوں نے عرض کیا ابھی آپ کی عمر مبارک باقی ہے اس کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ اپنی عمر پوری کر لیتے تو اپنے گھر تشریف لے جاتے۔

باب 879: سوموار کے دن موت کے فضیلت کے بیان میں

(1297) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں (اپنے باپ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئی تو انہوں نے کہا تم نے نبی اکرم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سحول (یمن کا ایک گاؤں) کے بنے ہوئے تین سفید کپڑوں میں جن میں قمیص اور عمامہ شریف نہیں تھا (آپ کو کفن دیا گیا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ ﷺ نے کس دن وصال فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا سوموار کے دن۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (اللہ تعالیٰ) سے امید رکھتا ہوں اس وقت اور آئندہ رات کے درمیان (یعنی سوموار کا دن ہوگا) میرا وصال ہوگا۔ پھر آپ نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا جن کپڑوں میں وہ بیمار ہوئے تھے اور اس میں زعفران کا ایک داغ تھا۔ آپ نے فرمایا میرے یہ کپڑے دھوؤ الو اور اس میں دو کپڑوں کا اور اضافہ کرو اور اس میں مجھے کفن دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ کپڑے تو پرانے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ کفن تو صرف (ناک اور منہ یا جسم سے بہنے والی) پیپ کیلئے ہے۔ (یا جس کے باقی رہنے میں ابھی مہلت ہو) پھر اس دن وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے)

بَابُ مَوْتِ الْفَجْاَةِ الْبَغْتَةِ

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

بَابٌ مَا جَآءَ فِیْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَاَقْبَرَهٗ) اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اَقْبِرُهٗ اِذَا جَعَلْتَ لَهٗ قَبْرًا وَّقَبَرْتُهٗ دَفَنْتُهٗ (كِفَاتًا) يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَآءً وَّيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ زَكَرِيَّآءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِیْ مَرَضِهٖ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِیْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَدُفِنَ فِیْ بَيْتِیْ

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خَشِیَ اَوْ خُشِیَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَّعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُوْلَدْ لِیْ

باب 880: اچانک موت کے بیان میں

(1298) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے نبی اکرم ﷺ سے کہا میری ماں (عمرۃ) اچانک فوت ہوگئی ہے۔ میرا گمان ہے اگر وہ کلام کرتی تو صدقہ کرتی کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں (اس کا ضرور ثواب ملے گا)

باب 881: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبور کی (صفت) میں جو منقول ہے۔

اقبرت الرجل کا معنی ہے میں نے اس کی قبر بنائی اور قبرتہ کا معنی ہے میں نے اس کو دفن کیا۔ (یعنی اگر قبر باب افعال سے ہو تو اس کا معنی قبر بنانا ہے اور اگر باب مجرد سے ہو تو اس کا معنی دفن کرنا ہے) کفاتا اللہ عزوجل کا فرمان (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا سورہ مرسلات آیت 26،25) کی طرف اشارہ ہے جس کا معنی ہے کہ اس زمین پر رہیں گے اور مرنے کے بعد اس میں دفن کئے جائیں۔

(1299) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم ﷺ اپنی مرض الموت میں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف منتقل ہونے کیلئے) عذر و حیلہ تلاش کرتے (فرماتے) میں آج کہاں۔ میں کل کہاں ہوں گا (یعنی آج کس کی باری کل کس کی باری ہو گی) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اشتیاق کی وجہ سے) دور اور طویل جانتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری باری کا دن آیا نبی اکرم ﷺ میرے پہلو اور سینے کے درمیان تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے (روح مبارک) کو قبض فرمالیا۔

(1300) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم ﷺ جس بیماری سے صحت یاب نہ ہو سکے (اس بیماری کے دوران) یہودی و نصاریٰ پر لعنت فرماتے جنہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر یہ خوف نہ ہوتا تو میں آپ کی قبر کو ظاہر کر دیتی مگر رسول اللہ ﷺ نے خوف کیا یا (صحابہ کرام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا رسول اکرم ﷺ سے) خوف کیا گیا کہ کہیں آپ کی قبر انور کو مسجد نہ بنالیا

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا

جائے۔ ہلال بن حمید نے کہا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے کنیت والا بنایا (اور ہلال بن حمید کی کنیت مشہور قول کے مطابق ابوعمرو ہے) حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں تھی۔ (امام بخاری رحمہ اللہ کا اس قول سے اصل مدعا عروہ بن زبیر سے ہلال بن حمید کی سماعت کرنا ہے)

(1301) ابوبکر بن عیاش نے سفیان بن دینار تمار سے خبر دی کہ انہوں نے اس کو بیان کیا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ مسنّم تھی۔ (اونٹ کی کوہان کی طرح بلند)

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ اَخَذُوْا فِيْ بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا اَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَوْصَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا تَدْفِنِّيْ مَعَهُمْ وَادْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ بِالْبَقِيْعِ لَا اُزَكّٰى بِهٖ اَبَدًا

(1302) ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب ولید بن مروان کے زمانہ میں (حجرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کی دیوار گر گئی۔ اور لوگوں نے اس کو بنانا شروع کیا (لوگ قبر انور کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس دیوار کو بلند کیا تا کہ قبر شریف نظر نہ آئے جب وہ دیوار گر گئی) تو ایک قدم (پنڈلی اور گھٹنے سمیت) ان کو ظاہر ہوا وہ ڈر گئے اور گمان کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم شریف ہے۔ اور انہیں کوئی ایسا نہ ملا جو اس کو پہچانتا ہو، یہاں تک کہ ان کو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ہے۔ ہشام نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ مجھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس دفن نہ کرنا، اور مجھے اپنی سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا (تا کہ) ان کے سبب میری تعریف نہ کی جائے۔ (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ناپسند سمجھا کہ یہ کہا جائے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفونہ ہے اس میں میری تعظیم ہوگی اور تزکیہ کا یہی معنی ہے)

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْ يَقْرَاُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهٗ لِنَفْسِيْ فَلَاُوْثِرَنَّهٗ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمَّا

(1303) عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے کہو عمر بن خطاب تجھ کو سلام عرض کرتا ہے پھر ان کو میرے دو صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کئے جانے کے متعلق پوچھو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں اپنے لئے اس جگہ کا ارادہ رکھتی تھی۔ آج میں اپنی ذات پر (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب

اَقْبَلَ قَالَ لَهٗ مَا لَدَيْكَ قَالَ اَذِنَتْ لَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ اَهَمَّ اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ فَاِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلِّمُوْا ثُمَّ قُلْ يَسْتَاْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنْ اَذِنَتْ لِيْ فَادْفِنُوْنِيْ وَاِلَّا فَرُدُّوْنِيْ اِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوْا بَعْدِيْ فَهُوَ الْخَلِيْفَةُ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَّطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْاِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهٖ فَقَالَ لَيْتَنِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ وَذٰلِكَ كَفَافًا لَّا عَلَيَّ وَلَا لِيْ اُوْصِيْ الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ خَيْرًا اَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَاَنْ يَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا (الَّذِيْنَ تَبَوَّئُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ) اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَاَنْ لَّا يُكَلَّفُوْا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تمہارے پاس کیا خبر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اے امیر المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو (اپنے ساتھیوں) کے ساتھ دفن کئے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میرے نزدیک اس آرام گاہ (یعنی آرام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن کئے جانے سے) کوئی چیز اہم نہیں اور جب میں فوت ہو جاؤں مجھے اٹھا کر (حجرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس) لے چلو، پھر ان سے سلام کہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (دفن کئے جانے کی) اجازت طلب کرتا ہے۔ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اجازت دے دیں تو مجھے (میرے دوصاحب کے ساتھ) دفن کرو ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف واپس لے جاؤ میں مستحق خلافت ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور وہ ان سے راضی تھے وہ لوگ میرے بعد جس کو خلیفہ منتخب کر لیں وہی خلیفہ ہوگا۔ اس کی بات سنو اور اس کی اتباع کرو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان، علی المرتضیٰ، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا۔ قبیلہ انصار سے ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین آپ اللہ عزوجل کی بشارت سے خوش ہوں۔ آپ کو اسلام میں (خیر میں) اولیت تھی۔ جس کو آپ جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے عدل وانصاف کیا۔ پھر ان سب کے بعد شہادت آپ کا مقدر بنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے میری خواہش ہے کہ یہ (امر خلافت) مساوی ہو۔ نہ مجھ پر عتاب ہو اور نہ میرے لئے اس میں ثواب (یعنی خلافت کے معاملے میں میری خواہش ہے کہ معاملہ برابر برابر ہو) میں اپنے بعد خلیفہ (بننے) والے کو مہاجرین اولین (یعنی وہ صحابہ جنہوں نے بیت رضوان سے قبل ہجرت کی یا جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ یا جو بدر کی جنگ میں حاضر ہوئے تھے) کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے، اور ان کی عزت کی حفاظت کریں۔ اور میں اس کو انصار کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے (یعنی مہاجرین کی ہجرت سے قبل) مدینہ منورہ کو اپنا وطن بنا لیا (اور ایمان مدینہ منورہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے) یا ایمان کا معنی یہ ہوگا (مہاجرین کی ہجرت سے قبل انہوں نے اسلام قبول کر لیا) ان میں سے محسن کا احسان قبول کیا جائے (ان کے ساتھ نرم برتاؤ اور اچھائی کی

جائے جو رسول اکرم ﷺ اور ان کے بعد دونوں خلیفے کرتے تھے) اور ان میں برا کرنے والے کو معاف کیا جائے (جو حدود اللہ اور حقوق العباد سے کمتر ہو) میں خلیفہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ و عہد کی وصیت کرتا ہوں کہ ان لوگوں کے عہد و ذمہ پورے کئے جائیں اور ان کے آگے دشمنوں سے لڑا جائے۔ اور ان کو طاقت کے مافوق تکلیف نہ دی جائے،

بَابٌ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب 882: مردوں کو گالی دینا ممنوع ہے۔

۱۳۰۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَابْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ

(1304) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (خیر و شر) کو پہنچ چکے۔ عبداللہ بن قدوس سعدی رازی اور محمد بن انس عدوی نے شعبہ بن حجاج کو متابعت کرتے ہوئے سلیمان اعمش سے اس حدیث کی روایت کی۔ علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور محمد بن ابی عدی نے شعبہ بن حجاج سے روایت کرنے میں آدم بن ابی ایاس کی متابعت کی۔

بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

باب 883: مردوں کی برائی کے ذکر کے بیان میں

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

(1305) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابولہب (عبدالعزیٰ) نے نبی اکرم ﷺ سے کہا تیرے لئے باقی ایام (یعنی موت تک سب دن) ہلاکت ہو۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے (ابولہب کی مذمت میں) یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب الزکوۃ

بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ

باب 884: زکوۃ کی فرضیت کے بیان میں

(وجوب بول کر فرض مراد لیا گیا ہے کیونکہ وجوب بھی ثبوت و تحقق ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے ابوسفیان نے بیان کیا اور نبی اکرم ﷺ کی حدیث ذکر کی اور (ہرقل کے سوال کے جواب میں) ابوسفیان نے کہا وہ ہمیں نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں

۱۳۰۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمِ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِىْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ

(1306) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے (جنگ تبوک کی واپسی کے بعد سن نو ہجری ربیع الاخر کے مہینہ میں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا (والی) بنا کر بھیجا اور فرمایا اہل یمن کو (اولاً دو چیزوں کی طرف بلا) یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا (سچا) رسول ہوں۔ اگر وہ اس کی (شہادتین کے اقرار) اطاعت کرلیں تو ان کو بتاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اور اگر وہ اس کی اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں سے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر ان کے غریب لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔

۱۳۰۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِى الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهٗ مَا لَهٗ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَّا لَهٗ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ اَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوْظٍ اِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو

(1307) حضرت ابوایوب انصاری (خالد بن زید بن کلیب) سے روایت ہے کہ ایک شخص (اس سے مراد یا تو خود حضرت ابوایوب انصاری ہیں یا لقیط بن صبرہ ہیں) نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ (اگر میں اس پر عمل کروں) آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوگیا، اس کو کیا ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی کوئی ضروری حاجت ہے (فرمایا) اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر (کیونکہ وہ صلہ رحمی کو مباح نہیں سمجھتا اس لئے اس کو خاص اس کا حکم دیا اور صاحب حاجت میں یہی اشارہ تھا) بہز بن اسد العمی ابوالاسود بصری نے کہا ہمیں شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، انہوں نے ہمیں محمد بن عثمان اور ان کے باپ عثمان بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ مجھے خوف ہے کہ محمد بن عثمان غیر محفوظ ہے اور وہ عمرو بن عثمان ہے۔ (یعنی شعبہ بن حجاج کو وہم ہوا اور انہوں نے محمد بن عثمان ذکر کیا صحیح اور باصواب عمرو بن عثمان ہے امام نووی نے کہا علماء کا اتفاق ہے کہ یہ شعبہ کا وہم ہے)

۱۳۰۸- حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ

(1308) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (سعد بن اخرم ابومغیرہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) مجھے ایسا عمل بتائیں جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہوجاؤں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی عبادت کر اس

إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا

کا کسی کو شریک نہ بنا فرض نماز قائم کر اور فرض زکوۃ ادا کر اور ماہ رمضان کے روزے رکھ اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (جو کچھ میں نے آپ سے سنا) اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اچھا معلوم ہوتا ہو کہ وہ جنتی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

(1309) ابوحیان (یحیٰی بن حیان) نے کہا مجھے ابوزرعہ (بن عمرو بن جریر بن عبداللہ بجلی کرفی) نے خبر دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی (اور یہ حدیث اس طرح ہے)

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(1310) ابوجمرہ (نصر بن عمران بن عاصم) ضبعی نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ (قبیلہ) عبدالقیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یا قبیلہ ربیعہ سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان (قبیلہ) مضر کے کفار حائل ہیں۔ اور ہم سوائے حرمت والے مہینوں کے آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے، ہمیں آپ کسی بات کا حکم دیں ہم اس پر عمل کریں۔ اور جو ہمارے پیچھے ہیں ہم ان کو اس کی طرف بلائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں تم کو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ اور یہ گواہی دینا کہ سوا اس کے کوئی معبود حقیقی نہیں اور اپنے دست مبارک سے اس طرح اشارہ کیا۔ اور نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت حاصل کرو اس سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تم کو کدو کے برتن، حنتم سبز منکا تھیر لکڑی کو درمیان سے کرید کرید کر برتن بنایا جاتا ہے مزفت تارکول والا برتن سے منع کرتا ہوں۔ سلیمان (بن حرب ابوایوب بصری) اور ابوالنعمان (محمد بن فضل سدوس) نے حماد بن یزید سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ کہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ

(1311) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے (منکرین زکوۃ) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے۔ حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں لوگوں (بتوں کی عبادت کرنے والے) سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگیں۔ اور جس نے یہ پڑھ

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

لیا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا۔ مگر جو اس پر اسلام کا حق ہے (جیسے دم قصاص اور رجم وغیرہ) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم میں ضرور اس سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جو ادا کرنا فرض ہے) اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی سے روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ نبوت میں بطور زکوٰۃ ادا کرتے تو میں اس کے روکنے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم حضرت ابوبکر صدیق وہ ہیں جس کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کھول دیا تھا۔ اور میں نے پہچان لیا کہ یہی حق ہے۔

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ

باب 885: زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنے کے بیان میں

(فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ)

(اللہ تعالیٰ کا فرمان) اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں (سورہ توبہ آیت ۱۱)

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(1312) قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

بَابُ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ)

باب 886: زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ

(جو بوجہ انکار زکوٰۃ، زکوٰۃ نہ دے یا بوجہ بخل زکوٰۃ نہ دے یہ گناہ دونوں کو شامل ہے) اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور جو جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی، جس دن وہ (سونا، چاندی) تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں' یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جمع کرنے کا (سورۃ توبہ آیت 34، 35)

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا

(1313) عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اونٹ (قوت اور موٹا ہونے میں) پہلے سے زیادہ اپنے مالک پر مسلط کئے جائیں گے، جب کہ اس نے ان میں سے ان

كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَقَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ

کا حق (زکوۃ) ادا نہ کیا ہو اور وہ اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے۔ اور بکریاں (قوت اور موٹا ہونے میں) پہلے سے زیادہ اپنے مالک پر مسلط کی جائیں گی جب کہ اس نے ان میں سے ان کا حق ادا نہ کیا ہو۔ وہ اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ آپ نے فرمایا بکریوں کے حق میں ایک حق یہ ہے کہ ان کو پانی پر دوہا جائے (تاکہ وہاں سے گزرنے والے مسافر اور مسکین جو پانی کے پاس رہتے ہیں ان کو ان کا دودھ پلایا جائے اور یہ حق مکارم اخلاق میں سے ہے اور فرض عین نہیں اور دوسرا حق زکوۃ ہے جو فرض عین ہے) فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن اس مال میں نہ آئے کہ وہ بکری اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہو اور وہ آواز نکال رہی ہو اور وہ کہے یا محمد ﷺ (میری مدد کیجئے) اور میں کہوں اب میں (تم سے تخفیف کا) مالک نہیں اور تحقیق میں نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا حکم تجھے پہنچا دیا تھا۔ اور کوئی اونٹ لے کر اس مال میں نہ آئے کہ اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہو۔ اور وہ آواز نکال رہا ہو اور وہ شخص کہے اے محمد ﷺ (مدد کیجئے) اور میں کہوں اب میں (تجھ سے تخفیف کا) مالک نہیں ہوں اور بیشک میں نے تجھ کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

(1314) ابوصالح سمان (ذکوان الزیات) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور اس نے اس مال کی زکوۃ ادا نہیں کی۔ وہ مال اس کیلئے قیامت کے دن گنجا سانپ بنا دیا جائے گا۔ جس کی آنکھوں (دونوں آنکھوں پر) دو سیاہ نقطے ہونگے اور وہ (مال بصورت سانپ) اس کی گردن میں طوق بنایا جائے گا۔ پھر وہ منہ کے دونوں کناروں سے اس کو پکڑے گا۔ (زبیبتان اصل میں کان کے نیچے کی ابھری ہوئی ہڈیوں کو کہتے ہیں) پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ (سورہ آل عمران آیت 180)

بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ

باب 887: جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جائے

بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ

وہ کنز نہیں (یعنی مطلق کنز کی نفی نہیں بلکہ جس مال سے زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے) بوجہ فرمان نبی اکرم ﷺ پانچ اوقیہ سے کم پر زکوۃ نہیں۔ (محدثین کے نزدیک ایک اوقیہ کا اطلاق چالیس درہم پر ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درہم ہوئے جو نصاب زکوۃ ہے)

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ (وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْاَمْوَالِ

(1315) حضرت خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نکلے تو ایک اعرابی نے عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول والذین یکنزون الذھب والفضۃ کے متعلق بتایئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کی اس کے لئے ہلاکت ہے یہ حکم زکوۃ کے نازل ہونے سے پہلے کا تھا، اور جب آیت زکوۃ نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو اموال کی پاکیزگی کا سبب بنایا۔

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ابْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

(1316) یحییٰ بن عمارہ بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پانچ اوقیہ (دوسو درہم) سے کم پر زکوۃ نہیں، اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں۔ اور پانچ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے یعنی 240 کلو) سے کم پر زکوۃ (عشر) نہیں۔

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِيْ (الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِيْنَا وَفِيْهِمْ فَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فِيْ ذَالِكَ وَكَتَبَ اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْكُوْنِيْ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُثْمَانُ اَنِ اقْدَمِ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتّٰى كَاَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِيْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِيْ اِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيْبًا فَذَاكَ

(1317) زید بن وہب (ابوسلمان ہمدانی جہنی) سے روایت ہے کہ ربذہ (مدینہ منورہ سے تین مراحل پر ایک جگہ کا نام وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کی چراگاہ بنائی ہوئی تھی) سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (جندب بن جنادہ) سے ملاقات ہوئی۔ زید بن وھب نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو یہاں کس چیز نے اتارا ہے (کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بغض رکھنے والے طعن و تشنیع کرتے تھے کہ حضرت عثمان نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جلاوطن کیا اور زید بن وھب کا سوال اس قسم کا تھا) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں شام (دمشق) میں تھا میرا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (جو حضرت عثمان کی طرف سے اس وقت دمشق میں عامل تھے) کا آیت مبارکہ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ میں

الَّذِیْ اَنْزَلَنِیْ هٰذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ اَمَّرُوْا عَلَیَّ حَبَشِیًّا لَسَمِعْتُ وَاَطَعْتُهٗ

اختلاف ہو گیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت مبارکہ اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور میں نے کہا یہ آیت مقدسہ ہم اور ان دونوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ان کے درمیان اس میں اختلاف تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف میری شکایت کا خط لکھا (کیونکہ لشکر کا میلان حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف تھا اور فتنہ وفساد کا اندیشہ کرتے ہوئے حضرت معاویہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی شکایت کی) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ تم مدینہ آؤ، اور میں مدینہ منورہ آ گیا۔ (میرے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف دریافت کرنے کیلئے) بہت زیادہ لوگ میرے پاس جمع ہو گئے یہاں تک کہ گویا انہوں نے اس سے قبل مجھے دیکھا ہی نہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عتاب کے ڈر سے کہ اتنے لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں) میں نے لوگوں کی کثرت کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فتنہ فساد کے خوف سے مجھے کہا کہ اگر چاہتے ہو تو یہاں ایک سُرف ہمارے قریب اقامت کر لو۔ یہ ہے وہ معاملہ جس نے مجھے یہاں اقامت گزین بنایا ہے۔ (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا) اگر وہ مجھ پر کسی حبشی کو امیر بنا دیں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کی اطاعت کروں گا۔

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا عَیَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح و حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّیْرِ اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّیَابِ وَالْهَیْئَةِ حَتّٰی قَامَ عَلَیْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ یُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیِهٖ یَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰی فَجَلَسَ اِلٰی سَارِیَةٍ وَّتَبِعْتُهٗ وَجَلَسْتُ اِلَیْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِیْ مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اُرٰی

(1318) ابوالعلاء یزید بن عبداللہ شخیر معاضری نے بیان کیا کہ احنف بن قیس نے اس کو بتایا انہوں نے کہا۔ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) سخت اور کھردرے بالوں اور کپڑوں اور پراگندہ شکل والا آیا یہاں تک کہ ان کے پاس کھڑا ہو گیا اور ان کو سلام کہا پھر اس نے کہا مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی وعید سناؤ جو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان میں سے کسی ایک کے پستان کے سرے پر رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مونڈھے کی باریک ہڈی سے نکل جائے گا اور اس کے مونڈھے کی باریک ونرم ہڈی پر رکھا جائے گا اور اس کے پستان کے سرے سے (وہ پتھر) حرکت کرتے ہوئے نکل جائے گا۔ پھر وہ شخص واپس لوٹا اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا۔ (احنف بن قیس نے کہا) میں بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ آدمی

الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِیْ قُلْتَ قَالَ اِنَّهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا قَالَ لِیْ خَلِیْلِیْ قَالَ قُلْتُ مَنْ خَلِیْلُكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتُبْصِرُ اُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِیَ مِنَ النَّهَارِ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرْسِلُنِیْ فِیْ حَاجَةٍ لَهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا یَعْقِلُوْنَ اِنَّمَا یَجْمَعُوْنَ الدُّنْیَا لَا وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهُمْ دُنْیَا وَلَا اَسْتَفْتِیْهِمْ عَنْ دِیْنٍ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ

کون ہے۔ میں نے اس شخص سے کہا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کی بات پسند نہیں کی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ لوگ کچھ سمجھتے نہیں، آپ نے کہا میرے خلیل نے مجھے کہا۔ احنف بن قیس نے کہا آپ کے خلیل کون ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ (میرے خلیل ہیں انہوں نے کہا) اے ابوذر رضی اللہ عنہ کیا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن کا کتنا حصہ باقی ہے۔ اور میرا یہ گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے کسی ضروری کام کیلئے بھیجیں گے۔ میں نے کہا ہاں (میں نے احد پہاڑ دیکھا ہے) آپ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس احد کے برابر سونا ہو۔ تین دیناروں کے علاوہ (اپنی ذات پر) سب کا سب خرچ کردوں (ایک دینار اہل وعیال اور ایک دینار غلام آزاد کرانے اور ایک دینار قرضہ ادا کرنے کیلئے) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اور یہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے صرف دنیا جمع کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں ان سے نہ دنیا مانگوں گا اور نہ ہی احکام دین کے متعلق کچھ پوچھوں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

بَابُ اِنْفَاقِ الْمَالِ فِیْ حَقِّهٖ

باب 888: مال کا اپنے مصرف میں خرچ کرنا (جس میں دنیا وآخرت میں کوئی مواخذہ نہیں)

۱۳۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا یَحْیٰى عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا

(1319) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے ان دو خصلتوں کے علاوہ (کوئی جگہ قابل رشک نہیں) ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو اپنے مصرف میں خرچ کرنے کی قدرت عطا فرمائی۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور (لوگوں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے۔

بَابُ الرِّیَاءِ فِی الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهٖ (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ)

باب 889: صدقہ میں ریا کا بیان

(یعنی لوگوں کے دکھلاوے کیلئے صدقہ کرنا) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرے۔ اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے، تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا مانی پڑا جس نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (صَلْدًا) لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ (وَابِلٌ) مَطَرٌ شَدِيْدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى

اسے نرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔ اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا (سورہ بقرہ آیت 264) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (لفظ) صلداً کی تفسیر میں کہا وہ چیز جس پر کچھ نہ ہو۔ عکرمہ (آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے "وابل" کا معنی شدید بارش کیا ہے۔ "طل" کا معنی ہلکی پھلکی بارش یعنی تری۔

بَابٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَّلَا يَقْبَلُ اِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ (قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ)

باب 890: اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا۔ اور صرف حلال کمائی سے صدقہ قبول کرتا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اچھی بات کہنا اور درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ حلم والا ہے (سورہ بقرہ آیت 263)

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهٖ (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ)

باب 891: اس باب میں اس صدقہ کا ذکر ہے جو حلال کمائی سے ہو، بوجہ فرمان خداوندی اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔ اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا اجر (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ غم (سورہ بقرہ آیت 276،275)

۱۳۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ وَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ وَزَيْدُ ابْنُ اَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1320) ابوصالح (ذکوان الزیات السمان) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کھجور کے برابر حلال کمائی سے صدقہ کیا (بطور جملہ معترضہ) اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ کمائی سے ہی صدقہ قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزّ اسمہ بیشک اس کو اپنے دائیں ہاتھ (جو اس کی شان کے لائق ہے) میں لے لیتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کیلئے اس صدقہ کو بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی (بچھڑا) یا گدھے کا بچہ (جو دودھ چھڑانے کے قابل ہو یا جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو) پالتا ہے۔ یہاں تک کہ (اس آدمی کا کھجور کے برابر صدقہ) پہاڑ جیسا بن جاتا ہے۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار کی سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن دینار سے روایت میں متابعت کی ہے۔ ورقاء (بن عمر بن کلیب شکری) نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

باب 892: (جس کو صدقہ دیا جا رہا ہے) اس کے رد سے قبل صدقہ کرنا' (اس میں صدقہ دینے پر رغبت دلانا اور اس ترجمہ کا مقصود صدقات کی طرف جلدی کرنا ہے)

۱۳۲۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِيْ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا

(1321) حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صدقہ کرو۔ بیشک تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا اور کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ پائے گا، آدمی کہے گا اگر تو یہ صدقہ لے کر کل آتا تو میں اس کو قبول کر لیتا اور آج مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ (بعض کے نزدیک یہ زمانہ کثرت مال میں واقع ہوگا یہ قرب قیامت ہے)

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ

(1322) عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی اور (پانی کی طرح) بہتی پھرے گی۔ یہاں تک کہ صاحب مال کو اندیشہ لاحق ہوگا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے۔ حتی کہ وہ اپنا صدقہ کس پر پیش کرے اور جس پر وہ صدقہ پیش کرے گا وہ کہے گا مجھے اس کی حاجت نہیں۔

۱۳۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَّاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ لَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ

(1323) محل بن خلیفہ طائی نے کہا میں نے عدی بن حاتم طائی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا آپ کے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک تنگدستی کی شکایت کرتا تھا۔ اور دوسرا راہزنوں اور چوروں کے فساد کی شکایت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ڈاکوؤں کے معاملہ کا تعلق ہے۔ تھوڑے ہی دنوں بعد تجھ پر ایک وقت آئے گا کہ (شام وعراق وغیرہ سے) قافلہ مکہ مکرمہ کی طرف بغیر کسی محافظ کے جائے گا۔ اور جہاں تک فقر وتنگدستی کا معاملہ ہے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لے کر گھومتا پھرے گا اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اور اس کے اور اللہ تعالیٰ

بَدَى اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَّلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهُ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

کے درمیان کوئی پردہ اور ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا۔ وہ کہے گا ہاں کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا، وہ کہے گا ہاں، وہ اپنی دائیں جانب نظر کرے گا اور سوا آگ کے اسے کوئی چیز دکھائی نہیں دے گی۔ پھر اپنی بائیں جانب دیکھے گا اور سوا آگ کے اسے کچھ نظر نہ آئے گا۔ اور چاہیے کہ تم میں سے ہر کوئی آگ سے بچے خواہ نصف کھجور کے سب ہی سہی۔ اور اگر وہ نہ پائے (تو سائل کو) اچھی بات ساتھ (واپس لوٹائے)

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

(1324) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ضرور آئے گا۔ کہ ایک شخص اس میں صدقے کا سونا لے کر پھرے گا۔ پھر وہ کسی کو نہیں پائے گا کہ وہ (صدقہ کا سونا) لے لے، اور دیکھا جائے گا کہ ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں ہونگی جو مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب اس مرد کی پناہ لیں گی۔

بَابٌ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَّالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب 893: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا نصف ٹکڑا یا تھوڑا سا صدقہ (اور قلیل کھجور کے نصف ٹکڑا وغیرہ کو شامل ہے) کرکے

(وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ) الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ (مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل ثابت رکھنے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دگنے میوے لایا پھر اگر زور کی بارش اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے، کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے ندیاں بہتی ہیں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھلوں میں سے ہے۔ (سورہ بقرہ آیت 265، 266)

۱۳۲۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ (اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ

(1325) حضرت ابومسعود (عقبۃ الانصاری بدری) نے کہا جب آیت صدقہ (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) نازل ہوئی ہم مزدوری کرتے (تاکہ اجرت کے مال سے صدقہ کریں) ایک شخص (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) آیا اور بہت سا مال صدقہ کیا (چار ہزار درہم یا آٹھ ہزار درہم) بعض منافقین نے کہا یہ ریا کار ہے۔ ایک اور شخص (ابوعقیل جن کا نام حجاث ہے) آیا اور اس نے ایک صاع (جو اس نے اس کے ساتھ کنویں سے پانی نکال کر اجرت لی تھی) صدقہ کیا تو لوگوں نے کہا اللہ

الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ) الْآيَةَ

۱۳۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ اَلْفٍ

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

بَاب فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيْحِ الصَّحِيْحِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى اٰخِرِهَا

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ

تعالیٰ ایک صاع صدقہ سے بے نیاز ہے تو یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی۔ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں۔ اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (سورہ توبہ آیت 79)

(1326) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب ہم کو صدقہ کا حکم دیتے تو ہم میں سے بعض بازار کی طرف چلے جاتے اور مزدوری کر کے ایک مُد (80 تولہ) حاصل کرتے (اور صدقہ کرتے) اور آج ان کے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔ یعنی نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مال کی قلت تھی اور صحابہ کے دور میں بوجہ کثرت فتوحات مال بکثرت ہے)

(1327) حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے آگ سے بچو خواہ کھجور کا نصف ٹکڑا (صدقہ کر کے)

(1328) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ایک عورت اپنی بیٹیوں کے ساتھ میرے پاس آئی درآنحالیکہ وہ کچھ مانگ رہی تھی۔ اس نے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا۔ میں نے اس کو وہ کھجور دے دی اس عورت نے اس کھجور کو انہیں دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے) کہ میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں میں سے کسی ایک لڑکی کے سبب امتحان میں ڈالا جائے وہ ان کے لئے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گی۔

باب 894: کون سا صدقہ افضل ہے

اور تندرست بخیل (حریص) کے صدقہ کرنے کی فضیلت۔ بوجہ فرمان اللہ عزوجل اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیکوں میں ہوتا۔ (سورہ منافقون آیت 10) اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ) اِلٰى (الظَّالِمُوْنَ)

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

بَاب

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَتْ طُوْلَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهٖ

(اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً) اَلْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ (وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ)

بَاب صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَقَوْلِهٖ (اِنْ

کرو۔ وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفروخت ہے نہ کافروں کیلئے دوستی اور نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں۔

(سورہ بقرہ آیت 254)

(1329) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) باعتبار ثواب کون سا صدقہ بڑا ہے آپ نے فرمایا صدقہ کرنا اس مال میں کہ تو تندرست بخیل ہے جو فقر وتنگدستی سے ڈرتا ہے۔ اور مالدار ہونے کی امید رکھتا ہے اور اتنا توقف نہ کر یہاں تک کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے اور تو کہے کہ اتنا مال فلاں کیلئے ہے اور اتنا فلاں کیلئے۔ حالانکہ وہ مال فلاں کا ہو چکا ہے۔ (اس سے مراد وارث ہے)

باب 895: یہ باب، باب اوّل کی فصل کی مثل ہے

(1330) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے نبی اکرم ﷺ سے کہا ہم میں سے کون آپ کے ساتھ لاحق کے لحاظ سے جلدی کرنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جس کا ہاتھ لمبا ہوگا۔ انہوں نے چھڑی کے ساتھ ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ اور حضرت سودا رضی اللہ عنہا ان میں سے لمبے ہاتھ والی تھیں۔ ہمیں (ازواج مطہرات میں سے اولی زوجہ مکرم کی وفات کے) بعد معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے۔ اور ہم میں سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہلے ملنے والی حضرت (زینب بنت جحش) تھیں اور وہ صدقہ کو محبوب سمجھتی تھیں۔

باب 896: علانیہ صدقہ کرنے کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپے اور ظاہر ان کیلئے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے۔ ان کو نہ کوئی اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔ (سورہ بقرہ آیت 274)

باب 897: پوشیدہ صدقہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور کہا۔ کسی مرد نے صدقہ کیا اور اس صدقہ کو مخفی رکھا یہاں تک کہ اس شخص کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں تھا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔ اور اللہ عزوجل کا فرمان۔ اگر خیرات علانیہ دو تو وہ

تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) الْآيَةَ

بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

۱۳۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ

بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

۱۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورہ بقرہ آیت 271)

باب 898: جب کسی نے مالدار پر صدقہ کیا اور وہ اس کو نہیں جانتا (تو یہ صدقہ مقبول ہے)

(1331) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص (بنی اسرائیل میں سے) نے (نذر کی مثل اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے) کہا اللہ کی قسم میں آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا، اور اس نے وہ صدقہ چور کے ہاتھ میں دے دیا (جن لوگوں میں وہ چور تھا) وہ لوگ صبح باتیں کرنے لگے کہ اس نے صدقہ چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ اس نے کہا اے اللہ تیری ہی حمد ہے۔ (کیونکہ میرا صدقہ مستحقین کے ہاتھ میں نہیں گیا اس حیثیت سے حمد تیری ہی ہے کہ یہ میرے ارادے سے نہیں ہوا بلکہ تیرے ارادے سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جملہ ارادے جمیل ہیں) اور دوسری رات زانیہ کے ہاتھ میں صدقہ رکھ دیا گیا (حالانکہ وہ مستحق پر صدقہ کرنے کا عزم رکھتا) پھر اس شخص نے کہا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اللہ کی قسم میں صدقہ ضرور کروں گا اور صدقہ لے کر نکلا تو اس کو غنی کے ہاتھ پر رکھ دیا، وہ لوگ صبح باتیں کرنے لگے کہ صدقہ غنی پر کر دیا گیا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا اے اللہ چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کرنے میں تیری ہی حمد ہے۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کو کہا گیا (اللہ تعالیٰ نے تیرے صدقہ کو قبول فرما لیا ہے) جو صدقہ تو نے چور کو دیا شاید کہ وہ (اس کی برکت سے) باز آجائے۔ اور زانیہ شاید کہ وہ (اس کی برکت سے) زنا سے باز آجائے، اور غنی شاید وہ عبرت حاصل کرے اور جو اللہ نے اس کو عطا کیا اس سے وہ خرچ کرے۔

باب 899: جس کسی نے اپنے بیٹے پر صدقہ کیا حالانکہ وہ اس کو جانتا نہیں (یہ صدقہ جائز ہے کیونکہ لاعلمی کی وجہ سے اس کا بیٹا اجنبی کی طرح ہو گیا ہے)

(1332) ابوالجویریہ (ضحاک بن خفاف جرمی) نے بتایا کہ معن بن یزید سلمی نے ان سے بیان کیا کہ میں اور میرے باپ (یزید بن اخنس) اور میرے دادا (اخنس بن حبیب) نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی

اَنَا وَاَبِیْ وَجَدِّیْ وَخَطَبَ عَلَیَّ فَاَنْکَحَنِیْ وَخَاصَمْتُ اِلَیْہِ وَکَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکَ اَرَدْتُ فَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ

اور آپ نے میری منگنی کرائی اور میرا نکاح پڑھایا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک جھگڑا لے کر گیا (وہ یہ تھا) کہ میرے باپ یزید بن اخنس نے کچھ دینار نکالے کہ ان کا صدقہ کریں اور ان کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا (اور اس کو اذن مطلق بلا تعیین دیا کہ لوگوں میں سے جو محتاج ہو اس کو صدقہ دے دے) معن بن یزید نے کہا میں مسجد میں گیا اور اس سے صدقہ کے وہ دینار لے لئے۔ اور اس کو اپنے والد کے پاس لے آیا۔ میرے والد یزید بن اخنس نے کہا اللہ کی قسم میں نے تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو میں یہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے یزید تیرے لئے جو تو نے نیت کی اور اے معن جو تو نے لیا ہے وہ تیرے لئے ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ

باب 900: دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے کے بیان میں

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَدْلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

(1333) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا سات اشخاص ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عدل کرنے والا امام وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی ہو اور وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ وابستہ ہو، وہ دو شخص جو باہم ایک دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرتے ہیں۔ اور وہ اسی محبت پر اکٹھے رہتے ہیں اور اسی محبت پر جدا ہوتے ہیں اور وہ شخص جس کو منصب والی اور خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اس کو پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوں۔

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا

(1334) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صدقہ کرو عنقریب تم پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا اور وہ شخص (جس کو وہ صدقہ دے گا) کہے گا اگر تو اس صدقہ کو کل لے کر آتا تو میں ضرور تجھ سے یہ قبول کر لیتا۔ آج مجھے اس کی حاجت نہیں۔

بَابٌ مَنْ اَمَرَ خَادِمَهٗ بِالصَّدَقَةِ

باب 901: جس شخص نے (اپنی طرف سے)

وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

بَابٌ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اَوْ اَهْلُهُ مُحْتَاجٌ اَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ اَنْ تُتْلِفَ اَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلٰى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ اٰثَرَ الْاَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُضَيِّعَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ

خادم کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور خود نہ دیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ وہ دو صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی خادم اور خود صدقہ کرنے والا اصل ثواب میں برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں) یا وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

(1335) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب عورت اپنے گھر کے طعام سے خیرات کرے درآنحالیکہ وہ فساد کرنے والی نہیں (یعنی معتاد عادت سے تجاوز کرنے والی) بسبب خیرات کرنے کے عورت کو ثواب ملے گا اور بسبب کمانے کے اس کے خاوند کو بھی ثواب حاصل ہوگا اور امین کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے بعض دوسرے بعض کے اجر کو کچھ کم نہ کرے گا۔

باب 902: اپنی ذات اور اہل وعیال

اور حاجت ضروریہ سے کم مال سے صدقہ کرنا (کامل) صدقہ نہیں۔ اور جس نے صدقہ کیا حالانکہ وہ خود اور اس کے اہل وعیال محتاج ہیں یا اس پر قرضہ ہے تو صدقہ کرنے، غلام آزاد کرنے اور بخشش کرنے سے قرض ادا کرنا زیادہ ضروری ہے (اور اسی احتیاج کی حالت میں) وہ صدقہ غیر مقبول ہے اور اس کو لوگوں کے مال ضائع نہیں کرنے چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں کے مال اس ارادے سے لئے کہ ان کو ضائع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو برباد کردے گا۔ (آئندہ کلام امام بخاری کا ہے جو ترجمۃ الباب سے مستثنیٰ ہے) مگر وہ صبر میں مصروف ہو (امام طبرانی وغیرہ نے کہا جمہور کا قول یہ ہے کہ جس نے تندرستی اور عقل ہونے کے باوجود سارا مال صدقہ کر دیا اور اس پر کوئی قرضہ نہیں اور ناقہ وغیرہ پر صبر کرسکتا ہے اس کے بال بچے نہیں یا اس کا عیال ہے اور وہ اس کی مثل صابر ہیں تو صدقہ جائز ہے اور اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو صدقہ کرنا مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مردود)

(عمدۃ القاری جلد 8 ص 293)

وہ اپنی ذات پر غیر کو ترجیح دیتا ہو اگرچہ اس کو احتیاج ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب کہ انہوں نے اپنا تمام مال صدقہ کر دیا۔ (اور کہا مجھے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی) اور اسی طرح انصار نے (باوجود خود محتاج ہونے کے) مہاجرین کو ترجیح دی۔ اور نبی اکرم ﷺ نے

مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ اس کو نہیں چاہئے کہ صدقہ کے بہانہ سے لوگوں کے مال کو ضائع کرے۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری توبہ کا اتمام و اکمال یہی ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر کے دست بردار ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے لئے کچھ مال روک لو یہ تمہارے لئے اچھا رہے گا (کعب بن مالک نے کہا) میں نے عرض کیا میں جو میرا حصہ خیبر میں ہے وہ روک رکھتا ہوں۔

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

(1336) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی کچھ مال باقی رہ جائے اور ان لوگوں سے صدقہ کی ابتداء کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

(1337) حکیم بن حزام نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے اور صدقہ کی ابتداء ان لوگوں سے کر جن کی تو کفالت کرتا ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی مالداری قائم رہے۔ اور جو شخص (حرام سے باز رہنا اور لوگوں سے سوال کرنے سے) اجتناب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے۔ اور جو شخص غنا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنا عطا کرتا ہے۔ وھیب بن خالد سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح یہ حدیث بیان کی۔

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْاَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ

(1338) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اور آپ منبر شریف پر جلوہ افروز تھے آپ نے صدقہ، تعفف اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا (فرمایا) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ، خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ اور یہ مانگنے والا ہے۔

بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا اَعْطٰى

باب 903: جو اس نے دیا اس چیز پر احسان جتلانے والے کی مذمت کے بیان میں۔

لِقَوْلِهٖ ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ

کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان ہے۔ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے دیئے پیچھے احسان نہیں جتلاتے نہ تکلیف دیں ان کا انعام ان کے رب کے

مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى) اَلْاٰيَةَ

بَابٌ مَنْ اَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا

۱۳۴۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ غم (سورہ بقرہ آیت 264)

باب 904: جس شخص نے صدقہ کے دن صدقہ جلدی دینا پسند کیا (اور اس وقت سے اس کو موخر نہیں کیا) اس کا حکم

(1339) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی اکرم ﷺ نے نماز عصر پڑھائی جلدی سے کھڑے ہوئے اور گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرے اور واپس تشریف لے آئے۔ (عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے عرض کیا یا آپ سے کہا گیا (آپ نے ایسا کیوں کیا) آپ نے فرمایا میں گھر میں صدقہ کا ایک سونے کا ٹکڑا چھوڑ آیا تھا میں نے ناپسند سمجھا کہ رات تک وہ ہمارے گھر رہے اس لئے میں نے اسے تقسیم کر دیا۔

باب 905: صدقہ کرنے کی رغبت دلانے کا (استحباب) اور صدقہ میں (اس کی) شفاعت کرنے کا (ثواب) (یعنی حاجت مندوں کے لئے سوال کرنا یا تقاضا کرنا)

(1340) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ عید کے دن (عیدگاہ) تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز (عید) پڑھائی اور اس سے پہلے اور اس کے بعد نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کو وعظ و نصیحت کیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کریں۔ تو عورتوں نے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں) پھینکنا شروع کر دیں۔

(1341) حضرت ابوبردہ (عامر) بن ابوموسیٰ نے اپنے باپ حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) سے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو آپ فرماتے۔ (ان کی) سفارش کرو تم کو ثواب دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔ (حاجت مند کی حاجت پوری کرنے کے لئے کوشش کرنے والا ماجور ہے اگرچہ وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے)

(1342) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ صدقات وغیرہ نہ روکو (اس

عَلَيْكِ

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِی فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

روک لیا جائے گا۔

(1343) عبدہ بن سلیمان سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو) فرمایا جو تم نے خیرات وغیرہ کر دی اس کو شمار نہ کیا جائے (یعنی تم اس کو زیادہ شمار نہ کرو اور یہ خیرات وصدقات نہ کرنے کا سبب بن جائے) اللہ تعالیٰ شمار کرنے کی جزا دے گا (کہ اس میں برکت کو روک لیا جائے گا)

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب 906: (صدقہ کرنے والے کو) طاقت کے مطابق صدقہ کرنا

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا جَائَتْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ

(1344) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو محفوظ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے محفوظ کر لے گا۔ جتنی طاقت ہو خیرات کرو۔

بَابُ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ

باب 907: صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهٗ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِیْءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّیْ اُرِيْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَاِنَّهٗ اِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ اَبَدًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ

(1345) ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جس کو فتنہ کے متعلق رسول اکرم ﷺ کی حدیث یاد ہو، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جیسا نبی اکرم ﷺ نے (فتنہ کے متعلق) فرمایا وہ مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس معاملہ میں دلیر ہو (کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اکثر فتنوں کے متعلق سوال کرتے رہتے تھے) بتاؤ آپ نے کیسے فرمایا۔ (کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے عرض کیا آدمی کا اپنے اہل، اولاد اور ہمسایوں میں فتنہ ہوتا ہے) یہ حدیث کتاب الصلوۃ کے اوائل باب الصلوۃ کفارۃ میں گزر چکی تفصیل وہاں دیکھیں) نماز، صدقہ اور اچھے کام ان کا کفارہ ہے۔ سلیمان اعمش نے کہا کبھی فرماتے تھے نماز، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کا کفارہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد یہ فتنہ نہیں بلکہ میری مراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے عرض کیا، اے امیر المومنین آپ کو اس سے کوئی خوف نہیں، اس لئے کہ آپ اور اس کے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَّذٰلِكَ اِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ

درمیان ایک بند دروازہ ہے (یعنی شہادت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے عرض کیا نہیں بلکہ وہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب وہ توڑا گیا تو وہ دروازہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ (یعنی وہ فتنے قیامت تک نہیں رکیں گے) حضرت حذیفہ نے عرض کیا ہاں۔ ابووائل نے کہا ہمیں خوف لاحق ہوا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازہ کے متعلق پوچھیں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ اور ہم نے مسروق بن اجدع سے کہا (کیونکہ وہ ان سے اکثر سوال کیا کرتے تھے) تم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو (وہ دروازہ کون ہے) ابووائل نے کہا۔ مسروق بن اجدع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابووائل نے کہا ہم نے کہا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ آپ کی مراد کیا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں جس طرح کل سے پہلے رات کو جانتے ہیں اور یہ اس لئے کہ جو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو وہ حدیث بیان کی ہے جس میں ذرا برابر بھی شک وشبہ نہیں ہے۔

بَابٌ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ

باب 908: جس شخص نے حالت شرک میں صدقہ کیا تو پھر وہ اسلام لے آیا

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَّصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

(1346) حکیم بن حزام نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ان چیزوں کے متعلق بتائیں جن کو زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا (یعنی) صدقہ، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی وغیرہ کیا اس میں میرے لئے کچھ ثواب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے جو پہلے نیک کام ہوئے ہیں ان کی برکت سے تو مسلمان ہوا ہے۔

بَابُ اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ

باب 909: خادم نے جب اپنے مالک کے حکم سے صدقہ کیا تو اس کا ثواب در آنحالیکہ کہ وہ مال کو ناجائز خرچ کرنے والا نہیں

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1347) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے طعام سے صدقہ کرے جبکہ گھر کو برباد کرنے کی نیت نہ ہو تو

وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ

اس عورت کے لئے صدقہ کرنے کا ثواب ہے اور اس کے خاوند کو کمائی کرنے کے سبب ثواب ملتا ہے اور خازن کو بھی اس کی مثل ثواب ملے گا۔

(1348) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا وہ خازن جو مسلمان امانت دار ہو جو اپنے مالک کے صدقات نافذ کرنے والا ہو اور کبھی یہ فرمایا جو اس کو حکم دیا اس کے مطابق پورا کرے اور اس دینے پر اس کا دل خوش ہو۔ اور جس کو دینے کا حکم دیا گیا وہ اس کو ہی دے (اگر خادم میں یہ چھ شرائط پائی جائیں) تو وہ خادم بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

باب 910: عورت کیلئے ثواب جب وہ اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے یا کسی کو طعام دے درآنحالیکہ وہ ناجائز خرچ کرنے والی نہیں

(1349) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی جب عورت نے اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کیا دوسری سند کے ساتھ اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے کسی کو طعام دے حالانکہ وہ فضول خرچ کرنے والی نہیں عورت کے لئے صدقہ کرنے یا طعام دینے کا ثواب ہے اور شوہر کو بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اور خازن کیلئے بھی اتنا ہی ثواب ہے اور خاوند کو کمانے کے باعث اور عورت کو خرچ کرنے کے سبب

(1350) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے طعام سے خرچ کرے حالانکہ وہ ناجائز خرچ کرنے والی نہیں (جس سے گھر کی تباہی ہو) عورت کے لئے طعام دینے کا ثواب ملتا ہے اور مرد کو کمائی کرنے کے باعث ثواب ملتا ہے اور خازن کو بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔

باب 911: اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد گرامی

تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو جلد ہم

بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى) اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

بَاب مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ وَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُبَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَانِ

بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا

اس کو آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اس کو دشواری مہیا کر دیں گے، (سورۃ اللیل آیت 5 تا 10)

(1351) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی دن نہیں جس میں لوگ صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کو تلف دے۔ (یہاں تلف کو عطیہ سے تعبیر کرنا حالانکہ تلف عطیہ نہیں یہ فقط مشابہت اور موافقت ماقبل کی وجہ سے ہے)

باب 912: صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

(1352) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو شخص جن پر لوہے کے دو کرتے ہوں۔ عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں جیسی ہے جن پر لوہے کے دو کرتے ان کی چھاتیوں سے ہنسلیوں تک ہیں۔ اور خرچ کرنے والا جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ کرتہ لمبا ہو جاتا یا پورا ہو جاتا ہے۔ (راوی کا شک ہے کہ آپ نے سبغت یا وفرت فرمایا) یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور اس کے چلنے کے نشان کو مٹا دیتا ہے لیکن وہ کوئی چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا مگر اس کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے وہ اسے کھولنا چاہتا ہے وہ کشادہ نہیں ہوتی۔ حسن بن مسلم نے طاؤس بن کیسان سے جبتین روایت کرتے ہیں عبداللہ بن طاؤس کی متابعت کی ہے اور حنظلہ بن ابوسفیان نے طاؤس سے جبتان روایت کی۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے جعفر بن ربیعہ نے عبدالرحمن بن ہرمز سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے سنا ہے کہ آپ نے جبتان فرمایا۔

باب 913: حلال کمائی اور تجارت کے حلال مال سے صدقہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو، اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تم اس میں سے۔ اور

لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ) اِلٰى قَوْلِهٖ
(اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ)

تمہیں ملے تو نہ لو اور اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔
(سورہ بقرہ آیت 267)

بَاب عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ

باب 914: ہر مسلمان پر صدقہ ثابت ہے اور جو شخص صدقہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نیک اعمال کرے

۱۳۵۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ

(1353) سعد بن ابو بردہ (عامر) اپنے باپ ابو بردہ بن ابو موسیٰ اور وہ ان کے دادا حضرت ابو موسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود بھی نفع حاصل کرے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو آپ نے فرمایا کسی محتاج صاحب حاجت کی مدد کرے صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو (پھر کیا کرے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اچھی باتوں پر عمل کرے اور بری باتوں سے پرہیز کرے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔

بَاب قَدْرُ كَمْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ اَعْطٰى شَاةً

باب 915: زکوۃ اور صدقہ میں سے کتنا مال دیا جائے اور جس نے ایک بکری صدقہ کی

(صدقہ جب زکوۃ کے مقابلہ میں ذکر کیا جائے تو صدقہ کا حکم زکوۃ سے مختلف ہے اور جب مطلق لفظ صدقہ ذکر کیا جائے تو یہ دونوں (صدقہ و زکوۃ کو شامل ہے)

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

(1354) حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا نسیبہ انصاریہ (اس سے مراد خود ام عطیہ ہیں کیونکہ آپ کا اصل نام نسیبہ ہے) کے پاس نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کی بکری بھیجی اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے گھر میں (کھانے کی) کوئی چیز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ نہیں مگر نسیبہ نے جو وہ کچھ گوشت اس بکری سے بھیجا ہے (جو آپ نے اسے صدقہ بھیجی تھی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لاؤ صدقہ اپنے مقام کو پہنچ چکا۔ (یعنی ام عطیہ نسیبہ نے جو گوشت بھیجا وہ صدقہ نہیں بلکہ اپنا ملک ہمیں بھیجا ہے)

بَاب

باب 916: یہ باب چاندی کی زکوۃ کے بیان میں

زَكٰوةِ الْوَرِقِ

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

(تمام مالوں پر چاندی کی زکوۃ کا باب مقدم کرنا اس لئے ہے کہ یہ لوگوں کے ہاتھوں بکثرت گردش کرتی ہے اور ہر جگہ اس کے استعمال کا رواج ہے)

(1355) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم پر زکوۃ نہیں، اور پانچ وسق سے کم پر زکوۃ (عشر) نہیں۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو سَمِعَ اَبَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا

(1356) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔ (معلوم ہوا مذکورہ بالا حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے)

بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ

باب 917: زکوۃ میں اسباب لینا

وَقَالَ طَاوُسٌ قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِيْ بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيْصٍ اَوْ لَيْسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِاَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْفَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوْضِ

(جوہری نے صحاح میں کہا عرض بمعنی اسباب ہے اور ہر چیز سونے اور چاندی کے علاوہ یعنی درہم و دینار کے علاوہ عرض ہے اور درہم و دینار عین) طاؤس بن کیسان نے کہا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے کہا میرے پاس زکوۃ جو اور جوار کے عوض سامان لاؤ جو چادر یا لباس ہے اور یہ تمہارے لئے آسان ہوگی۔ اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیلئے بھی بہتر ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو وعظ فرمایا کہ صدقہ کرو اگرچہ تمہاری زیورات ہی سہی۔ اور آپ نے سامان کا صدقہ مستثنیٰ نہ فرمایا اور عورتوں نے اپنے ہار اور بالیاں پھینکنا شروع کر دیں اور آپ نے سامان میں سے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ

(1357) ثمامہ (عبداللہ بن انس قاضی بصرہ) نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ (حیوان کی زکوۃ میں جو لینا فرض کیا گیا ہے) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوۃ بنت مخاض واجب ہے اور اس کے پاس وہ نہیں (یعنی بنت مخاض) اور اس کے پاس بنت لبون ہے

لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

زکوۃ لے رہا ہے) اس کو بیس درہم اور دو بکریاں واپس کرے۔ اور اسی صورت مذکورہ (جو زکوۃ اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی) اس کے پاس بنت مخاض نہیں اور اس کے پاس بنت لبون ہے تو (زکوۃ وصول کرنے والا) اس سے وہی وصول کرے اور اس کے ساتھ کوئی چیز واپس نہ کرے۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ

(1358) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ عید سے قبل نماز عید پڑھی اور آپ نے گمان کیا کہ آپ ﷺ عورتوں کو خطبہ نہ سنا سکے اور ان کے پاس تشریف لائے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے۔ اور آپ نے ان کو وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور عورتوں نے پھینکنا شروع کیا۔ ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ نے کان اور حلق کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی عورتوں نے اپنے کان کی بالیاں اور گلے کے ہار اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا)

بَابٌ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

باب 918: متفرق مال کو ایک جگہ اور نہ ہی یک جا مال کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے۔ سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل ذکر کیا ہے

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

(1359) ثمامہ نے بیان کیا کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھ بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زکوۃ حیوان میں) فرض کیا ہے کہ زکوۃ کے خوف سے متفرق مال کو یکجا نہ کیا جائے اور نہ ہی یکجا کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے۔

بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

باب 919: دو شریکوں کی جو چیز بھی مشترک ہو

(ان میں سے اگر ایک سے زکوۃ وصول کی جائے) تو وہ دونوں برابری پر رجوع کریں۔ (مثلاً دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہیں اگر ان میں سے کسی ایک سے زکوۃ وصول کی گئی تو جس سے زکوۃ وصول کی گئی وہ اپنے دو شریک سے نصف بکری کی قیمت لے۔ برابری کے ساتھ رجوع کا یہی معنی ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اگر خلطۃ الشیوع ہو تو باہم آپس میں برابری کر لیں۔ یعنی وہ شرکت جس کا حصہ غیر منقسم ہو اور اگر ہر شریک

لَا تَجِبُ حَتّٰى يَتِمَّ لِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَّلِهٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاةً

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

اپنے مال کو جانتا ہے جس کو (خلطۃ الجوار) کہتے ہیں تو ہر شریک پر علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ واجب ہے) طاؤس بن کیسان اور عطا ابن ابی رباح نے کہا جب دونوں شریک اپنے اپنے مال جو جانتے ہوں تو دونوں شریکوں کا مال کو یکجا نہ کیا جائے۔ سفیان ثوری نے کہا زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دونوں شریکوں کے پاس چالیس، چالیس بکریاں نہ ہوں۔

(1360) ثمامہ نے بیان کیا کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو وہ فریضہ لکھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض فرمایا تھا اور وہ یہ ہے کہ جو مال میں بھی دو شریک ہوں زکوٰۃ کے وصول کئے جانے کے بعد وہ آپس میں برابر، برابر کر لیں۔

بَابُ زَكٰوةِ الْاِبِلِ ذَكَرَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 920: اونٹوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

اس کی ابوبکر، ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

(1361) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر افسوس (بطور محبت وشفقت) اور ہجرت کا معاملہ بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جس کی تو زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اس اعرابی نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ (جب تو وہ فرض جو تیری ذات اور مال پر ہے ادا کرتا ہے تو تیرے لئے کوئی پرواہ نہیں کہ اپنے گھر میں اقامت اختیار کر اگرچہ تیرا گھر سمندروں کے پار ہو اور ہجرت نہ کر) سمندروں سے اس پار تو جو بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ تیرے عمل سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ (یعنی جب تو اللہ تعالیٰ کا وہ حق جو واجب ہے ادا کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ تیرا عمل ضائع نہیں کرے گا)

بَابٌ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ

باب 921: جس پر زکوٰۃ بنت مخاض واجب ہو اور وہ (بنت مخاض) اس کے پاس نہیں

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ اَمَرَ

(1362) ثمامہ (عبداللہ بن انس قاضی بصرہ) نے بیان کیا کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حیوانات) کی زکوٰۃ کا فریضہ لکھا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے

اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِي شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ

رسول ﷺ کو حکم دیا۔ وہ یہ کہ جس پر زکوۃ جزعہ واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہیں اور اس کے پاس حقہ ہے۔ تو (زکوۃ لینے والا) وہ ہی اس سے قبول کر لے۔ (اور زکوۃ دینے والا) ان کے ساتھ دو بکریاں اگر میسر ہوں یا بیس درہم دے۔ اور جس شخص پر زکوہ میں حقہ واجب ہے اور اس کے پاس حقہ نہیں (زکوۃ لینے والا) اس سے جزعہ قبول کرے اور (زکوۃ دینے والے) کو زکوۃ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے، اور جس پر زکوۃ میں حقہ واجب ہے اور وہ اس کے پاس نہیں مگر بنت لبون ہو تو (زکوۃ لینے والا) اس سے بنت لبون ہی قبول کر لے، اور اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم بھی دے۔ اور جس پر زکوۃ میں بنت لبون واجب ہے اور اس کے پاس حقہ ہے تو زکوۃ وصول کرنے والا اس سے حقہ قبول کر لے اور زکوۃ وصول کرنے والا (زکوۃ دینے والے کو) بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور جس پر زکوۃ میں بنت لبون واجب ہے اور وہ اس کے پاس نہیں اور اس کے بنت مخاض ہے (تو زکوۃ وصول کرنے والا) اس سے بنت مخاض مع بیس درہم یا دو بکریاں کے قبول کر لے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

باب 922: بکریوں کی زکوۃ کے بیان میں

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ

(1363) ثمامہ نے بیان کیا کہ ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ (خط) فرض صدقہ کے متعلق ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا اور یہ وہ فرض ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا اور جو مسلمان فریضۂ معینہ کے مطابق سوال کئے جائیں تو وہ اس کی زکوۃ دیں۔ اور جو فریضہ معینہ سے زائد مانگیں تو نہ دیں۔ چوبیس اونٹوں سے کم پر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری زکوۃ ہے اور جب اونٹ پچیس تک پہنچ جائیں تو پینتیس تک اس میں ایک بنت مخاض زکوۃ ہے اور جب چھتیس سے پینتالیس تک پہنچ جائیں تو اس میں بنت لبون زکوۃ دے۔ اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچ جائیں تو اس میں ایک حقہ زکوۃ دے جو جفتی کے قابل ہو۔ اور اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچ

وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِيْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا

جائیں تو اس سے ایک جذعہ زکوۃ دے اور جب چھہتر سے نوے تک پہنچ جائیں تو اس میں دو حقہ دے جو حقی کے قابل ہوں اور جب ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر چالیس اونٹ پر بنت لبون اور ہر پچاس اونٹ پر حقہ زکوۃ دے اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہیں اس میں کوئی زکوۃ نہیں ہاں اگر مالک جو چاہے دے۔ اور اگر پانچ اونٹ ہوں تو اس میں ایک بکری زکوۃ ہے۔ جنگل میں چرنے والی بکریاں اگر چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری زکوۃ دے۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ کر دو سو تک پہنچ جائیں تو دو بکریاں زکوۃ دے۔ اور جب دو سو سے بڑھ کر تین سو تک پہنچ جائیں تو تین بکریاں زکوۃ دے۔ اور تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری زکوۃ دے اور جب کسی مرد کی جنگل میں چرنے والی چالیس بکریوں سے ایک بکری بھی کم ہو تو ان میں زکوۃ نہیں مگر یہ کہ جو ان کا مالک دے دے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوۃ فرض ہے اور اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو اس میں کچھ زکوۃ نہیں۔ مگر ان کا مالک دینا چاہے تو وہ خوشی سے جو دے دے۔

بَابٌ لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب 923: زکوۃ میں بوڑھی (جن کے دانت نہ ہوں) عیب دار اور نر جانور نہ لیا جائے ہاں اگر زکوۃ لینے والا چاہے

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

(1364) ثمامہ نے بیان کیا کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حیوانات کی زکوۃ کے متعلق وہ فریضہ) لکھا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ زکوۃ میں بوڑھا، عیب دار اور نر جانور نہ لیا جائے ہاں اگر وصول کرنے والا اپنی خوشی سے چاہے تو لے لے۔

بَابُ اَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

باب 924: زکوۃ میں بکری کا (چار ماہ) کا بچہ (جس نے اپنی ماں کا دودھ چھوڑ دیا ہو اور چرنے کی قوت رکھتا ہو) لینا جائز ہے

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا

(1365) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر (مانعین زکوۃ نے) بکری کا ایک بچہ مجھ سے روکے رکھا جو وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیتے تھے، تو ان کے روکنے پر میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَمَا ھُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ

یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مبارک کو کھول دیا تھا اور میں نے پہچان لیا کہ یہی حق ہے۔

بَابٌ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ اَمْوَالِ النَّاسِ فِی الصَّدَقَةِ

باب 925: زکوۃ میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مال نہ لئے جائیں

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا اُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْیَمَنِ قَالَ اِنَّکَ تَقْدَمُ عَلٰی قَوْمٍ اَھْلِ کِتَابٍ فَلْیَکُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ عِبَادَةُ اللّٰہِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰہَ فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ یَوْمِھِمْ وَلَیْلَتِھِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْھِمْ زَکٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِھَا فَخُذْ مِنْھُمْ وَتَوَقَّ کَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ

(1366) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو۔ اور تمہارا سب سے پہلے ان کو معرفت خداوندی کی طرف بلانا ہے اور جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا تو ان کو بتایئے اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن اور ایک رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نمازوں پر عمل کر لیں تو ان کو بتایئے کہ ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مالوں سے لی جائے گی۔ اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی اور جب وہ یہ تسلیم کر لیں تو ان سے زکوۃ لو اور لوگوں کے عمدہ مال (زکوۃ میں لینے) سے اجتناب کرو۔

بَاب لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب 926: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ

(1367) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور (ایک وسق 60 کلو کا ہے) پانچ اوقیہ سے کم چاندی (دوسو درہم) اور پانچ سے کم اونٹوں پر زکوۃ نہیں۔

بَابُ زَکٰوةِ الْبَقَرِ وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ مَا جَآءَ اللّٰہَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَھَا خُوَارٌ وَّقَالَ

باب 927: گائے کی زکوۃ کا بیان

ابوحمید ساعدی (عبدالرحمٰن بن منذر بن سعد) نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ کے پاس گائے لے کر

جُوَارٌ (تَجْأَرُوْنَ) تَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ

۱۳۶۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عوض جوار" آیا ہے اور تجارون کا معنی ہے وہ اپنی آوازیں کریں گے جیسے گائے آواز بلند کرتی ہے۔

(1368) معرور بن سوید حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، یا اس طرح فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا اس جیسی کوئی قسم کھائی (یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں تردد ہے کہ کن الفاظ سے آپ نے قسم کھائی) کوئی آدمی جس کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکوۃ نہ دے) مگر ان کو قیامت کے دن بہت بڑا اور موٹا تازہ کر کے لایا جائے گا۔ وہ (اپنے مالک کو) پاؤں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جتنی بار ان پر آخری جانور گزرے گا تو پہلا جانور ان پر لوٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (یعنی حساب کے فارغ ہونے تک) بکیر بن عبداللہ اشج نے ابوصالح (ذکوان) سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

بَابُ الزَّكٰوةِ عَلَى الْاَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 928: رشتہ داروں کو زکوۃ دینا

(یہاں زکوۃ شرعی مراد نہیں جو نصاب شرعی کا ایک حصہ دینا ہے بلکہ یہاں فقط محتاج کی حاجت کو پورا کرنا یعنی نفلی صدقات مراد ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے (جو رشتہ داروں کو زکوۃ دیتا ہے) دوگنا ثواب ایک قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔

(1369) حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ (اسحاق بن عبداللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کے بیٹے تھے) کہ ابوطلحہ (زید بن سہل انصاری) مدینہ طیبہ میں انصار میں بہت زیادہ مالدار تھے اور ان کے پاس کھجوروں کے باغ تھے، اپنے تمام مالوں میں سے آپ کے نزدیک محبوب ترین بیرحاء باغ تھا۔ جو مسجد نبوی کے سامنے تھا (امام نووی کہتے ہیں یہ جگہ قصر بنی جدیلہ کے نام سے معروف ہے جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے ہے) رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیہ مقدسہ نازل کی

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ

گئی (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے محبوب ہو۔ اور میرے مالوں میں سے مجھے بیر حاء بہت محبوب ہے وہ باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی کے ثواب اور ذخیرہ (جو میں آگے بھیج رہا ہوں) کی امید کرتا ہوں۔ لہٰذا یا رسول اللہ اس کو رکھ لیجئے، جہاں مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ واہ آفرین شاباش یہ نافع مال ہے۔ اور جو تم نے کہا میں نے سن لیا، میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اسی طرح کروں گا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو اپنے چچیرے بھائیوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا۔

عبداللہ بن یوسف کی روایت میں روح بن عبادہ بصری نے امام مالک رحمہ اللہ سے رائع میں متابعت کی ہے اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری اور اسماعیل بن ابی اویس ان دونوں نے امام مالک رحمہ اللہ سے (رابح) روایت کی ہے۔

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيْلَ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوْا لَهَا فَاُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِيْ حُلِيٌّ لِيْ فَاَرَدْتُ

(1370) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا فطر کے دن عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمائی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اے لوگو صدقہ کرو۔ آپ عورتوں کے پاس گئے تو فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اور مجھے دوزخ میں اکثریت عورتوں کی نظر آئی عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا سبب کیا ہے آپ نے فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو اے عورتوں کی جماعت میں نے تم میں سے کسی کو عقل اور دین میں ناقص اور ہوشیار و دور اندیش آدمی کے عقل کو لے جانے والا نہیں دیکھا پھر آپ واپس گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب (اصل نام رائطہ ہے) آئیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ زینب ہے۔ آپ نے فرمایا زینب میں سے کون سی زینب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا ہاں اسے اندر آنے کی اجازت دے دو ان کو اجازت دے دی گئی۔

اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ وَوَلَدَهٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ

حضرت زینب زوجہ ابن مسعود نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ آپ نے آج صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس میرا زیور ہے میں چاہتی ہوں کہ اس کو صدقہ کردوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ وہ اور اس کا بیٹا جن پر تو صدقہ کرنا چاہتی ہے ان سے زیادہ حق دار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ تمہارا شوہر اور تمہارا بیٹا جن پر تم صدقہ کرنا چاہتی ہو ان سے زیادہ حقدار ہیں۔

بَابٌ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ

باب929: مسلمان پر اس کے گھوڑے پر زکوۃ فرض نہیں

(لفظ فرس میں مذکر اور مونث کے لئے مساوی ہے اور اس کی جمع اس کے لفظ سے نہیں بلکہ غیر لفظ پر آئی ہے یعنی خیل)

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَغُلَامِهٖ صَدَقَةٌ

(1371) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام پر زکوۃ واجب نہیں۔

بَابٌ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

باب930: مسلمان پر اسکے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں

۱۳۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ

(1372) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں زکوۃ ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامٰى

باب931: یتیموں پر صدقہ کرنا

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ

(1373) عطاء بن یسار نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ تو آپ نے فرمایا مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر خوف ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھی چیز بری چیز لائے گی۔ (نبی نے اس کا معنی یہ کیا ہے کیا نعمت (یعنی دنیا کی زیب و زینت اللہ کی طرف سے مخلوق پر نعمت ہے)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عقوبت ہو جائے گی یعنی یہ نعمت ان پر وبال بن کر لوٹے گی) وحی کے انتظار کے لئے نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس شخص سے کہا گیا تیرا کیا حال ہے تو نبی اکرم ﷺ سے کلام کرتا ہے اور وہ تم سے کلام نہیں کرتے، اور ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنے چہرہ پرنور سے پسینہ پونچھا اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے گویا کہ آپ نے اس کی تعریف کی۔ اور فرمایا (نعمت عقوبت نہیں ہوگی) اچھی چیز برائی نہیں لاتی۔ اور موسم ربیع جو گھاس اگاتا ہے (خندقوق نامی ایک قسم کی نباتات کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے اور اس بیماری کا نام حباط ہے) جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر سبز گھاس کھانے والا جانور وہ ہری گھاس کھاتا ہے یعنی کہ اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں سورج کی طرف منہ کر کے (اس کی گرمی سے) وہ لید اور پیشاب کرے اور چرتا رہے (وہ نہیں مرتا) یہ مال سرسبز میٹھا ہے مسلمان کا مال کیا ہی اچھی چیز ہے جو وہ اس سے مساکین، یتیموں اور مسافروں کو دیتا ہے۔ یا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اور جو کوئی اس کو ناحق پکڑتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو کھاتا ہے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور یہ مال قیامت کے دن اس پر حجت گواہ ہوگا۔ (کہ اس نے وہاں خرچ کیا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ناپسندیدہ ہے اور اس کا حق ادا نہیں کیا)

بَابُ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 932: خاوند اور زیر کفالت یتیم بچوں کو زکوٰۃ دینا' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ ح فَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا قَالَ فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ

(1374) عمرو بن حارث نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی زوجہ زینب بنت معاویہ ثقفیہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں تھی اور رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا (اے عورتو!) صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ اور حضرت زینب بنت معاویہ (اپنے شوہر) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور اپنی زیر کفالت (اپنے بھائی اور بہن کے) یتیم بچوں پر خرچ کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا (اے عبداللہ) نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو کیا میرا تجھ پر اور زیر کفالت یتیم بچوں پر صدقہ کرنا کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم ہی رسول اللہ ﷺ سے پوچھو۔

سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ اَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَاَيْتَامٍ لِيْ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

(حضرت زینب کہتی ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی وہاں انصار کی ایک عورت (ابو مسعود عقبہ بن عمرو کی بیوی زینب یا بقول بعض ہزیلہ بنت ثابت بن ثعلبہ یعنی آپ کی بیوی کے نام میں اختلاف ہے) کو دروازہ پر پایا۔ اور اس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی۔ ہم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا اور ہم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کیا میرے لئے اپنے خاوند اور زیر کفالت یتیم بچوں پر خرچ کرنا کافی ہے۔ اور ہم نے حضرت بلال سے کہا کہ ہمارا نام نہیں بتانا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے اور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ دو عورتیں کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا زینب آپ نے فرمایا کون سی زینب حضرت بلال نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود کی بیوی آپ نے فرمایا ہاں اس کے لئے دو ثواب ہیں۔ ایک قرابت پر خرچ کرنے کا ثواب اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

(1375) زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے (زینب بنت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی آپ کا نام برہ تھا نبی اکرم ﷺ نے آپ کا نام زینب رکھا) روایت کرتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے لئے ثواب ہے اگر میں ابوسلمہ کی اولاد اور وہ میری بھی اولاد ہے پر خرچ کروں۔ (کیونکہ ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ کے نبی اکرم ﷺ سے قبل پہلے خاوند سے اولاد تھی جن کے نام یہ ہیں عمر، محمد، زینب اور درہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان پر خرچ کرو جو کچھ بھی تم ان پر خرچ کرو گی تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 933: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

(وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهٖ وَيُعْطِيْ فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنِ اشْتَرٰى اَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطٰى فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَالَّذِيْ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ) الْاٰيَةَ فِيْ اَيِّهَا اَعْطَيْتَ اَجْزَاَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اور گردن چھڑوانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ (سورہ توبہ۔60) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ سے غلام آزاد کرے اور حج کیلئے دے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اپنے مال زکوۃ سے اپنے غلام باپ کو خرید لیا تو جائز ہے۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو زکوۃ دے اور جس نے حج نہیں کیا اس کو بھی زکوۃ دے۔ پھر آپ نے یہ آیہ مقدسہ تلاوت فرمائی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ الاٰیَۃ ان میں سے جس کو بھی تو دے کافی ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہیں اللہ

خَالِدًا احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ لَاسٍ حَمَلْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ

کی راہ میں روک رکھی تھیں۔ ابولاس خزاعی (اس کے نام میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک زیاد اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن عتم اور بعض کے نزدیک محمد بن اسود رضوان اللہ علیہم) سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں پر حج کرنے کے لئے سوار کر کے۔

۱۳۷۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهِیَ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ وَّمِثْلُهَا مَعَهَا تَابَعَهٗ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ هِیَ عَلَیْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ بِمِثْلِهٖ

(1376) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ آپ سے کہا گیا اور قائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن جمیل (عبداللہ بن جمیل) خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب ان لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابن جمیل کو انکار نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ وہ فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا۔ (لیکن انکار کے وقت وہ منافق تھا اور بعد میں اس کی توبہ قبول ہوئی) اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تم ان پر زیادتی کرتے ہو اس نے اپنی زرہیں اور جنگی سامان اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔ (یعنی خالد بن ولید کے زکوۃ سے انکار کی آپ نے وجہ بیان فرمائی) لیکن عباس بن عبدالمطلب یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ اور یہ صدقہ ان پر ثابت ہے یعنی واجب ہے (اور عنقریب صدقہ دیں گے) اور اس صدقہ کی مثل اس کے ساتھ اور صدقہ دیں گے۔ (نبی اکرم ﷺ نے کسی ضروری احتیاج کی وجہ سے آئندہ سال تک آپ سے زکوۃ موخر فرمائی اور آئندہ سال وہ زکوۃ دیں گے یعنی دو سال کی زکوۃ)

عبدالرحمن بن ابوالزناد اپنے باپ ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں اعرج عبدالرحمن بن ہرمز کے لفظ صدقہ (فهی علیه صدقه) کے ہونے میں متابعت کی ہے۔ محمد بن اسحاق بن یسار نے ابوالزناد سے بلا لفظ صدقہ هِیَ علیه ومثلها معها روایت کی ہے۔ اور ابن جریج عبدالملک بن عبدالعزیز نے کہا مجھے اعرج سے اس کی مثل حدیث بیان کی گئی۔ یعنی هی علیه ومثلها معها لفظ صدقہ کے بغیر ہے۔

بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

باب 934: سوال سے اجتناب کرنا

۱۳۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ

(1377) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے پھر ان کو عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا جو مال میرے پاس ہوگا میں ہرگز تم سے اس کو بچا کر نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ اس کو (سوال کرنے سے) بچائے گا۔ اور جو شخص استغناء کا اظہار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو (رزق) غناء عطا فرمائے (اس کے بعد لوگوں سے سوال کی حاجت نہیں ہوگی) اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس (رزق)

الصَّبْرِ

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ

۱۳۸۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ

صبر عطا فرمائے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔

(1378) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی اپنی رسی پکڑے (اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے) اپنی پشت پر لاد کر لائے اور یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے جا کر سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔

(1379) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں ہر کوئی اپنی رسی لے (اور اس میں) گٹھا لکڑیوں کا اپنے پیٹھ پر لاد کر لائے اور ان کو فروخت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے منہ کو (لوگوں سے سوال کرنے کے وقت منہ کے پانی بہانے سے) بچالے یہ اس کیلئے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

(1380) عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ پھر میں نے آپ سے مانگا آپ نے پھر مجھے دیا۔ میں نے پھر آپ سے سوال کیا۔ اور آپ نے پھر مجھے عطا فرمایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اے حکیم بن حزام یہ مال (پھلوں کی طرح) ہرا بھرا میٹھا ہے۔ جو شخص اس کو سخاوت نفس (یعنی اچھے طریقے اور بلا اصرار سوال) کے ساتھ لے اس کے لئے اس میں برکت ہے اور جو شخص اس کو اشراف نفس (یعنی حرص و لالچ کے ساتھ) لے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور یہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا یا سوال سے بچنے والا) نیچے والا ہاتھ (مانگنے والا ہاتھ) سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز مانگ کر اس کے مال میں کمی نہیں کروں گا یہاں تک کہ میں دنیا چھوڑ جاؤں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حکیم بن حزام کو وظیفہ دینے کے لئے بلاتے تھے، اور وہ آپ سے وظیفہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے مسلمانوں کی جماعت میں حکیم بن حزام پر تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں حکیم بن حزام پر اس مال سے ان کا حق

پیش کرتا ہوں اور وہ ان کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے، حکیم بن حزام نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مرنے تک لوگوں میں سے کسی کے مال کو سوال کر کے نہیں گھٹایا۔ (یعنی کسی سے سوال نہیں کیا)

بَابٌ مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ (وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ)

باب 935: جس کو اللہ تعالیٰ بلا سوال اور لالچ کرنے کے کچھ عطا کرے (تو اس کو قبول کر لینا چاہئے) اور (متقین کے) مالوں میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

(1381) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجھے کوئی عطا فرماتے۔ تو میں عرض کرتا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اس کو دے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس اس مال سے کچھ آئے تو لے لو۔ درانحالیکہ تم اس کی حرص کرنے والے اور سوال کرنے والے نہیں ہو۔ تو لے لیا کرو اور نہ ملے تو اس کا پیچھا مت کرو۔

بَابٌ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

باب 936: جو شخص مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے مانگے (اور یہ مذموم ہے)

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُفْصَى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِيْ حَتّٰى يَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَحْمَدُهٗ اَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ

(1382) حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ اور فرمایا قیامت کے دن سورج قریب آ جائے گا۔ یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حال میں حضرت آدم پھر حضرت موسیٰ اور پھر محمد ﷺ کے پاس فریاد لے جائیں گے۔ عبداللہ بن صالح نے یہ اضافہ کیا کہ مجھے لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے عبید اللہ بن ابوجعفر نے خبر دی کہ آپ سفارش کریں گے تا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازہ کا حلقہ پکڑ لیں گے۔ اور اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر جلوہ افروز کرے گا۔ اور اس کی تمام محشر والے تعریف کریں گے۔ معلّٰی بن اسد نے کہا ہمیں وہیب بن خالد نے نعمان بن راشد سے خبر

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْاَلَةِ

دی انہوں نے امام زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ انہوں نے (اپنے باپ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ سے سوال کے بارے میں سنا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب 937: اللہ تعالیٰ کا فرمان لوگوں سے گڑگڑا کر

(لَا یَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا) وَکَمِ الْغِنٰی وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ) اِلٰی قَوْلِهٖ (فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ)

سوال نہیں کرتے۔ اور غنی ہونے کی مقدار کیا ہے جو مانع سوال ہے اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان (غنی وہ ہے) جو اس کو مانگنے سے بے پرواہ کر دے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے زمین پہ چل نہیں سکتے، نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب، تو انہیں ان صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے (سورہ بقرہ آیت 273)

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ الْاُکْلَةُ وَالْاُکْلَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ غِنًی وَیَسْتَحْیِیْ اَوْ لَا یَسْاَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا

(1383) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جس کو ایک یا دو لقمہ ادھر ادھر پھراتے رہتے ہیں۔ لیکن مسکین وہ ہے جو تونگری نہ پائے اور سوال کرنے سے حیا کرے اور نہ ہی گڑگڑا کر لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِیِّ حَدَّثَنِیْ کَاتِبُ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اکْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَتَبَ اِلَیْهِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمْ ثَلَاثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ

(1384) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشی (وراد) نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابوسفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا۔ کہ تم مجھ کو یہ لکھ کر بھیجو جو تم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ کو لکھ بھیجا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند سمجھتا ہے۔ بلا دلیل حجت گفتگو کرنا اور مال کا ضائع کرنا اور بکثرت سوال کرنا۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَیْرٍ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فِیْهِمْ قَالَ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ یُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهٗ مُؤْمِنًا

(1385) عامر بن سعد نے اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص) سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا حالانکہ میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا رسول اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا اور اسے کچھ نہ دیا جو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا (اور اس معاملہ میں) میں نے آپ سے خفیہ گفتگو کی۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ کی قسم میں اس کو مومن دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یا مسلمان۔ میں نے تھوڑی سی

قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا يَعْنِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَعَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ (فَكُبْكِبُوْا) قُلِبُوْا فَكُبُّوْا (مُكِبًّا) اَكَبَّ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ فِعْلُهٗ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلٰى اَحَدٍ فَاِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ وَكَبَبْتُهٗ اَنَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ اَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ اَدْرَكَ بْنَ عُمَرَ

جانتا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا۔ بخدا میں تو اسے مومن دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یا مسلمان۔ سعد بن ابی وقاص کا کہنا ہے میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر مجھ پر وہ بات غالب آ گئی جو میں اس شخص کے بارے میں جانتا تھا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ کی قسم میں تو اس کو مومن دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان۔ یہ مکالمہ تین دفعہ ہوا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں کسی شخص کو دیتا ہوں حالانکہ اس کا غیر مجھے اس سے محبوب ہوتا ہے اس خوف کے پیش نظر کہ اس کو منہ کے بل دوزخ میں نہ گرا دیا جائے۔ یعقوب بن ابراہیم اپنے باپ ابراہیم بن کثیر بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے انہوں نے اسماعیل بن محمد سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے یہی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے (یعنی حدیث سعد کی مثل) اور انہوں نے اپنی روایت میں مجھ سے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی گردن اور شانہ کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمایا اے سعد متوجہ ہو کہ میری بات سن میں ایک شخص کو دیتا ہوں الخ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کُبْکِبُوْا یعنی قُلِبُوْا الٹ دیئے گئے ہے اور مُکِبًّا اَکَبَّ الرجل سے ماخوذ ہے جبکہ اس کا فعل کسی پر واقع نہیں ہوتا ہے (یعنی یہ فعل لازم ہوتو) اکب الرجل کہا جاتا ہے اور جب متعدی استعمال ہوتو تو کہے گا کَبَّہ اللّٰہ لوجھہ وکببتہ انا (یعنی یہ کلمہ عجیب ہے جو صرف کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ یعنی جب ثلاثی ہوتو متعدی اور جب مزید فیہ ہوتو لازم) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صالح بن کیسان امام زہری سے بڑے ہیں اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پایا ہے (یعنی ملاقات کی ہے)

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ

(1386) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ یا دو لقمہ ایک کھجور یا دو کھجور کیلئے لوگوں کا طواف کرتا پھرے، بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کو بے پرواہ کر دے۔ اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہوتا کہ اس پر صدقہ کیا جائے، اور نہ ہی وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

(1387) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے لے۔ میرا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ يَغْدُوَ اَحْسِبُهٗ قَالَ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ فَيَبِيْعَ فَيَاْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ

بَاب خَرْصِ الثَّمَرِ

۱۳۸۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرٰى اِذَا امْرَاَةٌ فِيْ حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا اَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَّمَنْ كَانَ مَعَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا اَتٰى وَادِي الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْاَةِ كَمْ جَاءَ حَدِيْقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَعَجَّلَ مَعِيْ فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ يَعْنِيْ خَيْرًا وَّقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّ

گمان ہے آپ نے فرمایا پھر وہ پہاڑ کی طرف علی الصبح چلا جائے۔ اور لکڑیاں لا کر اسے بیچے اور کھائے اور صدقہ دے یہ لوگوں سے مانگنے سے بہتر ہے۔

باب 938: کھجور کا تخمینہ لگانا

(1388) ابوحمید (منذر یا عبدالرحمن بن سعد) ساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کی جنگ لڑی اور جب آپ وادی القریٰ (حجاز کا ایک قدیمی شہر جو شام سے ملتا ہے) تشریف لائے تو ایک عورت باغ میں دیکھی نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اس کے باغ کی کھجوروں کا اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا دس وسق (ایک وسق کا وزن 60 کلو ہے) اندازہ لگایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو فرمایا اس میں جتنی کھجور نکلے یاد رکھنا۔ اور جب ہم تبوک پہنچے تو آپ نے فرمایا آج رات کو سخت ہوا چلے گی اور کوئی شخص ہرگز کھڑا نہ رہے اور جس کے ساتھ اونٹ ہے وہ اس کو باندھ دے۔ (صحابہ کرام نے کہا) ہم نے اپنے اونٹ باندھ دیئے۔ اور (رات کو) سخت آندھی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کو آندھی نے جبل طی پر پھینک دیا اور ایلہ (تجارت کے آخر اور شام کے اول ساحل سمندر پر ایک شہر) کے بادشاہ (یوحنا بن رویہ) نے نبی اکرم ﷺ کیلئے ایک سفید خچر (دلدل) بطور تحفہ بھیجا اور آپ نے اس کو ایک چادر بھیجی۔ اور ساحل سمندر پر شہروں کی حکومت اس کو لکھ دی اور جب آپ وادی قریٰ تشریف لائے۔ تو اس عورت کو فرمایا تیرے باغ سے کتنی کھجوریں اتری ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا دس وسق جو رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں مدینہ طیبہ میں جلدی جانے والا ہوں جو میرے ساتھ جلدی جانا چاہے وہ جلد تیاری کرلے۔ امام بخاری نے کہا سھل بن بکار نے ایک کلمہ کہا جس کا معنی ہے جب وہ مدینہ کے قریب ہوئے (تو آپ نے یہ کلمہ فرمایا یعنی جس نے مدینہ طیبہ میرے ساتھ جانا ہو وہ جلد تیاری کرلے) تو فرمایا یہ طیبہ ہے۔ اور جب آپ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ کیا میں تم کو انصار کے گھروں میں سے بہتر گھروں کی خبر نہ دوں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا بنی نجار کے گھرانے پھر بنی عبد اشہل کے گھرانے پھر بنی ساعدہ یا بنی حارث بن خزرج کے گھرانے اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بہتری ہے۔ سلیمان بن بلال ابوایوب نے کہا مجھے عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا کہ پھر بنی حارث کے

بُسْتَانٌ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يُقَلْ حَدِيقَةٌ

گھرانے پھر بنی ساعدہ کے گھرانے۔ سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا احد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا جس باغ کے اردگرد دیوار ہو اسے حدیقہ کہتے ہیں۔ اور اگر اس کے اردگرد دیوار نہ ہو تو اسے حائط کہتے حدیقہ نہیں کہا جاتا۔

بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَبِالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

باب 939: وہ زمین جو بارش اور جاری پانی (یہ نہر اور چشموں کو بھی شامل ہے) سے سیراب ہوتی ہے اس میں عشر ہے اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ شہد میں عشر کے قائل نہ تھے

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هَذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبْتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ

(1389) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا وہ زمین جس کو بارش یا چشمے سیراب کریں یا وہ زمین سیلابی ہو اس میں عشر (واجب) ہے۔ اور جس زمین کو اونٹ پر پانی لاد کر سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسویں حصہ) امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے۔ (امام بخاری کا اشارہ یہ ہے کہ حدیث ابوسعید خدری آگے آنے والی مفسر ہے اور پہلی حدیث سے مراد یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے معلوم ہوا امام بخاری کا یہ قول آگے آنے والی حدیث حضرت ابوسعید خدری کے بعد ہے) کیونکہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما (فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ) میں نصاب کی تعیین نہیں کی گئی۔ اور حدیث ابوسعید خدری میں اس کی تعیین کی گئی ہے۔ (یعنی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما مبہم ہے اور حدیث ابوسعید اس کی مفسر کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں زمین کی ہر پیداوار سے عشر ہے اور ابوسعید کی حدیث میں زمین کی ہر پیداوار میں پانچ وسق سے کم پہ زکوۃ نہیں) اور ثقہ راوی کی زیادتی مقبول ہوتی ہے اور مفسر (یعنی خاص) مبہم (عام) کا فیصلہ کرتا ہے۔ جبکہ اسکی صاحب حافظہ روایت کریں (یعنی جب خاص اور عام ہوں تو خاص عام کی تخصیص کرتا ہے لہٰذا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا حکم عام ہے اور حضرت ابوسعید کی حدیث کا حکم خاص اور خاص نے عام کی تخصیص کر دی لہٰذا حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما متروک العمل ہوئی اور حدیث ابوسعید قابل عمل۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ عام کا اپنے عموم پر جاری رہنا اس کی تخصیص سے بہتر۔ لہٰذا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی [illegible]

تخصص جاننا غیر مسلم ہے اسلئے ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث قابل عمل ہے) جیسا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے (یعنی مثبت نافی پر مقدم ہے) اس لئے حضرت بلال کا قول قابل عمل ہے اور فضل بن عباس کا قول متروک العمل۔ (یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا نظریہ ہے جو قابل حجت نہیں) عمدۃ القاری ج 9 ص 75

بَابٌ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب 940: پانچ وسق سے کم پر زکوۃ (واجب) نہیں

۱۳۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا اَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْاِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ

(1390) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اونٹ میں سے کم میں زکوۃ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوۃ ہے۔

بَابُ اَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

باب 941: کھجور کا پھل توڑنے کے وقت اسکی زکوۃ لینا

(اس ترجمہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اس قول (وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ) کے ساتھ ہے اور دوسرے ترجمہ کا تعلق ترک کے ساتھ ہے) اور وہ یہ ہے کیا بچے کو چھوڑ دیا جائے کہ وہ صدقہ کی کھجور کو ہاتھ سے مس کرتا رہے۔

۱۳۹۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ

(1391) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس درخت خرما سے کھجور توڑنے کے بعد کھجوروں کی زکوۃ لے کر آتا یہ شخص اپنی کھجور لاتا اور یہ شخص اپنی کھجور سے زکوۃ لاتا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ان سے کھیلنے لگے اور ان دونوں میں سے ایک نے اس ڈھیر میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ سے کھجور کو نکال دیا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل صدقہ نہیں کھاتے۔

بَابٌ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ اَوْ نَخْلَهُ اَوْ اَرْضَهُ اَوْ زَرْعَهُ وَقَدْ وَجَبَ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوِ الصَّدَقَةُ فَاَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهٖ اَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ

باب 942: جس نے اپنے پھل یا درخت کھجور یا زمین یا کھیتی کو فروخت کر دیا حالانکہ ان میں عشر یا زکوۃ واجب تھی اور اس نے زکوۃ ان کے علاوہ دوسرے مالوں سے دے دی یا اپنے وہ پھل بیچے جن میں صدقہ واجب نہیں تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے ان کو نہ فروخت کرو۔ اور پختگی کے بعد بیچنے کی کسی پر ممانعت نہیں اور آپ نے جس پر زکوۃ واجب ہے اس کو اس شخص سے تخصیص نہیں فرمایا جس پر زکوۃ واجب نہیں۔

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ

(1392) عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے پھلوں کی خرید فروخت کو ان کی پختگی کے ظاہر ہونے تک منع فرمایا ہے اور جب پھلوں کی پختگی کے متعلق سوال کیا جاتا (فاعل یا رسول اللہ ﷺ ہیں یا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر فاعل نبی اکرم ﷺ ہوں تو قائل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر فاعل حضرت عبداللہ بن عمر ہوں تو قائل حضرت عبداللہ بن دینار ہیں۔ لیکن مسلم میں اسکی صراحت موجود ہے کہ قائل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں) تو آپ فرماتے جب اسکی آفت جاتی رہے۔

۱۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

(1393) حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ پھلوں کی خرید و فروخت کو ان کی پختگی کے ظاہر ہونے تک منع فرمایا ہے۔

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَارَّ

(1394) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ زرد یا سرخ رنگ والا ہو جائے (اور تحمار، حتی تزھی کی تفسیر ہے)

بَابٌ هَلْ يَشْتَرِي الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ اَنْ يَّشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ

باب 943: کیا کوئی شخص (جو اس نے کسی چیز کا صدقہ دیا) وہ اپنے صدقہ کو خرید سکتا ہے (جواب وہ نہیں خرید سکتا) اور دوسرے آدمی کا اس کے صدقہ کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے صرف صدقہ دینے والے کو بالخصوص (اپنا صدقہ) خریدنے سے منع

خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

۱۳۹۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَتْرُكُ اَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ

فرمایا ہے اور دوسرے شخص کو اس کا صدقہ خرید نے سے منع نہیں فرمایا

(1395) سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ کیا۔ پھر آپ کو خبر پہنچی کہ وہ فروخت کیا جارہا ہے۔ آپ نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے (اس بارے میں) مشورہ لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو۔ (یعنی واپس نہ لو) اس وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جو چیز جس کا انہوں نے صدقہ کیا ہوتا اس کو (صدقہ کرنے کی غرض سے) خریدتے اور اس کا صدقہ کر دیتے۔

(1396) زید بن اسلم نے اپنے باپ (اسلم ابوخالد) سے روایت کی انہوں نے کہا میں عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک گھوڑا (اس کا نام ورد تھا جو تمیم داری نے نبی اکرم ﷺ کو بطور تحفہ دیا اور آپ نے یہ گھوڑا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کیا اور جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کو ضائع کر دیا (یعنی اس کی خدمت اور چارہ وغیرہ نہیں ڈالتا تھا) اور میں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کو نہ خریدو اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو (واپس نہ لو) اگرچہ وہ تم کو ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے کیونکہ اپنے صدقہ میں رجوع کرنے والا (واپس لینے والا) ایسا ہی ہے جیسے وہ قے کر کے کھا جائے۔

بَابٌ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ

باب 944: نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کیلئے صدقہ کا حکم جو منقول ہے

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ

(1397) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھو، تھوتا کہ وہ اس کو پھینک دے پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے نہیں (لفظ اما شعرت اس چیز میں کہا جاتا ہے جس کا حرام ہونا واضح ہو، اگرچہ مخاطب کو اس کا علم نہ ہو) ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِيْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 945: نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ کرنا

۱۳۹۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

(1398) عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن عقبہ بن مسعود فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کی ایک مردہ بکری جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو دی گئی دیکھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے چمڑہ سے تم نے نفع کیوں نہیں اٹھایا۔ لوگوں نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا مردار کا صرف گوشت کھانا ہی حرام ہوتا ہے۔

۱۳۹۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

(1399) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنے کیلئے خریدنے کا ارادہ کیا۔ تو بریرہ کے مالکوں (عتبہ بن ابولہب) نے چاہا کہ بریرہ کی ولاء (یعنی ترکہ) کی اپنے لئے شرط لگائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اس معاملہ کا) نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس کو خرید لو اور ولاء (ترکہ، وراثت) اس کی ہے جس نے اس کو آزاد کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا میں نے عرض کیا یہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔

بَابٌ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب 946: جب صدقہ، صدقہ ہونے سے نکل جائے اس طرح کہ جس کو صدقہ دیا گیا ہے اس صدقہ پر اس کی ملک تام ہو جائے (تو ہاشمی کے لئے اس کا کھانا جائز ہے)

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

(1400) حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا نے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ مگر صرف وہ گوشت ہے جو نسیبہ (ام عطیہ) نے اس بکری سے جو آپ نے اس کو صدقہ دی تھی بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔ (اور اب ہمارے لئے یہ ہدیہ ہے)

۱۴۰۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو

(1401) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا جو بریرہ کو ہدیہ میں ملا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بریرہ کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے وہ ہدیہ ابوداؤد (سلیمان طیالسی) نے کہا ہو کہ شعبہ بن حجاج نے قتادہ بن دعامہ سے خبر دی کہ

دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا۔

بَابُ اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ وَتُرَدَّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوْا

باب 947: مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور فقراء کو دینا

وہ جہاں بھی ہوں ابن منیر نے کہا امام بخاری نے (حیث کانوا) سے مال زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے کی طرف نقل کرنے کو اختیار کیا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے لیث بن سعد اور ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کے نزدیک جائز ہے اور ابن منذر نے امام شافعی سے اس کو نقل کیا اور اس کو اختیار کیا اور صحیح ترین شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک عدم نقل ہے۔ اور اگر کسی نے دوسرے شہر مال زکوٰۃ نقل کر دیا تو مالکیہ کے نزدیک اصح قول پر جائز ہے۔ اور شافعیہ کے نزدیک اصح قول میں جائز نہیں)

۱۴۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

(1402) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے فرمایا (اے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو جاہل ہیں اور جب ان کے پاس جاؤ تو ان کو یہ دعوت دو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کریں۔ تم ان سے عمدہ اور نفیس مال لینے سے اجتناب کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔ کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَدُعَآئِهٖ بِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ — الْاٰيَةَ

باب 948: امام کا صدقہ دینے والے کیلئے دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان: اے محبوب ان کے مال سے زکوٰۃ لو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کرو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

(سورہ توبہ آیت 103)

۱۴۰۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

(1403) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی قوم اپنے صدقات لے کر آتی تو آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِىْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى

فرماتے آل فلاں پر رحم فرما۔ اور جب میرے باپ ابی اوفی (علقمہ بن خالد بن حارث اسلمی) اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ آل ابی اوفی رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرما۔

بَابٌ مَّا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب 949: جو چیز سمندر سے نکالی جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَىْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِى الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ فَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِى الَّذِىْ يُصَابُ فِى الْمَآءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ بِاَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ فَخَرَجَ فِى الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِى الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِىْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف رکاز میں خمس (پانچواں حصہ) مقرر کیا اور جو چیز پانی میں پائی جائے اس میں خمس نہیں، لیث بن سعد نے کہا کہ مجھے جعفر بن ربیعہ نے عبدالرحمن بن ہرمز (اعرج) سے خبر دی انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کسی آدمی سے ایک ہزار دینار ادھار مانگا۔ اس شخص نے اس کو ایک ہزار دینار بطور قرض دے دیا۔ وہ شخص سمندر پر گیا اور اس کو کشتی وغیرہ نہ ملی۔ اس شخص نے لکڑی لی اور اس کو درمیان سے کرید کر اس میں وہ ایک ہزار دینار رکھ دیا اور اس لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا (یہ ارادہ کرتے ہوئے کہ یہ صاحب مال تک پہنچ جائے گی) اور وہ شخص جس نے قرض دیا تھا باہر نکلا تو ایک لکڑی کو دیکھا اور اس کو پکڑ کر گھر کیلئے ایندھن لے آیا۔ پھر پوری حدیث بیان کی جب اس نے لکڑی کو کھولا تو اس نے اپنا مال پایا۔

بَابُ فِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب 950: رکاز (یعنی معدن) میں خمس پانچواں حصہ ہے

وَقَالَ مَالِكٌ وَّابْنُ اِدْرِيْسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِىْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَّقَدْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَّفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَّقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ

مالک بن انس اور محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے کہا رکاز جاہلیت کے دفینہ کا نام ہے۔ اس کے قلیل اور کثیر میں خمس ہے۔ اور معدن رکاز نہیں۔ (امام مالک اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معدن میں کچھ نہیں (بیکار اور بے قیمت ہے) اور رکاز میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے (معدن

مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ نَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ فَلَا يُؤَدِّي الْخُمُسَ

کو قائم مقام رکاز سمجھتے ہوئے) معدن سے ہر دو سو درا ہم سے پانچ درہم لئے۔ (یعنی چالیسواں حصہ) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا رکاز جو دار الحرب میں ہو اس میں پانچواں حصہ ہے۔ اور جو رکاز دار السلام میں ہو اس میں زکوۃ ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر تو دشمن کی زمین میں گمی ہوئی چیز پائے تو اس کی تشہیر کر اور اگر گمی ہوئی چیز یعنی مال دشمن کا ہے (تو تشہیر کی ضرورت نہیں وہ اس کا مالک ہے) اور اس میں خمس (پانچواں حصہ) واجب ہے۔

امام بخاری نے کہا بعض لوگ بعض لوگ نے کہا اس سے مراد امام ابوحنیفہ ہیں۔ اور ان کے ساتھ سفیان ثوری اور عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی جو اہل کوفہ اور شام سے ہیں کیونکہ وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح معدن کو رکاز کا قائم مقام گردانتے ہیں وہ بھی مراد ہیں) جاہلیت کے دفینہ مثل رکاز ہیں۔ اس لئے کہ جب معدن سے کوئی چیز نکلے تو کہا جاتا ہے اَرْكَزَ الْمَعْدِنُ (جو لوگ معدن کو بھی رکاز کہتے ہیں یہ اس کی علت کی طرف اشارہ ہے حالانکہ امام اعظم، سفیان ثوری اور اوزاعی سے اور نہ ہی عرب سے منقول ہے کہ انہوں نے اَرْكَزَ الْمَعْدِنُ کہا ہو۔ انہوں نے تو یہ کہا اوکز الرجل یعنی آدمی کے لئے سونے کا ٹکڑا لینے کی وجہ سے وہ معدن رکاز بن گیا) اس کا جواب یہ ہے جس کو کوئی چیز بہ کی جائے یا وہ بہت زیادہ نفع حاصل کرے یا اس کے باغ کا پھل زیادہ آئے تو اسے کہا جاتا ہے اُوكزت پھر اس کے قائل نے اختلاف کیا (اور وجہ مناقضہ یہ ہے کہ قائل نے اپنے گمان میں پہلے کہا کہ معدن میں خمس واجب ہے کیونکہ وہ رکاز ہی ہے اور دوسری بار کہا رکاز میں خمس نہ دے اور وہ معدن کو شامل ہے) اور کہا اس کے چھپانے میں حرج نہیں اور خمس ادا نہ کرے۔

۱۴۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

(1404) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجماء (یعنی حیوانات کا فعل اور عجماء اس لئے کہا ہے کہ وہ بولتے نہیں۔ جب جانور اپنے مالک سے چھوٹ کر کسی انسان کو ہلاک کر دے، یا کسی کا نقصان کر دے) اور کنواں (یعنی کسی شخص نے جنگل میں کنواں کھدوایا تا کہ لوگ پانی پئیں، کسی شخص کو اجرت پر کنواں کھودنے کو کہا اور وہ کنواں اس پر گر گیا اور وہ مر گیا) اور معدن (یعنی زمین میں سے دھات نکالنے کیلئے مزدور دلایا اور اس پر کان گر گئی اور وہ مر گیا) تو اس پر کچھ تاوان وغیرہ نہیں۔ اور رکاز میں خمس پانچواں حصہ ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

باب 951: اللہ تعالیٰ کا فرمان وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا اور صدقہ وصول کرنے والے سے امام کا محاسبہ

۱۴۰۵- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

(1405) ابوحمید (عبدالرحمن) ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد سے ایک شخص کو بنو سلیم کے مالوں کی فراہمی کیلئے حاکم مقرر کیا۔ جسے ابن اللتبیہ کہا جاتا ہے۔ جب وہ (مال لے کر) واپس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُدْعٰى ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ

آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔ (ابن اللتبیہ اس کا نام عبداللہ ہے اور یہ شخص بنی لقب بنی ازد کے قبیلہ سے تھا اور ابن وہید نے کہا لقبیہ اس کی ماں کا نام اور اس نام سے مشہور ہے اور توضیح میں ہے کہ اس شخص کو ابن الاعیہ کہا جاتا تھا)

بَابُ اسْتِعْمَالِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَلْبَانِهَا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ

باب 952: مسافروں کیلئے صدقہ کے اونٹ اور ان کا دودھ استعمال کرنا

۱۴۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّوْنَ الْحِجَارَةَ تَابَعَهٗ اَبُوْ قِلَابَةَ وَحُمَيْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

(1406) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عرینہ سے مدینہ منورہ آئے (اور وہ مدینہ میں قیام کرنا پسند نہیں کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ کے اونٹوں میں رہنے کی اجازت دے دی کہ وہ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں، انہوں نے صدقہ کے اونٹ چرانے والے (بیار) کو قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے اور ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھرائیں اور ان کو گرم پتھریلی زمین میں چھوڑ دیا، وہ پتھروں کو چباتے تھے۔ ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) اور حمید الطویل اور ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں قتادہ کی متابعت کی ہے۔

بَابُ وَسْمِ الْاِمَامِ اِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهٖ

باب 953: امام کا اپنے ہاتھ سے صدقہ کے اونٹوں کو داغنا

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

(1407) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں علی الصبح عبداللہ بن ابوطلحہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تاکہ اسے تحنیک (کوئی چیز منہ میں چبا کر بطور تبرک بچے کے منہ میں ڈالنا) فرمائیں تو میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے دست مبارک میں داغ دینے کا آلہ تھا جس سے آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَاٰى اَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةً

باب 954: صدقہ فطر کا وجوب (اور صدقہ کی فطر کی اضافت اضافۃ الشیٔ الی شرطہ کے قبیل سے ہے)

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا

(1408) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا

مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام، آزاد مرد، مذکر، مونث، چھوٹے اور بڑے جو مسلمان ہوں واجب فرمایا ہے۔ اور عیدگاہ جانے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب 955: مسلمان غلام اور آزاد پر صدقہ فطر کے واجب ہونے کے حکم کا بیان

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(1409) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجور ایک صاع یا جو ایک صاع پر آزاد اور غلام خواہ وہ مذکر ہو یا مونث مسلمان پر واجب فرمایا ہے۔

بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ

باب 956: صدقہ فطر یہ ایک صاع جو ہیں

۱۴۱۰- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ

(1410) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع جو کھانے کیلئے دیا کرتے تھے۔

بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

باب 957: طعام سے ایک صاع صدقہ فطر نکالنے کا بیان

۱۴۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

(1411) حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری نے کہا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع طعام (گندم) یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع خشک انگور نکالتے تھے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

باب 958: صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع کا بیان

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1412) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجور سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ لوگوں نے (اس سے مراد حضرت امیر معاویہ اور اس کے متبعین) اس کے برابر دو مد

فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

گیہوں مقرر کر دیا۔ (مد صاع کا چوتھائی حصہ اور دو مد نصف صاع امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی معتمد ہے۔ کہ گندم یا اس کا آٹا نصف صاع ہے)

بَابُ صَاعٍ مِّنْ زَبِيبٍ

باب 959: صدقہ فطر میں منقی ایک صاع دینا کفایت کر جاتا ہے

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ اُرٰى مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ

(1413) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صدقہ فطر ایک صاع طعام (گندم) یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقی کھانے کیلئے دیتے تھے اور جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا اور گندم زیادہ مقدار میں آنے لگی تو انہوں نے کہا۔ میرے گمان میں گندم کا ایک مد دو مد کے برابر ہے۔ (یعنی اگر دوسری اشیاء ایک صاع ہوں تو یہ نصف صاع ہے)

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ

باب 960: صدقہ فطر لوگوں کا نماز عید سے قبل ادا کرنا

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

(1414) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عید کیلئے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْاَقِطُ وَالتَّمْرُ

(1415) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک صاع طعام فطرہ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اور ہمارا طعام جو، منقی، پنیر اور کھجور تھا۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوْكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ

باب 961: آزاد اور غلام پر صدقہ فطر واجب ہے

(آزاد کا اپنے نفس پر اور غلام کا اپنے مالک پر) محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے کہا وہ غلام جو تجارت کیلئے رکھے ہوئے ہیں تجارت میں ان کی زکوۃ دی جائے (اور اگر تجارت کیلئے نہیں تو) ان کا صدقہ فطر دیا جائے۔ (یعنی تجارت کے لئے غلاموں میں دو جہت سے زکوۃ ادا کی جائے سال گزرنے کے بعد اس کی قیمت میں زکوۃ واجب ہے اور صدقہ فطر میں ان کے بدن کی زکوۃ)

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِي التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰى شَعِيْرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اِنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

(1416) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر یا یہ فرمایا صدقہ رمضان مذکر، مونث، آزاد اور غلام پر کھجور ایک صاع یا جو ایک صاع فرض فرمایا۔ پھر لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس کے برابر مقرر کرلیا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کھجور دیا کرتے تھے اور جب اہل مدینہ کھجور کے محتاج ہو گئے (یعنی کسی امر کی وجہ سے کھجور ملنا باوجود حاجت کے دشوار ہو گیا) تو آپ نے صدقہ فطر جو دیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چھوٹے اور بڑوں کی طرف سے صدقہ فطر دیتے (حضرت نافع کا کہنا ہے) حتیٰ کہ آپ میری اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دیتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو صدقہ فطر دیتے جو صدقہ کو قبول کرتے (یعنی جن کو امام نے صدقہ لینے کیلئے مقرر کیا ہو) اور لوگ عید فطر سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر دیتے۔ (اس حدیث میں بھی احناف کیلئے دلیل ہے کہ گندم کا صدقہ فطر نصف صاع ہے اور اس میں عید سے پہلے ایک یا دو دن صدقہ فطر دینے کا جواز ہے)

بَاب صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ

باب 962: صدقہ فطر بڑے، چھوٹے سب پر واجب ہے

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ

(1417) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع جو دیا ایک صاع کھجور چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر واجب کیا ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب الحج

بَابُ وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ)

باب 963: حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت

کے بیان میں اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور اللہ تعالیٰ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (سورہ آل عمران آیت 97)

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآئَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ

(1418) حضرت سلیمان بن یسار حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا فضل بن عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے بنی خثعم (جو یمن کا ایک قبیلہ ہے) کی ایک عورت (صاحب توضیح کا کہنا ہے اس کا نام غاشیہ یا غایشہ تھا) آئی فضل

خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

بن عباس نے اس کی طرف اور اس عورت نے فضل بن عباس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور نبی اکرم ﷺ نے فضل بن عباس کے چہرہ کو دوسری طرف پھیرنا چاہا۔ تو اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حج میں اللہ تعالیٰ کا فریضہ جو اس کے بندوں پر ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو پا لیا ہے۔ مگر وہ سواری پر ٹھہرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں (اس کی طرف سے حج کرو) اور واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا۔

بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ) (فِجَاجًا) الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ

باب 964: اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی

وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کے راہ سے آتی ہیں تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں (سورہ حج آیت 27) اور فجاجا سے مراد کشادہ راستے ہیں۔

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حَتّٰى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً

(1419) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور پھر جب وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا۔

۱۴۲۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِهْلَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَّابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَعْنِيْ حَدِيْثَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسٰى

(1420) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذوالحلیفہ میں احرام باندھنا اس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی۔ حدیث ابراہیم بن موسیٰ کی حضرت انس بن مالک اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی۔

بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ

باب 965: پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَحَمَلَهَا عَلٰى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شُدُّوا

أبان بن یزید عطار بصری نے کہا ہمیں مالک بن دینار نے قاسم بن محمد (بن ابوبکر صدیق) سے بیان کیا کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمن کو ان کے ساتھ بھیجا اور عبدالرحمن بن ابوبکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کرایا اور ان کو کجاوہ پر سوار کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حج میں پالان باندھ رکھو کیونکہ یہ دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے (اس کا نام جہاد اس لئے رکھا کہ حج کرنے والا سفر کی مشقت اور ترک لذت اور شہوات

الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ

سے شیطان کو باز رکھنے پر صبر کے ساتھ اس کا نفس اس میں جہاد کرتا ہے)

محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عزرہ بن ثابت نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے خبر دی انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پالان پر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہ تھے۔ اور بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوہ پر حج کیا اور آپ کا سامان بھی آپ کے ساتھ تھا۔ (معلوم ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں کجاوہ پر حج کیا ورنہ وہ ہودج پر بھی کر سکتے تھے)

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ فَقَالَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ

(1421) حضرت قاسم بن محمد (بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے عمرہ فرمایا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے فرمایا اے عبدالرحمن اپنی ہمشیرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو لے جاؤ اور ان کو مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ حضرت عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اونٹنی پر پیچھے بٹھالیا اور ان کو عمرہ کرایا۔

بَاب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

باب 966: حج مبرور (مقبول) کی فضیلت

(امام قرطبی کہتے ہیں جس حج کے احکام پورے کئے جائیں اور حج کا ہر رکن اپنے مقام ومحل پر واقع ہو تو یہ حج مبرور ہے کیونکہ علی وجہ الاکمل مکلف سے یہی مطلوب ہے)

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ

(1422) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حج مقبول۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَا لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

(1423) حضرت عائشہ بنت طلحہ بنت عبید اللہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جہاد کو افضل عمل گردانتے ہیں کیا ہم جہاد نہ کریں۔ آپ نے فرمایا افضل جہاد (تمہارے لئے) حج مقبول ہے۔

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(1424) ابوحازم (سلیمان الاشجعی) نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس اللہ تعالیٰ کی (رضا وخوشنودی) کیلئے حج [illegible] اور

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

فحش کا ارتکاب نہیں کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) ایسا واپس لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ (یعنی وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے)

بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 967: حج اور عمرہ میں احرام باندھنے کے مقام کے وجوب کے بیان میں

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَنْزِلِهٖ وَلَهٗ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَاَلَتْهُ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ

(1425) زید بن جبیر رحمہ اللہ (بن حرمل حبشی جشم بن معاویہ کے قبیلہ سے) نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوئے اور خیمے لگے ہوئے تھے (اور خیمہ کے گرد و نواح کچھ فاصلہ پر پردہ کیلئے قناتیں نصب تھیں۔) زید بن جبیر نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے کہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کیلئے قرن، مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کیلئے جحفہ واجب کیا ہے یا مقرر فرمایا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى)

باب 968: اللہ عزوجل کا فرمان اور توشہ ساتھ لے لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے (سورہ بقرہ آیت 197)

۱۴۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى) رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

(1426) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا یمن والے حج کرنے کیلئے جاتے تو وہ توشہ راہ ساتھ لے کر نہ جاتے اور کہتے ہم کو اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ ہے۔ اور جب مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں سے سوال کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مقدسہ نازل فرمائی اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے مرسلا (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا) روایت کی۔

بَابُ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 969: مکہ والوں کیلئے حج اور عمرہ کیلئے احرام باندھنے کا مقام

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ

(1427) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ، شام والوں کیلئے جحفہ، نجد والوں کیلئے قرن منازل (قرن دو جگہیں ہیں ایک قرن منازل جو نیچے

الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

سے تخصیص کر دی کہ قرن ثعالب میقات نہیں) اور یمن والوں کیلئے یلملم میقات مقرر و متعین کئے۔ اور یہ میقات ان کیلئے ہیں جو مذکور ہیں (یعنی ان شہر والوں کیلئے) اور ان کیلئے بھی یہ میقات ہیں جو دوسرے شہر والے یہاں سے آئیں (مثلاً شامی ذوالحلیفہ کی طرف آیا تو ذوالحلیفہ ہی اس کا میقات ہے) اور جو لوگ (مکہ اور میقات) کے درمیان ہیں وہ جہاں سے چاہیں یہاں تک کہ گھر والوں کا مکہ ہی میقات ہے۔

بَاب مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب 970: اہل مدینہ کا میقات اور یہ کہ یہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے قبل احرام نہ باندھیں

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

(1428) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی۔ (سالم نے جو آپ سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے وزعموا یعنی لوگوں کا گمان ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّأْمِ

باب 971: شام والوں کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

(1429) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ، شام والوں کیلئے جحفہ، نجد والوں کیلئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات متعین کئے اور یہ ان شہر والوں کیلئے میقات ہیں اور ان شہر والوں کے علاوہ دوسرے جو حج اور عمرہ کرنا چاہتے ہوں۔ اور جو (میقات اور مکہ) کے درمیان ہیں ان کا میقات ان کا گھر ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

بَاب مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

باب 972: نجد والوں کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(1430) سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے اس حدیث کو محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے یاد کیا انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر کئے، اور تبدیلی سند کے ساتھ دوسری روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ

فرماتے ہوئے سنا اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور شام والوں کے احرام باندھنے کی جگہ مَہْیَعَہ جحفہ ہے (رسول اللہ ﷺ نے جحفہ کا نام مَہْیَعَہ رکھا ہے اور جحفہ مشہور ہے) اور نجد والوں کے (احرام باندھنے کی جگہ) قرن ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یمن والوں کیلئے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے اور میں نے آپ سے یہ نہیں سنا۔

بَاب مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ

باب 973: جو شخص میقات اور مکہ کے درمیان رہنے والا ہے وہ کہاں سے احرام باندھے۔

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

(1431) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ، اہل شام کیلئے جحفہ، اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل نجد کیلئے قرن میقات متعین کئے۔ اور یہ میقات ان شہر والوں کے لئے اور اس کے لئے جو ان کے علاوہ دوسرے شہروں سے یہاں آئے جو حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے۔ اور جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

بَاب مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ

باب 974: یمن والوں کے احرام باندھنے کی جگہ

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

(1432) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم میقات مقرر کئے اور یہ میقات ان شہر والوں کے لئے اور ہر اس شخص کے لئے ہیں جو دوسرے شہروں سے ان میقات پر آنے والا ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اور جو لوگ (میقات اور مکہ کے) درمیان ہیں وہ جہاں سے چاہیں (احرام باندھیں) حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں

بَاب ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ

باب 975: عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے

(عرق کو عرق اسلئے کہا جاتا ہے کہ وہاں عرق یعنی چھوٹے پہاڑ ہیں اور یہ زمین شور والی ہے جو جھاڑ کے درخت اگاتی ہے ذات عرق اور مکہ کے درمیان دو مراحل ہیں جن کی مسافت چالیس میل ہے اور ذات عرق وہ حد ہے جو نجد اور تہامہ کے درمیان حد فاصل ہے۔ (فتح الباری ج3 ص389)

۱۴۳۳- حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِیْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَیْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِیْقِکُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ

(1433) نافع (تابعی ابوعبداللہ مدنی) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا جب یہ دونوں شخص (کوفہ و بصرہ) فتح کئے گئے (اور مراد مسلمانوں کا ان کی زمینوں پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ وہ دونوں شہر مسلمانوں نے تعمیر کئے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ سن 14 ہجری اور بصرہ سن 17 ہجری کو تعمیر ہوئے اور کوفہ اور بصرہ کے درمیان 80 فراسخ کی مسافت ہے) تو وہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا۔ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والوں کے لئے قرن احرام باندھنے کی حد مقرر کی ہے اور وہ ہمارے راستہ سے ایک جانب ہے اور اگر ہم قرن کا ارادہ کریں تو ہمارے لئے مشکل ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے راستہ میں اس کے مقابل کوئی جگہ دیکھو اور ان کے لئے ذات عرق کو احرام باندھنے کی حد مقرر کی۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ

باب 976: ذوالحلیفہ میں (مقام بطحا میں) نماز پڑھنا

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ فَصَلّٰی بِهَا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ

(1434) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں مقام بطحاء پر (بطحاء کو ذوالحلیفہ کے ساتھ مقید کرنا اس وجہ سے ہے کہ بطحاء نام کی چار جگہیں ہیں۔ بطحاء مکہ، بطحاء بزی وقار اور بطحاء ازہر اور بطحاء ذوالحلیفہ) اپنی اونٹنی بٹھائی (یعنی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو واپسی کے وقت) اور اس میں نماز پڑھی۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

بَابُ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ

باب 977: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستہ پر سے نکلنا

(امام منذری نے کہا شجرہ اور معرس مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں اور معرس تھوڑا سا کم ہے۔ رات کے آخر میں آرام کرنے کے لئے اترنے کی جگہ کو معرس کہتے ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا جو شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرے تو راستے پر ایک مشہور جگہ جس کو شجرہ کہتے ہیں)

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَخْرُجُ مِنْ طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰی بِذِی

(1435) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ سے) شجرہ کے راستے سے باہر نکلتے تھے اور معرس کے راستہ سے (مدینہ مشرفہ) میں داخل ہوتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے، اور جب (مکہ سے) واپس مدینہ تشریف لاتے تو ذوالحلیفہ جو وادی کے بطن میں ہے نماز پڑھتے اور صبح ہونے تک وہاں رات بسر

الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ

۱۴۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰنِيْ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخّٰى بِالْمُنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُنِيْخُ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ

بَاب غَسْلِ الْخَلُوْقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ

۱۴۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا

کرتے۔

باب978: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی کہ عقیق مبارک وادی ہے

(1436) عکرمہ (بربری ابوعبداللہ مدنی یہ حصین بن ابوالحر عنبری کا غلام تھا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہبہ کیا جب آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے والی بنے اور آپ نے عکرمہ کو آزاد کر دیا) نے کہا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا (جبرائیل) آیا اور اس نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور فرما دیجئے کہ میں نے عمرہ کو حج میں شریک کر لیا ہے (یعنی قارن حج کے ساتھ عمرہ)

(1437) حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں آپ کو اس حال میں دیکھا گیا کہ آپ معرس میں ذی الحلیفہ کے وادی کے بطن میں تھے (اور وادی سے مراد وادی عقیق جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ظاہر ہے) آپ سے کہا گیا کہ آپ بطحاء مبارکہ میں ہیں (حضرت موسیٰ بن عقبہ نے کہا) ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ نے بھی اونٹ بٹھایا حالانکہ سالم رضی اللہ عنہ اس جگہ کی ارادت طلب کرتے تھے جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا اونٹ بٹھایا تھا۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے رات کے آخر میں اترنے کی جگہ کا قصد کرتے تھے، اور وہ (جگہ) اس مسجد جو وادی کے بطن میں ہے اس سے نیچے ہے۔ اور وہاں (معرس) اترنے والوں اور راستہ کے وسط میں ہے (یعنی بطن وادی اور راستے کے درمیان متوسط ہے)

باب979: (احرام باندھنے سے پہلے) خوشبو کو کپڑوں سے تین بار دھونا

(1438) صفوان بن یعلی نے خبر دی کہ یعلی بن امیہ (بن ابوعبیدہ تمیمی جو امیہ بن مُنیہ سے مشہور ہیں) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو اس کی کیفیت و حالت دکھائیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایک وقت نبی اکرم ﷺ مقام جعرانہ (یہ مکہ کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ اَصْحٰبِهٖ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَتْهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى يَعْلٰى فَجَاءَ يَعْلٰى وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِيْ بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَرَادَ الْاِنْقَاءَ حِيْنَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ

قریب اور احرام باندھنے کی جگہ سے بالکل قریب ہے) میں تھے اور آپ کے اصحاب کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ کے پاس ایک شخص (ابن فتحون نے ذیل میں تفسیر طرطوشی سے نقل کیا کہ اس کا نام عطاء بن منیہ تھا اگر یہ صحیح اور ثابت ہے تو یہ یعلی بن منیہ راوی حدیث کے بھائی ہیں) آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا حالانکہ اس کا کپڑا خوشبو سے لت پت ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے تو آپ پر وحی آنے لگی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کی طرف اشارہ کیا وہ آئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ پر سایہ کی طرح کپڑا تنا ہوا تھا۔ یعلی بن امیہ نے اپنا سر (اس کپڑے کے اندر) داخل کیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر یہ حالت آہستہ آہستہ جاتی رہی اور فرمایا جس نے عمرہ کے متعلق سوال کیا ہے وہ کہاں ہے اس شخص کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا اس خوشبو کو تین بار دھو لے جو تیرے (کپڑوں) کے ساتھ ہے اور اپنا جبہ اتار دے۔ اور اپنے عمرہ میں تو وہی کر جو اپنے حج میں کرتا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے مراد آپ نے صفائی لی ہے عطاء بن ابی رباح نے کہا ہاں۔

بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب 980: ارادہ احرام کے وقت خوشبو لگانا

وَمَا يَلْبَسُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَاْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَآءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّقَدْ حَزَمَ عَلٰى بَطْنِهٖ بِثَوْبٍ وَّلَمْ تَرَ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَاْسًا لِّلَّذِيْنَ

اور جب وہ احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا کپڑے پہنے، اور کنگھی کرے اور تیل لگائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ احرام باندھنے والا خوشبو سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے۔ اور کھانے کی چیزوں میں سے زیتون کا تیل اور گھی سے دوا بھی کر سکتا ہے (اگر اس کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ جائیں تو زیتون کا تیل اور گھی بطور دوا اس پر لگا سکتا ہے) عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے احرام باندھنے والا انگوٹھی پہن سکتا ہے۔ پٹی جو تھیلے یا بٹوے کا کام، کمر میں باندھ سکتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جانگیا پہننے میں ان لوگوں کیلئے جو ان کے ہودج کستے تھے کوئی حرج نہیں جانا۔ (ہودج عورتوں کی سواریوں میں سے ایک سواری ہے، مالان والی ہو یا نہ ہو اسے ہودج کہتے ہیں)

يَرْحَلُوْنَ هَوْدَجَهَا

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

(1439) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (احرام باندھنے کے وقت) زیتون کا تیل لگاتے تھے۔ منصور بن معتمر نے کہا۔ میں نے ابراہیم نخعی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا منع کرنا ذکر کیا تو ابراہیم نخعی نے کہا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کو کیا کرے گا۔ مجھے اسود بن یزید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے کہا گویا کہ میں رسول اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔

۱۴۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ

(1440) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔ اور طواف زیارت سے قبل احرام کھولنے کے وقت بھی میں آپ کو خوشبو لگاتی تھی۔

بَابُ مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا

باب 981: جس شخص نے بالوں کو (لیس دار چیز یا گوند وغیرہ سے) اپنے بال جما کر احرام باندھا

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

(1441) سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بحالت تلبیہ) بال جمائے ہوئے تلبیہ کہتے سنا ہے۔

بَابُ الْاِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب 982: (جو شخص مدینہ منورہ سے حج کرنا چاہے) اس کے لئے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس تلبیہ کہنا

۱۴۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

(1442) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس ہی تلبیہ کہنا شروع کیا۔

بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

باب 983: جو شخص احرام باندھنے والا ہے اس کیلئے کون سے کپڑے پہننا ناجائز (محرم بالحج ہو یا عمرہ، متمتع ہو یا قارن)

۱۴۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ اَوْ وَرْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْاَرْضِ

(1443) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے والے کیلئے کون سے کپڑے پہننا جائز ہیں۔ رسول مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا احرام باندھنے والا قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے ہاں اگر کوئی شخص جوتے نہ پائے تو ٹخنوں سے نیچے کٹے ہوئے موزے پہن لے۔ اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنے جس کو زعفران یا ورس (تل کی مانند ایک قسم کی گھاس جس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے) نے مس کیا ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ احرام باندھنے والا اپنا سر دھوئے اور کنگھی نہ کرے۔ اور نہ ہی بدن کو کھجلائے۔ اپنے سر اور بدن سے جوئیں نکال کر زمین پر پھینک دے۔

بَابُ الرُّكُوْبِ وَالِارْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

باب 984: حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانے کے جواز کے بیان میں

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُّوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

(1444) عبیداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے اور پھر مزدلفہ سے منیٰ تک نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس بن عبدالمطلب کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، ان دونوں (اسامہ بن زید اور فضل بن عباس) نے کہا نبی اکرم ﷺ جمرہ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے تک متواتر تلبیہ کہتے رہے۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْتَثِمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَّلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا اَرَى الْمُعَصْفَرَ طَيِّبًا وَّلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَاْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَةِ وَقَالَ

باب 985: احرام باندھنے والا کپڑوں، چادروں اور تہبند میں سے کیا پہنے۔

(چادر اور تہبند کا ثیاب پر عطف، عطف خاص عام پر کے باب سے ہے) حافظ عسقلانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے۔ (یعنی محرم کون سے کپڑے پہنے اس سے مراد کپڑے کی جنس ہے اور یہاں کپڑے کی نوع مراد ہے) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام کی حالت میں کسم سے رنگے ہوئے زرد رنگ کے کپڑے پہنے، اور آپ نے کہا ڈھاتا یا نقاب (جو کپڑا ناک کے اردگرد باندھتے ہیں) اور برقعہ اور زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے نزدیک معصفر یعنی کسم سے رنگا ہوا کپڑا خوشبو والا نہیں ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زیورات، کالے کپڑے، گلابی رنگ کے کپڑے اور موزے

اِبْرَاهِيْمُ لَابَاْسَ اَنْ يُّبَدِّلَ ثِيَابَهٗ

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهٗ وَرِدَائَهٗ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاُزْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِیْ تَرُدُّ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ حَتّٰى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهٗ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهٖ لِاَنَّهٗ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا مِنْ رُّءُوْسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَاَتُهٗ فَهِیَ لَهٗ حَلَالٌ وَّالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ

(1445) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کنگھی کرنے اور تیل لگانے کے بعد (حجۃ الوداع میں) مدینہ منورہ سے چلے حالانکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے چادریں اور تہبند اوڑھے ہوئے تھے اور ان میں سے کسی چیز سے آپ نے منع نہیں فرمایا۔ ہاں ایسے کپڑے سے منع فرمایا جو زعفران کے رنگ سے رنگا ہوا ہو اور زعفران بدن سے جھڑ رہی ہو۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ مقام بیداء پہنچے آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے لبیک کہا (یعنی احرام باندھا) اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، ذوالعقدہ کی پچیس کو احرام باندھا اور چار ذوالحجہ کو آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی (یعنی دوڑنا) فرمائی اور حرم میں (قربانی کا جانور) بھیجنے کی وجہ سے آپ نے احرام نہیں کھولا۔ کیونکہ آپ نے جانور کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا (بطور نشان حرم میں قربانی بھیجنے کیلئے جانور کے گلے جو چیز ڈالتے ہیں اسے قلادہ کہتے ہیں) پھر آپ مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ حجون کے پاس اترے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا اور طواف کعبہ کے بعد کعبہ شریف کے پاس نہیں یہاں تک کہ عرفہ سے واپس تشریف لائے اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ بیت معظم کا طواف کریں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی [illegible] کے بال چھوٹے کرائیں پھر احرام کھول دیں۔ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جس کے ساتھ وہ جانور نہ ہو جس کے گردن میں قلادہ ڈالا گیا ہے۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو وہ اس کے لئے حلال اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا جائز ہے۔

بَابٌ مَنْ بَاتَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 986: جس شخص نے صبح تک ذوالحلیفہ میں قیام کیا

(جو مدینہ منورہ سے حج کیلئے آئے کیونکہ ان کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور میقات میں رات گزارنا مشروع ہے اور یہ احرام تاخیر کا سبب نہیں) اس کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۴۴۶- حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ

(1446) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں (ظہر کی نماز) چار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ اَهَلَّ

۱۴۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا

بَابُ التَّلْبِيَةِ

۱۴۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ

رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ (نماز قصر) دو رکعت پڑھیں، پھر ذوالحلیفہ میں صبح ہونے تک رات بسر کی اور جب آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے باآواز بلند تلبیہ کہا (یعنی احرام باندھا)

(1447) ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں ظہر کی نماز چار رکعتیں ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں (بطور قصر) دو رکعت نماز (عصر) ادا فرمائی۔ ابوقلابہ نے کہا میرا خیال ہے کہ صبح تک آپ نے وہاں ہی قیام فرمایا

باب 987: بلند آواز سے تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) کہنا

(1448) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں (یعنی نماز میں قصر فرمائی) اور میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حج اور عمرہ کا باآواز بلند تلبیہ (اللھم لبیک) کہتے سنا۔ (معلوم ہوا آپ قارن تھے کیونکہ حج قران، تمتع اور افراد سے افضل ہے)

باب 988: تلبیہ کی کیفیت کے بیان میں

(1449) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ ہر قسم کی حمد اور نعمت اور بادشاہی کے تو ہی لائق ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

(1450) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ مجھے معلوم ہے نبی اکرم ﷺ کس طرح تلبیہ کہتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک، ابومعاویہ ضریر (محمد بن حازم) نے سفیان ثوری کی اعمش سے روایت کرنے میں متابعت کی، اور شعبہ بن حجاج نے کہا ہم کو سلیمان الاعمش نے خبر دی انہوں نے کہا میں خیثمہ بن عبدالرحمٰن جعفی کوفی سے سنا اور انہوں نے ابوعطیہ (مالک بن عامر ہمدانی) سے روایت کی انہوں نے

اللّٰہ عَنْهَا

بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ

بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

کہا میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔

باب 989: تلبیہ کہنے سے قبل سواری پر سوار ہونے کے وقت تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنا

(1451) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نماز ظہر چار رکعتیں ادا فرمائیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر کی دو رکعتیں ادا کیں (یعنی نماز قصر) پھر آپ صبح تک وہاں رہے۔ پھر آپ بیداء سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی تحمید، تسبیح اور تکبیر بیان فرمائی پھر حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ کا احرام باندھا۔ اور جب ہم مکہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (جنہوں نے صرف حج کیلئے احرام باندھا تھا) حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں۔ یہاں تک کہ جب یوم ترویہ (ذوالحج کی آٹھویں) تھا انہوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا (قربانی کے ایک سو اونٹوں میں سے تریسٹھ اونٹ ہر ایک اپنی عمر کے ایک سال کے عوض اپنے ہاتھ سے ذبح کئے جو آپ کی عمر شریف کی طرف اشارہ ہے۔ اور باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں دو مینڈھے (ایک اپنی اہل بیت کی طرف سے اور دوسرا اپنی امت سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں دی) ذبح کئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے بعض (حماد بن مسلمہ) نے اس کو ایوب سختیانی سے انہوں نے ایک شخص (ابوقلابہ) انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

باب 990: جس شخص نے اس وقت تلبیہ کہا جب سواری سیدھی کھڑی ہوگئی

(1452) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تھی۔

باب 991: قبلہ کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے لبیک کہنا

نافع سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب

عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا صَلّٰى بِالْغَدَاةِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّى حَتّٰى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ تَابَعَهٗ اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ فِى الْغُسْلِ

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهٗ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَاْتِى مَسْجِدَ ذِى الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّىْ ثُمَّ يَرْكَبُ وَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

بَابُ التَّلْبِيَةِ اِذَا انْحَدَرَ فِى الْوَادِىْ

۱۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ اَنَّهٗ قَالَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا مُوْسٰى كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذِ انْحَدَرَ فِى الْوَادِىْ يُلَبِّىْ

بَابُ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ اَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهٖ وَاسْتَهْلَلْنَا وَاَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهٗ مِنَ الظُّهُوْرِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ (وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ) وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِىِّ

ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیتے۔ وہ تیار کی جاتی پھر اس پر سوار ہوتے۔ جب وہ سیدھی ہو جاتی تو آپ کھڑے کھڑے قبلہ کی طرف منہ کر کے تلبیہ کہتے ہوئے حرم میں پہنچ جاتے۔ پھر آپ رک جاتے یہاں تک کہ جب آپ وادی ذی طوی میں تشریف لاتے تو وہاں رات بسر کرتے یہاں تک صبح ہو جاتی اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو غسل کرتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔ غسل کرنے میں اسماعیل بن علیہ نے عبدالوارث بن سعید کی متابعت کی ہے۔

(1453) نافع (فقیہ ابوعبداللہ مدنی) سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو آپ تیل لگاتے جس کی خوشبو نہیں پھر مسجد ذوالحلیفہ میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے۔ پھر سواری پر سوار ہو جاتے۔ جب ان کی سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے۔ پھر فرماتے میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

باب 992: احرام باندھنے والا جب وادی میں نیچے اترے تو تلبیہ کہنے کا بیان

(1454) مجاہد بن حرمکی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اور لوگوں نے دجال کا تذکرہ شروع کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ مجاہد نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ تو میں نے آپ سے نہیں سنا، لیکن میں نے آپ سے یہ سنا ہے۔ کہ گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جب وہ وادی میں اترے اور لبیک کہہ رہے ہیں۔

باب 993: حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں

(ایک محاورہ ہے) اَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهٖ۔ یعنی اس سے بات چیت کی اور وَاسْتَهْلَلْنَا وَاَهْلَلْنَا الْهِلَالَ یہ تمام ظہور کے معنی میں آتے ہیں اور وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ (اس وقت کہا جاتا ہے) جب وہ بادل سے نکل آئے۔ اور مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ کا معنی ہے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔ اور یہ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِیِّ سے ہے۔

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَاْسَكِ وَامْتَشِطِي وَاَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

(1455) زوجہ محترمہ سید الانبیاء ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور ہے) وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے۔ پھر وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ وہ دونوں (حج اور عمرہ) سے حلال نہ ہو جائے (یعنی فارغ نہ ہو جائے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں مکہ مکرمہ آئی حالانکہ میں حیض والی تھی۔ اور میں نے نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ اور عمرہ چھوڑ دو، میں نے اسی طرح کیا۔ اور جب ہم نے حج ادا کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (جو عمرہ تم نے چھوڑ دیا تھا) یہ عمرہ اس کا بدل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر انہوں نے احرام کھولا۔ پھر انہوں نے منیٰ سے واپسی کے بعد ایک طواف کیا۔ اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کر کے (احرام باندھا تھا) انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

بَابُ مَنْ اَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 994: جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نبی کریم ﷺ کے احرام کی مثل احرام باندھا

۱۴۵۶- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يُقِيمَ عَلٰى اِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(1456) مکی بن ابراہیم (بن بشیر بن فرقد حنظلی یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے) نے عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا انہوں نے کہا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے اپنی حدیث

وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ

میں سراقہ بن مالک بن جعشم کے قول کا ذکر کیا۔ (اور سراقہ بن مالک کا یہ قول عنقریب باب عمرۃ التنعیم میں آئے گا)

۱۴۵۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

(1457) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ یمن سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جس چیز کا نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ (یعنی میری نیت یہ تھی) آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

(کیونکہ صاحب ہدی کیلئے احرام کھولنا ممکن نہیں جب تک کہ قربانی اپنے کو (یعنی قربانی کا دن) نہ پہنچ جائے) محمد بن بکر برسانی نے عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج سے یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی تو نے کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جس چیز کا نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی دو اور احرام باندھے ہوئے ٹھہرے رہو جیسا کہ اس وقت ہو (معلوم ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ احرام کی کیفیت نہ جانتے تھے اس لئے نبی اکرم ﷺ کے احرام کی مثل نیت کی مگر یہ زمانہ نبوی میں خاص تھا اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے اور یہ حکم عام نہیں لہٰذا احرام مبہم جائز نہیں)

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَتِي عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ

(1458) حضرت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مجھے (سن دس ہجری حجۃ الوداع سے قبل) یمن کی ایک قوم کی طرف بھیجا۔ میں یمن سے حج کرنے کے لئے آیا حالانکہ نبی اکرم ﷺ وادی بطحاء مکہ (یعنی محصب) میں تھے۔ آپ نے فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے عرض کیا میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام کی مثل احرام باندھا ہے۔ (یعنی احرام مبہم) آپ نے فرمایا کیا تیرے ساتھ قربانی ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں (یارسول اللہ ﷺ) تو آپ ﷺ نے مجھے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے طواف کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر مجھے حکم دیا (احرام کھول دے) میں نے احرام کھول دیا۔ اور میں اپنی قوم کی ایک عورت (حضرت ابوموسیٰ کے بھائیوں میں سے کسی بھائی کی زوجہ تھی اور آپ کے تین بھائی ہیں ابورھم، ابوبردہ اور محمد) کے پاس آیا اس نے مجھے کنگھی کی یا اس نے میرے سر کو دھویا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہم کو (حج اور عمرہ) پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور اگر ہم نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور کے نحر تک حرم میں احرام نہیں کھولا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ) وَقَوْلِهٖ (يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كَرْمَانَ

باب 995: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: حج کے کئی مہینے ہیں

جانے ہوئے تو جوان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے ساتھ صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک (سورہ بقرہ آیت 197) تجھ سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کیلئے (سورہ بقرہ آیت 189) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ سنت طریقہ یہ ہے حج کے مہینوں کے سوا احرام نہ باندھے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خراسان اور کرمان سے احرام باندھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ (اثر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اثر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مناسبت یہ ہے کہ عبداللہ بن عامر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد بھائی نے جب خراسان کو فتح کیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے نیشاپور سے احرام باندھا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے اس فعل پر آپ کی ملامت کی۔ یہ اس لئے کہ مکہ اور خراسان کے درمیان حج کے مہینوں سے زیادہ مسافت ہے اور یہ حج کے مہینوں کے علاوہ احرام باندھنے کو مستلزم ہے اس لئے آپ نے اس کی ملامت کی اور اس کو ناپسند فرمایا۔)

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهْ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا

(1459) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کی راتوں اور حج کے موسم میں نکلے، اور ہم مسرف (مکہ کے قریب ایک جگہ اور مکہ کی پہلی حد) میں نازل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمہ جو آپ کیلئے لگایا گیا تھا) سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس قربانی نہیں اور وہ (حج کو) عمرہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔ اور جس کے ساتھ ہدی ہے وہ اس طرح نہ کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعض نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بہر حال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے چند لوگ وہ اس کی استطاعت رکھتے تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اور وہ لوگ عمرہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے فرمایا اے بھولی بھالی کیوں رو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهُرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هَا هُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَأْتِيَانِي قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَضْحِيهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ صَبِرَ مِنْ صَارَ يَصْبِرُ صَبْرًا وَيُقَالُ صَارَ يَصُورُ صَوْرًا وَصَرَّ يَصُرُّ صَرًّا

نے آپ کی بات پیت جو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمائی سنی اور میں عمرہ نہیں کر سکتی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں نے عرض کیا میں نے نماز نہیں پڑھی (یعنی مجھے حیض آ گیا ہے) آپ نے فرمایا تجھے اس کا کوئی ضرر نہیں تم بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک عورت ہو تمہارے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے وہی لکھا ہے جو آدم کی دوسری بیٹیوں پر لکھا ہے۔ تم اپنے حج میں رہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو عمرہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم حج کیلئے نکلے یہاں تک کہ ہم منیٰ میں آئے تو میں حیض سے پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی (اور غسل کرنے کے بعد) بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی طواف زیارت) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں آپ کے ساتھ آخری قافلہ (جو دس سے بارہ مردوں پر مشتمل ہوتا ہے) میں نکلی (نفر آخر تیرہویں ذوالحجہ اور نفر اول بارہویں ذوالحجہ) یہاں تک کہ آپ نے خُطب (یہ مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان کشادہ جگہ کا نام ہے اَبطح اور بطحا بھی کہتے ہیں) میں قیام فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ وہاں قیام کیا۔ آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا (اے عبدالرحمن) اپنی بہن کو ساتھ لے کر حرم سے نکل جاؤ تا کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ سکے۔ پھر جب تم دونوں عمرہ سے فارغ ہو جاؤ تو اسی جگہ (محصب) میں آؤ میں تمہارے آنے تک تمہارا انتظار کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم دونوں حرم سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک کہ میں اور میرا بھائی طواف سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں صبح صادق کے وقت آپ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کیا تم عمرہ سے فارغ ہو گئے۔ کہا ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان فرمایا تو لوگ چل پڑے۔ اور آپ نے بھی مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر راہ سفر اختیار فرمایا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا لفظ یُصیر، صَارَ، یَصِیْرُ صیراً سے ہے اور صَارَ یَصُوْرُ صَوْرًا اور صَرَّ یَصُرُّ صُرًّا بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب 996: تمتع، قران اور صرف حج کے بیان میں

اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج کو فسخ کر دینا۔ (جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر عمرہ سے فارغ ہو کر اس سال حج کا احرام باندھے اس کو تمتع کہتے ہیں۔ اور جو شخص ان دونوں (حج اور عمرہ) کا اکٹھے احرام باندھے یعنی اس طرح کہے لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ

اسے قران کہتے ہیں اور فقط حج کا احرام باندھنے کو افراد کہتے ہیں اور فسخ حج کا معنی یہ ہے جو حج کا احرام باندھے پھر عمرہ کرنے کی غرض سے حج کا احرام کھول دے اور وہ متمتع ہو جائے قران اور صرف حج میں کوئی اختلاف نہیں اور فسخ حج کے جواز میں اختلاف ہے تفصیل کے لئے کتب فقہ کی طرف رجوع کریں)

۱۴۶۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا

(1460) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ اور ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا۔ ہم جب (مکہ مکرمہ) آئے اور ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے، جو شخص قربانی کا جانور لے کر نہیں آیا تھا اس نے احرام کھول دیا۔ اور آپ کی ازواج مطہرات کے پاس قربانیوں کے جانور نہیں تھے۔ تو انہوں نے بھی احرام کھول دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے حیض آ گیا تو میں بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکی، اور جب حصبہ کی رات آئی (اس سے مراد وہ رات ہے جو تشریق کی راتوں کے بعد آتی ہے جس رات کو حجاج کرام محصب میں ٹھہرتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹیں گے اور میں فقط حج کر کے واپس لوٹوں گی۔ آپ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ مکرمہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی (عبدالرحمن) کے ساتھ تنعیم جاؤ اور وہاں عمرہ کا احرام باندھو پھر فلاں فلاں جگہ آ جانا۔ حضرت ام صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں گمان کرتی ہوں کہ میں لوگوں کو روکنے والی ہوں آپ نے فرمایا بانجھ سر منڈاتی ہوئی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا۔ ام صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے عرض کیا ہاں (میں نے طواف زیارت کیا ہے) آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں میرے ساتھ واپس چلو (اب تجھے طواف وداع کی حاجت نہیں کیونکہ وہ حیض والی عورت سے ساقط ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ ملے، حالانکہ وہ مکہ مکرمہ سے چڑھ رہے تھے (یعنی محصب کی طرف) اور میں مکہ مکرمہ میں اتر رہی تھی۔ یا میں چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

۱۴۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

(1461) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا حجۃ الوداع کے سال ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا۔ اور کچھ لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا۔ اور رسول

حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ اور لیکن جنہوں نے حج کا یا حج اور عمرہ کو جمع کر کے احرام باندھا انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

۱۴۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ

(1462) مروان بن حکم نے کہا میں (جب مقام عسفان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان متعہ میں اختلاف ہوا) موجود تھا۔ حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متعہ سے منع فرماتے تھے (ممنوع متعہ میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک حج فسخ کر کے عمرہ کرنا اور یہ حجۃ الوداع میں مخصوص تھا۔ یا تمتع مشہور مراد ہے) اور حج اور عمرہ جمع کرنے سے بھی منع فرماتے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان کو منع پر) دیکھا تو ان دونوں کا احرام باندھا اور لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ کہا۔ اور فرمایا میں کسی کے کہنے پر نبی اکرم ﷺ کی سنت چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔

۱۴۶۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحٰبُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ

(1463) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا دنیا میں بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے اور وہ لوگ محرم کو صفر بنا لیتے (یعنی سال کے تیرہ مہینے بنا لیتے اور محرم کو صفر بنا کر صفر کو حج کا آخری مہینہ تصور کرتے اس کو قرآن معظم نے نَسِيْءٌ سے تعبیر فرمایا امام کلبی نے کہا جس نے سب سے پہلے یہ کیا قلمس یعنی حذیفہ بن عبید کنانی تھا) اور کہتے جب اونٹ کی پشت کا زخم ختم ہو جائے گا (ان کی مراد یہ تھی کہ ذوالحجہ اور محرم ختم ہو جائے غالباً اس رات میں اونٹ کا زخم اچھا نہیں ہوتا) اور نشان زخم مٹ جائے گا۔ اور صفر گزر جائے گا تو جو شخص عمرہ کرنا چاہے اس کیلئے عمرہ کرنا حلال ہے۔ نبی اکرم ﷺ ذوالحجہ کی چوتھی کو علی الصبح اپنے اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ حالانکہ انہوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا لیں۔ صحابہ کو یہ ناگوار گزرا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کون سی چیز ہم پر حلال ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر چیز حلال ہو گئی (یعنی حج کا احرام فسخ کرنے کے بعد ہر چیز حلال ہو گئی ہے حتیٰ کہ بیوی سے جماع کرنا بھی حلال ہے)

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ

(1464) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں (یمن سے) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے احرام کھولنے کا حکم دیا (تفصیل حدیث نمبر 1461) میں مذکور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِالْحِلِّ

۱۴۶۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَاْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ

ہے۔

(1465) اُم المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو مَلبّد (یعنی لیس دار چیز یا گوند وغیرہ سے بالوں کو سجایا ہوا ہے) کیا ہوا ہے اور اپنی قربانی کے جانور کے گردن میں قلادہ ڈالا ہے۔ اس لئے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

۱۴۶۶- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَمَرَنِي فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَاَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اَقِمْ عِنْدِي فَاَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَاَيْتُ

(1466) ابو جمرہ نصر بن عمران نے کہا۔ میں نے تمتع کیا تو لوگوں نے کہا (اور یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں ہوا کیوں کہ وہ تمتع سے منع کرتے تھے) تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا۔ اور میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک شخص مجھے کہہ رہا ہے۔ یہ حج مقبول اور عمرہ مقبول ہے۔ میں نے (یہ خواب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کو پالیا ہے (ابو جمرہ کا کہنا ہے) کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا میرے پاس قیام کرو اور میں اپنے مال سے کچھ حصہ تمہارے لئے مقرر کر دیتا ہوں۔ شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے ابو جمرہ سے کہا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) ایسا کیوں کرتے ہیں ابو جمرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگوں کو یہ خواب بیان کریں جو تمتع کے حل کو ظاہر کرنے والی ہے)

۱۴۶۷- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ لِي اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْاٰنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَاءٍ اَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ اَحِلُّوا مِنْ اِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ اَقِيمُوا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي

(1467) ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہ ہمیں ابو شہاب اکبر خیاط (موسیٰ بن نافع عنزی) نے خبر دی کہ ہم متمتع کی حالت میں مکہ آئے حالانکہ پھر ہم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ اور آٹھویں ذوالحجہ سے تین دن پہلے ہم مکہ میں آئے۔ مکہ والوں میں سے کچھ لوگوں نے مجھے کہا اب تمہارا حج مکی ہو گیا (یعنی بوجہ عدم مشقت ثواب کم ہے) میں عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا کہ ان سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھوں۔ تو انہوں نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جس دن آپ ﷺ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر آئے تھے (یعنی حجۃ الوداع کے دن) اور ہر ایک

فَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اٰمُرُكُمْ فَلَوْلَا اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اٰمُرُكُمْ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ اِلَّا هٰذَا

نے صرف حج کا احرام باندھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا کہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر کے اپنا احرام کھول دو اور سروں کے بال چھوٹے کرلو۔ پھر احرام کے بغیر ہی ٹھہرے رہو۔ یہاں تک کہ جب یوم ترویہ ہو (دخول مکہ سے یوم ترویہ تک صرف چار دن بلا احرام قیام کیا) حج کا احرام باندھ لو اور جو تم نے اس سے پہلے کیا ہے اس کو عمرہ بنالو (یعنی حج فسخ کر دو) لوگوں نے عرض کیا ہم اس (حج) کو کیسے عمرہ بنائیں حالانکہ ہم نے حج کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو میں نے تم کو حکم دیا ہے وہ کرو۔ اور اگر میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دے رہا ہوں۔ لیکن میرے لئے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ قربانی کا جانور اپنے محل (یعنی حرم) میں نہ پہنچ جائے۔ اور لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا ابوشہاب کی صرف یہی حدیث سند ہے۔

۱۴۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ اِلَّا اَنْ تَنْهٰى عَنْ اَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا

(1468) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے متعہ میں اختلاف کیا حالانکہ وہ دونوں عسفان (یہ ایک گاؤں ہے جو مکہ مکرمہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے) میں موجود تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اس کام سے منع کرو جو کام نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس پر انکار) دیکھا تو آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔

بَابٌ مَنْ لَّبّٰى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

باب 997: جس شخص نے حج کا تلبیہ کہا اور اس کو معین کیا

۱۴۶۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً

(1469) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم کہتے تھے لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے (حج) کو عمرہ بنا دیا۔

بَابُ التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 998: زمانہ رسول اکرم ﷺ میں تمتع کا بیان

۱۴۷۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1470) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے دور اقدس میں حج تمتع کیا کرتے تھے اور قرآن

قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ

معظم نازل ہوا (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ) تو ایک شخص (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے اپنی رائے سے جو چاہا کیا۔ (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا تھا اور جس نے ان کے بعد منع کیا اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اتباع کرتے ہوئے منع کیا اور یہ نہیں ہے اور حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما جس تمتع سے منع کرتے وہ فسخ حج کا عمرہ تھا۔ (عمدۃ القاری ج 9 ص 205)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) وَقَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ

باب 999: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو

(سورہ بقرہ آیت 196)

۱۴۷۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْىَ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْىَ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ (حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ) ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ اَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْىُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ) اِلٰى اَمْصَارِكُمُ الشَّاةُ تَجْزِىْ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ فِىْ عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَهٗ فِىْ كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحَهٗ لِلنَّاسِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ (ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِىْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ

(1471) ابوکامل فضیل بن حسین بصری نے کہا ہمیں ابومعشر (یوسف بن یزید براء) نے بیان کیا کہ ہم کو عثمان بن غیاث نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے کہا مہاجرین و انصار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا لیا۔ اور جب ہم مکہ مشرفہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا احرام بنالو۔ ہاں جس نے قربانی کے جانور کے گردن میں کوئی چیز بطور علامت ڈال دی ہو۔ (وہ حج کا احرام فسخ نہ کرے) ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور ہم اپنی عورتوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اس کیلئے احرام کھولنا جائز نہیں یہاں تک کہ قربانی کا جانور اپنے محل (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔ پھر آٹھویں ذوالحج کو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ پھر جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور ہم پر قربانی واجب ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ارشاد فرمایا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یعنی اپنے شہروں کو پلٹ کر جاؤ (سورہ بقرہ آیت 196) ایک بکری قربانی میں کافی ہے صحابہ کرام نے ایک سال میں دو عبادتیں جمع کیں یعنی حج اور عمرہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (حج اور عمرہ کے جمع کرنے کا حکم) اپنی کتاب میں نازل کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِي وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ

سنت قرار دیا۔ اور اہل مکہ کے سوا سب لوگوں کیلئے اسے مباح کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور حج کے مہینے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا وہ شوال، ذوالعقدہ اور ذوالحج ہیں۔ جس شخص نے ان دنوں میں حج تمتع کیا اس پر قربانی یا روزے واجب ہیں۔ اور رفث بمعنی جماع اور فسوق کا معنی گناہ اور جدال بمعنی جھگڑا ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ

باب 1000: مکہ مشرفہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے

۱۴۷۲- حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طِوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

(1472) نافع سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ سے رک جاتے اور مقام ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر وہاں ہی صبح کی نماز ادا فرماتے۔ اور غسل کرتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

بَاب دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَارًا اَوْ لَيْلًا بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طِوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

باب 1001: مکہ مشرفہ میں (شرفها الله تعالیٰ) میں دن یا رات کو داخل ہونے کی مشروعیت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح تک وہاں رہے پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا متن ہے جس کو بلا سند پہلے ذکر کیا پھر سند کے ساتھ اس کی روایت کی اور وہ یہ ہے)

۱۴۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

(1473) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات بسر کی پھر آپ مکہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

بَابٌ مِّنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

باب 1002: کس جگہ سے (احرام باندھنے والا) مکہ مکرمہ میں داخل ہو

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ

(1474) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (وہ داخل ہونے کا راستہ ہے کہ اس سے اہل مکہ کے مقبرہ (المعلیٰ) میں نازل ہوتے ہیں اسے کداء کہا جاتا ہے) سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ (یہ مکہ مکرمہ کے نیچے باب

الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

بَابٌ مِّنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مَكَّةَ

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِّنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يُقَالُ هُوَ مُسَدَّدٌ كَاسْمِهٖ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ مُسَدَّدًا اَتَيْتُهُ فِيْ بَيْتِهٖ فَحَدَّثْتُهُ لَاسْتَحَقَّ ذٰلِكَ وَمَا اُبَالِيْ كُتُبِيْ كَانَتْ عِنْدِيْ اَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ

۱۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَّخَرَجَ مِنْ كُدًا مِّنْ اَعْلٰى مَكَّةَ

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلٰى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَّكُدًا وَّاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَّكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

۱۴۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَّكَانَ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ

شبیکہ کے پاس ہے اس کو کوئی کہا جاتا ہے اور یہ شعب ابن زبیر کے قریب ہے) سے آپ مکہ مکرمہ سے باہر نکلتے۔

باب 1003: مکہ مکرمہ میں سے کہاں سے نکلے

(1475) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں کداء جو ثنیۃ العلیا کا ایک مقام ہے جو بطحاء میں ہے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلی (یعنی کدی) سے باہر نکلتے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہا جاتا ہے کہ مسدد بن مسرہد بصری اپنے نام کی طرح مضبوط ہیں کیونکہ مسدد کا معنی محکم ہے امام بخاری فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو کہتے ہوئے سنا (جو فن جرح وتعدیل کے امام ہیں) اگر میں مسدد کے پاس ان کے گھر جاؤں اور ان سے حدیث بیان کروں تو وہ اس کے مستحق ہیں۔ مجھے یہ پرواہ نہیں کہ میری کتابیں میرے پاس ہوں یا مسدد کے پاس ہوں۔

(1476) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں آتے تو مکہ کے اعلیٰ سے داخل ہوئے اور مکہ مشرف کی نچلی طرف سے باہر نکلے۔

(1477) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال کُدا سے (مکہ میں) داخل ہوئے اور اعلیٰ مکہ کی جانب مقام کوئی سے باہر نکلے۔

(1478) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال اعلیٰ مکہ کے مقام کدا سے داخل ہوئے اور ہشام بن عروہ نے کہا کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کداء اور کدا دونوں طرف سے مکہ میں داخل ہوتے اور اکثر کداء سے داخل ہوتے، اور وہ دونوں کدا اور کدا ان کے گھر کے قریب تھے۔

(1479) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال اعلیٰ مکہ سے مقام کداء سے داخل ہوئے۔ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اکثر مقام کداء سے مکہ میں داخل ہوتے اور (مقام کدا) ان کے گھر سے قریب تھا

۱۴۸۰- حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ اَقْرَبِهِمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًا مَوْضِعَانِ

(1480) حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال مقام کداء سے (مکہ میں) داخل ہوئے اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان دونوں (کداء اور کدا) مقام سے داخل ہوتے اور زیادہ تر مقام کداء سے داخل ہوتے اس لئے کہ یہ ان کے گھر سے قریب تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کداء اور کدا دو مقام ہیں (حدیث نمبر 1477 میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں)

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

(وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَّاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)

باب 1004: مکہ مکرمہ (شرفہا اللہ تعالیٰ)

اور اس کی عمارتوں کی فضیلت کے بیان میں۔ (جب تعمیر کعبہ تعمیر مکہ کا سبب تھا تو مکہ مکرمہ کی عمارتوں کی فضیلت کا ذکر کیا) اللہ تعالیٰ کا فرمان اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کیلئے مرجع اور امان بنایا اور (حضرت) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کیلئے اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کر دوں گا۔ اور بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی (سورہ بقرہ آیت 126،125) اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس کی نیویں (بنیادیں) اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو ہی ہے سنتا، جانتا۔ اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا، اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے لئے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا۔ مہربان ہے۔ (سورہ بقرہ آیت 128،127)

۱۴۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

(1481) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا جب کعبہ معظمہ بنایا گیا تو نبی اکرم ﷺ اور عباس بن عبدالمطلب پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ عباس بن عبدالمطلب نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اپنا تہبند اتار کر اپنے کندھوں پر رکھ لیں۔ (ایسا کرنے سے جب آپ کی شرمگاہ برہنہ ہوئی) تو آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی نگاہیں مبارک آسمان کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ

طرف اٹھ آئیں۔ آپ نے فرمایا مجھے میرا تہبند دیجئے اور عباس بن عبدالمطلب نے آپ کا تہبند باندھ دیا۔

۱۴۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ

(1482) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم نے کعبہ مکرمہ کو بنایا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیار کردہ بنیادوں میں (بوجہ عدم نفقہ) انہوں نے کمی کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کعبہ مکرمہ کو دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کر دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تیری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں (کعبہ مکرمہ کو پہلی بنیادوں پر تعمیر) کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (باسناد مذکور) روایت کی اگر اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ (کعبہ کی بنیادوں میں تقصیر) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے صدق میں شک نہیں لیکن عرب کے کلام میں بہت دفعہ صورتاً شک ہوتا ہے اور مراد تقصیر پر یقین ہی ہوتا ہے) اور میرے خیال میں رسول اکرم ﷺ نے دونوں رکنوں کا جو حطیم کے قریب ہیں استلام ترک نہیں فرمایا مگر بیت اللہ شریف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا تعمیر نہیں ہوا۔

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

(1483) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے (کعبہ مکرمہ کی) دیوار کے متعلق پوچھا کیا وہ بیت اللہ میں ہے (یعنی کعبہ کا حصہ ہے) آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا پھر انہوں نے اس کو بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا تیری قوم کے پاس خرچہ کم ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا کیا بات ہے کہ اس کا دروازہ کیوں اونچا رکھا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تیری قوم نے (دروازہ اونچا) اس لئے کیا کہ وہ جس کو چاہیں (بیت اللہ) میں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمہاری قوم سے جاہلیت (کفر) کا زمانہ قریب نہ ہوتا (تو میں دیوار کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا) دیوار کو بیت اللہ میں داخل کرنے اور دروازہ کو زمین کے ساتھ ملانے میں مجھے خوف ہے کہ ان کے دل منکر نہ بن جائیں۔

۱۴۸۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَائَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِيْ بَابًا

(1484) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اگر تیری قوم سے کفر کا عہد قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو شہید کرتا پھر اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی بنیادوں کو چھوٹا کر دیا ہے اور میں اس کے لئے خلف بناتا ہوں ابومعاویہ (محمد بن حازم) نے کہا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ خلفاً سے مراد دروازہ ہے۔

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيْدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَاَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَاَيْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ قَالَ جَرِيْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ اُرِيْكَهُ الْاٰنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَاَشَارَ اِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ هَا هُنَا قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا

(1485) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تیری قوم سے زمانہ جاہلیت (کفر) قریب نہ ہوتا۔ تو میں بیت اللہ شریف کو منہدم کرنے کا حکم دیتا۔ اور میں اس میں وہ (دیوار) داخل کرتا جو انہوں نے نکال دی تھی۔ اور دروازہ کو زمین کے ساتھ ملاتا (کیونکہ انہوں نے اونچا رکھا ہوا تھا) اور میں اس کے دو دروازے رکھتا ایک دروازہ مشرقی اور ایک دروازہ غربی اور اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق بناتا۔ یہ ہے وہ حدیث جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے پر آمادہ کیا۔ یزید بن رومان نے کہا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ مکرمہ کو گرایا اور اس کی تعمیر کی اور اس میں حطیم کو داخل کیا تھا میں موجود تھا اور تحقیق میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اساس کے پتھر دیکھے ہیں کہ وہ اونٹوں کی کوہان کی مثل تھے۔ جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے کہا اس کی جگہ کہاں ہے یزید بن رومان نے کہا میں ابھی دکھاتا ہوں اور میں یزید بن رومان کے ساتھ حطیم میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ جگہ یہ ہے جریر بن حازم نے کہا میں نے دیوار سے تقریباً چھ ہاتھ اندازہ کیا۔

بَاب فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى

(اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)

باب 1005: حرم (مکہ) کی فضیلت کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں۔ (سورہ نمل آیت 91) اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا ارشاد گرامی کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والے حرم میں، جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں ہوتا۔ (سورہ قصص آیت 53)

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا

بَابُ تَوْرِيْثِ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَاَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَآءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ) الْبَادِي الطَّارِئُ (مَعْكُوْفًا) مَحْبُوْسًا

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانُوْا يَتَاَوَّلُوْنَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا

(1486) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں گے اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے گا اور اس میں گم شدہ چیز نہ اٹھائی جائے گی ہاں جو شخص اس چیز کی تعریف اور مشہوری کے لئے اٹھائے (اس کو جائز ہے)

باب 1006: مکہ مکرمہ کے مکانات کی وراثت

جاری کرنا اور ان کی خرید و فروخت کرنا (بوجہ اختلاف اس کا حکم یہاں نہیں کیا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز۔ امام طحاوی کا قول ہے کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ مکہ مبارکہ کی خرید و فروخت اور اس کو کرایہ پر دینا جائز نہیں یہ قول امام ابوحنیفہ، محمد اور ثوری رحمہم اللہ کا ہے اور عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن جبر مکی، امام مالک، اسحاق اور ابوعبید اسی طرف گئے ہیں۔ امام ابویوسف، طاؤس بن کیسان، عمرو بن دینار، امام شافعی، امام احمد اور ابن منذر کے نزدیک جائز ہے) اور خصوصاً لوگ مسجد حرام میں برابر ہیں۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے، بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور وہ کہتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کیلئے مقرر کیا ہے کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں ناحق زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے (سورہ حج آیت 25) امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا البادی کا معنی مسافر اور معکوف کا معنی مقیم ہے۔

(1487) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مکہ معظمہ کے کس گھر میں نزول اجلال فرما ہونگے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر (ہمارے لئے) چھوڑا بھی ہے۔ عقیل اور طالب (دونوں اپنے باپ) ابوطالب کے وارث تھے۔ اور جعفر و علی رضی اللہ عنہما کسی چیز کے وارث نہ بنے تھے۔ اس لئے کہ یہ دونوں مسلمان تھے، اور عقیل و طالب دونوں کافر تھے (اس سبب سے کہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں بنتا۔ اور محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے کہا (سلف) اللہ تعالیٰ کے اس قول (یعنی اس آیۃ مقدسہ میں)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کیلئے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ) اَلْاٰيَةَ

بَابُ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ قُفُوْلَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِيْ ذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَّبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَّيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَّقَالَا بَنِيْ هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ

جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ میں ولایت کی تفسیر کرتے تھے۔ (سورہ انفال آیت 72)

باب 1007: نبی اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول (یعنی جس جگہ آپ تشریف فرما ہوئے تھے)

(1488) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ جب مکہ معظمہ میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے (یعنی منیٰ سے واپس بیت اللہ کی طرف متوجہ ہوتے) تو فرماتے ان شاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا۔ جہاں قریش مکہ نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔

(1489) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دوسرے دن (خذا اصل میں غدو ہے یعنی اول دن جوہری نے کہا غدوہ عین کے ضمہ سے صبح اور طلوع شمس کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں) فرمایا حالانکہ آپ منیٰ میں تھے ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں مکہ کے روسائے قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ اور خیف بنی کنانہ سے مراد مقام محصب ہے (حافظ عسقلانی کا کہنا ہے میرے دل میں خلجان ہے وہ یہ کہ یعنی ذالك المحصب کے بعد امام زہری کا کلام ہے جو خبر میں مندرج ہے) واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ (تخصیص کے بعد تعمیم کے باب سے ہے اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ کنانہ غیر قریش ہوں اور قریش ان کے حلیف ہوں نہ کہ ان کا ایک حصہ کیونکہ عطف مغایرت چاہتا ہے) نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب (یا صرف) بنی مطلب کہا، کے بارے میں باہم قسم کھائی تھی کہ وہ ان سے بیاہ شادی اور خرید و فروخت نہیں کریں گے (اور علی الکفر سے مراد بھی یہی ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں) یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔ سلامہ بن روح ایلی نے (اپنے چچا) عقیل بن خالد ایلی سے اور یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی سے روایت کی۔ کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی ان دونوں نے (اپنے شیخ ابن شہاب سے روایت میں) بنی ہاشم اور بنی مطلب کا (بغیر عبد کے) ذکر کیا ہے۔ اور ابوعبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا بنی مطلب (بغیر عبد کے) حقیقت کے زیادہ قریب ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ) الْاٰيَةَ

باب 1008: اللہ تعالیٰ عزاسمہ کا ارشاد گرامی

اور یاد کرو جب (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔ اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی۔ جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔ اے میرے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم کریں تو، تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔ (سورہ ابراہیم آیت 35 تا 37)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ)

باب 1009: اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا فرمان

اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والا مہینہ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں کرنا جانوروں کے۔ یہ اس لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ مائدہ آیت 97)

۱۴۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

(1490) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کعبہ معظمہ کو پتلی ٹانگوں والا (اس سے مراد حبشہ کے ضعیف و کمزور لوگ ہیں) حبشہ سے (اور حبشہ وہ کوش بن حام کی اولاد سے ہیں اور سب سے پہلے زبان حبشہ کا موجد تخلب بن اواد بن ناحس بن سرعان بن حام بن نوح علیہ السلام ہے) اس کو خراب کرے گی۔

۱۴۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ

(1491) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ماہ رمضان المقدس کے روزے فرض ہونے سے قبل لوگ دس محرم الحرام کا روزہ رکھتے تھے۔ اور یوم عاشورہ وہ دن تھا جس میں کعبہ مکرم کو (سال میں ایک دن) غلاف پہنایا جاتا تھا۔ (اور حضرت امیر معاویہ سال میں دو مرتبہ کعبہ کو غلاف پہنایا کرتے اور مامون سال میں تین دفعہ دیباج احمر ذوالحج کی آٹھویں اور قباطی ماہ رجب میں سفید دیباج کا رمضان المبارک کی ستائیسویں کو پہنایا کرتا تھا) اور جب اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے فرض کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے (عاشورہ کے دن کا) روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۱۴۹۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَحُجَّنَّ الْبَیْتَ وَلَیَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ تَابَعَهُ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُحَجَّ الْبَیْتُ وَالْاَوَّلُ اَکْثَرُ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَاللّٰهِ وَعَبْدَاللّٰهِ اَبَا سَعِیْدٍ

(1492) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ شریف کا حج اور عمرہ ضرور ہوتا رہے گا۔ ابان بن یزید عطار اور عمران القطان نے حضرت قتادہ سے روایت کرنے میں عبداللہ بن ابی عتبہ رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے قتادہ سے اس سند کے ساتھ روایت کی کہ بیت اللہ شریف کے حج ہونے تک قیامت قائم نہیں ہوگی اور پہلی روایت (کہ علامات قیامت کے بعد بھی بیت اللہ کا حج کیا جائے گا) اکثر ہے قتادہ نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے سنا اور عبداللہ بن ابی عتبہ نے حضرت ابوسعید خدری سے سنا ہے۔

بَاب كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب 1010: کعبہ شریف پر غلاف چڑھانے میں تصرف کے حکم کے بیان میں

۱۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰی شَیْبَةَ ح و حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَیْبَةَ عَلَی الْکُرْسِیِّ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِیْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَیْكَ لَمْ یَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْئَانِ اَقْتَدِیْ بِهِمَا

(1493) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ (شقیق بن مسلم) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان حجبی کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا تھا تو انہوں نے کہا اس جگہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے اور فرمایا میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں سونا، چاندی وغیرہ نہ چھوڑوں اور میں اس کو تقسیم کروں (اس سے مراد کعبہ کا زیور نہیں بلکہ وہ خزانہ ہے جو بطور ہدیہ اس میں جمع تھا) شیبہ بن عثمان حجبی نے کہا تمہارے دو صاحبوں (نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دونوں عظیم اور جلیل القدر ہستیاں تھیں میں ان کی اقتدا کرتا ہوں۔ (یعنی جو انہوں نے نہیں کیا میں بھی نہیں کروں گا)

بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُو جَیْشُ الْكَعْبَةَ فَیُخْسَفُ بِهِمْ

باب 1011: آخری زمانہ میں کعبہ کے گرانے کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا (جب بیداء میں ہوں گے) تو سب کے سب کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔

۱۴۹۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا

(1494) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں ایک سیاہ آدمی کے ساتھ ہوں (یعنی اس کو دیکھ رہا ہوں) ٹانگیں پھیلائے ہوئے ہے جو کعبہ مکرمہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ ڈالے گا۔

۱۴۹۵- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ

(1495) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

اللہ ﷻ نے فرمایا حبشہ سے ایک باریک ٹانگوں والا کعبہ شریف کو خراب کردے گا۔

بَابٌ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

باب 1012: حجر اسود کی شان میں جو مذکور ہے

(بیت اللہ شریف کے دروازے کے قریب جو جانب شرقی میں ایک رکن ہے جسے رکن اسود کہا جاتا ہے۔ اور یہ حجر اسود زمین سے پونے تین ہاتھ اور بقول از ہری تین ہاتھ بلند ہے)

۱۴۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

(1496) عابس بن ربیعہ نخعی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اس کو بوسہ دیا۔ اور کہا مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے جو نفع اور نقصان کا مالک نہیں اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

بَابُ اِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

باب 1013: بیت اللہ شریف کے دروازہ کا بند کرنا اور کعبہ شریف کے اندر جس سمت چاہے نماز پڑھے

۱۴۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

(1497) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول معظم ﷺ اور اسامہ بن زید، حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے دروازہ بند کرلیا اور جب انہوں نے دروازہ کھولا تو میں پہلا شخص تھا جو اندر داخل ہوا اور میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ مشرفہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں دونوں یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب 1014: کعبہ شریف میں نماز کی مشروعیت کے بیان میں

۱۴۹۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ الْوَجْهِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِ اَذْرُعٍ فَيُصَلِّيْ يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهُ بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ وَلَيْسَ

(1498) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب کعبہ شریف میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے آگے چلتے اور کعبہ کے دروازہ پشت کے پیچھے کردیتے، وہ چلتے رہتے یہاں تک کہ سامنے کی جو دیوار ہے اس کے اور آپ کے درمیان تقریباً تین گز کا (مقدار یا فاصلہ) رہ جاتا تو نماز پڑھتے حالانکہ وہ اس جگہ کا ارادہ کرتے جس جگہ کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی بیت اللہ شریف کے کسی جانب یا سمت نماز پڑھنے میں کسی پر کوئی

عَلٰی اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ اَیِّ نَوَاحِی الْبَیْتِ شَآءَ

حرج نہیں۔

بَابٌ مَنْ لَّمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَةَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَحُجُّ کَثِیْرًا وَّلَا یَدْخُلُ

باب 1015: جو شخص (حج کے وقت) کعبہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوا

(یہ اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ کعبہ میں داخل ہونا مناسک حج میں سے ہے) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکثر حج کرتے اور (کعبہ میں) داخل نہیں ہوتے تھے۔ (اور آپ کا یہ قول اوپر والی حدیث کے معارض نہیں کیونکہ احتمال یہ ہے کسی وقت داخل ہوتے اور کسی وقت نہیں داخل ہوتے)

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَهٗ مَنْ یَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَةَ قَالَ لَا

(1499) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اکرم ﷺ نے عمرہ کیا۔ (اس سے مراد عمرۃ القضاء ہے اور سن سات ہجری فتح مکہ سے قبل تھا) اور آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی حالانکہ آپ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو اپنے آپ کو لوگوں سے چھپاتا تھا اس کو ایک شخص نے کہا کیا (اس عمرہ میں) رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس شخص (جو اپنے آپ کو چھپاتا تھا) نے کہا نہیں (یعنی اس عمرہ میں آپ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے)

بَابٌ مَنْ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِی الْکَعْبَةِ

باب 1016: جس شخص نے کعبہ مقدسہ کے کونوں میں تکبیر کہی

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰی اَنْ یَّدْخُلَ الْبَیْتَ وَفِیْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ فِیْ اَیْدِیْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنْهُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَیْتَ فَکَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْهِ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْهِ

(1500) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے انکار کر دیا اور حال یہ تھا کہ بیت اللہ میں بت تھے (بتوں پر الٰہۃ کا اطلاق ان کے گمان کے اعتبار سے تھا) نبی اکرم ﷺ نے ان کے نکالنے کا حکم دیا اور ان بتوں کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا گیا۔ اور لوگوں نے (کعبہ مقدسہ) سے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں نکالیں اس حال میں کہ ان دونوں کے ہاتھ میں تیر تھے۔ رسول معظم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم ان کو بھی ضرور معلوم ہے کہ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے کبھی تیروں سے امور کی تقسیم نہیں کی (کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ عمرو بن لحی نے سب سے پہلے تیروں سے امور کی تقسیم کی تھی) پھر نبی اکرم ﷺ کعبہ مقدسہ میں داخل ہوئے اور اس کے کونوں میں تکبیریں کہیں اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

بَابٌ کَیْفَ کَانَ

باب 1017: (طواف میں) رمل کی ابتداء کیسے ہوئی

بَدْءُ الرَّمَلِ

(رمل کا معنی یہ ہے کہ جلد جلد چھوٹے قدم رکھنا اور کندھوں کو ہلاتے چلنا جیسے قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں)

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا

باب 1018: جب مکہ مکرمہ آئے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا اور تین بار رمل کرنا

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

(1502) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جب وہ مکہ معظمہ میں تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین چکروں میں رمل کرتے۔

بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب 1019: حج اور عمرہ میں رمل کرنا

۱۵۰۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1503) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا۔ اور حجۃ الوداع اور عمرۃ القضاء (کیونکہ عمرہ جعرانہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ نہیں تھے) میں آپ معمول کے مطابق چلے۔ لیث بن سعد نے سریج بن نعمان کی متابعت کی اور کہا مجھے کثیر بن فرقد نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی مکرم ﷺ سے روایت کی۔

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا

(1504) اسلم ابو خالد (آزاد کردہ غلام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رکن (حجر اسود) سے کہا اللہ کی قسم مجھے یقیناً معلوم ہے تو ایک پتھر ہے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا نہ ہوتا کہ آپ

اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاَیْنَا بِهِ الْمُشْرِكِیْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ

نے تجھے بوسہ دیا ہے میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر کہا ہمیں رمل کی کیا حاجت ہے۔ رمل کے ساتھ تو ہم نے صرف مشرکوں کو قوت دکھائی تھی۔ اور تحقیق ان کو اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا ہے پھر کہا (رمل) یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے لہٰذا (آپ کی اتباع کرتے ہوئے) ہم اس کے چھوڑنے کو پسند نہیں کرتے۔

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَیْنِ الرُّكْنَیْنِ فِیْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَمْشِیْ بَیْنَ الرُّكْنَیْنِ قَالَ اِنَّمَا كَانَ یَمْشِیْ لِیَكُوْنَ اَیْسَرَ لِاسْتِلَامِهٖ

(1505) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ان دو رکن یمانی کو سختی اور نرمی میں بوسہ دینا نہیں چھوڑا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے کہا کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو رکنوں کے درمیان چلتے تھے (پھر رمل نہیں کرتے تھے) نافع نے کہا وہ صرف اس لئے چلتے تھے کہ بوسہ دینے میں آسانی ہو جائے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب 1020: حجر اسود کو ٹیڑھے سر والی چھڑی سے بوسہ دینے کے بیان میں

۱۵۰۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَّیَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ تَابَعَهُ اللَّرَاوَرْدِیُّ عَنِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمِّهٖ

(1506) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا، حجر اسود کو ٹیڑھے سر والی چھڑی سے بوسہ دیتے۔ عبدالعزیز دراوردی نے یونس بن یزید کی متابعت کرتے ہوئے محمد بن مسلم بن شہاب زہری کے بھائی کے بیٹے محمد بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے روایت کی۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّكْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ

باب 1021: جس نے دو رکن، رکن اسود اور رکن یمانی کے سوا (کسی رکن کو) بوسہ نہ دیا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ یَّتَّقِیْ شَیْئًا مِّنَ الْبَیْتِ وَكَانَ مُعَاوِیَةُ یَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهٗ لَا یُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّكْنَانِ فَقَالَ لَیْسَ شَیْءٌ مِّنَ الْبَیْتِ مَهْجُوْرًا وَّكَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

حضرت ابوالشعثاء (جابر بن زید ازدی، بصری) سے روایت ہے انہوں نے کہا بیت اللہ شریف کی کسی چیز سے کون پرہیز کرتا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چار ارکان (دو رکن یمانی یعنی رکن اسود اور رکن یمانی اور دو رکن شامی) کو بوسہ دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا شان یہ ہے کہ ان دو رکنوں (شامی) کو بوسہ نہیں دیا جاتا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا بیت اللہ شریف سے کوئی چیز متروک نہیں ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

بَاب تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

۱۵۰۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

۱۵۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُّ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوْفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ

زبیر رضی اللہ عنہ تمام ارکان کو بوسہ دیتے تھے۔

(1507) حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکن یمانی کے سوا بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

باب 1022: حجر اسود کو بوسہ دینے کی مشروعیت کے بیان میں

(1508) اسلم ابوخالد (آزاد کردہ غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا اگر میں نے نہ دیکھا ہوتا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(1509) حضرت زبیر بن عربی (اور بعض نے عربی کی جگہ عدی کہا ہے اور یہ وہم ہے) سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص (اس سے مراد خود زبیر بن عربی ہیں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس کو ہاتھ سے مس کرتے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ زبیر بن عربی نے کہا مجھے بتایئے اگر ہجوم زیادہ ہو جائے اگر میں مغلوب ہو جاؤں (تو اس کا کیا حکم ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا (لفظ) ارأیت کو یمن میں رکھو (کیونکہ زبیر بن عربی یمنی تھے) میں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس کو ہاتھ سے مس کرتے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (حاصل کلام یہ ہے کہ جب تو طالب سنت ہے تو رائے وغیرہ کو چھوڑ دو اور اتباع سنت کرو اور غیر سنت کے درپے نہ ہو جاؤ) محمد بن یوسف فربری نے کہا میں نے ابوجعفر (محمد بن ابوحاتم ورّاق بخاری) کی کتاب میں دیکھا ابوعبداللہ بخاری نے کہا زبیر بن عدی کوفی ہے اور زبیر بن عربی بصری ہے۔ (اور اس حدیث میں راوی زبیر بن عربی ہے جیسا کہ ابوداؤد شریف میں حماد سے ایک روایت ہے کہ ہمیں زبیر بن عربی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا لہٰذا اس حدیث میں رجل سے مراد زبیر بن عربی ہی ہیں)

بَابُ مَنْ اَشَارَ اِلَى الرُّكْنِ اِذَا اَتَى عَلَيْهِ

۱۵۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ

بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهٗ وَكَبَّرَ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ

بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَهٗ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا

باب 1023: جب کوئی شخص (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے تو اس کی طرف اشارہ کرے

(1510) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر (سوار ہو کر) بیت اللہ شریف کا طواف کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آئے تو کسی چیز سے (ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے) اس کی طرف اشارہ کیا۔

باب 1024: حجر اسود کے پاس تکبیر کہنے کے استحباب کے بیان میں

(1511) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اونٹ پر (سوار ہو کر) بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا، جب بھی حجر اسود کے پاس آئے آپ کسی چیز سے جو آپ کے پاس تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کیا اور تکبیر کہی۔ ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے (لفظ تکبیر میں) خالد بن عبداللہ طہمان کی متابعت کی ہے۔

باب 1025: جو شخص مکہ مکرمہ میں (حج یا عمرہ کرنے کیلئے) آیا اپنے گھر واپس لوٹنے سے قبل کعبہ معظمہ کا طواف کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر صفاء کی طرف نکلا

(1512) محمد بن عبدالرحمٰن (ابوالاسود نوفلی) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے (جو مکہ مکرمہ میں حج یا عمرہ کرنے کیلئے آنے والا ہے اس کے حکم کے متعلق جو کہا گیا ہے) ذکر کیا تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر آپ نے طواف کیا پھر عمرہ حاصل نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی مثل حج کیا۔ پھر میں نے اپنے باپ (زبیر بن عوام) کے ساتھ حج کیا تو سب سے پہلے آپ نے طواف کیا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ اور تحقیق مجھے میری والدہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں

اور زبیر بن عوام اور فلاں، فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب انہوں نے حجر اسود کو مسح کیا تو احرام کھول دیا۔

۱۵۱۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(1513) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج اور عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے (بیت اللہ شریف) کا طواف کرتے تو تین چکروں میں سعی (رمل) کرتے اور چار پھیروں میں (عام حالت کے مطابق) چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفاء اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّيَمْشِي اَرْبَعَةً وَّاَنَّهُ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(1514) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف کا طواف اول۔ (جس کے بعد صفا اور مروہ میں سعی ہے) کرتے تو پہلے تین چکروں میں سعی کرتے اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تو نالے کے وسط میں دوڑتے۔

بَاب طَوَافِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب 1026: عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کے حکم کے بیان میں

وَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَآءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ اَبَعْدَ الْحِجَابِ اَوْ قَبْلُ قَالَ اِي لَعَمْرِيْ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَطُوْفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ

عمرو بن علی نے کہا ہمیں ابو عاصم (نبیل الضحاک بن مخلد) نے خبر دی کہ مجھے عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ابوالولید مکی نے کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہ جب ابراہیم بن ہشام (محمد بن ہشام کے بھائی یہ دونوں ہشام بن عبدالملک کے ماموں ہیں۔ اس نے محمد بن ہشام کو مکہ کا والی مقرر کیا اور ابراہیم بن ہشام کو مدینہ کا والی بنایا اور حج کے امور بھی ان کے سپرد کئے) نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف سے منع کیا۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا وہ کیسے ان کو منع کرتا تھا حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات مردوں کے ساتھ طواف کرتیں۔ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج سے کہا کیا آیہ حجاب کے نزول سے پہلے یا بعد عطاء بن ابی رباح نے کہا مجھے میری عمر کی قسم میں نے حجاب کی آیت کے نزول کے بعد عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرتے دیکھا ہے ابن جریج نے کہا عورتیں مردوں کے ساتھ کس طرح اختلاط کرتی تھیں۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا وہ مردوں سے اختلاط نہ کرتی تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے ایک جانب ہو کر

فَقَالَتِ امْرَاَةٌ انْطَلِقِی نَسْتَلِمْ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتِ انْطَلِقِی عَنْكِ وَاَبَتْ یَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّیْلِ فَیَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ اِذَا دَخَلْنَ الْبَیْتَ قُمْنَ حَتّٰی یَدْخُلْنَ وَاُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ اٰتِی عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّهِیَ مُجَاوِرَةٌ فِیْ جَوْفِ ثَبِیْرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِیَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِیَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَّمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَهَا غَیْرُ ذٰلِكَ وَرَاَیْتُ عَلَیْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَكِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ وَهُوَ یَقْرَاُ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ

بَابُ الْكَلَامِ فِی الطَّوَافِ

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَبَطَ یَدَهُ

طواف کرتیں تھیں مردوں سے اختلاط نہ کرتی تھیں۔ایک عورت (غالباً فرہ ام ولد اذینہ) نے کہا اے اُم المومنین چلو ہم حجر اسود کو بوسہ دیں۔آپ نے فرمایا تم جاؤ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجر اسود کو بوسہ دینے سے انکار کر دیا۔ ازواج مطہرات نبی اکرم ﷺ رات کو اس حال میں نکلتی تھیں کہ وہ پہچانی نہ جاتی تھیں اور وہ مردوں کے ساتھ طواف کرتیں، اور کہتی جب وہ بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہتیں تو باہر کھڑی رہتیں اور اس حال میں داخل ہوتیں کہ مردوں کو اس سے نکال دیا جاتا (پھر وہ بیت اللہ میں داخل ہوتیں) عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے کہ میں اور عبید بن عمیر لیثی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حالانکہ وہ جبل ثبیر کے اندر قیام پذیر تھیں۔ابن جریج نے کہا ان کا پردہ کیا تھا۔عطاء بن ابی رباح نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ترکی خیمہ میں (قیام پذیر تھیں) اور اس پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ہمارے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان سوا (اس پردہ کے) کوئی پردہ حائل نہ تھا۔اور میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گلابی رنگ کی قمیض دیکھی۔(یعنی عطاء بن ابی رباح نے اتفاقاً قمیض دیکھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا تھا)

(1515) حضرت زینب بنت ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالاسد) اپنی والدہ ام سلمہ (ہند بنت ابوامیہ) زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بیماری کی شکایت کی (کہ میں بہت کمزور ہوں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لو۔(کیونکہ عورتوں کا مردوں سے طواف میں دور رہنا سنت ہے) حضرت زینب بنت ابوسلمہ نے کہا میں نے (سواری کی حالت میں) لوگوں کے پیچھے طواف کر لیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ شریف کی ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورۃ وَالطُّوْر و كِتَابٍ مَّسْطُوْر کی تلاوت فرما رہے تھے۔

باب 1027: طواف کے دوران کلام کے مباح ہونے کے بیان میں

(1516) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک انسان کے پاس سے گزرے حالانکہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے اس نے اپنا ہاتھ دوسرے انسان کے ساتھ چمڑے کے تسمہ یا رسی یا اور دوسری چیز سے باندھا ہوا تھا نبی

اِلٰی اِنْسَانٍ بِسَبَبٍ اَوْ بِخَیْطٍ اَوْ بِشَیْءٍ غَیْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ فُدْهُ بِیَدِهٖ

بَابٌ اِذَا رَاٰی سَیْرًا اَوْ شَیْئًا یُکْرَهُ فِی الطَّوَافِ قَطَعَهُ

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَقَطَعَهُ

(۱۵۱۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کے طواف کے درمیان ایک شخص کو رسی یا کسی دوسری چیز سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

بَابٌ لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَلَا یَحُجُّ مُشْرِكٌ

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهٗ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ

(۱۵۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو امیر حج بنایا اور چند لوگوں کے ساتھ قربانی کے دن ان لوگوں میں اعلان کرنے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔

بَابٌ اِذَا وَقَفَ فِی الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِیْمَنْ یَطُوْفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ اَوْ یُدْفَعُ عَنْ مَکَانِهٖ اِذَا سَلَّمَ یَرْجِعُ اِلٰی حَیْثُ قُطِعَ عَلَیْهِ فَیَبْنِیْ وَیُذْکَرُ نَحْوُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بَابُ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کو کاٹ دیا پھر آپ نے فرمایا اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لے۔

باب 1028: کوئی شخص جب طواف میں چمڑے کا تسمہ یا کوئی چیز دیکھے (جس سے ایک انسان دوسرے انسان کو باندھ کر کھینچ رہا ہو) تو وہ اس کو کاٹ دے

(1517) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ مکرمہ کے طواف کے درمیان ایک شخص کو رسی یا کسی دوسری چیز سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے اس کو کاٹ دیا۔

باب 1029: کوئی شخص ننگا بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ ہی مشرک حج کرے

(1518) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو امیر حج بنایا اور چند لوگوں کے ساتھ قربانی کے دن ان لوگوں میں اعلان کرنے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف کرے۔

باب 1030: جب طواف کرنے والا اپنے طواف کے دوران ٹھہر جائے

(کیا وہ اپنے طواف کو منقطع کر دے یا نہیں) عطاء بن ابی رباح نے اس شخص کے حق میں کہا جو کعبہ کا طواف کر رہا ہو اور نماز کی اقامت کہی جائے یا اس کو اس کی جگہ سے ہٹایا جائے جب وہ سلام پھیرے اسی جگہ لوٹ کر واپس آئے جہاں اس کا طواف منقطع ہوا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

باب 1031: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ مکرمہ کے طواف میں)

اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ اِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ اَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلٰى امْرَاَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) قَالَ وَسَاَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَاَتَهُ حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

بَاب مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلٰى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْاَوَّلِ

۱۵۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

بَابُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا

بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ نے کہا میں نے امام زہری سے کہا کہ عطاء بن ابی رباح کہتے تھے طواف کی دو رکعتوں کی جگہ فرض نماز (یا دیگر نفل وغیرہ) کفایت کر جاتے ہیں۔ زہری نے کہا سنت (کی مراعات یعنی سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا) افضل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی سات چکر طواف نہیں کیا مگر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(1519) عمرو بن دینار سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا کوئی شخص عمرہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور سات چکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء اور پیروی تمہارے لئے اچھی ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے تک اپنی بیوی کے قریب نہ جائے۔

باب 1032: جو شخص کعبہ مکرمہ کے قریب نہ گیا اور نہ (نفلی) طواف کیا اس وقت تک کہ عرفہ کی طرف نکلے اور طواف اول (طواف قدوم) کے بعد لوٹے۔

(1520) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مکہ معظمہ تشریف لائے اور سات پھیرے بیت اللہ شریف کا طواف قدوم کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ ﷺ طواف قدوم کے بعد کعبہ شریف کے قریب نہیں گئے (یعنی نفلی طواف وغیرہ نہیں کیا) یہاں تک کہ عرفہ سے واپس لوٹے (یہ حدیث وقوف عرفات سے قبل طواف نفلی کی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ اس نے کہا شاید نبی اکرم ﷺ نے طواف نفلی کو اسلئے ترک کیا کہ کوئی آدمی اس کو واجب گمان نہ کرے۔ اور معتمد قول امام مالک کا یہ ہی ہے کہ جو لوگ دور دراز سے حج کرنے کیلئے گئے تو ان کے لئے طواف نفلی نماز نفلی سے افضل ہے)

باب 1033: جس شخص نے طواف کی دو رکعتیں

مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَمِ

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ الْخُرُوْجَ وَلَمْ تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَاَرَادَتِ الْخُرُوْجَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ

(جو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی جاتی ہیں) مسجد سے باہر پڑھیں (یہ جائز ہے اگرچہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا افضل ہے) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حرم سے باہر پڑھیں۔

(1521) رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ وہ مکہ میں تشریف فرما تھے اور آپ نے وہاں سے جانے کا ارادہ کیا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا اور وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب صبح کی نماز کی اقامت کہی جا رہی ہو تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرو اس حال میں کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یوں ہی کیا اور نماز نہیں پڑھی اور (مسجد یا حرم سے) باہر چلی گئیں۔

بَابٌ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

باب 1034: جس طواف کرنے والے نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے طواف کی دو رکعتیں پڑھیں

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

(1522) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور آپ نے سات پھیرے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی اچھی ہے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

باب 1035: صبح اور عصر کے بعد طواف کرنے کے بعد نماز کے حکم کے بیان میں

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ

(اگر حکم الصلوٰۃ عقیب الطواف مقدر نہ تسلیم کیا جائے تو احادیث ابواب اور ترجمہ میں مطابقت نہیں رہتی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور سوار ہو کر

حَتّٰی صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ بِذِیْ طُوًی

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَیْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَی الْمُذَکِّرِ حَتّٰی اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا یُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَعَدُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِیْ تُکْرَهُ فِیْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا یُصَلُّوْنَ

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

۱۵۲۵- حَدَّثَنِیْ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَالَ عَبْدُالْعَزِیْزِ وَرَاَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَیُخْبِرُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَدْخُلْ بَیْتَهَا اِلَّا صَلَّاهُمَا

(پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے) یہاں تک کہ ذی طویٰ میں (سورج طلوع ہونے کے بعد) دو رکعتیں پڑھیں۔

(1523) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نماز صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر وہ ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا تو اٹھ کر نماز پڑھتے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ لوگ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہ گھڑی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (یعنی طلوع آفتاب کے وقت) اٹھ کر نماز پڑھتے۔

(1524) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو سورج طلوع ہوتے وقت اور اس کے غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الْمَرِیْضِ یَطُوْفُ رَاکِبًا

۱۵۲۶- حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَهُوَ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتَی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْهِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِهٖ وَکَبَّرَ

۱۵۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

باب 1036: بیمار کا اس حال میں کہ وہ سوار ہے طواف کرنے کے حکم کے بیان میں

(1526) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا حالانکہ آپ اونٹ پر سوار تھے۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو اپنے ہاتھ میں کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے۔

(1527) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیماری کی شکایت کی (کہ میں کمزور ہوں) آپ نے فرمایا تم سواری کی حالت میں لوگوں کے پیچھے طواف

شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ

کرو۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے طواف کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے۔(اور (نماز میں) آپ سورہ الطور و کتاب مسطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

باب 1037: حاجیوں کو پانی پلانا

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

(1528) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے منیٰ کی راتیں (گیارہ، بارہ، تیرہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ راتیں منیٰ میں گزارنا سنت ہے) مکہ میں گزارنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تاکہ وہ حاجیوں کو پانی پلا سکیں تو آپ نے حضرت عباس کو اجازت دے دی۔

۱۵۲۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِيْ عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

(1529) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے والے کے پاس تشریف لائے اور اس سے پانی طلب کیا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا اے فضل (یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان دونوں کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث ہیں) اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شربت وغیرہ لے آؤ (ہر پینے والی چیز کو شراب کہتے ہیں) آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں، آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ۔ اور آپ نے (اس حوض وغیرہ) سے پانی نوش فرمایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور لوگ کنویں سے پانی کھینچ کر پلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام کرتے رہو اور تم لوگ اچھا کام کر رہے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے مغلوب ہونے کا خوف نہ ہوتا (یہ کہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو جائیں گے اور کثرت ازدحام کی وجہ سے تم مغلوب ہو جاؤ گے) تو میں اترتا اور رسی کو اس پر یعنی اپنے کندھے پر ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ (یعنی میں بھی پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاتا)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَمْزَمَ

وَقَالَ عَبْدَانُ

باب 1038: آب زمزم کے متعلق جو آثار آئے ہیں ان کے بیان میں

أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھول دی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ

گئی حالانکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ پاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لے کر آیا جو ایمان و حکمت سے پر تھا اور اس کو میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اس کو (یعنی سینہ) جوڑ دیا پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور پہلے آسمان کی طرف اوپر چڑھ گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان دنیا کے داروغہ سے کہا (آسمان کا دروازہ) کھولو، داروغہ نے کہا کون ہو، کہا میں جبرائیل ہوں۔

۱۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ

(1530) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ نے کھڑے ہو کر اس کو نوش فرمایا۔ عاصم بن سلیمان احول نے قسم اٹھا کر کہا (جس دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو پانی پلایا) اس دن آپ اونٹ پر سوار تھے۔

بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب 1039: طواف قارن کے بیان میں (کیا قارن کیلئے ایک طواف کافی ہے یا دو طواف کرنا ضروری ہے)

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ وَلَمْ اَسْعَ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمُحَصَّبِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجٍّ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَطُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَصْعَدْتُ عَلَى الْكَدَاءِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدْ رَجَعْتُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنْ يَّخْرُجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

(1531) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ نکلے اور ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر آپ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے۔ اور وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ ان دونوں (حج اور عمرہ) سے فارغ نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں مکہ مکرمہ آئی اور میں حائضہ تھی اور جب ہم نے اپنا حج پورا کر لیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا۔ اور میں نے عمرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے عمرہ کا بدل ہے جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے (بیت اللہ شریف) کا طواف کیا پھر انہوں نے احرام کھول دیا پھر انہوں نے منیٰ سے واپسی کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کر کے احرام باندھا تھا۔ ان لوگوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

۱۵۳۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِي الدَّارِ

(1532) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ گھر آئے تو دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری (حج کیلئے) گھر میں تیار ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ نے کہا مجھے

فَقَالَ إِنِّي لَآمِنٌ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

اندیشہ ہے کہ اس سال لوگوں میں لڑائی ہو جائے گی (یہ وہ سال تھا جس میں حجاج عبداللہ بن زبیر سے جنگ کیلئے آیا تھا) اور وہ آپ کو بیت اللہ شریف کے حج سے روک دیں گے۔ بہتر ہے اس سال ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (عمرہ کیلئے) تشریف لے گئے اور آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے تھے اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی حائل ہوگا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء اور پیروی اچھی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ نے کہا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ آئے اور ان دونوں نے (حج اور عمرہ) کا ایک ہی طواف کیا۔

١٥٣٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1533) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اس سال) حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف ثقفی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا (عبداللہ بن عبداللہ نے کہا) لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو (عمرہ کرنے سے) روک دیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تمہارے لئے رسول معظم ﷺ کی اقتداء و پیروی اچھی ہے۔ اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ جب مقام بیداء پہنچے تو کہا حج اور عمرہ کا ایک ہی حال ہے تم گواہ ہو جاؤ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے اور قربانی کا جانور بھیج دیا جو آپ نے قدید (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام) سے خریدی تھی اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا (کیونکہ احرام کے ممنوعات کے عدم ارتکاب کے سبب آپ پر کوئی دم واجب نہ تھا) آپ نے قربانی کی اور نہ ہی کوئی کام جو احرام کے سبب حرام تھا۔ نہ سر منڈایا اور نہ بال چھوٹے کرائے۔ یہاں تک کہ قربانی کا دن تھا۔ آپ نے قربانی دی اور سر کے بال منڈوائے۔ اور خیال کیا کہ انہوں نے پہلے ہی طواف سے حج اور عمرہ پورا کر لیا تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوْءٍ

١٥٣٤- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاَيْتُهٗ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْاَلُوْنَهٗ وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ مَّضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَؤُوْنَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوْا اَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّىْ وَخَالَتِىْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهٖ ثُمَّ اِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِىْ اُمِّىْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا

باب 1040: باوضو ہو کر طواف کرنا

(1534) محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا (کہ ان کو نبی اکرم ﷺ کے حج کی خبر کیسے پہنچی) تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تو مجھے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سب سے پہلے جو کام کیا تھا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر یہ عمرہ حاصل نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور جو کام سب سے پہلے کیا وہ بیت اللہ شریف کا طواف تھا پھر عمرہ حاصل نہ ہوا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حج کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے آپ کو دیکھا کہ پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر یہ عمرہ نہ ہوا، پھر حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حج کیا۔ پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ حج کیا پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر یہ عمرہ حاصل نہ ہوا۔ پھر میں نے مہاجرین وانصار کو یہی کرتے دیکھا پھر یہ عمرہ حاصل نہ ہوا۔ پھر میں نے آخر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کرتے دیکھا انہوں نے حج تو کر عمرہ نہیں کیا۔ اور یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود ہیں، کیا وہ ان سے نہیں دریافت کرتے اور نہ پہلے گزرے ہوئے لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ وہ لوگ پہلے کچھ نہ کرتے یہاں تک کہ اپنے قدموں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کیلئے رکھتے پھر وہ احرام نہ کھولتے، میں نے اپنی والدہ اور خالہ حضرت عائشہ کو دیکھا ہے، جس وقت وہ مکہ تشریف لائیں انہوں نے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے کچھ نہیں کیا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر انہوں نے احرام نہیں کھولا، مجھے میری والدہ نے بتایا کہ اس نے اور اس کی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور زبیر بن عوام اور فلاں، فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور رکن کا مسح کیا (یعنی حجر اسود کو بوسہ دیا) تو احرام کھول دیا (یعنی انہوں نے طواف کیا صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور سر منڈوائے) تو احرام کھول دیا۔

بَابُ وُجُوْبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

١٥٣٥- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب 1041: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا وجوب اور یہ اعمال حج میں سے ہے

(1535) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اور میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

فَقُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ اَهَلَّ يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْاٰيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ

شعائر اللہ الخ کی وضاحت کیجئے اللہ کی قسم معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے میں کسی پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میری بہن کے بیٹے جو تم نے کہا ہے بہت برا کیا ہے۔ اگر یہ ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تو نے تفسیر کی ہے تو یہ آیہ مقدسہ اس طرح ہوتی۔ لا جُناح عَلَيهِ أن لا يَتطَوَّفَ بِهِما (یعنی يَتطَوَّفَ کے پہلے حرف لا نفی ہوتا کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس آیہ کریمہ کا مفہوم یہ نہیں بلکہ معنی اس طرح ہے کہ سعی کرنے پر گناہ نہیں اور اگر اس کے ترک پر گناہ نہ ہوتا تو اس طرح کہا جاتا أن لا يَتطَوَّفَ یعنی صرف نفی زیادہ ہوتا) لیکن یہ آیہ کریمہ انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے اسلام لانے سے پہلے وہ فرقہ طاغیہ یعنی کفار منات بت جو مُشلل (سمندر کی طرف قدید کے قریب ایک جگہ کا نام اور مدینہ سے سات میل کے فاصلہ پر) مع عبادت کرتے تھے اور اس کے نام کا حج کرتے تھے۔ اور جو کوئی احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو برا سمجھتا تھا۔ اور جب وہ (یعنی انصار) مسلمان ہو گئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو برا سمجھتے تھے (کیونکہ ان کے آباؤ اجداد کا یہ طریقہ تھا کہ جو شخص منات بت کے حج کا احرام باندھے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو مشروع و مسنون قرار دیا ہے۔ اور کسی کو لائق نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو چھوڑ دے۔ (امام زہری کا کہنا ہے) پھر میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن (بن حارث بن ہشام بن نصیرہ) سے بیان کیا انہوں نے کہا البتہ یہ علم کی بات ہے۔ میں نے یہ نہیں سنا۔ البتہ تحقیق میں نے بعض اہل علم حضرات سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اس کے خلاف بیان کرتے ہوئے سنا۔ جو لوگ منات کیلئے احرام باندھتے تھے وہ سب کے سب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے طواف کعبہ کا ذکر کیا اور قرآن میں صفا اور مروہ کا ذکر نہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا کیا ہم پر سعی کرنے میں کوئی حرج ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شعائر اللّٰه ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا میں یہ سنتا رہا ہوں کہ یہ آیہ مقدسہ دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی

الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

ہے جو جاہلیت میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا برا جانتے تھے اور جو ان کے درمیان سعی کرتے تھے۔ پھر اسلام میں آنے کے بعد ان دونوں کے درمیان سعی کو گناہ سمجھنے لگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے طواف کعبہ کا حکم دیا ہے اور صفا اور مروہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ذکر کیا۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

باب 1042: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی (کیفیت کے متعلق) جو آیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سعی دار بنی عباد سے بنی ابی حسین کے کوچوں تک ہے۔ (سفیان کا کہنا ہے ان دونوں علموں کے درمیان سعی ہے)

۱۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ حَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ

(1536) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب طواف اول (یعنی طواف قدوم یا طواف رکن) کرتے پہلے تین چکروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلتے اور صفا اور مروہ کا طواف کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑتے۔ عبیداللہ بن عمر نے نافع سے کہا، کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے چلتے تھے نافع نے کہا نہیں ہاں اگر رکن یمانی کے پاس ہجوم ہوتا تو آپ اس کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ اس کو بوسہ دیتے۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(1537) حضرت عمرو بن دینار نے کہا ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا۔ جو عمرہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا کیا وہ اپنی عورت کے پاس آ سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور پیروی اچھی ہے اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے تک وہ اپنی عورت کے قریب نہ جائے۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

(1538) حضرت عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ تشریف لائے تو

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا)

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

بَابٌ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَاِذَا سَعٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ

آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر (مقام ابراہیم کے پیچھے) دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیہ مقدسہ تلاوت فرمائی تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء اور پیروی اچھی ہے۔

(1539) عاصم بن سلیمان الاحول (ابو عبدالرحمٰن) نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا تم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کو ناپسند سمجھتے ہو، انہوں نے کہا ہاں کیونکہ یہ شعائر جاہلیت میں سے ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مقدسہ نازل فرمائی بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں (یعنی اعمال حج میں سے ہیں) اور جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا اس پر ان دونوں کے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(1540) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی صرف اس لئے فرمائی تاکہ آپ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حمیدی نے اس پر یہ اضافہ کیا کہ ہم کو سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کرتے سنا۔

باب 1043: حیض والی عورت طواف کے سوا حج کے سب ارکان ادا کرے اور جب (حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا) صفا اور مروہ کے درمیان سعی بلا وضو کرے تو اس کا کیا حکم ہے

(1541) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مکہ مکرمہ آئی اور میں حائضہ تھی۔ اور میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا۔ اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا جس طرح حج کرنے والا کرتا ہے اس طرح کرتی جاؤ مگر یہ کہ حیض سے پاک ہونے تک بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو۔

(1542) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور نبی اکرم ﷺ اور حضرت طلحہ کے سوا ان میں سے کسی ایک کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا اور حضرت علی بن ابو طالب یمن سے (حج کیلئے) تشریف

وَاَصْحٰبُهٗ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْيٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحٰبَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

لائے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اس حج کو عمرہ بنالیں۔ اور بیت اللہ شریف کا طواف کریں پھر اپنے بال چھوٹے کرائیں اور احرام کھول دیں۔ مگر جن کے پاس قربانی کا جانور ہے (وہ احرام نہ کھولیں) صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ہم منیٰ میں اس حال میں جائیں کہ ہم نے بیویوں سے ابھی ابھی جماع کیا ہو۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا اگر اس بات کا مجھے پہلے علم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا ہے تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا۔ اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اور انہوں نے بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام مناسک حج ادا کئے۔ جب حیض سے پاک ہو گئیں تو آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سب حج اور عمرہ کر کے واپس جا رہے ہیں تو میں صرف حج کر کے واپس آ رہی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقام تنعیم جائیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا اَنْ يَّخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ اُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَّكَانَتْ اُخْتِيْ مَعَهٗ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَاَلَتْ اُخْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى اِحْدَانَا بَاْسٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاَلْتُهَا اَوْ سَاَلَتْهَا اَوْ قَالَتْ سَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ فَقُلْنَا اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا

(1543) حضرت ایوب سختیانی حفصہ بنت سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اپنی نوجوان عورتوں کو باہر جانے سے منع کرتی تھیں۔ ایک عورت (یہ حدیث کتاب الحیض اور عیدین میں مفصل مذکور ہے عورت کا نام بھی اس حدیث میں دیکھیں) آئی اور قصر بنی خلف میں رہائش پذیر ہوئی۔ اس عورت نے بیان کیا کہ اس کی ہمشیرہ اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی صحابی کی بیوی تھی۔ اور اس نے رسول معظم ﷺ کے ساتھ بارہ جنگیں لڑی ہیں۔ اور میری ہمشیرہ چھ جنگوں میں اپنے خاوند کے ساتھ تھی۔ میری ہمشیرہ نے کہا ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور بیماروں کی عیادت کرتی تھیں۔ میری ہمشیرہ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا اور کہا کیا اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہ ہو تو اس کے باہر جانے میں کوئی حرج ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا چاہئے کہ اس کی سہیلی اس کو چادر اوڑھا دے تاکہ وہ مجلس خیر اور مومنوں کی دعاؤں میں ضرور حاضر ہو۔ اور جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں (تو حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں) میں نے ان سے دریافت کیا یا کہا کہ ہم نے ان سے پوچھا (اور اس کی یہ عادت تھی) وہ جب بھی رسول معظم ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتی میرے ماں باپ آپ پر قربان

قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِيْ فَقَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ اَلْحَائِضُ فَقَالَتْ اَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

ہوں۔ میں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح فرماتے سنا ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں میرے ماں، باپ ان پر قربان۔ آپ ﷺ نے فرمایا نوجوان اور پردہ دار یا فرمایا نوجوان پردہ دار خواتین اور حیض والی عورتیں (مجالس ذکر اور عید گاہوں کی طرف) باہر نکلیں، اور مجلس خیر اور مومنوں کی دعاؤں میں ضرور حاضر ہوں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے دور رہیں میں نے کہا کیا حیض والی عورتیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا حیض والی عورتیں عرفہ میں نہیں جاتیں وہ فلاں اور فلاں مقام میں نہیں جاتیں۔

بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ

باب 1044: اہل مکہ (جب وہ حج کا ارادہ کرے)

وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ أَيُلَبِّي بِالْحَجِّ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ ابْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

کیلئے وادی بطحاء اور (مکہ) کے دیگر مقامات سے احرام باندھنا۔ اور (آفاقی) حج کرنے والے کیلئے (اور وہ جو تمتع کر رہا ہو) جب وہ منیٰ کی طرف نکلے (کیونکہ حج تمتع کرنے والے کیلئے مکہ سے نکلنا شرط ہے) اس ترجمہ کا حاصل یہ ہے کہ اہل مکہ اور آفاقی حج تمتع کرنے والے کیلئے نفس مکہ ہی جائے میقات ہے اور اس کو ترک کرنا جائز نہیں۔ عطاء بن ابی رباح سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو مکہ میں رہائشی ہو کیا وہ حج کیلئے لبیک کہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو تلبیہ کہتے تھے جب وہ ظہر کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہو کر سیدھا کھڑے ہو جاتے تھے۔ عبدالمالک بن ابی سلیمان نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ آئے اور ہم نے احرام باندھا۔ یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن آیا تو ہم نے حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ کو اپنے پیچھے کیا۔ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن قدوس مکی) نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے آپ کو دیکھا ہے جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں اور لوگ جب چاند دیکھ لیں تو احرام باندھ لیتے ہیں، لیکن آپ یوم ترویہ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ احرام باندھتے ہوں جب تک کہ آپ کی سواری منیٰ کی طرف نہ چل پڑتی۔

بَابٌ اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

باب 1045: آٹھویں ذوالحج کے دن نماز ظہر کس جگہ میں پڑھے

(1544) حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے کہا میں نے حضرت انس بن

۱۵۴۴- حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ قَالَ بِمِنًی قُلْتُ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور کہا مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی ہو اور سمجھی ہو۔ آٹھویں ذوالحج کی یعنی ترویہ کے دن آپ نے کس جگہ میں نماز ظہر اور عصر ادا فرمائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ منیٰ میں۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا نفر کے دن (یعنی اعمال حج پورا کر لینے کے بعد منیٰ سے واپسی پر) آپ نے نماز عصر کس جگہ ادا فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ابطح وادی (یعنی محصب) میں، پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تم وہ کرو جو تمہارے امراء نے کیا (یعنی اس جگہ نماز پڑھو جس جگہ امراء نے نماز پڑھی)

۱۵۴۵- حَدَّثَنَا عَلِیٌّ سَمِعَ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ لَقِیْتُ اَنَسًا ح و حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰی مِنًی یَوْمَ التَّرْوِیَةِ فَلَقِیْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ذَاھِبًا عَلٰی حِمَارٍ فَقُلْتُ اَیْنَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الْیَوْمَ الظُّھْرَ فَقَالَ انْظُرْ حَیْثُ یُصَلِّیْ اُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ

(1545) عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے انہوں نے کہا آٹھویں ذوالحجہ کو میں منیٰ کی طرف نکلا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا اس دن میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کس جگہ میں ادا فرمائی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو جہاں تمہارے امراء نماز پڑھتے تھے وہاں تم بھی نماز پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساتواں پارہ

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ

باب 1046: منیٰ میں نماز پڑھنے کی کمیت کے بیان میں

(کیا چار رکعات پڑھے یا چار رکعات والی نماز میں قصر کرے)

(1546) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ نے منیٰ میں (چار رکعات فرض نماز قصر کرتے ہوئے) دو رکعتیں پڑھیں۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے (اپنے دور خلافت میں) کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اوائل خلافت میں بھی اسی طرح کیا۔

(1547) حضرت حارثہ بن وھب خزاعی (ازد کا ایک قبیلہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ ہم کسی وقت بھی اس وقت سے زیادہ نہ تھے۔ اور نہ تمام اوقات میں اس وقت سے زیادہ پرامن تھے۔

(1548) حضرت عبدالرحمن بن یزید (کوفی نخعی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ان سب کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تمہارے طریقے مختلف ہو گئے (یعنی تم نے نماز پوری پڑھنے اور قصر میں اختلاف کیا) اے کاش چار رکعتوں میں سے میرا حصہ مقبول دو رکعتیں ہوں۔

باب 1047: عرفہ کے دن میں (یعنی نویں ذوالحج) روزہ رکھنے کے بیان میں

(1549) سالم بن ابی امیہ ابوالنضر نے کہا میں نے ام الفضل کے آزاد کردہ غلام عمیر بن عبداللہ ہلالی ابوعبداللہ کوفی کو ام الفضل (لبابہ بنت حارث ہلالیہ) سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ میں لوگوں کو شک تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس شربت بھیجا اور آپ نے اسے نوش فرما لیا۔ (یعنی میدان عرفات میں حاجی کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس میں اختلاف ہے نہ

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ اِذَا غَدَا مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ

باب 1048: جب منیٰ میں عرفات جائے تو تلبیہ اور تکبیر کی مشروعیت کے بیان میں

(1550) محمد بن ابوبکر ثقفی (ان کی حضرت انس سے صرف یہی ایک روایت ہے) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حالانکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، دریافت کیا کہ تم لوگ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ (یعنی لمبا راستہ ہونے کی وجہ سے کیا ذکر کرتے تھے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں کچھ لوگ تلبیہ کہتے اس کو کوئی برا نہ کہتا اور کچھ لوگ تکبیر کہتے تھے اور اس کو کوئی برا نہ کہتا تھا۔

بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُالْمَلِكِ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِيْ حَتّٰى اُفِيضَ عَلٰى رَاْسِيْ ثُمَّ اَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ صَدَقَ

باب 1049: عرفہ کے دن نمرہ (حرم کے باہر عرفات کے قریب ایک جگہ جو حرم اور عرفات کے کنارے کے درمیان ہے) سے دوپہر کے وقت روانہ ہونا

(1551) حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ وہ اعمال حج میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن جب سورج ڈھل چکا تھا آئے (سالم بن عبداللہ کا کہنا ہے) میں آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کے خیمہ کے باآواز بلند اس کو پکارا، وہ اپنے خیمہ سے باہر نکلا اور اس پر زرد رنگ کی رنگی ہوئی ایک چادر تھی۔ اور کہا اے ابوعبدالرحمن (یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اتباع سنت کا ارادہ رکھتے ہو تو ابھی ابھی چلو حجاج بن یوسف نے کہا اسی وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ حجاج بن یوسف نے کہا۔ مجھے تھوڑی سی مہلت دو کہ میں غسل کر لوں پھر واپس آتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری سے اترے یہاں تک کہ حجاج بن یوسف باہر آیا (سالم بن عبداللہ نے کہا) وہ میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا۔ (سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اگر تم سنت کی پیروی چاہتے ہو تو خطبہ کو چھوٹا کرو اور وقوف میں جلدی کرو۔ حجاج بن یوسف نے جب سالم بن عبداللہ کی بات سنی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف

بَابُ الْوُقُوْفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِىْ صَوْمِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهٗ

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مَعَ الْاِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِى الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَّهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ

دیکھنے لگ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا (سالم) نے سچ کہا ہے۔

باب 1050: عرفہ میں سواری پر سوار ہونے کی حالت میں وقوف کرنا

(1552) حضرت ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ ان کے پاس لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کا عرفہ کے دن میں روزہ رکھنے میں اختلاف کیا اور کچھ لوگوں نے کہا وہ روزہ دار ہیں اور کچھ لوگوں نے کہا وہ روزہ دار نہیں ہیں۔ (ام الفضل کا کہنا ہے) میں نے ایک پیالہ دودھ آپ کی خدمت میں بھیجا حالانکہ آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے اور آپ نے وہ دودھ نوش فرما لیا۔ (جابر الطویل کی حدیث میں مسلم کے نزدیک زیادہ وضاحت ہے کہ آپ موقف کی طرف سوار ہو کر گئے اور غروب آفتاب تک سواری کی حالت میں رہے)

باب 1051: عرفہ کے دن عرفات میں دو نمازوں (ظہر اور عصر) کو جمع کرنے کے جواز کے بیان میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ان کی نماز فوت ہو جاتی تو (اپنے گھر میں) ان دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے ابن شہاب (محمد بن مسلم بن شہاب زہری) سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال (سن 36 ہجری) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کی غرض سے آیا۔ تو حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ عرفہ کے دن موقف میں کیا کرتے ہیں۔ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا اگر تم سنت کی اتباع کرنا چاہتے ہو تو عرفہ کے دن ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا سالم نے سچ کہا ہے۔ صحابہ کرام ظہر اور عصر کو جمع کرنے میں سنت کی اتباع کرنے میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے تھے (طیبی نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ وہ لوگ ظہر اور عصر کے جمع کرنے میں سنت کی اتباع میں بہت سستی کرتے تھے اور یہ حجاج بن یوسف کو تعریضاً کہا) ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا ہے۔ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا تم اس فعل میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

بَاب قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّاْتَمَّ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

باب 1052: عرفات میں مختصر خطبہ

(1553) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالمالک بن مروان نے حجاج بن یوسف کی طرف لکھا کہ اعمال حج میں وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرے (سالم بن عبداللہ کا کہنا ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت سورج ڈھل چکا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج بن یوسف کے خیمہ کے پاس باآواز بلند پکارا کہ یہ کہاں ہے۔ حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس خیمہ سے نکل کر آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ابھی چلنا ہے حجاج بن یوسف نے کہا اسی وقت آپ نے فرمایا ہاں۔ حجاج بن یوسف نے کہا مجھے تھوڑی سی مہلت دیں۔ میں غسل کرلوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اتر آئے یہاں تک کہ حجاج بن یوسف باہر آیا (سالم بن عبداللہ نے کہا) حجاج بن یوسف میرے اور میرے والد کے درمیان چلنے لگا۔ تو میں نے کہا اگر تم آج سنت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر کرو اور وقوف میں جلدی کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا سالم نے سچ کہا ہے۔

بَابُ التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ

باب 1053: عرفات میں قیام کیلئے جلدی کرنا

اکثرین کے نزدیک یہ باب اسی ترجمہ کے ساتھ بغیر حدیث کے بعض نسخ بخاری میں موجود ہے اور کرمانی نے کہا میں نے بخاری کے بعض نسخ میں اس ترجمہ کے بعد یہ اضافہ دیکھا ہے۔ امام بخاری نے کہا اس باب میں بھی مالک کی ابن شہاب سے حدیث کے قریب المعنی حدیث ذکر کی جاتی ہے لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب میں کسی حدیث کا تکرار نہ ہو۔ امام بخاری نے اس حدیث کو دو طریق سے روایت کیا ایک طریق عبداللہ بن یوسف اور دوسرا طریق عبداللہ بن مسلمہ ان دونوں نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے آخر سند تک روایت کیا۔ لہٰذا بالتحقیق ثابت ہوتا ہے کہ بخاری شریف میں کوئی حدیث مکرر نہیں جو بظاہر مکرر نظر آتی ہے۔ وہ کسی قید، اجمال، زیادتی، نقصان اور اسناد میں تفاوت سے خالی نہیں۔ (عمدۃ القاری ج 9 ص 305)

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

باب 1054: قیام صرف عرفہ میں ہے نہ کہ اس کے سوا دوسری جگہوں میں

(کیونکہ قریش کہتے تھے ہم اہل اللہ ہیں اور ہم حرم سے باہر نکلیں گے اور دوسرے لوگ عرفہ میں ہی ٹھہرتے تھے اور عرفہ حرم سے خارج ہے اور قریش کا موقف مشعر الحرام کے پاس تھا)

۱۵۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِيْ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

(1554) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے اونٹ کو تلاش کرنے کیلئے نکلا (دوسری سند کے ساتھ) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے اونٹ کو گم پایا اور عرفہ کے دن اس کو تلاش کرنے

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهُ هَا هُنَا

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ (ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) قَالَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوْا اِلٰى عَرَفَاتٍ

نکلا۔ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو عرفہ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اللہ کی قسم یہ قریش سے ہیں، پھر ان کا اس جگہ کیا کام ہے۔

(1555) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا جاہلیت میں لوگ ننگے طواف کرتے تھے۔ مگر حُمس اور حُمس قریش میں (حُمس کا معنی ہے دین میں اپنی ذات پر تشدد کرنے والا) اور ان کی اولاد ہیں۔ اور قریش نیکی گمان کرتے ہیں لوگوں کو کپڑے دیتے، مرد، مرد کو کپڑے دیتا وہ اس کپڑے میں طواف کرتا اور عورت، عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اس کپڑے میں طواف کرتی۔ اور جس شخص کو قریش کپڑا نہ دیتے وہ ننگی حالت میں طواف کرتا۔ لوگوں کی ایک جماعت عرفات سے پلٹتی اور قریش مزدلفہ سے واپس آجاتے۔ ہشام بن عروہ نے کہا مجھے میرے باپ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ یہ آیہ مقدسہ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قریش کے متعلق نازل ہوئی (اور اَفِيْضُوا میں خطاب نبی اکرم ﷺ کو ہے اور مراد قریش یا وہ لوگ جو عرفات میں قیام نہیں کرتے اور ناس سے مراد بعض کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بعض کے نزدیک امام اور بعض کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام اور بعض کے نزدیک تمام لوگ اس قول کو ابن تیمیہ نے صحیح کہا ہے اور حافظ عسقلانی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کو صحیح فرمایا) انہوں نے کہا وہ مزدلفہ سے پلٹتے تھے اور ان کو حکم دیا گیا کہ وہ عرفات کی طرف جائیں۔

بَابُ السَّيْرِ اِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

باب 1055: عرفہ سے واپسی کے وقت (مزدلفہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے) چلنے کی صفت و کیفیت

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَاَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ مَاصٌّ لَيْسَ

(1556) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسامہ بن زید بن حارثہ سے دریافت کیا گیا حالانکہ میں بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جب عرفات سے مزدلفہ کی طرف گئے تو آپ کے چلنے کی کیا کیفیت تھی (حافظ عسقلانی کی نقل کے مطابق سائل خود حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا آپ درمیانہ (نہ آہستہ اور نہ جلدی) چل رہے تھے۔ اور جب وسیع میدان پاتے تو تیز چلتے۔ ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا نص، عنق سے اوپر ہے یعنی زیادہ تیز چلنا۔ اور امام بخاری نے کہا فجوہ وسیع

حِبْنَ فِرَارٍ

میدان ہے اور اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے۔ اور اسی طرح زکوۃ و رکاء سے (یعنی زکوۃ کی جمع رکاء ہے) اور مناص کا معنی یہ کہ بھاگنے کا وقت نہیں رہا۔

(امام بخاری نے مناص کا ذکر اس لئے کیا ہے تا کہ لوگوں کا وہم دور ہو جائے کہ مناص اور نص ایک باب سے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے مشتق ہے حالانکہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ نص مضاعف ہے اور اس کے تمام حروف صحیح ہیں اور مناص باب معتل العین واوی سے ہے کیونکہ یہ نوص سے مشتق ہے)

بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

باب 1056: (کسی حاجت کی وجہ سے) عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنا (اور یہ مناسک حج میں سے نہیں ہے)

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

(1557) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جس وقت عرفہ سے واپس لوٹے تو آپ گھاٹی کی طرف گئے قضائے حاجت کی اور وضو فرمایا۔ (اسامہ بن زید کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نماز پڑھیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز آگے جا کر پڑھیں گے۔

(نکتہ) حافظ عسقلانی نے کہا حیث میں چھ لغات ہیں۔ حرف ثا یعنی آخر کے پیش، زبر اور زیر کے ساتھ اور حرف یا کے بدلے واو یعنی حدث مع حرکات ثلاثہ یعنی پیش، زبر اور زیر سے۔

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فَيَتَغَوَّطُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

(1558) حضرت نافع (ابو عبداللہ مدنی) نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے، لیکن اس گھاٹی کی طرف بھی جاتے تھے جس طرف رسول اللہ ﷺ گئے تھے اور قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ مزدلفہ آ کر نماز پڑھتے۔

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(1559) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں عرفات سے رسول معظم ﷺ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ گھاٹی جو مزدلفہ کے قریب دائیں جانب ہے کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پیشاب کیا پھر واپس تشریف لائے میں نے آپ پر پانی ڈالا آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز کا وقت آ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز کا وقت آگے ہے رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے حتی کہ مزدلفہ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی۔ پھر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

سوار ہوئے۔ کریب بن ابو مسلم ہاشمی نے کہا مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

بَابُ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْاِفَاضَةِ وَاِشَارَتِهٖ اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

باب 1057: عرفات سے لوٹنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کا وقار کے ساتھ چلنے کا حکم اور نبی اکرم ﷺ کا لوگوں کی طرف کوڑے کے ساتھ (اس حکم) کا اشارہ کرنا

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى وَالِبَةَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا وَّصَوْتًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ اَوْضَعُوْا اَسْرَعُوْا (خِلَالَكُمْ) مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ (وَفَجَرْنَا خِلَالَهُمَا) بَيْنَهُمَا

(1560) سعید بن جبیر بن ہشام اسدی والبی آزاد کردہ غلام بنی والبہ (تاریخ الکبیر میں امام بخاری نے بنی والبہ لکھا ہے اور تہذیب الکمال میں والبی اس کی نسبت والبہ کی طرف ہے جو اسد بن خزیم کا ایک چھوٹا سا قبیلہ اور ان کو حجاج نے وسط میں سن 95 ہجری کو قتل کیا) نے بیان کیا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ کے دن واپس لوٹے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سخت مارنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو۔ اطمینان و وقار کو لازم پکڑو کیونکہ اونٹوں کے دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ (امام بخاری کا کہنا ہے) اَوْضَعُوْا بمعنی تیز دوڑایا ہے اور خِلَالَكُمْ، تَخَلُّلَ بَيْنَكُمْ سے ماخوذ ہے یعنی تمہارے درمیان اور فَجَرْنَا خِلَالَهُمَا یعنی ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔ (دراصل امام بخاری قرآن حکیم کی دو آیات مقدسہ کی تفسیر فرما رہے ہیں وَلَاَوْضَعُوْا خِلَالَكُمْ سورہ توبہ آیت 47، وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا (سورہ کہف آیت 33) کیونکہ دونوں آیتیں لفظ خلال میں مشترک ہیں۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب 1058: مزدلفہ میں دو نمازوں کا جمع کرنا

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(1561) کریب بن ابو مسلم ہاشمی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس لوٹے تو ایک گھاٹی میں آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن ہلکا وضو میں نے آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

سے عرض کیا نماز پڑھنے کا ارادہ ہے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھنی ہے اور آپ مزدلفہ تشریف لائے اور آپ نے کامل وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھی پھر ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز عشاء پڑھی۔ اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

بَابٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

باب 1059: جو شخص نماز مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھے وہ ان کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھے

۱۵۶۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

(1562) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا اور ان میں سے ہر ایک کی نماز کی اقامت الگ الگ تھی اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی اور نہ ہی ان دونوں میں سے ہر ایک کے بعد نماز نفل پڑھی۔

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

(1563) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ (خالد بن زید) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

بَابٌ مَنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

باب 1060: جس نے ان (مغرب وعشاء) میں سے ہر ایک نماز کیلئے اذان اور اقامت کہی

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الْاَذَانِ بِالْعَتَمَةِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهٖ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَمَرَ اُرٰى فَاَذَّنَ وَاَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا اَعْلَمُ الشَّكَّ اِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ

(1564) ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) نے کہا میں نے عبدالرحمن بن یزید نخعی کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو ہم عشاء کی اذان کے وقت یا اس کے قریب (یعنی شفق کے غروب ہونے کے وقت) مزدلفہ آئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (غالباً عبدالرحمن بن یزید) کو حکم دیا کہ وہ اذان دے اور اقامت کہے۔ پھر آپ نے نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگوایا اور تناول فرمایا پھر انہوں نے ایک شخص (مذکور) کو حکم دیا میرا خیال ہے کہ اذان واقامت کہی گئی۔ عمرو بن خالد فروخ نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے یہ شک زہیر بن معاویہ بن خدیج کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء دو

تُحَوِّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

رکعتیں پڑھیں اور جب فجر طلوع ہونے کا وقت ہوا (تو آپ نے نماز فجر پڑھی) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آج کے دن آپ اس جگہ میں اس وقت اس نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ دو نمازیں وہ ہیں جو اپنے وقت سے پھیر دی گئی ہیں۔ نماز مغرب لوگوں کے مزدلفہ آنے کے بعد اور فجر جب فجر طلوع ہو جائے (یعنی اندھیرے میں اول وقت) انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

بَابٌ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُوْنَ وَيُقَدِّمُ اِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب 1061: جو شخص اپنے گھر کے کمزور افراد

(بچے، عورتیں اور بوڑھے) رات کے وقت جس وقت چاند غروب ہو جائے (کیونکہ اس رات کو چاند ثلث اللیل کے اوائل میں غروب ہوتا ہے) مزدلفہ بھیج دے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

١٥٦٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ اُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1565) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے کمزور (یعنی بچوں اور عورتوں وغیرہ) افراد کو مشعر حرام کے پاس رات کو مزدلفہ میں بھیج دیتے تھے۔ وہ مزدلفہ میں ٹھہرتے اور جب تک چاہتے وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا ذکر کرتے۔ پھر وہ (منیٰ) کی طرف مزدلفہ میں امام کے گھر واپس ہونے سے قبل اور لوٹنے سے پہلے واپس لوٹ آتے۔ اور ان میں سے بعض نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ اور جب وہ سب کے سب منیٰ پہنچ جاتے تو رمی جمار کرتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٥٦٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

(1566) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو (سحری کے وقت) مجھے مزدلفہ سے بھیج دیا۔

١٥٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ

(1567) عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے گھر والوں کے کمزور لوگوں کے ساتھ بھیجا۔

١٥٦٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا نَزَلَتْ

(1568) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مزدلفہ کی رات مزدلفہ کے پاس آئیں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں۔

لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّيْ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهْ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ

کچھ دیر نماز پڑھی پھر وہ کہنے لگیں اے بیٹے کیا چاند غروب ہو گیا۔ (عبداللہ بن کیسان آزاد کردہ غلام حضرت اسماء نے کہا) میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت اسماء کچھ دیر نماز پڑھتی رہیں۔ تو انہوں نے کہا کیا چاند ڈوب گیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ انہوں نے کہا یہاں سے کوچ کرو۔ ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور چل دیئے حتیٰ کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جمرہ کو رمی کی پھر واپس ہوئیں اور اپنے قیام کی جگہ (یعنی منیٰ) میں صبح کی نماز پڑھی، میں نے ان سے عرض کیا۔ اے بی بی ہمارے خیال میں ہم نے اندھیرے میں نماز پڑھ لی۔ انہوں نے کہا اے بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کیلئے اجازت دے دی ہے۔

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا

(1569) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مزدلفہ کی رات اجازت مانگی (کہ میں نماز صبح منیٰ میں پڑھوں اور جمرہ کو کنکریاں ماروں قبل اس کے کہ لوگ آ جائیں) اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن عورت تھیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيْئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُوْنَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوْحٍ بِهِ

(1570) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں قیام پذیر ہوئے تو حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے ازدحام سے پہلے ہی نبی اکرم ﷺ سے منیٰ جانے کی اجازت طلب کی اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن والی عورت تھیں اور آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی چلی گئیں اور ہم نے صبح تک وہاں قیام کیا۔ پھر ہم آپ ﷺ کے واپس آنے کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔ یہ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتی جیسا کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی مجھے ہر چیز کی خوشی سے زیادہ محبوب ہوتی۔

بَابٌ مَتٰى يُصَلِّى الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

باب 1062: مزدلفہ میں نماز فجر کے وقت کا بیان

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا

(1571) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو بلا وقت معتاد کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا سوا دو نمازوں کے۔ مغرب اور عشاء کو (مزدلفہ میں) جمع کیا (اور نماز مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی) اور (منیٰ میں) نماز فجر کے وقت (معتاد) سے پہلے پڑھی۔ (یعنی اندھیرے میں)

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَّقُوْلُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَّقُوْلُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفَاضَ الْاٰنَ اَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا اَدْرِيْ اَقَوْلُهُ كَانَ اَسْرَعَ اَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

(1572) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گئے۔ پھر ہم مزدلفہ آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو نمازیں پڑھیں اور ہر نماز الگ الگ اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھی۔ حالانکہ ان دونوں نمازوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا پھر جس وقت فجر طلوع ہوئی فجر کی نماز پڑھی۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے فجر طلوع ہوگئی اور کوئی کہتا تھا فجر طلوع نہیں ہوئی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں مغرب اور عشاء، اس جگہ اپنے سے ہٹا دی گئی ہیں۔ اس لئے جب تک اندھیرا نہ ہو جائے لوگ مزدلفہ نہ آئیں اور نماز فجر اس وقت (طلوع فجر کے وقت) پڑھی پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت واپس جائیں تو انہوں نے سنت کو پالیا۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ کے فعل کو پا لیا) عبدالرحمٰن بن یزید نخعی کا کہنا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول مقدم ہے یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے کوچ کیا (یعنی انہوں نے بہت جلد کوچ کیا) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ قربانی کے دن آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

بَابٌ مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

باب 1063: (مشعر حرام میں ٹھہرنے کے بعد) مزدلفہ سے کب لوٹے

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

(1573) ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے روایت ہے کہ میں نے عمرو بن میمون بن مہران بصری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی اور ٹھہرے رہے۔ اور کہا مشرکین سورج طلوع ہونے تک مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے اور کہتے اے ثبیر چمک (بعض کے نزدیک اس کا معنی ہے اے جبل ثبیر سورج طلوع کر اور بعض نے کہا اس کا معنی ہے تاکہ تجھ پر سورج طلوع ہو) اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور سورج طلوع سے قبل واپس ہوئے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْاِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

باب 1064: قربانی کے دن کی صبح تلبیہ اور تکبیر کہنا جس وقت وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے اور (مزدلفہ سے منیٰ تک) راستے پہ چلتے وقت کسی کو اپنے پیچھے سوار کر لینا

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ فَاَخْبَرَ الْفَضْلُ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

(1574) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو (مزدلفہ سے) اپنے پیچھے سوار کیا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

(1575) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عرفہ سے مزدلفہ تک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے اور مزدلفہ سے لے کر منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان دونوں (اسامہ بن زید اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک برابر تلبیہ کہتے رہے۔

بَابٌ

باب 1065: اس باب میں اللہ تعالیٰ عزاسمہ

(فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ)

کا قول مذکور ہے اور وہ یہ ہے جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جسے میسر آئے۔ پھر جسے میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جائے۔ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔ (سورۃ البقرۃ آیت 196)

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَاَمَرَنِيْ بِهَا وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيْهَا جَزُوْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ قَالَ وَكَاَنَّ نَاسًا كَرِهُوْهَا فَبِتُّ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اِنْسَانًا يُنَادِيْ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَّمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اٰدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَّغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ

(1576) حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ (نصر بن عمران ضبعی) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے حج تمتع کرنے کا حکم دیا۔ اور میں نے ان سے تمتع میں ہدی (قربانی کے جانور کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا اس میں اونٹ، گائے یا بکری کافی ہے۔ یا قربانی میں حصہ رکھ لے۔ ابو جمرہ نے کہا گویا کہ لوگ تمتع کرنا پسند نہیں سمجھتے تھے، وہ کہتے ہیں، میں سویا تو خواب میں دیکھا گویا کہ کوئی انسان ندا کر رہا ہے۔ حج مبرور اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کو اپنا خواب بیان کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اللہ اکبر، یہ (یعنی تمتع) ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا، آدم بن ابی ایاس، وھب بن جریر بن حازم ازدی بصری، غندر (محمد بن جعفر بصری) ان سب نے شعبہ بن حجاج سے عمرہ مقبول اور حج مبرور روایت کی ہے۔

بَابُ رُكُوْبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهٖ

باب 1066: قربانی کے جانور بدن

(وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ) قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَّشَعَائِرُ اللّٰهِ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ

(اونٹوں میں مخصوص اونٹ کا نام بدن ہے) پر سوار ہونا۔ بسبب فرمان اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قربانی کے جانور اونٹ اور گائے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے۔ تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بند ہے اور تین پاؤں کھڑے۔ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو، اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس وقت تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو (سورۂ حج آیت 36، 37) مجاہد بن جبیر مکی نے کہا بدن ان کو بدنہ اس کے فربہ ہونے کی وجہ سے کہا گیا ہے۔ اور قانع سے مراد سائل ہے اور معتر وہ شخص ہے جو قربانی کے جانور کے پاس گھومتا پھرے خواہ مال دار یا فقیر۔ اور شعائر اللہ سے مراد قربانی کے جانور کو موٹا کرنا اور ان کو اچھا بنانا ہے اور بیت اللہ شریف کو عتیق اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ جابر، ظالم بادشاہوں سے آزاد ہے اور وجبت اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ زمین پر گر پڑی اور اس سے ہی وجبت الشمس لیا گیا ہے (یعنی وہ غروب ہو گیا)

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الثَّانِيَةِ

(1577) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص قربانی کا جانور اونٹ وغیرہ ہانک کر لئے جا رہا تھا آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ اس شخص نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا (کوئی بات نہیں) تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ آپ ﷺ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا تجھ پر افسوس ہے تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا

(1578) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا جانور ہانک کر لئے جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ اب اس شخص نے پھر عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے تین بار فرمایا اس پر سوار ہو جا۔

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

باب 1067: جو شخص (حل سے حرم تک) اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے

۱۵۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1579) حضرت سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج ملا کر تمتع کیا۔ (امام نووی کا کہنا ہے کہ تمتع کا معنی یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے صرف حج کا احرام باندھا اور پھر عمرہ کا احرام باندھا اور آخری عمر میں آپ قارن ہو گئے۔ لغت اور معنی کے اعتبار سے قارن پر تمتع کا اطلاق جائز ہے کیونکہ تمتع ایک میقات اور ایک ہی احرام اور فعل سے فائدہ حاصل کرنا ہے) آپ نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا (یہ احرام کی مدت تلبیہ پر محمول ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ نے پہلی دفعہ عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا کیونکہ یہ دیگر احادیث کی مخالفت کی طرف لے جائیگا۔ عمدۃ القاری) اور لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے ساتھ حج ملا کر تمتع کیا (اور یہ جملہ مذکورہ تاویل کی تائید کرتا ہے کیونکہ صحابہ نے اولاً صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر انہوں نے حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور وہ متمتع ہوئے) اور لوگوں میں سے کچھ قربانی کا جانور لے کر گئے تھے اور کچھ قربانی کا جانور لے کر نہیں گئے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے لوگوں کو فرمایا تم میں جو بھی قربانی کا جانور لے کر آیا ہے اس کیلئے کوئی حرام چیز حلال نہیں یہاں تک کہ وہ اپنا حج مکمل کر لے اور جو شخص تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لے کر آیا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اپنے بال چھوٹے کرائے اور احرام کھول دے اس کے بعد وہ حج کا احرام باندھے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ ایام حج میں تین دنوں کے روزے رکھے اور سات روزے جب وہ اپنے گھر پلٹے۔ اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ شریف کا طواف اس طرح کیا کہ سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا پھر طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا اور طواف کے چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلے اور جب آپ نے طواف پورا کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا اور فارغ ہوئے تو صفا کے پاس تشریف لائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سات دفعہ سعی کی۔ پھر کوئی چیز حلال نہ ہوگی جو حرام تھی۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا حج پورا نہ کر لیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف زیارت کیا پھر ہر چیز جو حرام تھی حلال ہو گئی۔ اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے وہ ہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ

بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْىَ مِنَ الطَّرِيقِ

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِاَبِيْهِ اِقِمْ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُهَا اَنْ تُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) فَاَنَا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنَ الدَّارِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْىَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا

بَابُ مَنْ اَشْعَرَ وَقَلَّدَ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ اَحْرَمَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَهْدٰى مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهُ وَاَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعُنُ فِيْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجَّهَهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ

کے ساتھ حج ملا کر تمتع کے متعلق بتایا اور لوگوں نے آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جس طرح سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے خبر دی۔

باب 1068: جس نے قربانی کا جانور راستہ میں خرید لیا (یعنی کعبہ کی طرف متوجہ ہوتے وقت خواہ حل سے یا حرم سے)

(1580) نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ٹھہریے (حج کرنے نہ جائیں) مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ کے حج سے روک لیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس وقت میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لئے رسول معظم ﷺ کی اقتداء اور پیروی کافی ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے نفس پر عمرہ واجب کر لیا ہے اور آپ نے عمرہ کا احرام باندھا۔ عبداللہ بن عبداللہ نے کہا پھر آپ باہر نکلے حتی کہ جب مقام بیداء پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا حج اور عمرہ ایک ہی چیز ہے۔ پھر آپ نے قدید (ایک جگہ کا نام) سے قربانی کا جانور خرید لیا پھر آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور ان دونوں (حج اور عمرہ) کا ایک ہی طواف (قدوم) کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا جب تک کہ وہ ان دونوں (حج اور عمرہ) سے فارغ نہیں ہو گئے۔

باب 1069: جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار

(لغت میں اس کا معنی خبردار کرنا اور شرعاً اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ اونٹنی کے دائیں کوہان کو چھری سے چیر دے تاکہ وہ خون میں لت پت ہو جائے اور اشعار کرنے میں اونٹنی کے دودھ کا خیال نہ رکھا جائے کیونکہ شرع نے اس کی اجازت دی ہے۔ عمدۃ القاری) کرے اور اس کے گردن میں قلادہ ڈالے، اور پھر احرام باندھے۔ نافع نے کہا جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور لے کر آتے تو ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اس کے اشعار اور تقلید کرتے اور اونٹنی کے دائیں جانب کوہان کو چھری سے چیرتے درانحالیکہ وہ قبلہ رو بیٹھی ہوتی۔

(1581) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بن ابی العاص سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے کہا نبی اکرم ﷺ

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

ایک ہزار سے زائد اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے حتیٰ کہ وہ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا اور اس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ

(1582) اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے گلے میں ڈالے اور ان کو اشعار کیا اور ان کو مکہ مکرمہ قربانی کے لئے بھیج دیا۔ اور آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو حلال تھی۔

بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

باب 1070: قربانی کے جانوروں کے گلوں میں قلادہ ڈالنے کیلئے ہار بنا یعنی اونٹوں اور گایوں کیلئے۔

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ

(1583) اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا کیا حال ہے۔ انہوں نے احرام کھول دیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جما کر رکھا ہے اور اپنی قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اور میں حج سے فارغ ہونے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

۱۵۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

(1584) حضرت عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمن ان دونوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا رسول اکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور بھیج دیتے اور آپ کی قربانی کے جانور کے ہار میں اپنے ہاتھ سے بٹتی پھر آپ نے فرمایا: احرام باندھنے والا جن چیزوں سے اجتناب کرتا ہے اجتناب نہ کرے۔ (کیونکہ فقط قربانی بھیجنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ احرام نہ باندھے)

بَابُ اِشْعَارِ الْبُدْنِ (وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَهٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

باب 1071: قربانی کے جانوروں کو اشعار کرنا (اشعار کا معنی مذکور ہو چکا ہے باب 1065 میں دیکھیں)

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا اور اس کا اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ

(1585) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے

فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا اَوْ قَلَّدَتْهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ

اشعار کرتے اور ان کے گلے میں ہار ڈالتے یا میں ان کے گلے میں ہار ڈالتی۔ پھر ان کو بیت اللہ شریف بھیج دیتے اور خود مدینہ منورہ میں اقامت فرماتے۔ اور آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کیلئے حلال تھی۔

بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهٖ

باب 1072: جس شخص نے اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا

۱۵۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ زِيَادَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ

(1586) عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر دی کہ زیاد بن ابوسفیان (ابوالمغیرہ) نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ جو شخص (مکہ مکرمہ) قربانی بھیج دے اس پر ہر وہ چیز حرام ہے جو حج کرنے والے پر حرام ہے یہاں تک کہ اس جانور کی قربانی دی جائے۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جیسا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ایسا نہیں ہے۔ میں خود رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹتی پھر نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے ان کے گلے میں ہار ڈالے۔ پھر ان کو میرے باپ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حرم میں بھیج دیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے حتیٰ کہ قربانی کے جانور کو نحر کیا گیا۔

بَابُ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

باب 1073: بکری کے گلے میں قلادہ (ہار) ڈالنا

۱۵۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا

(1587) اسود بن یزید حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکریاں قربانی کیلئے بھیجیں۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهٖ حَلَالًا

(1588) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کیلئے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹا کرتی تھی۔ اور آپ ﷺ بکری کے گلے میں ہار ڈالتے (اور اس کو حرم بھیج دیتے) اور آپ اپنے گھر میں قیام فرماتے درانحالیکہ آپ نے احرام نہیں باندھا۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

(1589) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کیلئے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹا کرتی۔ اور آپ اس کو حرم بھیج دیتے پھر آپ بلا احرام باندھے مدینہ میں ٹھہرتے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

(1590) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے لئے ہار آپ کے احرام باندھنے سے پہلے بٹے۔

بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

باب 1074: روئی کے ہار بنانا

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي

(1591) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کیلئے ہار روئی سے جو میرے پاس تھی بٹے۔

بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

باب 1075: جوتوں کے ہار بنانے کے حکم کے بیان میں

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

(1592) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اونٹ کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اور جوتا اس اونٹ کے گلے میں تھا۔ محمد بن بشار نے روایت کرنے میں محمد بن ثنی کی متابعت کی ہے (اور بعض کے نزدیک متابع معمر بن راشد ہیں اور متابع محمد بن بشار ہیں)

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1593) عثمان بن عمر نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی۔

بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

باب 1076: وہ جھل جو قربانی کے جانوروں کیلئے تیار کی گئی اس کے حکم کے بیان میں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جھل کو صرف کوہان کی جگہ سے پھاڑتے تھے اور جب اس کو نحر کرتے اس کی جھل اس خوف سے اتار لیتے کہ اس کو خون خراب نہ کر دے پھر اس کے بعد اس کو صدقہ کر دیتے تھے۔

۱۵۹۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ

(1594) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِیْ نَحَرْتُ وَبِجُلُوْدِھَا

بَابٌ مَنِ اشْتَرٰی هَدْیَهُ مِنَ الطَّرِیقِ وَقَلَّدَهَا

۱۵۹۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُوْرِیَّةِ فِیْ عَھْدِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ النَّاسَ کَائِنٌ بَیْنَھُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ اَنْ یَّصُدُّوْکَ فَقَالَ (لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) اِذًا اَصْنَعَ کَمَا صَنَعَ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتّٰی اِذَا کَانَ بِظَاھِرِ الْبَیْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ وَاَھْدٰی ھَدْیًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاہُ حَتّٰی قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَلَمْ یَرَ دْ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَوْمِ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَہُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِہِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ کَذٰلِکَ صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان اونٹوں کے متعلق حکم دیا جو میں نے قربانی کے لئے دیے کہ ان کی جھلوں اور چمڑوں کو صدقہ کردوں۔

باب 1077: جس شخص نے اپنی قربانی کا جانور راستہ میں خریدا اور اس کے گلے میں قلادہ ڈال دیا

(1595) نافع (ابوعبداللہ) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں خارجیوں کے حج کے سال حج کرنے کا ارادہ کیا۔ (معلوم ہوتا ہے راوی نے حجاج بن یوسف اور اس کے متبعین پر حروریہ کا اطلاق کیا کیونکہ آئمہ حق پر خروج سے ان کے درمیان مطابقت ہے ورنہ طواف القارن کے باب میں جو حدیث مروی ہے اس کے یہ حدیث مخالف ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا (اور قائل سالم بن عبداللہ ہیں) لوگوں کے درمیان جنگ ہونی والی ہے اور ہمیں خوف ہے کہ وہ آپ کو حج کرنے سے روک دیں گے (لہٰذا ابھی ٹھہر جائیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء اور پیروی کافی ہے اس وقت میں وہی کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے نفس پر عمرہ واجب کرلیا ہے یہاں تک کہ آپ مقام بیداء کے کھلے میدان میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حج اور عمرہ کا کیا حال ہے دراصل وہ ایک ہی چیز ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو جمع کرلیا ہے۔ اور میں نے قربانی کا جانور جو گلے میں قلادہ ڈالا گیا ہے اس کو خرید کر (حرم میں) بھیج دیا ہے حتی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف (قدوم) کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا اور کسی چیز کو حلال نہ سمجھا جو بحالت احرام حرام تھی۔ یہاں تک کہ قربانی کے دن (دسویں ذوالحج) سر منڈوایا اور قربانی کی۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ انہوں نے اپنے پہلے ہی طواف سے حج اور عمرہ پورا کرلیا ہے پھر انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا۔

بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَآئِہٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِھِنَّ

باب 1078: کیا کسی آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر (جب ان پر کوئی خون واجب ہو

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

بَابُ النَّحْرِ فِيْ مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ مَنْحَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهٖ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ حَتّٰى يُدْخَلَ بِهٖ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيْهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوْكُ

بَابُ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهٖ

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ وَّذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بُدُنٍ

تو) گائے ذبح کرنا (کفایت کرسکتا ہے)

(1596) عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حج کے ارادے سے پچیس ذوالحجہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ سے نکلے اور جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے رسول معظم ﷺ نے حکم دیا جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو وہ احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ گوشت کیسا ہے، کہا گیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے اس کا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حدیث صحیح بیان کی ہے۔

باب 1079: منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کے قربانی کی جگہ میں قربانی کرنا (اور وہ جمرہ اولیٰ کے پاس جو منیٰ کی مسجد سے متصل ہے)

(1597) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کرنے کی جگہ میں قربانی کرتے تھے۔ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے کی جگہ (وہ قربانی کرتے تھے)

(1598) موسیٰ بن عقبہ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ سے آخر رات میں حاجیوں کے ساتھ جن میں آزاد اور غلام ہوتے قربانی کا جانور بھیجتے یہاں تک کہ اس کو نبی اکرم ﷺ کے قربانی کرنے کی جگہ لے جایا جاتا۔

باب 1080: جس نے (قربانی کا جانور) اپنے ہاتھ سے ذبح کیا

(1599) ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حدیث کا ذکر کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات

قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

بَاب نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (صَوَافَّ) قِيَامًا

۱۶۰۱- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَامَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ

۱۶۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ

اونٹ ذبح کئے درانحالیکہ وہ اونٹ کھڑے ہوئے۔ اور مدینہ منورہ میں دو ابلق سینگ والے مینڈھے ذبح کئے۔

باب 1081: اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

(1600) زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک مرد کے پاس آئے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اس کو کھڑا کر کے باندھو یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ شعبہ بن حجاج نے یونس بن عبید بن دینار سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے زیاد بن جبیر نے خبر دی۔

باب 1082: اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ رسول معظم ﷺ کی سنت ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا صوافّ کا معنی ہے وہ کھڑے ہوں۔ (یعنی تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک پاؤں باندھا ہو)

(1601) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز مدینہ منورہ چار رکعات پڑھی۔ اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر دو رکعت پڑھی۔ اور رات وہیں بسر کی اور جب صبح ہوئی نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کہنا شروع کر دی۔ اور جب مقام بیداء پر جلوہ افروز ہوئے تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہا اور جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے ذبح فرمائے اور آپ نے مدینہ طیبہ میں دو سینگوں والے سیاہ اور سفید رنگ والے مینڈھے ذبح فرمائے۔

(1602) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ظہر مدینہ منورہ میں چار رکعات پڑھی اور ذوالحلیفہ میں نماز عصر دو رکعت پڑھی۔ اور ایوب سختیانی ایک شخص (مجہول) سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی پھر نبی اکرم ﷺ نے رات وہیں گزاری حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور آپ نے صبح کی نماز ادا کی پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے حتیٰ کہ آپ کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

بَابٌ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

۱۶۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَاَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُوْمَهَا ثُمَّ اَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا

باب 1083: صاحب قربانی قصاب کو قربانی میں سے کچھ نہ دے

(1603) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تاکہ میں قربانی کے اونٹوں کے پاس (ذبح کے وقت احتیاط کے لئے) کھڑا ہوں۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور میں نے ان کا گوشت تقسیم کیا پھر مجھے حکم دیا تو میں نے ان کی جھلیں اور چمڑے تقسیم کئے۔ سفیان ثوری نے کہا مجھے عبدالکریم بن مالک جزری ابوسعید نے مجاہد بن جبر مکی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خبر دی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں (احتیاط کیلئے) قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہوں اور ان میں سے بطور مزدوری کچھ نہ دوں۔ (حافظ عسقلانی نے کہا جزارۃ اونٹ کے سری اور پائے کو کہتے ہیں اور جزارۃ اس لئے کہتے ہیں کہ قصاب ان کو لے لیتا ہے اور یہ ان کی مزدوری ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کا بطور مزدوری قصاب کو دینا جائز نہیں)

بَابٌ يُتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْيِ

۱۶۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُالْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

بَابٌ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ

۱۶۰۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَاَمَرَنِي بِلُحُوْمِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ

باب 1084: صاحب قربانی اپنی قربانی کے چمڑوں کو صدقہ کردے

(1604) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہونے کا حکم دیا اور ان کے گوشت، چمڑے اور جھلیں سب صدقہ کردینے کا بھی حکم دیا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ ان کی مزدوری میں قصاب کو کچھ نہ دیا جائے۔

باب 1085: صاحب قربانی، قربانی کے جانوروں کی جھلیں صدقہ کردے

(1605) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ قربانی کیلئے بھیجے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ میں نے ان کا گوشت تقسیم کردیا پھر مجھے ان کی جھلیں تقسیم کرنے کا حکم دیا میں نے ان کی جھلیں تقسیم کردیں، پھر مجھے ان کے چمڑے تقسیم کرنے کا

اَمَرَنِیْ بِحِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُوْدِهَا فَقَسَمْتُهَا

حکم دیا میں نے ان کے چمڑے تقسیم کر دیئے۔

بَابٌ (وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيْرَ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ)

باب 1086: اس باب میں اللہ تعالیٰ جل اسمہ کا قول مذکور ہے اور وہ یہ ہے اور جب کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع والوں، سجدے والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور دبلی اونٹنی پر۔ کہ یہ دور کی راہ سے آتی ہیں تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں۔ جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ، پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں۔ اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کیلئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے۔ (سورۂ حج آیت 26 تا 30)

بَابٌ وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

باب 1087: (صاحب قربانی) قربانی کے جانوروں سے کیا کھائے اور کیا صدقہ کر دے۔

وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ

عبیداللہ بن عمر عمری نے کہا کہ مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حرم کے شکار کے بدلہ میں جو جانور ذبح کیا جائے اس کا گوشت نہ کھایا جائے اور نہ ہی نذر میں سے گوشت کھایا جائے۔ اور اس کے سوا کھایا جائے عطاء کہتے ہیں کہ حج تمتع کی قربانی سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

۱۶۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا

(1606) عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم اپنی قربانیوں کے گوشت منیٰ میں تین دن سے اوپر نہیں کھاتے تھے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرمائی اور فرمایا کھاؤ اور زاد راہ کے طور پر ساتھ بھی لے لو۔ اور ہم نے قربانی کا گوشت کھایا اور بطور زاد راہ ساتھ بھی لے لیا۔ عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج مکی نے عطاء بن ابی رباح سے کہا، کیا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچے (یعنی مدینہ منورہ تک گوشت کھاتے رہے) عطاء نے کہا نہیں۔ (اور مسلم کی روایت میں ہاں واقع ہوا ہے) اور یہ تعارض ہے ان کے درمیان توفیق یہ ہے کہ پہلے عطاء بھول گئے تو کہا نہیں جب یاد آ گیا تو فرمایا ہاں)

۱۶۰۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

(1607) حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں میں نے اُم

بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ

بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

۱۶۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ وَنَحْوِهٖ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ

۱۶۰۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اَرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس ذوالحج کوچ کرنے کے ارادہ سے نکلے حتی کہ ہم جب مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں۔ جب اس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو اس کے بعد وہ احرام کھول دے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قربانی کے دن (دسویں ذوالحج) ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے کہا یہ کیا ہے۔ کہا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ذبح کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ عمرہ بنت عبدالرحمن نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

باب 1088: حج کرنے والے کا اپنی قربانی کو سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنے کے حکم کے بیان میں

(1608) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو ذبح کرنے یا رمی کرنے سے قبل سر منڈائے یا اس قسم کا کوئی فعل آگے، پیچھے کرے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(1609) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس شخص نے کہا میں نے ذبح کرنے سے قبل سر منڈایا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس شخص نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عبدالرحیم بن سلیمان اشل رازی نے ابن خثیم (عبداللہ بن عثمان بن خثیم) سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم نے انہوں نے عطاء بن یسار الھلالی واسطی سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ عفان بن مسلم صنعاء بصری نے کہا امام بخاری کہتے ہیں میرے خیال میں وھیب

وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن خالد بن عجلان باہلی سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے ابن خثیم نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ حماد بن مسلم نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور سے روایت کی اور ان دونوں نے عطاء بن ابی رباح سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ

(1610) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اور کہا میں نے شام ہو جانے کے بعد کنکریاں ماریں آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ پھر اس نے عرض کیا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔

۱۶۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

(1611) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ بطحاء میں تھے آپ نے فرمایا (اے ابوموسیٰ اشعری) کیا تم نے حج کر لیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ ﷺ) آپ نے فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا۔ میں نے عرض کیا نبی اکرم ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو۔ پھر میں بنی قیس کی عورتوں میں سے ایک عورت (یہ آپ کے بھائی کی بیوی تھی) کے پاس آیا اس نے میرے سر کے بالوں سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھا۔ اور میں خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ تو میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہمیں (حج اور عمرہ) پورا کرنے کا حکم دیتا ہے (یعنی حج تمتع) اور اگر ہم سنت رسول اللہ ﷺ کو لیں تو بلاشبہ رسول معظم ﷺ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ قربانی اپنے محل کو نہ پہنچ گئی۔

بَابٌ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ

باب 1089: جس شخص نے احرام باندھتے وقت اپنے سر کے بالوں کو (گوند وغیرہ) سے جمایا اور احرام کھولتے وقت سر منڈایا

۱۶۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ

(1612) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کا کیا حال ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ

تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَأْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ

نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ (ہار) ڈالا ہے لہٰذا جب تک میں قربانی نہ کرلوں احرام نہیں کھولوں گا۔

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ

باب 1090: احرام کھولتے وقت بال منڈوانا یا چھوٹے کرانے کے بیان میں

۱۶۱۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ

(1613) نافع (ابوعبداللہ مدنی) نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج (حجۃ الوداع) میں اپنے سر کے بال منڈائے۔ (امام بخاری نے تاریخ الکبیر میں ایک حدیث میں کہا کہ جس نے سید دو عالم ﷺ کے سر کے بال مونڈھے تھے اس کا نام معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے)

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ وَقَالَ فِی الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

(1614) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا اے سر منڈانے والے پر رحم فرما۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور بال چھوٹے کرانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا اے بال منڈانے والوں پر رحمت فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا (اے اللہ) بال کترانے والوں پر بھی (رحمت فرما)۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے نافع نے بیان کیا کہ رحم اللہ المحلقین آپ ﷺ نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ فرمایا۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص نے کہا مجھے نافع نے بیان کیا اور کہا آپ نے چوتھی بار فرمایا اے اللہ بال چھوٹے کرانے والوں پر رحمت فرما۔

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ

(1615) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ بال منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اور بال چھوٹے کرانے والوں کی بھی آپ نے فرمایا اے اللہ بال منڈانے والوں کی بخشش فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کی بال کترانے والوں کی بھی۔ آپ نے بال منڈانے والے تین دفعہ فرمایا اور چوتھی بار فرمایا اور بال کترانے والوں کو بھی بخش دے۔

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

(1616) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی اکرم ﷺ اور آپ اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے سر منڈائے اور ان میں سے بعض نے بال کترائے۔

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ

(1617) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

میں نے نبی اکرم ﷺ کے بال شریف قینچی سے کترے۔ (امام نووی فرماتے ہیں یہ اس پر محمول ہے کہ امیر معاویہ نے عمرہ جعرانہ میں آپ کے بال شریف کترے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع میں قارن تھے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے منیٰ میں حلق کرایا تھا اور آپ کے بال مبارک حضرت ابوطلحہ نے تقسیم کئے تھے۔ لہٰذا امیر معاویہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر بال کترنے کا حمل جائز نہیں اور اسی طرح عمرۃ القضاء میں بھی اس کا حمل جائز نہیں)

بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

باب 1091: تمتع کرنے والا عمرہ کا احرام کھولنے کے بعد بال چھوٹے کرائے

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا

(1618) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اپنے اصحاب کو حکم دیا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کریں اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں پھر وہ احرام کھول دیں اور خواہ سر منڈائیں یا کترائیں۔

بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب 1092: دسویں ذوالحج یعنی قربانی کے دن

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

طواف زیارت کرنا جو ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اور اسے طواف افاضت بھی کہتے ہیں۔ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن قدوس) نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے طواف زیارت کو رات تک موخر کیا۔ ابوحسان (مسلم بن عبداللہ عدوی بصری) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا کہ نبی اکرم ﷺ منیٰ کے دنوں میں طواف زیارت کرتے تھے۔ ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے عبداللہ (بن محمد بن حفص) سے انہوں نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ کہ انہوں نے ایک طواف کیا پھر قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا پھر وہ دسویں ذوالحج کو منیٰ آئے۔ عبدالرزاق نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے انہوں نے کہا ہم کو عبیداللہ نے خبر دی۔

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ

(1619) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف) نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ اور قربانی کے دن (دسویں ذوالحج) ہم نے طواف زیارت کیا۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے اس چیز کا ارادہ

فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

کیا جو مرد اپنی بیوی سے ارادہ کرتا ہے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرق کلام کے محاسن میں سے ہے کہ آپ نے جماع کے ناموں میں نام نہیں لیا اور اس کی طرف اشارہ بھی کر دیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ہمیں روک رہی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں (صفیہ) نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا کوچ کرو۔ قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عروہ بن زبیر اور اسود بن یزید بن قیس نخعی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کرتے ہیں کہ صفیہ نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا۔

بَابٌ إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

باب 1093: جب حج کرنے والا شام کے بعد

(لفظ امسی کا اطلاق زوال کے بعد سے ہے) جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے یا ذبح کرنے سے پہلے بھول کر یا لاعلمی میں سر منڈا لے۔ (اس پر کوئی حرج نہیں)

۱۶۲۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ

(1620) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ذبح کرنے، سر منڈانے، کنکریاں مارنے اور اس میں سے کسی کو مقدم و موخر سے متعلق عرض کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

(1621) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ سے منیٰ میں قربانی کے دن دریافت کیا جاتا تو آپ فرماتے کوئی حرج نہیں۔ آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا اور کہا میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا اب ذبح کر لے کوئی حرج نہیں۔ اور کسی نے عرض کیا میں نے شام کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

باب 1094: جمرۂ عقبہ کے پاس سواری پر سوار ہو کر مسائل بیان کرنا

(یہ احادیث کتاب العلم میں گزر چکی ہیں)

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ

(1622) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے دن (اونٹنی) پر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ سے مسائل دریافت کرنا شروع کر دیئے۔ ایک شخص نے عرض کیا مجھے معلوم نہ تھا میں نے ذبح سے پہلے سر منڈا لیا۔ آپ نے فرمایا اب ذبح کر لے، کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور عرض کیا مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے (جمرۃ

فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ الْخُطْبَةِ اَيَّامَ مِنًى

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ

عقبہ) کو کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے۔ اس دن جس چیز کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ پہلے کر لی ہے یا مؤخر کر دی ہے مگر آپ نے یہی فرمایا اب کر لے اور کوئی حرج نہیں۔

(1623) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور وہ حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا میرا گمان تھا کہ فلاں فعل فلاں فعل سے پہلے ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میرا خیال تھا کہ فلاں فعل فلاں فعل سے پہلے ہے۔ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کی اس طرح کا کلام کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اب کر و اب سب کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس دن آپ کسی چیز کے متعلق سوال کیے گئے مگر آپ نے فرمایا کرو اور کوئی حرج نہیں۔

(1624) عیسیٰ بن طلحہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے پھر وہی حدیث ذکر کی۔ معمر بن راشد نے زہری سے روایت کرنے میں صالح بن کیسان کی متابعت کی۔

باب 1095: منیٰ کے دنوں میں خطبہ کی مشروعیت کا بیان (یہ اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قربانی کے دن خطبہ نہیں)

(1625) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن لوگوں کو وعظ و نصیحت کی (اور یہ خطبہ معہودہ نہیں فقط وعظ و نصیحت پر خطبہ کا اطلاق ہوتا ہے) اور فرمایا یہ دن کون سا ہے صحابہ نے عرض کیا یہ یوم حرام (جس میں قتال مراد ہے) آپ نے فرمایا یہ کون سا ہے صحابہ نے عرض کیا یہ بلا حرام ہے، آپ نے پھر فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے صحابہ نے عرض کیا یہ شہر حرام ہے (یعنی جس میں قتال حرام ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تمہارے خون تمہاری عزتیں اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی حرام ہیں جس طرح اس مہینہ میں، اس شہر میں یہ دن حرام ہے۔ اور اس کا بار بار تکرار فرمایا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا۔ اے

بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

اللہ کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا نہیں دیا اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ ضرور آپ کی امت کیلئے آپ کی وصیت ہے۔ چاہئے کہ حاضر غائب کو یہ وصیت پہنچائے میرے بعد تم کافروں کی مثل نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو

(1626) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا میں نے عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کرنے میں شعبہ بن حجاج کی متابعت کی ہے۔

۱۶۲۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(1627) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ (نفیع بن حارث بن کلدہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ خاموش ہوئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ اس کا نام کوئی اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ دن قربانی کا دن نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ اور آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذوالحجہ نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اعلم ہے آپ خاموش ہو گئے حتی کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا دوسرا نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارا یہ شہر شہر حرام نہیں، ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تحقیقا تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں۔ جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینہ میں اور اس شہر میں ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ خبردار کیا میں نے حکم پہنچا دیا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہے چاہئے کہ حاضر غائب کو یہ پہنچا دے بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔ اور میرے بعد کافر بن کر واپس نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

(1628) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ نبی

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دن حرام ہے۔ (آپ نے فرمایا) کیا تم جانتے ہو یہ شہر کون سا ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شہر حرام ہے (فرمایا) کیا تم جانتے ہو یہ مہینہ کون سا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا یہ مہینہ حرام ہے۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام کر دی ہیں۔ جیسے تمہارے اس مہینہ اور تمہارے اس شہر میں یہ دن حرام ہے۔ ہشام بن غماز (ابن ربیعہ جرش) نے کہا مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ (یعنی قربانی کا دن میں حج اکبر ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا۔ اے اللہ تو گواہ رہ اور لوگوں کو رخصت کیا تو لوگوں نے کہا یہ الوداعی حج ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ کا ان احادیث سے مقصد یہ ہے کہ ایام منیٰ میں خطبہ مشروع ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کہا مذکورہ خطبہ حج کے متعلقات سے نہیں کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ نے حج کے متعلق کوئی چیز بیان نہیں فرمائی جن کو امور حج سے کوئی تعلق یا واسطہ ہو آپ نے صرف عام وصیتیں بیان فرمائیں۔ (عمدۃ القاری ج 1 ص 81)

بَابٌ هَلْ يَبِيتُ اَصْحَابُ السِّقَايَةِ اَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

باب 1096: کیا پانی پلانے والے یا دوسرے (معذور) لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں بسر کر سکتے ہیں

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَّاَبُوْ ضَمْرَةَ

(1629) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے (پانی پلانے والے کو منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی) رخصت دی ہے۔ (دوسری سند کے ساتھ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں پانی پلانے کی غرض سے گزارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے حضرت عباس کو اجازت دے دی۔ ابواسامہ (حماد بن اسامہ) اور عقبہ بن خالد اور ابوضمرہ (انس بن عیاض) ان تینوں نے عبیداللہ بن عمر بن حفص سے روایت کرنے میں محمد بن عبداللہ بن نمیر کی متابعت کی ہے۔

بَاب رَمْيِ الْجِمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهْ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

باب 1097: جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت کے بیان میں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (یعنی دسویں ذوالحج) چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد (ایام تشریق میں) سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں ماریں۔

(1630) وبرہ بن عبدالرحمٰن نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ میں کب جمرات کو کنکریاں ماروں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تیرا امام رمی کرے تو بھی رمی کر لے۔ میں نے دوبارہ آپ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم وقت کا انتظار کرتے تھے اور جب سورج ڈھل جاتا ہم کنکریاں مارتے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ

۱۶۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا

باب 1098: وادی کے نشیب سے (قربانی کے دن جمرہ) عقبہ کو کنکریاں مارنا

(1631) عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (جمرہ عقبہ کو) وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن (یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) لوگ تو اوپر کی جانب سے کنکریاں مارتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں سے اس ذات اقدس نے کنکریاں ماریں جس پر سورہ بقرہ (یعنی امور مناسک) نازل ہوئی۔ عبداللہ بن ولید نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے سلیمان اعمش سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَنْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعٍ وَّقَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1099: جمرات کو سات کنکریوں کے ساتھ رمی کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی ہے

(1632) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کبریٰ (عقبہ) کے پاس گئے۔ (اور یہ تین جمرات سے آخری ہے اس کیلئے جو منیٰ سے مکہ کی طرف جائے) اور بیت اللہ شریف کو اپنے بائیں کیا اور منیٰ کو اپنے دائیں اور آپ نے (جمرہ عقبہ) کو سات کنکریاں ماریں۔ اور کہا اس طرح اس ذات مستودہ صفات نے کیا جس پر سورہ بقرہ (یعنی امور مناسک) نازل ہوئی

بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

باب 1100: اور جس شخص نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کیا

(1633) حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ حج کیا اور ان کو دیکھا کہ انہوں نے جمرہ کبریٰ (عقبہ) کو سات کنکریاں ماریں۔ اور بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کیا اور منیٰ کو اپنی دائیں جانب پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ وہی مقام ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔ (یعنی امور مناسک نازل کئے گئے)

بَابُ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ قَامَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1101: (حج کرنے والا جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے) تو ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے اس کی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

(1634) سلیمان اعمش نے کہا میں نے منبر پر حجاج بن یوسف کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر مذکور ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر کیا ہے (یعنی حجاج بن یوسف کے نزدیک سورۃ بقرہ، آل عمران اور نساء کی طرف اضافت جائز نہیں بلکہ اس طرح کیا جائے وہ سورت جس میں بقرہ آل عمران اور نساء وغیرہ کا ذکر ہے) سلیمان اعمش نے کہا میں نے اس کا ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا۔ مجھے عبدالرحمن بن یزید نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت انہوں نے جمرۃ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وادی کے نشیب میں چلے گئے یہاں تک کہ جب درخت کے سامنے ہوئے (معلوم ہوا جمرہ عقبہ کے پاس درخت تھا) اور اس درخت کی ٹہنیوں کے نیچے سے آپ نے سات کنکریاں ماریں اور پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس جگہ سے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کھڑے ہو کر اس ذات اقدس نے کنکریاں ماریں جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی (یعنی ابراہیم نخعی نے کہا بقرہ کی اضافت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کی ہے)

بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ قَالَهُ

باب 1102: جس نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب اِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْمُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِى الْوُسْطٰى ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْمُ طَوِيْلًا وَّيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِى جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَخِىْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِى الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِى الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی

باب 1103: جب دو جمروں کو رمی کرے تو قبلہ رو ہو کر نرم زمین پر کھڑا ہے

(1635) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریب والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے (یہ جمرہ مسجد خیف کی جہت سے قریب ہے اور یہ جمرہ ان جمرات میں ہے جن کو قربانی کے دوسرے دن کنکریاں ماری جاتی ہیں اور یہ جمرہ منیٰ سے قریب اور مکہ سے دور ہے) اور ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ قبلہ رو ہو کر نرم زمین پر کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارتے پھر بائیں طرف کو پکڑتے (یعنی بائیں جانب جاتے) اور قبلہ رو ہو کر نرم زمین پر کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرہ عقبہ کو وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس لوٹ آتے اور فرماتے میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

باب 1104: مسجد خیف کی طرف قریب جمرہ (جمرہ اولیٰ) اور جمرہ وسطیٰ (یعنی جمرہ اولیٰ اور جمرہ عقبہ کے درمیان) کے پاس دونوں ہاتھوں کا اٹھانا

(1636) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نرم زمین پر کافی دیر کھڑے رہتے اور دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر اسی طرح جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارتے، پھر جمرہ عقبہ کو وادی کے نشیب سے کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرماتے میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

باب 1105: دونوں جمروں (اُولیٰ اور وسطیٰ) کے پاس دعا کے بیان میں

یونس بن یزید ایلی محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں (کرمانی نے کہا یہ حدیث مرا سیل زہری میں سے ہے) کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو جو مسجد منیٰ کے متصل ہے رمی کرتے تو اس کو سات کنکریاں مارتے۔ اور جتنی بار کنکری مارتے تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے دعا کرتے۔ اور دیر تک ٹھہرتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ کے پاس تشریف لاتے اور اس کو سات کنکریاں مارتے اور جتنی بار کنکری پھینکتے تکبیر کہتے۔ پھر بائیں جو وادی سے متصل ہے نیچے آتے اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے قبلہ رو کھڑے ہوتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس تشریف لاتے جو عقبہ کے قریب ہے (یعنی جمرہ عقبہ) تو اس کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آپ واپس لوٹ آتے اس کے پاس نہ ٹھہرتے امام زہری نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو اس کی مثل اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے نبی اکرم ﷺ حدیث بیان کرتے سنا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی کرتے تھے۔

بَابُ الطِّيْبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْاِفَاضَةِ

باب 1106: جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد اور طواف زیارت سے قبل سر منڈانے کے بعد خوشبو کا استعمال کرنا

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ زَمَانِهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِيْنَ اَهَلَّ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ وَبَسَطْتُ يَدَيَّا

(1637) عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے باپ (محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے سنا اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے ان دو ہاتھوں سے جس وقت آپ ﷺ نے احرام کا ارادہ فرمایا خوشبو لگائی اور جس وقت آپ نے طواف زیارت سے قبل احرام کھولنے کے وقت احرام کھول دیا تو خوشبو لگائی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب 1107: طواف وداع کے بیان میں

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ

(1638) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری عہد بیت اللہ شریف کا الوداعی طواف ہو۔ مگر حیض والی عورت سے اس کی تخفیف کی گئی ہے۔

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(1639) حضرت قتادہ بن دعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضرت انس بن

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی پھر تھوڑا سا سوئے پھر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف گئے اور طواف وداع فرمایا۔ لیث بن سعد نے عمرو بن حارث کی قتادہ سے روایت کرنے میں متابعت کرتے ہوئے کہا مجھے خالد بن یزید (جمحی سکسکی) نے سعید بن ابی ہلال سے بیان کیا اور انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔

بَابٌ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ

باب 1108: طواف زیارت کے بعد جب عورت حائضہ ہو جائے (تو کیا طواف وداع اس پر واجب ہے یا اس سے بسبب حیض ساقط ہو جائے گا)

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا

(1640) حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے باپ قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صفیہ بنت حیی بن اخطب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کو حیض آ گیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس نے ہمیں روک دیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) صفیہ رضی اللہ عنہا نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس وقت ہمیں واپس جانے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَالَ لَهُمْ تَنْفِرُ قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِيْنَةَ فَسَلُوْا فَقَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلُوْا فَكَانَ فِيْمَنْ سَاَلُوْا اُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيْثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ

(1641) ایوب سختیانی عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل مدینہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا کہ جس نے طواف زیارت کر لیا اور حائضہ ہو گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ روانہ ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب تم مدینہ منورہ آؤ تو دریافت کر لو، اور جب وہ لوگ مدینہ منورہ آئے اور انہوں نے پوچھا۔ اور جن لوگوں سے یہ مسئلہ دریافت کیا ان میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (والدہ حضرت انس) بھی تھیں تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا۔ اور اس حدیث کی خالد الحذاء اور قتادہ بن دعامہ نے عکرمہ سے روایت کی۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ

(1642) عبداللہ بن طاؤس اپنے باپ طاؤس بن کیسان اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے کہا حیض والی عورت کیلئے رخصت دی گئی ہے کہ وہ واپس چلی

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

جائے۔ جب کہ اس نے طواف زیارت کر لیا ہو۔ طاؤس نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ روانہ نہ ہو۔ طاؤس بن کیسان کا کہنا ہے کہ پھر اس کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حیض والی عورتوں کو طواف زیارت کے بعد طواف وداع چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَاَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكَتْ مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ اَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِيْ قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوْفِيْنَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَلَا بَاْسَ انْفِرِيْ فَلَقِيْتُهُ مُصْعِدًا عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا تَابَعَهُ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا

(1643) حضرت اسود بن یزید ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم حج کے ارادہ سے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ) سے نکلے۔ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور احرام نہیں کھولا اور آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ اور آپ کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات اور دیگر اصحاب نے بھی طواف کیا۔ اور ان میں سے جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا احرام کھول دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اور ہم نے مناسک حج ادا کئے اور جب بطحہ یعنی روانگی کی رات آئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کے جملہ اصحاب سوا میرے حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تو بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی (عبدالرحمن) کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ۔ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو۔ اور فلاں، فلاں جگہ پر آ جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں اپنے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم گئی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور حضرت صفیہ بن حیی بن اخطب کو حیض آ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو ہمیں روک لے گی۔ کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت نہیں کیا۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب نے کہا ہاں (کیا ہے) فرمایا کوئی حرج نہیں روانہ ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کو ملی درآنحالیکہ آپ مکہ والوں پر اوپر کی جانب بڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا میں بڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔ مسدد بن مسرھد بن مسربل بصری اسدی نے اپنی مسند میں بروایت ابی خلیفہ عنہ کہا مجھے ابوعوانہ نے بیان کیا اور مسند اور متن کے ساتھ پوری حدیث بیان کی اور اس میں کہا۔ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (قلت لا) اور جریر بن عبدالحمید نے منصور بن معتمر سے روایت کرنے میں مسدد بن مسرھد کی متابعت کی ہے (یعنی قلت لا) میں۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ

باب 1109: جس نے منیٰ سے واپسی کے دن

يَوْمَ النَّفْرِ بِالْاَبْطَحِ

نماز عصر ابطح میں پڑھی

(اس کو محصب اور مُعَرَّس بھی کہتے ہیں یہ مکہ اور منیٰ کے درمیان کھلی جگہ ہے اور اس کی جو دو پہاڑیوں کے درمیان مقبرہ تک ہے)

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ

(1644) عبدالعزیز بن رفیع نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے ایسی چیز بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا (منیٰ سے) روانگی کے دن آپ نے نماز عصر کہاں پڑھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ابطح میں اور تو وہ کر جو تیرے امیر کرتے ہیں۔

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُالْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ

(1645) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء محصب میں پڑھیں پھر تھوڑا سو رہے پھر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کے پاس آئے اور طواف وداع فرمایا۔

بَابُ الْمُحَصَّبِ

باب 1110: محصب کا بیان

۱۶۴۶- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ اَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ يَعْنِي بِالْاَبْطَحِ

(1646) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا صرف ایک مقام (محصب) ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترے تھے تاکہ وہاں سے نکلنے میں آسانی ہو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے مراد ابطح لیتی ہیں

۱۶۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1647) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا تحصیب یعنی محصب میں ٹھہرنا کوئی چیز نہیں۔ (یعنی امور حج میں سے نہیں جس کا کرنا لازم ہو) وہ صرف ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا۔

بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ اِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

باب 1111: حج کرنے والے کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی (مکہ کے اسفل میں ایک جگہ اور بعض کے نزدیک مکہ اور تنعیم کے درمیان ایک جگہ کا نام) میں اور مکہ مشرفہ سے واپسی کے وقت بطحاء میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اترنے

۱۶۴۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

(1648) نافع (ابوعبداللہ مدنی) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دو راتیں (مکہ میں داخل ہونے سے پہلے) ذی طوی میں رات بسر کرتے تھے پھر

اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَنَخَ رَاحِلَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى

إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عقبہ کے راستے جو مکہ کے بالائی طرف ہے مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ آتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد حرام کے دروازہ کے پاس بٹھاتے۔ پھر داخل ہوتے اور حجر اسود کے پاس آتے اور اس سے ابتدا کرتے پھر آپ بیت اللہ شریف کا سات پھیرے طواف کرتے تین پھیرے دوڑ کر اور چار پھیرے معمول کے مطابق چلتے ہوئے پھر فارغ ہو کر دو رکعتیں (مقام ابراہیم) میں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ جانے سے پہلے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب حج اور عمرہ سے واپس لوٹتے تو اپنی اونٹنی بطحاء کے مقام پر جو ذوالحلیفہ میں ہے بٹھاتے جہاں نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے۔

(1649) خالد بن حارث نے کہا عبیداللہ بن عمر بن حفص محصب کے متعلق دریافت کئے گئے تو انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر بن حفص نے نافع سے روایت کی کہ وہ (وہ جگہ ہے) جہاں رسول اللہ ﷺ، عمر فاروق اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اترے تھے۔ اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ محصب میں نماز ظہر اور عصر پڑھا کرتے تھے۔ خالد بن حارث کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کہا مغرب بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور خالد بن حارث نے کہا عشاء کی نماز میں تجھے کوئی شک نہیں، اور تھوڑی دیر سوتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ محصب میں قیام کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے۔ (اور محصب میں اترنے کو سنت سمجھتے تھے)

باب 1112: اور جو مکہ مکرمہ سے واپس لوٹے اور ذی طوی میں ٹھہرے

(اس ترجمہ سے امام بخاری کی مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے لوٹنے والے پر یہاں رات بسر کرنا جائز ہے کیونکہ محصب میں وہ رات گزاری جاتی ہے جو منی سے روانگی کے متصل ہے پھر صبح وہاں ذی طوی پہنچتے ہیں اور وہاں رات گزارتے ہیں)

باب 1113: حج کے دنوں میں تجارت اور دور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا

(1650) عمرو بن دینار نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کی منڈیاں تھیں اور جب اسلام آیا تو

كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظُ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتّٰى نَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ

گویا کہ مسلمانوں نے (اس خرید وفروخت کو) ناپسند سمجھا حتی کہ یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں کہ حج کے زمانہ میں تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرو۔

بَابُ الْاِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب 1114: مُحصّب سے آخر رات کو چلنے کے جواز کے بیان میں

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقٰى عَقْرٰى مَا اُرَاهَا اِلَّا حَابِسَتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ قَالَ فَاعْتَمِرِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ فَخَرَجَ مَعَهَا اَخُوْهَا فَلَقِيْنَاهُ مُدْلِجًا فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

(1651) اسود بن یزید ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا روانگی کی رات ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کو حیض آ گیا۔ اور انہوں نے کہا میرا خیال ہے میں تم کو روک دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بانجھ، سر منڈی کیا اس نے قربانی کے دن (دسویں ذوالحجہ) کو طواف زیارت کر لیا ہے۔ عرض کیا گیا ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر روانہ ہو جاؤ۔ یعنی چلو ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مجھے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا۔ (فتح الباری میں حافظ عسقلانی نے لکھا ہے کہ یہ محمد بن سلام ہیں لیکن ان کی کتاب التہذیب التہذیب میں اس کا نام محمد بن یحییٰ ذہلی منقول ہے) انہوں نے کہا مجھے محاضر بن مورع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو اعمش نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے اور جب ہم مکہ مکرمہ آئے ہمیں نبی اکرم ﷺ نے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کو حیض آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بانجھ سر منڈی میرا خیال ہے وہ تمہیں روک دے گی۔ پھر فرمایا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر چلو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھو، اور ان کے ساتھ ان کا بھائی (عبدالرحمن) گیا اور وہ دونوں (یعنی عبدالرحمن اور عائشہ رضی اللہ عنہما) آپ کو رات کے آخر میں ملے اور آپ نے فرمایا فلاں، فلاں جگہ تم آ جانا۔ (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمرہ ادا کرنے کے بعد جب وہ دونوں قیام گاہ کی طرف چلے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو طواف وداع کیلئے جاتے ہوئے پایا اور ملے)

اَبْوَاب الْعُمْرَةِ

بَاب وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهَا لَقَرِيْنَتُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ)

۱۶۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ

بَابٌ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ

عمرہ کا بیان

باب 1115: عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہر شخص پر حج اور عمرہ واجب ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا بلاشبہ عمرہ اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب میں حج کا ساتھی ہے۔ (یعنی دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے حج اور عمرہ پورا کرو۔

(1652) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ جو ان کے درمیان کئے ہوں۔ اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ (حج مبرور وہ ہے جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور نہ اس میں ریاکاری کا عمل دخل ہو وغیرہ)

باب 1116: جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا اس کے حکم کے بیان میں (کیا عمرہ اس کو کفایت کرے گا یا نہیں)

(1653) عکرمہ بن خالد بن عاص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ بن خالد نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ فرمایا۔

(1654) عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح سوال کیا۔

باب 1117: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے (یعنی ان کے کتنے عمرے ہیں)

(1655) مجاہد بن جبر مکی نے کہا میں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجرہ سیدہ

فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہیں۔ اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے ہیں۔ مجاہد نے کہا ہم نے آپ سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو آپ نے کہا یہ نماز بدعت ہے (بعض نے کہا آپ نے فرمایا یہ نماز بدعت حسنہ ہے اور بعض کے نزدیک مسجد میں جمع ہو کر اس کا اظہار بدعت ہے نہ کہ نفس نماز بدعت ہے) مجاہد بن جبر نے پھر ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا چار عمرے کئے ہیں اور ان میں سے ایک عمرہ رجب میں تھا۔ ہم نے ان پر اس کا رد ناپسند سمجھا مجاہد بن جبر نے کہا ہم نے حجرہ شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی۔ تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے میری ماں (یہ خصوصی معنی میں ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ تھیں) اے ام المومنین (یہ معنی عموم میں ہے کیونکہ آپ سب کی ماں لگتی ہیں) کیا آپ نہیں سن رہیں ابوعبدالرحمٰن (کنیت حضرت ابن عبداللہ) کیا کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وہ کیا کہتے ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کہتے ہیں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے فرمائے اور ان میں سے ایک عمرہ رجب میں ادا فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ موجود تھے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی اور آپ نے ہاں یا نہیں کچھ نہیں کہا معلوم ہوتا ہے آپ کو اشتباہ ہو گیا تھا یا آپ بھول گئے تھے یا اس کے متعلق آپ کو شک ہو گیا تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی رجب میں عمرہ نہیں کیا۔

۱۶۵۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ

(1656) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ نہیں کیا۔

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ

(1657) ہمام بن یحییٰ بن دینار عوذی شیبانی قتادہ بن دعامہ سے روایت کرتے ہیں حضرت قتادہ نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا چار (عمرے کئے ہیں) ذوالقعدہ میں عمرہ حدیبیہ جب مشرکوں نے

الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً

آپ کو روک لیا تھا۔ اور آئندہ سال ذوالقعدہ میں عمرہ جب مشرکین سے مصالحت ہوگئی تھی (اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں) اور عمرہ جعرانہ جب آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں یہ حنین کا مال غنیمت تھا۔ (اس کو غزوہ حوازن کہتے ہیں فتح مکہ کے بعد پانچ شوال کو ہوا اور حنین ایک وادی اس کے اور مکہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے) حضرت قتادہ نے کہا میں نے عرض کیا نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج فرمائے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے ایک حج کیا۔ (روایت حسان بن حسان مذکورہ میں چوتھا عمرہ ساقط ہے اسی لئے امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوالولید کی روایت جو اس کے بعد مذکور ہے میں چوتھا عمرہ روایت کیا ہے)

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوْهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

(1658) حضرت قتادہ بن دعامہ نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا (نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے فرمائے) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے جب آپ کو مشرکین نے واپس لوٹایا (یعنی عمرہ حدیبیہ) اور عمرہ حدیبیہ آئندہ سال (جس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں) اور ذوالقعدہ میں (یعنی عمرہ جعرانہ) اور آپ نے اپنے حج کے ساتھ عمرہ فرمایا۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

(1659) ھدبہ بن خالد قیسی نے کہا ہمیں ہمام بن یحییٰ دینار نے بیان کیا اور کہا نبی اکرم ﷺ نے چاروں عمرے ذوالقعدہ میں ادا فرمائے سوائے ایک عمرہ کے جو آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ، دوسرا آئندہ سال (عمرۃ القضاء) تیسرا عمرہ جعرانہ جب نبی اکرم ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ (یعنی حجۃ الوداع)

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوْا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ

(1660) ابراہیم بن یوسف اپنے باپ یوسف بن اسحاق سے اور انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) سے روایت کی ابواسحاق نے کہا میں نے مسروق بن اجدع، عطاء بن ابی رباح اور مجاہد بن جبر سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ نے حج کرنے سے قبل ذوالقعدہ میں عمرہ ادا فرمایا۔ اور ابواسحاق نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ میں حج کرنے سے پہلے دو عمرے ادا فرمائے۔

بَابُ عُمْرَةٍ

باب 1118: وہ عمرہ جو رمضان میں کیا جائے اس کی

فِيْ رَمَضَانَ

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ اَبُوْ فُلَانٍ وَّابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ اَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ

فضیلت کے بیان میں

(1661) عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم کو خبر دیتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) ابن جریج نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام لیا لیکن میں اس کا نام بھول گیا (قائل جو ذہن کی طرف جاتا ہے وہ عطاء بن ابی رباح ہیں لیکن ایسا نہیں بلکہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہیں کیونکہ امام بخاری نے باب حج النساء میں من طریق حبیب المعلم عن عطاء پر یہ حدیث روایت کی جس میں عطاء نے اس کا نام ام سنان بتایا اس لئے یہاں شک ابن جریج سے ہے نہ کہ عطاء سے) سے کہا تم کو کس چیز نے ہمارے ساتھ حج کرنے سے منع کیا۔ ام سنان نے عرض کیا ہماری ایک اونٹنی اس پر ابوفلاں اور اس کا بیٹا سوار ہوا (اس عورت کا اشارہ) اپنے خاوند اور بیٹے کی طرف تھا۔ (یعنی سنان اور اس کا بیٹا) اور ایک اونٹ رہنے دیا ہم اس پر پانی پلاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ حج ہے یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ فرمایا۔ (ابن بطال کا کہنا ہے جس پر پانی لاد کر لایا جائے خواہ وہ اونٹ ہو، گائے ہو یا گدھا سب کو ناضح کہتے ہیں لیکن اس جگہ اونٹ مراد ہے)

بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب 1119: وہ رات جو محصب میں گزاری جائے اس رات عمرہ کرنا یا (ایام تشریق گزر جانے کے بعد) دوسری راتوں میں عمرہ کرنا

۱۶۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَطَلَّسِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ

(1662) ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے درانحالیکہ ذوالقعدہ مکمل ہو چکا تھا اور ذوالحجہ کا چاند نکل آیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا پسند کرتا ہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا پسند کرتا ہے وہ عمرہ کا احرام باندھے۔ اور اگر میں قربانی کا جانور لے کر نہ آیا ہوتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم میں کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض آ گیا اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا

الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِیَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَکَانَ عُمْرَتِیْ

عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول دو اور کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور جب حصبہ کی رات آئی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن کو تنعیم بھیجا۔ تو میں نے اپنے عمرہ کے عوض عمرہ کا احرام باندھا۔

بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِیْمِ

باب 1120: تنعیم سے عمرہ کرنا

(کیا جو مکہ کا رہنے والا ہے وہ اس کا تعین کرے یا نہیں)

۱۶۶۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یُّرْدِفَ عَائِشَةَ وَیُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً سَمِعْتُ عَمْرًا کَمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو

(1663) سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ انہوں نے عمرو بن اوس ثقفی کی سے سنا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی اونٹنی کے پیچھے بٹھا کر ان کو تنعیم سے عمرہ کرائے۔ اور سفیان بن عیینہ نے ایک دفعہ کہا سَمِعْتُ عَمْرًا اور کبھی کہا سَمِعْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۶۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِیْدِ عَنْ حَبِیْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ وَاَصْحٰبُهٗ بِالْحَجِّ وَلَیْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْیٌ غَیْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَکَانَ عَلِیٌّ قَدِمَ مِنَ الْیَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْیُ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِاَصْحٰبِهٖ اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً یَطُوْفُوْا بِالْبَیْتِ ثُمَّ یُقَصِّرُوْا وَیَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْیُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰی مِنًی وَذَکَرُ اَحَدِنَا یَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَیْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ وَاَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَکَتِ الْمَنَاسِکَ کُلَّهَا غَیْرَ اَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَیْتِ قَالَ فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْطَلِقُوْنَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِیْ ذِی الْحَجَّةِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ یَرْمِیْهَا فَقَالَ

(1664) حبیب المعلم (حبیب بن ابوقریبہ) عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا۔ اور سوائے نبی اکرم ﷺ اور طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان تیمی کے کسی ایک کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے حج کرنے کیلئے تشریف لائے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ اور انہوں نے کہا میں نے اس چیز کا احرام باندھا ہے جس چیز کا نبی اکرم ﷺ نے احرام باندھا ہے (یعنی احرام مبہم) نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ وہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں۔ اور وہ بیت اللہ شریف کا طواف کریں (اور صفا و مروہ کی سعی کریں) پھر وہ بال کتروائیں اور احرام کھول دیں۔ ہاں وہ شخص جس کے پاس قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) صحابہ کرام نے کہا ہم منیٰ کی طرف جائیں حالانکہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو آخر میں معلوم ہوا تو اگر میں نے قربانی کا جانور ہمراہ نہ بھیجا ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا اور انہوں نے سوائے بیت اللہ شریف کے طواف (طواف زیارت) کے تمام ارکان حج ادا کئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا اور جب ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہو گئیں اور طواف زیارت کر لیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تم سب عمرہ اور حج کر کے جاؤ گے اور میں

اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ

صرف حج کر کے واپس جاؤں گی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (یعنی اپنی ہمشیرہ) کے ساتھ تنعیم جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ میں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ اور سراقہ بن مالک بن جعشم نبی اکرم ﷺ کو ملا۔ حالانکہ آپ ﷺ (منیٰ) کے عقبہ میں جمرۃ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے۔ اس نے کہا کیا (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) یہ آپ کے لئے خاص ہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے۔

بَابُ الْعِتْمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب 1121: حج سے فارغ ہونے کے بعد (حج کے مہینوں میں) بغیر ہدی (یعنی قربانی) عمرہ کرنے کی مشروعیت کے بیان میں

١٦٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَرْدَفَهَا فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ

(1665) ہشام بن عروہ نے مجھے میرے باپ (عروہ بن زبیر) نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ ہم رسول معظم ﷺ کے ساتھ نکلے درانحالیکہ ذوالقعدہ ختم ہو چکا تھا اور ذوالحجہ کا چاند نکل آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عمرہ کا احرام باندھنا پسند کرے وہ عمرے کا احرام باندھے اور جو حج کا احرام باندھنا پسند کرے وہ حج کا احرام باندھے۔ اور اگر میں نے قربانی کا جانور حرم میں نہ بھیجا ہوتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا۔ صحابہ میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں بھی ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ اور میں مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے حائضہ ہوگئی۔ اور عرفہ کا دن آیا تو میں بحالت حیض تھی اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول دو اور کنگھی کر لو۔ اور حج کا احرام باندھ لو۔ تو میں نے ایسے ہی کیا اور جب محصب کی رات آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا اور حضرت عبدالرحمٰن نے مجھے اپنی اونٹنی کے پیچھے سوار کر لیا تو میں نے اپنے پہلے عمرہ کی جگہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حج اور عمرہ کو پورا کر دیا۔ اور اس دن کوئی چیز یعنی قربانی کا جانور اور نہ صدقہ اور نہ روزہ تھا۔

بَابُ اَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ

باب 1122: عمرہ کا ثواب مشقت کے مطابق ہے

۱۶۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكِيْ فَقِيْلَ لَهَا انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ ثُمَّ ائْتِيَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ

(1666) قاسم بن محمد اور اسود بن یزید نخعی دونوں نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ دو رکن (حج اور عمرہ) کر کے واپس جائیں گے اور میں ایک رکن (حج) کر کے واپس جاؤں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا انتظار کرو اور جب حیض سے پاک ہو جاؤ تو تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو۔ پھر ہمارے پاس فلاں فلاں جگہ آ جانا۔ لیکن عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور مشقت کے اندازے سے ملے گا۔ (یعنی عبادت میں زیادہ ثواب خرچہ زیادہ کرنے اور مشقت زیادہ اٹھانے سے ملتا ہے)

بَابُ الْمُعْتَمِرِ اِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب 1123: عمرہ کرنے والا جب طواف عمرہ کرے اور واپس چلا جائے کیا طواف عمرہ، طواف وداع سے کافی ہو گا (یعنی طواف عمرہ ہی طواف وداع کیلئے کافی ہے)

۱۶۶۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِاَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِّنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا اَنْتَظِرْكُمَا هَا هُنَا فَاَتَيْنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِيْ اَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا

(1667) قاسم بن محمد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم حج کے مہینوں میں اوقات حج میں حج کا احرام باندھ کر نکلے۔ اور ہم مقام سرف (مکہ کے قریب ایک جگہ) اترے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حج کو عمرہ بنانا پسند کرتا ہو تو ضرور کرے۔ اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ ایسا نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صاحب ثروت اصحاب کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ اور یہ ان کا عمرہ نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا تجھے کون سی چیز رولا رہی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جو کچھ آپ اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے میں نے آپ سے وہ سن لیا ہے۔ اور میں عمرہ سے روک دی گئی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تیرا حال کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپ نے فرمایا اس میں تمہارا کوئی حرج نہیں تم بھی حضرت آدم علیہ السلام کی لڑکیوں میں سے ہو۔ تم پر وہی فرض کیا گیا ہے جو ان پر فرض کیا گیا ہے۔ تم حج کا احرام باندھے رہو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو عمرہ سے بھی بہرہ مند فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے میں اسی حال میں رہی۔ یہاں تک کہ ہم منیٰ سے روانہ ہوئے اور ہم محصب میں اترے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت

اِلَى الْمَدِيْنَةِ

بَاب يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّعَلَيْهِ اَثَرُ الْخَلُوْقِ اَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَّوَدِدْتُ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهُ غَطِيْطٌ وَاَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ عَنْكَ وَانْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ

عبدالرحمٰن کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کے ساتھ حرم تک جاؤ (یعنی حرم سے باہر لے جاؤ) وہ عمرہ کا احرام باندھے پھر تم دونوں طواف سے فارغ ہو میں تم دونوں کا اس جگہ انتظار کرتا ہوں۔ اور ہم آدھی رات کو آئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں عمرہ سے فارغ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو کوچ کرنے کی آواز دی تو لوگوں نے اور جس نے نماز صبح سے قبل بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا تھا ان سب نے روانگی کی تیاری کر لی۔ پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

باب 1124: جو کام حج میں کرتا ہے وہی عمرے میں کرے (اس سے بعض افعال مراد ہیں نہ کہ کل)

(1668) صفوان بن یعلیٰ اپنے باپ یعلیٰ بن امیہ (بن ابوعبیدہ تمیمی جو امیہ بن منیہ سے مشہور ہیں) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (ابن فحون نے ذیل میں تفسیر طرطوش سے نقل کیا کہ اس کا نام عطاء بن منیہ تھا اگر یہ صحیح اور ثابت ہے تو یہ امیہ بن منیہ راوی حدیث کے بھائی ہیں) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ جعرانہ میں تھے اور اس شخص پر جبہ تھا جس پر خلوق (ایک قسم کی خوشبو) یا زردی رنگ کا اثر تھا۔ اس شخص نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں اپنے عمرہ میں کیا کروں۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نازل فرمایا۔ اور آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اور میں خواہش رکھتا تھا کہ میں نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھوں کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ادھر آؤ۔ کیا تم کو اچھا لگتا ہے (یعنی تمہاری خواہش ہے) کہ تم نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں دیکھو کہ اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل فرما رہا ہو۔ اس شخص نے کہا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا تو میں نے آپ کی طرف دیکھا کہ آپ کی آواز ایسے تھی جیسے اونٹنی کی ہوتی ہے۔ جب آپ کی یہ حالت ختم ہوئی تو فرمایا عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے (آپ نے فرمایا) اپنا جبہ اتار دو اور اس سے خلوق کا اثر دھو ڈالو، اور زردی کو صاف کرو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔

(1669) ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ بن زبیر سے رایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے زوجہ نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللّٰہ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ اَرَاَیْتِ قَوْلَ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا) فَلَا اُرٰی عَلٰی اَحَدٍ شَیْئًا اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِی الْاَنْصَارِ كَانُوْا یُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَیْدٍ وَّكَانُوْا یَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا) زَادَ سُفْیَانُ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامٍ مَّا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

سے عرض کیا۔ اور میں اس وقت کم عمر تھا۔ آپ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا کی تفسیر بیان کیجئے۔ میرے خیال میں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا نہیں (جیسا تیرا خیال ہے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا کہ تم نے کہا تو یہ آیہ کریمہ اس طرح ہوتی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا (یعنی یَطَّوَّفَ سے پہلے حرف، لا، ہوتا) یہ آیہ کریمہ تو انصار کے حق میں نازل کی گئی۔ جو (قبل از اسلام) منات بت کیلئے احرام باندھتے تھے اور منات بت قدید (مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک جگہ) کے سامنے تھا۔ اور وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے۔ اور جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول معظم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مقدسہ نازل فرمائی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔ یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر ان دونوں (یعنی صفا اور مروہ) کے سعی کرنے کا کوئی گناہ نہیں۔ سفیان بن عیینہ اور ابو معاویہ (محمد بن خازم ضریر) نے ہشام بن عروہ سے روایت کرنے میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے حج اور عمرہ کو پورا نہیں کرتا جب تک کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے۔

بَابٌ مَتٰی یَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحٰبَهٗ اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَیَطُوْفُوْا ثُمَّ یُقَصِّرُوْا وَیَحِلُّوْا

باب 1125: عمرہ کرنے والا اپنے احرام سے کب نکلتا ہے

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اپنے حج کو عمرہ بنالیں، بیت اللہ کا طواف کریں پھر وہ بال چھوٹے کرائیں اور (عمرہ کا) احرام کھول دیں

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهٗ وَاَتَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَیْنَاهَا

(1670) حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ اور جب آپ مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے (بیت اللہ شریف) کا طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ اور آپ صفا اور مروہ کے پاس

مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّرْمِيَهُ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِيْ اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ بَشَّرُوْا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ

تشریف لائے اور ہم بھی آپ کے ساتھ آئے۔ اور ہم آپ کو مشرکین مکہ سے چھپاتے تھے کہ کوئی آپ کو تیر نہ مارے۔ اسماعیل بن ابی خالد احمس بجلی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا۔ نبی اکرم ﷺ کیا کعبہ مکرمہ میں داخل ہوئے ہیں (یعنی اس عمرہ میں نہ کہ مطلق) انہوں نے کہا نہیں۔ اسماعیل بن ابی خالد نے کہا جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے کہا وہ ہمیں بیان کیجئے۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ نے فرمایا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک محل جو موتیوں کا ہوگا اس کی خوشخبری دو اور اس محل میں کوئی شور وغل نہ ہوگا (اور نہ ہی اس کے تعمیر میں) کوئی مشقت ہوگی۔

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِي امْرَاَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(1671) سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا کہ اس نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کی کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے آپ نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار دوڑے اور تحقیق تمہارے لئے رسول معظم ﷺ کی اتباع و پیروی ضروری ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے کہا وہ شخص اپنی بیوی کے قریب ہرگز نہ جائے یہاں تک کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِيْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِيْ بِهٖ حَتّٰى كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ اَخَذْنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ اَخَذْنَا

(1672) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں بطحاء میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ اپنی اونٹنی بٹھا رہے تھے (اور مراد وہاں قیام کے اترنا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے حج کا احرام باندھ لیا ہے (یا حج کی نیت کر لی ہے) حضرت ابوموسیٰ اشعری نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا ہے۔ میں نے کہا نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کی مثل لبیک کہہ کر احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر میں بنی قیس کی ایک عورت (یہ آپ کے بھائی کی بیوی تھی) کے پاس آیا اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ حضرت ابوموسیٰ

بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

اشعری کہتے ہیں میں خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک یہی فتوی دیتا رہا۔ جب خلافت عمر فاروق کا زمانہ آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم کتاب اللہ کو لیں وہ ہمیں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتا ہے (اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ) اور اگر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان لیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو حرم میں نحر تک احرام نہیں کھولا۔

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ تَقُوْلُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

(1673) ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمن) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن کیسان ابوعمرو آزاد کردہ غلام حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب بھی حجون (مکہ میں ایک مشہور پہاڑ جس کے پاس مقبرۃ المعلی ہے جو مکہ سے داخل ہونے والے کے بائیں اور مکہ سے منیٰ جانے والے کیلئے دائیں جانب ہے) سے گزرتیں تو ہم ان سے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہتے ہوئے سنتے اور ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہرے اور ہم اس وقت ہلکے پھلکے تھے، ہماری سواریاں بھی تھوڑی تھیں اور خورد و نوش کی چیزیں بھی کم تھیں۔ حضرت اسماء کہتی ہیں اور میری ہمشیرہ حضرت عائشہ اور زبیر بن عوام اور فلاں، فلاں نے عمرہ کیا (یعنی حج فسخ کرنے کے بعد) اور جب ہم نے طواف بیت اللہ شریف کرلیا (اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد سر منڈالیا) تو ہم نے احرام کھول دیا اور پھر ہم نے شام کو حج کا احرام باندھا۔ (امام نووی کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا یہ عمرہ حجۃ الوداع کے موقع پر نہ تھا بلکہ کسی دوسرے حج میں تھا کیونکہ حجۃ الوداع میں آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا)

بَابٌ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوِ الْغَزْوِ

باب 1126: حج کرنے والا جب حج یا عمرہ سے واپس لوٹے اور غازی جب غزوہ سے واپس آئے تو کیا کہے

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

(1674) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ پر تین تکبیریں کہتے پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا ملک ہے اور اسی کیلئے ہی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ رہے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں تائب ہیں۔ اس کی عبادت کرنے والے اور اس کے حضور سر بسجود ہوتے ہیں، اپنے رب کی حمد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا۔ اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کفار کے لشکروں کو شکست دی۔ (یعنی جنگ احزاب میں)

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِيْنَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

۱۶۷۵- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهُ

باب 1127: حج کر کے آنے والوں کا استقبال کرنا اور جانور پر تین آدمیوں کو سوار کرنا

(1675) عکرمہ (البربری ابوعبداللہ مدنی) آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کی کئی لڑکیوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ نے ایک کو اپنے آگے دوسری کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

بَابُ الْقُدُوْمِ بِالْغَدَاةِ

۱۶۷۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ

باب 1128: (مسافر کا اپنے گھر) صبح کے وقت واپس آنا

(1676) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ کی طرف تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب مکہ سے واپس لوٹتے تو وادی کے نشیب میں ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے اور صبح تک رات وہاں بسر کرتے۔

بَابُ الدُّخُوْلِ بِالْعَشِيِّ

۱۶۷۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً

باب 1129: مسافر کا زوال کے وقت سے غروب آفتاب تک اپنے گھر میں واپس آنا

(1677) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اپنے گھر نہ آتے تھے۔ صبح یا قبل از شام ہی گھر داخل ہوتے تھے۔

بَابٌ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَهُ لَيْلًا

باب 1130: اور جب شہر پہنچے تو رات کو اپنے گھر نہ جائے

(1678) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے رات کو گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔ (یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں)

بَابٌ مَنْ اَسْرَعَ نَاقَتَهُ اِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ

باب 1131: جب کوئی شخص مدینہ منورہ پہنچے تو اپنی اونٹنی کو تیز کرے

(1679) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول معظم ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی اونچی جگہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز

عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَاَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَاِنْ كَانَتْ دَآبَّةً حَرَّكَهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحَارِثُ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

چلاتے اور جانور ہوتا تو اس کو حرکت دیتے، امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا حارث بن عمیر نے حمید الطویل سے یہ اضافہ کیا کہ مدینہ منورہ کی محبت کی وجہ سے سواری کو حرکت دیتے۔

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ

(1680) قتیبہ بن سعید بن جمیل نے بیان کیا کہ ہمیں اسماعیل بن ابی کثیر زرقی مدنی نے حمید الطویل سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے (دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَه) کی جگہ جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَه روایت کیا ہے۔ (یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز چلاتے۔)

حارث بن عمیر نے (فی قولہ جُدرات) روایت کرنے میں اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر کی متابعت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا)

باب 1132: اللہ تعالیٰ کے فرمان اپنے گھروں کو دروازوں سے آؤ (کے شان نزول کے بیان)

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَآءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُوْرِهَا فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا)

(1681) ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی) نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ آیہ مبارکہ ہم میں نازل ہوئی۔ انصار جب حج کر کے واپس آتے تو دروازوں کی طرف سے اپنے گھروں میں داخل نہ ہوتے بلکہ گھروں کی پشت سے (نقب لگا کر) داخل ہوتے۔ انصار میں سے ایک شخص (قطبہ بن عامر بن حدیدہ انصاری خزرجی سلمی) (حج کر کے آیا) تو وہ اپنے دروازہ سے گھر میں داخل ہوا تو گویا کہ اسی وجہ سے اس کو شرمندہ کیا گیا تو یہ آیہ مقدسہ نازل ہوئی اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ تم گھروں میں پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ وہاں بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ۔ (سورہ بقرہ آیت 189)

بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

باب 1133: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

(پہلے سات ابواب میں سفر کا ذکر ہے اور سفر مشقت سے خالی نہیں اس لئے مناسب یہی تھا کہ سفر کا حال بیان کیا جائے)

۱۶۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا

(1682) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ (یہاں عذاب سے مراد وہ الم ہے جو سفر کی مشقت سے لاحق ہوتا ہے) تم میں سے ہر ایک کو کھانے پینے اور نیند سے روک دیتا ہے (سوال یہ تھا کہ سفر اس طرح کیوں ہے تو اس کے

جب کوئی اپنی حاجت پوری کرلے تو وہ اپنے گھر جلدی لوٹ جائے۔

بَابُ الْمُسَافِرِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ

باب 1134: مسافر کو جب چلنے کی جلدی ہو (تو کیا کرے) وہ یہ کرے کہ اپنے گھر جلدی لوٹ جائے

۱۶۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهٗ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

(1683) زید بن اسلم نے اپنے باپ (اسلم عدوی ابواسامہ) سے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طریق مکہ میں تھا۔ تو ان کو (اپنی بیوی) صفیہ بنت ابوعبید کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے تیز چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ جب شفق غروب ہو گیا تو سواری سے نیچے اترے اور نماز مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھا پھر کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں تاخیر کرتے اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ) وَقَالَ عَطَآءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يَحْبِسُهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ (حَصُوْرًا) لَا يَاْتِى النِّسَآءَ

باب 1135: محصر اور شکار کی جزا کے احکام کے بیان میں

اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا فرمان، تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔ (سورہ بقرہ آیت 196) عطاء بن ابی رباح نے کہا احصار ہر وہ چیز ہے جو اسے روک دے۔ امام بخاری نے کہا۔ قرآن مقدس میں جو حَصُوْرًا آیا ہے اس حصور سے مراد ہے عورتوں کے پاس نہ آئے۔

بَابُ اِذَا اُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

باب 1136: جب عمرہ کرنے والے کو روک دیا جائے

۱۶۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِى الْفِتْنَةِ قَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ

(1684) نافع (ابوعبداللہ مدنی) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ مکرمہ سے زمانہ فتنہ (یعنی حجاج بن یوسف کا عبداللہ بن زبیر سے جنگ کیلئے جانا) میں نکلے تو انہوں نے کہا اگر میں بیت اللہ شریف کے طواف سے روک دیا گیا تو میں وہ کروں گا جو ہم نے رسول معظم ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرہ کا احرام باندھا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ

(1685) نافع سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن

عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَاْسَهُ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى وَكَانَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافًا وَّاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

عمر رضی اللہ عنہ سے ان دنوں گفتگو کی جن دنوں (حجاج بن یوسف کا) لشکر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جنگ کیلئے آیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں۔ ہمیں خوف ہے کہ آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو قریش کے کافر بیت اللہ شریف کے سامنے رکاوٹ بن گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اپنا سر منڈایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے (اپنے اوپر) عمرہ واجب کرلیا ہے انشاء اللہ میں چلتا ہوں اور اگر میرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوئی تو میں بیت اللہ شریف کا طواف کرلوں گا۔ اور اگر میرے اور بیت اللہ شریف کے درمیان (کافر) حائل ہوگئے تو میں ایسا ہی کروں گا جیسا نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور تھوڑا سا چلے پھر کہا حج اور عمرہ کا حال ایک ہی ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کرلیا ہے۔ اور آپ نے ان دونوں کا احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن احرام کھولا اور قربانی ذبح کی وہ فرماتے تھے جس دن وہ مکہ میں داخل ہو اور ایک طواف (طواف زیارت) کرے تو احرام کھول دے۔

۱۶۸۶- حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ اَقَمْتَ بِهٰذَا

(1686) موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہمیں جویریہ بن اسماء نے نافع سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بعض نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تم اس سال ٹھہر جاؤ (تو بہتر ہوگا)

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهُ وَجَامَعَ نِسَآئَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا

(1687) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کو (حدیبیہ کے سال عمرہ کرنے سے (روکا گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک منڈایا اور اپنی بیویوں سے ہم بستری کی اور آپ نے اپنی قربانی ذبح کی یہاں تک کہ آئندہ سال عمرہ ادا فرمایا۔

بَابُ الْاِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب 1137: حج میں روکے جانے کے حکم کے بیان میں

(علماء نے صرف عمرہ پر حج کو قیاس کیا ہے ورنہ عہد رسالت مآب ﷺ میں صرف عمرہ سے روکا گیا تھا)

۱۶۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ

(1688) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيْ اَوْ يَصُوْمُ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ

کہتے تھے اگر تم میں سے کسی ایک کو حج کرنے سے روک دیا جائے تو کیا تمہارے لئے رسول اکرم ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے۔ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑے پھر وہ ہر چیز کی حرمت سے باہر ہو جائے حتی کہ آئندہ سال حج کرے اور قربانی کرے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھے، عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں معمر بن راشد نے مسلم بن شہاب زہری سے خبر دی انہوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔ (امام بخاری کا اشارہ اس طرف ہے کہ ایک دفعہ یہ حدیث عن یونس عن زہری سے اور دوسری بار عن معمر عن زہری سے بیان کرتے ہیں)

بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

باب 1138: رو کے جانے کے حال میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنے کے جواز کے بیان میں

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحٰبَهٗ بِذٰلِكَ

(1689) حضرت مسور بن مخرمہ بن نوفل قرشی سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ نے اپنا سر مبارک منڈانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی یہ حکم دیا۔

۱۶۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِيْنَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهٗ وَحَلَقَ رَأْسَهٗ

(1690) نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ اور سالم رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی (یہ گفتگو حدیث 1691 میں دیکھیں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے نکلے اور بیت اللہ شریف کے آگے قریش کے کافر حائل ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ کی قربانی کی اور اپنا سر مبارک منڈایا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

باب 1139: جس نے کہا کہ جو شخص حج یا عمرہ کرنے سے روکا گیا اس پر اس کی قضا نہیں

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الْبَدَلُ عَلٰى مَنْ نَقَضَ حَجَّهٗ بِالتَّلَذُّذِ فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهٗ اِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّبْعَثَ بِهٖ وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّبْعَثَ بِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَقَالَ مَالِكٌ وَّغَيْرُهٗ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ وَيَحْلِقُ فِيْ اَيِّ

روح بن عبادہ نے شبل بن عباد مکی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا کہ بدل صرف اس شخص پر ہے جس نے جماع کر کے حج فاسد کیا اور لیکن جس شخص کو کوئی عذر وغیرہ روک دے وہ احرام کھول دے اور اس کی قضا نہ کرے۔ اور اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے اور وہ (طواف بیت اللہ شریف) سے روکا گیا ہے اور اگر وہ حرم میں قربانی کا جانور بھیجنے

مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحٰبَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ يَّقْضُوا شَيْئًا وَّلَا يَعُوْدُوا لَهٗ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ

کی قدرت نہیں رکھتا وہ وہاں ہی اسے ذبح کرے اور اگر وہ حرم میں قربانی کا جانور بھیجنے پر قادر ہے تو جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے وہ احرام نہ کھولے۔ حضرت امام مالک اور ان کے غیر (امام شافعی) نے کہا وہ اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے اپنا سر منڈائے اس پر قضا نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں قربانیاں کیں اور سر منڈائے۔ قربانی کا جانور بیت اللہ تک پہنچنے سے قبل اور طواف سے پہلے احرام سے باہر ہو گئے۔ پھر یہ کہیں بھی مذکور نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو حکم دیا ہو کہ وہ کوئی چیز قضا کرے یا دوبارہ کرے۔ اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

١٦٩١- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِيْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰى اَصْحٰبِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى

(1691) نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت عمرہ کی غرض سے مکہ سے (فتنہ کے دور) میں نکلے انہوں نے کہا اگر میں بیت اللہ شریف سے روک دیا گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرہ کا احرام اس لئے باندھا کہ نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرے کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے معاملہ میں نظر کی اور کہا ان دونوں (حج اور عمرہ) کا معاملہ ایک ہی ہے اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی تو ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر ان دونوں کا ایک ہی طواف (طواف زیارت) کیا اور خیال کیا کہ یہ حج کیلئے بھی کافی ہے اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لے گئے۔

بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

باب 1140: اللہ تعالیٰ کا فرمان پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورہ بقرہ آیت 196) اور وہ (یعنی ان میں سے ہر ایک تین چیزوں کے درمیان) اختیار دیا گیا ہے اور روزے تو وہ تین دن ہیں

١٦٩٢- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّكَ ذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(1692) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا شاید تجھے تیرے سر کی جوؤں نے اذیت پہنچائی ہے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) اپنا سر منڈواؤ اور تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری قربانی دو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (أَوْ صَدَقَةٍ) وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

۱۶۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِي نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) إِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ

بَابُ الْإِطْعَامِ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

۱۶۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً حُمِلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ

بَابُ النُّسُكِ شَاةٌ

۱۶۹۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

باب 1141: اللہ تعالیٰ کا فرمان أَوْ صَدَقَةٍ اس کی تفسیر یہ ہے کہ چھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

(1693) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس کھڑے ہوئے۔ حالانکہ میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا (اے کعب) تجھے جوئیں اذیت پہنچا رہی ہیں، میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اپنا سر منڈاؤ یا صرف یہ فرمایا منڈاؤ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیہ مقدسہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الخ آخرھا میرے حق میں نازل ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا ایک فرق (تقریباً آٹھ سیر) چھ مساکین کے درمیان صدقہ کرے یا جو میسر ہو قربانی دے۔

باب 1142: فدیہ میں نصف (گیہوں یا اس کا آٹا) کھانا کھلانا ہے

(1694) حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں (کوفہ کی مسجد میں) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے فدیہ کے متعلق دریافت کیا۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت مبارکہ میرے حق میں خاص کر اور یہ تمہارے سب کیلئے عام نازل ہوئی ہے۔ کعب بن عجرہ کا کہنا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا درانحالیکہ جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرا یہ خیال نہ تھا کہ تمہاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہوگی۔ کیا تجھے بکری مل جائے گی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تین دنوں کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ ہر مسکین کو نصف صاع دو۔

باب 1143: نُسُك آیہ کریمہ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) میں قربانی کی بکری مراد ہے

(1695) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں

بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهُ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَیُؤْذِیْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهُ اَنْ یَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَیْبِیَةِ وَلَمْ یَتَبَیَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ یَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ یَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْیَةَ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةٍ اَوْ یُهْدِیَ شَاةً اَوْ یَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَعَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ

آپ نے فرمایا (اے کعب) کیا تیری جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے ان کو سر منڈانے کا حکم دیا اور وہ حدیبیہ میں تھے، اور آپ نے ان کیلئے یہ بیان نہ فرمایا کہ وہ اس کے ساتھ (یعنی سر منڈانے کے بعد) احرام سے باہر ہو جائیں گے، اور وہ اس امید میں تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہ کو چھ مساکین کے درمیان ایک فرق (تین صاع) کھانا کھلانے یا ایک بکری قربانی یا تین دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور محمد بن یوسف فریابی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں ورقاء بن عمر بن کلیب نے عبداللہ بن ابی نجیح سے بیان کیا اور انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کعب بن عجرہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور انحالیکہ جوئیں ان کے منہ پر گر رہی تھیں۔ اسی طرح ہے (یعنی اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو روح بن عبادہ سے روایت کیا اور محمد بن یوسف فریابی سے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا)

بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (فَلَا رَفَثَ)

باب 1144: اللہ تعالیٰ کا فرمان فَلَا رَفَثَ وَلَا جِدَالَ (یعنی رَفَثَ کے متعلق جو حدیث میں آیا ہے)

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

(1696) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا اور جماع نہ کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کی بات کی۔ وہ (حج سے) ایسا واپس لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو ابھی جنم دیا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر واپس لوٹے گا)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ)

باب 1145: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان: وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ (یعنی حدیث میں فُسُوْقَ کی تفسیر کے متعلق جو آیا ہے)

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

(1697) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اس گھر کا حج کیا۔ اور جماع نہ کیا اور نہ بری بات کہی وہ (حج سے) ایسا واپس لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے ابھی جنم دیا ہو (یعنی گناہوں سے پاک واپس لوٹے گا)

بَابُ

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ)

وَاِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَاَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ اَكَلَهٗ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَّهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ نَحْوُ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ (عَدْلُ ذٰلِكَ) مِثْلُ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ (قِيَامًا) قِوَامًا (يَعْدِلُوْنَ) يَجْعَلُوْنَ عَدْلًا

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحٰبُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحٰبِهٖ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ

باب 1146: اللہ تعالیٰ کا فرمان (اے ایمان والو)

شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔ اور تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے دو تم میں کہ دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی۔ یا کفارہ دے چند مسکینوں کو کھانا۔ یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا۔ اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا جانور جب تک تم احرام میں ہو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم نے اٹھنا ہے۔ (سورہ مائدہ آیت 96)

باب 1147: جب غیر محرم شکار کرے اور وہ احرام باندھنے والے کو شکار بطور ہدیہ بھیجے

(تو احرام باندھنے والے کیلئے) اس کا کھانا جائز ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک (احرام باندھنے والے کیلئے حرم میں) ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں (امام بخاری رحمہ اللہ نے امر لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ) جو عموم پر دلالت کرتا ہے اس میں یہ تخصیص کی ہے) جب کہ وہ شکار نہ ہو (تو ذبح کر سکتا ہے) جیسے اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑا (سوا گھوڑے باقی سب جانوروں میں اتفاق ہے علامہ عینی فرماتے ہیں احرام باندھنے والا مرغی، کبوتر جو مانوس ہو اڑنے والا نہ ہو، بطخ، گائے اور بکری ذبح کر سکتا ہے مچھلی اور آبی جانوروں کا شکار کر سکتا ہے اور مینڈک کے شکار سے پرہیز کرے) عدل ذالک سے مثل مراد ہے (یعنی اگر عین پر زبر پڑھی جائے) اور جب عین کو زیر دی جائے (یعنی عدل) تو اس کا معنی ہم وزن ہونا ہے اور قیام کا معنی قوام ہے کسی چیز کا منتظم اور یَعْدِلون کا معنی برابری کرتے ہیں۔

(1698) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ابوقتادہ (حارث بن ربعی انصاری) حدیبیہ کے سال (ایک عمرہ میں) گئے حضرت ابوقتادہ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا اور حضرت ابوقتادہ نے عمرہ کا احرام نہیں باندھا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچادی گئی کہ دشمن آپ سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا۔ اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس

فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَاثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِيْنَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاُسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَكَ يُقْرِئُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ

رہے تھے (میرے باپ نے کہا) میں نے اچانک جنگلی گدھے کو دیکھا اور میں نے اس پر حملہ کر دیا اور نیزے سے اس کو زخمی کر دیا۔ اور میں نے اس کو اسی جگہ بے حرکت کر دیا اور میں نے ان سے مدد مانگی انہوں نے انکار کر دیا (یہاں اکثر مترجمین دھوکا کھا گئے وہ یہ کہ ابوقتادہ نے گاؤخر کے اٹھانے میں مدد مانگی یہ غلط ہے بلکہ محمد بن جعفر کی روایت جو حافظ عسقلانی کے نزدیک صحیح ہے میں یہ ہے کہ ابوقتادہ گھوڑے کے پاس آئے اور اسے تیار کیا جب سوار ہوئے تو نیزہ اور کوڑہ نیچے رہ گیا آپ نے صحابہ کرام سے اس کو پکڑنے میں مدد مانگی لیکن انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ آئندہ حدیث جو ابومحمد نافع سے مروی ہے اس میں ہے کہ ابوقتادہ نے تنہا گاؤخر کا شکار کیا اور اس کو لے کر آئے) اور ہم نے اس کا گوشت کھایا۔

اور ہمیں خدشہ لاحق ہوا کہیں نبی اکرم ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں (یعنی وہ آگے نکل جائیں اور ہم پیچھے رہ جائیں) اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلاش کیا اور میں اپنے گھوڑے کو کبھی تیز چلاتا اور کبھی آہستہ چلاتا رہا۔ اور میں آدھی رات کے وقت بنی غفار کے ایک شخص کو ملا اور میں نے اس سے کہا تو نے نبی اکرم ﷺ کو کس جگہ چھوڑا ہے اس نے کہا تَعْهِن (یہ ایک پانی کا چشمہ ہے جو سقیا سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) میں چھوڑا ہے اور آپ ﷺ اپنے اصحاب کو فرما رہے تھے کہ قیلولہ کا ارادہ سقیا (یہ ایک مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک قصبہ کا نام ہے) میں ہے۔ (جب میں نے آپ کو تلاش کر لیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ انہیں ڈر ہے کہ وہ آپ سے جدا نہ ہو جائیں آپ ان کا انتظار فرمائیں۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے وحشی گدھے کا شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کے گوشت کا بچا ہوا ایک ٹکڑا ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ سب احرام باندھے ہوتے تھے۔ امام بخاری نے کہا شاءوا بمعنی مرة ہے یعنی ایک بار تقدیر عبارت اس طرح ہے ارفع فرسی رفعا شاوا (اور یہ تفسیر اکثر نسخ بخاری میں نہیں ہے)

بَابٌ اِذَا رَاَى الْمُحْرِمُوْنَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحٰبُهُ وَلَمْ اُحْرِمْ فَاُتِيْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ اَصْحٰبِيْ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَاَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب 1148: جب وہ لوگ جنہوں نے احرام باندھا ہے ہنس پڑیں (اور ان میں سے وہ شخص) جس نے احرام نہیں باندھا سمجھ جائے (انکا ہنسنا ان کی طرف سے احرام باندھنے کی طرف اشارہ نہیں کہ وہ شکار کرے)

(1699) عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ اس کے باپ (ابو قتادہ) نے ان سے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے، آپ کے اصحاب نے احرام باندھ لیا اور میں نے احرام نہیں باندھا۔ ہمیں خبر ملی کہ غیقہ (حرمین کے درمیان علاقہ بنی غفار میں ایک جگہ کا نام) میں دشمن ہے ہم ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ تو میرے ساتھیوں نے گاؤخر دیکھا اور انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا۔ ابوقتادہ کا کہنا ہے میں نے اس کی طرف نظر کی تو میں نے اسے دیکھ لیا۔ اور میں نے اس پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا۔ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِينَا اَنْ نُقْتَطَعَ اَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَاَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوا يَقْرَئُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا اَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

نے اس میں نیزہ محکم پیوست کر دیا اور میں نے ساتھیوں سے مدد طلب کی اور انہوں نے انکار کر دیا اور ہم نے اس کا گوشت کھایا پھر میں رسول اللہ ﷺ سے مل گیا اور ہمیں خدشہ تھا کہ رسول معظم ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں۔ میں اپنے گھوڑے کو ایک بار تیز چلاتا اور ایک دفعہ آہستہ چلاتا۔ اور میں آدھی رات کو بنی غفار کے ایک شخص سے ملا۔ میں نے کہا تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے ان کو مقام تَعْهَنْ میں چھوڑا ہے (اور آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے فرما رہے تھے) کہ مقام سقیا میں قیلولہ (دوپہر کا آرام) کا ارادہ ہے۔ اور میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا حتی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے اصحاب نے مجھے بھیجا ہے وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔ اور انہوں نے خوف کیا کہ دشمن ان کو آپ سے جدا نہ کر دیں۔ آپ ان کا انتظار فرمائیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ان کا انتظار کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے ایک گاؤ خر کا شکار کیا ہے اور ہمارے پاس اس سے بچا ہوا ایک گوشت کا ٹکڑا ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابٌ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

باب 1149: شکار مارنے میں احرام باندھنے والا، احرام نہ باندھنے والے کی (قول یا فعل کے ساتھ) مدد نہ کرے

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلٰى ثَلَاثٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَيْتُ اَصْحَابِي يَتَرَائَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ اِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاَخَذْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ اَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ

(1700) ابو محمد نافع آزاد کردہ غلام حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے (تبدیلی سند کے ساتھ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے اور ہم میں سے بعض احرام باندھے ہوئے تھے اور بعض نے احرام نہیں باندھا تھا۔ تو میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا تو گاؤ خر ہے۔ (میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ اور کوڑا ہاتھ میں لیا) تو مجھ سے کوڑا گر گیا (میں نے ان سے کہا مجھے میرا کوڑا پکڑا دو) انہوں نے کہا ہم اس پر تیری کوئی مدد نہیں کر سکتے اس لئے کہ ہم نے احرام باندھا ہوا ہے۔ میں نے خود اسے پکڑ کر اٹھایا۔ پھر میں ٹیلے کے پیچھے سے گاؤ خر کے پاس آیا اور اس کو زخمی کر دیا اور میں اس کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ اور بعض

بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوْهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اَذْهَبُوا اِلٰى صَالِحٍ فَسَلُوْهُ عَنْ هٰذَا وَغَيْرِهٖ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَا

نے کہا کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ہمارے آگے تھے میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ یہ حلال ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو عمرہ بن دینار نے کہا صالح بن کیسان کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے متعلق یا اس کے سوا دوسری حدیثوں کے متعلق دریافت کرو درانحالیکہ صالح بن کیسان مدنی ہمارے پاس مکہ میں آئے۔

بَابٌ لَا يُشِيْرُ الْمُحْرِمُ اِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

باب 1150: احرام باندھنے والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تاکہ نہ احرام باندھنے والا اس کا شکار کرے

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبَا قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوْا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

(1701) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کو اس کے باپ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ حج کرنے کیلئے نکلے۔ اور آپ کے ساتھ لوگ بھی نکلے، آپ نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسرے راستے سے بھیج دیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے تھے۔ آپ نے فرمایا تم دریا کا کنارہ اختیار کرو۔ یہاں تک کہ ہم آملیں۔ انہوں نے دریا کا کنارہ پکڑ لیا اور جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا۔ اسی دوران وہ چل رہے تھے تو انہوں نے اچانک گاؤ خر دیکھے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ گاؤ خر کو زخمی کر دیا۔ لوگ اترے اور انہوں نے اس کا گوشت کھایا اور انہوں نے کہا ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے گاؤ خر کے بچے ہوئے گوشت سے کچھ گوشت اٹھا لیا۔ اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے گاؤ خر دیکھے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ گاؤ خر کو زخمی کر دیا۔ ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے خیال کیا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور اس کے گوشت سے جو بچ گیا ہم نے اٹھا لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو حملہ کرنے کا حکم دیا ہے یا اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جو اس کا گوشت بچ گیا ہے وہ بھی کھا لو۔

بَابٌ اِذَا اَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ

باب 1151: جب (نہ احرام باندھنے والا) احرام باندھنے

حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَّمْ يَقْبَلْ

۱۷۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَآبِّ

۱۷۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ وَّعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۷۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

۱۷۰۵- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

۱۷۰۶- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ

والے کوگاؤ خرزندہ بطور ہدیہ بھیجے تو وہ قبول نہ کرے

(1702) حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک زندہ گاؤ خر بطور ہدیہ بھیجا حالانکہ آپ مقام ابواء (ایک پہاڑ اس کے اور جحفہ جو مدینہ منورہ سے ملتا ہے تیس میل کا فاصلہ ہے) یا ودّان (یہ شک حضرت عبداللہ بن کی طرف سے ہے اور ودان ایک قصبہ ہے ودان اور ابواء کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے) میں تھے نبی اکرم ﷺ نے یہ تحفہ ان کو واپس لوٹا دیا اور جب آپ نے اس کے چہرہ میں رد کرنے کا اثر دیکھا تو فرمایا ہم نے صرف احرام باندھنے کی وجہ سے اس کو مسترد کیا ہے۔

باب 1152: احرام باندھنے والا کون سا جانور مار سکتا ہے

(1703) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ جانور جن کا قتل کرنے میں احرام باندھنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ (تبدیلی سند کے ساتھ) حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (پانچ جانور جن کے مار دینے میں احرام باندھنے والے پر کوئی حرج نہیں یہ پانچ جانور یہ ہیں کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا)۔

(1704) زید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک زوجہ (اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) نے نبی اکرم ﷺ سے خبر دی کہ احرام باندھنے والا (پانچ جانوروں) کو مار دے۔

(1705) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پانچ جانوروں کو قتل کر دے اس پر کوئی حرج نہیں، کوا، چیل، چوہا، بچھو اور پاگل کتا۔

(1706) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

اللہ ﷻ نے فرمایا پانچ جانور سب کے سب موذی ہیں حرم میں ان کو مار دیا جائے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا کتا۔

۱۷۰۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِنًی اِذْ نَزَلَ عَلَیْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّهُ لَیَتْلُوْهَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِیْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَیْنَا حَیَّةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وُقِیَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّهَا

(1707) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک وقت ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں ایک غار میں تھے۔ اور آپ پر سورہ مرسلات نازل ہوئی۔ اور آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کے منہ مبارک سے اس کو سن رہا تھا۔ اور آپ کا منہ شریف اس کی تلاوت سے تر ہی تھا (یعنی تلاوت فرما رہے تھے) اچانک ہم پر سانپ گرا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو مار دو۔ ہم نے اس کے پکڑنے کی طرف جلدی کی تو وہ بھاگ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے شر سے بچ گیا جب کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔

۱۷۰۸- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَیْسِقٌ ولم اسمعه امر بقتله

(1708) زوجہ نبی اکرم ﷺ ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کے متعلق فرمایا کہ یہ موذی ہے (اور حضرت عائشہ ؓ کا کہنا ہے) کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنا کہ انہوں نے اس کے مارنے کا حکم دیا ہو۔

بَابٌ لَا یُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُعْضَدُ شَوْكُهُ

باب 1153: حرم شریف کے درخت نہ کاٹے جائیں، حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ حرم میں درخت کا نٹا تک نہ کاٹا جائے

۱۷۰۹- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهِ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ

(1709) حضرت سعید بن ابوسعید مقبری ابوشریح عدوی (خزاعی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید بن عاص (جو اشدق الطیم الشیطان سے معروف ہے) سے کہا اور وہ مکہ مکرمہ میں لشکر روانہ کر رہا تھا۔ ابوشریح نے کہا اے امیر اجازت دیجئے میں تم کو ایک بات بتاؤں کہ فتح مکہ کے دوسرے دن رسول اللہ ﷺ (خطبہ) کیلئے کھڑے ہوئے اور میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا۔ جب آپ نے وہ کلام فرمایا میری دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا بلاشبہ مکہ مکرمہ اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا لوگوں نے حرام نہیں کیا اور کسی آدمی کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے

اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ خُرْبَةٌ بَلِيَّةٌ

دن پر ایمان و یقین رکھتا ہو حلال و جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں خونریزی کرے۔ اور نہ ہی اس کا درخت کاٹے اور اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے جنگ کرنے کی وجہ سے اجازت چاہے تو اسے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول معظم ﷺ کو اس کی اجازت دی اور تم کو اجازت نہیں دی۔ وہ صرف میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں اجازت دی اور تحقیق اس کی حرمت آج کے دن اس طرح لوٹ آئی ہے جیسے کل کے دن حرمت تھی۔ اور چاہئے کہ حاضر غائب کو یہ کلام پہنچا دے۔ (بنی خزاعہ کے کسی شخص نے) حضرت ابوشریح سے کہا تجھے عمرو بن سعید نے کیا کہا (ابوشریح نے کہا) عمرو بن سعید نے کہا اے ابوشریح میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بلاشبہ حرم نافرمان اور قتل کر کے بھاگنے والے اور فتنہ و فساد کرنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا خربہ بمعنی بَلِيَّة یعنی فتنہ و فساد ہے۔

بَابٌ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب 1154: حرم کا شکار نہ بھگایا جائے (اگر اس کے بھگانے کی وجہ سے شکار ضائع ہوگا تو وہ اس کا ضامن ہے)

۱۷۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ يُّنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

(1710) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مشرفہ کو حرام قرار دیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال و جائز نہیں تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال و جائز ہے۔ ہاں صرف میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں جائز قرار دیا گیا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے۔ اور نہ ہی اس کے درخت کو کاٹا جائے۔ اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے۔ اور تشہیر کرنے والے کے علاوہ اس کی گمی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے (یعنی اعلان نہ کرے تو اپنی گمی ہوئی چیز کو تلاش کر لے) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا مگر اذخر (ایک قسم کی خوشبو دار گھاس جو عام گھاس سے مستثنیٰ ہے) جو ہمارے سناروں کیلئے اور ہماری قبروں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں یہ گھاس (تمہارے لئے کاٹنا حلال اور جائز ہے) خالد بن مہران الحذاء عکرمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا کا کیا مطلب ہے۔ وہ یہ کہ شکار کو سایہ سے بھگا دے اور خود اس جگہ پر اترے۔

بَابٌ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب 1155: مکہ معظمہ میں جنگ کرنا جائز نہیں۔ ابوشریح (خویلد بن عمرو خزاعی کعبی) نے نبی اکرم ﷺ سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا

۱۷۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ يَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

روایت کی کہ اس میں خونریزی نہ کی جائے

(1711) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں اور لیکن تمہارے لئے جہاد ہے (یعنی معنی ہجرت میں جو فضائل ہیں تمہارے لئے ان کے حصول کی طرف راستہ ہے) اور نیت خیر ہو ہر چیز میں۔ اور جب تمہیں امام جنگ کی طرف نکلنے کیلئے بلائے تو فوراً نکلو۔ (اور جب تم نے یہ جان لیا تو تم جان لو) بلاشبہ یہ شہر (مکہ) جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق فرمایا اس کو حرام کیا۔ اور وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے حرام ہے۔ اور یقیناً مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس میں جنگ کرنا حلال نہیں ہوا ہے اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی جنگ حلال ہوئی ہے اور وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے۔ اور نہ ہی اس کی گمی ہوئی چیز اٹھائی جائے ہاں جو شخص اس کی تشہیر کرے اور نہ ہی اس کی سبز گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مگر اذخر (ایک خوشبو دار گھاس) کی اجازت دیجئے کیونکہ یہ سناروں اور لوگوں کے گھروں کے لئے کام آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں اذخر کی اجازت ہے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوٰى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّيَتَدَاوٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ

باب 1156: احرام باندھنے والے کا سنگی لگوانا

(پچھنے لگوانا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے (واقد بن عبداللہ) (مکہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بر سام ہو گیا) حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے کہ داغ دلوایا (کَوٰی کا معنی ہے لوہے وغیرہ سے داغ دینا) اور احرام باندھنے والا وہ دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

۱۷۱۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُمَا

(1712) عمرو بن دینار ایک بار کہتے ہیں عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول معظم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے دوسری بار عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے مجھے طاؤس بن کیسان یمانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی۔ سفیان بن عیینہ نے کہا شاید عمرو بن دینار نے یہ حدیث عطاء بن ابی رباح اور طاؤس بن کیسان یمانی دونوں سے سنی ہو گی۔

۱۷۱۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهٖ

(1713) حضرت عبداللہ بن بحینہ (بنت اُدّ ؓ) سے روایت ہے (اور عبداللہ کے والد کا نام مالک بن قشب ہے) انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے مقام لحی جمل (ایک پہاڑ کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اور مدینہ منورہ سے قریب ہے) میں احرام کی حالت میں اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

بَابُ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

باب 1157: احرام باندھنے والے کا نکاح کرنا (کیا وہ جائز ہے یا غیر جائز)

۱۷۱۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُالْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

(1714) حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت میمونہ ؓ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

بَابٌ مَا يُنْهٰى مِنَ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تَلْبَسِ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ

باب 1158: احرام باندھنے والے مرد اور عورت کیلئے خوشبو لگانے کی ممانعت ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ ؓ نے کہا احرام باندھنے والی عورت ورس (ایک خوشبودار گھاس) یا زعفران سے رنگا ہوا لباس نہ پہنے

۱۷۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهٗ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ اِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ

(1715) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں کون سا کپڑا پہننے کا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نہ قمیض پہنو، اور نہ ہی شلوار پہنو، اور نہ عمامہ پہنو اور نہ ہی ٹوپیاں پہنو، ہاں اگر کسی کی جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہنے اور چاہئے کہ ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔ اور نہ ہی وہ کپڑا پہنو جس کو زعفران اور ورس نے مَس کیا ہو اور احرام باندھنے والی عورت نقاب نہ پہنے اور نہ ہی دستانے موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، جویریہ بن اسماء اور محمد بن اسحاق ان سب نے نقاب اور دستانے ذکر کرنے میں نافع سے روایت کرنے میں لیث بن سعد کی متابعت کی ہے۔ اور عبیداللہ بن عمر عمری (نے مذکور حدیث کو نافع سے روایت کرنے میں چار مذکورین آئمہ کی) ورس تک (موافقت کی ہے) پھر بقیہ حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے تھے احرام باندھنے والی عورت

وَتَابَعَهُ لَيْثٌ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ

نقاب اور دستانے نہ پہنے۔ اور امام مالک نے نافع سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ احرام باندھنے والی عورت نقاب نہ پہنے۔ لیث بن ابی سلیم (انس آزاد کردہ غلام عنبسہ بن ابوسفیان) نے (وقف میں) امام مالک کی متابعت کی ہے۔

۱۷۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِیَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ وَكَفِّنُوْهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

(1716) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک احرام باندھنے والے آدمی کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی اور اس کو مار ڈالا تو اس کو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن پہناؤ۔ اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو اور نہ ہی اس کے قریب خوشبو لے کر جاؤ۔ کیونکہ وہ تلبیہ کہنے کی حالت میں (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا

باب 1159: احرام باندھنے والے کیلئے غسل کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا احرام باندھنے والا غسل خانہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام باندھنے والے کے بدن کھجانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

۱۷۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اِلٰى اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاَطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِیْ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا احرام باندھنے والا اپنا سر دھو سکتا ہے یا نہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا احرام باندھنے والا اپنا سر دھوئے۔ اور مسور بن مخرمہ نے کہا احرام باندھنے والا اپنا سر نہ دھوئے۔ (عبداللہ بن حنین) نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور میں نے ان کو کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور انہوں نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا حضرت ابوایوب نے کہا یہ کون ہے۔ میں نے کہا عبداللہ بن حنین مجھے آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھیجا ہے۔ کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کو کیسے دھوتے تھے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اپنے سر سے اس کو ہٹایا حتی کہ میرے سامنے ان کا سر ظاہر ہو گیا، پھر انہوں نے کسی شخص سے کہا وان پر پانی ڈالے، اس نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے سر پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے اپنے دونوں

بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

۱۷۱۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

بَابٌ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ

ہاتھوں سے اپنا سر ملا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے لائے پھر پیچھے لے گئے اور کہا۔ میں نے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

باب 1160: احرام باندھنے والے کیلئے جب وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہننا

(1718) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عرفات میں نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے، اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور حکم احرام باندھنے والے کیلئے ہے۔

(1719) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا احرام باندھنے والا کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا وہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے۔ اور نہ وہ کپڑا پہنے جس کو زعفران اور ورس (ایک قسم کی خوشبودار گھاس) نے مس کیا ہو اور اگر وہ جوتے نہ پائے تو چاہئے کہ وہ موزے پہن لے اور ان دونوں کو کاٹ لے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں کے نیچے ہو جائیں۔

باب 1161: جب (احرام باندھنے والا) تہبند نہ پائے تو وہ شلوار پہن لے

(1720) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا عرفات میں نبی اکرم ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا جس کے پاس تہبند نہ ہو، وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

باب 1162: احرام باندھنے والے کا ہتھیار زیب تن کرنا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب احرام باندھنے والے کو دشمن کا خوف ہو تو وہ ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے، امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا عکرمہ کے قول فدیہ دینا واجب پر کسی نے اس کی متابعت نہیں کی (یعنی عکرمہ کے قول ہتھیار پہننے پر اس کی متابعت کی گئی ہے اور فدیہ کے واجب ہونے پر ان

۱۷۲۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبَى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا اِلَّا فِي الْقِرَابِ

کی مخالفت کی گئی ہے)

(1721) حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا چاہا تو اہل مکہ نے آپ کا مکہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ نے ان سے صلح کر لی کہ وہ مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ تلواریں نیام میں ہوں گی۔

بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَاِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِهْلَالِ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ

باب 1163: (جب کوئی حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو) تو مکہ شہر اور حرم مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کے بیان میں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں بلا احرام داخل ہوئے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا) نبی اکرم ﷺ نے صرف اس شخص کیلئے احرام باندھنے کا حکم دیا ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور لکڑیاں بیچنے والوں اور اس کے دوسرے لوگوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۷۲۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

(1722) عبداللہ بن طاؤس اپنے باپ طاؤس بن کیسان سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور نجد والوں کیلئے قرن المنازل اور یمن والوں کیلئے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ اور فرمایا یہ میقات ان کیلئے اور ان لوگوں کیلئے ہے جو باہر سے حج اور عمرہ کا ارادہ کر کے ان (میقات) سے گزرے اور جو شخص یہاں اندر رہنے والا ہو تو جہاں سے چاہے احرام باندھ لے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

(1723) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھا۔ اور جب آپ نے وہ خود اتارا ایک شخص (فاکہی نے "شرح العمدہ" میں بالجزم کہا کہ مخبر حضرت ابوبرزہ اسلمی تھے) آپ کے پاس خبر لے کر آیا اور عرض کیا کہ عبداللہ بن خطل استار کعبہ میں نیچے چھپا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ (مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان اس کو قتل کر دیا گیا اس کے قاتل میں اختلاف ہے ابوبرزہ اسلمی یا سعید بن حریث یا زبیر بن عوام یا سعید بن ذؤیب میں سے کسی نے قتل کیا)

بَابٌ اِذَا اَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا تَطَيَّبَ اَوْ لَبِسَ جَاهِلًا اَوْ نَاسِيًا

باب 1164: جب کوئی شخص (درانحالیکہ وہ امور حرام سے) ناواقف ہے اس حال میں کہ اس پر قمیص ہے احرام باندھ لے

فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ

عطاء بن ابی رباح نے کہا جب کسی شخص نے لاعلمی اور بھول میں خوشبو لگائی یا کپڑا پہن لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ اَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِيْ تُحِبُّ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِيْ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1724) صفوان بن یعلی اپنے باپ یعلی بن امیہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ایک شخص (عطاء بن منیہ جو یعلی بن منیہ کے بھائی ہیں) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس پر جبہ تھا۔ جس پر زرد رنگ کی خوشبو یا اس جیسی کوئی اور چیز کا اثر تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مجھے کہا کرتے تھے کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ جس وقت نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو اس وقت آپ کو دیکھے۔ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ پھر وہ کیفیت ختم ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور اس کا دانت نکل گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو باطل قرار دیا (یعنی اس کا قصاص نہ لیا) کاٹنے والا یعلی بن امیہ تھا اور جس کے ہاتھ کو کاٹا وہ اس کا پڑوسی تھا)

بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب 1165: احرام باندھنے والے کا حال جو حالت احرام میں عرفہ میں فوت ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف سے بقیہ ارکان حج ادا کرنے کا حکم نہیں دیا (کیونکہ اس پر اثر احرام باقی ہے اس لئے فرمایا وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا)

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ اَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ

(1725) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اچانک وہ اپنی سواری سے گر گیا تو اس کی سواری نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو یا فرمایا اس کے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

۱۷۲۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

(1726) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اچانک وہ اپنی

عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمَسُّوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ وَلَا تُخَمِّطُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا

سواری سے گر گیا۔ تو اس کی سواری نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، یا فرمایا اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

باب 1166: احرام باندھنے والا جب مر جائے تو اس کے تجہیز و تکفین کا طریقہ

۱۷۲۷- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا

(1727) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی۔ اور وہ فوت ہو گیا۔ درانحالیکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفناؤ اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ

باب 1167: میت کی جانب سے حج اور دیگر سنتوں کا پورا کرنا اور خاوند کا اپنی بیوی کی طرف سے حج کرنا

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

(1728) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بولی میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی وہ حج نہ کر سکی اور اس کا وصال ہو گیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ اس کی طرف سے حج کرو اگر تمہاری والدہ مقروض ہوتی تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ اللہ تعالیٰ کا حق تو بہ طریق اولیٰ پورا کرنا چاہیے۔

بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الثُّبُوْتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب 1168: اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتا

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ امْرَاَةً ح حَدَّثَنَا

(1729) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے بھائی) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں (تبدیلی سند کے ساتھ) سلیمان بن یسار حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا

مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِىَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِىْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

حجۃ الوداع کے دن ایک عورت بنی خثعم سے آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حج نے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر فرض ہے اس نے میرے باپ کو پالیا۔ جو بہت بوڑھا ہے سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ میرا اس کی طرف سے حج کرنا۔ اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

بَابُ حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب 1169 عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(1730) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ اور بنی خثعم کی ایک عورت آئی۔ تو فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف اور اس عورت نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرض (حج) نے میرے باپ کو جو بہت بوڑھا ہے پا لیا ہے اور وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

بَاب حَجِّ الصِّبْيَانِ

باب 1170: بچوں کا حج کرنا

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِىْ اَوْ قَدَّمَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

(1731) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے (بعثنی یا قدمنی راوی کا شک) مجھے نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ سے رات کے وقت (مسافروں) کے سامان کے ساتھ بھیجا۔

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ اَسِيْرُ عَلٰى اَتَانٍ لِّىْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ بِمِنًى حَتّٰى مِرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ

(1732) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اکرم ﷺ منیٰ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ حتیٰ کہ میں پہلی صف کے بعض کے آگے سے گزرا پھر میں گدھی سے اترا اور وہ چرنے لگی۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا۔ یونس بن یزید ایلی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ (جب وہ گدھی پر سوار ہو کر آئے) تو حجۃ الوداع میں مقام منیٰ میں (آپ ﷺ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے)

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ

(1733) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا اور اس وقت میں سات سال کا تھا۔

۱۷۳۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهٖ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1734) جُعَید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید کے حق میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان (بال بچوں) کے ساتھ حج کرایا گیا۔

بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

باب 1171: عورتوں کا حج کرنا

وَقَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْاَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ

مجھے احمد بن محمد (بن ولید ابومحمد ازرقی) نے کہا ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے (ابراہیم بن سعد) اپنے دادا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج میں نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو حج کرنے کی اجازت دے دی اور ان کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔

۱۷۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَغْزُوْ وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لٰكِنَّ اَحْسَنَ الْجِهَادِ وَاَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1735) عائشہ بنت طلحہ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں (امام بخاری کے شیخ مسدد بن مسرہد بن مربل کا شک ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نَغْزُوْ یا نُجَاهِدُ کہا) آپ نے فرمایا لیکن اچھا اور بہترین جہاد مقبول ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سن لیا اس کے بعد میں کبھی حج نہیں چھوڑوں گی۔

۱۷۳۶- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَّلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِيْ جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ تُرِيْدُ

(1736) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ ہی اس کے گھر کوئی مرد جائے جبکہ اس کا محرم اس کے پاس موجود نہ ہو۔ ایک شخص (ابومعقل) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ میں فلاں، فلاں لشکر کے ساتھ جاؤں اور میری بیوی (ام معقل) حج کرنا چاہتی ہے آپ نے فرمایا تم اس کے

الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا

۱۷۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِي اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ جاؤ۔

(1737) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ حج کر کے واپس تشریف لائے تو آپ نے ام سنان انصاریہ سے فرمایا تجھے حج کرنے سے کس نے روکا ہے۔ اس نے عرض کیا ابوفلاں یعنی میرے خاوند نے۔ اس کے شوہر کے پاس (پانی لاد کر لانے کیلئے) دو اونٹ تھے ان میں سے ایک پر وہ حج کیلئے چلا گیا ہے اور دوسرا ہماری کھیتی کو پانی پلاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا۔ حج ہے یا فرمایا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہوئے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے سنا ہے۔ عبیداللہ بن عمرو الرقی نے عبدالکریم بن مالک خزرجی سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

۱۷۳۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

(1738) قزعہ بن یحییٰ آزاد کردہ غلام زیاد بن ابوسفیان سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا حالانکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارہ جنگیں لڑی ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے چار چیزیں سنی ہیں یا کہا وہ ان کو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے تھے۔ مجھے وہ کلمات بہت اچھے لگے۔ وہ یہ کہ کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر نہ کرے جس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم نہ ہو۔ دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نہیں۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، نماز عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز صبح کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ تین مساجد، مسجد حرام، میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مسجد کی طرف سامان سفر نہ باندھے۔

بَابٌ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَةَ اِلَى الْكَعْبَةِ

باب 1172: جس نے کعبہ معظمہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی

۱۷۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا

(1739) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بوڑھے (ابواسرائیل امام نووی نے کہا اس کا نام میسرہ تھا اور بعض کے نزدیک اس کا نام قیصر تھا) کو دیکھا وہ اپنے دو بیٹوں کے

يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَّاَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ

درمیان ان کے سہارے چل رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کا کیا حال ہے۔ اس بوڑھے شخص کے بیٹوں نے عرض کیا کہ اس نے کعبہ معظمہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا اپنے نفس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۱۷۴۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِي اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَاَمَرَتْنِي اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ اَوْلْتَرْكَبْ قَالَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

(1740) ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ مزنی) نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا میری ہمشیرہ (ام جہان بنت عامر انصاریہ ماں کی طرف سے انصاریہ اور باپ کی طرف سے جہنیہ) نے بیت اللہ شریف پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ میں (یعنی ہمشیرہ) کے لئے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کروں۔ میں نے آپ سے دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ چاہے تو پیدل چلے یا سوار ہو جائے۔ یزید بن ابی حبیب نے کہا کہ ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ مزنی) عقبہ بن عامر سے جدا نہ ہوتے تھے (اس سے مراد یہ ہے کہ ابوالخیر کی عقبہ بن عامر سے سماعت ثابت ہے)

۱۷۴۱- حَدَّثَنَا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(1741) ابوعاصم (نبیل الضحاک بن مخلد) نے عبدالمالک بن جریج سے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے اور انہوں نے عقبہ بن عامر سے اس حدیث کو ذکر کیا۔

فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

فضائل مدینہ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

باب 1173: حرم مدینہ شرفہا اللہ کے فضائل کے بیان میں

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَحْوَلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا اِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

(1742) حضرت انس بن مالک ؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مدینہ منورہ عائر یا کیر سے ثور تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے نہ ہی اس میں (کتاب وسنت کے مخالف) کوئی عمل کیا جائے اور جس نے اس میں بدعت جاری کی (جو معتاد اور سنت میں معروف نہیں) اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَاَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا

(1743) ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی) نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا اے بنی نجار مجھے قیمتا

بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي فَقَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ

یہ زمین وے دو انہوں نے عرض کیا ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے مشرکوں کی قبریں کھودنے کا حکم فرمایا اور وہ کھودی گئیں۔ پھر گڑھوں کو برابر کرنے کا حکم فرمایا اور وہ برابر کئے گئے۔ اور کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم صادر فرمایا تو ان کو کاٹا گیا اور ان کھجوروں کو مسجد کے قبلہ میں بطور صف رکھ دیا گیا۔

(اگر مدینہ منورہ کے حرم کا درخت کاٹنا مثل حرم بیت اللہ شریف ہوتا تو نبی اکرم ﷺ کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم نہ دیتے)

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ

(1744) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زبان پر مدینہ منورہ کے دو کناروں کے جو درمیان ہے اسے حرم بنایا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے بنی حارثہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں تم حرم (مدینہ) سے باہر ہو گئے ہو پھر آپ نے توجہ کر کے فرمایا بلکہ تم حرم مدینہ میں ہی ہو۔

۱۷۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَدْلٌ فِدَاءٌ

(1745) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی اکرم ﷺ سے یہ صحیفہ ان کے سوا ہمارے پاس (احکام شریعت سے مکتوب) کوئی چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا مدینہ منورہ عائر سے لے کر فلاں جگہ تک کے درمیان حرم ہے۔ جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے (کتاب وسنت کے مخالف عمل کرے) یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض اور نہ نفل قبول کیا جائے گا۔ اور فرمایا مسلمانوں کا ذمہ (یعنی ان کا عہد وامان) ایک ہی ہے اور جو شخص مسلمان کا ذمہ توڑے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اس سے نہ فرض اور نہ نفل قبول کیا جائے گا۔ اور جو کوئی اپنے مالکوں کے بلا اجازت کسی سے موالات کا عہد کرے اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

باب 1174: مدینہ طیبہ کی فضیلت اور (مدینہ) برے آدمی کو نکال دیتا ہے

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

(1746) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول معظم ﷺ نے فرمایا مجھے

يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

شہر کے رہنے والے دیگر شہروں کے رہنے والوں پر غالب ہوں گے (اور بعض منافق) لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں (دراصل) اس کا نام مدینہ ہے۔ وہ برے لوگوں کو ایسے نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے سے زنگال کو اتار دیتی ہے۔

بَابُ الْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ

باب 1175: مدینہ منورہ (کے ناموں میں سے ایک نام) طابہ ہے

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ

(1747) ابوحمید عبدالرحمٰن ساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آئے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ کے قریب آئے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے۔

بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ

باب 1176: مدینہ منورہ کے دو کنارے

(یعنی جانب شرقیہ اور جانب غربیہ یہ سیاہ کنکریوں والی جگہیں ہیں اس حرتین بھی کہا جاتا ہے اور دونوں کناروں کے درمیان مدینہ منورہ گویا کہ یہ دونوں جانبیں مدینہ کو گھیرے ہوئی ہیں)

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

(1748) حضرت سعید بن مسیب ؓ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتے دیکھوں تو میں ان کو ڈراؤں گا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان حرم ہے۔

بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

باب 1177: اس شخص کے حال کا بیان جس نے مدینہ منورہ سے اعراض کیا

۱۷۴۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا

(1749) حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے۔ اور وہاں صرف رزق کی تلاش کرنے والے یعنی درندے اور پرندے ہی رہ جائیں۔ اور آخر میں جو شخص مریں گے وہ قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے ہیں مدینہ منورہ آنا چاہیں گے جو اپنی بکریوں کو آواز دیں گے وہ ان کو وحشی پائیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے (اور مدینہ منورہ داخل ہونے سے قبل بلاشک) تو وہ اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے (یعنی یہ ان

بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

کا حشر ہوگا)

(1750) حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن فتح ہوگا، لوگ سواریاں ہانک کر لائیں گے۔ (جب اونٹ کو تیز کرنے کے ارادہ سے ہانکا جائے تو اس وقت بس، بس کہتے ہیں) وہ اپنے اہل خانہ اور جو ان کی اتباع کرنے والے ہیں ان پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ اور مدینہ طیبہ میں (قیام) ان کے لئے بہتر ہوگا کاش وہ جانتے۔ اور شام فتح ہوگا لوگ سواریاں ہانک کر لائیں گے۔ وہ لوگ اپنے اہل خانہ اور اپنے پیروکاروں کو ان پر اٹھا کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ طیبہ میں (قیام) ان کے لئے اچھا ہوگا اگر وہ جانتے (مدینہ شریف کی مسجد میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب اور مدینہ میں اقامت کا کتنا ثواب ہے) اور عراق کو فتح کیا جائے گا۔ لوگ سواریاں ہانک کر لائیں گے۔ وہ اپنے گھر والوں اور اپنے پیروکاروں کو ان پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ طیبہ میں (قیام) ان کیلئے اچھا ہوگا کاش وہ جانتے۔

بَابُ الْاِيمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِينَةِ

باب 1178: ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ کر آئے گا

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِيمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

(1751) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایمان مدینہ طیبہ کی طرف اس طرح سمٹ کر آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔

بَابُ اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ

باب 1179: اور جو اہل مدینہ سے مکر و فریب کرے اس کا گناہ

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

(1752) حضرت عائشہ بنت سعد نے کہا میں نے (اپنے باپ) سعد بن ابی وقاص سے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کوئی بھی مدینہ والوں سے مکر و فریب نہیں کرے گا مگر وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(علامہ بدرالدین عینی نے کہا اہل مدینہ کے طبائع مصفّٰی اور ان کے علم کے وافر ہونے کی وجہ سے ان کو پانی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور ان کے ساتھ مکر و فریب کرنے والوں کو نمک کے ساتھ جو پانی کو فاسد کرنا چاہتا ہے لیکن خود اس میں گھل جاتا ہے)

بَابُ اُطَامِ الْمَدِيْنَةِ

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اُطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

باب 1180: مدینہ منورہ کے قلعوں کا بیان

(1753) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے اونچے قلعہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم دیکھتے ہو۔ میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کی جگہیں دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کی جگہ (دیکھتے ہو) معمر بن راشد اور سلیمان بن کثیر نے امام زہری سے روایت کرنے میں سفیان بن عیینہ کی متابعت کی ہے۔

بَابٌ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ

۱۷۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

باب 1181: مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہ ہوگا

(1754) حضرت ابوبکرہ (نفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی) نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (حفاظت کرنے والے) مقرر ہوں گے۔

۱۷۵۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

(1755) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کی جگہوں پر فرشتے ہونگے اور اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہونگے۔

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ

(1756) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شہر کو سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے دجال تباہ و برباد کر دے گا۔ مدینہ طیبہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ مطہرہ اس میں رہنے والوں کے ساتھ تین دفعہ لرزے گا اور اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو اس سے نکال دے گا۔

۱۷۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَاْتِيْ

(1757) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو رسول معظم ﷺ نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی اور جو حدیث آپ نے بیان فرمائی اس میں یہ تھا کہ آپ نے فرمایا (مدینہ طیبہ کے باہر) مدینہ شریف کی کسی شور والی زمین میں دجال آئے گا۔ حالانکہ اس کے لئے مدینہ منورہ کے راستوں میں

الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّيْ الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهُ فَلَا اُسَلَّطُ عَلَيْهِ

داخل ہونا حرام ہے۔ اس دن اس کی طرف ایک شخص (حضرت خضر علیہ السلام) باہر نکلے گا اور وہ لوگوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خبر بیان فرمائی ہے۔ دجال کہے گا۔ مجھے بتایئے اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا میرے معاملہ میں شک کرو گے۔ لوگ کہیں گے (اور کہنے والے یہود ہونگے) نہیں (اور تصدیق کرنے والے ان میں سے بد بخت ہونگے) پھر وہ (دجال) اس کو قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا۔ اور جس وقت وہ زندہ کرے گا وہ شخص کہے گا اللہ کی قسم آج سے پہلے مجھے اس سے زیادہ حال معلوم نہیں تھا۔ دجال کہے گا میں اس کو قتل کر دوں گا لیکن وہ اس شخص کے قتل پر قادر نہ ہوگا (کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو تانبے کی مثل بنا دے گا جس پر تلوار وغیرہ چل نہیں سکے گی)

بَابُ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب 1182: مدینہ منورہ خبیث آدمی کو دور کر دیتا ہے (یا) اس کو نکال دیتا ہے

۱۷۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا

(1758) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (قیس بن ابوحازم منقری) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اسلام پر آپ کی بیعت کی۔ دوسرے دن وہ آیا حالانکہ اس کو بخار تھا اور کہنے لگا میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے تین بار انکار فرمایا۔ اور فرمایا مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے خبیث کو دور کر دیتا ہے اور طیب کو واضح کر دیتا ہے (معنی یہ ہے کہ جب خبیث دور جاتا ہے تو طیب ممیز ہو جاتا ہے)

۱۷۵۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ فَكَانَتْ فِرْقَةٌ تَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

(1759) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی اکرم ﷺ جنگ احد کے لئے نکلے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ (عبداللہ بن ابی وغیرہ) واپس چلے گئے۔ اور ایک گروہ نے کہا ہم ان (واپس لوٹنے والوں) کو قتل کر دیں گے اور کچھ لوگوں نے کہا ہم ان کو قتل نہیں کریں گے۔ تو یہ آیہ مقدسہ نازل ہوئی۔ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (سورہ نساء آیت 88) اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ برے لوگوں (منافقوں) کو نکالتا ہے، دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کا زنگال دور کرتی ہے (اور سفیانی کی روایت میں رجال کے بدل دجال ہے)

بَابٌ

باب 1183: یہ باب پہلے باب کی فصل کی طرح ہے

۱۷۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

(1760) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی

جَرِيرٌ حَدَّثَنَا اَبِیْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ

آپ نے فرمایا اے اللہ جو برکت تو نے مکہ مشرفہ میں رکھی ہے، مدینہ منورہ میں اس کو دوگنا کر دے۔ (عثمان بن عمر بن فارس نے یونس بن زید سے روایت کرنے میں جریر بن حازم کی متابعت کی ہے) (اس سے برکت دنیاوی مراد ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اے اللہ ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما اس فرمان نے اس برکت کو برکت دنیاوی سے خاص کر دیا ہے یا خارجی دلیل سے نماز خاص کر لی گئی ہے۔ (عمدۃ القاری ج 10 ص 247)

۱۷۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

(1761) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ کی دیواروں کو دیکھ کر اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی اور جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت کے باعث اس کو ایڑی سے حرکت دیتے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ

باب 1184: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کے گرد و نواح کو خالی کرنا ناپسند تھا

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ يَا بَنِیْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا

(1762) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے (گرد و نواح) کو خالی کرنا ناپسند سمجھا اور فرمایا اے بنی سلمہ کیا تم اپنے قدموں (کیونکہ ہر قدم پر نیکی ہے) کا ثواب نہیں چاہتے۔ اور وہ وہیں رک گئے۔

بَابٌ

باب 1185: یہ باب ترجمہ سے خالی ہے

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰى حَوْضِیْ

(1763) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرے حجرہ اور میرے منبر شریف کے درمیان (جتنی جگہ ہے) وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر شریف میرے حوض پر ہے۔ (اور اس وقت ان دونوں کے درمیان 48 گز کا فاصلہ ہے)

۱۷۶۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى

(1764) اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ (تاریخ اسلام کے پہلے سال بارہ ربیع الاول شریف وقت زوال سے کچھ پہلے) مدینہ شریف تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دونوں بخار کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بخار ہوتا تو یہ شعر پڑھتے۔

ہر شخص اپنے گھر میں (خیر و عافیت) سے صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کی جوتی کے

يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا

۱۷۶۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخار اتر جاتا تو اپنی آواز بلند کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے۔ کاش میں وادی مکہ میں ایک رات رہتا اور میرے گرداگرد اذخر و جلیل (گھاس کی قسمیں) گھاس ہوتے۔ کاش میں ایک دن مجنہ (مر الظہران کی ایک جانب مکہ سے چند میل کے فاصلے پر عکاظ کے نزدیک ایک پانی کا نام) کا پانی پی لیتا کاش میرے سامنے شامہ اور طفیل ظاہر ہوتے (طفیل حدود عرشی میں ایک بلند پہاڑ ہے اور شامہ مجنہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جس طرح انہوں نے ہم کو ہماری زمین (وطن) سے وبا کی زمین کی طرف نکال دیا۔ پھر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی ایسی محبت پیدا فرما جس طرح مکہ معظمہ سے ہماری محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا ہمارے لئے درست فرما۔ اور مدینہ منورہ کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم مدینہ مطہرہ میں آئے حالانکہ مدینہ مقدسہ کی زمین اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے زیادہ بیماری والی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (اس بیماری کی اصل وجہ یہ تھی) بطحان (جو مدینہ شریف کے صحرا میں ایک وادی ہے) نالہ میں بدبودار پانی بکثرت بہتا تھا۔

(1765) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما۔ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مقدس (مدینہ منورہ) میں مجھے موت عطا فرما۔ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے (اپنے والد) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا ہے۔ ہشام بن عروہ نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے اپنے باپ اسلم سے انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا ہے۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

(27) کتاب الصوم

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

باب 1186: ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ عزوجل اسمہ کا ارشاد گرامی۔ اے ایمان والو تم پر روزے فرض

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ)

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ

کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

(1766) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی (ضحام بن ثعلبہ) جس کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائیں مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض کی ہیں ہاں اگر تو نفل پڑھے۔ اس شخص نے عرض کیا مجھے بتایئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ماہ رمضان المقدس کے روزے مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھ لے اس اعرابی نے پھر عرض کیا مجھے بتائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے (طلحہ بن عبیداللہ نے کہا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسلام کے احکام بتائے (یعنی زکوٰۃ اور اس کی مقدار وغیرہ) اس اعرابی نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی میں ان پر کوئی چیز زیادہ اور نہ کم کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ کہا ہے تو کامیابی پا گیا یا فرمایا اگر وہ سچا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صَوْمَهٗ

(1767) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے خود بھی عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ رکھا اور اس کے روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا اور جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف عاشورہ کا وہی روزہ رکھتے جو معتاد ہوتا (یعنی کسی کی عادت ہے وہ ہر سوموار کو روزہ رکھتا ہے اور کبھی یوم عاشورہ سوموار کو آ گیا تو روزہ رکھ لیا یہ عاشورہ کا روزہ نہیں بلکہ اس کی عادت کے مطابق روزہ ہے)

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

(1768) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر رسول معظم ﷺ نے بھی عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہے وہ عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب 1187: روزہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَّرَّتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ الصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

(1769) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے (لہٰذا روزہ دار) نہ فحش کلام کرے اور نہ جاہلیت کے کاموں میں سے کوئی کام کرے (شور وغل، بداخلاقی اور مذاق وغیرہ) اور اگر کوئی شخص (روزہ دار) سے جھگڑا کرے یا اس کو گالی وغیرہ دے تو (روزہ دار) دو مرتبہ اسے کہے میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ طیب ہے۔ (کیونکہ) وہ کھانا پینا اور شہوت کو فقط میرے لئے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ میرے (اللہ تعالیٰ) کیلئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں اور نیکی دس گنا ملتی ہے۔

بَابُ الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

باب 1188: روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

۱۷۷۰- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ یَّحْفَظُ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَیْفَةُ اَنَا سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَیْسَ اَسْاَلُ عَنْ هٰذِهٖ اِنَّمَا اَسْاَلُ عَنِ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَا یَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ وَاِنَّ دُوْنَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَیُفْتَحُ اَوْ یُكْسَرُ قَالَ یُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا یُغْلَقَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ اَكَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّیْلَةَ

(1770) حضرت ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مرد کا امتحان اس کے اہل واولاد اور اس کے مال اور ہمسایہ میں ہے۔ اور نماز، روزہ اور صدقہ اس کا کفارہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا سوال اس فتنہ سے نہیں بلکہ اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے آگے ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس لائق ہے کہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ابووائل نے کہا ہم نے حضرت مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو کہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہ جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے تو مسروق بن اجدع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں (جانتے تھے) جیسے یہ جانتے ہیں کہ کل کے دن سے پہلے رات ہے۔ (یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ کفارۃ میں مذکور ہے تفصیل وہاں دیکھو)

بَابُ الرَّیَّانُ لِلصَّائِمِیْنَ

باب 1189: (باب) ریان صرف روزہ داروں کیلئے ہے

۱۷۷۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(1771) حضرت سہل بن سعد ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

۱۷۷۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

جاتا ہے۔ اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہونگے اور ان کے سوا کوئی بھی اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس دروازہ سے روزہ داروں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور جب وہ اس میں داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس دروازہ سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔

(1772) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا۔ (یعنی دو دینار، دو درہم یا دو کپڑے یا بعض کے نزدیک دینار اور کپڑا وغیرہ اور بعض کے نزدیک زوجین سے مراد دو چیزیں خرچ کرنا ہے وہ کسی احوال میں سے کسی جنس سے بھی ہوں) اس کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ کہ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو نمازی ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ اور جو مجاہد ہوگا اس کو باب الجہاد اور روزہ دار کو باب الریان اور جو صدقہ دینے والا ہوگا اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے والدین قربان ہوں جس کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس پر کوئی ضرر یا نقصان نہیں (یعنی جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس کو کوئی ضرر نہیں یعنی وہ نیک بخت ہوگا) اور کیا کوئی ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ اور مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوں گے۔ (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے امید کا اطلاق یقین پر ہوتا ہے)

بَابٌ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ اَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَاٰى كُلَّهُ وَاسِعًا وَّقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تُقَدِّمُوْا رَمَضَانَ

باب 1190: کیا جائز ہے کہ رمضان (بلا اضافت شہر) کہا جائے یا ماہ رمضان کہا جائے۔ اور جس نے ان دونوں کو جائز سمجھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور فرمایا رمضان سے آگے روزہ نہ رکھو۔ (بعض کے نزدیک رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی میں سے ایک نام ہے لہٰذا اس کی شہر کی طرف اضافت ضروری یعنی اللہ کا مہینہ اور ابوالخیر طالقانی نے اپنی کتاب (خطائر القدس میں رمضان شریف کے ساتھ نام نقل کئے ہیں)

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

(1773) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المقدس آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۴- حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ اَنَسٍ مَوْلَی التَّیْمِیِّیْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ

(1774) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان المبارک کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے باندھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۵- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ وَقَالَ غَیْرُهُ عَنِ اللَّیْثِ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ وَّ یُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ

(1775) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جب تم (رمضان) کا چاند دیکھو تو روزے رکھو، اور جب تم (شوال) کا چاند دیکھو تو افطار کرو اور اگر تم پر بادل چھا جائے (یعنی موسم ابر آلود ہو) تو اس کا اندازہ لگاؤ (یعنی تیس دن پورے کرو) یحییٰ بن بکیر کے علاوہ (ابوصالح، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد کے منشی) نے لیث بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے عقیل بن خالد ایلی اور یونس بن یزید ایلی نے رمضان المبارک کے چاند کے متعلق بیان کیا۔

بَابٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِیَّةً وَّقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ

باب 1191: جس نے یقین کے ساتھ حصول ثواب کیلئے نیت کر کے ماہ رمضان کے روزے رکھے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(1776) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

بَابُ اَجْوَدُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ

باب 1192: نبی اکرم ﷺ رمضان المقدس میں غیر معمولی یعنی بہت زیادہ سخی ہوتے تھے

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ

(1777) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی خیر خواہی میں بہت زیادہ سخی تھے۔ اور اس سے بھی زیادہ سخی رمضان المقدس میں ہوتے جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپ سے ملاقات

وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

کرتے یہاں تک کہ ماہ رمضان المبارک گزر جاتا۔ اور نبی اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ اور جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام ملتے تو اس وقت آپ رحمت کی ہوا (جس کو اللہ تعالیٰ بادل برسانے کیلئے بھیجتا ہے وہ ہر جگہ خواہ زمین مردہ ہو یا نہ ہو برستا ہے یعنی سب کو نفع پہنچاتا ہے) سے بھی زیادہ فیاض ہوتے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فِي الصَّوْمِ

باب 1193: جس شخص نے روزہ کی حالت میں جھوٹ اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا (اس کا بیان)

۱۷۷۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

(1778) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کرنے کو نہ ترک کرے تو اللہ تعالیٰ جل اسمہ کو کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (یہ جملہ اس کی طرف عدم التفات اور عدم قبول سے مجاز ہے اور سبب کی نفی کر کے سبب کا ارادہ کیا)

بَابٌ هَلْ يَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ

باب 1194: جب روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں

۱۷۷۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَّاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

(1779) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عز اسمہ فرماتا ہے اولاد آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ وہ میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں۔ اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ کا دن ہو تو وہ زمانہ جاہلیت جیسے عمل نہ کرے اور نہ ہی شور وغل کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ اور روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ جو اس کو فرحت عطا کرتی ہیں، ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا اور دوسرا جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا تو اپنے روزہ کے سبب خوش ہوگا۔

بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ

باب 1195: جو شخص مجرد ہو اور زنا کا خوف رکھتا ہو اس کیلئے روزہ رکھنا

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

(1780) علقمہ بن قیس نخعی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک وقت

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِي مَعَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا جو کوئی نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے۔ کیونکہ نکاح کرنا نگاہ نیچی رکھنے کی طرف بلاتا ہے اور زنا سے بچاتا ہے اور جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے کیونکہ روزے اس کو خصی بنا دیتے ہیں۔ (یعنی روزہ رکھنا شہوت نفسانی کو ختم کر دیتا ہے)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَّنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1196: نبی اکرم ﷺ کا فرمان جب تم (رمضان المبارک) کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (شوال) کا چاند دیکھو تو افطار کرو۔ صلہ بن زفر عبسی کوفی نے حضرت عمار بن یاسر (ابو الیقظان) سے روایت کی جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

۱۷۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ

(1781) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو فرمایا جب تک تم چاند نہ دیکھ لو نہ روزہ رکھو اور نہ ہی افطار کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تم پر بادل چھا جائے تو تیس دن پورے کرو۔

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ

(1782) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول معظم ﷺ نے فرمایا مہینہ (کبھی کبھی) انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اور جب تک تم (رمضان المبارک) کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور اگر تم پر بادل چھایا ہوا ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ

(1783) جبلہ بن سحیم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے، اتنے دنوں کا ہے اور تیسری بار انگوٹھا دبا لیا (یعنی 29 دن)

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ

(1784) محمد بن زیاد نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یا کہا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو، اگر بادل چھایا ہوا ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ

۱۷۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۱۷۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

بَابُ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَاقُ وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1785) اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ نہ ملنے کی قسم کھائی اور جب انتیس دن گزر گئے صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے کہا گیا (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا) آپ نے تو ایک مہینہ نہ داخل ہونے کی قسم کھائی ہے تو آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(1786) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول معظم ﷺ نے ایک مہینہ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ حالانکہ آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ آپ اپنے بالا خانہ میں انتیس دن قیام پذیر رہے پھر آپ بالا خانہ سے اترے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ایک مہینہ تک علیحدگی کی قسم کھائی تھی۔ آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

باب 1197: عید کے دو مہینے (رمضان اور ذوالحج) کم نہیں ہوتے۔

ابوعبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا اسحاق بن سوید بن ہبیرہ نے کہا اگرچہ ان دونوں میں سے ہر ایک ناقص ہے (یعنی ان دونوں کا عدد حساب میں ناقص ہے ثواب اور اجر کے اعتبار سے) وہ کامل ہے۔ اور محمد بن سیرین نے کہا (اور بعض کے نزدیک محمد سے مراد خود امام بخاری رحمہ اللہ ہیں کیونکہ ان کا نام بھی محمد بن اسماعیل ہے) وہ دونوں مہینے ایک سال میں اکٹھے حالت نقص میں نہیں ہوتے بلکہ اگر ان میں سے ایک ناقص ہو تو دوسرا کامل ہوتا ہے۔

(1787) عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے باپ ابی بکرہ (نفیع بن حارث) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ۔

باب 1198: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہم نہیں لکھتے

لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ

اور نہ ہی حساب جانتے ہیں (اور اس سے مراد اسی مقالہ کے وقت جو اہل اسلام حاضر تھے وہ ہیں یا خود نبی اکرم ﷺ کی ذات مستودہ صفات مراد ہے)

(1788) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم لوگ پڑھے لکھے نہیں نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں کہ مہینہ اتنے، اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا مہینہ ہوتا ہے۔

بَابٌ لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

باب 1199: رمضان المبارک سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھے

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

(1789) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں وہ شخص جو روزہ رکھنے کا معتاد ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهٗ (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ)

باب 1200: اللہ تعالیٰ جل ذکرہ کا فرمان

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا، وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کا لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ (سورہ بقرہ آیت 187)

۱۷۹۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ

(1790) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا محمد ﷺ کے اصحاب جب ان میں سے کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت ہوتا اور وہ روزہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ اس رات پوری اور دن کے تمام ہونے تک کچھ نہ کھاتا۔ اور قیس بن حرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے اور جب روزہ افطار کا وقت آیا وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے کہا کیا تمہارے پاس کھانا ہے اس نے کہا نہیں، لیکن میں جاتی ہوں اور کھانا تلاش کر لاتی ہوں اور وہ (قیس بن حرمہ) سارا دن محنت مزدوری کرتے تھے اور ان کی آنکھوں نے ان پر غلبہ کیا (اور وہ سو

فَجَآءَتْهُ امْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَّنَزَلَتْ (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ)

گئے) اور اس کی عورت آئی اور جب ان کو (سوئے ہوئے) دیکھا کہا تمہارے لئے خسارہ ہے۔ اور جب دوپہر کا وقت ہوا اس پر غشی طاری ہو گئی۔ اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو یہ آیہ مبارکہ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ نازل ہوئی۔ اور صحابہ کرام اس کے نزول سے بہت خوش ہوئے اور یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جاتے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ) فِيْهِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1201: اللہ تعالیٰ کا فرمان اور کھاؤ اور پیو

یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھوٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو (سورہ بقرہ آیت 187) اس کے متعلق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۷۹۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

(1791) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (آیہ مبارکہ) حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی۔ تو میں نے سیاہ رسی اور سفید رسی اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لی۔ میں رات بھر دیکھتا رہا اور وہ ظاہر نہ ہوئی۔ صبح کے وقت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد صرف رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

۱۷۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) وَلَمْ يُنْزَلْ (مِنَ الْفَجْرِ) فَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ (مِنَ الْفَجْرِ) فَعَلِمُوْا اَنَّهُ اِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(1792) سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آیہ کریمہ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل کی گئی اور لفظ مِنَ الْفَجْرِ نازل نہ ہوا اور جب کوئی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا اور ان میں سے بعض اپنے پاؤں میں سفید اور سیاہ ڈوری باندھ لیتے اور وہ مسلسل کھاتے رہتے یہاں تک کہ ان دونوں کا ان کو دیکھنا اس کے لئے ظاہر ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد (لفظ) مِنَ الْفَجْرِ نازل فرمایا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد دن اور رات ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ

باب 1202: نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ تمہیں سحری کا کھانا کھانے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان نہ روکے

۱۷۹۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَانِهِمَا اِلَّا اَنْ يَرْقٰى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا

(1793) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو آذان دیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آذان دیں۔ کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے تک آذان نہیں دیتے تھے۔ قاسم بن محمد نے کہا ان دونوں (حضرت بلال اور ابن مکتوم رضی اللہ عنہ) کی آذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک (آذان دینے کیلئے) چڑھتا تھا اور دوسرا (آذان دے کر) اترتا تھا۔

بَابُ تَاْخِيرِ السَّحُورِ

باب 1203: سحری میں (طلوع فجر صادق کے قریب ہونے تک) تاخیر کرنا

۱۷۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِي اَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي اَنْ اُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1794) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر میں جلدی کرتا کہ رسول ﷺ کے ساتھ نماز پالوں۔

بَاب قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ

1204: سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقت ہوتا تھا

۱۷۹۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ اٰيَةً

(1795) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے سحری کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا پچاس آیتیں (جو درمیانی ہوں) پڑھنے کے برابر (وقت تھا)

بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ اِيجَابٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحٰبَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ

باب 1205: سحری کھانے کی برکت حالانکہ یہ واجب نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے (شام کو انتظار کئے بغیر) مسلسل روزے رکھے اور اس میں سحری مذکور نہیں

۱۷۹۶- حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ

(1796) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے رکھے اور لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے اور لوگوں پر روزہ وصال گراں گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو وصال کے روزوں سے منع

فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى

۱۷۹۷- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

فرمادیا انہوں نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) آپ روزہ وصال رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میری مثل نہیں میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

(1797) عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کا کھانا کھاؤ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

بَابٌ اِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب 1206: جب کسی نے دن میں روزہ کی نیت کی

ام درداء (خیرہ بنت ابی حدرد) نے کہا حضرت ابودرداء (عویمر بن زید انصاری) رضی اللہ عنہ کہتے تمہارے پاس کھانا ہے (ام درداء نے کہا) اگر میں کہتی نہیں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے آج میرا روزہ ہے۔ ابوطلحہ (زید بن سہل انصاری) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا (جس طرح حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کیا)

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَّمْ يَاْكُلْ فَلَا يَاْكُلْ

(1798) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو (ھند بن اسماء بن حارثہ اسلمی) عاشورہ کے دن لوگوں میں اعلان کیلئے بھیجا کہ وہ اعلان کردے کہ جس نے (ابھی تک) کھا لیا ہے وہ دن پورا کرے یا وہ روزہ رکھے اور جس نے (ابھی تک) نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

باب 1207: روزہ دار کا جنابت کی حالت میں صبح اٹھنا (کیا یہ روزہ جائز ہے یا نہیں امام بخاری نے اس میں موجود اختلاف کی وجہ سے ترجمہ کو مطلق رکھا)

۱۷۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ حِيْنَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1799) ابوبکر بن عبدالرحمن نے کہا اس کے باپ عبدالرحمن بن حارث (عکرمہ بن ابوجہل کے چچا کے بیٹے) نے مروان بن عبدالحکم سے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول معظم ﷺ اس حال میں صبح کرتے کہ آپ حالت جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ مروان بن عبدالحکم نے عبدالرحمن بن حارث سے کہا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے واضح طور پر سنا ہے۔ اور مروان اس وقت (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے) مدینہ پر حاکم تھا۔ ابوبکر بن

كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا اَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ اَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكَ اَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُنَّ اَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَّابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْاَوَّلُ اَسْنَدُ

عبدالرحمن نے کہا عبدالرحمن بن حارث نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) یہ پسند نہ کیا، (ابوبکر بن عبدالرحمن نے کہا) پھر کچھ عرصہ بعد ذوالحلیفہ میں ہمارے اکٹھے ہونے کا اتفاق ہوا اس جگہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زمین تھی تو عبدالرحمن بن حارث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں تم سے ایک بات ذکر کرتا ہوں اور اگر مروان بن عبدالحکم نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کا تم سے ذکر نہ کرتا۔ اور انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کا قول ذکر کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس طرح مجھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ وہ زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ ہمام بن منبہ صنعانی (سالم) بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے افطار کا حکم دیتے تھے۔ اور پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا

باب 1208: روزہ دار کے مباشرت کے حکم کے بیان میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: روزہ دار پر اپنی بیوی کی شرمگاہ حرام ہے

۱۸۰۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ وَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (مَارِبٌ) حَاجَةً قَالَ طَاوٗسٌ (غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ) الْاَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَاءِ

(1800) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور مباشرت (یعنی عورت سے فقط ملنا) کرتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔ اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (مَارِبٌ) بمعنی حاجت ہے۔ اور طاؤس بن کیسان نے کہا (اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی) اُولِی الْاِرْبَةِ وہ جاہل لوگ جن کو عورتوں کی حاجت نہیں ہوتی۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اِنْ نَظَرَ فَاَمْنٰى يُتِمُّ صَوْمَهٗ

باب 1209: روزہ دار کے بوسہ لینے کے حکم کے بیان میں جابر بن زید (ابوالشعثاء) نے کہا اگر اس نے عورت کی طرف دیکھا اور منی آ گئی تو وہ روزہ پورا کرے

۱۸۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ

(1801) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اکرم اپنی بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ

۱۸۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلَتْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَّدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُتَرَجِّلًا وَّقَالَ اَنَسٍ اِنَّ لِيْ اَبْزَنَ اَتَقَحَّمُ فِيْهِ وَاَنَا صَائِمٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهٗ وَلَا يَبْلَعُ رِيْقَهٗ وَقَالَ عَطَآءٌ اِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَهٗ لَا اَقُوْلُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيْلَ لَهٗ طَعْمٌ قَالَ وَالْمَآءُ لَهٗ طَعْمٌ وَّاَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهٖ وَلَمْ يَرَ اَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا

(1802) اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں رسول ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی، اچانک مجھے حیض آ گیا اور میں آہستہ سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے حیض آ گیا ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں پھر میں آپ کے پاس چادر میں چلی گئی اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اکرم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے۔

(امام ابوحنیفہ، شافعی، ثوری اور اوزاعی کا مذہب یہ ہے کہ جوان آدمی کیلئے بوسہ لینا مکروہ ہے اور بوڑھے کیلئے مباح)

باب 1210: روزہ دار کیلئے غسل کرنے کا حکم

(اور یہاں غسل کرنا مطلق ہے خواہ فرض ہو یا نفل تاکہ غسل کے جملہ انواع کو شامل ہو) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کپڑا تر کیا اور اس کو اپنے اوپر ڈال لیا حالانکہ وہ روزہ دار تھے۔ (عامر بن شرحبیل) شعبی حمام میں داخل ہوئے حالانکہ وہ روزہ دار تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (روزہ دار کا) ہنڈیا یا (مطعومات میں سے) کوئی چیز چکھنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا روزہ دار کیلئے کلی کرنے یا پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے (خواہ پورے بدن کیلئے ہو یا بعض کیلئے) میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ اس حال میں صبح کرے کہ اس نے تیل لگایا ہوا ہو اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میرا ایک چھوٹا سا حوض ہے اور میں روزہ کی حالت میں اس میں غوطہ لگاتا ہوں۔ اور نبی اکرم ﷺ سے مذکور ہے کہ آپ نے روزہ کی حالت میں مسواک کی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا روزہ دار دن کے اول اور اس کے آخر میں مسواک کر سکتا ہے اور وہ تھوک نہ نگلے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر وہ تھوک نگل گیا میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ افطار ہو گیا۔ محمد بن سیرین نے کہا تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں، ان سے کہا گیا اس کا ذائقہ ہے محمد بن سیرین نے کہا پانی کا بھی ایک ذائقہ ہوتا ہے حالانکہ تم اس سے کلی کرتے ہو۔ حضرت انس بن مالک، ابراہیم نخعی اور حسن بصری رحمہم اللہ کے نزدیک روزہ دار کیلئے سرمہ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ

(1803) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں حالت جنابت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے تو آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كُنْتُ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ

(1804) ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا میں اور میرا باپ (عبدالرحمٰن بن حارث) دونوں چلے یہاں تک کہ ہم اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر جماع سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے پھر ہم اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔

بَابُ الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَّقَالَ عَطَآءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ فِیْ حَلْقِهٖ لَا بَاْسَ اِنْ لَّمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَیْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَیْءَ عَلَيْهِ

باب 1211: جب روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیا

(کیا اس پر قضا واجب ہے یا نہیں) عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر روزہ دار نے ناک میں پانی ڈالا اور وہ حلق میں چلا گیا اگر وہ اس کے روکنے پر قادر نہیں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو اس پر کوئی چیز نہیں (یعنی اس روزہ کی قضاء نہیں) حسن بصری اور مجاہد بن جبیر نے کہا اگر روزہ دار نے بھول کر جماع کر لیا تو اس پر کوئی چیز نہیں۔

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

(1805) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب روزہ دار بھول گیا اور اس نے کھایا یا پیا اسے چاہئے کہ وہ اپنے روزہ کو پورا کرے یہ تو اس کو اللہ تعالیٰ نے ہی کھلایا اور پلایا ہے۔

بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَّا لَا اُحْصِیْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَيُرْوٰى نَحْوُهٗ عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

باب 1212: روزہ دار کے لئے خشک و تر مسواک کرنا

عامر بن ربیعہ سے منقول ہے انہوں نے کہا میں نے بے شمار دفعہ نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اگر میں امت کے لئے باعث مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ جابر بن عبداللہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے نبی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ

اکرم ﷺ سے اس جیسی روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا) اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی تخصیص نہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ، عطاء بن ابی رباح اور قتادہ بن دعامہ نے کہا روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

۱۸۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(1806) حمران بن ابان (آزاد کردہ غلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے منہ کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دائیں پاؤں کو تین بار دھویا اور پھر اپنے بائیں پاؤں کو تین دفعہ دھویا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے میرے اس وضو جیسا وضو فرمایا پھر فرمایا جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں اپنے دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لَمْ يَمْلِكْ

باب 1213: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی جب کوئی وضو کرے تو وہ اپنی ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی تخصیص نہیں فرمائی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا روزہ دار کے لئے ناک میں دوا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں اگر وہ دوا حلق تک نہ پہنچے اور وہ سرمہ لگائے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر روزہ دار نے کلی کی اور جو کچھ اس کے منہ میں پانی تھا اس کو باہر پھینک دیا تو اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں اگر اپنا تھوک نہ نگلا ہو اور نہ ہی اس کے منہ میں باقی ماندہ تری نقصان دہ ہے۔ اور روزہ دار مصطگی یعنی گوند وغیرہ نہ چبائے اور اگر اس نے مصطگی وغیرہ کی تھوک نگل لی تو میں نہیں کہوں گا کہ اس سے روزہ افطار ہو جاتا ہے (اور جمہور کے نزدیک روزہ افطار ہو جاتا ہے) اور اگر روزہ دار نے ناک میں پانی ڈالا اور وہ حلق تک چلا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اس کو واپس لانے پر قادر نہیں۔

بَابٌ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

باب 1214: جب رمضان المقدس میں دن کو اپنی بیوی

وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهُ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِيْ يَوْمًا مَّكَانَهٗ

سے قصداً جماع کیا (تو اس پر کفارہ ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جس نے بغیر عذر شرعی ماہ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو سال بھر روزہ رکھنا اس کا بدل نہیں ہوسکتا اگر وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔ سعید بن مسیب، عامر بن شرحبیل شعبی، سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی، قتادہ بن دعامہ اور حماد بن ابی سلیمان ان سب نے کہا وہ اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھے۔ (امام ابوحنیفہ، مالک، سفیان ثوری رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ کفارہ کے ساتھ اس دن کے روزہ کی قضا بھی واجب ہے)

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْتَرِقُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ اَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا

(1807) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک شخص (سلمہ بن صخر بیاضی یا سلمان بن صخر بیاض) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا وہ جل گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹھیلا جسے عرق کہا جاتا ہے آیا آپ نے فرمایا جلنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا، میں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا ان کو صدقہ کردو (یعنی ساٹھ مساکین پر صدقہ کردو)

بَاب اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

باب 1215: جب کسی نے ماہ رمضان میں دن کو اپنی بیوی سے جماع کیا حالانکہ اس کے پاس کوئی چیز نہیں (یعنی غلام آزاد کرنے اور مساکین کو کھانا کھلانے اور خود روزہ رکھنے کی قدرت نہیں) تو اس کو صدقہ دیا گیا تو اسے چاہئے کہ وہ کفارہ دے (حاصل معنی یہ ہے کہ فقر و بھوک اس کے ذمہ سے کفارہ ساقط نہیں کرسکتے)

۱۸۰۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ

(1808) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک وقت ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک شخص (سلمان بن صخر بیاضی) آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہو گیا۔ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو غلام رکھتا ہے جسے تو آزاد کردے اس شخص نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تو پے در پے مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتا ہے، اس نے کہا نہیں حضرت

اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے درانحالیکہ ہم اس حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھے ہوتے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عَرَق بمعنی ٹوکرا ہے، آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے پکڑ اور صدقہ کر۔ اس شخص نے عرض کیا کیا اس شخص پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو نبی اکرم ﷺ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے پھر آپ نے فرمایا (یہ صدقہ یعنی کفارہ) اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

بَابُ الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ

باب 1216: رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کرنے والا کیا کفارہ کا کھانا اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ سب سے زیادہ محتاج ہوں

۱۸۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخَرَ وَقَعَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ اَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهٖ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيْلُ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

(1809) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (سلمان بن صخر بیاض) نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ذلیل نے رمضان المقدس میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے کی استطاعت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا اتنا کھانا رکھتے ہو جو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکو اس نے عرض کیا نہیں راوی نے کہا نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عَرَق بمعنی زنبیل ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اپنی طرف سے (مسکینوں کو) کھلا دے اس شخص نے عرض کیا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو اس پر صدقہ کروں۔ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں (یعنی جانب شرقی اور جانب غربی) کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ لِيْ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ

باب 1217: روزہ دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنے کے احکام کے بیان میں

حکم بن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب کوئی قے کرے تو وہ

ثَوْبَانَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ اِنَّمَا يَخْرُجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ يُفْطِرُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ اَبُوْ مُوْسٰى لَيْلًا وَّيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوْا صِيَامًا وَّقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ اُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهٰى وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوْعًا فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَقَالَ لِيْ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ قِيْلَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ

اپنا روزہ افطار نہ کرے کیونکہ وہ قے نکلتی ہے اندر نہیں جاتی (اور روزہ کسی چیز کے نکلنے سے نہیں فاسد ہوتا بلکہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ روزہ افطار کر لے۔ اور پہلی روایت (یعنی قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا) صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو اندر داخل ہو اور اس چیز سے روزہ نہیں جاتا جو باہر نکلے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے پھر اسے ترک کر دیا اور رات کو پچھنے لگواتے تھے۔ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رات کو پچھنا لگوایا۔ سعد بن ابی وقاص، زید بن ارقم اور اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ انہوں نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر بن (عبداللہ بن اشج) نے ام علقمہ (مرجانہ) سے روایت کی کہ ہم نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پچھنے لگوائے اور انہوں نے منع نہیں فرمایا۔ حضرت حسن بصری نے کئی صحابہ کرام سے مرفوعاً روایت کی انہوں نے کہا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ عیاش (بن ولید الرقام القطان) نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ شامی قرشی بصری) نے خبر دی کہ ہم کو یونس (بن عبید بن دینار بصری تابعی) نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت حسن بصری سے پوچھا گیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

۱۸۱۰- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

(1810) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اور روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا۔ (یہ حدیث مبارکہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کیلئے ناسخ ہے)

۱۸۱۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

(1811) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ روزہ دار تھے۔

۱۸۱۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا

(1812) شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے ثابت بنانی کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ کیا تم روزے دار کیلئے پچھنے لگوانے کو ناپسند سمجھتے ہو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مگر صرف

مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کمزوری کی وجہ سے۔ شبابہ (بن سوار فزاری) نے یہ اضافہ کیا کہ ہم کو شعبہ بن حجاج نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک کی خبر دی (کہ آپ ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے)

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

باب 1218: سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنے کے حکم کے بیان میں

۱۸۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

(1813) ابو اسحاق (سلیمان بن ابی سلیمان اور ابو سلیمان کا نام فیروز) شیبانی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ فتح) میں رسول معظم ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے ایک شخص (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے کہا اترو اور میرے لئے ستو بناؤ، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سورج ابھی غروب نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا اترو اور میرے لئے ستو گھولو وہ شخص اترا اور آپ کے لئے ستو گھولے آپ نے نوش فرمالئے۔ پھر دست مبارک سے اس طرف (یعنی مشرق کی طرف) اشارہ فرمایا، پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ رات (مشرق کی جانب) سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ (نبی اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ اس لئے فرمایا کہ مشرق میں سیاہی کا اوپر آجانا سورج کے غروب کی محکم دلیل ہے) جریر بن عبدالحمید اور ابوبکر بن عیاش نے ابو اسحاق شیبانی سے اور انہوں نے عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے (قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر) روایت کرنے میں سفیان بن عیینہ کی متابعت کی ہے۔

۱۸۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ

(1814) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پے در پے (یعنی مسلسل) روزے رکھتا ہوں۔

۱۸۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

(1815) اُم المؤمنین زوجہ نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور حمزہ بن عمرو اسلمی بکثرت روزے رکھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر نہ چاہو تو نہ رکھو۔

بَابُ اِذَا صَامَ اَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

باب 1219: جب رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھے پھر سفر کیا (تو کیا روزے رکھے یا افطار کرے)

۱۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ

(1816) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب مقام کدید (مکہ اور کدید کے درمیان 42 میل کا فاصلہ ہے اور عسفان اور اس کے درمیان 6 میل کا فاصلہ) پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کرلیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کرلیا (عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ کدید عسفان اور قدید کے درمیان پانی کا ایک چشمہ ہے)

۱۸۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ

(1817) حضرت ابودرداء (عویمر بن مالک انصاری) نے روایت کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے یہاں تک کہ شدت گرمی کی وجہ سے آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا ہم میں نبی کریم ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی روزہ دار نہ تھا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

باب 1220: نبی اکرم ﷺ کا فرمان اس شخص کیلئے جس پر سایہ کیا گیا حالانکہ سخت گرمی تھی

۱۸۱۸- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

(1818) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا (ایک سفر میں) رسول اللہ ﷺ نے ایک ہجوم دیکھا (اور اس میں) ایک شخص (کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ روزہ دار ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا (اگر باعث مشقت ہو تو) عبادت نہیں۔

بَابُ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

باب 1221: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے پر ایک دوسرے کو ملامت نہیں کرتے تھے

۱۸۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

(1819) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا روزے نہ رکھنے والوں اور روزہ نہ رکھنے والا روزے رکھنے والوں پر ملامت نہیں کرتے

بَابُ مَنْ اَفْطَرَ فِی السَّفَرِ لِیَرَاهُ النَّاسُ

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰی یَدَیْهِ لِیُرِیَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّةَ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ فَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ

بَابٌ

(وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَکْوَعِ نَسَخَتْهَا (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ) وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی حَدَّثَنَا اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَکَانَ مَنْ اَطْعَمَ کُلَّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا تَرَکَ الصَّوْمَ مِمَّنْ یُطِیْقُهٗ وَرُخِّصَ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا (وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ) فَاُمِرُوْا بِالصَّوْمِ

باب 1222: جس نے سفر میں روزہ اس لئے افطار کیا تاکہ لوگ اسے دیکھیں (اور اس کی اقتداء کرتے ہوئے لوگ بھی روزہ افطار کر دیں)

(1820) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول معظم ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور آپ نے روزہ رکھا جب مقام عسفان پہنچے پھر پانی منگوایا اور اس پانی کو اپنے ہاتھوں کی طرف (یعنی جہاں تک لمبا ہو سکتا ہے) اٹھایا تاکہ آپ کو لوگ دیکھ سکیں۔ اور آپ نے روزہ افطار فرمایا یہاں تک کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے اور یہ سفر رمضان المبارک میں تھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے تحقیق رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور (سفر میں) روزہ افطار بھی کیا لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر دے۔

باب 1223: اور ان لوگوں پر (جو روزہ) رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا (باب میں مذکور آیت کو) ان آیات مقدسہ نے منسوخ کر دیا ہے (وہ آیات یہ ہیں) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کیلئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔ (سورہ بقرہ آیت 185) ابن نمیر (عبداللہ) نے کہا ہم کو سلیمان الاعمش نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عمرہ بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن ابی لیلیٰ (عبدالرحمٰن) نے بیان کیا ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم کو محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے بیان کیا کہ ماہ رمضان (کی فرضیت) نازل ہوئی تو لوگوں پر یہ شاق گزرا اور جو کوئی ان میں سے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا (اس کے باوجود) وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا اور روزہ ترک کر دیتا تھا۔ تو ایسا کرنے میں ان کو رخصت دی گئی تھی۔ پھر اس کو اس آیہ مبارکہ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ، روزہ رکھنا تمہارے لئے

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَاَ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ) قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ

بہتر ہے، نے منسوخ کر دیا اور ان کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔

(1821) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آیہ مقدسہ (فدیۃ طعام مساکین) پڑھی اور فرمایا یہ منسوخ ہے۔

بَاب مَتٰى يُقْضٰى قَضَاءُ رَمَضَانَ

باب 1224: رمضان المقدس کے قضاء روزے کب پورے کئے جائیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَرِّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَّيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْاِطْعَامَ اِنَّمَا قَالَ (فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ (لہٰذا قضاء روزے ایک ایک یا دو، دو کر کے قضاء کر لے) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ذوالحجہ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا گیا حالانکہ پوچھنے والے کی ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء تھی تو آپ نے فرمایا ذوالحجہ کے دس روزے رکھنے اچھے نہیں یہاں تک کہ رمضان المبارک کے قضاء روزے پورے کرے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جب کسی نے قضاء میں تقصیر کی حتیٰ کہ دوسرا رمضان المبارک آ گیا تو ان دونوں کے روزے رکھے، اور اس کے نزدیک اس پر فدیہ واجب نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً منقول ہے اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وہ فدیہ دے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فدیہ کو ذکر نہیں کیا (بلکہ) صرف اللہ تعالیٰ نے دوسرے دنوں کی گنتی (یعنی قضاء کرنے) کا فرمایا ہے۔

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَّمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى شُغْلٌ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1822) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھ پر ماہ رمضان کے قضاء روزے تھے اور میں شعبان سے پہلے ان کو قضاء کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی تھی۔ (حدیث کے راوی) یحییٰ بن سعید نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یا آپ کی خدمت میں مشغول ہونے کے سبب ان کو قضاء رمضان کا وقت نہ ملتا تھا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَاْتِيْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِّنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب 1225: حیض والی عورت روزہ اور نماز چھوڑ دے

ابو الزناد (عبداللہ بن ذکوان قرشی) نے کہا سنن اور امور شریعت کے اسباب اور طریقے اکثر عقل و قیاس کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کو ان کی اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں اور ان امور شریعت میں سے ایک یہ ہے حیض والی عورت روزے قضاء کرے لیکن نماز قضاء نہ کرے (اور ابن

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدٌ عَنْ عِیَاضٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِیْنِهَا

ابطال نے ابوالزناد کے بدل یہ کہا ہے کہ یہ قول حضرت ابودرداء کا ہے)

(1823) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب عورت کو حیض آجائے تو کیا وہ نماز اور روزہ چھوڑ نہیں دیتی اور یہ ان کے دین کا نقصان ہے۔

بَابُ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ صَوْمٌ وَّقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا یَوْمًا وَّاحِدًا جَازَ

باب 1226: جو شخص فوت ہوگیا حالانکہ اس پر روزے ہیں اس کے حکم کا بیان۔ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس کی طرف سے تیس آدمی ایک دن روزہ رکھیں تو جائز ہے

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی بْنِ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ

(1824) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر گیا حالانکہ اس پر روزے واجب ہیں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔ عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کرنے میں موسیٰ بن اعین کی متابعت کی ہے اور اس کی یحییٰ بن ایوب نے محمد جعفر سے روایت کی۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِیْهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ سُلَیْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِیْعًا جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا یَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَیَذْكُرُ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ وَقَالَ یَحْیٰی وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ

(1825) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں (عائشہ یا غانیہ) فوت ہوگئی اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کروں آپ نے فرمایا ہاں لائق اور مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرض پورا کیا جائے۔ سلیمان الاعمش نے کہا حکم بن عتبہ اور سلمہ بن کہیل مضری نے کہا ہم سب (آپ کے پاس) بیٹھے ہوئے تھے جب مسلم بن عمران البطین نے یہ حدیث بیان کی۔ اور ان دونوں (حکم اور سلمہ) نے کہا ہم نے مجاہد بن جبیر سے سنا انہوں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کی۔ ابوخالد الاحمر (سلیمان بن حیان) سے منقول ہے انہوں نے کہا ہم کو سلیمان الاعمش نے حکم بن عتیبہ مسلم بن عمران البطین اور مسلم بن کہیل سے بیان کیا اب سب نے سعید بن جبیر عطاء بن ابی رباح اور مجاہد بن جبیر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میری بہن فوت ہوگئی (آخر حدیث تک) یحییٰ بن سعید اور ابومعاویہ نے کہا ہم کو سلیمان

عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ اَبُوْ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

الاعمش نے مسلم بن عمران البطین سے انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میری ماں فوت ہوگئی (آخر حدیث تک) عبیداللہ بن عمرو الرقی نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ نذر کے روزے ہیں (آخر حدیث تک) ابوجریر (عبداللہ بن حسین قاضی سجستانی) نے کہا ہم کو عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس پر پندرہ دن کے روزے ہیں (آخر حدیث تک)

بَابٌ مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَاَفْطَرَ اَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

باب 1227: روزہ دار کب روزہ افطار کرے۔ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جب سورج کا قرص (ٹکیہ) غروب ہوگیا تو روزہ افطار کیا

۱۸۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

(1826) حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات ادھر جگہ (مشرق کی جہت) سے آئے اور دن ادھر (مغرب) سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو بلاشبہ روزہ دار اپنا روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

(1827) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک سفر میں ہم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حالانکہ آپ روزہ سے تھے اور جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے کسی شخص کو فرمایا اے فلاں (یعنی اے حضرت بلال رضی اللہ عنہ) اٹھو اور میرے لئے ستو بناؤ، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام ہونے دیجئے آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، اس شخص نے عرض کیا ابھی دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو بناؤ وہ شخص اترا اور اس نے ستو گھولے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش فرمائے پھر آپ نے فرمایا جب تم رات کو ادھر سے آتے دیکھو تو روزہ دار روزہ افطار کرلے۔

بَابٌ تُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ

باب 1228: پانی وغیرہ سے جو بھی میسر ہو

مِنَ الْمَآءِ اَوْ غَيْرِهٖ

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

(روزہ دار) روزہ افطار کرے

(1828) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیا اور آپ روزہ سے تھے اور جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا (اے بلال رضی اللہ عنہ) اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (اگر آپ نے روزہ مکمل کرنا ہے) تو شام ہونے دیجئے آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لئے ستو بناؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی دن باقی ہے آپ نے فرمایا اترو اور ستو گھولو۔ وہ اترے اور انہوں نے ستو گھولے پھر آپ نے فرمایا جب تم رات کو اس جگہ سے آتے دیکھو تو روزہ دار روزہ افطار کر لے اور آپ نے اپنی انگلی مبارکہ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آٹھواں پارہ

بَابُ تَعْجِيْلِ الْإِفْطَارِ

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

۱۸۳۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ اِذَا رَاَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

بَابٌ اِذَا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۱۸۳۱- حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيْلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ وَّقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا اَدْرِيْ اَقَضَوْا اَمْ لَا

بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِيْ رَمَضَانَ وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَضَرَبَهُ

باب 1229: روزہ دار کے لئے روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1829) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کریں گے۔

(1830) حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ اور آپ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو آپ نے ایک شخص (حضرت بلال) سے فرمایا اترو اور میرے لئے ستو بناؤ اس شخص نے عرض کیا اگر آپ شام تک انتظار کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا اترو اور میرے لئے ستو گھولو۔ جب تو دیکھے کہ رات ادھر سے آ گئی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

باب 1230: جب کسی نے (سورج غروب ہونے کے ظن میں) ماہ رمضان میں روزہ افطار کر دیا پھر سورج نکل آیا

(1831) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے زمانہ نبی اکرم ﷺ میں بادل والے دن روزہ افطار کر لیا پھر سورج طلوع ہو گیا۔ ابواسامہ (حماد بن اسامہ) نے ہشام بن عروہ سے دریافت کیا کہ وہ لوگ قضا کرنے کا حکم دیئے گئے۔ تو ہشام نے کہا قضاء ضروری ہے۔ اور معمر بن راشد نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا مجھے معلوم نہیں انہوں نے روزہ قضاء کیا یا نہیں۔ (ہشام کا یہ کہنا کہ ان لوگوں کو قضاء کا حکم دیا گیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حکم نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہے کیونکہ امر غیر شارع کی طرف منسوب نہیں ہوتا)

باب 1231: بچوں کا روزہ رکھنا (کیا مشروع ہے یا نہیں)

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک نشہ باز کو رمضان المبارک میں فرمایا تو ہلاک ہو جائے ہمارے بچے روزہ دار ہیں

(اور تو نے شراب پی ہے) اور آپ نے اس پر حد جاری کی

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

(1832) ربیع بنت معوذ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے عاشورہ (اس محرم) کی صبح انصار کے دیہات میں پیغام بھیجا جو شخص صبح سے روزہ رکھے وہ روزہ پورا کرے اور جو شخص صبح سے روزہ سے ہے وہ روزہ پورا کرے (ربیع نے) کہا ہم اس کے بعد ہم (یوم عاشورہ کا) روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے تھے اور ہم ان کے لیے اون کے کھلونے بنا لیتے تھے پس جب کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو ہم اس کو وہ کھلونا دے دیتے یہاں تک کہ روزہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

بَابُ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ

باب 1232: بغیر سحری کے متواتر روزے رکھنا

اور جس نے کہا رات کو روزہ نہیں جب اللہ تعالیٰ نے فرمان کے پھر رات تک پورا کرو اور نبی اکرم ﷺ نے ان پر رحمت اور ان کی طاقت باقی رکھنے کے لیے وصال سے منع فرمایا امام بخاری نے کہا تکلیف مالا یطاق کو ناپسند سمجھا گیا ہے

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُبَيَّتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ

(1833) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا متواتر روزے نہ رکھو صحابہ کرام نے عرض کیا آپ تو روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

(1834) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے متواتر روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُبَيَّتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ

(1835) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پے در پے متواتر روزے نہ رکھو اور تم میں سے جب کوئی متواتر روزے رکھنا چاہے تو سحری تک رکھ سکتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں رات گزارتا ہوں مجھے کھانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

۱۸۳۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ یَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ

بَابُ التَّنْكِیْلِ لِمَنْ اَكْثَرَ الْوِصَالَ

رَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ كَالتَّنْكِیْلِ لَهُمْ حِیْنَ اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا

۱۸۳۸- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَیْنِ قِیْلَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ

بَابُ الْوِصَالِ اِلَی السَّحَرِ

۱۸۳۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ یَّزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَیُّكُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحَرِ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا

(1836) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے روزہ وصال سے ان کو از راہ رحمت وکرم منع فرمایا تو انہوں نے عرض کیا آپ تو روزہ وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے (امام بخاری کہتے ہیں) عثمان بن ابی شیبہ (جو مذکورہ حدیث میں امام بخاری کے شیخ ہیں) نے (یہ لفظ) رَحْمَةً لَّهُمْ اپنی روایت میں ذکر نہیں کیا۔

باب 1233: جو شخص پے در پے متواتر اکثر روزے رکھے اس کیلئے نبی اکرم ﷺ کی سزا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی

(1837) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے روزہ میں وصال سے منع فرمایا مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے میری مثل کون ہے۔ میں رات گزارتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب انہوں نے متواتر روزے رکھنے سے رکنے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن متواتر روزے رکھے پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا (یعنی مہینہ ختم ہو گیا) تو آپ نے فرمایا اگر چاند موخر ہوتا (یعنی مہینہ ختم نہ ہوتا) تو میں ان کو سزا دینے کیلئے ان کے ساتھ زیادہ روزے رکھتا جبکہ انہوں نے وصال کا روزہ نہ رکھنے سے انکار کر دیا۔

(1838) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے دو مرتبہ فرمایا وصال کے روزے رکھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ آپ سے عرض کیا گیا آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور تم وہ عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

باب 1234: سحری تک متواتر روزہ رکھنا

(1839) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پے در پے متواتر روزے نہ رکھو اور تم میں سے جو بھی متواتر روزہ رکھنا چاہے تو وہ صبح تک رکھے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ تو پے در پے مسلسل روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّيْ أَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِ

بَابٌ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيْهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

۱۸۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوْكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ

میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

باب 1235: جو شخص اپنے بھائی کو قسم دے کر کہے کہ وہ نفلی روزہ افطار کر دے اور وہ (روزہ افطار کرنے والے پر) اس کی قضاء واجب نہیں سمجھتا جبکہ روزہ نہ رکھنا اس کے موافق ہو

(1840) عون بن ابوجحیفہ اپنے باپ ابوجحیفہ (وھب بن عبداللہ سوائی) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کروایا ایک دن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تو سلمان فارسی نے ام درداء کو پرانے پھٹے کپڑوں میں دیکھا تو سلمان فارسی نے ان سے کہا تمہارا کیا حال ہے۔ ام درداء (بنت ابی حدرد) نے کہا تمہارے بھائی۔ ابودرداء کو دنیا سے کوئی تعلق نہیں اتنے میں حضرت ابودرداء بھی آ گئے۔ ابودرداء نے سلمان فارسی کیلئے کھانا تیار کروایا (اور ان سے کہا کھاؤ) سلمان فارسی نے کہا آپ بھی کھائیں ابودرداء نے کہا میرا روزہ ہے۔ سلمان فارسی نے کہا جب تک تم کھانا نہیں کھاؤ گے میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ سلمان فارسی نے کہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابودرداء (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے اور جانا چاہا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا سو جاؤ وہ سو گئے پھر حضرت ابودرداء نماز کیلئے اٹھ کر جانے لگے تو حضرت سلمان فارسی نے کہا سو جاؤ اور جب رات کا آخری وقت (سحری) ہوا تو سلمان فارسی نے کہا اب اٹھو اور ان دونوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا بلاشبہ تیرے رب کا تجھ پر حق ہے۔ اور تمہارے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تمہارے اہل کا تجھ پر حق ہے۔ اور ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور یہ معاملہ ان سے بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

باب 1236: ماہ شعبان المعظم کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں

۱۸۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ

(1841) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ (شعبان) کے روزے رکھے حتیٰ کہ ہم کہتے وہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے وہ روزہ نہیں رکھیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رمضان المبارک کے سوا پورا مہینہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا اور نہ ہی شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے دیکھا۔

۱۸۴۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّتْ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

(1842) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے نہ رکھتے تھے۔ کیونکہ آپ پورا شعبان روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے وہ عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا حتیٰ کہ تم تنگ ہو جاتے ہو۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نماز محبوب تھی جس پر ہمیشگی کی جائے۔ اگرچہ قلیل ہو اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی فرماتے۔

بَابٌ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِفْطَارِهِ

باب 1237: نبی اکرم ﷺ کے نفلی روزے کا جو ذکر کیا گیا ہے اور (اثنائے روزہ) اس کے افطار کا ذکر

۱۸۴۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ

(1843) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے رمضان المقدس کے سوا کبھی کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے اور روزہ رکھتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا اللہ کی قسم آپ روزہ افطار نہیں کریں گے۔ اور جب افطار کرتے تو کہنے والا کہتا اللہ کی قسم! آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۱۸۴۴- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسًا فِي الصَّوْمِ

(1844) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں افطار کرتے جاتے حتیٰ کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینہ کا روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور روزہ رکھتے حتیٰ کہ ہم گمان کرتے وہ اس مہینہ کا کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور اگر رات کو تو آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہے تو دیکھ لے گا۔ اور اگر محو خواب ہونا دیکھنا چاہے تو دیکھ لے گا۔ سلیمان بن حیان (ابو خالد الاحمر) نے حمید الطویل سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روزہ کے متعلق پوچھا۔

۱۸۴۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدٍ

(1845) حمید الطویل نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

الْاَحْمَرُ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَبِيْرَةً اَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں مہینہ میں آپ کو روزہ رکھے ہوئے دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور اگر آپ کو روزہ افطار کئے ہوئے دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا۔ اور اگر میں آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور اگر میں آپ کو رات کو محو خواب دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا۔ اور میں نے آپ کی ہتھیلی مبارک سے نرم کسی ریشم کے ٹکڑے کو مس نہیں کیا اور نہ ہی رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو مبارک سے پاکیزہ اور خوشبودار کستوری اور عنبر کی خوشبو سونگھی۔

بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

باب 1238: روزہ میں مہمان کا حق

۱۸۴۶- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ

(1846) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے پوری حدیث کو بیان فرمایا (یعنی آپ نے فرمایا) بلاشبہ تجھ پر تمہارے مہمان کا حق ہے۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا تھا آپ نے فرمایا نصف دھر (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا)

بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

باب 1239: (نفلی روزہ رکھنے والے پر) روزہ میں جسم کا بھی حق ہے (یہاں حق سے مراد وجوب نہیں بلکہ بدن کے ساتھ نرمی اور اس کی مراعات ہیں)

۱۸۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ

(1847) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو۔ روزہ رکھو اور افطار کرو رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی بلاشبہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ اور بلاشک تیرے لئے ہر مہینے تین دن روزہ رکھنا کافی ہے اور تیرے لئے ہر نیک عمل کا دس گنا ثواب ہے اور یہ ہی سارے سال کے روزے ہیں، میں نے (اپنی جان پر) سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں (پورا سال روزے رکھنے کی) قوت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا پھر حضرت داؤد علیہ

فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

السلام کا روزہ رکھو، میں نے عرض کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف دھر (یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا) اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے افسوس کہ میں نبی اکرم ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب 1240: عمر بھر روزے رکھنا

۱۸۴۸- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

(1848) حضرت سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ میں کہتا ہوں اللہ کی قسم جب تک میں زندہ رہوں گا ضرور دن کے روزے رکھوں گا اور رات میں نماز پڑھتا رہوں گا۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے یہ کہا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی اور ہر مہینے سے تین دن روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور یہ عمر بھی روزہ رکھنے کی مثل ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ افضل روزے ہیں، میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (صیام حضرت داؤد علیہ السلام سے) کوئی روزہ افضل نہیں ہے۔ (یعنی نفلی روزہ رکھنا)

بَابُ حَقِّ الْاَهْلِ فِي الصَّوْمِ

باب 1241: روزے میں (اہل وعیال اور ذاتی قرابت) کا بھی حق ہے۔ ابوجحیفہ (وھب بن عبداللہ سوائی) نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی روایت کی

رَوَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۴۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاُصَلِّيْ اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهٗ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّيْ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ

(1849) ابوالعباس (سائب بن فروخ اعمیٰ مکی) شاعر نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا۔ کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ میں پے در پے متواتر روزہ رکھتا ہوں اور رات کو نماز پڑھتا ہوں، یا تو نبی اکرم ﷺ نے (میرے والد کے خبر دینے پر) مجھے اپنے پاس بلایا یا میں نے خود آپ سے ملاقات کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے، اور رات کو نماز پڑھتے ہو اور سوتے نہیں، آپ نے فرمایا روزہ رکھو اور افطار کرو۔ رات کو قیام کرو اور

عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ إِنِّيْ لَأَقْوٰى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِّيْ بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَاءٌ لَّا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ

سوؤ، کیونکہ تمہاری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے نفس اور بال بچوں کا تجھ پر حق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کی بہت طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا کس طرح آپ نے فرمایا۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے جب دشمن سے ملاقات ہوتی تو پیچھے نہیں بھاگتے تھے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کون ہے جو میری طرف سے (حضرت داؤد علیہ السلام کی اس عادت مبارکہ بالخصوص عدم فرار کی) ذمہ داری لے یا اے اللہ کے نبی ﷺ۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا مجھے معلوم نہیں (اس واقعہ میں) ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کیسے کیا۔ (عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے کہ ان کو یہ یاد ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ

باب 1242: ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِيْ ثَلَاثٍ

(1850) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا (اے عبداللہ بن عمرو) ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو۔ عبداللہ بن عمر نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں یوں ہی گفتگو ہوتی رہی حتی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور ہر ماہ ایک قرآن پاک پڑھو عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں اس طرح گفتگو ہوتی رہی حتی کہ آپ نے فرمایا تین راتوں میں قرآن پاک ختم کیا کرو۔

بَابُ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب 1243: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کے بیان میں

۱۸۵۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَّكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

(1851) حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس (سائب بن فروخ مکی) سے سنا اور وہ ایک شاعر تھے اور حدیث میں متہم بھی نہیں تھے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے کہا مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پورا سال روزے رکھتے ہو اور رات کو قیام کیا کرتے ہو عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تم یہ کرو گے تو اس کے سبب آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے، اور جان کمزور ہو جائے گی۔ جس نے پورا سال روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے تین دن کے روزے رکھنا پورے سال کے روزے رکھنے

قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

کے قائم مقام ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور وہ جب دشمن سے ملاقات کرتے تو بھاگتے نہیں تھے۔

۱۸۵۲- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا

(1852) ابوقلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) نے کہا مجھے ابوملیح (عامر بن اسامہ بن عمیر ھذلی) نے خبر دی انہوں نے کہا میں تیرے باپ (زید بن عمرو) کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور انہوں نے ہم کو بیان کیا کہ رسول معظم ﷺ سے میرے روزہ کے متعلق ذکر کیا گیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی بچھا دی تو نبی اکرم ﷺ زمین پر جلوہ افروز ہوئے اور تکیہ میرے اور اپنے درمیان کر لیا۔ اور فرمایا کیا تجھے ہر مہینے تین روزے کافی نہیں۔ عبداللہ بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (تین دن کے روزے کافی نہیں) آپ نے فرمایا ہر مہینے پانچ دن کے روزے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (پانچ دن کے روزے کافی نہیں) آپ نے فرمایا سات۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (یہ بھی کافی نہیں) آپ نے فرمایا نو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (نو دن بھی کافی نہیں) آپ نے فرمایا گیارہ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (نفلی روزہ میں فضل و کمال کے اعتبار سے) حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کے موافق کوئی روزہ نہیں۔ اور وہ نصف سال ہیں۔ تم بھی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو (اور یہ نصف سال کے روزے بنتے ہیں)

بَابُ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

باب 1244: ایام بیض کے روزوں (کی فضیلت کے بیان میں) اور یہ ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کو روزہ رکھنا

۱۸۵۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ

(1853) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہر مہینے تین تین روزے رکھنا اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا، اور سونے سے قبل وتر ادا کرنا۔

بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب 1245: جو ایک قوم کا مہمان بنا (حالانکہ اس نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے) اور ان کے پاس اس نے روزہ افطار نہ کیا

۱۸۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ اٰخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا اِلَّا دَعَا لِيْ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ فَاِنِّيْ لَمِنْ اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِيْ ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ اَنَّهٗ دُفِنَ لِصُلْبِيْ مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

(1854) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (بنت ملحان اور آپ کے نام میں اختلاف مثلاً اسہلہ، رمیلہ، رمیثہ، انیثہ، ملیکہ، غمیصاء یا رمیصاء) کے گھر تشریف لائے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کو گھی اور کھجوریں پیش کیں آپ نے فرمایا گھی کو مشکیزہ اور کھجوروں کو اس کے برتن میں واپس کر دو کیونکہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے اور نفلی نماز پڑھی۔ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا اور اس کے گھر والوں کیلئے دعائے خیر فرمائی۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے لئے خصوصاً دعا فرمائی ہے آپ نے فرمایا اور کس کے لئے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کا خادم انس رضی اللہ عنہ ہے (اس کیلئے یہ دعا فرمائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کی آپ نے میرے لئے دعا نہ فرمائی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! حضرت انس کو مال اور اولاد دے (اور ہر ایک یعنی مال اور اولاد سے اس) میں برکت فرما (حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے) بلاشبہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا (اس میں باپ کا بیٹی سے روایت کرنا جو روایۃ الاباء عن الابناء کے قبیل میں سے ہے) کہ انہوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی کے بصرہ آنے کے وقت تک (اور یہ سن 75 ہجری کا واقعہ ہے اور اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر شریف 80 اور کچھ سال تھی اور اس کے تقریباً دو یا تین سال تک زندہ رہے) میری صلب سے ایک سو بیس یا کچھ زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

۱۸۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(1855) یحییٰ بن ایوب مخافقی مصری نے کہا مجھے حمید الطویل نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی۔

بَابُ الصَّوْمِ مِنْ اٰخِرِ الشَّهْرِ

باب 1246: (ماہ شعبان) کے آخر میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

۱۸۵۶- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ

(1856) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عمران بن حصین) سے دریافت کیا یا (مطرف بن عبداللہ بن شخیر کا شک ہے) کہ آپ نے کس شخص سے

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَهُ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ اَظُنُّهُ يَعْنِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ

دریافت کیا حالانکہ عمران بن حصین سن رہے تھے آپ نے فرمایا اے فلاں کے باپ کیا تو اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھتا۔ (اور سرر استسرار سے ہے کیونکہ ان راتوں میں چاند پوشیدہ رہتا ہے یعنی 28، 29 اور 30) ابوالنعمان (محمد بن فضل دری) نے کہا میرے خیال میں آپ نے رمضان فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جب تم روزے افطار کرو تو (اس مہینے کے آخر میں) دو دن کے روزے رکھو۔ صلت بن محمد نے یہ نہیں کہا کہ میرے خیال میں آپ نے ماہ رمضان کے (آخری روزہ کے متعلق ارشاد فرمایا) ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا ثابت بن اسلم بنانی نے مطرف بن عبداللہ سے اور انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے من سرر رمضان (یعنی رمضان المبارک کے آخری دن) روایت کی ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاِذَا اَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّفْطِرَ يَعْنِيْ اِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ بَعْدَهُ

باب 1247: جمعۃ المبارک کے دن کے روزہ کا حکم، جب اس نے جمعۃ المبارک کے دن روزے کی حالت میں صبح کی (اور اس نے جمعہ سے قبل روزہ نہیں رکھا اور اس کے بعد بھی روزہ نہیں رکھنا چاہتا تو) اس پر لازم ہے کہ روزہ افطار کرے

۱۸۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ زَادَ غَيْرُ اَبِيْ عَاصِمٍ يَعْنِيْ اَنْ يَّنْفَرِدَ بِصَوْمٍ

(1857) محمد بن عباد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعۃ المبارک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں امام بخاری نے کہا ابوعاصم (نبیل الضحاک بن مخلد) کے سوا شیوخ میں سے کسی دوسرے شیخ (یحییٰ بن سعید القطان) نے اَنْ يَّنْفَرِدَ بِصَوْمٍ یعنی جمعۃ المبارک کا تنہا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (اور یحییٰ بن سعید القطان کا یہ اضافہ امام نسائی نے من طریق یحییٰ بن سعید القطان روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضرت جابر سے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ تنہا جمعۃ المبارک کے روزہ سے منع کرتے تھے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں رب کعبہ کی قسم)

۱۸۵۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

(1858) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی ہرگز جمعۃ المبارک کا روزہ نہ رکھے مگر اس کے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن۔

۱۸۵۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَاَمَرَهَا فَاَفْطَرَتْ

(1859) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ان کے گھر تشریف لائے حالانکہ وہ روزہ دار تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا۔ جویریہ بنت حارث نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو، انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا روزہ افطار کردو۔ حماد بن جعد نے کہا انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے سنا کہ انہوں نے ابوایوب (یحییٰ بن مالک مراغی بصری) سے بیان کیا کہ جویریہ بنت حارث نے اس کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔

بَابٌ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْاَيَّامِ

باب 1248: کیا کوئی شخص (جو روزہ رکھنا چاہتا ہے) دنوں میں سے کوئی دن خاص کرسکتا ہے

۱۸۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ

(1860) علقمہ بن قیس نخعی سے روایت ہے کہ میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، کیا رسول معظم ﷺ (روزہ کیلئے) دنوں میں سے کوئی دن مختص کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں۔ آپ کا عمل ہمیشہ رہتا تھا۔ اور تم میں سے کون ہے جو رسول اکرم ﷺ کی طاقت جیسی طاقت رکھتا ہو۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب 1249 عرفہ (حج) کے دن کا روزہ رکھنا

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرٌ مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهُ

(1861) ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کے عرفہ کے دن کے روزہ میں شک کیا، بعض نے کہا وہ روزہ کی حالت میں ہیں، اور بعض نے کہا وہ روزہ سے نہیں، ام الفضل بنت حارث نے آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ بھیجا حالانکہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے (وہ دودھ) نوش فرمالیا۔

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ

(1862) اُم المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حج کے دن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ میں شک کیا۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ .

تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا حالانکہ آپ عرفات میں قیام فرما تھے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

بَاب صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب 1250: عیدالفطر کے دن کے روزہ کا حکم

۱۸۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْاٰخَرُ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

(1863) ابوعبید (سعد) آزاد کردہ غلام ابن عبدالرحمٰن بن ازہر بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا میں عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور آپ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ان دو دنوں میں (عیدالفطر، عیدالاضحیٰ) روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ ایک تمہارے روزہ افطار کرنے کا دن اور دوسرا دن جس میں تم قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

۱۸۶۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

(1864) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے عیدالفطر اور عید قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور بدن پر ایک ہی کپڑا لپیٹنے اور کپڑے میں گھوٹ مار کر بیٹھنے اور فجر و عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

باب 1251: عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کا حکم

۱۸۶۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

(1865) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا دو روزوں اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع کیا گیا ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ اور بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔ (بیع ملامسہ اور منابذہ کا بیان کتاب البیوع میں آئے گا)

۱۸۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمًا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ

(1866) زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا ایک شخص نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی ہے (آنے والے شخص نے کہا) میرے خیال میں (نذر ماننے والے شخص نے) سوموار کہا اور یہ دن (یعنی نذر) عید کے دن کے موافق ہو گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس دن

۱۸۶۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَّلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا

(1867) قزعہ بن یحییٰ نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ جنگوں میں حصہ لیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی انہوں نے مجھے بہت خوش کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت بغیر خاوند یا ذی محرم کے دو دن سے زیادہ سفر نہ کرے۔ اور دونوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ نہیں ہے۔ صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی اور نماز نہیں ہے۔ اور صرف تین مساجد کی طرف رخت سفر باندھا جائے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

بَابُ صِيَامِ

روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَاب صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَقَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ بِمِنًى وَكَانَ اَبُوْهَا يَصُوْمُهَا

باب 1252: ایام تشریق کے روزوں کا بیان

مجھے محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید القطان نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا کہ میرے باپ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منیٰ کے دنوں میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی منیٰ کے دنوں میں روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

(1868) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت انہوں نے کہا ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی رخصت نہیں دی گئی مگر اس شخص کیلئے اجازت ہے جو قربانی کا جانور نہ پائے۔

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ تَابَعَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(1869) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا روزے اس شخص کیلئے ہیں جو عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر (حج) تمتع کرے وہ یوم عرفہ تک روزے رکھے اور اگر وہ قربانی کا جانور نہ پائے اور نہ ہی روزے رکھے ہوں وہ منیٰ کے دنوں میں روزے رکھے۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کی۔ ابراہیم بن سعد نے محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرنے میں امام مالک کی متابعت کی۔

باب 1253: عاشورہ کے دن

يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ اِنْ شَاءَ صَامَ

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۱۸۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ

(دس محرم الحرام) کے روزہ کا بیان

(1870) سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی چاہے تو عاشورہ کا روزہ رکھے۔

(1871) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول مکرم ﷺ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو جس کا دل چاہتا وہ روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا۔

(1872) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش جاہلیت میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، اور جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ماہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے عاشورہ کے دن کا روزہ ترک فرما دیا اور جس کا دل چاہے روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے چھوڑ دے۔

(1873) حمید بن عبدالرحمن سے روایت کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت معاویہ بن سفیان کو عاشورہ کے دن (خلافت کے بعد سن 54ھ) پہلے حج کے سال منبر پر کہتے ہوئے سنا۔ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا یہ عاشورہ کا دن ہے اور تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا گیا حالانکہ میں روزہ سے ہوں۔ جس کا دل چاہے روزہ رکھے اور جس کا دل نہ چاہے نہ رکھے۔

(1874) عبداللہ بن سعید اپنے باپ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مدینہ مکرمہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ روزہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ اچھا دن ہے، یہ دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمنوں سے نجات دی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا آپ ﷺ نے فرمایا میں بہ نسبت تمہاری حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں۔ اور آپ نے

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ

اس دن کا روزہ رکھا اور دوسروں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(1875) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عاشورہ کا دن اس کو یہودی عید شمار کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام) تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ

(1876) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزوں میں کسی دن کی تلاش وطلب کرتے ہوئے نہیں دیکھا جس دن کو دوسرے دنوں پر اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی مگر یہ دن یوم عاشورہ ہے اور یہ مہینہ یعنی رمضان۔ (یعنی دنوں میں یوم عاشورہ اور مہینوں میں ماہ رمضان کو فضیلت دی گئی ہے)

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

(1877) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص (اسماء یا ہند یہ دونوں حارثہ کے بیٹے ہیں) کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے۔ جس نے کچھ کھایا ہے وہ باقی دن روزہ رکھے اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ بھی روزہ رکھے کیونکہ یہ عاشورہ کا دن ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب 1254: جس نے ماہ رمضان میں رات کو قیام کیا اس کی فضیلت کا بیان

(کرمانی نے کہا علماء کا اتفاق ہے کہ قیام رمضان سے مراد تراویح ہے۔ علامہ عینی علیہ الرحمہ نے محاسبہ کرتے ہوئے کہا میں کہتا ہوں امام نووی نے قیام رمضان سے مراد تراویح لی ہے کرمانی نے علماء کا اتفاق کہاں سے لیا ہے بلکہ قیام رمضان سے مراد وہ ہے جس سے مطلق قیام حاصل ہو خواہ وہ کثیر ہو یا قلیل)

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(1878) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ماہ رمضان کی ایک فضیلت ہے جس نے اس کے حق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اور آخرت کے ثواب کی طلب کرتے ہوئے رات کو قیام کیا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(1879) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے اس کے حق ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اور آخرت کے طلب ثواب کی نیت سے ماہ رمضان میں رات کو قیام کیا اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت صد

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ

آیات ہوئی حالانکہ معاملہ اس طرح تھا۔ پھر خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں معاملہ اسی طرح رہا۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت کی انہوں نے کہا رمضان المبارک کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا، اچانک دیکھتا ہوں لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری پر متفق کردوں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ پھر آپ نے یہ ارادہ کرلیا اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب پر متفق کردیا عبدالرحمن بن عبدالقاری نے کہا پھر میں دوسری رات ان کے ساتھ باہر نکلا اور لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بدعت اچھی ہے۔ اور وہ رات جس میں وہ سوئے رہتے ہیں اس سے افضل ہے۔ جس میں وہ کھڑے رہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد رات کا آخری حصہ ہے۔ اور لوگ رات کے اول حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهٗ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرُ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ

(1880) رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور یہ (یعنی جو دو راتیں آپ نے نماز پڑھی) رمضان کے مہینہ میں تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نصف شب کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی۔ اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور دوسرے دن لوگ اس سے بھی زیادہ جمع ہوگئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور صبح کو لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا تو تیسری رات نمازی بہت زیادہ ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی اور جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں سے تنگ ہوگئی حتی کہ صبح کی نماز کیلئے باہر تشریف لائے اور جب نماز فجر پوری ہوگئی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد شان یہ ہے تمہارا مسجد میں ٹھہرنا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے خوف لاحق ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہوجائے۔ اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز

مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

ہو جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

(1881) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول معظم ﷺ کی رمضان المبارک میں نماز کیسی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ رمضان المبارک میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن وطول کے متعلق نہ پوچھو پھر چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور طول کے متعلق نہ پوچھو پھر تین رکعات پڑھتے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا میری آنکھیں محو خواب ہوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب 1255: لیلۃ القدر کی فضیلت کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ (مَا اَدْرَاكَ) فَقَدْ اَعْلَمَهٗ وَمَا قَالَ (وَمَا يُدْرِيْكَ) فَاِنَّهٗ لَمْ يُعْلِمْهُ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (سورہ قدر) سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن معظم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو لفظ ماضی مَا اَدْرَاكَ سے خطاب کیا وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا (یعنی قرآن میں ذکر کر دیا) اور جہاں لفظ مضارع مَا يُدْرِيْكَ ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آپ کو نہیں بتایا (یعنی قرآن میں اس کا ذکر نہیں کیا)

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَاِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(1882) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اس کے حق ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اور آخرت میں حصول ثواب کی نیت سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سلیمان بن کثیر نے امام زہری سے روایت کرنے میں سفیان بن عیینہ کی متابعت کی ہے۔

بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب 1256: ماہ رمضان کی آخری سات راتوں

فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّكَانَ لِیْ صَدِیْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا اَوْ نُسِّیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتّٰی سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ الطِّیْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ

بَابُ تَحَرِّی لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْهِ عَنْ عُبَادَةَ

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ

میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا

(1883) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو خواب میں جو ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں واقع لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا خواب ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں موافق ہوتے دیکھتا ہوں۔ اور جو کوئی لیلۃ القدر کو طلب کرنا چاہے وہ اس کو ماہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

(1884) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو میرے دوست تھے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے ماہ رمضان کے درمیانے دس دنوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں ماہ رمضان کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے بھلا دی گئی (راوی کا شک ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا) میں اس کو بھول گیا اور لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اور جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھا تھا وہ واپس چلا جائے۔ اور ہم واپس چلے آئے۔ ہم آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہیں دیکھ رہے تھے۔ اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آیا اور خوب برسا۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا۔ اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان آپ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔

باب 1257: ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

(۱۸۸۵) اُم المومنین حضرت سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان المبارک کے عشرہ کے آخری طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اَبِیْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا کَانَ حِیْنَ یُمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً تَمْضِیْ وَیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ رَجَعَ اِلٰی مَسْکَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ کَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ وَاَنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ کَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ کُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیْ فَلْیَثْبُتْ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَّقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ فَاَمْطَرَتْ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلَّی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَبَصُرَتْ عَیْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَظَرْتُ اِلَیْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُمْتَلِئٌ طِیْنًا وَّمَاءً

ماہ رمضان کے درمیانے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آتی آپ ﷺ اپنے گھر واپس آجاتے اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف بیٹھتے وہ بھی اپنے گھروں میں واپس لوٹ آتے تھے۔ نبی کریم ﷺ رمضان المقدس کی ایک رات جس میں وہ واپس جایا کرتے اعتکاف میں رہے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ان کو حکم دیا، پھر فرمایا میں اس عشرہ (یعنی مہینے کے درمیانے دس دن) میں اعتکاف بیٹھا کرتا تھا پھر میرے لئے ظاہر ہوا کہ میں اس عشرہ (یعنی عشرہ آخر) میں اعتکاف کیا کروں اور جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس جائے اعتکاف میں ٹھہرے رہے اور تحقیق مجھے اس رات میں لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ اور شب قدر کو عشرہ آخر میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور اس رات بارش زور سے آواز کے ساتھ آئی اور خوب برسی اور نبی کریم ﷺ کے مصلی پر مسجد سے بارش کا پانی ٹپکنے لگا اور یہ اکیسویں رات تھی میری آنکھ نے آپ کی طرف دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے اور آپ کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے بھری ہوئی تھی۔

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْا

(۱۸۸۷) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا (شب قدر) کو تلاش کرو۔

۱۸۸۸- حَدَّثَنِیْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

(۱۸۸۸) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے رمضان المقدس کے عشرہ آخر میں شب قدر کو تلاش کرو۔

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقٰی فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقٰی

(۱۸۸۹) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کے عشرہ آخر میں تلاش کرو (عشرہ آخر میں سے) اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات کو شب قدر (تلاش کرو)

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ وَّعِکْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ هِیَ فِیْ تِسْعٍ یَمْضِیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَبْقَیْنَ یَعْنِیْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ اَیُّوْبُ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوْا فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ

(۱۸۹۰) مسلمز (اسحٰق بن حمید بن سعید دوسی) اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رات آخری عشرہ میں سے ہے جبکہ نو راتیں گزر جائیں (یعنی انتیس) یا سات راتیں رہ جائیں، یعنی شب قدر، عبدالوہاب ثقفی، ایوب سختیانی سے روایت کرتے ہیں وہیب بن خالد کی متابعت کی ہے اور خالد الحذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ شب قدر کو چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِی النَّاسِ

باب 1258: لوگوں کے جھگڑے کی وجہ سے شب قدر کی معرفت (یعنی اس کا تعین) کا اٹھ جانا

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(۱۸۹۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کی خبر دینے کیلئے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپس میں جھگڑ پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے باہر نکلا تھا کہ تم کو لیلۃ القدر کی خبر دوں اور فلاں اور فلاں جھگڑ پڑے اور (شب قدر کے تعین) کو میرے دل سے اٹھا لیا گیا (اور میں بھول گیا) اور شاید کہ اس میں تمہارے لئے بھلائی ہو۔ اور تم شب قدر کو (عشرہ آخری کی) نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

بَابُ الْعَمَلِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

باب 1259: ماہ رمضان المبارک کے عشرہ آخری میں عمل میں اجتہاد کرنا

۱۸۹۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْیَا لَیْلَهٗ وَاَیْقَظَ اَهْلَهٗ

(۱۸۹۲) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ جاتا تو تہبند مضبوط باندھتے، رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

کِتَابُ الْاِعْتِکَافِ

(۲۹) اعتکاف کا بیان

اس میں ۱۱۹ ابواب اور ۱۲۱ احادیث ہیں۔

بَابُ الْاِعْتِکَافِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِکَافِ فِی الْمَسَاجِدِ کُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی (وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ

باب ۱۲۶۰: ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا اور تمام مساجد میں اعتکاف کرنا (کیونکہ) مساجد

اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ)

کے علاوہ اعتکاف صحیح نہیں اور حُدُوْدُهَا سے ہر مسجد میں اعتکاف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔) بوجہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے۔ اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں تاکہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷)

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ

(۱۸۹۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

(۱۸۹۴) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المقدس کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات فرما گئے پھر ان کے بعد ان کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

(۱۸۹۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اور ایک سال اعتکاف کیا حتیٰ کہ جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہ رات تھی جس کی صبح کو آپ ﷺ اپنے اعتکاف سے باہر نکلتے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہئے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے، مجھے اس رات شب قدر دکھائی گئی پھر اس کو بھلا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ ﷺ کو اس رات کی صبح پانی اور مٹی میں سجدے کرتے دیکھا اور لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو، اس رات بارش ہوئی اور مسجد کھجور کی شاخوں سے (بنی ہوئی) تھی۔ اس سے پانی ٹپکنے لگا اور میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں رات کی صبح کو آپ کی پیشانی مبارک پر مٹی کا نشان تھا۔

بَابُ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ

باب ۱۲۶۱: حائضہ عورت (حیض کی حالت میں)

الْمُعْتَكِفُ

۱۸۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِيْ اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ

بَابُ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

بَابُ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ

بَابُ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ

بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَآءِ

۱۹۰۰- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اعتکاف کرنے والے کو کنگھی کر سکتی ہے

(۱۸۹۶) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف جھکاتے حالانکہ آپ ﷺ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ ﷺ کو کنگھی کرتی۔

باب ۱۲۶۲: معتکف کسی ضروری حاجت کیلئے گھر میں داخل ہو سکتا ہے

(۱۸۹۷) زوجہ نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میری طرف جھکاتے اور میں آپ کو کنگھی کرتی جب آپ معتکف ہوتے تو حاجت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔

باب ۱۲۶۳: معتکف کے غسل کرنے کے بیان میں

(۱۸۹۸) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ میرے ساتھ مباشرت (بوس و کنار) کرتے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور آپ ﷺ اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے حالانکہ آپ ﷺ اعتکاف میں ہوتے اور میں آپ ﷺ کے سر مبارک کو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

باب ۱۲۶۴: (بغیر دن کے) رات کو اعتکاف کرنا

(۱۸۹۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور کہا میں نے جاہلیت میں مسجد حرام میں رات کو اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۱۲۶۵: عورتوں کے اعتکاف کے حکم کے بیان میں

(۱۹۰۰) عمرہ بنت عبدالرحمٰن اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان المبارک

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَاْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَاَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَاَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً اٰخَرَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور میں آپ کیلئے خیمہ لگاتی اور آپ صبح کی نماز پڑھتے اور خیمہ میں تشریف لے جاتے اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اجازت دے دی تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایک خیمہ لگا دیا اور جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے ایک اور خیمہ نصب کر دیا اور جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے تو آپ کو خبر دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ان سے نیکی کا ارادہ کرتی ہو اور آپ نے اس مہینے کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

بَابُ الْاَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب ۱۲۶۶: اعتکاف کیلئے مسجد میں خیمہ نصب کرنا

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ اٰلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

(۱۹۰۱) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرمایا اور جب اس جگہ تشریف لے گئے جس جگہ اعتکاف کرنا چاہتے تھے تو کیا دیکھتے ہیں چند خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور ایک خیمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا اور ایک خیمہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا۔ تو آپ نے فرمایا کیا تم ان میں نیکی چاہتی ہو۔ پھر واپس ہوئے اور اعتکاف نہیں کیا حتی کہ ماہ شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

بَابٌ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

باب ۱۲۶۷: کیا اعتکاف بیٹھنے والا اپنی حاجت کیلئے (جس مسجد میں وہ اعتکاف بیٹھا ہے) اس مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے

۱۹۰۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِيْ اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(۱۹۰۲) علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ (بنت حیی بن اخطب) نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی زیارت کیلئے آئیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد میں اپنے اعتکاف میں تھے تو انہوں نے آپ کے پاس کچھ دیر گفتگو کی، پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا واپس جانے کیلئے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے تا کہ ان کو گھر پہنچا دیں۔ یہاں تک کہ جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس مسجد کے دروازے تک پہنچیں تو دو انصاری (اسید بن حضیر، عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) گزرے اور انہوں نے نبی کریم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

۱۹۰۳- حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمِ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ وَّمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّيْنِ وَالْمَاءِ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ اَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ

بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۹۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

کو سلام عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے کہا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حیی بن اخطب ہیں۔ ان دونوں نے عرض کیا سبحان اللہ یارسول اللہ ﷺ اور ان دونوں پر یہ گراں گزرا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کے رگ وریشہ میں خون کے پہنچنے کی جگہ جاری ہے اور مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں شیطان تم دونوں کے دلوں میں کوئی بدظنی نہ ڈال دے۔

باب ۱۲۶۸: یہ باب نبی کریم ﷺ کے اعتکاف کے بیان میں ہے اور نبی کریم ﷺ بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلے (یہ ترجمہ درحقیقت اس حدیث کی تاویل ہے جس میں مروی ہے کہ آپ اکیسویں کی صبح کو نکلے اور اس صبح سے مراد اکیسویں سے پہلی صبح مراد ہے)

(۱۹۰۳) ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ (یعنی دس سے بیس تک) اعتکاف کیا۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا ہم بیسویں (ماہ رمضان) کی صبح کو نکلے اور نبی کریم ﷺ نے (ماہ رمضان کی) بیسویں کی صبح کو ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور مجھے بھلا دی گئی اور شب قدر کو (ماہ رمضان کے) آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس (مسجد کی طرف) جائے اور لوگ مسجد کی طرف واپس ہوئے اور ہم آسمان میں ذرہ بھر بادل نہ دیکھتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا بادل آیا اور خوب برسا اور نماز کیلئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی مبارکہ میں مٹی لگی ہوئی دیکھی۔

باب ۱۲۶۹: مستحاضہ عورت کے اعتکاف کے حکم کے بیان میں

(۱۹۰۴) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک بیوی (حضرت

اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ اَزْوَاجِهٖ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ

بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا فِيْ اعْتِكَافِهٖ

۱۹۰۵- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ ح حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّلْقِيَ فِيْ اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

بَابٌ هَلْ يَدْرَاُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَّفْسِهٖ

۱۹۰۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ اَخْبَرَتْهُ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا اور وہ سرخی اور زردی دیکھا کرتی تھیں اور بہت دفعہ ہم ان کے نیچے تھال رکھ دیا کرتے حالانکہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتیں۔

باب ۱۲۷۰: عورت کا اپنے خاوند کی اس کے اعتکاف میں زیارت کرنا

(۱۹۰۵) حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں (معتکف) تھے اور آپ کے پاس آپ کی ازواج مطہرات بھی تھیں اور وہ اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب سے فرمایا تم جانے میں جلدی نہ کرو حتی کہ میں تمہارے ساتھ جاتا ہوں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر کے احاطہ میں تھا۔ اور نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ نکلے اور آپ کو انصار کے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) ملے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا ادھر آؤ اور یہ صفیہ بنت حیی بن اخطب ہیں ان دونوں نے کہا سبحان اللہ (یا تو یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے منزہ ہے کہ اس کا رسول ﷺ جو اس کی شان کے لائق نہیں متہم ہو۔ یا اس قول سے تعجب سے کنایہ ہے) یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا شیطان انسان کے رگ و ریشہ میں خون کی مانند چلتا ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تم دونوں کے دلوں میں کوئی غلط فہمی نہ ڈال دے۔

باب ۱۲۷۱: کیا اعتکاف بیٹھنے والا اپنی طرف سے (قول یا فعل کے ساتھ) بدگمانی دور کر سکتا ہے

(۱۹۰۶) حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بن حی بن اخطب نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا واپس ہوئیں تو آپ بھی اس کے ساتھ چلے تو ایک انصاری نے آپ کو دیکھا اور جب آپ نے اس کو دیکھا تو اس کو بلایا اور فرمایا یہ صفیہ بنت حیی بن اخطب ہے اور بہت دفعہ سفیان بن عیینہ نے (هِيَ صَفِيَّةُ کے بدل) هذه صفية کہا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس لئے

فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا اَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَنَّهٗ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا لَيْلٌ

بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهٖ عِنْدَ الصُّبْحِ

۱۹۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ حَالِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ح قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ

۱۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ

کہ شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح جاری ہے۔ علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو آئیں سفیان بن عیینہ نے کہا وہ رات ہی کا تو وقت تھا۔

باب ۱۲۷۲: جو کوئی صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے

(جبکہ اس نے راتوں کے اعتکاف کا ارادہ کیا ہو نہ دنوں کے اعتکاف کا)

(۱۹۰۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیانے عشرہ میں اعتکاف کیا اور جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان واپس پہنچا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنی جائے اعتکاف میں واپس چلا جائے۔ کیونکہ میں نے اس رات خواب دیکھا اور میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جب آپ اپنی اعتکاف کی جگہ واپس ہوئے تو آسمان پر بادل نمودار ہوئے اور ہم پر بارش ہوئی اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اسی دن کے آخر میں آسمان میں بادل نمودار ہوا اور مسجد کھجوروں کی ٹہنیوں سے (بنی ہوئی تھی) اور میں نے آپ کی ناک مبارک اور پیشانی شریف پر پانی اور کیچڑ کا نشان دیکھا۔

باب ۱۲۷۳: ماہ شوال میں اعتکاف

(۱۹۰۸) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں اعتکاف کرتے تھے اور جب صبح کی نماز پڑھتے تو اپنی اعتکاف گاہ میں تشریف لے جاتے۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسجد میں خیمہ لگا لیا۔ حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگا لیا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے ایک اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدَاةِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا لِبِرٍّ انْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

بَابٌ مَنْ لَّمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا اِذَا اعْتَكَفَ

۱۹۰۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً

بَابٌ اِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ اَسْلَمَ

۱۹۱۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا

خیمہ نصب کرلیا اور جب نبی کریم ﷺ اگلے روز مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ نے چار خیمے دیکھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے تو آپ کو ازواج مطہرات کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا ان کو اس نیکی پر کس نے برانگیختہ کیا ہے۔ ان خیموں کو اکھیڑ دو میں ان کو نہ دیکھوں تو خیمے اکھیڑ دیئے گئے تو آپ نے اس رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کیا حتیٰ کہ آپ نے ماہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۴: جس نے (اعتکاف بیٹھنے والے پر) جب وہ اعتکاف کرے، روزہ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا

(۱۹۰۹) حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے جاہلیت میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور حضرت عمر فاروق ؓ نے (مسجد حرام میں) ایک رات اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۵: جب کوئی جاہلیت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے اور پھر وہ مسلمان ہوگیا

(۱۹۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (عبید بن اسماعیل امام بخاری کے شیخ) نے کہا میرے خیال میں انہوں نے کہا ایک رات کی (نذر مانی تھی) رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو۔

باب ۱۲۷۶: ماہ رمضان المبارک کے درمیانے عشرہ (یعنی دس سے بیس تک) میں اعتکاف کرنا

(۱۹۱۱) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ ہر رمضان المقدس میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جب آپ کی وفات مبارکہ کا سال آیا تو آپ نے (ماہ رمضان میں) بیس دن کا اعتکاف کیا۔

بَاب مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَّخْرُجَ

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَاَذِنَ لَهَا وَسَاَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَسْتَاْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ اَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى انْصَرَفَ اِلٰى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْاَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلْبِرَّ اَرَدْنَ بِهٰذَا مَا اَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا اَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَاْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَّهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَاْسَهُ -

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

بَاب مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا

باب ۱۲۷۷: جس نے اعتکاف کا ارادہ کیا پھر اس کو ظاہر ہوا (کہ اس کا اعتکاف کرنا مناسب نہیں) تو ارادہ اعتکاف ترک کیا اور باہر نکل آیا

(۱۹۱۲) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے (اعتکاف کرنے کی) اجازت طلب کی اور آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ وہ ان (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کیلئے بھی اجازت مانگے تو ان کو بھی اجازت دے دی گئی اور جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دیا اور خیمہ لگا دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور اپنی اعتکاف گاہ میں تشریف لائے تو آپ نے چند خیمے دیکھے تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ حضرت عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے خیمے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ان کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتی ہو۔ میں اعتکاف نہیں کروں گا اور آپ واپس تشریف لے آئے اور جب ماہ رمضان المبارک گزر گیا تو آپ نے شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۷۸: اعتکاف کرنے والا اپنا سر غسل کیلئے گھر میں داخل کرے

(۱۹۱۳) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو حالت حیض میں کنگھی کرتی تھیں حالانکہ آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے اور وہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اپنے حجرہ میں ہوتیں اور آپ ﷺ اپنا سر مبارک ان کی طرف جھکا دیتے (تو وہ آپ کے سر مبارک کو دھو دیتیں)

كتاب البيوع

باب ۱۲۷۹: جو اللہ تعالیٰ عزوجل کے فرمان میں آیا ہے پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ) وَقَوْلِهٖ (لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ)

اللہ کو بہت یاد کرو۔ اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے تو فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ملے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے۔ (سورۂ جمعہ ۲۸ پارہ) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (سورۂ نساء آیت ۲۹)

۱۹۱۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَكَانَ يَشْغَلُ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِيْنًا مِّنْ مَسَاكِيْنِ الصُّفَّةِ اَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُهٗ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ

(۱۹۱۴) سعید بن مسیب اور ابوسلم بن عبدالرحمٰن ان دونوں نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حدیثیں بیان کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین و انصار کا کیا حال ہے جو رسول اللہ ﷺ سے ابوہریرہ کی حدیث کی مثل حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بلاشبہ میرے مہاجرین بھائی وہ بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے ہیں اور میں ایک وقت پیٹ بھرنے پر قناعت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا ہوں اور حاضر ہوتا ہوں جب وہ غائب ہوتے اور میں حدیثیں یاد رکھتا ہوں جب وہ بھول جاتے اور میرے انصار بھائیوں کو کھیتی باڑی مصروف رکھتی ہے اور میں صفہ کے مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا میں یاد کرتا جب وہ بھول جاتے تھے اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا ہرگز کوئی انہیں کپڑا نہ بچھائے حتی کہ میں اپنا یہ کلام پورا نہ کرلوں۔ پھر وہ اپنا کپڑا اکٹھا کرلے تو میں جو بھی کہوں گا وہ اسے یاد ہوگا اور میں نے اپنے اوپر والی چادر بچھا دی حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا کلام ختم کیا تو میں نے اس چادر کو اکٹھا کرکے اپنے سینے سے لگا لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی اس گفتگو سے کوئی چیز نہ بھولا۔

(۱۹۱۵) ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم (ہجرت کرکے) مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا (ابوعمر نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ یہ مواخات مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد ہوئی) اور سعد بن ربیع نے کہا مال کے لحاظ سے میں انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار ہوں اور میں آدھا مال تیرے لئے تقسیم کردیتا ہوں

۱۹۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِيْ وَانْظُرْ اَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ

عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

اور دیکھو میری دو بیویوں سے جو تم چاہو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں اور جب وہ حلال ہو جائے (یعنی عدت طلاق گزر جائے) تو تم اس سے نکاح کر لو۔ (ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے کہا) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا کسی بازار میں خرید و فروخت ہوتی ہے سعد بن ربیع نے کہا قینقاع بازار ہے (وہاں خرید و فروخت ہوتی ہے) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ صبح بازار قینقاع گئے اور پنیر اور گھی خرید لائے پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مسلسل ہر روز صبح جاتے کچھ دن گزرے ہوں گے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا نشان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عبدالرحمٰن) تم نے نکاح کر لیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کس سے عرض کیا انصار کی ایک عورت (یہ ابواسید انس بن رافع بن امری القیس کی بیٹی تھیں) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے حق مہر کتنا دیا۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا (کھجور) کی گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی (ابوعبیدہ نے کہا گٹھلی کا وزن پانچ درہم خطابی نے کہا خواہ چاندی یا سونا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔

۱۹۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتٰى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيْرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

(۱۹۱۶) حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرایا اور سعد بن ربیع صاحب مال تھے، سعد بن ربیع نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا میں تجھے اپنا مال آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی کر دیتا ہوں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت فرمائے مجھے کسی بازار کی رہنمائی کرو اور وہ بازار سے واپس نہ آئے حتی کہ پنیر اور گھی کا نفع حاصل کر لیا۔ اور اس کو لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ ہم تھوڑے دن ٹھہرے یا جو بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور ان پر زرد رنگ کی خوشبو کا اثر تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ کیا ہے یا تیرا یہ معاملہ کیا ہے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کا حق مہر کتنا دیا۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا گٹھلی بھر سونا یا یہ کہا گٹھلی کے وزن کے برابر سونا۔ آپ نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ذبح کر لو۔

۱۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ فَكَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوْا فِيْهِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ

(۱۹۱۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز بازار تھے اور جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان میں جانا گناہ تصور کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ ایام حج میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت (فی مواسم الحج) یہ لفظ قرآن میں شمار کیا گیا ہے حالانکہ یہ قرآن نہیں ہے۔

بَابُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

باب ۱۲۸۰: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں

۱۹۱۸- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَكَ اَنْ يُّوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ

(۱۹۱۸) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں اور جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کا گناہ ہونا مشتبہ ہے وہ ہر اس چیز کو بھی چھوڑ دے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر واضح ہے اور جس نے ایسا کام کرنے کی جرأت کی جس کا گناہ مشکوک ہے وہ قریب ہے کہ ایسے کام میں واقع ہو جائے اور جس کا گناہ واضح ہے اور گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہیں ہیں اور جو کوئی چراگاہ کے اردگرد جانور چرے عین ممکن ہے کہ وہ اس چراگاہ میں داخل ہو جائے۔

بَابُ تَفْسِيْرِ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ اَبِيْ سِنَانٍ مَّا رَاَيْتُ شَيْئًا اَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ

باب ۱۲۸۱: مشتبہ امور کی تفسیر حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے تقویٰ سے کوئی چیز آسان نہیں دیکھی جو چیز تجھے شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ دو اور جو چیز شک نہیں ڈالتی وہ اختیار کرو

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا

(۱۹۱۹) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ عورت آئی

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ جَائَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَذَکَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ وَقَدْ کَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ اَبِیْ اِهَابٍ التَّمِیْمِیِّ

اور اس نے گمان کیا کہ اس نے ان دونوں (یعنی عقبہ بن حارث اور اس کی بیوی غنیمہ بنت ابی اھاب) کو دودھ پلایا ہے عقبہ بن حارث نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور رسول اللہ ﷺ مسکرائے فرمایا تم اس عورت کو کیسے دیکھ سکتے ہو حالانکہ تمہارے متعلق یہ کہا گیا ہے اور عقبہ بن حارث کی بیوی ابواھاب تمیمی کی بیٹی تھی۔

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ کَانَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ

(۱۹۲۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی عاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی کا بیٹا میرا بیٹا ہے اور اے سعد تو اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد بن وقاص نے اس بچے (عبدالرحمٰن بن زمعہ) کو پکڑ لیا اور کہا یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھے وصیت کی ہے۔ عبد بن زمعہ بن قیس کھڑا ہوا اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اس کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ وہ دونوں (سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ) نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یارسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ لڑکا (عبدالرحمٰن بن زمعہ) تجھ کو ملے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے محرومی پھر آپ ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ بن قیس سے فرمایا اے سودہ (اپنے بھائی عبدالرحمٰن) سے پردہ کیا کرو اس لئے کہ آپ نے اس بچے (عبدالرحمٰن بن زمعہ) میں عتبہ کی مشابہت دیکھی تھی۔ اور اس لڑکے (عبدالرحمٰن بن زمعہ) نے مرنے تک اپنی بہن (سودہ بن زمعہ) کو نہیں دیکھا۔

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَکُلْ

(۱۹۲۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تیر نوک کی طرف سے لگے تو کھالو اور اگر عرض کی طرف سے لگے تو نہ کھاؤ۔ کیونکہ وہ حرام ہے۔ مردار ہے۔ عدی بن حاتم

وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَاِنَّهٗ وَقِيذٌ فُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ وَاُسَمِّيْ فَاَجِدُ مَعَهٗ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا اٰخَرَ لَمْ اُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْاٰخَرِ

نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور بسم اللہ پڑھتا ہوں اور میں شکار پر کوئی دوسرا کتا پاؤں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ان دونوں (کتوں) میں سے کس کتے نے اس کو پکڑا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے نہ کھاؤ کیونکہ بسم اللہ تو تم نے اپنا کتا چھوڑتے وقت پڑھی ہے۔ دوسرا کتا چھوڑتے وقت نہیں پڑھی۔

بَابٌ مَّا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب ۱۲۸۲: مشتبہ امور ان سے پرہیز کیا جائے

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَّسْقُوْطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنْ صَدَقَةٍ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ

(۱۹۲۲) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے اور فرمایا اگر مجھے اس کے بارے میں صدقہ ہونے کا شک نہ ہوتا تو اس کو کھالیتا۔ ہمام بن منبہ بن کامل نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں نے گری ہوئی کھجور کو اپنے بستر پر پایا۔

بَابٌ مَّنْ لَّمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب ۱۲۸۳: جس نے وسوسوں وغیرہ کو مشتبہ امور سے نہ دیکھا (یعنی وسوسہ وغیرہ مشتبہات سے نہیں)

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا وَجَدْتُ الرِّيْحَ اَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ

(۱۹۲۳) عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کی شکایت کی گئی کہ وہ نماز میں کچھ وسوسہ پاتا ہے کیا وہ نماز کو منقطع کردے آپ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ آواز سنے یا بدبو پائے۔ (طہارت کا یقین ہونا شک زائل نہیں کرسکتا بلکہ حدث (یعنی بے وضو ہونے) کا یقین ہی طہارت کو زائل کرسکتا ہے) ابوسلمہ محمد بن ابی حفصہ نے امام زہری سے روایت کی کہ وضو واجب نہیں ہوتا جب تک وہ بدبو یا آواز نہ سن لے۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَّاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذَكَرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوْهُ

(۱۹۲۴) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ وہ ذبیحہ پر اللہ کا نام ذکر کرتے ہیں یا نہیں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرتے ہیں یا نہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور کھالو۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا)

باب ۱۲۸۴: اللہ تعالیٰ کا فرمان اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا ان کی طرف چل دیئے

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّأْمِ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا)

بَابٌ مَّنْ لَّمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَزِّ وَقَوْلِهِ (رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَّعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۱۹۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا ایک دفعہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ جو غلہ لادے ہوئے آیا اور لوگ اس کی طرف چل دیئے حتی کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا ان کی طرف چل دیئے۔

باب ۱۲۸۵: جسے اس بات کی پروانہ ہو کہ مال کہاں سے حاصل کیا

(۱۹۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص پروا نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے لیا ہے کیا وہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۱۲۸۶: خشکی میں تجارت کرنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے (سورۂ نور آیت ۳۷) حضرت قتادہ نے کہا صحابہ کرام خرید و فروخت اور تجارت کرتے اور لیکن جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق (یعنی نماز کا ادا کرنا) سامنے آجاتا تو تجارت اور خرید و فروخت ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے (یعنی نماز پڑھنے سے) غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اس کو ادا کر لیتے۔

(۱۹۲۷) عمرو بن دینار ابوالمنہال (عبدالرحمن بن مطعم) سے روایت کرتے ہیں (اور دوسرے ابوالمنہال (سیار بن سلام) ہیں جو حضرت ابوہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ کے صاحب ہیں) انہوں نے کہا میں بیع صرف (روپے پیسے کی تجارت) کرتا تھا تو میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بسند دیگر) عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے ابوالمنہال سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو ان دونوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں تجارت کرتے تھے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَاِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ

بَابُ الْخُرُوْجِ فِي التِّجَارَةِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ)

۱۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَاَنَّهُ كَانَ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اْئْذَنُوْا لَهُ قِيْلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَاهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ اَخَفِيَ هٰذَا عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوْجَ اِلٰى تِجَارَةٍ

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَقَالَ مَطَرٌ لَا بَأْسَ بِهٖ وَمَا ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا (وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ) وَالْفُلْكُ السُّفُنُ الْوَاحِدُ

بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ ہے تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر ادھار ہے تو جائز نہیں۔

باب ۱۲۸۷: تجارت کیلئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق) تلاش کرو

(۱۹۲۸) عطاء بن ابی رباح نے عبید بن عمیر سے خبر دی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور ان کو اجازت نہ دی گئی گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر میں) مشغول تھے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری واپس چلے گئے حضرت عمر فاروق جب فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری نام ہے) کی آواز سنی تھی ان کو اندر آنے کی اجازت دو۔ آپ سے کہا گیا حضرت ابوموسیٰ اشعری واپس چلے گئے ہیں (آپ نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا) اور ان کو بلوایا۔ (حضرت عمر فاروق نے ان سے کہا تم واپس کیوں چلے گئے) حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا) حضرت عمر فاروق نے فرمایا (اے ابوموسیٰ اشعری) اس پر گواہ لاؤ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری انصار کی ایک مجلس کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا تو انصار نے کہا اس پر تو ہم میں سے سب سے چھوٹا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی گواہی دے گا (کیونکہ ہمارے درمیان یہ حدیث مشہور ہے اور ہمارے نزدیک معروف ہے حتیٰ کہ ہمارے چھوٹے نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور یاد کیا) حضرت ابوموسیٰ اشعری (بطور گواہ) حضرت ابوسعید خدری کو لے گئے تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مخفی رہا مجھے بازاروں میں خرید و فروخت یعنی تجارت کیلئے نکلنے نے مشغول کر دیا۔

باب ۱۲۸۸: سمندر میں تجارت کرنا، مطر بن طہمان ابورجاء خراسانی رزاق

نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں (دریا میں سوار ہونے) کا ذکر کیا وہ حق ہے صحیح ہے پھر آپ

وَالْجَمْعُ سَوَآءٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيْحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيْحَ مِنَ السُّفُنِ اِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ خَرَجَ اِلَى الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بِهٰذَا

نے یہ آیت کریم تلاوت کی اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم ان کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو (سورۂ نحل آیت ۱۴) امام بخاری فرماتے ہیں "فلک" کشتیاں ہیں اس کا واحد اور جمع برابر ہے (یہاں جمع کے معنی میں ہے) اور مجاہد بن جبر نے کہا کشتیاں ہوا کو آواز کے ساتھ چیرتی ہیں اور یہ بڑی کشتیاں ہی ہو سکتی ہیں جو آواز کے ساتھ ہوا کو چیرتی ہیں۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے جعفر بن ربیعہ نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو دریا کے سفر کو نکلا اور اپنی حاجت پوری کی اور پوری حدیث کتاب الکفالت میں آئے گی۔

بَابٌ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا) وَقَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ (رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ) وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ

باب ۱۲۸۹: اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے (سورۂ نور آیت ۳۷) حضرت قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ نے کہا صحابہ کرام تجارت کرتے تھے اور لیکن جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے حقوق سے کوئی حق آجاتا (یعنی نماز) تو ان کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر (نماز) سے غافل نہ کرتی تو حتی کہ وہ اس کو ادا کر لیتے۔

۱۹۲۹- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا)

(۱۹۲۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعۃ المبارک کی نماز پڑھ رہے تھے بارہ اشخاص کے سوا سب اس طرف چلے گئے تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اِلٰى اٰخِرِهٖ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ)

باب ۱۲۹۰: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۶۷)

۱۹۳۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

(۱۹۳۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کا طعام خرچ کرے (یعنی

اللّٰہ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُہَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا

صدقہ کرے) درآنحالیکہ وہ نقصان پہنچانے والی نہیں ہے تو اس کیلئے ثواب ہے جو اس نے خرچ کیا اور اس کے شوہر کیلئے ثواب ہے جو اس نے کمایا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب سے کچھ کم نہ کرے گا۔

۱۹۳۱- حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ہَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِہَا عَنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِہٖ

(۱۹۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر امر اپنے خاوند کے خرچ کرتی ہے تو اس عورت کو مرد کے مقابلہ میں نصف ثواب ملے گا۔ (اصل یعنی اس طرح ہے کہ جب ان دونوں کے ثواب کو جمع کرلیا گیا تو عورت کیلئے اس کا نصف ہے لہٰذا اس اعتبار سے ان دونوں کیلئے کامل ثواب ہے اور وہ دو ہیں گویا کہ وہ دو نصف ہیں لہٰذا پہلی حدیث سے اس حدیث کا تعارض ختم ہوا)

بَابُ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِی الرِّزْقِ

باب ۱۲۹۱: جو کوئی رزق میں کشادگی پسند کرتا ہے (وہ صلہ رحمی کرے)

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الْکِرْمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ ہُوَ الزُّہْرِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ رِزْقُہٗ اَوْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ

(۱۹۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کو پسند ہو کہ اس کا رزق وسیع ہو یا اس کی عمر لمبی ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

بَابُ شِرَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِیْئَۃِ

باب ۱۲۹۲: نبی کریم ﷺ کا خرید و فروخت کرنا اور ادھار کرنا (یعنی ادھار خریدنا)

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَکَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاہِیْمَ الرَّہْنَ فِی السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِنْ یَّہُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَرَہَنَہٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ

(۱۹۳۳) سلیمان الاعمش نے کہا ہم نے ابراہیم کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا ہے۔ (یہاں سلم سے مراد بیع سلم نہیں بلکہ بمعنی سلف، قرض ہے) تو ابراہیم نخعی نے کہا مجھے اسود بن یزید نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک یہودی (ابوالشحم) سے کچھ مدت کیلئے طعام (تیس صاع جو یعنی ۱۲۰ کلو) خریدا اور آپ نے اس یہودی کے پاس لوہے کی ایک زرہ گروی رکھی۔

۱۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ ح حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْیَسَعِ الْبَصْرِیُّ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَشٰی اِلَی النَّبِیِّ

(۱۹۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور (کچھ عرصہ کی پڑی ہوئی) بدبودار چربی لے گئے حالانکہ آپ نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھر والوں کیلئے جو لئے تھے۔ حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لِتِسْعِ نِسْوَةٍ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کی آل کے پاس ایک صاع گندم اور نہ ہی ایک صاع اناج کسی شام کو نہیں رہا حالانکہ آپ کی ۹ بیویاں تھیں۔

بَاب كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ

باب ۱۲۹۳: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۱۹۳۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّئُوْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ

(۱۹۳۵) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے فرمایا تحقیق میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت کیلئے عاجز نہیں تھا (یعنی کافی تھا) اور مجھے مسلمانوں کے امور میں مشغول کر دیا گیا ہے اور ابوبکر کی اولاد اس مال سے کھائے گی اور مسلمانوں کے نفع کیلئے اس میں تجارت کرے گی۔

۱۹۳۶- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ اَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(۱۹۳۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خود مزدوری کرتے تھے اور شان یہ تھی کہ (جب وہ جمعہ پڑھنے کیلئے آتے) تو ان کے کپڑوں سے اور جسم سے بو آتی تھی ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر لیتے تو بہتر ہوتا ہمام بن یحییٰ دینار شیبانی نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

۱۹۳۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

(۱۹۳۷) حضرت مقدام بن معدیکرب کندی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر اور اچھا طعام کوئی بھی نہیں کھاتا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

۱۹۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ

(۱۹۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

۱۹۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

(۱۹۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کا لکڑی چننا اور لکڑی کے گٹھے کو اپنی پشت پر اٹھا کر لانا (کیونکہ یہ اس کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا ہے) کس سے مانگنے سے بہتر ہے۔ وہ اس کو دے خواہ نہ دے۔

۱۹۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ

(۱۹۴۰) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا (لکڑیاں لانے کیلئے) رسیاں پکڑنا، لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے۔

بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

باب ۱۲۹۴: خرید و فروخت میں فیاضی و سہولت کرنا اور جو حق طلب کرے اسے چاہئے کہ وہ نرمی سے طلب کرے

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى

(۱۹۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو فیاض و نرمی کرنے والا ہو، جب اس نے فروخت کیا اور جب اس نے خریدا اور جب اس نے حق طلب کیا (تو اس نے فیاضی و نرم دلی کا مظاہرہ کیا)

بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًّا

باب ۱۲۹۵: جس نے مالدار کو مہلت دی (اسکی فضیلت)

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ

(۱۹۴۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو پہلے لوگ تھے ان میں سے ایک شخص کو فرشتے ملے (یعنی روح قبض کرنے کے وقت) انہوں نے کہا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے۔ اس نے کہا میں نے اپنے خادموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ (تنگدست) کو مہلت دیں اور مالدار سے درگزر کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو! تم بھی اس سے درگزر کرو۔ ابو مالک (سعد بن طارق اشجعی) نے ربعی بن خراش سے روایت کی۔ انہوں نے کہا میں مالداروں سے آسانی کرتا اور غریبوں کو مہلت دیتا۔ شعبہ بن حجاج نے عبدالملک بن ابی عمیر اور انہوں نے ربعی بن خراش سے روایت کرنے میں ابو مالک (سعد بن طارق کی متابعت کی ہے۔ ابوعوانہ نے عبدالملک بن ابی عمیر سے اور انہوں نے ربعی بن

وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الْمُعْسِرِ

خراش سے روایت کی کہ مالداروں کو مہلت دو اور غریبوں سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابی ہند (نعیم بن نعمان) نے ربعی بن خراش سے روایت کی کہ میں مالدار کا عذر قبول کرتا اور تنگدست سے درگزر کرتا ہوں۔

بَابُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب ۱۲۹۶: جس نے تنگدستوں کو مہلت دی

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۱۹۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک تاجر لوگوں کو قرض دیتا تھا (اور لین دین کے معاملہ میں) جب کسی کو غریب دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

بَابُ اِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا

باب ۱۲۹۷: جب بیچنے اور خریدنے والے (بیع کا عیب) ظاہر کردیں اور اس کا عیب نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔

وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْاِبَاقُ وَقَبِلَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِيْنَ يُسَمِّي رِيْحَ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَاءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهٗ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِاَمْرِئٍ يَبِيْعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ اَنَّ بِهَا دَاءً اِلَّا اَخْبَرَهٗ

(۱۹۴۴) عبداللہ بن حارث نے حکیم بن حزام کی طرف حدیث مرفوع کرتے ہوئے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے (کہ وہ بیع رکھ لیں یا فسخ کردیں) جب تک وہ جدا نہ ہوں یا فرمایا حتی کہ وہ جدا ہو جائیں۔ انہوں نے سچ بولا اور صاف صاف (سودے کا عیب یا نقص) بیان کردیا تو ان دونوں کیلئے اس سودے میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر انہوں نے (عیب یا نقص) چھپایا اور جھوٹ بولا تو سودے میں ان دونوں کیلئے برکت مٹادی جائے گی۔

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهٗ اِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

بَابٌ مَا قِيْلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهٗ قَصَّابٍ اِجْعَلْ لِّيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاِنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ فَاْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ يَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ اَذِنْتُ لَهٗ

بَابُ مَا يُمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْخَلِيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ)

باب ۱۲۹۸: (مختلف قسم کی) کھجور ملا کر بیچنا

(۱۹۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں اور ہم ایک صاع کے عوض دو صاع کھجوریں فروخت کر دیتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک صاع کے عوض دو صاع نہ دو اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض بیچو۔

باب ۱۲۹۹: گوشت فروخت کرنے والے اور اونٹ کو نحر کرنے والے کے متعلق روایات

(۱۹۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قبیلہ انصار سے ایک شخص جس کی کنیت ابوشعیب تھی آیا اور اپنے قصاب غلام سے کہا میرے لئے کھانا تیار کر جو پانچ آدمیوں کیلئے کافی ہو کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور پانچ میں سے ایک آپ ہوں گے۔ اس لئے کہ میں آپ کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھتا ہوں۔ چنانچہ ان کو بلایا اور ان کے ساتھ ایک شخص (جو چھٹا تھا) آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ آدمی ہمارے پیچھے آ گیا اگر اس کو اجازت دینا چاہو تو اجازت دے دو اور اگر اسے واپس کرنا چاہو تو وہ واپس چلا جائے۔ ابوشعیب نے کہا نہیں بلکہ اسے بھی آنے کی اجازت دیتا ہوں۔

باب ۱۳۰۰: بیع میں عیب چھپانا اور جھوٹ بولنا برکت ختم کر دیتا ہے

(۱۹۴۷) حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو (بیع رکھنے یا فسخ کرنے میں) اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ یا فرمایا حتی کہ وہ جدا ہو جائیں اگر انہوں نے سچ بولا اور (بیع کا عیب) ظاہر و بیان کر دیا تو ان دونوں کیلئے ان کے سودے میں برکت ڈال دی جائے گی۔ اور اگر ان دونوں نے (عیب کو) چھپایا یا جھوٹ بولا تو ان کی بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔

باب ۱۳۰۱: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: اے ایمان والو! سود دوگنا در دوگنا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (سورۂ آل عمران آیت ۱۳۰)

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ

(۱۹۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی پروانہ کرے گا کہ مال کس طرح حاصل کیا ہے کیا وہ حلال ہے یا حرام۔

بَاب اٰكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهٖ وَكَاتِبِهٖ

باب ۱۳۰۲: سود کھانے والے، اس کے گواہ بننے والے

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی (اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ)

اور اس کے لکھنے والے کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے جیسے کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود کی مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے۔ وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵)

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ

(۱۹۴۹) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو ان (صحابہ) کے سامنے پڑھا پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَآئِمٌ وَّعَلٰی وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْرُجَ رَجَمَ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبَا

(۱۹۵۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دو شخص (حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام) دیکھے ہیں جو میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس کی طرف لے گئے اور ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ہم ایک خون کی نہر کے پاس آئے اور اس نہر میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا اور نہر کے درمیان ایک شخص جس کے آگے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ آدمی جو نہر میں ہے آتا ہے اور نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے (وہ شخص جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے) اس نے جو آدمی نہر میں تھا پتھر مارا اور اپنی جگہ واپس لوٹا دیا اور وہ جتنی بار نکلنے کا ارادہ کرتا تو وہ اسے پتھر مار کر وہاں (اپنی جگہ) پہنچا دیتا۔ میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے تو اس نے کہا جسے ہم نے نہر میں دیکھا ہے وہ سود کھانے والا ہے۔

بَاب مُوكِلِ الرِّبَا

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۵۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُوْمَةِ وَاٰكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهٖ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

باب ۱۳۰۳: سود کھلانے والے کے گناہ کے بیان میں، بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ عزاسمہ کے

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود سے اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو، اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۷۸ تا ۲۸۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔

(۱۹۵۱) حضرت عون بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے باپ (وہب بن عبداللہ ابوجحیفہ سوائی) نے ایک پچھنے لگانے والا غلام خریدا (اور انہوں نے پچھنے لگانے والے اوزار توڑ ڈالنے کا حکم دیا اور اوزار توڑ دیئے گئے) عون بن ابوجحیفہ نے کہا میں نے (اپنے باپ سے اوزار توڑنے کے متعلق) دریافت کیا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور داغ دینے والی اور داغ لگوانے والی اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

بَابٌ (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ)

۱۹۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

باب ۱۳۰۴: (اللہ تعالیٰ کا فرمان) اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار (سورۂ بقرہ آیت ۲۷۶)

(۱۹۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جھوٹی قسم سامان کو رائج کر دیتی ہے (یعنی جلدی بک جاتا ہے) لیکن برکت کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔

(۱۳۰۱) بیع میں قسم کھانا مطلقاً مکروہ ہے (خواہ قسم سچی ہو یا جھوٹی اگر قسم سچی ہے تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر قسم جھوٹی ہے تو مکروہ تحریمی ہے)

بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

باب ۱۳۰۵: تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے

۱۹۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) الْآيَةَ

(۱۹۵۳) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بازار میں مال لگایا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی لیکن میں نے نہیں لی (یعنی مال کو رائج کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھا رہا تھا) تاکہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پھنسائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

بَاب مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ

باب ۱۳۰۶: زرگروں کے حق میں جو کہا گیا ہے اس کے بیان میں

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

نمبر۱- طاؤس بن کیسان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (حرم مکہ کی) گھاس نہ کاٹی جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ہمیں اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے کیونکہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اذخر گھاس کی اجازت دے دی۔

۱۹۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي

(۱۹۵۴) حضرت علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مال غنیمت میں سے مجھے میرا حصہ ایک بوڑھی اونٹنی ملی اور نبی کریم ﷺ نے مجھے (یوم بدر سے قبل عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے مال غنیمت سے) اونٹنی عطا فرمائی تھی اور جب میں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کی رخصتی کرانے کا ارادہ کیا تو میں نے بنی قینقاع کے سنار شخص سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر (یعنی گھاس) لے کر آئیں۔ دراصل میرا ارادہ یہ تھا کہ اس کو سناروں کے پاس بیچ کر اپنی شادی کے ولیمہ میں اس سے مدد حاصل کروں گا۔

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تَنْحَّيَهُ

(۱۹۵۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام فرمایا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا۔ صرف دن کے تھوڑے سے وقت کیلئے میرے لئے حلال ہوا۔ حرم مکہ کی گھاس نہ کاٹی جائے اور نہ ہی اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ ہی اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے۔ ہاں جو تشہیر کرنے والا ہے (اس کیلئے اٹھانا جائز ہے) حضرت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا ہمارے سناروں اور ہمارے گھروں کی چھت کیلئے اذخر کی اجازت دیجئے

الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغِيَتِنَا وَقُبُوْرِنَا

ہے کہ حرم کا شکار بھگانا کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کو سایہ سے ہٹا دو اور اس کی جگہ تم نازل ہو۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے خالد الحذاء سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کیلئے۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

۱۹۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِیْ عَلَی الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ حَتّٰی يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰی مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ (اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا)

باب ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

(۱۹۵۶) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا تو میں اس کے پاس قرض لینے کیلئے آیا۔ اس نے کہا میں تجھے قرض نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کرے (یعنی آپ کا انکار کرے) خباب بن ارت نے کہا میں تیرے مرنے تک حتیٰ کہ تو زندہ اٹھایا جائے۔ انکار نہیں کروں گا۔ عاص بن وائل نے کہا مجھے چھوڑ دے حتیٰ کہ میں مروں گا اور اس کے بعد زندہ اٹھایا جاؤں گا اور مجھے مال اور اولاد دی جائے گی تو میں ترا قرض ادا کر دوں گا۔ تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار پکڑ رکھا ہے۔ (سورہ مریم آیت ۶۸/۷۷)

بَاب ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

۱۹۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَیِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمِئِذٍ

(۱۹۵۷) اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کیلئے پکایا تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گیا۔ اس درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا رکھا اور خشک بھنا ہوا گوشت بھی رکھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ کے کناروں سے کدو تلاش کرتے دیکھا (یعنی پیالہ سے کدو تلاش کر کے تناول فرماتے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں اسی دن سے ہمیشہ کدو کو ہی پسند کرتا رہا ہوں۔

بَاب ذِكْرِ النَّسَّاجِ

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ [illegible] عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

باب ۱۳۰۷: لوہار کے ذکر میں (جو روایت آئی ہیں)

(۱۹۵۶) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا تو میں اس کے پاس قرض لینے کیلئے آیا۔ اس نے کہا میں تجھے قرض نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کرے (یعنی آپ کا انکار کرے) خباب بن ارت نے کہا میں تیرے مرنے تک حتیٰ کہ تو زندہ اٹھایا جائے۔ انکار نہیں کروں گا۔ عاص بن وائل نے کہا مجھے چھوڑ دے حتیٰ کہ میں مروں گا اور اس کے بعد زندہ اٹھایا جاؤں گا اور مجھے مال اور اولاد دی جائے گی تو میں ترا قرض ادا کر دوں گا۔ تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار پکڑ رکھا ہے۔ (سورہ مریم آیت ۶۸/۷۷)

باب ۱۳۰۸: درزی کے ذکر کے بیان میں

(۱۹۵۷) اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کیلئے پکایا تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گیا۔ اس درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا رکھا اور خشک بھنا ہوا گوشت بھی رکھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ کے کناروں سے کدو تلاش کرتے دیکھا (یعنی پیالہ سے کدو تلاش کر کے تناول فرماتے) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں اسی دن سے ہمیشہ کدو کو ہی پسند کرتا رہا ہوں۔

باب ۱۳۰۹: جولاہے کے ذکر کے بیان میں جو آیا ہے

(۱۹۵۸) ابوحازم (مسلم بن دینار) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ایک عورت چادر لے کر

سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِيْ أَكْسُوْكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ أَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ

آئی فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے "بردہ" کیا ہے۔ ان سے کہا گیا ہاں یہ وہ چادر ہے جس میں چھوٹی چادر لپیٹی جا سکتی ہے (یعنی بڑی چادر) جس کے کنارے بنے ہوتے ہیں اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس چادر کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے تاکہ میں اس کو آپ کے زیب تن کروں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ چادر لے لی حالانکہ آپ کو اس کی احتیاج بھی تھی تو آپ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ چادر آپ کا تہبند تھی لوگوں میں سے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے پہنا دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں (تجھے پہنا دیتا ہوں) اور نبی کریم ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے (کھڑے ہوئے) اور واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے (واپس جا کر) اس چادر کو لپیٹا پھر (عبدالرحمٰن بن عوف) کی طرف بھیج دی۔ لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تو نے حضور سے چادر مانگی تحقیق تجھے بھی معلوم ہے کہ آپ سائل کو (بغیر کچھ دیئے) واپس نہیں کرتے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اللہ کی قسم میں نے آپ سے چادر (پہننے کیلئے) نہیں مانگی، میں نے تو اس لئے مانگی ہے کہ جس دن میں مروں یہ چادر میرا کفن ہو۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا وہ چادر اس کا کفن بنی۔

بَابُ النَّجَّارِ

باب ۱۳۱۰: ترکھان کے ذکر کے بیان میں جو آیا ہے

۱۹۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

(۱۹۵۹) عبدالعزیز (اپنے باپ) ابوحازم (مسلم بن دینار) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا لوگ اس حال میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے منبر شریف کے متعلق دریافت کرتے تھے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فلانہ عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ (کتاب الجمعہ باب الخطبۃ علی المنبر میں) اس کی وضاحت کر دی گئی کہ وہ عورت کون تھی اور منبر بنانے والا کون تھا۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا نام بھی لیا تھا (لیکن میں بھول گیا) آپ نے فرمایا (اے فلانہ) اپنے غلام ترکھان کو حکم دے کہ وہ میرے لئے لکڑیاں (یعنی لکڑیوں سے) منبر بنا دے۔ جب میں لوگوں کو خطاب کروں تو اس پر بیٹھوں۔ اس عورت نے غلام کو حکم دیا تو اس غلام نے غابہ کے جھاؤ (کے درخت) کا منبر شریف بنایا پھر وہ اس عورت کے پاس لایا اور اس عورت نے اس منبر کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ آپ نے اس کے (رکھنے کا) حکم دیا اور وہ (مسجد میں اس جگہ) رکھا گیا اور نبی کریم ﷺ اس پر بیٹھے۔

۱۹۶۰- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَاِنَّ لِيْ غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ اِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِيْ صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسْكَتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ

(۱۹۶۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کیلئے کوئی چیز تیار نہ کروں جس پر آپ تشریف فرما ہوں کیونکہ میرا غلام ترکھان ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو بنا لے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا اس عورت نے آپ کیلئے ایک منبر شریف بنایا اور جب جمعۃ المبارک کا دن آیا نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے جو (منبر شریف) آپ کیلئے بنایا گیا۔ کھجور کے ستون (ستون حنانہ) جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے چیخنے لگا، قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے نبی کریم ﷺ منبر شریف سے اترے حتی کہ اس کو اپنے گلے سے لگایا اور وہ بچے کی طرح رونے لگا جس کو جب چپ کرایا جاتا ہے حتی کہ وہ خاموش ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھجور کا تنا اس لئے رویا کہ وہ ذکر سنا کرتا تھا (یعنی ذکر کے فراق پر رویا)

بَابُ شِرَاءِ الْاِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَفْسِهٖ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيْرًا

باب ۱۳۱۱: امام کا اشیاء ضرورت خود خریدنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اونٹ خریدا، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے بکری خرید فرمائی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے آپ نے اونٹ خریدا۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

(۱۹۶۱) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار طعام خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحُمُرِ

باب ۱۳۱۲: چوپایوں اور گدھوں کا خریدنا

وَاِذَا اشْتَرَى دَابَّةً اَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ يَعْنِيْ جَمَلًا صَعْبًا

(اور گدھوں کا حکم میں اونٹ کے ساتھ الحاق کی طرف اشارہ ہے) جب کوئی شخص جانور یا اونٹ خریدے حالانکہ وہ اس پر سوار ہے کیا اس کے اترنے سے قبل اس کا اسی جانور پر قبضہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس سرکش اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ

(۱۹۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَاَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَكُفُّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَّا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِاُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ اَلْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّزِنَ لَهٗ اُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ لِيْ فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا قُلْتُ اَلْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ

ایک جنگ (غزوہ ذات الرقاع) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرا اونٹ سست رفتار ہوگیا اور تھک گیا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا تم جابر بن عبداللہ ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں (میں جابر ہوں) آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری سواری سست پڑ گئی تھی اور چلنے سے عاجز آ گئی تھی۔ اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنی چھڑی سے اونٹ کو مارا پھر فرمایا، اے جابر! سوار ہو جاؤ۔ اور میں سوار ہو گیا اور البتہ تحقیق میں نے نبی کریم ﷺ سے (آگے بڑھ جانے کی وجہ سے) روکنے لگا۔ آپ نے فرمایا، جابر! تم نے شادی کی ہے حضرت جابر نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کیا کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیوہ عورت سے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بیوہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا کنواری عورت سے شادی کیوں نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری بہنیں ہیں اور میں نے پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کو اکٹھا رکھے اور ان کی کنگھی وغیرہ کرے اور ان کا انتظام سنبھالے۔ آپ نے فرمایا تم گھر جانے والے ہو اور جب تم گھر پہنچو تو عقل کو لازم پکڑو۔ پھر فرمایا کیا اے جابر! تم اپنا اونٹ بیچو گے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اونٹ اوقیہ (چالیس درہم) میں خریدا پھر نبی کریم ﷺ مجھ سے پہلے مدینہ طیبہ تشریف لے آئے اور میں صبح کو آیا اور ہم مسجد میں گئے تو میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا اے جابر! ابھی آئے ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے جابر! اپنے اونٹ کو چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو۔ میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے اوقیہ (چاندی) تول دے تو حضرت بلال نے چاندی تول دی اور وزن میں اضافہ کیا (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں واپس چلنے لگا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے دل میں کہا اب نبی کریم ﷺ اونٹ واپس کر دیں گے اور اس سے مجھے کوئی چیز زیادہ ناپسند نہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ اپنا اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی تمہارے لئے ہے۔

بَابُ الْاَسْوَاقِ الَّتِی کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَتَبَایَعَ بِهَا النَّاسُ فِی الْاِسْلَامِ

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ عُکَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَةِ فِیْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ) فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ فَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَذَا

باب ۱۳۱۳: وہ بازار جہاں جاہلیت کے زمانہ میں خرید وفروخت ہوتی تھی اور زمانہ اسلام میں وہاں لوگوں نے خرید وفروخت کی

(۱۹۶۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز منڈیاں تھیں جب زمانہ اسلام آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں تجارت کرنا گناہ تصور کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تم پر ایام حج میں خرید وفروخت کرنے میں کوئی گناہ نہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ میں فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ پڑھا ہے۔ (یعنی ان کے نزدیک فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ آیت مبارکہ کا ایک حصہ ہے جو منزل من اللہ ہے)

بَابُ شِرَاءِ الْاِبِلِ الْهِیْمِ اَوِ الْاَجْرَبِ الْهَائِمُ الْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو کَانَ هَا هُنَا رَجُلٌ اسْمُهٗ نَوَّاسٌ وَکَانَتْ عِنْدَهٗ اِبِلٌ هِیْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاشْتَرٰی تِلْکَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِیْکٍ لَهٗ فَجَاءَ اِلَیْهِ شَرِیْکُهٗ فَقَالَ بِعْنَا تِلْکَ الْاِبِلَ فَقَالَ مِمَّنْ بِعْتَهَا قَالَ مِنْ شَیْخٍ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ وَیْحَکَ ذَاکَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهٗ فَقَالَ اِنَّ شَرِیْکِیْ بَاعَکَ اِبِلًا هِیْمًا وَّلَمْ یَعْرِفْکَ قَالَ فَاسْتَقْهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ یَسْتَاْقُهَا فَقَالَ دَعْهَا رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی سَمِعَ سُفْیَانُ عَمْرًا

باب ۱۳۱۴: پیاس کی بیماری والے اور خارش والے اونٹ کا خریدنا اور "هائم" کا معنی ہے کہ ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف کرے (یعنی سرکش اونٹ)

(۱۹۶۴) سفیان عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے یہاں (مکہ شریف) میں نواس نامی آدمی تھا اور اس کے پاس استسقاء کی بیماری میں مبتلا اونٹ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گئے اور اس کے شریک سے وہ اونٹ خرید لائے اور وہ شریک نواس کے پاس گیا اور کہا ہم نے یہ اونٹ فروخت کر دیئے ہیں۔ نواس نے کہا کس کے ہاتھ فروخت کر دیئے ہیں اس نے کہا فلاں شیخ کے ہاتھ فروخت کر دیئے ہیں۔ نواس نے اپنے شریک سے کہا تجھ پر افسوس بخدا یہ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (جن کے ہاتھ تو نے اونٹ فروخت کئے) نواس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور عرض کیا میرے شریک نے تمہارے ہاتھ استسقاء کی بیماری والے اونٹ فروخت کئے ہیں اور اس نے آپ کو بتایا نہیں کہ اس کو یہ بیماری ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو ہانک کر لے جاؤ۔ عمرو بن دینار نے کہا۔ جب نواس کا شریک اونٹ ہانک کر لے جانے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا چھوڑ دو، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ ایک شے کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا۔ (علی بن عبداللہ محمد یعنی شیخ بخاری کا کہنا ہے) سفیان بن

بَابُ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَاَعْطَاهُ يَعْنِيْ دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ

بَابٌ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

۱۹۶۶- حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِمَّا تَشْتَرِيْهِ اَوْ تَجِدُ رِيْحَهٗ وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً

بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهٖ

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عیینہ نے عمرو بن دینار سے سماعت کی ہے۔

باب ۱۳۱۵: فتنہ وفساد کے زمانہ میں اور عدم فتنہ وفساد کے زمانہ میں ہتھیار خریدنے کا حکم اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار خریدنا ناپسند سمجھا ہے

(۱۹۶۵) حضرت ابوقتادہ (حارث بن ربعی انصاری) سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حنین کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور آپ نے ایک زرہ عطا فرمائی اور میں نے وہ زرہ فروخت کی اور اس کے بدلے بنی سلم میں ایک باغ خریدا اور وہ باغ البتہ پہلا مال ہے جو میں نے موروثی مال سے حاصل کیا۔

باب ۱۳۱۶: عطر فروش کے متعلق اور کستوری کا فروخت کرنا

(۱۹۶۶) ابو بردہ (عامر) بن ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری والے اور لوہار کی بھٹی کی سی ہے۔ اور کستوری والا تجھ پر (دو خصلتوں میں سے ایک میں) تجاوز (ظلم وزیادتی) نہیں کرے گا یا تو اس سے کستوری خریدے گا ورنہ اس کی خوشبو ضرور پائے گا اور بھٹی والا تیرے جسم یا کپڑے کو جلائے گا رہا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔

باب ۱۳۱۷: پچھنے لگانے والے کے متعلق جو آیا ہے

(۱۹۶۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوطیبہ (دینار یا نافع یا میسرہ محیصہ بن مسعود انصاری بیاضی کے آزاد کردہ غلام) نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اس کو کھجور کا ایک صاع (۱/۴=۴ میسر) دینے کا حکم دیا اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اس کے خراج میں کمی کردے (یعنی یومیہ ٹیکس جو مالک اپنے غلام پر مقرر کرتا ہے)

(۱۹۶۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے اس کو اس کا

عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

معاوضہ دیا اور اگر پچھنے لگوانے کی اجرت ہوتی تو آپ اس کو اجرت نہ دیتے۔

بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب ۱۳۱۸: ان چیزوں کی تجارت کرنے کے بیان میں جن کا استعمال مردوں اور عورتوں کیلئے حرام ہے

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيْرٍ اَوْ سِيَرَاءَ فَرَاٰهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُرْسِلْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اِنَّمَا بَعَثْتُ اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِيْ تَبِيْعَهَا

(۱۹۶۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی جوڑا یا دھاری دار چادر بھیجی تو آپ نے وہ ان پر دیکھا (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو زیب تن کیا ہوا تھا) آپ نے فرمایا میں نے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اس کو پہنو۔ اس کو وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے یہ جوڑا ریشمی آپ کے پاس اس لئے بھیجا کہ تم اس سے نفع حاصل کرو یعنی اس کو بیچو۔

۱۹۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحٰبَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

(۱۹۷۰) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں اور جب نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھا دروازہ پر کھڑے رہے اور گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کا اثر دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے آپ کیلئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جس کو تم نے بنایا ان کو زندہ کرو، آپ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں تصویریں ہیں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

بَابُ صَاحِبُ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ

باب ۱۳۱۹: صاحب مال ہی قیمت بتانے کا زیادہ حقدار ہے

۱۹۷۱- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ

(۱۹۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی نجار تم مجھے بتاؤ تمہارے باغ کی قیمت کتنی ہے اور اس باغ میں گڑھے تھے اور کھجوریں تھیں۔

بَابُ كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ

باب ۱۳۲۰: سودا منسوخ کرنے کا اختیار کب تک ہے

۱۹۷۲- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ

(۱۹۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو بیع میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا یہ کہ بیع میں خیار ہو۔ نافع نے کہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز جو ان کو پسند لگتی خریدتے تو اپنے ساتھی بیچنے والے سے جدا ہو جاتے۔

۱۹۷۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

(۱۹۷۳) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اضافہ کیا کہ ہم کو بہز بن راشد نے خبر دی کہ ہمام بن یحییٰ نے کہا میں نے ابوالتیاح (یزید) سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا میں ابوالخلیل (صالح بن ابی مریم ضبعی) کے ساتھ تھا جب ان کو عبداللہ بن حارث نے اس حدیث کو بیان کیا۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ

باب ۱۳۲۱: جب (بائع اور مشتری) خیار میں ایک یا دو دن کا وقت معین نہ کریں تو کیا یہ بیع جائز ہے

۱۹۷۴- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ

(۱۹۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے (بیع نافذ کریں یا فسخ کریں) جب تک وہ جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ان دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے اختیار کر اور بہت دفعہ کہا مگر یہ کہ بیع میں شرط خیار ہو (تو یہ جدا ہونے سے بھی باطل نہیں ہوتی)

بَابُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَآءٌ وَابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

باب ۱۳۲۲: بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور شریح بن حارث کندی، عامر بن شرحبیل شعبی، طاؤس بن کیسانی، عطاء بن ابی رباح مکی اور عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہی کہا ہے۔

۱۹۷۵- حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِيْ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ

(۱۹۷۵) صالح بن ابی مریم ضبعی ابوالخلیل نے عبداللہ بن حارث سے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور اگر ان دونوں نے سچ کہا اور عیب کو ظاہر کیا تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر وہ

لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

جھوٹ بولیں اور عیب کو چھپائیں تو ان کی بیع میں برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۹۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

(۱۹۷۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے ان میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار ہو۔

بَابٌ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

باب ۱۳۲۳: جب بائع اور مشتری ان دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کو بیع کے بعد (جدا ہونے سے قبل) اختیار دے دے تو بیع لازم ہو جاتی ہے

۱۹۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

(۱۹۷۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب دو شخص باہم خرید و فروخت کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا تو اس شرط پر انہوں نے باہم بیع کا معاملہ کیا تو بیع واجب ہو گئی اور اگر وہ بیع کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور ان دونوں میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع واجب ہو گئی۔

بَابٌ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

باب ۱۳۲۴: جب بیچنے والے کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہے۔ (بائع کو اختیار کیلئے خاص کرنا اس لئے ہے کہ بعض صرف خریدنے والے کیلئے اختیار کا حصر کرتے ہیں حالانکہ حدیث میں ان دونوں کو اس میں برابر رکھا ہے)

۱۹۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

(۱۹۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا کسی مشتری اور بائع کے درمیان بیع ہوئی تو جب تک وہ مجلس خیار سے جدا نہ ہوں مگر وہ بیع جس میں خیار شرط ہو۔

۱۹۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يُخْتَارُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا

(۱۹۷۹) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں۔ ہمام بن یحییٰ نے کہا میں نے اپنی کتاب میں اس طرح پایا کہ تین بار اختیار کرے اور اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب صاف صاف بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب

وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا عَسٰى اَنْ يَّرْبَحَا رِبْحًا وَّيَمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا

فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ اَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَاَعْتَقَهٗ وَقَالَ طَاوُسٌ فِيْمَنْ يَّشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ

وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَيَرُدُّهٗ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهٗ عُمَرُ وَيَرُدُّهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبَاعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهٖ مَا شِئْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِعْتُ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهٗ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِيْ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يُّرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِيْ وَبَيْعُهٗ رَاَيْتُ اَنِّيْ قَدْ غَبَنْتُهٗ بِاَنِّيْ سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضٍ ثَمُوْدَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِيْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ لَيَالٍ

کو صاف بیان نہ کریں تو قریب ہے کہ وہ نفع پائیں لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی۔ حبان بن ہلال نے کہا ہم کو ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابوالتیاح (یزید بن حمید) نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے حکیم بن حزام سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

باب ۱۳۲۵: جب کسی شخص نے کوئی چیز خریدی

اور اس وقت اس کو جدا ہونے سے قبل ہبہ کر دیا۔ درآنحالیکہ کہ بیچنے والے نے خریدنے والے پر انکار نہیں کیا یا کسی شخص نے غلام خریدا اور اس کو آزاد کر دیا اور طاؤس بن کیسان نے اس شخص کے حق میں کہا جس نے رضامندی سے سامان خریدا پھر اس کو فروخت کر دیا تو بیع واجب ہوگئی اور نفع اس کیلئے ہے۔ حمیدی (عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ) نے کہا ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عمرو یعنی دینار مکی ابومحمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سرکش اونٹ (جس پر پہلی سواری کی جائے اس کو بکر کہتے ہیں) پر سوار تھا۔ وہ مجھ پر غالب ہو جاتا اور لوگوں سے آگے نکل جاتا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو جھڑکتے اور واپس کرتے وہ پھر آگے نکل جاتا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو ڈانٹتے اور واپس کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تمہارا ہی ہے۔ آپ نے کہا اس کو میرے ہاتھ بیچ دو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اونٹ کو نبی کریم ﷺ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ تیرے لئے ہے اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ (یعنی آپ نے حضرت عمر سے خرید کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ہبہ کر دیا) امام بخاریؒ نے کہا لیث بن سعد نے کہا مجھے عبدالرحمٰن بن خالد نے محمد بن مسلم بن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مال (زمین یا گھر کا سامان) وادی قریٰ میں اس مال کے عوض جو خیبر میں تھا فروخت کیا اور جب ہم نے بیع کر لی تو میں اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹا حتیٰ کہ میں ان کے گھر سے

اس خوف سے نکل آیا کہ وہ بیع واپس کرنے کا مطالبہ نہ کردیں اور طریقہ یہ تھا یعنی پہلے پہل کہ بائع اور مشتری کو بیع نافذ کرنے یا فسخ کرنے میں اختیار تھا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جب میری اور ان کی بیع واجب ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نہیں کیا ہے کیونکہ میں نے ان کو ثمود کی زمین جو تین راتوں کا سفر ہے اور دھکیل دیا ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھے مدینہ کے قریب تین راتوں کی مسافت پر دھکیل دیا ہے۔

بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب ۱۳۲۶: بیع میں دھوکہ دینا مکروہ ہے

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ

(۱۹۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص (حبان بن منقذ) نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ انہیں خرید وفروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم بیع کرو تو یہ کہہ دیا کرو مجھے دھوکہ نہ دھو۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاَسْوَاقِ

باب ۱۳۲۷: بازاروں کے متعلق جو روایات میں مذکور ہے

وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ

اس کا بیان حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کیا۔ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میں نے کہا کیا کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہو تو سعد بن ربیع نے کہا قینقاع بازار ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بازار بتاؤ۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا بازار میں خرید وفروخت نے مجھے غافل کر دیا۔

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

(۱۹۸۱) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا (لشکروں میں سے) کوئی لشکر کعبہ مکرمہ کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ لشکر جب مقام بیداء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام) پہنچے گا تو اول سے آخر تک وہ سب کا سب زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے اول سے لے کر آخر تک کیسے دھنسائے جائیں گے حالانکہ ان میں دکاندار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان میں نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ سب کے سب اول سے لیکر آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے پھر وہ قبروں سے اپنی نیت کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

(۱۹۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں کہا نبی کریم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے گھر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَّالْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ

اور بازار کی نماز پر ہیں اور اس سے کچھ زیادہ ثواب کا درجہ رکھتی ہے اور یہ اس لئے کہ جب اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ صرف نماز پڑھنے کیلئے ہی مسجد میں آیا اور اس کو نماز ہی مسجد میں لے جاتی ہے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے یا اس کے باعث اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس جگہ میں جہاں نماز پڑھی موجود رہتا ہے فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں اے اللہ اس پر رحمت فرما جب تک وہ بے وضو نہ ہو اور (فرشتوں کو) اذیت نہ پہنچائے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی نماز کیلئے رکا رہتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

(۱۹۸۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے ایک شخص نے عرض کیا (یا ابا القاسم) تو نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس شخص نے کہا میں نے تو اس شخص کو بلایا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۴- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

(۱۹۸۴) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے بقیع میں (اس وقت اس میں بازار تھا) آواز دی یا ابا القاسم تو نبی کریم ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے تو اس شخص نے عرض کیا۔ میں نے آپ کا قصد نہیں کیا (یعنی آپ کو نہیں بلایا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُهٗ سِخَابًا اَوْ تَغْسِلُهٗ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ رَاٰى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ

(۱۹۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ دن کے بعض حصہ میں باہر تشریف لائے آپ مجھ سے کلام کرتے تھے اور نہ میں آپ سے کلام کرتا تھا (نبی کریم ﷺ شاید دعا کے فکر میں مشغول تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بوجہ توقیر و احترام) حتیٰ کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے پھر آپ واپس ہوئے تو سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے۔ کیا ادھر چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے۔ (اس سے مراد حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ دیر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو روکے رکھا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) میرے خیال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کو ہار پہنا رہی تھیں یا ان کو نہلا رہی تھیں پھر وہ دوڑتے

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَّمْنَعُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاعَ الطَّعَامُ اِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

بَاب كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوْقِ

۱۹۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ (يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا) وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ (غُلْفٌ) كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُوْنًا

ہوئے آئے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بغل گیر ہو گئے اور ان کو بوسہ دیا اور فرمایا اے اللہ ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے، سفیان بن عیینہ نے کہا عبیداللہ بن ابی یزید نے کہا کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو ایک رکعت نماز وتر پڑھتے دیکھا۔

(۱۹۸۶) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں آنے والے قافلوں سے غلہ خریدتے اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس وہ شخص بھیجتے جو ان کو وہاں غلہ فروخت کرنے سے منع کرتا جہاں وہ خریدتے، یہاں تک کہ وہ غلہ وہاں لے جائیں جہاں غلہ فروخت کیا جاتا ہے یعنی بازار۔ نافع نے کہا ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے سے منع فرمایا جبکہ اس کو خرید لے حتیٰ کہ اس کو قبضہ میں کرے۔

باب ۱۳۲۸: مدمقابل کے ساتھ بازار میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے

(۱۹۸۷) عطاء بن یسار سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا نبی کریم ﷺ کی صفت تورات میں ہے اس کے متعلق بتائیے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا اچھا اللہ کی قسم بلاشبہ نبی کریم ﷺ تورات میں بعض ان صفتوں کے ساتھ مذکور ہیں جو آپ کی صفتیں قرآن میں بھی مذکور ہیں۔ اے غیب کی خبریں دینے والے ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اور ان پڑھوں (عرب) کے (دین) کا محافظ بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے نہ تم بدخلق ہو نہ سخت کلام اور نہ بازار میں شور وغل مچانے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف کر دیتے ہو اور بخش دیتے ہو اور اللہ تعالیٰ ہرگز آپ کو قبض نہیں کرے گا حتیٰ کہ آپ کے توسط سے ٹیڑھا دین سیدھا کر دے (اور مراد یہ ہے کہ کفر سے نکال کر ایمان کی طرف لے آئے) یہ کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے لگیں اور اس کے ذریعے بہرے کان اندھی آنکھیں اور پردوں میں دل کو کھول دے۔ عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال بن علی (اور ان کو ہلال بن ابوہلال بھی کہا جاتا ہے) سے روایت کرنے میں فلیح (عبدالملک) بن سلیمان ابویحییٰ خزاعی کی متابعت کی ہے۔ سعید بن ابی ہلال نے ہلال بن علی سے انہوں نے عطاء بن یسار

بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ

وَالْمُعْطِي لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ) يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ (يَسْمَعُوْنَكُمْ) يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ

۱۹۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۹۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حِزَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَّعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ

سے اور انہوں نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی (کہ نبی کریم ﷺ کی صفت تورات میں مکتوب ہے) ابوعبداللہ یعنی امام بخاری نے کہا ہر وہ چیز جو پردہ میں ہے اسے ''غلف'' کہتے ہیں سیف، اغلف اور قوس اغلف اس تلوار اور کمان کو کہتے ہیں جو غلاف میں ہو اور ''رجل اغلف'' اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

باب ۱۳۲۹: ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر ہے

بوجہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں (سورۂ مطففین آیت ۳) یعنی ان کیلئے ماپ کریں یا وزن کریں جیسے یَسْمَعُوْن سے مراد یَسْمَعُوْن لَکُمْ ہے۔ (اس طرح کَالُوْهُمْ اَوْزَنُوْهُمْ سے مراد کَالُوْا هُمْ وَزَنُوْهُمْ ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا تول کرا کر پورا لو اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم تو ناپ کر دو اور جب خریدو تو تول کر خریدو۔

(۱۹۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی غلہ خریدے تو اس کو اپنے قبضہ میں کر لینے تک فروخت نہ کرے۔

(۱۹۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ان پر قرضہ تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی وساطت سے مدد چاہی کہ قرض خواہ (یعنی قرض لینے والے) کو وہ میرے والد کا قرضہ کچھ کم کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے قرض خواہوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قرضہ میں کچھ کمی کریں اور انہوں نے قرضہ میں کمی نہ کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جاؤ اپنی کھجوروں کی سب قسموں کو علیحدہ علیحدہ کر دو، عجوہ کھجور کو الگ رکھو اور عذق زید (یہ زید نامی شخص کی طرف منسوب ہیں) کو الگ رکھو پھر میری طرف پیغام بھیجو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس طرح کیا پھر میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام بھیجا وہ تشریف لائے اور کھجوروں کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا لوگوں کو ناپ کر دو اور میں نے ان کو ناپ کر کے دیا حتیٰ کہ ان کا قرض پورا کر دیا اور میری کھجوریں بچ گئیں گویا کہ ان میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔

فراس بن یحییٰ نے عامر بن شرحبیل شعبی سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ وہ متواتر قرض خواہوں کیلئے ناپ کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا قرض ادا کر دیا ہشام بن عروہ نے وہب بن کیسان اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کھجوروں کو کاٹ لو اور قرض خواہوں کا قرض پورا کر دو۔

بَابٌ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

۱۹۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

باب ۱۳۳۰: غلہ ناپنا مستحب ہے (حدیث مبارکہ کی مناسبت سے غلہ کا ذکر کیا ہے ورنہ بیعات میں ناپنا مستحب ہے)

(۱۹۹۰) حضرت مقدام بن معدیکرب نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اپنے غلہ کو ناپو تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی (کِیلُوا طَعَامَكُمْ کے معنی میں کئی احتمال ہیں اگر وضاحت مطلوب ہو تو فتح الباری کا مطالعہ فرمائیں میرا مقصود فقط ترجمہ ہے تشریح نہیں۔)

بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۹۱- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

باب ۱۳۳۱: نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد میں برکت ہے اس کے متعلق اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے

(۱۹۹۱) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی اور میں نے مدینہ منورہ کو حرام قرار دیا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا اور میں نے اس کے مد اور صاع کیلئے برکت کی دعا کی۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کیلئے دعا کی۔

۱۹۹۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

(۱۹۹۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان کے پیمانوں میں برکت فرما اور اہل مدینہ کیلئے ان کے صاع اور مد میں برکت فرما۔

بَابٌ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

باب ۱۳۳۲: (قبض سے قبل) غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے میں جو مذکور ہے

(۱۹۹۳) سالم نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے لوگوں کو اٹکل پچو (یعنی اندازے سے) غلہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

خرید تے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ان کو سزا دی جاتی تھی تا کہ اس کو وہ اپنے مقام پر لے جا کر فروخت کریں۔

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجًا

(۱۹۹۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی غلہ فروخت نہ کرے یہاں تک کہ وہ اس کو قبضہ میں کرے (طاؤس بن کیسان نے کہا) میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا۔ اس بیع سے کیسے منع کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ تو دراہم کے دراہم کے عوض بیچنا ہے اور غلہ بعد میں دیا جاتا ہے۔

۱۹۹۵- حَدَّثَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

(۱۹۹۵) حضرت عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اس کو قبضہ میں لینے تک فروخت نہ کرے۔

۱۹۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا حَتّٰى يَجِيْءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

(۱۹۹۶) مالک بن اوس سے روایت ہے انہوں نے کہا کوئی شخص جس کے پاس صرف ہو (بیع صرف یہ ہے کہ درہموں کو دیناروں کے عوض فروخت کرنا اس میں قبضہ شرط ہے۔) حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بیع صرف کرتا ہوں صبر کرو میرا خزانچی غابہ (مدینہ کے قریب ایک جگہ جہاں جھاڑ کے درخت ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کا منبر شریف تیار ہوا) سفیان بن عیینہ نے کہا جو عمرو بن دینار نے زہری سے بیان کیا وہ محفوظ ہے۔ اس میں کوئی اضافہ نہیں، امام زہری نے کہا مجھے مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔ گندم کے عوض گندم بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔ کھجور کے بدلے کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو اور جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔

بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب ۱۳۳۳: قبضہ کرنے سے پہلے گندم فروخت کرنا اور اس چیز کی بیع جو اس کے پاس نہیں

۱۹۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ

(۱۹۹۷) سفیان بن عیینہ نے کہا جو ہم نے عمرو بن دینار سے محفوظ کیا کہ انہوں نے طاؤس بن کیسان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جس چیز سے منع کیا وہ غلہ ہے کہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ ہر چیز طعام کے ہی قائم مقام۔

۱۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ اِسْمَاعِيْلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

(۱۹۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے غلہ خرید کیا ہو جب تک وہ اس کو قبضہ میں نہ رکھے اس کو فروخت نہ کرے۔ اسماعیل بن ابی اویس نے یہ اضافہ کیا ہے جس نے غلہ خرید کیا جب تک اس کو قبضہ میں نہ کرلے اس کو فروخت نہ کرے۔

بَابٌ مَنْ رَاٰى اِذَا اشْتَرٰى طَعَامًا جِزَافًا اَنْ لَّا يَبِيْعَهُ حَتّٰى يُؤْوِيَهُ اِلٰى رَحْلِهِ وَالْاَدَبِ فِيْ ذٰلِكَ

باب ۱۳۳۴: جس کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی شخص انکل پچو (تخمینہ) سے غلہ خریدے جب تک وہ اس کو اپنے ٹھکانہ میں نہ لے جائے اسے فروخت نہ کرے اور اس کے متعلق سزا (جو ایسا کرے)

۱۹۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُوْنَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ

(۱۹۹۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں دیکھا کہ وہ اندازہ سے خرید و فروخت کرتے یعنی غلہ کی خرید و فروخت۔ اور ان کو اس جگہ بیچنے کی سزا دی جاتی یہاں تک کہ وہ غلہ کو اپنے ٹھکانوں پر لے جائیں۔

بَاب اِذَا اشْتَرٰى مَتَاعًا اَوْ دَآبَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ اَوْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا اَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ

باب ۱۳۳۵: جب کسی شخص نے سامان یا جانور خریدا اور اس کو بیچنے والے کے پاس ہی رکھ دیا یا (بیچنے والا، خرید کردہ چیز) قبض کرنے سے پہلے فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جو سامان (عقد کے وقت) سب کا سب اپنی حالت سے متغیر نہ ہوا ہو تو وہ خریدنے والے کا ہے۔

۲۰۰۰- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَوْمٌ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا يَاْتِيْ فِيْهِ بَيْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ

(۲۰۰۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ پر بہت کم ایسا دن آتا ہو جس میں وہ صبح یا شام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف نہ لاتے ہوں اور جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ اچانک ظہر کے وقت ہمارے گھر تشریف

فَلَمَّا اُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ قَالَ اَشَعَرْتَ اَنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ قَالَ الصُّحْبَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ نَاقَتَيْنِ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَخُذْ اِحْدَاهُمَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ

لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے کہا نبی کریم ﷺ اس وقت کسی حادثہ کی وجہ سے تشریف لائے ہیں جو آپ کو پیش آیا ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو تمہارے پاس ہے نکالو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری صرف دو بیٹیاں حضرت عائشہ اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! کیا تجھے معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ کی صحبت کا طلب گار ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں بھی تمہاری صحبت چاہتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے ہجرت کیلئے تیار کر رکھا ہے ان میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اس کو قیمت کے عوض خرید لیا۔

بَابٌ لَا يَبِيْعُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَاْذَنَ لَهُ اَوْ يَتْرُكَ

باب ۱۳۳۶: اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی مول پر مول کرے یہاں تک کہ وہ اس کو اجازت دے یا بیع کو چھوڑ دے (کیونکہ یہ غصہ سے بھڑکانہ اور بغض پیدا کرنے کے مترادف ہے)

۲۰۰۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

(۲۰۰۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۲۰۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِيْ اِنَائِهَا

(۲۰۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہری کا دیہاتی کے ہاتھ بیع سے منع فرمایا اور فرمایا نجش (بلا ارادہ خریداری دوسروں کو پھنسانے کیلئے قیمت بڑھانا) نہ کرو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے منگنی کرنے پر منگنی کرو اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے تاکہ جو کچھ اس کے حصہ میں ہے خود اس کو حاصل کرے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِبَيْعِ

باب ۱۳۳۷: زیادہ قیمت بڑھا کر بیچنا (یعنی نیلامی کرنا) عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مال

الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَّزِيْدُ

تقسیم نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ

(۲۰۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک شخص ابومذکور صحابی اس کا نام روایت میں نہیں ملتا سوائے کنیت کے) نے اپنے غلام مدبر (مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک کہدے کہ میری موت کے بعد آزاد ہے) کو آزاد کیا اور تنگدست محتاج ہوگیا (اس غلام کا نام یعقوب ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کو لیا اور فرمایا مجھ سے یہ غلام کوئی خریدے گا۔ تو نعیم بن عبداللہ نے اس غلام کو اتنے اتنے دراہم (آٹھ سو دراہم) میں خرید لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام نعیم بن عبداللہ کو دے دیا۔

بَابُ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى النَّاجِشُ اٰكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَّهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَّا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

باب ۱۳۳۸: بغیر ارادہ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے قیمت بڑھانا اور جس کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قیمت بڑھانے والا سود خور خائن ہے اور یہ دھوکہ باطل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صاحب) دھوکہ دوزخ میں ہے اور جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس کے کرنے کا ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔

۲۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ

(۲۰۰۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب ۱۳۳۹: دھوکہ کی بیع (اس کو بیع المخاطرہ یعنی مجہول بھی کہتے ہیں) اور حبل حبلہ (اور یہ عطف الخط علی العمام میں سے ہے) کی بیع کا حکم

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا

(۲۰۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حبل الحبلہ'' کی بیع سے منع فرمایا ہے یہ وہ بیع ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے، کوئی آدمی اونٹنی اس شرط پر خریدتا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب وہ اونٹنی بچہ جنم دے پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ

باب ۱۳۴۰: ملامسہ (باہم ایک دوسرے کے کپڑے کو چھونا) بیع کا حکم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهُ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ

۲۰۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ اَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ

بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ اَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۰۸- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۲۰۰۹- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ اَنْ لَّا يُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَّالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ اَيَّامًا وَّاَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَآءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَآءَ اِذَا حَبَسْتَهُ

کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(۲۰۰۶) حضرت عامر بن سعد نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا کپڑا خریدنے والے کی طرف پھینک دے قبل اس کے کہ وہ اس کو کھول کر دیکھے اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھو لے اور اس کو نہ دیکھے۔

(۲۰۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا دو لباسوں سے منع کیا گیا ہے احتباء کرے اور پھر اس کو مونڈھے تک اٹھا لے۔ (ان سب کی تفصیل کتاب الصلوٰۃ باب مایستر من العورۃ میں دیکھیں) اور دو قسم کی بیع، بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔

باب ۱۳۴۱: منابذہ بیع کا حکم، حضرت انس بن مالک نے کہا نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(۲۰۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۰۹) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع، ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۳۴۲: بیچنے والے کیلئے منع ہے کہ وہ (دودھ زیادہ دکھانے کی غرض سے۔ اونٹنی، گائے اور بکری اور ہر وہ جانور جو دودھ دینے والا ہے دودھ کو روکے اور مصراۃ وہ جانور ہے جس کا دودھ نہ دوہا گیا ہو اور اس کے تھن میں دودھ جمع کیا جائے اور کئی دن تک نہ دوہا جائے اور تصریہ کا اصل پانی روکنا ہے کہا جاتا ہے میں نے اس سے پانی روک لیا۔ (حاصل یعنی یہ ہے کہ وہ بکری یا اونٹنی جس کے تھن میں دودھ کئی روز چھوڑ دیا گیا تاکہ جمع ہو جائے مصراۃ کہلاتی ہے)

۲۰۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ

(۲۰۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی (آپ نے فرمایا) اونٹ اور بکری کے تھن میں دودھ (جمع کرنے کیلئے) نہ روکو اور جس نے ایسا جانور خرید لیا (تو بیچنے والے کے دودھ روکنے کے بعد) خریدنے والے کو اختیار ہے کہ اس کے دوہنے کے بعد اس کو رکھ لے یا اس کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس کرے۔ ابو صالح ذکوان الزیات، مجاہد بن جبر، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار ان سب نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک صاع کھجور روایت کی ہے اور بعض نے محمد بن سیرین سے غلہ کا ایک صاع (یہ غلہ حجازی نہ کہ غلہ شامیہ کیونکہ غلہ حجازیہ سے مہنگا ہے) اور اس کو واپس کرنے کا تین دن کا اختیار ذکر کیا ہے اور بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجور نقل کیا ہے اور تین دن کا اختیار نقل نہیں کیا اور اکثر روایات میں کھجور منقول ہے۔

۲۰۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ

(۲۰۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس نے بکری خریدی جس کے تھن میں دودھ (زیادہ کرنے کی غرض سے) روکا گیا ہو اس کو چاہئے کہ ایک صاع کے ساتھ اس بکری کو واپس کر دے اور نبی کریم ﷺ نے تلقی البیوع سے منع فرمایا ہے۔ (تلقی البیوع اور تلقی الرکبان کا معنی یہ ہے مال تجارت کا قافلہ شہر کی طرف آرہا ہو اور لوگ راستے میں ہی ان کا استقبال کریں اور شہر میں داخل ہونے سے قبل اور بھاؤ کے معلوم ہونے سے پہلے مال سستا خرید لیں)

۲۰۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

(۲۰۱۲) حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا قافلوں کا استقبال نہ کرو۔ (یعنی آگے جا کر مال نہ خریدو) اور ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو اور نجش نہ کرو (یعنی بغیر ارادہ خریدنا کسی کو پھنسانے کیلئے قیمت زیادہ لگانا) اور نہ شہری دیہاتی کے ہاتھ بیچے اور نہ ہی بکریوں کے تھن میں دودھ جمع کرو جس نے ایسی بکریاں خریدیں اس کو دوہنے کے بعد اختیار ہے اگر اس کو پسند ہے تو رکھ لے اور اگر پسند نہ ہو تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی ساتھ واپس کرے۔

بَابٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلَبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

باب ۱۳۴۳: اگر خریدنے والا چاہے تو مصراۃ (بکری جس کے تھن میں دودھ کئی روز چھوڑ دیا گیا تا کہ جمع ہو جائے) کو واپس کر دے اور اس کے دودھ کے عوض (جو اس نے دوہا) ایک صاع کھجور دے

۲۰۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ

(۲۰۱۳) حضرت ابو ہریرۃ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے

اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

مصراۃ بکری خریدی اور خریدنے کے بعد اس کو دوہا اگر وہ اس سے راضی ہو تو رکھ لے اور اگر اس سے راضی نہ ہو تو اس کے دودھ کے عوض جو اس نے دوہا ایک صاع کھجور دے۔

بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِيْ

وَقَالَ شُرَيْحٌ اِنْ شَآءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

باب ۱۳۴۴: زانی غلام کی بیع کے بیان میں (بمع اس کا عیب بیان کرنا) شریح بن حارث کندی القاضی نے کہا اگر خریدنے والا چاہے تو بہ سبب زنا اس کو واپس کر دے

۲۰۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ

(۲۰۱۴) کیسان المدنی (والد سعید مقبری) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے، گواہوں یا حاملہ ہونے کے سبب یا اس کے اقرار سے تو چاہئے کہ مالک اس کو کوڑے مارے اور اس کے فعل کی ملامت یا مذمت نہ کرے یعنی حد کے بعد زبانی ایذا نہ پہنچائے۔ اگر وہ پھر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور اس کی ملامت و مذمت نہ کرے اگر پھر وہ تیسری بار زنا کرے تو چاہئے کہ مالک اس کو فروخت کر دے۔ اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض۔
(امام کرمانی نے لایثرب کا معنی یہ کیا ہے کہ وہ اس کو زبانی کلامی ملامت و مذمت نہ کرے بلکہ اس کو کوڑے لگائے)

۲۰۱۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِيْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ

(۲۰۱۵) حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جب کنواری لونڈی جب زنا کرے تو آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے اس کو کوڑے مارو۔ اس کے بعد پھر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو اور اس کے بعد اگر وہ پھر زنا کرے تو اس کو فروخت کر دو خواہ بالوں کی ایک رسی کے بدلے میں۔
محمد بن مسلم بن شہاب نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار کے بعد ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَآءِ

باب ۱۳۴۵: عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۰۱۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

(۲۰۱۶) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْ وَاَعْتِقِي فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے (بریرہ کا واقعہ) آپ سے بیان کیا کہ اس کے وارث ولاء اپنے لئے شرط کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید و اور اس کو آزاد کردو۔ بلاشبہ ولاء اس کیلئے ہے جو آزاد کرے پھر نبی کریم ﷺ شام کے خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے۔ پھر فرمایا ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے اگرچہ سو شرط لگائے اور اللہ تعالیٰ کی شرط نہایت سچی اور باوثوق ہے۔

۲۰۱۷- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيْرَةَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ اِنَّهُمْ اَبَوْا اَنْ يَبِيْعُوْهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِيْنِيْ

(۲۰۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا سودا کیا اور نبی کریم ﷺ نماز کیلئے تشریف لے گئے اور جب نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بریرہ کے ورثاء اس کے بیچنے سے انکار کرتے ہیں مگر یہ کہ وہ ولاء کی شرط لگاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو خرید لو۔ ولاء اس کیلئے ہے جس نے اس کو آزاد کیا۔ ہمام بن یحییٰ نے نافع سے کہا کیا بریرہ کا شوہر آزاد تھا یا غلام نافع نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

بَابٌ هَلْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ اَجْرٍ وَهَلْ يُعِيْنُهُ اَوْ يَنْصَحُهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ عَطَاءٌ

باب ۱۳۴۶: (دیہاتی آئے اور اس کے پاس کوئی چیز ہو جو وہ فروخت کرنا چاہتا ہو تو) کیا شہری دیہاتی کیلئے اجرت کے بغیر فروخت کرے کیا وہ شہری دیہاتی کی مدد یا اس کی خیر خواہی کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی خیر خواہی چاہے تو وہ ضرور اس کی خیر خواہی کرے۔ شہری کا دیہاتی کے ہاتھوں فروخت کرنا اس معنی خاص پر محمول ہے کہ وہ اجرت لے کر بیچے اگر بلا اجرت بیچے تو کوئی ممانعت نہیں اور عطاء بن ابی رباح نے اجرت لے کر بیچنے کی رخصت دی ہے۔

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(۲۰۱۸) قیس بن ابوحازم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے رسول معظم ﷺ کی لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، سننے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

۲۰۱۹- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

(۲۰۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قافلہ والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور نہ ہی شہری دیہاتی کیلئے بیچے طاوس بن کیسان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا نبی کریم ﷺ کا فرمان لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا کیا معنی ہے۔ اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ دلالی نہ بنے۔

بَابٌ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِاَجْرٍ

باب ۱۳۴۷: جس نے شہری کا دیہاتی کیلئے اجرت کے ساتھ بیچنا مکروہ سمجھا

۲۰۲۰- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

(۲۰۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے دیہاتی کیلئے شہری کا بیچنا منع فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ لَا يَشْتَرِيْ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَّهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

باب ۱۳۴۸: شہری دیہاتی کیلئے دلالی کے ساتھ نہ بیچے محمد بن سیرین اور ابراہیم نخعی نے بائع اور مشتری دونوں کیلئے مکروہ سمجھا ابراہیم نخعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع لی ثوبا'' اور وہ اس سے مراد شراء لیتے ہیں یعنی میرے لئے خرید یعنی بیع سے شراء مراد لیتے ہیں

۲۰۲۱- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

(۲۰۲۱) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ نجش کرے (یعنی کسی کو پھنسانے کیلئے قیمت بڑھانا) اور نہ ہی شہری دیہاتی کیلئے فروخت کرے۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

(۲۰۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں شہری کا دیہاتی کیلئے بیچنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَاَنَّ بَيْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اِذَا كَانَ بِهِ

باب ۱۳۴۹: آگے جا کر قافلہ والوں سے خریدنا ممنوع اور

۲۱ یکلو بیناصہ دود ہے کیونکہ ۲۱ یکلو کرنے والا نافرمان ہے

عَالِمًا وَّهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ

گنہگار ہے جب کہ اس کو جانتا ہو اور یہ بیع میں دھوکہ ہے اور دھوکہ جائز نہیں

۲۰۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

(۲۰۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے آگے جا کر قافلہ والوں سے خریدنے کی ممانعت فرمائی اور شہری کا دیہاتی کیلئے بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۰۲۴- حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَّهٗ سِمْسَارًا

(۲۰۲۴) طاؤس بن کیسان نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ نبی کریم کا یہ فرمان کہ "لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ" کا کیا معنی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب میں فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

(۲۰۲۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص میں دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدی تو اس کو اگر ناپسند ہو تو ایک صاع کے ساتھ واپس کر دے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے آگے جا کر قافلوں سے ملنے کو ممنوع فرمایا ہے۔

۲۰۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ

(۲۰۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ایک دوسرے پر بیع نہ کرو اور نہ ہی آگے جا کر قافلہ سے سامان خریدو حتی کہ وہ بازار میں لایا جائے۔

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

باب ۱۳۵۰: آگے جا کر قافلوں سے ملنے کی جائز ہونے کی انتہاء

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُنْقَلَ بِهٖ سُوْقَ الطَّعَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيْثُ عُبَيْدِاللّٰهِ

(۲۰۲۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آگے جا کر قافلوں سے ملتے تھے اور ان سے غلہ خریدتے تھے تو ہم کو نبی کریم ﷺ نے ان کے بیچنے سے منع کر دیا حتی کہ اس کو منڈی تک نہ پہنچا دیا جائے۔ ابوعبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا یہ ان کا ملنا بازار کے اعلیٰ کنارے تھا۔ عبیداللہ عمری کی حدیث (جو اس کے بعد ہے) اس کی وضاحت کرتی ہے۔

۲۰۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهٗ فِيْ

(۲۰۲۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ لوگ بازار کے اوپر والے کنارے غلہ خریدتے تھے اور اسی جگہ اس کو فروخت کر دیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسی جگہ سے منع

مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ

فرمایا یہاں تک کہ وہ اس غلہ کو اس جگہ سے منتقل نہ کرلیں۔

بَابٌ اِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ

باب ۱۳۵۱: جب بیع میں ایسی شرطیں لگائیں جو جائز نہیں

۲۰۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَجَآءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

(۲۰۲۹) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے پاس بریرہ (آزاد کردہ لونڈی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) آئی اور کہا میں نے اپنے مالک عتبہ بن ابولہب سے نو اوقیہ رطل کا بارہ حصہ اور رطل ۴۰ تولہ کا ہوتا ہے کے عوض مکاتبت آزادی کا معاہدہ کرلیا ہے کہ ہر ایک سال میں اوقیہ چاندی دوں گی۔ اس لئے آپ میری مدد کریں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں ساری رقم دیتی ہوں اور تمہاری ولاء میرے لئے ہو تو میں خرید لیتی ہوں۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اُن سے بات کہی تو انہوں نے اس سے انکار کردیا اور بریرہ ان کے پاس سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے بریرہ نے کہا میں نے یہ بات یعنی خریدنے کی، ان پر پیش کی اور انہوں نے انکار کردیا مگر یہ کہ ولاء ان کی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا تم ان کو لے لو اور ان پر شرط لگا دی جائے کہ ولاء تمہاری نہیں ہوگی اور ولاء صرف اس کیلئے ہے جس نے اس کو آزاد کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا "امابعد" لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو قرآن معظم میں نہیں ہیں اور جو شرط قرآن پاک میں نہیں وہ شرط باطل ہے اگرچہ سو بار شرط لگائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اور اللہ کی شرط مضبوط اور ولاء صرف اس شخص کی ہے جس نے اس کو آزاد کیا۔

۲۰۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو آزاد کردیں اس لونڈی (بریرہ) کے مالک نے کہا ہم اس شرط پر اس کو تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں کہ اس (بریرہ) کی ولاء ہمارے لئے ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا، میں نے اس واقعہ کا ذکر نبی

فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

۲۰۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

۲۰۳۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۲۰۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَمَسَّ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتَّى

کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ شرط تمہیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولاء صرف اسی کی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۳۵۲: کھجور کے عوض کھجور بیچنے کے حکم کے بیان میں

(۲۰۳۱) حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا گندم کے بدلے گندم بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور جو کے بدلے جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

باب ۱۳۵۳: منقیٰ کے بدلے منقیٰ کی بیع اور غلہ کے بدلے غلہ کی بیع

(۲۰۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے تول کر اور انگور کو منقیٰ خشک انگور کے عوض تول کر بیچے۔

(۲۰۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ پھل (یہ کہتے ہوئے) ناپ کر بیچے کہ اگر زیادہ ہو تو میرا اگر کم ہو تو میرے ذمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے "عرایا" کی بیع کی تخمینہ سے رخصت دی ہے۔

باب ۱۳۵۴: جو کے بدلے جو بیچنا

(۲۰۳۴) حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سو دینار کے عوض بیع صرف کرنا چاہی تو مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے بلا لیا اور ہم نے باہم معاملہ طے کر لیا یہاں تک انہوں نے مجھ سے بیع صرف کر لی۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے سونے کا دینار اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو الٹ پلٹ کرنے لگے۔ پھر طلحہ بن عبیداللہ نے کہا ٹھہر جاؤ میرا خزانچی غابہ سے آ لینے دو۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ بات چیت سن

تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

رہے تھے انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم، اے مالک بن اوس تم طلحہ بن عبیداللہ سے جدا نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم ان سے دیناروں کے عوض چاندی نہ لے لو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے عوض سونا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔ گندم کے بدلے گندم ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور جو کے بدلے جو سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے عوض کھجور سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ

باب ۱۳۵۵: سونے کے عوض سونا فروخت کرنا

(۲۰۳۵) ابوبکرہ (نفیع بن حارث) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونے کے عوض سونا فروخت نہ کرو مگر یہ کہ برابر برابر اور چاندی کے بدلے چاندی نہ بیچو مگر یہ کہ برابر برابر اور سونے کو چاندی کے عوض اور سونے کے بدلہ جس طرح چاہو فروخت کرو۔

بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

۲۰۳۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب ۱۳۵۶: چاندی کی بیع چاندی سے

(۲۰۳۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری سے ملے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تم رسول اللہ ﷺ سے کیا بیان کرتے ہو (کیونکہ اس سے قبل ان کا فاضل پر اعتقاد تھا) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیع صرف کی شان کے متعلق کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ سونے کے عوض سونا اور چاندی کے عوض چاندی برابر برابر فروخت کرو۔

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ

(۲۰۳۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور بعض کو بعض پر زیادہ یا کم کر کے نہ بیچو اور نہ ہی چاندی کو چاندی کے عوض بیچو مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور بعض کو بعض سے زیادہ یا کم کر کے نہ بیچو اور ان میں سے غائب کو موجود کے عوض نہ فروخت کرو۔ (یہاں غائب

وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

بَابُ بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ

بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ فَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

۲۰۴۰- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَّاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

سے مراد عام ہے خواہ مجلس سے غائب ہو یا مطلق موجل یا فی الحال موجل)

باب ۱۳۵۷: دینار کے عوض دینار بیچنا درآنحالیکہ ادھار ہو

(۲۰۳۸) ابوصالح (ذکوان) الزیات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کو دینار کے عوض اور درہم کو درہم کے بدلے فروخت کرو ابوصالح نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح نہیں کہتے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور کہا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ان میں سے کچھ نہیں کہتا اور تم مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جانتے ہو لیکن مجھے اسامہ بن زید نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود صرف ادھار میں ہے۔

باب ۱۳۵۸: چاندی کا سونے کے عوض فروخت کرنا درآنحالیکہ ادھار ہو

(۲۰۳۹) ابوالمنہال (عبدالرحمٰن بن مطعم) نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا اور ان دونوں میں ہر ایک یہ کہتا کہ وہ مجھ سے افضل ہے اور وہ دونوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۳۵۹: سونے کو چاندی کے عوض ہاتھوں ہاتھ بیچنا

(۲۰۴۰) حضرت ابوبکرہ (نفیع بن حارث) نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونا بیچنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کو چاندی کے عوض اور چاندی کو سونے کے عوض جس طرح چاہیں خرید کریں۔

بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

باب ۱۳۶۰: بیع مزابنہ کا ذکر اور یہ خشک کھجور کے عوض تازہ کھجور کی فروخت اور منقی خشک انگور کو تازہ انگور کے عوض بیچنا اور بیع عرایا، کا بیان اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ (گندم کو خوشہ میں ہی فروخت کر دینا) سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُاللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ

(۲۰۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھلوں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائیں اور تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض نہ بیچو۔ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد عرایا کی بیع کی اجازت دے دی کہ خشک کھجور کو تر و تازہ کھجور کے اور تر و تازہ کھجور کو خشک کے عوض بیچیں اور اس کے ماسوا میں اجازت نہیں دی۔

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا

(۲۰۴۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کے عوض تازہ کھجور ناپ کر بیچنا اور منقی کے عوض انگور کو تول کر بیچنا۔

۲۰۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ

(۲۰۴۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجوروں کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور خریدے۔ (اور محاقلہ خوشہ میں گندم کی بیع کرنا)

۲۰۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

(۲۰۴۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ

(۲۰۴۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کے مالک کو اجازت دی کہ وہ اس کو تخمینہ سے فروخت کرے

عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا

(یعنی بیع عرایا میں)

بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ اَوِ الْفِضَّةِ

باب ۱۳۶۱: سونے اور چاندی کے عوض درخت پر لگی ہوئی کھجور فروخت کرنا

۲۰۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا

(۲۰۴۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھل پکنے تک بیچنے کو منع فرمایا ہے اور اس سے کوئی چیز نہ بیچی جائے یعنی کوئی پھل مگر دینار و درہم کے عوض ہاں عرایا اس میں رخصت ہے۔

۲۰۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَّسَاَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيْعِ اَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ

(۲۰۴۷) عبداللہ بن عبدالوہاب نے کہا میں نے امام مالک سے سنا اور انہوں سے عبیداللہ بن ربیع نے دریافت کیا کیا تجھے داؤد بن حصین نے ابوسفیان سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ وسقوں (صاع اور مد کی مقدار میں اختلاف کی بنا پر اہل حجاز کے نزدیک ۳۲۰ رطل اور اہل عراق کے نزدیک ۴۸۰ رطل) یا اس سے کم میں (یہ شک داؤد بن حصین سے ہے) عرایا کی بیع میں اجازت دی۔ انہوں نے کہا ہاں۔

۲۰۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا وَّقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اُخْرٰى اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيْعُهَا اَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى وَاَنَا غُلَامٌ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْ اَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَرْوُوْنَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ جَابِرًا مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيْهِ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا

(۲۰۴۸) یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حثمہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجوروں کے بدلے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عرایا میں اجازت دی ہے کہ اس کو اندازے سے بیچا جائے تاکہ اس کے اہل تازہ کھجوریں کھائیں۔ سفیان بن عیینہ نے دوسری بار کہا مگر نبی کریم ﷺ نے عرایا میں اجازت دی ہے کہ اس کے اہل ان کو اندازے سے بیچ کر تازہ کھجوریں کھائیں (علی بن عبداللہ نے کہا سفیان بن عیینہ کا ان کو دو مرتبہ دو لفظوں سے حدیث بیان کرنے کا) ماحاصل ایک ہی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا حالانکہ میں بچہ تھا اہل مکہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے عرایا کی بیع میں رخصت دی ہے یحییٰ بن سعید نے کہا اہل مکہ کو کیسے معلوم ہوا سفیان بن عیینہ نے کہا وہ اس کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو یحییٰ بن سعید خاموش ہو گئے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا صرف میری

مراد یہ تھی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ والوں میں سے ہیں (لہٰذا یہ حدیث اہل مدینہ کی طرف کوئی) سفیان بن عیینہ سے کہا گیا اس حدیث مذکور، میں پھل کے قابل نفع ہونے تک فروخت کی ممانعت نہیں ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا نہیں۔

بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ

باب ۱۳۶۲: بیع عرایا کی تفسیر

اَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَاَذَّى بِدُخُوْلِهٖ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَّقَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُوْنُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيْهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَتِ الْعَرَايَا اَنْ يُّعْرِيَ الرَّجُلُ فِيْ مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوْهَبُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّنْتَظِرُوْا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهَا بِمَا شَاءُوْا مِنَ التَّمْرِ

امام مالک بن انس نے کہا "عرایا" یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو ایک کھجور یا کھجوریں ہبہ کرتا ہے پھر موہوب لہ کے آنے سے واہب کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ہبہ کرنے والے کو رخصت ہے کہ وہ موہوب لہ سے خشک کھجوروں کے عوض موہوبہ کھجوریں خرید لے۔ اور ابن ادریس (امن تین نے یہاں ابن ادریس سے مراد عبداللہ اودی کوفی کہا علامہ عینی نے کہا اس پر اکثرین ہیں ابن بطال نے ابن ادریس سے محمد بن ادریس امام شافعی مراد لی ہے) نے کہا عرایا خشک کھجوروں کے عوض تول کر دست بدست ہوتا ہے۔ اندازے سے نہیں اور سہل بن ابی حثمہ کا قول اس کی تائید کرتا ہے کہ عرایا وسقوں سے ناپ کر ہوتا ہے، محمد بن اسحاق بن یسار نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی حدیث میں کہا بیع عرایہ یہ تھی کہ کوئی شخص اپنے مال سے ایک کھجور یا دو کھجوریں کسی کو ہبہ کردے۔ یزید بن ہارون واسطی نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ "عرایا" وہ کھجور تھی جو مسکینوں کو ہبہ کی جاتی اور وہ اس کے پکنے کے انتظار کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ان کیلئے اجازت ہے کہ وہ خشک کھجوروں کے بدلے جتنی چاہیں فروخت کردیں۔

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَّعْلُوْمَاتٌ تَاْتِيْهَا فَتَشْتَرِيْهَا

(۲۰۳۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا میں اجازت دی ہے کہ کھجوریں ناپ تول کر بیچی جائیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا عرایا معلوم کھجوریں ہیں جن کے پاس آ کر تم خریدتے ہو۔

بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

باب ۱۳۶۳: نفع کے قابل ہونے سے پہلے پھلوں کو

فروخت کرنا، لیث بن سعد نے ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) سے روایت کی کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سہل بن ابی حثمہ انصاری جو بنی

الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَاِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ اِنَّهٗ اَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ اَصَابَهٗ مُرَاضٌ اَصَابَهٗ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيْعُ ثِمَارَ اَرْضِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْاَصْفَرُ مِنَ الْاَحْمَرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ

حارثہ سے ہیں بیان کرتے تھے انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی انہوں نے کہا لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں پھلوں کی خرید وفروخت کرتے تھے اور جب لوگ درختوں سے پھل کاٹتے اور قرضدار آجاتے تو خریدار کہتا پھلوں کو دمان (درخت کی بوسیدگی اور سیاہ ہونا) ہوگیا ہے، مراض (یہ بیماری پھل میں واقع ہوتی ہے اور پھل ہلاک ہوجاتا ہے) ہوگیا ہے۔ قشام (درخت خرما میں پھل لگنے کے بعد کمزور ہوجاتا ہے) ہوگیا ہے (کھجور کی ابتدائی حالت کو طلع کہتے ہیں پھر اس کے بعد خلال پھر بلح پھر بسر پھر مطب پھر تمر) یہ تینوں بیماریاں ہیں پھلوں کیلئے آفتیں ہیں جن کا ذکر کر کے وہ جھگڑا کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس اس معاملہ میں جھگڑے زیادہ آنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تم خرید وفروخت میں اس طرح جھگڑا کرنا نہیں چھوڑتے تو پھلوں کے پکنے سے پہلے اس کو فروخت نہ کرو اور جھگڑے زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ نے ان کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا یعنی اگر جھگڑے نہیں چھوڑتے تو قابل نفع ہونے سے قبل پھلوں کی فروخت نہ کرو ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے کہا مجھے خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی زمین کے پھل نہیں بیچتے تھے حتی کہ فجر کے ساتھ ستارے طلوع ہوتے اور زرد پھل سرخ پھلوں سے ممتاز ہوجاتے۔

ابوعبداللہ بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا (اس مذکور حدیث کی) علی بن بحر (قطان رازی امام بخاری کے ایک شیخ) نے روایت کی ہے کہ ہم کو حکام بن مسلم رازی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عنبسہ (بن سعید بن خرمیں) نے زکریا بن خالد رازی سے اور انہوں نے ابوالزناد سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

۲۰۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

(۲۰۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی خرید وفروخت سے جب تک وہ قابل نفع نہ ہوجائیں منع فرمایا اور فروخت کرنے والے اور خریدار کو منع فرمایا۔

۲۰۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ حَتّٰى تَحْمَرَّ

(۲۰۵۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے پھل کے بیچے جانے سے منع فرمایا حتی کہ وہ پک جائیں۔ ابوعبداللہ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا تزھو بمعنی تحمر ہے کہ پھل سرخ ہوجائے۔

۲۰۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشْقِحَ فَقِيْلَ وَمَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

(۲۰۵۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ پکڑنے سے پہلے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سلیم بن حیان نے سعید بن مینا سے دریافت کیا) تشقح کیا ہے تو سعید بن مینا نے جواب دیا سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے اور ان کو کھایا جا سکے۔

بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب ۱۳۶۴: نفع کے قابل ہونے سے قبل کھجور کا پھل بیچنا

۲۰۵۳- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ يَحْمَارُّ اَوْ يَصْفَارُّ

(۲۰۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے پھلوں کے قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجور کے پھل سے حتیٰ کہ وہ زہو ہو جائے (حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا) زہو کیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا وہ سرخ یا زرد ہو جائے۔

بَابٌ اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب ۱۳۶۵: جب کسی شخص نے قابل نفع ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کیا پھر اس پر آفت آ گئی تو وہ نقصان بائع کا ہے

۲۰۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهُ وَمَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا اَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

(۲۰۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے قابل نفع ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اور قائل حمید الطویل ہیں۔ تزہی کیا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یہاں تک کہ سرخ ہو جائے، پھر فرمایا مجھے بتاؤ اہل بلاغت کے نزدیک استفہام امر سے کنایہ ہے یعنی اس سے مراد امر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو وہ کس کے عوض اپنے بھائی کا مال لے گا۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے بیان کیا انہوں نے کہا اگر کوئی شخص قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل خریدے پھر اس کو آفت پہنچے اور جس چیز کو آفت پہنچی ہے وہ اس کے مالک کے ذمہ ہے۔ امام زہری کا یہ کلام ہے۔ ابن شہاب زہری نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفع کے قابل ہونے سے پہلے پھل کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ہی خشک کھجور درخت خرما سے لگی ہوئی کھجوروں کے عوض فروخت کرو۔

بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ اِلٰی اَجَلٍ

۲۰۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِی السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ فَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ

بَابُ اِذَا اَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ اَوْ اَرْضًا مَزْرُوْعَةً اَوْ بِاِجَارَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَالَ لِیْ اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَّوْلَی ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا نَخْلٍ بِيْعَتْ قَدْ اُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِیْ اَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ

باب ۱۳۶۶: کچھ مدت کے دعوے پر غلہ خریدنا

(۲۰۵۵) سلیمان الاعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ادھار میں گروی کا ذکر کیا تو ابراہیم نخعی نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں پھر انہوں نے ہمیں اسود بن یزید نخعی سے بیان کیا کہ انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے دعوے پر غلہ خریدا اور آپ نے اس یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

باب ۱۳۶۷: جب کوئی شخص عمدہ کھجور کے عوض گھٹیا کھجور فروخت کرنا چاہے (تو سود سے بچنے کیلئے اسے کیا کرنا چاہیے)

(۲۰۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص (سواد بن غزیہ بن وہب حلیف انصار) کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ تو وہ آپ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں اس طرح ہیں سواد بن غزیہ نے عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ (سب کھجوریں اس طرح) نہیں، ہم یہ کھجوریں ایک صاع دو صاع کے عوض لیتے ہیں اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کرو۔ ردی کھجوریں درہموں کے عوض فروخت کرو پھر ان دراہم کے ساتھ عمدہ کھجوریں خریدو۔

باب ۱۳۶۸: جس نے پیوند لگی ہوئی کھجوریں یا فصل والی زمین بیچی یا کھیتی پر دی

ابوعبداللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مجھے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے کہا کہ ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ (زبیر بن عبداللہ) کو نافع آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دیتے ہوئے سنا ہے کہ کھجوروں میں سے کوئی کھجور بھی فروخت کی جائے حالانکہ اس کو پیوند لگایا گیا ہو اور اس میں پھل کا ذکر نہ کیا جائے تو پھل اس کا ہے جس نے ان کو پیوند لگایا ہے۔ ایسے ہی غلام اور کھیت کا حال

سَمّٰى لَهٗ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

ہے نافع نے ابن جریج کو ان تین چیزوں کا نام لیا ہے۔

(۲۰۵۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجوریں فروخت کرے حالانکہ ان کو پیوند لگایا گیا ہو اس کا پھل فروخت کرنے والے کیلئے ہے ہاں اگر خریدنے والا اس کی شرط لگائے۔

بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

باب ۱۳۶۹: کھیتی کو غلہ کے عوض بحساب ناپ کر بیچنا

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَّنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

(۲۰۵۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر اس کے باغ کا پھل کھجور ہو تو خشک کھجور کے عوض ناپ کے حساب سے بیچے۔ اگر انگور ہو تو اس کو منقی کے عوض ناپ کر بیچے یا کھیتی ہو تو اس کو غلہ کے عوض ناپ کے حساب سے فروخت کرے اور نبی کریم ﷺ نے ان تمام صورتوں سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِاَصْلِهٖ

باب ۱۳۷۰: پھل والا درخت جڑ سمیت فروخت کرنا

۲۰۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ

(۲۰۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بھی آدمی درخت خرما کو پیوند لگائے پھر اس کو جڑ سمیت فروخت کر دے تو جس نے پیوند لگایا اس کیلئے اس کا پھل ہے مگر یہ کہ خریدنے والا اس کی شرط لگائے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

باب ۱۳۷۱: بیع مخاضرہ کا بیان (بیع مخاضرہ یہ ہے کہ پھلوں اور کھیتی کو پکنے سے پہلے سبز حالت میں فروخت کر دینا اور یہ جانوروں کے چارہ کیلئے جائز ہے)

۲۰۶۰- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

(۲۰۶۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ (پہلے ابواب میں ان سب کی تفاسیر گزر چکی ہیں)

۲۰۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَزْهُوَ فَقُلْنَا

(۲۰۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ حمید الطویل نے کہا ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا زھو کیا

لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيكَ

ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا سرخ ہو جائے اور زرد ہو جائے مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو تم کس کے عوض اپنے بھائی کا مال کھاؤ گے۔

بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَاَكْلِهِ

باب ۱۳۷۲: کھجور کے گابھ (جو چربی کی طرح سفید ہوتا ہے) کا بیچنا اور کھانا

۲۰۶۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاِذَا اَنَا اَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

(۲۰۶۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور آپ کھجور کا گابھ تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جو مومن بندے کی مثل ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہنا چاہا کہ وہ درخت خرما ہے اچانک خیال آیا کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے کم سن ہوں (یعنی ان کی موجودگی میں کلام کرنا بے ادبی ہے) نبی کریم ﷺ نے خود ہی فرمایا یہ درخت خرما ہے۔ (یہ حدیث کتاب العلم باب طرح الامام المسالۃ علی اصحابہ میں مذکور ہے وہاں دیکھیں۔)

بَابٌ مَنْ اَجْرَى اَمْرَ الْاَمْصَارِ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوْعِ وَالْاِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَاْسَ الْعَشَرَةُ بِاَحَدَ عَشَرَ وَيَاْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى (وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ) وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ

باب ۱۳۷۳: جس نے شہروں کا حکم، خرید و فروخت ٹھیکہ، ناپ تول میں لوگوں کے عرف، رسم و رواج اور ان کی نیتوں اور مشہور طریقوں پر جاری کیا۔

شریح بن حارث کندی قاضی نے سوت بیچنے والوں سے کہا تم اپنے طریقے و عادت کو باہم لازم پکڑو کیونکہ یہی معتبر ہیں۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ایوب سختیانی سے اور انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ انہوں نے کہا دس درہم میں خریدی ہوئی چیز گیارہ درہم میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور خرچہ کے عوض نفع لے لے اور نبی کریم ﷺ نے ہند بنت عتبہ سے فرمایا رواج کے مطابق اتنا لو جو تیرے لئے اور تیری اولاد کیلئے کافی ہو (اس لئے ابن بطال نے کہا فقہاء کے نزدیک عرف معمول بہ امر ہے اور یہ شرح میں شرط لازم کی مثل ہے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو فقیر ہو وہ معروف طریقہ سے کھائے۔ حضرت حسن بصری نے عبداللہ بن مرداس سے گدھا کرایہ پر لیا تو حسن بصری نے کہا کتنا کرایہ ہے۔ عبداللہ بن مرداس نے کہا دو دانق (اور دانق درہم کا چھٹا حصہ ہے) اور حضرت حسن بصری دو دانق پر رضا مند ہو گئے تو وہ اس پر سوار ہوئے پھر دوسری بار آئے اور کہا گدھا لاؤ اور اس پر سوار ہو گئے (پہلی

الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ

اجرت پر اعتماد کرتے ہوئے) اجرت میں اور صلب گدھا سے کوئی شرط نہ کی پھر آپ نے اس کو نصف درہم بھیج دیا (یعنی دو دانقوں پر ایک دانق اضافہ کیا)

۲۰۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

(۲۰۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطیبہ سے پچھنے لگوائے۔ رسول اللہ ﷺ نے (حجام مذکور سے اجرت کی شرط نہیں لگائی بلکہ عرف پر اعتماد کرتے ہوئے) حکم دیا کہ اس کو ایک صاع کھجوریں دے دو اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کا خراج کم کر دیں۔

۲۰۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

(۲۰۶۴) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عقبہ والدہ معاویہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے کیا مجھ پر گناہ ہے اگر میں اس کے مال سے پوشیدہ لے لوں۔ آپ نے فرمایا اتنا لے لو جو تجھے اور تمہاری اولاد کو رواج کے مطابق کافی ہو۔

۲۰۶۵- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ

(۲۰۶۵) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے (سورۂ نسا آیت ۶) یہ آیت مبارکہ یتیم کے والی کے حق میں نازل ہوئی جو اس کی سرپرستی کرتا ہے اور اس کے مال کی نگہبانی کرتا ہے اگر والی فقیر ہے تو اس کے مال سے عرف کے مطابق کھائے۔

بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

باب ۱۳۷۴: ایک شریک کی اپنے دوسرے شریک سے بیع کے حکم کے بیان میں

(اگر ایک شریک ایک چیز کسی اور کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے تو اس کا شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے۔)

۲۰۶۶- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

(۲۰۶۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر اس مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو شفعہ کرنے کا حق دیا ہے اور جب حدیں قائم ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ نہیں۔

بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُوْمٍ

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِيْ كُلِّ مَالٍ رَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابٌ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا لِغَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَرَضِيَ

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُوْنَ فَاَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰهَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰى ثُمَّ اَجِيْءُ فَاَحْلُبُ فَاَجِيْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِيْ بِهٖ اَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِي الصِّبْيَةَ وَاَهْلِيْ وَامْرَاَتِيْ فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ

باب ۱۳۷۵: زمین، مکانات اور سامان فروخت کرنا درآنحالیکہ وہ مشترکہ ہوں جو غیر منقسم ہوں

(۲۰۶۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر اس مال میں جو تقسیم نہیں کیا گیا شفعہ کا حکم دیا ہے اور جب حدیں قائم ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں تو شفعہ نہیں۔ مسدد بن مسرہد بن مسربل نے بیان کیا کہ ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے یہی خبر دی اور کہا ہر مال میں جو نہ تقسیم کیا گیا ہو شفعہ ہے۔ ہشام بن یوسف نے معمر سے روایت کرنے میں عبدالواحد کی متابعت کی۔ اور عبدالرزاق نے کہا فی کل مال اور اس کی عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابن شہاب زہری سے روایت کی۔

باب ۱۳۷۶: جب کسی نے دوسرے کیلئے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خریدی اور وہ راضی ہو گیا

(۲۰۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ تین آدمی چل رہے تھے کہ ان کو بارش نے آلیا وہ تینوں پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہو گئے۔ ان پر ایک پتھر گرا (جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔) نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے ایک دوسرے کو کہا اللہ تعالیٰ سے افضل عمل کے وسیلہ سے دعا کرو جو تم نے افضل عمل کیا ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بوڑھے تھے اور میں جانور چرانے کیلئے باہر نکل جاتا پھر واپس آتا تو دودھ دوہتا اور دودھ کا برتن لے کر اپنے والدین کے پاس آتا تھا اور وہ دودھ پی لیتے تھے تو پھر میں بچوں، گھر والوں اور بیوی کو پلایا کرتا تھا۔ ایک رات میں دیر سے آیا اور وہ دونوں سوئے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے ان کو جگانا نہ پسند کیا اور بچے میرے پاؤں کے پاس رو رہے تھے متواتر صبح ہونے تک میرا اور ان کا یہی حال رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوئی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا ہے تو پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان سے پتھر کچھ ہٹ گیا۔ دوسرے نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے بہت ہی محبت کرتا تھا۔ جیسے کوئی آدمی عورتوں سے محبت کرتا

كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِئُ بِي قَالَ فَقُلْتُ مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ

ہے۔ اس نے کہا کہ تم یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے حتیٰ کہ اسے ایک سو دینار دے۔ میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کئے اور جب میں ان کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھا اس نے کہا اللہ سے ڈر اور ناحق میری مہر (یعنی پردہ بکارت) نہ توڑ اور میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا و خوشنودی کیلئے کیا ہے تو ہم سے پتھر کو ہٹا دے۔ آپ نے فرمایا ان سے دو حصے پتھر ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور ایک فرق جوار کے عوض اجرت پر لیا تھا میں نے اس کو وہ دیا اور اس نے یہ لینے سے انکار کر دیا۔ میں جوار کا یہ فرق (ناپنے کا ایک آلہ) زمین میں کاشت کر دیا اور میں نے اس کے عوض گائے اور اس کا چرواہا خرید لیا۔ پھر وہ مزدور آیا اور کہا اے اللہ کے بندے میری مزدوری دے دے۔ میں نے کہا ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا ہی ہے۔ اس مزدور نے کہا کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا لیکن یہ سب مال تمہارا ہے اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے حصول کیلئے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر ہٹا دے پھر ان سے وہ پتھر ہٹ گیا۔

بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ

باب ۱۳۷۷: مشرکوں اور حربیوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

۲۰۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً

(۲۰۶۹) حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک مشرک آدمی بکھرے بالوں والا نہایت دراز قد بکریاں ہانکتے ہوئے آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تو ان کو فروخت کرے گا یا عطیہ دے گا (راوی کا شک ہے) یا آپ نے فرمایا ہبہ کرے گا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ فروخت کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید فرمائی۔

بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ

باب ۱۳۷۸: حربی کافر سے غلام خریدنا اور اس کے ہبہ کرنے یا آزاد کرنے کا حکم

نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کتابت کر لے اور وہ آزاد تھے اور کافروں نے اس پر ظلم کیا اور اس کو فروخت کر دیا تھا۔ حضرت عمار بن یاسر، صہیب

وَبَاعُوْهُ وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَّصُهَيْبٌ وَّبِلَالٌ وَّقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ)

۲۰۷۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ اَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ دَخَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِامْرَاَةٍ هِيَ مِنْ اَحْسَنِ النِّسَاءِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِيْ مَعَكَ قَالَ اُخْتِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِيْ حَدِيْثِيْ فَاِنِّيْ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّكِ اُخْتِيْ وَاللّٰهِ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّاُ وَتُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّاُ تُصَلِّيْ وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَعْطُوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ

بن سنان رومی اور بلال بن رباح قید کر لئے گئے۔

(حضرت عمار بن یاسر کی والدہ بنی مخزوم کی آزاد کردہ تھی اس لئے وہ حضرت عمار کے ساتھ قیدیوں والا سلوک کرتے تھے لہٰذا آپ کو بھی قیدی ہی کہا گیا) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہو۔ (سورۂ نحل آیت ۷۱)

(۲۰۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ بنت ہاران الاکبر (یہ آپ کے چچا تھے) کے ساتھ (مصر) سے ہجرت کی اور ان کو لے کر ایک شہر (اردن) پہنچے جہاں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا جابروں میں سے ایک جابر (صادوق) تھا، بادشاہ سے کہا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عورت لے کر آئے ہیں جو عورتوں سے نہایت ہی خوبصورت ہے۔ اس بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا تمہارے ساتھ جو ہے وہ کون ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا (دین میں) میری بہن ہے، پھر واپس سارہ کے پاس آئے اور فرمایا (اے سارہ) میری بات کو جھٹلانا نہیں کیونکہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ اللہ کی قسم میرے اور تیرے سوا زمین میں کوئی مومن نہیں (یہ کہہ کر) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو ظالم بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ ظالم سارہ کے پاس جانے کیلئے کھڑا ہوا تو حضرت سارہ کھڑی ہوئیں وضو کیا اور نماز پڑھنے لگیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوئی (صرف شرط ان کا مدخول شکوک ہے لیکن سارہ کا ایمان قاطعہ تھا لیکن انہوں نے علی سبیل الغرض کسر نفسی کیلئے اس جگہ ذکر کیا) اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے سوا محفوظ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھ پر ظالم کو مسلط نہ فرما۔ وہ زمین پر گرا اور اس کا سانس غوطہ لینے لگا حتیٰ کہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے کہا ابو مسلم بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سارہ نے عرض کیا اے اللہ! اگر یہ ظالم مر گیا تو کہا جائے گا کہ اس کو سارہ نے قتل کر دیا اور اس کو چھوڑ دیا گیا پھر وہ ظالم سارہ کے پاس جانے کیلئے کھڑا ہوا اور

الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً

سارہ کھڑی ہوئیں وضو کیا اور نماز پڑھنے لگیں اور عرض کرنے لگیں اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے شوہر کے محفوظ رکھا ہے اے اللہ اس ظالم کو مجھ پر مسلط نہ کر وہ پھر زمین پر گرا اور اس کا سانس رکنے لگا حتی کہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے کہا ابو مسلم بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سارہ نے عرض کیا اے اللہ! اگر یہ مردود مر گیا تو کہا جائے گا کہ اس کو سارہ نے قتل کر دیا ہے وہ دوسری بار یا تیسری بار (راوی کا شک ہے) پھر چھوڑ دیا گیا اور اس ظالم نے کہا اللہ کی قسم تم نے میرے پاس شیطان بھیجا ہے۔ اس کو حضرت ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور سارہ کو آجرہ (یعنی ہاجرہ) لونڈی دو چنانچہ سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور کہا، کیا پتہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور اس نے خدمت کیلئے ایک لونڈی دی۔

۲۰۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهِ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

(۲۰۷۱) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے ایک بچے (عبدالرحمٰن بن زمعہ) کے متعلق جھگڑا کیا۔ سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بچہ ہے میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ (یا رسول اللہ ﷺ) آپ اس کی شکل وصورت دیکھیں۔ (وہ میرے بھائی سے ملتی ہے۔) اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ زمعہ بن قیس کے بچھونے پر اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کی شکل وصورت کی طرف دیکھا تو عتبہ بن ابی وقاص سے واضح طور پر مشابہ تھی آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرا بھائی ہے۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے اور اے سودہ بنت زمعہ (نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ) تم اپنے (بھائی عبدالرحمٰن بن زمعہ) سے پردہ کرو اور حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہ دیکھا۔

۲۰۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْكَ فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا وَاَنِّيْ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِيٌّ

(۲۰۷۲) حضرت سعد بن ابراہیم اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنی نسبت نہ کرو۔ تو حضرت صہیب بن سنان رومی نے کہا مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے تو میں یہ کہنا پسند نہ کروں لیکن مجھے چرا لیا گیا حالانکہ میں

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ اَوْ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا اَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

بچپن تھا۔ یعنی بچپن میں مجھے رومیوں نے قید کرلیا تھا جس کی وجہ سے میری زبان رومی ہوگئی ورنہ عربی ہوں اور ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا

(۲۰۷۳) حکیم بن حزام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ان امور خیر کے متعلق بتایئے جو میں زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنا اور صدقہ وغیرہ کیا کرتا تھا۔ مجھے ان کا ثواب ملے گا۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تو نے پہلے نیک کام کئے ہیں انہی پر تو مسلمان ہوا ہے۔ (یہ حدیث کتاب الزکوۃ میں مذکور ہے)

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ

باب ۱۳۷۹: دباغت سے پہلے مردار کی کھال کا حکم (کیا اس کی بیع صحیح ہے یا نہیں)

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا

(۲۰۷۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا تم اس کے چمڑے سے کیوں نفع نہیں اٹھاتے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ مردار ہے آپ نے فرمایا صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

باب ۱۳۸۰: خنزیر کا قتل کرنا

(کیا یہ شروع سے ہے جیسا کہ اس کی کھانے کی تحریم شروع سے ہے)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے خنزیر کی بیع کو حرام کیا

۲۰۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ .

(۲۰۷۵) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ اس حال میں کہ وہ حاکم منصف ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو ختم کریں گے اور مال بہت زیادہ ہوگا یہاں تک کہ اس کے قبول کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔

بَابٌ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ

باب ۱۳۸۱: مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ ہی گوشت اور چربی کی چکناہٹ فروخت کی جائے جابر بن

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا

۲۰۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے

(۲۰۷۶) طاؤس بن کیسان نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ فلاں (سمرہ بن جندب) نے شراب فروخت کی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے کیا اسے معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے ان پر چربی حرام کی گئی اور انہوں نے اس کو پگھلایا اور فروخت کیا۔

(۲۰۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمتیں کھائیں۔

بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب ۱۳۸۲: ان چیزوں کی تصاویر فروخت کرنا جن میں روح نہیں اور جو اس میں مکروہ ہے اس کا بیان

۲۰۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ

(۲۰۷۸) عوف (بن ابی جمیلہ اعرابی) نے سعید بن ابی الحسن بن یسار (حضرت حسن بصری کے بھائی) سے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوعباس رضی اللہ عنہ میں انسان ہوں میرا ذریعہ معاش صرف دستکاری ہے اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تجھے وہی بیان کروں گا جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک وہ اس میں جان نہ ڈال دے اور اس میں کبھی بھی جان ڈالنا ممکن نہیں۔ اس شخص نے سخت ابھرا ہوا سانس لیا۔

("ربا" پھیپھڑوں میں ایک بیماری ہو جاتی ہے جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے) اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تیرا بھلا ہو اگر تو نے تصویریں بنانی ہی ہیں تو ان درختوں کی تصویریں اور ہر اس چیز کی تصویر جس میں روح نہیں ہے ان کی تصویر بنا۔ ابوعبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے (جس کو امام بخاری نے کتاب اللباس میں تخریج کیا)

بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

۲۰۷۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتٌ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

۲۰۸۰- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ فِيهِ الْمُقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةً عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَقَالَ آتِيكَ

باب ۱۳۸۳: شراب کی تجارت کے حرام ہونے کے بیان میں اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے شراب کی فروخت کو حرام فرمایا ہے

(۲۰۷۹) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔

باب ۱۳۸۴: جس نے (جانتے ہوئے عمداً) آزاد شخص کو فروخت کر دیا اس کا گناہ

(۲۰۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے فرمایا قیامت کے دن میں تین اشخاص کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام کا عہد دیا اور قسم کھائی پھر اس کو توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے جان بوجھ کر آزاد شخص کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور کرایہ پر لیا اس سے کام پورا کروایا اور اس کو اجرت پوری نہیں دی۔

باب ۱۳۸۵: نبی کریم ﷺ نے جب یہودیوں کو جلاوطن کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی زمین اور باغ فروخت کر دیں۔

آپ کے اس حکم میں سعید مقبری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے۔ یعنی کتاب الجہاد میں یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینے کے باب میں یہ حدیث مذکور ہے۔

باب ۱۳۸۶: حیوان کے بدلے حیوان

اور غلاموں کو ادھار بیچنا (اور اس کے حکم کا بیان) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس ضمانت پر ایک اونٹنی چار اونٹنیوں کے عوض خریدی کہ اس کا مالک اس کو مقام ربذہ پہنچا دے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے دو اونٹوں کے عوض ایک اونٹ خریدا۔ ان میں سے ایک تو اس کو دے دیا اور کہا کل ان شاء اللہ تعالیٰ دوسرا بلا تاخیر دے دوں گا۔

بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيْرُ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ اِلٰى اَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ بَعِيْرٌ بِبَعِيْرَيْنِ نَسِيْئَةً

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ اِلٰى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا حیوان میں سود نہیں۔ دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ اور دو بکریوں کے عوض ایک بکری ادھار خریدنا جائز ہے۔ محمد بن سیرین نے کہا دو اونٹوں کے عوض ایک اونٹ ادھار خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا (غزوہ خیبر) قیدیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ دحیہ کلبی (ابن خلیفہ بن فروہ کلبی) کے حصہ میں آئیں پھر وہ نبی کریم ﷺ کو مل گئیں۔ (ابن بطال رحمہ اللہ نے کہا لونڈی، غیر معین لونڈی سے تبدیل کرنا لونڈی کو لونڈی کے بدلے ادھار بیچنے کے قائم مقام ہے اور باب کا عنوان بھی یہی ہے۔) (عمدۃ القاری ج ۱۲ ص ۴۷)

بَابُ بَيْعِ الرَّقِيْقِ

باب ۱۳۸۷: غلام کے فروخت کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۰۸۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْاَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ اَوَاِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ اَنْ تَخْرُجَ اِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

(۲۰۸۲) عبداللہ بن محیریز جمحی، قرشی نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ وہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص (مجدی بن عمرو ضمری) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم قیدی عورتوں سے جماع کرتے ہیں اور ہم ان کو فروخت کرنا پسند کرتے ہیں۔ آپ عزل کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے کہا تم یہ کرتے ہو اور ترک عزل میں بھی تمہیں کوئی ضرر نہیں کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہو وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب ۱۳۸۸: مدبر کی بیع کا بیان

۲۰۸۳- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ

(۲۰۸۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے مدبر غلام کو (نعیم بن عبداللہ کے ہاتھوں آٹھ سو درہم میں) فروخت کیا (مدبر غلام کا نام یعقوب اور اس کے مالک کا نام ابو مذکور ہے)

۲۰۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۸۴) عمرو بن دینار سے روایت ہے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اس مدبر غلام کو فروخت کیا۔

۲۰۸۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ

(۲۰۸۵) محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے کہا عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اس سے بیان کیا کہ زید بن خالد جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان کو

عُبَيْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِيْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ

خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق دریافت کئے جانے کی بابت فرماتے ہوئے سنا۔ اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھر اس کو فروخت کر دو۔

۲۰۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ

(۲۰۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کسی ایک کی لونڈی اگر زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو (اور کوڑے مارنے کے بعد) اس کو زبانی کلامی ملامت نہ کرے پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو اور اس کی ملامت نہ کی جائے پھر وہ اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو چاہئے کہ اسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض۔

بَابٌ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُّقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ عُتِقَتْ فَلْيَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَّلَا تُسْتَبْرَاُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَّا بَاْسَ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ)

باب ۱۳۸۹: کیا کوئی شخص لونڈی کے ساتھ

(جس کو اس نے خریدا) استبراء سے قبل سفر کر سکتا ہے۔ (اور استبراء کا معنی ہے لونڈی کا رحم حمل سے خالی ہونا) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس لونڈی کا بوسہ لینے اور اس سے مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب لونڈی ہبہ کی جائے جس سے وطی کی گئی ہو یا فروخت کی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک حیض سے اس کے رحم کو صاف کر لیا جائے اور کنواری لونڈی کا استبراء ضروری نہیں، عطا بن ابی رباح نے کہا شرمگاہ کے سوا حاملہ لونڈی سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر۔

۲۰۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۰۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ خیبر تشریف لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے صفیہ بنت حی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا حالانکہ اس کا خاوند قتل ہو چکا تھا اور وہ دلہن تھیں رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے لئے منتخب فرما لیا۔ آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر چلے یہاں تک ہم سد الروحاء (مدینہ منورہ سے تقریباً ۳۶ میل دور ایک جگہ) پہنچے تو حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہو گئیں تو آپ نے اس سے شب باشی فرمائی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور، گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا) تیار کر کے رکھوایا۔ پھر رسول اللہ

وَسَلَّمَ اِذِنَ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّى لَهَا وَرَآئَهُ بِعَبَائَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ

ﷺ نے فرمایا اپنے اردگرد لوگوں میں اعلان کردو (تاکہ لوگوں کو آپ کا نکاح کرنا معلوم ہوجائے) اور یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنے پیچھے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے چغہ سے گھیرے ہوئے تھے پھر نبی کریم ﷺ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا رکھتے تو صفیہ رضی اللہ عنہا گھٹنے پر اپنا قدم رکھ کر اونٹ پر سوار ہوجاتیں۔

بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ

باب ۱۳۹۰: مردار اور بتوں کی بیع کے حرام ہونے کے بیان میں

۲۰۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَىَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۸۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے سال حالانکہ آپ مکہ میں جلوہ افروز تھے فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے شراب، مردار خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام کردیا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے متعلق فرمایئے وہ کشتیوں کو لگائی جاتی ہے اس کے ساتھ چمڑوں کو روغن کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے، اللہ تعالیٰ نے جب مردار کی چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر فروخت کیا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابوعاصم (ضحاک بن مخلد شیبانی) نے کہا ہمیں عبدالحمید نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں یزید بن ابی حبیب نے خبر دی کہ عطاء بن ابی رباح نے مجھے لکھا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے سنا ہے۔

بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب ۱۳۹۱: کتے کی قیمت کے حکم کے بیان میں

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

(۲۰۸۹) حضرت ابومسعود (عقبہ بن عمر) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت زنا کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۹۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

(۲۰۹۰) عون بن ابی جحیفہ نے کہا میں نے اپنے باپ (ابوجحیفہ) کو

اَخْبَرَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ اشْتَرٰی حَجَّامًا فَاَمَرَ بِمَحَاجِمِهٖ فَکُسِرَتْ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

ایک پچھنے لگانے والا غلام خریدتے دیکھا (تو انہوں نے اس کے اوزار توڑ ڈالے) میں نے اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خون، کتے اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور گودنے والی اور گدوانے والی، سود کھانے والے اور کھلوانے والے پر لعنت فرمائی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم کا بیان

اس میں ۸ ابواب اور ۱۶ احادیث ہیں اور ۱۳ احادیث معلقہ ہیں

بَابُ السَّلَمِ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ

۲۰۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَالنَّاسُ یُسْلِفُوْنَ فِی التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَیْنِ اَوْ قَالَ عَامَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً شَکَّ اِسْمَاعِیْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

باب ۱۳۹۲: ناپ معین میں سلم کرنا

(۲۰۹۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور لوگ ایک سال اور دو سال اسماعیل بن علیہ کا شک ہے یا انہوں نے کہا دو سال یا تین سال تک کھجوروں میں سلم کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجوروں میں سلم کرے اسے چاہیے کہ ناپ معین اور وزن معلوم میں سلم کرے۔

بیع کی چار صورتیں ہیں۔ دونوں طرف عین ہو یا دونوں طرف ثمن ایک طرف عین ہو اور ایک طرف ثمن اگر دونوں طرف عین ہو تو اس کو مقایضہ کہتے ہیں اور تیسری صورت میں کہ ایک طرف عین ہو اور ایک طرف ثمن۔ اس کی دو صورتیں ہیں اور دونوں طرف ثمن ہو تو بیع صرف کہتے ہیں۔ اگر بیع کا موجود ہونا ضروری ہو تو بیع مطلق ہے اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو بیع سلم ہے۔ لہٰذا بیع سلم میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور خریدنے والا ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے جو روپیہ وغیرہ دیتا ہے اس کو رب السلم اور سلم کہتے ہیں اور فروخت کرنے والے کو مسلم الیہ اور جو چیز خریدی جائے وہ مسلم فیہ اور ثمن (قیمت) کو رأس المال کہتے ہیں۔ بیع مطلق کے جو ارکان ہیں وہ اس کے بھی ہیں۔ بیع سلم کیلئے چودہ شرائط ہیں جن کا لحاظ ضروری ہے۔ فقہ کی کتب میں ان کا مفصل ذکر مذکور ہے۔ (واللہ رسولہ اعلم)

۲۰۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِهٰذَا فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

(۲۰۹۲) محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہمیں اسماعیل بن علیہ نے عبداللہ بن ابی نجیح سے یہ مذکورہ روایت کی ناپ معلوم اور وزن معلوم میں بیع سلم کرے۔

بَابُ السَّلَمِ فِیْ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

باب ۱۳۹۳: حکم سلم کے بیان میں در آنحالیکہ وزن معلوم میں ہو

۲۰۹۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَفِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

(۲۰۹۳) ابوالمنہال (عبدالرحمٰن) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے حالانکہ وہاں لوگ دو یا تین سال کی مدت پر کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز میں سلم کرے تو وہ ناپ معین اور وزن معلوم اور مدت معینہ تک سلم کرے۔

۲۰۹۴- حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ وَّقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

(۲۰۹۴) علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا اور کہا چاہئے کہ ناپ معین میں وقت معین تک سلم کرے۔

۲۰۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

(۲۰۹۵) ابوالمنہال (عبدالرحمٰن) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور فرمایا ناپ معلوم اور وزن معین میں مدت معین تک بیع سلم کرے۔

۲۰۹۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ و حَدَّثَنَا يَحْيٰی حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ اَوْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْ بُرْدَةَ فِی السَّلَفِ فَبَعَثُوْنِیْ اِلٰی ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

(۲۰۹۶) شعبہ بن حجاج نے محمد بن ابی مجالد سے روایت کی انہوں نے کہا ہم کو حفص بن عمر نے بیان انہوں نے کہا ہم کو شعبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن ابی مجالد یا عبداللہ بن ابی مجالد نے خبر دی انہوں نے کہا عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابوبردہ (عامر بن ابوموسیٰ اشعری) نے بیع سلم میں اختلاف کیا اور انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور میں نے ان سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس اور حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت میں گندم، جو، منقی اور کھجوروں میں بیع سلف کرتے تھے اور میں نے عبدالرحمٰن بن ابی ابزی سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔

بَابُ السَّلَمِ اِلٰی مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ

باب ۱۳۹۴: اس شخص سے بیع کرنا جسکے پاس اصل نہیں

اصل سے مراد مسلم فیہ (یعنی جس چیز کی بیع سلم ہوتی) ہے جیسے گندم کا اصل کھیتی ہے اور پھلوں کا اصل ان کے درخت ہیں یعنی مسلم فیہ کا اصل پاس ہونا ضروری نہیں اور اس کی چار صورتیں ہیں پہلی صورت یہ کہ مسلم فیہ عقد کے وقت موجود ہو اور مدت ختم ہونے کے وقت منقطع ہو جائے یہ جائز نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ مسلم فیہ وقت عقد سے موجود ہو اور مدت ختم ہونے تک موجود رہے۔ یہ بالاتفاق جائز ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مسلم فیہ عقد کے وقت معدوم ہو اور مدت ختم ہونے کے وقت موجود ہو، چوتھی صورت یہ ہے کہ عقد کے وقت اور

مدت ختم ہونے کے وقت موجود ہو اور درمیانی مدت میں معدوم ہو۔ ان دونوں صورتوں میں احناف کے نزدیک بیع سلم جائز نہیں۔

۲۰۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالاَ سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لاَ

(۲۰۹۷) محمد بن ابی مجالد نے کہا مجھے عبداللہ بن شداد بن ھاد اور ابو بردہ (عامر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا ان سے دریافت کرو کیا نبی کریم ﷺ کے اصحاب نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں گندم میں بیع سلم کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا، ہم اہل شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور زیتون میں ناپ معین میں مدت مقررہ تک بیع سلم کرتے تھے۔ (محمد بن ابومجالد نے کہا) میں نے کہا تم ان لوگوں سے بیع کرتے تھے جن کے پاس مال کا اصل ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا ہم اس کے متعلق ان سے دریافت نہیں کرتے تھے۔ پھر ان دونوں نے مجھے عبدالرحمن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بیع سلم کرتے تھے۔ درآنحالیکہ ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ کیا ان کی کھیتی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ

(۲۰۹۸) اسحاق بن شاہین واسطی نے کہا ہمیں خالد بن عبداللہ نے سلیمان الشیبانی سے بیان کیا۔ انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے حدیث مذکور میں دوسرے طریق سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم گندم اور جو میں بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ بن ولید نے سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے کہا ہمیں سلیمان الشیبانی نے بیان کیا اور کہا زیتون میں ہم بیع سلم کرتے تھے۔ قتیبہ بن سعید نے کہا ہم کو جریر بن عبدالحمید نے سلیمان شیبانی سے بیان کیا اور انہوں نے کہا ہم گندم، جو اور منقی میں بیع سلم کرتے تھے۔

۲۰۹۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتّٰى يُحْرَزَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(۲۰۹۹) عمرو بن مرہ بن عبداللہ مرادی نے کہا میں نے ابوالبختری (سعید بن فیروز کوفی) سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے کھجور میں بیع سلم سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان سے کھایا جائے اور وزن کیا جائے تو ایک شخص نے کہا کس چیز کا وزن کیا جائے (کیونکہ درخت خرما میں کھجوروں کا وزن ممکن نہیں) اس کے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا حتیٰ کہ اس کو محفوظ کیا جائے (اور شعبہ کی روایت سے حتیٰ یحرز یعنی ان کا اندازہ لگایا جائے) معاذ بن

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

۲۱۰۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ اَوْ يَاْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ

۲۱۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَنَهٰى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ اَوْ يُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِزَ

بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيْدٍ

بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

۲۱۰۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ

ابوالبختری نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اس جیسی بیع سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۳۹۵: کھجوروں (یعنی پھل) میں بیع سلم کرنا

(۲۱۰۰) ابوالبختری (سعید بن فیروز کوفی) نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کھجوروں کی بیع سے منع کیا گیا ہے یہاں تک وہ قابل انتفاع نہ ہو جائیں اور نقد چاندی کے عوض ادھار چاندی کی بیع سے بھی منع فرمایا اور میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجوروں میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں یا صاحب کھجور اس سے کھاتا ہو۔ اور ان کا اندازہ لگایا جا سکے۔

(۲۱۰۱) ابوالبختری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے پھل کی بیع سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ نفع کے قابل ہو جائے اور سونے کے بدلے چاندی کی بیع سے منع فرمایا درآنحالیکہ ان میں سے ایک ادھار ہو اور دوسرا نقد اور میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ نفع کے قابل ہو جائیں اور صاحب کھجور ان سے کھاتا ہو یا وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور تخمینہ کے قابل ہو جائیں۔

باب ۱۳۹۶: بیع سلم میں ضامن بنانے کے حکم کے بیان میں

(۲۱۰۲) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھی (گویا کہ زرہ گروی رکھنا بھی ضمانت ہے اور یہی کرمانی کا قول ہے۔)

باب ۱۳۹۷: بیع سلم میں کوئی چیز گروی رکھنا

(۲۱۰۳) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودی سے مدت معین تک غلہ خریدا اور اس کے عوض اس کے پاس لوہے کی زرہ بطور رہن رکھ دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ

بَابُ السَّلَمِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّبِهٖ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّالْاَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَاْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مَّا لَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ

۲۱۰۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ اَسْلِفُوْا فِي الثِّمَارِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَّقَالَ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ

۲۱۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مُجَالِدٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ اِلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيْبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَاْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ قُلْتُ اَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ

بَابُ السَّلَمِ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

۲۱۰۶- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ

باب ۱۳۹۸: ایک مدت معینہ تک سلم کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری، اسود بن یزید نخعی اور حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہی لکھا (کہ بیع سلم مدت مقررہ کے ساتھ مختص ہے) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا غلہ موصوف (جس کی صفت بیان کردی ہو) مدت معینہ کے وعدے پر معلوم نرخ کے عوض اس کی بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جب تک کھیتی میں اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

(۲۱۰۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے حالانکہ لوگ دو سال یا تین سال کے وعدے پر بیع سلف کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا پھلوں میں ناپ معین مدت معین کے وعدہ پر بیع سلم کرو۔ عبداللہ بن ولید نے کہا ہمیں سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن ابی نجیح نے بیان کیا ناپ معلوم اور وزن معلوم میں بیع سلم کرو۔

(۲۱۰۵) محمد بن ابی مجالد سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد بن ہاد نے عبدالرحمن بن ابزی اور عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس بھیجا اور میں نے ان دونوں سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت حاصل کرتے اور ہمارے شام کے کاشتکاروں میں سے کچھ کاشتکار آتے تو ہم ان سے گندم، جو اور منقی میں مدت مقررہ کے وعدہ پر بیع سلم کرتے تھے (محمد بن ابی مجالد نے کہا) میں نے کہا کیا ان کی کھیتی تھی یا نہیں تھی۔ ان دونوں نے کہا ہم ان کے متعلق ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

باب ۱۳۹۹: اونٹنی کے بچہ جننے تک بیع سلم کرنا

(۲۱۰۶) نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے

عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ الْجَزُوْرَ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِیْ بَطْنِهَا

کہا لوگ حبل الحبلہ کی مدت کے وعدہ پر اونٹوں کی خرید وفروخت کرتے تھے (اور حبل الحبلہ کی تفسیر باب بیع الغرر وحبل الحبلہ میں مذکور ہے۔) اور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر یہ کی اونٹنی بچہ جنم دے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

(۳۲) کتاب الشفعۃ شفع کا بیان

اس میں ۱۳ ابواب اور ۳ ہی احادیث ہیں۔ احادیث معلقہ اور متابعات کوئی نہیں۔

بَابُ الشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ

باب ۱۴۰۰: شفعہ اس زمین میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب اس کی حد بندی ہو جائے تو اس کے بعد اس میں شفعہ نہیں ہے

۲۱۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

(۲۱۰۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ہر اس زمین میں شفعہ کا حکم دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب اس کی حدود متعین ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے گئے ہوں تو اس میں شفعہ نہیں۔

بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَّا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ

باب ۱۴۰۱: فروخت کرنے سے قبل شفعہ کا صاحب شفعہ (شفیع) پر پیش کرنا، حکم بن عتیبہ نے کہا جب فروخت کرنے سے پہلے شفیع اجازت دے دے تو وہ شفعہ نہیں کر سکتا۔ عامر بن شراحیل شعبی نے کہا جس کا شفعہ فروخت کیا جائے حالانکہ وہ (بیع کے وقت) موجود ہو اور اعتراض نہ کرے تو اس کو شفعہ کا حق نہیں۔

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا الْمَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى اِحْدٰى مَنْكِبَیَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَّوْلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ اِبْتَعْ مِنِّیْ بَيْتَیَّ فِیْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰهِ مَا اَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَّاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ الْاٰفٍ مُنَجَّمَةً

(۲۱۰۸) عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا تو حضرت مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اچانک ابورافع (اسلم) نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام آئے اور کہا اے سعد بن ابی وقاص اپنے محلہ میں میرے دو مکان خرید لو۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا اللہ کی قسم میں ان کو نہیں خریدوں گا اور مسور بن مخرمہ نے کہا اللہ کی قسم تمہیں ضرور خریدنا ہوں گے اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا اللہ کی قسم میں چار ہزار درہم سے زیادہ پر خرید نہیں کروں گا اور قسطوں میں ادا کروں گا۔

اَوْ مُقَطَّعَةٌ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَّلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَّاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ

ابورافع نے کہا مجھے اس کے پانچ سو دینار دیئے جا رہے تھے اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنتا کہ ہمسایہ اپنے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے تو میں تم کو وہ دو گھر چار ہزار میں نہ دیتا حالانکہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے تھے تو ابورافع نے وہ دونوں گھر حضرت سعد بن ابی وقاص کو دے دیئے۔

بَابُ اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ

باب ۱۴۰۲: کونسا ہمسایہ زیادہ قریب ہے

۲۱۰۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

(۲۱۰۹) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کسی کو ہدیہ دوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بلحاظ دروازہ ان سے تمہارے قریب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نوواں پارہ

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

(۳۴) کتاب الاجارۃ مزدوری کا بیان

اس میں ۲۲ ابواب اور ۱۲۵ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۷ ہیں۔

بَابُ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ) وَالْخَازِنُ الْاَمِيْنُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ اَرَادَهٗ

۲۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

۲۱۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ

باب ۱۴۰۳: کسی نیک اور صالح آدمی کو مزدوری پر لگانا

اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقت اور ایمان دار ہو (سورۂ قصص آیت ۲۶) اور خزانچی امانت دار (نوکر ہے) جو شخص کسی کام کی خواہش کرے اور (امام) اس سے کام نہ لے (کیونکہ جو کام کرنا چاہتا ہے وہ حریص ہوتا ہے اور حریص امین نہیں ہوسکتا۔)

(۲۱۱۰) ابو بردہ (عامر) اپنے باپ حضرت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا خزانچی دیانتدار ان صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے جو دل کی خوشی سے وہ چیز ادا کرے جس کا (اس کے مالک نے اس کو حکم دیا ہے۔)

(۲۱۱۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی اشعری بھی تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں کام کرنے کی خواہش کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم اپنے کام کا کسی کو عامل نہیں بناتے جو عامل بننے کا خواہش مند ہو۔ (اس لئے آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو عامل بنایا اور ان دونوں کو عامل نہیں بنایا)

بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ

باب ۱۴۰۴: چند قراریط کے عوض بکریاں چرانا

(قراریط قرط یعنی قیراط کی جمع ہے اور قیراط نصف دانق یعنی درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے اور بقول بعض دینار کا 1/16 حصہ اور بقول بعض دینار کے دسویں حصہ کا آدھا، کسی چیز کا چوبیسواں حصہ۔)

۲۱۱۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا

(۲۱۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ

چرائیں (کیونکہ یہ دوسرے جانوروں سے کمزور بہت جلد فرمانبرداری کرنے والی اور جنت کے چوپایہ میں سے ہیں) آپ کے اصحاب نے عرض کیا آپ بھی یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا میں بھی قراریط پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا (باوجود اس کے کہ آپ اکرم الخلق ہیں لیکن اپنے رب کے ساتھ اظہار تواضع کا یہ حال ہے)

بَابُ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ اَوْ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ

باب ۱۴۰۵: بوقت ضرورت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں کو مزدوری پر لگانا۔ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو ان کی زمین پر کام کرنے کا معاملہ طے فرمایا (اور اس وقت آپ کو مسلمان نہ مل سکے جو ان کے قائم مقام ان کی زمین پر کام کرتے)

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاسْتَاْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا الْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاٰمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَاَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَاَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيْقَ السَّاحِلِ

(۲۱۱۳) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی دیل پھر بنی عبد بن عدی کا ایک شخص (ابن اسحاق کے نزدیک عبداللہ بن ارقم ابن ہشام نے کہا عبداللہ بن اریط امام مالک کے نزدیک اس کا نام رقیط تھا) جو راستوں کا ماہر تھا۔ مزدور رکھا اور "خریت" جو خفیہ اور مشکل راستوں کا ماہر ہو۔ اس نے عاص بن وائل کے خاندان سے قسم کا معاہدہ کیا تھا حالانکہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو امانت دار سمجھا اور اپنی دونوں سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے تین دن کے بعد غار ثور آنے کا وعدہ کیا اور وہ دونوں سواریوں کو تین راتوں کے بعد علی الصبح غار ثور کے پاس لے آیا تو آپ دونوں روانہ ہوئے اور ان دونوں کے ساتھ عامر بن فہیرہ (یہ طفیل بن عبداللہ کا غلام تھا جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا) اور بنی دیل کا راہبر بھی تھا وہ ان کو ساحل کے راستہ لے گیا۔

بَابٌ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِيْ اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَاءَ الْاَجَلُ

باب ۱۴۰۶: جب کسی نے مزدور کو مزدوری پر رکھا تا کہ وہ تین دن کے بعد یا ایک ماہ بعد یا ایک سال بعد وہ کام کرے تو جائز ہے اور وہ دونوں (آجر و اجیر) اپنی شرط پر جو انہوں نے لگا رکھی ہے قائم رہیں جب بیان کردہ مدت مذکور آ جائے

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ

(۲۱۱۴) نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ

ویل کا ایک ماہر راہبر شخص کرایہ پر لیا حالانکہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا تو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالہ کر دیں اور اس سے تین راتوں کے بعد تیسری کی صبح کو دونوں سواریاں غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا۔

بَابُ الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ

باب ۱۴۰۷: جہاد میں (خدمت وغیرہ) کیلئے مزدور ساتھ لینا

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ اَوْثَقِ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۲۱۱۵) حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ تبوک میں شریک ہوا اور میرے نزدیک یہ جنگ لڑنا عملوں میں سے باوثوق اور قوی عمل تھا اور میرا ایک مزدور کہ اس نے کسی شخص سے جھگڑا کیا تو ان میں سے ایک نے دوسری کی انگلی دانتوں میں دبالی۔ اس نے اپنی انگلی کھینچی تو انگلی دانتوں میں دبانے والے کے اگلے دانت یعنی ثنیہ گرا دیئے۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو رائیگاں قرار دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں چھوڑے رکھے تا کہ تو ان کو دانتوں سے کاٹتا رہے یعلی بن امیہ نے کہا میرے خیال میں آپ نے فرمایا جیسے اونٹ چباتا ہے۔ عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی ملیکہ (ابوملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ بن جدعان ہے) نے اپنے دادا سے اس قصہ کی مثل بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص کا ہاتھ چبا ڈالا تو اس نے اس کے سامنے والے دانت گرا دیئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت کو رائیگاں قرار دیا۔

بَابُ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ (اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ) اِلٰى قَوْلِهِ (وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ) يَاْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَّمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ

باب ۱۴۰۸: جس نے کسی مزدور کو اجرت پر رکھا

اور اس سے مدت بیان کر دی اور (وہ کونسا کام کرے گا) اس کام کی وضاحت نہیں کی۔ قرآن پاک ہے کیا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو اور اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تجھے مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ قریب ہے ان شاء اللہ تعالیٰ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں دونوں میں سے جو میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور اس ہمارے کئے پر اللہ کا ذمہ ہے۔ (سورۂ قصص

بَابٌ اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ حَائِطًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ جَازَ

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ (لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا نَاْكُلُهٗ

آیت ۴۹، ۲۷) ''يَاْجُرُ فُلَانًا'' کا معنی یہ ہے کہ وہ اس کو مزدوری دیتا ہے اور اسی سے تعزیت کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اجر دے۔

باب ۱۴۰۹: جب کسی نے گرنے والی دیوار کو سیدھا کرنے پر مزدور اجرت پر لیا تو جائز ہے

(۲۱۱۶) یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے پر روایت کرنے میں اضافہ کیا ہے۔ (عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہا) میں نے ان دونوں کے سوا (کسی اور سے) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے سنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے بیان کرتے ہوئے) فرمایا وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام) چل پڑے اور انہوں نے ایک دیوار کو جو گرنے کے قریب تھی دیکھی۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس کو سیدھا کر دیا یعلی بن مسلم نے کہا میرے گمان میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے دیوار کو اٹھایا اور سیدھی کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) اگر آپ مزدوری لیتے تو ہم کھاتے۔

بَابُ الْاِجَارَةِ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَا لَنَا اَكْثَرَ عَمَلًا وَّاَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ

(۲۱۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تمہاری اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال ایک شخص کی سی ہے جس نے چند مزدور مزدوری کیلئے لگائے اور کہا کون ہے جو صبح سے لے کر دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے تو یہود نے (صبح سے لے کر دوپہر تک) کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو دوپہر سے لے عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے تو نصاریٰ نے (دوپہر سے لے کر عصر تک) کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو عصر سے لے کر غروب آفتاب تک دو قیراط پر میرا کام کرے تو تم وہی ہو (جنہوں نے دو قیراط پر عصر سے لے کر شام تک کام کیا) یہود و نصاریٰ نے غصہ کیا اور کہا ہمارا کیا حال ہے کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور

نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ

بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ

بَابُ إِثْمِ مَنْ مَّنَعَ أَجْرَ الْأَجِيْرِ

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ

بَابُ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ

مزدوری تھوڑی ملی۔ اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کمی کی ہے انہوں نے کہا نہیں اس شخص نے کہا یہ میری طرف سے اضافہ ہے جس کو چاہوں دوں۔

باب ۱۴۱۱: وقت عصر تک کیلئے مزدور لگانا

(۲۱۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی ہے جس نے مزدوری کیلئے مزدور لگائے اور کون ہے جو میرا کام دوپہر تک ایک قیراط پر کرے گا اور یہود نے ایک ہی قیراط پر (دوپہر تک) کام کیا پھر تم وہ لوگ ہو جنہوں نے نماز عصر سے لے کر غروب شمس تک دو قیراط پر کام کیا۔ یہود و نصاریٰ غضبناک ہوئے اور کہا کام کے لحاظ سے ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور مزدوری بہت کم ملی ہے۔ اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کچھ بھی کمی کی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں تو اس شخص نے کہا یہ میرا احسان ہے جسے چاہوں نوازدوں۔

باب ۱۴۱۲: وہ شخص جو مزدور کو اس کی مزدوری نہیں دیتا اس کے گناہ کے بیان میں

(۲۱۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عزاسمہ فرماتا ہے تین اشخاص ایسے ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرے نام کے واسطہ سے عہد کرے پھر عہد کو توڑے۔ دوسرا وہ شخص جو آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے اور تیسرا وہ شخص جو مزدوری کیلئے مزدور لگائے اور مزدور سے کام پورا لے اور اس کی مزدوری نہ دے۔

باب ۱۴۱۳: نماز عصر سے شام تک کیلئے مزدور لگانا

(۲۱۲۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے شخص کی ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلٰى أَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلٰى أَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا أَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَّعْمَلُوْا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ

جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری کیلئے لگایا کہ وہ مقررہ مزدوری کے عوض ایک دن شام تک کام کریں اور انہوں نے دوپہر تک اس کا کام کیا اور کہا ہمیں تیری مزدوری جو تو نے شرط کی ہے کوئی حاجت نہیں اور جو کام ہو کر چکے وہ رائیگاں ہے۔ اس شخص نے ان سے کہا اس طرح نہ کرو۔ اپنا بقیہ کام پورا کرو اور اپنی پوری مزدوری لو۔ انہوں نے انکار کیا اور کام چھوڑ دیا۔ اس نے ان کے بعد دو مزدور مزدوری پر لگائے اور ان دونوں سے کہا تم یہ بقیہ دن پورا کرو اور تمہارے لئے وہی (مزدوری ہے) جو میں نے ان لوگوں سے مزدوری شرط کی تھی۔ انہوں نے کام شروع کیا جبکہ نماز عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا جو ہم نے تیرا کام کیا ہے وہ یوں ہی کیا ہے اور جو مزدوری تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی وہ بھی تیرے لئے ہی ہے۔ اس شخص نے ان دونوں کو کہا اپنا باقی کام پورا کر لو کیونکہ ابھی تھوڑا دن باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے انکار کر دیا اور اس شخص نے لوگوں کو مزدوری پر لگایا کہ باقی دن وہ اس کا کام کریں اور انہوں نے باقی دن کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے پہلے دو فریقوں کی بھی پوری مزدوری لے لی اور یہ مثال مسلمانوں کی ہے جنہوں نے اس نور ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَتَرَكَ الْأَجِيْرُ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ

باب ۱۴۱۴: جس نے مزدوری پر مزدور لگایا

اور وہ مزدور اپنی مزدوری کو چھوڑ کر چلا گیا مزدور لگانے والے نے اس کی مزدوری کی رقم سے کاروبار کیا اور مال بہت زیادہ ہو گیا اور جس نے دوسرے کے مال سے کاروبار کیا اور غیر کے مال سے کچھ بڑھ گیا۔

۲۱۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى أَوَوُا الْمَبِيْتَ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا إِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَّلَا مَالًا فَنَأٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ

(۲۱۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلی امت کے تین اشخاص راہ چل رہے تھے یہاں تک کہ رات گزارنے کیلئے انہوں نے ایک (پہاڑ) کی غار میں پناہ لی اور اس میں داخل ہو گئے اور پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس نے ان پر غار کا منہ بند کر دیا اور انہوں نے کہا کہ تم اس پتھر سے اس صورت میں خلاصی پا سکتے ہو کہ تم اپنے نیک اعمال کے توسط سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ میرے بوڑھے والدین تھے اور میں ان سے پہلے اپنے بال بچوں اور غلام کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں کسی چیز کی طلب میں دور نکل گیا اور میں شام کو واپس آیا تو وہ سو چکے تھے۔ اور میں نے

عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيَ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي اَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ

ان کیلئے دودھ دوہا (اور جب دودھ لے کر ان کے پاس گیا) تو میں نے ان کو سویا ہوا پایا اور میں نے ناپسند سمجھا کہ ان سے پہلے میں اپنے اہل وعیال اور غلام کو دودھ پلاؤں میں انتظار کرتا رہا حالانکہ دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ پر تھا اور میں نے صبح روشن تک ان کا انتظار کیا۔ وہ جاگے اور انہوں نے دودھ پیا اے اللہ! اگر یہ عمل میں نے تیری رضا کی خاطر کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر ہٹا دے جس کی وجہ سے ہم مصیبت میں گرفتار ہیں۔ پس پتھر تھوڑا سا ہٹا لیکن وہ باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (ان میں سے) دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری چچا کی بیٹی تھی جو مجھے سب لوگوں سے محبوب تھی۔ میں نے اس سے جماع (زنا) کرنا چاہا اور اس نے مجھ سے یہ کام کرنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ قحط کے سالوں میں ایک قحط کے سال وہ میرے پاس آئے اور میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میرے اور اپنے نفس کے درمیان تخلیہ کر دے (یعنی میرے ساتھ برا کام کرے) اس نے مان لیا یہاں تک کہ میں جب اس پر قادر ہو گیا تو اس نے کہا یہ تیرے لئے حلال نہیں کہ اس کے حقدار کے سوا تو مہر کو توڑے تو میں نے اس سے زنا کرنا گناہ تصور کیا اور اس سے اعراض کیا حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور جو میں نے اس کو سونا دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ عمل میں نے تیری رضا کو طلب کرنے کیلئے کیا ہے تو ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے جس کے سبب ہم مصیبت میں گھرے ہوئے ہیں۔ پتھر تھوڑا سا ہٹا لیکن ہم اس سے نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (ان میں سے) تیسرے نے کہا اے اللہ! میں نے مزدوروں کو مزدوری پر لگایا اور میں نے ایک آدمی کے سوا سب کو مزدوری دے دی۔ وہ آدمی اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ اس سے بہت زیادہ مال ہو گیا اور وہ مزدور ایک مدت کے بعد میرے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے بندے مجھے میری مزدوری دے دے۔ میں نے اس سے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے مال سے حاصل ہوا ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا، میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا اور اس نے سارا مال لیا اور ہانک کر لے گیا اور ان میں سے

کچھ باقی نہ رہنے دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے حصول کیلئے کیا ہے تو ہم سے پتھر ہٹا دے جس کی وجہ سے ہم مصیبت میں مبتلا ہیں چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ اس غار سے چلتے ہوئے نکلے۔

بَابٌ مَنْ اٰجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ وَاُجْرَةِ الْحَمَّالِ

باب ۱۴۱۵: جس شخص نے اپنے آپ کو (غیر کیلئے) مزدوری پر دیا کہ وہ اس کا (سامان وغیرہ) اپنی پشت پر اٹھائے پھر وہ اس مزدوری کو صدقہ کردے اور بوجھ اٹھانے والے کی مزدوری۔

۲۱۲۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ اَلْفٍ قَالَ مَا تَرَاهُ اِلَّا نَفْسَهُ

(۲۱۲۲) حضرت ابومسعود (عقبہ بن عامر) انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں کوئی شخص بازار چلا جاتا اور بوجھ اٹھاتا اور ایک مد حاصل کرتا (اور وہ صدقہ کردیتا) حالانکہ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں درہم ہیں (یعنی جب بوجھ اٹھانا شروع کیا اس وقت ایک درہم بھی نہ تھا اور آج اسی پیشہ سے وہ لاکھوں دراہم کے مالک ہیں) شقیق (ابووائل) نے کہا میرے خیال میں (ان کے بعض سے مراد) خود حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

بَابُ اَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَالْحَسَنُ بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ يَّقُوْلَ بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ اَوْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ

باب ۱۴۱۶: دلالی کی مزدوری کے حکم کے بیان میں

محمد بن سیرین، عطاء بن ابی رباح، ابراہیم نخعی اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم دلالی کی مزدوری میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اس کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم یہ کپڑا اتنے میں فروخت کردو اور جو اس سے زیادہ ملے وہ لے لو۔ محمد بن سیرین نے کہا جب کوئی کہے اس چیز کو اتنے میں فرخت کردو اور جو نفع ہو وہ تیرے لئے ہے یا میرے اور تیرے درمیان آدھا آدھا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں۔

۲۱۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا

(۲۱۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے قافلوں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا اور فرمایا شہری دیہاتی کیلئے خرید وفروخت نہ کرے (طاؤس بن کیسان نے کہا) میں نے عرض کیا اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ! نبی کریم ﷺ کے اس قول "لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ" سے کیا مراد ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

بَابُ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهٗ مِنْ مُشْرِكٍ

باب ۱۴۱۷: کیا دارالحرب میں کوئی مسلمان مشرک کی

فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ

۲۱۲۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِیْ عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَاقَالَ وَاِنِّیْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لِیْ ثَمَّ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَقْضِيكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا)

مزدوری کرسکتا ہے (جواب استفہام حدیث کو مذکور ہے)

(۲۱۲۴) خباب بن ارت نے بیان کیا اور کہا میں لوہار تھا اور (مسلمان تھا) میں عاص بن وائل (مشرک تھا) کا کام کیا کرتا تھا اور اس کے پاس میری مزدوری جمع ہوگئی اور میں اس کے پاس اپنی مزدوری لینے کیلئے گیا۔ عاص بن وائل نے کہا اللہ کی قسم جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے گا میں تجھے تیری مزدوری نہیں دوں گا۔ (خباب بن ارت کا کہنا ہے) کہ میں نے عاص بن وائل سے کہا لیکن اللہ کی قسم اگر تو مر جائے پھر زندہ کیا جائے تو پھر بھی میں یہ کام نہیں کروں گا۔ عاص بن وائل نے کہا میں مروں گا اور پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا پھر میرے لئے مال اور اولاد ہوگی تو تیری مزدوری ادا کردوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے (سورۂ مریم آیت ۷۷)

بَابٌ مَا يُعْطٰی فِی الرُّقْيَةِ عَلٰی اَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ اِلَّا اَنْ يُّعْطٰی شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا كَرِهَ اَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَاَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ بِاَجْرِ الْقَسَّامِ بَاْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِی الْحُكْمِ وَكَانُوْا يُعْطَوْنَ عَلَى الْاَخْرَصِ

باب ۱۴۱۸: سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کے عوض

عرب کے ایک مخصوص گروہ کو اجرت دینا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک ہے عامر بن شراحبیل شعبی نے کہا معلم شرط نہ لگائے ہاں اگر اس کو کوئی چیز دی جائے تو اس کو قبول کرلے۔ حکم بن عتیبہ نے کہا میں نے کسی سے بھی نہ سنا کہ اس نے معلم کی اجرت کو ناپسند سمجھا ہو۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے دس درہم (معلم کی) اجرت دی اور محمد بن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ انہوں نے کہا فیصلہ میں رشوت لینے کو "سحت" کہا جاتا ہے یعنی حرام ہے اور لوگ اندازہ لگانے والوں کو اجرت دیتے تھے۔

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰی حَیٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَیْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ

(۲۱۲۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے اصحاب ایک سفر میں روانہ ہوئے وہ سفر کرتے ہوئے عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے ہاں فروکش ہوئے اور ان سے کھانا طلب کیا لیکن انہوں نے ان کو کھانا دینے سے انکار کردیا اور اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا۔ لوگوں نے ہر طرح کی کوشش کی مگر کسی چیز نے اس کو نفع نہ دیا تو قبیلے کے بعض لوگوں نے کہا اگر تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو یہاں اترے ہیں شاید کہ ان کے پاس کوئی چیز ہو

الَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْقِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَاُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَاَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا

چنانچہ وہ لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہم نے اس کیلئے ہر طرح کی کوشش کی ہے لیکن اس کو کوئی نفع نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ ہے۔ صحابہ کرام ؓ میں سے بعض نے کہا (وہ راوی حدیث حضرت ابوسعید خدری ؓ تھے) ہاں اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں لیکن بخدا ہم نے تم سے میزبانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی اور میں تمہیں دم نہیں کروں گا۔ حتیٰ کہ تم ہمارے لیے اجرت مقرر کرو۔ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینے پر باہم مصالحت کر لی (نسائی کی روایت میں تیس بکریاں) تو ایک صحابی گئے وہ اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونکتے گویا کہ وہ رسیوں سے کھولا گیا ہے یعنی فوراً صحیح ہو گیا اور وہ اس طرح چلنے لگا کہ اس کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ اس نے کہا تم ان کو پوری اجرت دے دو جس پر تم نے ان سے باہم مصالحت و موافقت کی ہے۔ صحابہ کرام ؓ میں سے بعض نے کہا بکریاں تقسیم کر لو اور جس نے دم کیا تھا اس نے کہا تقسیم نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے سارا ماجرا بیان کریں جو ہوا ہے اور دیکھیں وہ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے جھاڑ پھونک ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا ہے بکریاں تقسیم کر لو اور میرے لئے بھی اپنے ساتھ حصہ رکھ لو (یہ کہہ کر) نبی کریم ﷺ مسکرائے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے بیان کیا کہ میں نے ابوالتوکل (علی بن داؤد) سے یہ حدیث سنی ہے۔

بَابُ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ

باب ۱۴۱۹: غلام سے اور لونڈیوں سے معین ٹیکس لینا

۲۱۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهٖ اَوْ ضَرِيْبَتِهٖ

(۲۱۲۶) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوطیبہ نے نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے اور آپ ﷺ نے حجام کو ایک صاع یا دو صاع گندم دینے کا حکم دیا اور اس حجام کے مالکوں سے بات چیت کی (اور آپ ﷺ کے کہنے پر) اس کے محصول یا جزیہ میں کمی کر دی گئی۔

بَابُ خَرَاجِ الْحَجَّامِ

باب ۱۴۲۰: حجام کی مزدوری

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ

(۲۱۲۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ

(۲۱۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور اگر آپ ﷺ اس کو مکروہ جانتے تو حجام کو اجرت نہ دیتے۔

۲۱۲۹- حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ

(۲۱۲۹) عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ پچھنے لگواتے تھے اور کسی کی مزدوری میں کمی نہیں کرتے تھے۔

بَابٌ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

باب ۱۴۲۱: جس نے غلام کے مالکوں سے اس کے محصول میں کمی کے بارے میں بات چیت کی

۲۱۳۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ

(۲۱۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ایک پچھنے لگانے والے غلام کو بلایا اور اس غلام نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے اور آپ نے اس کو ایک صاع یا دو صاع، ایک مد یا دو مد گندم دینے کا حکم دیا اور اس کے متعلق اس کے مالکوں سے گفتگو کی (آپ ﷺ کے کہنے پر) اس غلام کے محصول میں کمی کر دی گئی۔

بَابُ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ

باب ۱۴۲۲: زانیہ عورت اور لونڈی کی کمائی

وَكَرِهَ اِبْرَاهِيمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَقَالَ مُجَاهِدٌ (فَتَيَاتِكُمْ) اِمَائِكُمْ

ابراہیم نخعی کے نزدیک نوحہ کرنے والی اور گانے والی عورتوں کی اجرت مکروہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک (اور مجبور نہ کرو اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں) تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری کی حالت میں رہیں بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ نور آیت ۳۳) اور فَتَيَاتِكُمْ کا معنی تمہاری لونڈیاں ہیں۔

۲۱۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ

(۲۱۳۱) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی اجرت سے منع

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

(۲۱۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

۲۱۳۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب ۱۴۲۳: نر کی جفتی کرانے کی ممانعت کے بیان میں

(۲۱۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا۔

۲۱۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

بَابٌ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا

باب ۱۴۲۴: جب کسی نے زمین کرایہ پر لی اور ان دونوں میں سے ایک فوت ہو گیا

وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَيْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ يُّخْرِجُوْهُ اِلٰى تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَاِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْاِجَارَةُ اِلٰى اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ جَدَّدَا الْاِجَارَةَ بَعْدَمَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن سیرین نے کہا مدت کی تکمیل تک اس کے گھر والے کرایہ دار کو نکال نہیں سکتے۔ حکم بن عتیبہ حسن بصری اور ایاس بن معاویہ نے کہا اجارہ مدت مقررہ تک جاری رہے گا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے خیبر (کی زمین یہودیوں کو) نصف بٹائی پر دی چنانچہ یہ اجارہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ابتدائی خلافت تک قائم رہا اور کہیں بھی مذکور نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اجارہ کی تجدید کی ہو۔

۲۱۳۴- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰى عَلٰى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَّا اَحْفَظُهُ وَاَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

(۲۱۳۴) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو خیبر اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور ان کیلئے اس کی پیداوار سے ان کا نصف ہوگا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ زرعی اراضی کچھ حصہ کے عوض کرایہ پر دی جاتی تھی (جویریہ بن اسماء نے کہا) نافع نے اس کا ذکر کیا لیکن مجھے یاد نہیں۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زرعی اراضی کے اجارہ سے منع فرمایا اور عبیداللہ نے نافع اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہا

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

(۳۴) کتاب الحوالات حوالہ کا بیان

اس میں تین ابواب اور تین احادیث ہیں

بَابُ الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَحَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوَى لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

۲۱۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

بَابٌ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

بَابٌ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ

باب ۱۴۲۵: حوالہ (کسی کی طرف قرض منتقل کرنے کے بیان میں) اور کیا حوالہ میں رجوع کر سکتا ہے۔

حسن بصری اور قتادہ بن دعامہ نے کہا جس نے حوالہ کیا اس وقت وہ مالدار تھا تو حوالہ (قرض منتقل کرنا) جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ دو شریک اور وراثت پانے والے اس طرح تقسیم کریں کہ یہ (عین) یعنی نقد لے لے اور وہ قرض لے لے اور اگر ان میں سے کسی ایک کا مال ضائع ہو گیا تو وہ اپنے ساتھی کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالدار کا قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالہ کر دیا جائے تو وہ حوالہ قبول کر لے۔

باب ۱۴۲۶: جب (صاحب حق) مالدار کے حوالہ کرے تو مالدار اسے مسترد نہ کرے

(۲۱۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جو شخص مالدار کے حوالہ کیا جائے وہ اس کو قبول کر لے۔

باب ۱۴۲۷: اگر میت کا قرض کسی شخص کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے

(۲۱۳۷) حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ اس کا جنازہ پڑھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے

بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

اس پر نماز پڑھی پھر ایک اور جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس پر نماز پڑھیں آپ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا ہاں، اس پر قرض ہے۔ آپ نے فرمایا کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کیا صرف تین دینار تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا اس پر نماز پڑھیں آپ نے فرمایا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کیا تین دینار اس پر قرض ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس پر نماز پڑھیں اور اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ تو آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

(۳۵) کفالت کا بیان

اس میں پانچ ابواب اور سات احادیث ہیں اور دو احادیث معلقہ ہیں۔

بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهِ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْاَشْعَثُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ

باب ۱۴۲۸: قرض اور (معاملات کے) دین میں بدنی اور مالی ذمہ داری لینا

ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی سے انہوں نے اپنے باپ (عمرو بن عویمر بن حارث) سے روایت کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ وہاں کسی شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو حمزہ بن عمرو نے زانی مرد سے ضامن لیا حتیٰ کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کو پہلے سو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے لوگوں سے اس کی تصدیق کروائی اور جہالت کے سبب اس کو معذور سمجھا۔ جریر بن عبداللہ بجلی اور اشعث بن قیس کندی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدین کے بارے میں عرض کیا کہ ان سے توبہ کرائیں اور ان سے کفیل لیں۔ انہوں نے توبہ کی اور ان کے قبیلہ والے لوگ ان کے کفیل بن گئے۔ حماد بن ابی سلیمان نے کہا جب کوئی کسی کا ضامن ہو جائے اور وہ مر جائے تو اس پر کچھ واجب نہیں۔ حکم بن عتیبہ نے کہا وہ اس کا ضامن ہوگا۔ امام بخاری نے کہا کہ لیث بن سعد نے کہا مجھے جعفر بن ربیع نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے

يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لَآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے کسی شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بعض بنی اسرائیل سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کو ایک ہزار دینار قرضہ دے تو اس نے کہا میرے پاس گواہ لاؤ۔ میں ان کو گواہ بناؤں گا۔ قرض لینے والے شخص نے کہا اللہ گواہ کافی ہے۔ قرض دینے والے شخص نے کہا کوئی ضامن لاؤ۔ اس نے کہا اللہ ضامن کافی ہے۔ قرضہ دینے والے نے کہا تو نے سچ کہا اور اس نے اس کو ہزار دینار مدت مقررہ پر بطور قرض دے دیا وہ شخص سمندر کی طرف گیا اور اپنی حاجت پوری کی۔ پھر اس نے سواری تلاش کی کہ اس پر سوار ہو کر مقررہ مدت میں قرضہ دینے والے کے پاس جائے تا کہ اس کا قرضہ ادا کرے۔ اس کو کوئی سواری نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا پھر ایک ہزار دینار اور اپنی طرف سے ایک خط صاحب قرض کی طرف اس میں رکھ دیا۔ پھر اس جگہ کو بند کیا پھر اس کو سمندر کے کنارے پر لایا اور عرض کیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک ہزار دینار فلاں سے ادھار لیا تھا اور اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا تو میں نے کہا اللہ ضامن کافی ہے۔ وہ تجھ سے راضی ہو گیا اور اس نے مجھ سے گواہ کا سوال کیا تو میں نے کہا اللہ گواہ کافی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہو گیا۔ میں نے سواری حاصل کرنے کی بے حد کوشش کی ہے کہ اس کا قرضہ اس کو بھیجوں لیکن میں اس پر قادر نہ ہوا اور میں اس کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اس لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا۔ یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں ڈوب گئی پھر وہ لوٹ آیا اور وہ اس مدت میں سواری تلاش کرتا رہا تا کہ وہ اپنے شہر جائے، وہ شخص جس نے قرضہ دیا تھا باہر نکلا تا کہ دیکھے کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ اچانک اس نے لکڑی دیکھی جس میں مال تھا۔ وہ اسے اپنے گھر ایندھن کی خاطر لے گیا۔ جب اسے چیرا تو اس نے اپنا مال اور خط پایا۔ پھر وہ شخص جس کو قرض دیا تھا وہ ہزار دینار لے کر آ گیا اور کہا اللہ کی قسم میں مسلسل سواری کی تلاش میں رہا تا کہ تمہارا مال لے کر آؤں۔ لیکن جس جہاز میں، میں آیا ہوں اس سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا۔ قرضہ لینے والے نے کہا کیا تو نے میری طرف کوئی چیز بھیجی ہے، مقروض نے کہا میں تجھے بتا رہا ہوں کہ جس جہاز میں، میں آیا ہوں اس سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہیں پایا۔ قرض خواہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیری امانت جو تو نے لکڑی میں بھیجی ہے وہ پہنچ گئی ہے اور مقروض ہزار دینار لے کر بخوشی واپس چلا گیا۔

باب ۱۴۲۹: اللہ تعالیٰ جل اسمہ کا فرمان اور وہ جن سے

(وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ)

۲۱۳۸- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) قَالَ وَرَثَةً (وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِي رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِي اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ (وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ) اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصِي لَهٗ

۲۱۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ

۲۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ

بَابٌ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ

تمہارا عقد بندھ ہو چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (سورۂ نساء آیت ۳۳)

(۲۱۳۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ سے مراد وارث ہیں اور وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ کی تفسیر میں انہوں نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا تھا اس کے قریبی وارث نہ ہوتے تھے، اس کا سبب وہ بھائی چارہ تھا جو نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان قائم کیا تھا اور جب یہ آیت مقدسہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو آیت مبارکہ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ منسوخ ہوگئی پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آیت مبارکہ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ صرف مدد، معاونت اور بھلائی کے حق میں باقی رہی اور وراثت ختم ہوگئی ہاں اس کی وصیت کی جا سکتی ہے۔

(۲۱۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۱۴۰) عاصم (بن سلیمان الاحول) نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا تمہیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام میں عقد حلف نہیں ہے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں عقد حلف لیا تھا۔

باب ۱۴۳۰: جو شخص میت کی طرف سے قرضہ کا کفیل بنا تو اسے رجوع کا اختیار نہیں اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک ہے

(۲۱۴۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھی جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس پر قرضہ ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے لوگوں

أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَّقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

بَابُ جِوَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ

نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے بھائی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کا قرض میرے ذمہ ہے یارسول اللہ ﷺ تو آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

(۲۱۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر بحرین سے مال آیا (آپ نے اپنے دست مبارک پھیلا کر فرمایا) تو میں تجھے اتنا، اتنا دوں گا اور بحرین سے مال نہ آیا حتی کہ نبی کریم ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے اور جب بحرین سے مال آ گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اور منادی کرا دی گئی جس آدمی سے نبی کریم ﷺ کا وعدہ ہو یا کسی کا آپ پر قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اتنا، اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے لپ بھر کر دی میں نے اس کو شمار کیا تو وہ پانچ صد (درہم یا دینار) تھے اور فرمایا اس سے دوگنا اور لے لو۔

باب ۱۴۳۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں پناہ دینا اور اس کا عہد کرنا

(۲۱۴۳) مسلم بن شہاب زہری نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا۔ ابوصالح (سلیمان بن صالح اور ان کا لقب سِلْمُوَیْہ مروزیان) نے کہا مجھے عبداللہ بن مبارک نے یونس بن یزید سے بیان کیا اور انہوں نے شہاب زہری سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو دین حق پر ہی پایا ہے اور کوئی دن ایسا نہ گزرتا کہ اس میں وہ ہمارے گھر صبح و شام تشریف نہ لاتے ہوں اور جب مسلمان (مشرکوں کی اذیتوں کی وجہ سے) مصیبتوں میں ڈالے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے حتی کہ جب "برک غماد" پہنچے تو ان کو ابن دغنہ (ربیعہ بن رفیع) ملا اور وہ "قارہ" قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے کہا اے

أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا

ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں زمین کی سیر کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ ابن دغنہ نے کہا تمہاری مثل کوئی شخص نہ نکلتا ہے اور نہ ہی نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ فقیر لوگوں کیلئے کماتے ہو۔ صلہ رحمی کرتے ہو اور عاجز و مجبور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر ثابت قدم رہنے پر آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہو، میں تجھے پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرو، ابن دغنہ روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آیا اور قریش کے سرداروں میں گھوما اور ان سے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل انسان نہ نکل سکتا ہے اور نہ ہی نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو فقیر لوگوں کیلئے کمائی کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے بس لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور حق پر ثابت قدم رہنے پر آنے والے مصائب میں مدد کرتا ہے لہٰذا قریش ابن دغنہ کے امان پر راضی ہو گئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امن دے دیا اور انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہو وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں، نماز پڑھیں اور وہ جو چاہے پڑھیں اور وہ اس سے ہمیں اذیت نہ پہنچائیں اور نہ ہی اس کا اعلان کریں اس لئے کہ ہمیں خوف ہے کہ وہ ہمارے بچے اور عورتوں کو فتنہ میں ڈال دے گا۔ ابن دغنہ نے یہ سب کچھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنا شروع کر دی اپنے گھر کے علاوہ کسی گھر میں نماز اور قرآن مقدس کی تلاوت اعلانیہ نہ کرتے تھے پھر حضرت ابوبکر صدیق کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور (عبادت کرنے کیلئے) باہر نکل آئے اور اس مسجد میں نماز پڑھتے اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو آپ پر مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کا ایک ہجوم ہو جاتا اور وہ تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بہت رونے والے آدمی تھے۔ جب وہ قرآن حکیم کی تلاوت کرتے تو اپنے آنسوؤں کے مالک نہ ہوتے تو اس چیز نے قریش کے مشرک سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا لہٰذا انہوں نے ابن دغنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ابن دغنہ ان کے پاس آیا تو

أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أَخْفَرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کیا ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس بات پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور بلاشبہ انہوں نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا لی ہے اور وہ اعلانیہ نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں خوف لاحق ہو گیا ہے کہیں وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنہ میں نہ ڈال دیں اور تو ان کے پاس جا، اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنا پسند کرتے ہیں تو بیشک کریں اور اگر وہ نہ مانیں اور اعلانیہ عبادت کرنا چاہتے ہوں تو ان سے پوچھ لو کہ تمہارا عہد واپس کر دیا جائے۔ ہم یہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ تمہارا عہد توڑیں اور نہ ہی ہم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلانیہ عبادت کرنا گوارا ہے۔ اُم المؤمنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابن دغنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں جانتا ہوں کس شرط پر میں نے تم سے عقد عہد کیا تھا یا تو اس پر قائم رہو یا میرا ذمہ میرے سپرد کر دو کیونکہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب اس بات کو سنیں کہ میں نے ایک شخص کا ذمہ لیا تھا جس کو توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تیرا ذمہ تیرے حوالے کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی ہوں اس زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کھاری زمین کھجوروں والی جو دو پتھریلے کناروں کے درمیان ہے، جب یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا تو بعض مہاجر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعض لوگ جو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ طیبہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تیاری کر لی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا جلدی نہ کرو میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ بھی ہجرت کے امیدوار ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کیلئے روک لیا اور اپنے دو اونٹوں کو جو ان کے پاس تھے چار مہینے تک لے کر پتے چارہ کھلاتے رہے۔

بَابُ الدَّيْنِ

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

باب ۱۴۳۲: قرض کے حکم کے بیان میں

(۲۱۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی فوت شدہ آدمی لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کیلئے کوئی مال چھوڑا ہے۔ اگر کوئی بیان کرتا کہ اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کیلئے مال چھوڑا ہے تو اس پر نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے اپنے صاحب پر نماز پڑھو اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا میں مومنوں کی جانوں سے ان کے زیادہ قریب ہوں لہٰذا جو شخص مومنوں سے فوت ہو جائے اور اس پر قرضہ ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کیلئے ہے۔

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

(۳۶) وکالت کی کتاب

اس میں ۱۳۷ ابواب اور ۱۴۴ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ تین اور متابعات دو ہیں۔

بَابُ وَكَالَةِ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا

باب ۱۴۳۳: تقسیم وغیرہ میں ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل بنتا ہے اور تحقیق نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر ان کو اس کی تقسیم کا حکم دیا

(۲۱۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا جن اونٹوں کو نحر کیا گیا تھا ان کی جھولیں اور کھالیں صدقہ کر دوں۔

۲۱۴۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

(۲۱۴۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو بکریاں عطا فرمائیں کہ ان کو وہ آپ کے اصحاب میں تقسیم کر دیں بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم قربانی کر لو۔ (عتود وہ بکری کا بچہ جس پر سال گزرا ہو) صحاح للجوہری

بَابُ اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ

باب ۱۴۳۴: جب مسلمان کسی حربی کو دار الحرب یا دار السلام میں وکیل مقرر کرے تو جائز ہے

۲۱۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِاَنْ يَّحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهُ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِيْ بِاسْمِكَ الَّذِيْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهٗ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ اِلٰى جَبَلٍ لِاُحْرِزَهٗ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَاَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَّجَا اُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِيْقٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ اٰثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ اَنْ يَّلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهٗ لِاَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَبَوْا حَتّٰى يَتْبَعُوْنَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا فَلَمَّا اَدْرَكُوْنَا قُلْتُ لَهٗ اِبْرُكْ فَبَرَكَ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِيْ لِاَمْنَعَهٗ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ وَاَصَابَ اَحَدُهُمْ رِجْلِيْ بِسَيْفِهٖ وَكَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِيْنَا ذٰلِكَ الْاَثَرَ فِيْ ظَهْرِ قَدَمِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ يُوْسُفُ صَالِحًا وَّاِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ

(۲۱۴۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے امیہ بن خلف کی طرف خط لکھا کہ وہ میرے مال کی مکہ میں حفاظت کرے اور میں اس کے مال کی مدینہ میں حفاظت کروں گا اور جب میں نے رحمٰن کا ذکر کیا تو امیہ بن خلف نے کہا میں رحمٰن کو نہیں پہچانتا۔ یعنی اس کی توحید کا اقرار نہیں کرتا۔ مجھے اپنا وہ نام لکھ کر بھیج جو زمانہ جاہلیت میں تھا (عبدالرحمٰن بن عوف کا کہنا ہے) میں نے عبدعمرو لکھا اور جب بدر کا دن تھا میں پہاڑ کی طرف نکلا جبکہ لوگ محو خواب تھے تاکہ میں اس کی (امیہ بن خلف کی) حفاظت کروں۔ اس کو بلال نے دیکھ لیا اور حضرت بلال بن حمامہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کے پاس ٹھہرے۔ حضرت بلال نے کہا تم پر امیہ بن خلف کا قتل کرنا لازم ہے اگر امیہ بن خلف بچ گیا تو میری خیر نہیں تو حضرت بلال کے ساتھ انصار کے چند لوگ ہمارے پیچھے نکلے (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے) اور جب مجھے خوف لاحق ہوا کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں گے تو میں نے اس کا بیٹا (علی بن امیہ) ان کیلئے پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ ان کو (اپنے باپ سے) مشغول کردے۔ انصار کے لوگوں نے اس کے بیٹے (علی بن امیہ) کو قتل کردیا پھر وہ ہمارے پیچھے چلے اور امیہ بن خلف بھاری آدمی تھا جب انہوں نے ہم کو پا لیا (یعنی ہم تک پہنچ گئے) تو میں نے امیہ بن خلف کو کہا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا میں نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا (یعنی ڈھال بن گیا) تاکہ وہ اس کے قتل کرنے سے رک جائیں۔ انہوں نے میرے نیچے سے تلواریں گھسادیں حتی کہ اس کو قتل کردیا۔ ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو لگ گئی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے قدم کے پشت کے زخم کا نشان ہم کو دکھاتے تھے۔ امام بخاری نے کہا یوسف بن ماشون نے صالح بن ابراہیم اور اس کے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے سماعت کی ہے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيْزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

باب ۱۴۳۵: بیع صرف (یعنی نقد بالنقد) اور موزون (ناپ تول) میں وکیل بنانا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیع صرف میں وکیل مقرر کیا

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

(۲۱۴۸) حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (سواد بن غزیہ) کو خیبر پر عامل مقرر فرمایا اور وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو آپ نے فرمایا کیا

وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا فَقَالَ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ

خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح ہیں اس شخص نے عرض کیا ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس طرح مت کرو تمام کھجوریں (عمدہ اور ردی) دراہم کے عوض فروخت کرو پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجوریں خریدو اور وزن سے فروخت ہونے والی اشیاء میں بھی آپ نے اس طرح فرمایا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَبْصَرَ الرَّاعِیْ اَوِ الْوَكِیْلُ شَاةً تَمُوْتُ اَوْ شَیْئًا یَّفْسُدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا یَخَافُ عَلَیْهِ الْفَسَادَ

باب ۱۴۳۶: جب چرواہا یا وکیل بکری قریب المرگ یا کوئی چیز خراب ہوتی ہوئی دیکھے تو اس کو ذبح کر دے اور جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو وکیل اس کو درست کر دے

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُهٗ وَاَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ فَیُعْجِبُنِیْ اَنَّهَا اَمَةٌ وَّاَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهٗ عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ

(۲۱۴۹) نافع سے روایت ہے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے کو (عبدالرحمٰن علی الصحیح) کو اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی بکریاں جو مقام ''سلع'' میں چرتی تھیں ہماری ایک لونڈی نے ہماری بکریوں میں ایک بکری کو مرتے ہوئے دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس کے ساتھ اس کو ذبح کر دیا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت نہ کھاؤ حتی کہ میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کرلوں (یا یہ کہا) کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی شخص بھیجا جائے جو ان سے دریافت کرے چنانچہ خود حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا آدمی بھیجا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو اس بکری کا گوشت کھانے کا حکم دیا۔ عبیداللہ (بن عمر عمری) نے کہا کہ مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ لونڈی تھی اور اس نے بکری ذبح کر دی۔ عبدہ (بن سلیمان کوفی) نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں معتمر بن سلیمان کی متابعت کی ہے۔

بَابُ وَكَالَةِ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ وَّكَتَبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ اَنْ یُّزَكِّیَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ

باب ۱۴۳۷: حاضر اور غائب کو وکیل مقرر کرنا جائز ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو لکھا حالانکہ وہ غائب تھا کہ وہ اس کے سب چھوٹے بڑے گھر والوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے

۲۱۵۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

(۲۱۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص

كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً

(عرباض بن ساریہ) کا نبی کریم ﷺ پر ایک اونٹ قرض تھا وہ شخص آپ کے پاس قرضہ لینے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو اونٹ دے دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے اونٹ جیسا اونٹ تلاش کیا اور نہ ملا مگر اس سے بہتر اونٹ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہی اس کو دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا آپ نے میرا پورا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرضہ اچھے طریقے سے ادا کرے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِيْ قَضَآءِ الدُّيُوْنِ

باب ۱۴۳۸: قرض کی ادائیگی میں وکیل مقرر کرنا

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً

(۲۱۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے قرضہ لینے کیلئے آیا اور اس نے سخت کلامی کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو مارنا چاہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ حق والا ایسی باتیں کرتا ہے پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو اس کے اونٹ جیسا اونٹ دے دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے اونٹ سے افضل اونٹ ہے آپ نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ ہے جو قرضہ ادا کرنے میں اچھا ہو۔

بَابٌ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ

باب ۱۴۳۹: جب کوئی وکیل یا کسی قوم کے سفارشی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ہوازن کے ایک وفد کو جبکہ انہوں مال غنیمت واپس مانگا فرمایا میرا حصہ تمہارے لئے ہے

۲۱۵۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ

(ہوازنہ میں) انتظار کیا تھا حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا چند

بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِىْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِىْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعُوْا اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا

دن (یعنی دس دن) کیا تھا جب آپ طائف سے واپس لوٹے تھے اور جب (وفد قبیلہ ہوازن) کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں ایک ہی چیز واپس کریں گے (مال یا قیدی) انہوں نے عرض کیا ہم اپنے قیدی پسند کرتے ہیں (وہ ہمیں واپس کر دو) تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں سے خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی ثناء جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا "امابعد" تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی ان کو واپس دوں اور تم میں سے جو پسند کرتا ہے کہ خوشی سے ان کو قیدی واپس کرنا چاہئے تو کر دے اور جو تم میں سے یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا حصہ باقی رہے حتیٰ کہ پہلی غنیمت سے جو اللہ تعالیٰ عطا کرے گا ان کو دے دیں گے وہ بھی قیدی واپس کر دے۔ سب لوگوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی خاطر خوشی سے ان کو قیدی واپس کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم نہیں جانتے کہ اس میں تم میں سے کون اجازت دیتا ہے اور کون نامنظور کرتا ہے سب واپس چلے جاؤ تمہارے سردار آ کر ہم سے بیان کریں۔ سب لوگ چلے گئے اور ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی پھر سردار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا کہ وہ خوش ہیں اور انہوں نے قیدی واپس کرنے کی اجازت دے دی۔

بَابُ اِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا اَنْ يُّعْطِىَ شَيْئًا وَّلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِىْ فَاَعْطٰى عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

باب ۱۴۴۰: جب کسی آدمی نے (کسی دوسرے آدمی کو) وکیل بنایا کہ وہ کوئی چیز دے اور یہ بیان نہ کیا کہ کتنی دے (اس صورت میں وکیل) جو لوگوں میں متعارف ہے وہ چیز دے دے

۲۱۵۳- حَدَّثَنَا الْمَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَّغَيْرِهٖ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ اِنَّمَا هُوَ فِىْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ اِنِّىْ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ

(۲۱۵۳) عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے روایت ہے وہ ایک دوسرے سے کچھ اضافہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ درآنحالیکہ کہ سب نے حدیث کو حضرت جابر بن عبداللہ ؓ تک نہیں پہنچایا بلکہ ان میں سے ایک شخص (ابوالزبیر محمد بن مسلم قدرس جو عطاء بن ابی رباح کے شیوخ میں سے ہیں) نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے کہا میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار تھا اس لئے وہ سب سے پیچھے رہتا تھا۔ میرے قریب سے نبی کریم ﷺ گزرے اور فرمایا یہ کون

اَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَعْطِنِيْهِ فَاَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ اَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيْهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلْ بِعْنِيْهِ قَدْ اَخَذْتُهُ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَخَذْتُ اَرْتَحِلُ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَدْ خَلاَ مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ اَبِيْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَنْكِحَ امْرَاَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلاَ مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ يَا بِلاَلُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لاَ تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

ہے۔ میں نے عرض کیا جابر بن عبداللہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا، میں سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس چھڑی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ، آپ نے فرمایا وہ مجھے دو۔ میں نے چھڑی سرکار رحمت عالم ﷺ کو دی۔ آپ نے اونٹ کو مارا اور ڈانٹا۔ وہ اس جگہ سے لوگوں کے آگے چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کردو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ میرے ہاتھ فروخت کردو۔ پھر فرمایا میں نے یہ چار دینار سے خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہو گے۔ (حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں) جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہاں جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا میں نے ایک عورت (عبداللہ بن عمرو کی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی جس کا نام سہیلہ ہے) جس کا شوہر فوت ہو گیا تھا نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کیا تو اس سے کھیلتا اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور چند لڑکیاں چھوڑ گیا ہے اور میں نے چاہا ایسی عورت سے نکاح کروں جو تجربہ کار ہو اور بیوہ ہو۔ آپ نے فرمایا پھر تو یہ بہت اچھا ہے (حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں) جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بلال جابر بن عبداللہ کی (اونٹ کی) قیمت ادا کردو اور کچھ زیادہ دو۔ تو حضرت بلال نے جابر بن عبداللہ کو چار دینار دیئے اور ایک قیراط (درہم کا چھٹا حصہ) زیادہ دیا۔ (عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم ﷺ کا زیادہ عطا کیا ہوا مجھ سے جدا اور وہ قیراط ہمیشہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تھیلی میں رہتا۔

بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْاَةِ الْاِمَامَ فِي النِّكَاحِ

باب ۱۴۴۱: نکاح میں عورت کا امام کو وکیل بنانا

۲۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيْهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۱۵۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک رضی اللہ عنہا) نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کا میرے ساتھ نکاح کردو۔ آپ نے فرمایا ہم نے تمہارا نکاح اس عورت سے قرآن کے عوض کردیا

بَابٌ اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ اَقْرَضَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَّا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ) حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ

جو قرآن تمہیں یاد ہے۔

باب ۱۴۴۲: جب کسی شخص نے کسی کو وکیل بنایا

اور وکیل نے کوئی چیز چھوڑ دی اور وکیل بنانے والے نے اس کو درست قرار دیا تو جائز ہے (اور اسی طرح) اگر وکیل مدت مقررہ تک قرض دے (اگر وکیل بنانے والے نے اس کو جائز رکھا) تو جائز ہے اور عثمان بن ہیثم ابوعمرو نے کہا ہم سے عوف (بن ابی جمیلہ ابوسہل بصری المعروف بالاعرابی) نے محمد بن سیرین سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر کی حفاظت کا وکیل بنایا۔ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے جمع شدہ فطرانہ کے غلہ سے لپیں بھر کر لینا شروع کر دیا اور میں نے کہا بخدا (اے شخص) تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس شخص نے کہا میں نہایت غریب ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا خبردار رہو اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان سے مجھے یقین ہوا کہ وہ پھر آئے گا۔ بنابریں میں نے اس کا انتظار کیا چنانچہ وہ آیا اور غلہ سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس شخص نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے۔ اب دوبارہ نہیں آؤں گا۔ لہٰذا میں نے اس پر رحم کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ تمہارے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا خبردار رہو اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور عنقریب دوبارہ آئے گا۔ لہٰذا میں نے اس کا تیسری مرتبہ انتظار کیا اور وہ آ گیا اور غلہ سے لپیں بھرنا شروع کر دیں تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تجھے ضرور بارگاہ نبوت میں لے جاؤں گا اور

لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰہُ بِھَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ مَا ھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ (اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبَکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَکَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ

یہ آخری اور تیسری بار ہے اور تو کہتا ہے کہ نہیں آئے گا اور پھر آ جاتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے میں تجھے چند کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا ہیں۔ اس شخص نے کہا جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیت الکرسی پڑھ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حتیٰ کہ پوری آیت ختم کر دی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ پوری رات تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں جائے گا۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا کہ وہ مجھ کو چند کلمات بتائے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کلمات کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھے کہا جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیت الکرسی اول سے لے کر آخر تک پڑھ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور اس شخص نے مجھے کہا پوری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر فرشتہ حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں جائے گا اور حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کے بڑے حریص تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو اس نے تیرے ساتھ بات سچی بات کہی حالانکہ وہ بہت جھوٹا ہے اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جانتے ہو وہ تین راتیں تم سے کون مخاطب رہا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

بَابٌ اِذَا بَاعَ الْوَکِیْلُ شَیْئًا فَاسِدًا فَبَیْعُہٗ مَرْدُوْدٌ

باب ۱۴۴۳: جب وکیل (چیزوں میں سے) خراب و فاسد شے (جن چیزوں کا وہ وکیل بنایا گیا ہے) فروخت کرے تو اس کی بیع مردود ہوگی

۲۱۵۵- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ ھُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیَی قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَۃَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا قَالَ بِلَالٌ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۲۱۵۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی (یہ کھجوروں کی ایک اعلیٰ قسم ہے جو زردی مائل اور گول ہوتی ہیں) کھجوریں لے کر آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا یہ کہاں سے لائے۔ حضرت بلال نے عرض کیا ہمارے پاس ردی کھجوریں ہیں۔ میں نے ان میں سے دو صاع ایک صاع کے عوض بیچے ہیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا آہ، آہ یہ تو خالص سود ہے۔ اس طرح مت کرو۔ اور لیکن

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ

جب خریدنے کا ارادہ ہو تو یہ (ردی کھجوریں کسی دوسری چیز کے عوض فروخت کر کے پھر اچھی کھجوریں خرید لو۔)

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيْقًا لَّهُ وَيَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ

باب ۱۴۴۴: وقف میں وکیل ہونے اور (وکیل) کے خرچ کے حکم کے بیان میں اور وکیل کا (مال وقف سے جس کا وہ وکیل ہے) اپنے دوست کو کھلانا اور خود دستور کے مطابق کھانا

۲۱۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِيْ صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ اَنْ يَّاْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقًا لَّهُ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِيْ صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِيْ لِنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

(۲۱۵۶) عمرو بن دینار سے روایت ہے انہوں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صدقہ کے متعلق روایت ہے کہ صدقہ کے متولی پر حرج نہیں کہ وہ اس سے کھائے اور دوستوں کو کھلائے لیکن اپنے لئے مال جمع نہ کرے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صدقہ میں سے مکہ مکرمہ والے لوگوں کو ہدیہ دیتے تھے جبکہ وہ ان کے پاس جاتے تھے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ

باب ۱۴۴۵: حدود قائم کرنے میں وکیل مقرر کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۱۵۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا

(۲۱۵۷) حضرت زید بن خالد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اے انیس (بن ضحاک اسلمی) اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو رجم کر دو۔

۲۱۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ

(۲۱۵۸) عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان (یہ راوی کا شک ہے) کو لایا گیا حالانکہ اس نے شراب پی ہوئی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ گھر میں موجود ہیں وہ نعیمان (بن عمرو بن رفاعہ بن حارث) کو ماریں۔ عقبہ بن حارث نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس کو مارا تھا اور ہم نے اس کو جوتوں اور کھجور کی چھڑیوں سے مارا۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

باب ۱۴۴۶: قربانی کے اونٹوں میں وکیل بنانا اور ان کی حفاظت کرنا

۲۱۵۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

(۲۱۵۹) ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰی نُحِرَ الْهَدْیُ

رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان کے گلوں میں ڈالے پھر ان کو میرے باپ کے ساتھ بھیج دیا (یعنی میرے باپ کو ان کا حکم سپرد کر دیا) اور نبی کریم ﷺ پر کوئی چیز جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کی ہے حرام نہ ہوئی یہاں تک کہ ان (اونٹوں) کو نحر کیا گیا۔

بَابٌ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِیْلِهٖ ضَعْهُ حَیْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِیْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

باب ۱۴۴۷: جب کوئی آدمی اپنے وکیل سے کہے اس کو جہاں چاہو خرچ کرو اور وکیل نے کہا جو تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے (اور وکیل نے جہاں اس چیز کو رکھا یا خرچ کیا جائز ہے)

۲۱۶۰- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا وَّكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ) وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْهَا وَاَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ اِسْمَاعِیْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَّالِكٍ رَابِحٌ

(۲۱۶۰) حضرت اسحاق بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور اپنے مالوں میں سے انہیں بیرحاء (ایک باغ کہ نام) زیادہ محبوب تھا اور وہ مسجد نبوی کے سامنے تھا اور نبی کریم ﷺ اس میں اکثر تشریف لے جایا کرتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے اور جب یہ آیت مبارک "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ ؓ نبی کریم ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے "تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" اور مجھے تمام مالوں سے بیرحاء زیادہ محبوب ہے اور یہ اللہ کیلئے صدقہ ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیکی اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ جہاں چاہیں اس کو خرچ کریں آپ نے فرمایا یہ مال چلا جانے والا ہے۔ تحقیق جو تم نے کہا میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے عرض کیا اس طرح کروں گا اور آپ نے اس کو اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل بن ابی اویس نے مالک بن انس سے روایت کرنے میں یحیی بن یحیی کی متابعت کی ہے اور روح بن عبادہ نے اپنی روایت میں مالک بن انس سے رائح کی جگہ رابح ذکر کیا ہے۔

بَابُ وَكَالَةِ الْاَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

۲۱۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا نَفْسُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

باب ۱۴۴۸: خزانہ وغیرہ میں امانتدار کو وکیل بنانا

(۲۱۶۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا امین خزانچی جو خرچ کرتا ہے اور کبھی اس طرح فرمایا کہ جس کا اس کو حکم دیا جائے خوشی سے اس کو دیتا ہے اور جس کو دینے کا حکم دیا جائے وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

(۳۷) کھیتی اور بٹائی کے متعلق جو روایات آئیں ہیں

اس میں ۱۲۱ ابواب اور ۱۲۹ احادیث ہیں اور ۱۳ احادیث معلقہ ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ اِذَا اُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا)

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۴۹: زراعت اور درخت لگانے کی فضیلت جبکہ وہ اس سے کھائے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان تو بھلا بتاؤ تم جو بوتے ہو، کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں، ہم چاہیں تو اسے روند (پامال) کر دیں

(سورۂ واقعہ آیت نمبر ۶۳ تا ۶۵)

(۲۱۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی مسلمان پھل دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان یا چوپائے کھاتے ہیں مگر وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔ مسلم بن ابراہیم ازدی نے کہا ہم سے ابان (بن یزید عطار) نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ کی روایت کی۔

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِاٰلَةِ الزَّرْعِ اَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ

۲۱۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

باب ۱۴۵۰: کھیتی کے آلات میں مشغول ہونا یا (شرعاً) مامور بہ حد سے تجاوز کرنا (خواہ وہ واجب ہو یا سنت ہو یا مستحب) کی برائی کے بیان میں

(۲۱۶۳) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا

بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَاٰى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ

کہ انہوں نے ہل کا پھار اور کھیتی کے کچھ آلات دیکھے تو کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے یہ کسی قوم کے گھر داخل نہیں ہوتے مگر اس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب ۱۴۵۱: کھیتی کی حفاظت کیلئے کتا رکھنا

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ وَّقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

(۲۱۶۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کتا رکھا ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط (درہم کا چھٹا حصہ) ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔ مگر یہ کہ کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کیلئے ہو۔ محمد بن سیرین اور ابوصالح (ذکوان الزیات السمان) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی مگر بکریوں یا کھیتی یا شکار کیلئے اور ابوحازم (سلمان الاشجعی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کتا شکار کرنے کیلئے جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو۔

۲۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَجُلًا مِّنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ

(۲۱۶۵) عبداللہ بن یوسف نے کہا ہم کو مالک نے یزید بن خصیفہ سے خبر دی کہ سائب بن یزید نے ان سے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر جو قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جس نے کتا رکھا جو کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کیلئے نہ ہو ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے میں نے کہا (یعنی سائب بن یزید) تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ سفیان بن ابی زہیر نے کہا ہاں مجھے اس مسجد کے رب کی قسم ہے۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

باب ۱۴۵۲: گائے بیل کو کھیتی کیلئے استعمال کرنا

۲۱۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً

(۲۱۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت آپ نے فرمایا ایک دفعہ ایک شخص بیل پر سوار ہو گیا۔ اس بیل نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا میں (سواری) کیلئے پیدا نہیں کیا گیا، میں تو کھیتی کیلئے پیدا کیا گیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بیل کے کلام کرنے پر) میں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یقین کیا اور بھیڑیے نے ایک بکری کو پکڑ لیا اور چرواہا اس کے پیچھے دوڑا تو

فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

بھیڑیئے نے کہا سبع کے دن اس کو کون بچائے گا۔ اس دن سوا میرے ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (بھیڑیئے کے کلام کرنے پر) میں نے اور ابوبکر اور عمر فاروق نے یقین کیا۔ ابوسلمہ نے کہا وہ دونوں اس جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود نہ تھے۔

بَابٌ اِذَا قَالَ اكْفِنِيْ مَؤُنَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهٖ وَتُشْرِكُنِيْ فِي الثَّمَرِ

باب ۱۴۵۳: جب صاحب باغ نے کسی سے کہا میرے کھجور کے درختوں (یا انگور کے) میں محنت کر (یعنی پانی وغیرہ لگا اور حفاظت کر) اور پھل میں ہم دونوں شریک ہو جائیں گے

۲۱۶۷- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

(۲۱۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا انصار نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کھجور کے درخت ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا تم درختوں میں محنت کرو اور ہم تم کو پھلوں میں شریک کر لیں گے۔ مہاجرین نے کہا ہم نے سن لیا اور قبول کر لیا۔

بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

باب ۱۴۵۴: پھل دار درختوں اور کھجوروں کا (کسی حاجت یا مصلحت کیلئے) کاٹنا (جائز ہے) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا تو وہ درخت کاٹ دیئے گئے۔

۲۱۶۸- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

(۲۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو جلوا دیا اور کٹوا دیا اور اس باغ کا نام بویرہ تھا اس کے متعلق حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "بنی لوی کے سرداروں کیلئے غلبہ حاصل کرنا آسان ہو گیا (اس لئے کہ) بویرہ میں آگ شعلے بکھیر رہی ہے۔"

بَابٌ

باب ۱۴۵۵: یہ باب، باب اول کے فصل کے قائم مقام ہے

۲۱۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا

(۲۱۶۹) یحییٰ بن سعید انصاری حنظلہ بن قیس (زرقی) انصاری سے راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ منورہ میں کھیت کے اعتبار سے زیادہ تھے۔ (یعنی ہمارے کھیت زیادہ تھے) ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ زمین کے ایک حصہ کی پیداوار زمین کے مالک کی ہوگی اور کبھی ایسا ہوتا کہ یہ

وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَتَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِينَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

حصہ آفت زدہ ہوتا اور باقی زمین سالم رہتی اور کبھی ایسا ہوتا کہ ساری زمین آفت زدہ ہوتی اور یہ حصہ سالم رہتا تو ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس دور میں سونا چاندی کے عوض کرایہ کا رواج نہ تھا۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

باب ۱۴۵۶: نصف یا اس سے قریب پیداوار پر کاشت کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاٰى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَاْسَ اَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى

قیس بن مسلم (جدلی ابوعمرو کوفی) ابوجعفر (محمد بن علی بن حسین باقر) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی کاشت نہ کرتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم بن محمد، عروہ بن زبیر اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آباؤ اجداد اور ابن سیرین سب مزارعت کرتے تھے اور عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا میں عبدالرحمٰن بن یزید کو مزارعت میں شریک کرتا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ عمر فاروق اپنی طرف سے بیج دیں تو ان کیلئے پیداوار کا نصف ہوگا اور اگر کاشت کرنے والے کی طرف سے بیج ہو تو ان کو اتنا حصہ ملے گا (یعنی دو تہائی مزارعین کو اور ایک تہائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو) اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ ان میں سے زمین کسی ایک کی ہو اور وہ دونوں اس میں خرچ کریں اور جو پیداوار ہو وہ ان دونوں کے درمیان برابر، برابر ہو اور امام محمد بن مسلم زہری بھی اسی طرف گئے ہیں اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ روئی کو نصف حصہ پر چنا جائے اور ابراہیم نخعی، محمد بن سیرین، عطاء بن ابی رباح، حکم بن عیینہ، محمد بن مسلم زہری اور قتادہ بن دعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کپڑا تہائی یا چوتھائی یا اس قسم کی شرط پر جولاہے کو دیا جائے۔ معمر بن راشد نے کہا اس میں حرج نہیں کہ مویشی تہائی یا چوتھائی پر معین مدت کیلئے دیا جائے۔

۲۱۷۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُوْنَ وَسْقَ

(۲۱۷۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے خیبر کے یہودیوں سے غلہ اور پھل کی پیداوار پر نصف بٹائی پر معاملہ کیا اور آپ اپنی ازواج مطہرات کو اس میں سے سو وسق دیتے تھے۔ (وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) ۸۰ وسق پھل اور ۲۰ وسق جو، حضرت عمر فاروق نے (بعد از وفات نبی کریم ﷺ کی) خیبر کی

اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْاَرْضَ

پانی اور زمین کا حصہ دیا جائے یا ان کیلئے ہی رہنے دیا جائے۔ (جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں کھجور اور جو تھے) ان میں سے بعض نے زمین کو اختیار کیا اور بعض نے وسق کو اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے زمین کو اختیار کیا۔

بَابٌ اِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب ۱۴۵۷: جب (مالک زمین) عقد مزارعت میں سال کی شرط متعین نہ کرے

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ

(۲۱۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ زمین سے جو پھل اور غلہ پیدا ہوگا وہ اس کا نصف دیں گے۔

بَابٌ

باب ۱۴۵۸: یہ باب، باب اول کی فصل کے قائم مقام ہے

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ اَيْ عَمْرُو اِنِّي اُعْطِيهِمْ وَاُغْنِيهِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا

(۲۱۷۲) عمرو بن دینار نے کہا میں نے طاؤس سے کہا اگر تم مخابرت (یعنی مزارعت) چھوڑ دیتے تو بہتر ہے کیونکہ لوگوں کا گمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا طاؤس نے کہا اے عمرو بن دینار میں ان کو زمین دیتا ہوں اور ان کا فائدہ کرتا ہوں اور ان میں سے سب سے زیادہ علم رکھنے والے یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے (مزارعت سے) منع نہیں فرمایا لیکن تم میں سے کوئی اپنے بھائی کیلئے عطیہ کرنا چاہے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ معین پیداوار لے۔

بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

باب ۱۴۵۹: یہودیوں کے ساتھ مزارعت کرنا

۲۱۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

(۲۱۷۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کام کریں، کاشتکاری کریں اور اس میں سے جو پیداوار ہوگی ان کو اس کا نصف ملے گا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب ۱۴۶۰: وہ شرائط میں مزارعت میں باعث کراہت ہیں

عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم مدینہ منورہ میں بہت کاشت کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی اپنی زمین کرایہ پر دیتا تو کہتا اس قطعہ کی پیداوار میری ہے اور اس قطعہ کی پیداوار تیری ہے۔ بہت دفعہ اس قطعہ میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ نے ان کو (ایسا کرنے سے) منع فرما دیا۔

بَابٌ اِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ

باب ۱۴۶۱: جب لوگوں کی اجازت کے بغیر ان کے مال سے کاشت کرے اور ان کیلئے اس میں بہتری ہو

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنِّيْ اسْتَاْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ اَتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَاَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهَا كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَاَبَتْ عَلَيَّ حَتّٰى اَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُهُ

(۲۱۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا ایک دفعہ تین آدمی چل رہے تھے تو ان کو بارش نے آلیا۔ انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی پہاڑ سے ایک پتھر غار کے منہ پر گرا اور اس نے ان پر غار کا منہ بند کر دیا۔ وہ آپس میں کہنے لگے تم اپنے اعمال پر نظر کرو جو تم نے اللہ کیلئے نیک عمل کئے ہیں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو شاید کہ تم سے اللہ تعالیٰ یہ مصیبت دور کر دے۔ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے بوڑھے والدین اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں ان کیلئے بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب شام کو واپس آتا تو دودھ دوہتا اپنے بچوں سے قبل اپنے والدین کو دودھ پلانے میں ابتداء کرتا تھا۔ ایک دن میں دیر سے آیا یہاں تک کہ شام ہوگئی اور میں نے والدین کو سویا ہوا پایا حسب سابق دودھ دوہا (اور دودھ لے کر) ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور ان کو جگانا ناپسند سمجھا اور میں نے (ان سے پہلے) بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند سمجھا حالانکہ وہ میرے پاؤں میں چلا رہے تھے۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کیلئے کیا ہے تو ہم سے یہ دور کر دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے کچھ پتھر ہٹا دیا اور انہوں نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا جیسے مرد عورتوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ میں نے اس سے (خواہش نفسانی) کی طلب کی تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں اس کو سو دینار دوں۔ میں نے محنت کی اور سو دینار جمع کر لئے (اور اس کو دیئے) جب میں ان کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو میری چچا کی بیٹی نے کہا اے اللہ کے

ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِیَهَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَاَخَذَهٗ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَیْتُ

بندے اللہ سے ڈر اور بغیر حق کے مہر کو نہ توڑ تو میں کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا کیلئے کیا تو ہم سے اس کو ہٹا تو پتھر اور ہٹ گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک فرق (تین صاع کا ایک پیمانہ) کے عوض کرایہ پر لیا تھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دو۔ میں نے اس کی اجرت پیش کر دی تو اس نے اس سے منہ موڑ لیا (اور چلا گیا) میں اس سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس سے گائے، بیل اور چرواہا جمع کر لیا۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا اللہ سے ڈر تو میں نے کہا ان گائے، بیل اور چرواہے کی طرف جاؤ اور ان کو لے جاؤ۔ اس مزدور نے کہا اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ان کو پکڑو اور لے جاؤ۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کی طلب کیلئے کیا ہے تو باقی ماندہ پتھر بھی ہٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ پتھر ہٹا دیا۔ ابوعبداللہ امام بخاری نے کہا اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے نافع سے "فَسَعَیْتُ" کی جگہ "فَسَعَیْتُ" روایت کی ہے۔

بَابُ اَوْقَافِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَاَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِاَصْلِهٖ لَا یُبَاعُ وَلٰكِنْ یُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ

باب ۱۴۶۲: نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے اوقاف

اور خراج کی زمین اور ان کا مزارعت کرنا اور معاملہ کرنا، نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اصل زمین کو وقف کر دو کہ اس کو بیچا نہ جا سکے لیکن اس کا پھل کھایا جائے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو وقف کر دیا۔

۲۱۷۶- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْیَةً اِلَّا قَسَمْتُهَا بَیْنَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ

(۲۱۷۶) زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم (ابوخالد آزاد کردہ غلام عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے روایت کی انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے آخر میں آنے والے مسلمانوں کا ڈر نہ ہوتا تو جو گاؤں میں فتح کرتا اس کو ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

بَابُ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَوَاتًا وَرَاٰی ذٰلِكَ

باب ۱۴۶۳: جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے

عَلِیٌّ فِیْ اَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوْفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَّیْتَةً فَهِیَ لَهٗ وَیُرْوٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْ غَیْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَّلَیْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ فِیْهِ حَقٌّ وَّیُرْوٰی فِیْهِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی غیر آباد زمین کو آباد کرنا ہی مناسب سمجھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا یہ اسی کی ہے۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور کہا بشرطیکہ وہ زمین کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ ہی کسی ظالم شخص

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا اس میں کوئی حق ہے۔ اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۲۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ خِلَافَتِهٖ

(۲۱۷۷) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی مملوکہ نہیں۔ وہ (یعنی آباد کرنے والا) زیادہ حق دار ہے۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یہی مذکور حکم دیا۔

بَابٌ

باب ۱۴۶۴: باب سابق کے فصل کے قائم مقام ہے

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ

(۲۱۷۸) سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کو خواب دکھلایا گیا حالانکہ آپ بطن وادی میں ذوالحلیفہ میں رات کے آخری حصہ میں اترنے کی جگہ آرام فرما رہے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم بن عبداللہ نے ہمارے ساتھ وہاں اونٹنی کو بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی بٹھانے کی جگہ تلاش کیا کرتے تھے حالانکہ وہ اس مسجد کے نیچے ہے جو بطن وادی میں اور مسجد اور راستہ کے درمیان کا حصہ ہے۔

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ

(۲۱۷۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا آج رات میرے پاس رب کی طرف سے آنے والا آیا حالانکہ آپ وادی عقیق میں تھے (اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور فرما دیجئے کہ عمرہ حج میں داخل ہے۔

بَابٌ اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَرْضِ اُقِرُّكَ مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَجَلًا مَعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا

باب ۱۴۶۵: جب مالک زمین (مزارع) سے کہے میں تجھ کو اسوقت تک اپنے پاس رہنے دوں گا جب تک تجھے اللہ تعالیٰ رکھے گا حالانکہ (زمین کے مالک نے) مدت مقرر نہیں کی تو وہ دونوں باہم رضامندی تک معاملہ رکھیں گے

۲۱۸۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ

(۲۱۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو حجاز مقدس سے نکال دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کی زمین پر قبضہ کیا تو وہاں سے یہودیوں کو نکالنا چاہا حالانکہ جب آپ نے اس پہ قبضہ کیا اس وقت وہ زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کی تھی اور یہودیوں کو اس سے نکالنا چاہا تو یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو اس زمین میں رہنے دیں۔ وہ اس میں محنت مزدوری کریں گے اور ان کیلئے آدھا پھل ہوگا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تمہیں یہاں رہنے دیں گے جب تک ہمارا دل چاہے گا۔ چنانچہ وہ لوگ وہاں رہے حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) ان کو مقام تیماء اور اریحاء کی طرف نکال دیا۔

بَابٌ مَا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

باب ۱۴۶۶: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کاشتکاروں اور پھلوں میں ایک دوسرے کی بلا مقابلہ مالی مشارکت کرتے تھے (یعنی بلا اجرت ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے)

۲۱۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَّطَاعَةً

(۲۱۸۱) رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کی ظہیر بن رافع نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو باعث رفق تھا (یعنی ہمارے لئے سودمند تھا) رافع بن خدیج نے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق ہے۔ انہوں نے کہا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر پوچھا تم کاشتکاری کیسے کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم کھالوں پر چوتھائی اور کھجور اور جو کے چند وسقوں کے عوض کرایہ پر دے دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح نہ کرو خود کاشت کرو یا کسی سے کاشت کراؤ (یعنی کسی دوسرے کو بلا اجرت کاشتکاری کیلئے دے دو) یا اس کو روکے رکھو۔ رافع بن خدیج نے کہا میں نے آپ کا کلام سن لیا اور تسلیم کیا۔

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا

(۲۱۸۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگ تہائی یا

الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا یَزْرَعُوْنَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَمْنَحْهَا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلْیُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ اَبُوْ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ عَنْ یَّحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِكْ اَرْضَهٗ

چوتھائی اور نصف پیداوار پر زمین کاشت کرتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہے وہ خود اس کی کاشت کرے۔ یا کسی کو (بلا اجرت) دے دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو زمین کو روک رکھے۔ ربیع بن نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو (بلا اجرت کاشت کیلئے) دے دے اور اگر یہ نہ کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔

۲۱۸۳- حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهٗ لِطَاوُسٍ فَقَالَ یُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ شَیْئًا مَّعْلُوْمًا

(۲۱۸۳) عمرو بن دینار نے کہا میں نے رافع بن خدیج کی مذکور حدیث طاؤس سے بیان کی تو طاؤس نے کہا وہ کسی کو (کرایہ پر) کاشت کیلئے دے دے۔ اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا لیکن یہ فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو (بلا اجرت کاشت کیلئے دے دے) تو وہ اس کیلئے بہتر ہے اس سے کہ وہ اس سے کوئی معین چیز لے۔

۲۱۸۴- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ یُكْرِیْ مَزَارِعَهٗ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ اِمَارَةِ مُعَاوِیَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِیْ مَزَارِعَنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَی الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَیْءٍ مِّنَ التِّبْنِ

(۲۱۸۴) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس اور حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ادوار خلافت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد حکومت میں کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو رافع بن خدیج کی حدیث بتائی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے (نافع کا کہنا ہے) میں بھی آپ کے ساتھ گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے کھیتوں کو کھالوں کے پاس پیداوار اور کچھ بھوسہ وغیرہ کے عوض کرایہ پر دے دیتے تھے۔

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَهْدِ

(۲۱۸۵) سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بخوبی واقف ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ

ڈرے کہ شاید نبی کریم ﷺ نے کوئی نیا حکم دیا ہو (اور یہ منسوخ ہو گیا ہو) اور ان کو اس کا علم نہ ہو۔ اس لئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کرایہ پر دینا ترک کر دی۔

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب ۱۴۶۷: زمین کا سونے اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَيْضَآءَ مِنَ السَّنَةِ اِلَى السَّنَةِ

(یہ منہی عنہ نہیں ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کام تم کرنا چاہتے ہو ان میں سب سے افضل یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک سال تک کرایہ پہ دیدو

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

(۲۱۸۶) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے دونوں چچاؤں (ظہیر بن رافع، مظہر یا ظہیر بن رافع) نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جو کھالوں کے پاس پیداوار ہوتی ہے اس کے عوض یا ایسی چیز کے عوض جس کو مالک زمین مستثنیٰ کر لیتا تھا (تہائی یا چوتھائی وغیرہ) زمین کرایہ پر دیتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ حنظلہ بن قیس نے رافع سے کہا درہم اور دینار کے عوض کرایہ پر زمین دینا کیسا ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا درہم اور دینار کے عوض زمین کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیث بن سعد رحمہ اللہ نے کہا جس کرایہ سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر حلال وحرام کی سمجھ رکھنے والے لوگ اس کو دیکھیں تو اس کو جائز نہ کہیں کیونکہ اس میں خطرہ ہے۔ (اور یہ ہلاکت کے قریب ہے)

بَابٌ

باب ۱۴۶۸: یہ بات سابق کے فصل کے قائم مقام ہے

۲۱۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ

(۲۱۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک وعظ شریف فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک جنتی اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فرمائے گا کیا تم اس موجودہ حالت پر خوش نہیں وہ جنتی عرض کرے گا ہاں خوش ہوں لیکن میں کھیتی باڑی سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ بیج بوئے گا اور اس کے پلک جھپکنے میں اگ آئے گا اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گا اور ہر دانہ پہاڑ کی مثل ہوگا (اور تمام

وَاسْتَوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کام پلک جھپکنے کی دیر میں ہو جائے گا) اعرابی نے (جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا) نے کہا بخدا وہ قریشی ہوگا یا انصاری ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کاشتکاری کرنے والے ہیں ہم کھیتی نہیں کرتے تو نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

باب ۱۴۶۹: درخت لگانے کے بارے میں جو روایات آئی ہیں

۲۱۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

(۲۱۸۸) ابوحازم نے سہل بن سعد ؓ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ہم جمعۃ المبارک کے دن بہت خوش ہوتے تھے۔ اس لئے کہ ایک بوڑھی عورت چقندر کی جڑیں لیتی اور ہم ان کو کیاریوں میں لگاتے۔ وہ عورت اس کو اپنی ہنڈی میں ڈالتی اور اس میں کچھ جو کے دانے بھی ڈال دیتی تھی (یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد انصاری) نے کہا میرے خیال میں (سہل بن سعد) نے کہا اس میں چکناہٹ اور چربی نہیں ہوتی تھی۔ (سہل بن سعد) نے کہا جب ہم جمعہ پڑھ لیتے اس بوڑھی عورت کے پاس جاتے وہ ہمارے پاس (پکا ہوا) چقندر رکھ دیتی اس وجہ سے ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوتے اور ہم جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد ناشتہ اور قیلولہ (دوپہر کا سونا) کرتے۔

۲۱۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ

(۲۱۸۹) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ ؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہونا ہے۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں اللہ تعالیٰ میرا محاسبہ فرمائے گا اور جو میرے ساتھ سوءظن رکھتے ہیں ان کا بھی محاسبہ فرمائے گا) لوگ کہتے ہیں مہاجرین و انصار کو کیا ہوگا۔ وہ حضرت ابوہریرہ ؓ جیسی احادیث بیان نہیں کرتے۔ (حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا) میرے مہاجرین بھائی وہ ہیں جن کو بازاروں میں تجارت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصار بھائیوں کو کاشتکاری وغیرہ سے فراغت نہیں ملتی تھی۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھر جاتا تو ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا جس وقت وہ غائب رہتے میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اور جس وقت وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا تم میں سے کوئی بھی جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں

مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى) إِلٰى قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ)

تک کہ میں اپنا کلام پورا کرلوں پھر وہ اس کپڑے کو اپنے سینے سے ملا لے تو وہ اس کلام سے کبھی بھولنے نہ پائے گا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اپنی چادر بچھادی اور اس کے سوا میرے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کلام مبارک پورا کرلیا تو میں نے اس کو لپیٹ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آج تک آپ کی کوئی بات نہیں بھولا ہوں۔ اللہ کی قسم اگر کتاب اللہ میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں میں کبھی تم کو حدیث بیان نہ کرتا۔ (اور وہ دو آیتیں یہ ہیں۔)

بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اور اس کے کہ لوگوں کیلئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنیوالوں کی لعنت۔ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔ (سورۂ بقرہ ۱۶۰۔۱۵۹)

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

(۳۸) مساقات کی کتاب

اس میں ۱۱۸ ابواب اور ۱۳۴ احادیث ہیں۔ احادیث معلقہ پانچ اور متابعات صرف ایک ہے۔

بَابٌ فِي الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ) الْأُجَاجُ الْمُرُّ الْمُزْنُ السَّحَابُ

باب ۱۴۷۰: پانی کی تقسیم "شرب"

(شین کے زیر کے ساتھ جس کا معنی پینے کا وقت بھی ہے) اللہ عزوجل کا فرمان عالی شان ہونے پر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے۔ (سورۂ انبیاء آیت ۳۰) اور ارشاد خداوندی تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم ہیں اتارنے والے، ہم چاہیں تو اسے کھاری کردیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔ (سورۂ واقعہ آیت ۶۸ تا ۷۰) "اجاج" کا معنی کڑوا اور "مزن" کا معنی پانی سے بھرا ہوا سفید بادل (یہ تفسیر امام بخاری کی اور قول ابوعبیدہ کا ہے۔)

بَابٌ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَأٰى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

باب ۱۴۷۱: پانی کے متعلق احکام کا بیان

جس کے نزدیک پانی کا صدقہ کرنا اور اس کا ہبہ کرنا اور اس کی وصیت جائز ہے خواہ وہ پانی تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیئر رومہ کو خریدے اور اس میں اس کا ڈول ڈالنے کا حق اتنا ہی ہو جتنا تمام مسلمانوں کو ڈول ڈالنے کا حق ہے (یعنی اسے خرید کر مسلمان کے نام وقف کردے) تو حضرت

فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا۔

۲۱۹۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(۲۱۹۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پیالہ (دودھ کا جس میں پانی ملا ہوا تھا) لایا گیا۔ آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور آپ کی دائیں جانب لوگوں میں سے ایک کم عمر بچہ (فضل بن عباس یا اس کے بھائی عبداللہ بن عباس اور دوسرا قول صحیح ہے) تھا اور آپ کی بائیں طرف بزرگ لوگ بیٹھے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بچے کیا تو مجھے (پیالہ میں باقی ماندہ) کی بزرگوں کو دینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس بچے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا جھوٹا لینے کیلئے کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا پس خوردہ اس بچے کو دے دیا۔

۲۱۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَّهِيَ فِيْ دَارِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَآءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى اِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ اَنْ يُّعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ

(۲۱۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کیلئے ایک گھریلو بکری کو دوہا گیا اور وہ بکری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں جو کنواں تھا اس کا پانی بکری کے دودھ میں ملایا گیا اور دودھ کا پیالہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے دودھ نوش فرمایا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دہن مبارک پیالہ سے الگ کیا اور آپ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو دینے کے خوف سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یہ باقی ماندہ دودھ کا پیالہ ان کو دے دو، تو آپ نے اعرابی کو دے دیا جو آپ کے دائیں طرف تھا۔ پھر آپ نے فرمایا دائیں جانب والے کو دو پھر جو اس کے دائیں طرف ہو۔

بَابٌ مَنْ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْمَآءِ اَحَقُّ بِالْمَآءِ حَتّٰى يَرْوٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ

باب ۱۴۷۲: جس نے یہ کہا کہ پانی کا مالک اس کا زیادہ مستحق ہے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے (ابن ابطال کا قول ہے کہ اس میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے) کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ زائد پانی سے کسی کو نہ منع کیا جائے۔

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ

(۲۱۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فالتو پانی اس لئے نہ روکو تا کہ اسکی وجہ سے گھاس کو روکا جائے۔ (تا کہ مویشی وغیرہ نہ کھائیں)

۲۱۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ

بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

۲۱۹۴- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

۲۱۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودُكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ

(۲۱۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ضرورت سے زائد پانی اس لئے نہ روکو تا کہ اس کے باعث گھاس روک لو۔

باب ۱۴۷۳: جس نے اپنی ملکیت میں کنواں کھودا (اگر کوئی اس میں گر کر مر جائے) تو وہ اس کا ضامن نہیں

(۲۱۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کان کھودنے میں جو مر جائے تو اس کا خون رائیگاں ہے اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے اور جانور سے کوئی مر جائے تو اس میں ضمان نہیں اور رکاز (زمین میں مخفی خزانہ) میں پانچواں حصہ ہے۔

باب ۱۴۷۴: کنویں کے متعلق جھگڑنا اور اس میں فیصلہ کے حکم کے بیان میں

(۲۱۹۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جو شخص واجب الادا مال جو اس کے ذمہ ہے ہضم کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھائے (وہ قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا درآنحالیکہ وہ اس پر ناراض ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور اللہ نہ اس سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

اشعث بن قیس آئے اور کہا تم سے ابوعبدالرحمن نے کیا بیان کیا ہے (یعنی عبداللہ بن مسعود) میرے متعلق یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی ہے۔ (واقعہ یوں تھا) میرا کنواں میرے چچا کے بیٹے (معدان بن اسود بن معدیکرب کندی) کی زمین میں تھا (اس میں ہمارا باہمی جھگڑا ہو گیا) تو مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا گواہ لاؤ۔ میں نے عرض کیا میرے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اس سے قسم لے لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ اسی وقت قسم ہی کھائے جائے گا تو نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث مبارکہ ذکر

بَابُ اِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنَ الْمَآءِ

۲۱۹۶- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَآءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ اَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ اَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا)

بَابُ سَكْرِ الْاَنْهَارِ

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ)

باب ۱۴۷۵: جس نے مسافروں کو (اپنی زائد حاجت سے) پانی دینا منع کیا اس کے گناہ کے بیان میں

(۲۱۹۶) ابوصالح (ذکوان الزیات السمان) نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں (اپنی حاجت سے) زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام کی بیعت صرف حصول دنیا کیلئے کرے۔ اگر وہ اس کو دے تو راضی ہو نہ دے تو ناراض۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامان (بیچنے کیلئے) بازار میں رکھتا ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس کی اتنی قیمت دی جاتی تھی تو خریدار نے اس کی بات مان لی پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔ (سابق حدیث میں اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں)

باب ۱۴۷۶: نہروں کا پانی بند کرنے کے حکم کے بیان میں

(۲۱۹۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کی مدد کرنے والوں میں سے ایک شخص (حاطب بن ابی بلتعہ) نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس حرہ میں سے گرنے والی نہر جس سے لوگ کھجوروں کو پانی دیتے تھے (شعیب کی روایت میں وہ دونوں اس سے اپنی کھیتی سیراب کرتے تھے) انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ آگے گزرے (کیونکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے آگے اس کی زمین تھی) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑا لے گئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے زبیر! تم اپنی زمین سیراب کرو پھر اپنے ہمسایہ کیلئے پانی چھوڑ دو۔ انصاری غضبناک ہوا اور کہا (یہ فیصلہ آپ نے) اس وجہ سے کیا ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں تو نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا اے زبیر اپنی زمین سیراب کرو یہاں تک کہ پانی کھجوروں کی جڑوں تک نہ پہنچ جائے تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں آیت مبارکہ اس جھگڑے کے متعلق

بَابُ شُرْبِ الْاَعْلٰى قَبْلَ الْاَسْفَلِ

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَرْسِلْ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ اَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ)

بَابُ شُرْبِ الْاَعْلٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَاَمَرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ يَرْجِعُ الْمَاءُ اِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

نازل ہوئی ہے (اور وہ آیت مبارکہ یہ ہے) تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو۔ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور اس کو مان لیں۔ (سورۂ نساء، آیت ۶۵)

باب ۱۴۷۷: بلند صاحب زمین کا پست مالک زمین سے پہلے سیراب کرنا

(۲۱۹۸) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری شخص سے جھگڑا کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے زبیر تم پہلے اپنی زمین سیراب کرو پھر پانی کو (اپنے ہمسایہ کیلئے) چھوڑ دو۔ انصاری مرد نے کہا یہ اس لئے (آپ نے فیصلہ فرمایا) کہ وہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے زبیر اپنی زمین سیراب کرو حتی کہ پانی دیواروں تک چڑھ جائے (یا یہ کہ پانی کھجوروں کی جڑوں تک پہنچ جائے) پھر سیراب کرنے سے رکو۔ تو حضرت زبیر بن عوام نے فرمایا میرے گمان میں یہ آیت مبارکہ اس جھگڑا کے متعلق نازل ہوئی ہے اور وہ آیت مبارکہ یہ ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

باب ۱۴۷۸: بلند زمین والے کا (کھیت کو) ٹخنوں تک پانی بھرنا (یعنی اعلیٰ کیلئے پانی کی مقدار کا بیان)

(۲۱۹۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک انصاری مرد نے مقام حرہ میں سے گزرنے والی نہر جس سے کھجوروں کو سیراب کیا جاتا ہے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے زبیر تم اپنی زمین سیراب کرو اور اس کو رواج کے مطابق حکم دیا (فرمایا) پھر اپنے ہمسایہ کیلئے پانی چھوڑ دو، اعرابی نے کہا یہ اس لئے کہ وہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے زبیر بن عوام اپنی زمین سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو حتی کہ پانی دیواروں تک پہنچ جائے اور آپ نے حضرت زبیر کو پورا حق دلوایا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم یہ آیت مبارک فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الخ اس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ابن جریج

يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج مکی) نے کہا مجھے ابن شہاب زہری نے کہا انصار اور دیگر لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ کا اندازہ لگایا کہ یہ ٹخنوں تک تھا۔

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَآءِ

باب ۱۴۷۹: پانی پلانے کی فضیلت کے بیان میں

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَاَ خُفَّهُ ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

(۲۲۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ ایک شخص جنگل یا مکہ مکرمہ کے راستے چل رہا تھا کہ اچانک اس پر پیاس نے غلبہ پایا اور وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا پھر وہ کنویں سے باہر نکلا۔ اچانک دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور ترمٹی چاٹ رہا ہے اس شخص نے خیال کیا کہ اس کو اسی قدر پیاس لگی ہوگی جس قدر مجھے لگی تھی (اور وہ کنویں میں اترا) اور اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو اپنے منہ میں لیا (یعنی دانتوں سے پکڑا) اور اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کی وجہ سے اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جن میں سراقہ بن مالک بن جعشم بھی تھے) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ (اگر حکم ایسا ہی ہے جیسا آپ نے ذکر فرمایا) تو کیا ہمارے لئے (جانوروں کو پانی پلانے یا ان پر احسان کرنے) میں ثواب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر تر جگر والی چیز کو (پانی پلانے یا سیراب کرنے) میں ثواب ہے۔ حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ وَاَنَا مَعَهُمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَاْنُ هٰذِهِ قَالُوْا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا

(۲۲۰۱) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف (سورج گرہن) ادا فرمائی اور فرمایا دوزخ میرے قریب ہوئی یہاں تک کہ میں نے عرض کی اے میرے رب "میں ان کے ساتھ" کیا دیکھتا ہوں ایک بلی (حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے کہا) میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس عورت کو بلی نوچ رہی تھی آپ نے فرمایا اس عورت کی کیا حالت ہے فرشتوں نے عرض کیا اس عورت نے بلی کو قید کئے رکھا تھا حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا

(۲۲۰۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا کیونکہ اس نے بلی کو باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی اور وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یا خازن جہنم کے مالک

النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَا اَنْتِ اَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

بَابُ مَنْ رَاٰى اَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ اَحَقُّ بِمَائِهٖ

۲۲۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ هُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

۲۲۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ

۲۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِيْنًا وَاَقْبَلَ جُرْهُمٌ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ

۲۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

نے کہا) اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے (یہ جملہ معترضہ ہے) نہ تو نے اسے کھانا کھلایا اور نہ ہی تو نے اس کو پانی پلایا جب کہ تو نے اس کو باندھے رکھا اور نہ ہی تو نے اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھائے۔

باب ۱۴۸۰: جس نے خیال کیا کہ حوض اور مشکیزہ کا مالک جو ان میں پانی ہے ان کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ اس کے ملک ہے اور اس کا اس میں تصرف ہے اسکی خرید و فروخت کرے یا ہبہ وغیرہ)

(۲۲۰۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک (دودھ) کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور آپ کے دائیں ایک بچہ تھا (یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) جو لوگوں میں سے کم عمر تھے اور بزرگ لوگ آپ کے بائیں جانب تھے آپ نے فرمایا اے بچے کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اپنا باقی ماندہ دودھ ان بزرگوں کو دے دوں اس بچے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے پس خوردہ سے میں اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے وہ پیالہ اس بچے کو دے دیا۔

(۲۲۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ (قیامت کے دن) میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو دھتکاروں گا جیسے حوض سے (پانی پینے کے وقت) اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔

(۲۲۰۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (راوی کا شک ہے) یا فرمایا اگر وہ پانی (مشکیزہ) میں نہ بھرتیں تو وہ جاری چشمہ ہوتا اور قبیلہ جرہم اس کے پاس آیا اور انہوں نے کہا (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے کہا) کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس قیام کریں۔ حضرت ہاجرہ نے کہا ہاں لیکن پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں انہوں نے کہا بہت اچھا۔

(۲۲۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا تین آدمی ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ نظر کرے گا۔ ایک وہ شخص جس نے سامان بیچتے وقت قسم کھائی کہ اس کی قیمت اس سے زیادہ مل رہی تھی حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے نماز عصر کے بعد مسلمان کا مال ہضم کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے حاجت سے زیادہ پانی سے لوگوں کو منع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا آج کے دن میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسے تو نے حاجت سے زائد چیز کو روک لیا تھا جو تیرے ہاتھوں نے نہیں کمایا تھا (بلکہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا کیا تھا) علی بن عبداللہ المعروف ابن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کئی مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابوصالح سے سنا وہ اس حدیث کو نبی کریم ﷺ تک پہنچائے تھے (یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سفیان عیینہ اکثر اس حدیث کو مرسل روایت کرتے ہیں۔)

بَابٌ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۸۱: (امام بخاری نے نبی کریم ﷺ کے فرمان کو بلا زیادت ترجمہ باب باندھا ہے) یعنی چراگاہ متعین ومقرر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہے۔

۲۲۰۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ يَحْيَى وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ

(۲۲۰۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا چراگاہ مقرر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہے۔ محمد بن شہاب زہری نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے نقیع (یہ ایک جگہ ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً ۲۰ فرسخ یعنی ۶۰ میل ہاشمی سے دور ہے۔) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرف (اس کے اور مکہ کے درمیان علی الاختلاف ۱۲-۹-۷-۶ میل کا فاصلہ ہے) اور ربذہ (یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے) کو چراگاہ مقرر کیا۔

بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

باب ۱۴۸۲: لوگوں اور مویشوں کا نہروں سے پانی پینا

(یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ جاری نہروں کا پانی کسی کیلئے خاص نہیں لہٰذا کسی سے اجازت لئے بغیر ان سے پینے میں اجماع ہے)

۲۲۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي

(۲۲۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک گھوڑا کسی آدمی کیلئے باعث اجر وثواب ہے اور کسی آدمی کیلئے (اس کے فقر ومال) کے بچاؤ کا سبب اور کسی کیلئے گناہ کا باعث وسبب، باعث ثواب اس کیلئے ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کیلئے) گھوڑا باندھا اور اس کی رسی چراگاہ یا باغ میں لمبی کر دی جس قدر وہ باغ یا چراگاہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ بِهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اَنْزَلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ (فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ)

سے چرے گا وہ اس کیلئے نیکیاں ہوں گی اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور گھوڑا آگے پیچھے نہایت تک ایک یا دو چکر لگائے تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید اس شخص کیلئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیئے اگرچہ اس کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا (کسی عذر کی وجہ) یہ اس کیلئے نیکیاں ہوں گی۔ (اگر بلا قصد نیکیاں ہیں تو بالقصد پانی پلانے سے دوگنا نیکیاں ملیں گی) لہٰذا یہ گھوڑا اس کے اجر و ثواب کا ذریعہ ہے اور جس شخص نے مالداری کی وجہ سے اور لوگوں سے سوال سے بچنے کیلئے باندھا پھر اسکی گردن اور پشت کے متعلق جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے نہ بھولا (یعنی ان کی تجارت کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ گھوڑا اس کیلئے بچاؤ اور حفاظت کا باعث ہوگا اور جس نے فخر اور دکھلاوے کی غرض سے اور مسلمانوں سے دشمنی کیلئے باندھا وہ اس کیلئے باعث گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے متعلق سوال کئے گئے تو (سائل صعصعہ بن ناجیہ فرزدق کی جد ہے) آپ نے فرمایا اس کے متعلق مجھ پر کوئی (خاص) آیت مبارکہ نازل نہیں ہوئی سوا اس جامع، آیت کے تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (سورۂ زلزال آیت ۸-۷)

(بعض علماء نے کہا اس آیت مقدسہ کو "فاذہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے الفاظ اور معانی بہت زیادہ ہیں کیونکہ یہ آیت مبارکہ تمام خیرات اور شرور کے احکام پر مشتمل ہے یعنی شرح بخاری ج ۱۲ ص ۲۱۷)

۲۲۰۹- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

(۲۲۰۹) حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص (عمیر بن مالک) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تھیلی (جس میں خرچہ وغیرہ ہوتا ہے) اور سر بند کو پہچان لو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو بہتر ورنہ جو چاہو کرو۔ اس شخص نے کہا گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کی ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا کھویا ہوا اونٹ، آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے اس کے ساتھ اس کی مشک اور اس کے موزے ہیں وہ پانی پر پہنچ جائے گا اور درخت سے کھالے گا۔ بالآخر اس کا مالک اس کو پالے گا۔

بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَاِ

باب ۱۴۸۳: لکڑی اور گھاس بیچنے کے حکم کے بیان میں

۲۲۱۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلًا فَيَاْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيْعَ فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اُعْطِيَ اَمْ مُنِعَ

(۲۲۱۰) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اسے بیچے اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت بچا لے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یا نہ دے۔

۲۲۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَطِبَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَحَدًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ

(۲۲۱۱) حضرت ابوعبیدہ آزاد کردہ غلام عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لائے اس کے لئے یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یہ نہ دے۔

۲۲۱۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهٗ وَمَعِيْ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَّمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ

(۲۲۱۲) حضرت حسین بن علی (اپنے والد) علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر کے دن غنیمت میں ایک اونٹنی پائی۔ حضرت علی بن ابوطالب نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک اور اونٹنی عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا۔ حالانکہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان پر گھاس لاد کر فروخت کروں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک زرگر (سنار) تھا اور میں اس سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اور حمزہ بن عبدالمطلب اس گھر میں شراب نوشی کر رہے تھے جبکہ ان کے ساتھ ایک گانے والی لونڈی تھی۔ اس گانے والی نے کہا خبردار حمزہ (گھر کے سامنے وسیع میدان میں) موٹی موٹی اونٹنیاں ہیں انہیں لے لو (یہ ایک قصیدہ کا مطلع ہے) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان دونوں اونٹنیوں کی طرف تلوار لے کر جھپٹ پڑے اور ان کے کوہان اور کولہے کاٹ ڈالے پھر ان کی کلیجیاں نکال ڈالیں۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا کوہان سے، ابن شہاب نے کہا حضرت حمزہ نے ان دونوں کے کوہان کاٹ لئے اور لے گئے۔ ابن شہاب نے کہا (قلت لابن شہاب سے لے کر قال علی تک یہ الفاظ حدیث کے نہیں) حضرت علی المرتضیٰ نے کہا میں نے ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ حضرت زید

وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں نے آپ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ چل دیئے اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے ساتھ چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے سخت ناراض ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی اور کہا تم میرے آباؤ اجداد کے غلام ہی تو ہو یہ سن کر نبی کریم ﷺ الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے حتیٰ کہ ان کے پاس باہر تشریف لے گئے۔ یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ (اس لئے نبی کریم ﷺ نے اسکے قول وفعل میں اس کو معذور سمجھا اور اس کا مواخذہ نہیں فرمایا)

بَابُ الْقَطَائِعِ

باب ۱۴۸۴: (بادشاہ کا خاص لوگوں کو) جاگیریں دینا

۲۲۱۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

(۲۲۱۳) یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بحرین دینے کا ارادہ فرمایا (من تبعیض کا نہیں بیان کا ہے تفصیل بخاری کی شرح میں دیکھو) تو انصار نے کہا یہاں تک کہ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی جاگیریں دیں جس طرح ہمیں جاگیریں دی جارہی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد دیکھو گے (قریش کے بادشاہ احوال وفضائل میں) تجھ پر لوگوں کو ترجیح دیں گے تو تم صبر کرو حتیٰ کہ میرے ساتھ ملاقات کرو۔

بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ وَقَالَ اللَّيْثُ

باب ۱۴۸۵: جاگیریں لکھنا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ

لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کی جاگیر ان کیلئے لکھی جائے تو انصار نے عرض کیا اگر آپ نے ایسا کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کیلئے بھی لکھیں اور نبی کریم ﷺ کے پاس اس کی مثل جاگیر نہ تھی۔ آپ نے فرمایا عنقریب تم میرے بعد دیکھو گے تم پر اور لوگوں کو ترجیح دی جائے تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔

بَابُ حَلَبِ الْاِبِلِ عَلَى الْمَآءِ

باب ۱۴۸۶: (پانی کے قریب مکان پر) اونٹنیوں کو دوہنا

۲۲۱۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

(۲۲۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا اونٹنیوں پر حق ہے کہ پانی کے قریب گھر میں دوہا جائے۔

عَنِ الْإِبِلِ اَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَآءِ

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ مَمَرٌّ اَوْ شِرْبٌ فِيْ حَائِطٍ اَوْ فِيْ نَخْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتّٰى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ

باب ۱۴۸۷: اس شخص کا حکم جس کا باغ میں گزرنے کا حق ہو یا کھجور کے درختوں میں اس کا پانی کا حصہ ہو۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کا پھل بائع کا ہے (جب بائع کا پھل حاصل کرنے کیلئے باغ میں داخل ہونا ضروری ہے تو اس سے گزرنا اس کا حق ہے۔)

فَلِلْبَائِعِ سے لے کر رَبُّ الْعَرِيَّةِ تک امام بخاری کا کلام ہے اور بعض شراح حدیث کا وہم فاحش ہے کہ یہ حدیث مرفوع کا حصہ ہے۔ اور فروخت کرنے والے کیلئے باغ میں گزرنا اور کھجور کے درختوں کو پانی دینے کا حق ہے یہاں تک کہ بائع پھل اٹھالے اور صاحب عریہ (مالک کھجور کا درخت کسی محتاج کو دیتا ہے تاکہ وہ اس سال اس کا پھل کھالے) کا بھی یہی حال ہے۔ (فتح الباری جلد ۵ ص ۵۰)

۲۲۱۵- اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ

(۲۲۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بائع کا ہے ہاں اگر خریدنے والے نے اس کی شرط لگائی (کہ پھل اس کا ہوگا) اور جس نے غلام خریدا حالانکہ اس کے پاس مال ہے تو اس غلام کا مال اس شخص کا ہے جس نے اس کو فروخت کیا ہاں اگر خریدنے والا اس کی شرط کرے (یعنی یہ مال میرا ہوگا) اور عن مالک (بعض کے نزدیک یہ امام بخاری کی تعلیق ہے اور بعض کے نزدیک اس کا حدثنا اللیث پر عطف ہے) اور امام مالک نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عبد کے متعلق یہی روایت کی ہے (جیسا کہ عبداللہ بن یوسف نے لیث سے روایت کی)

۲۲۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

(۲۲۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے اندازے کے مطابق خشک کھجور کے عوض عرایا کے بیچنے کی اجازت دی۔

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَّا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ

(۲۲۱۷) عطاء بن ابی رباح سے روایت کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مخابرہ، محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور پھلوں کی درختوں پر بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ قابل نفع ہو جائیں اور یہ کہ درختوں پر لگا ہوا پھل درہم و دینار کے عوض ہی فروخت کیا جائے ہاں بیع عرایا کی اجازت ہے۔ (بیع مخابرہ، محاقلہ وغیرہ

وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا

۲۲۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذَلِكَ

کی تفصیل احادیث نمبر ۲۰۴۸ یا ۲۰۵۲ تک ملاحظہ فرمائیں۔)

(۲۲۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے تخمیناً خشک کھجور کے عوض پانچ وسق (ایک وسق ۶۰ صاع یعنی ۲۴۰ سیر کا ہوتا ہے) سے کم یا پانچ وسق میں داؤد بن حصین کا اس میں شک ہے۔ بیع عرایا کی اجازت ہے۔

۲۲۱۹- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ

(۲۲۱۹) رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درخت پر لگے ہوئے تازہ پھل کی خشک کھجور کے عوض بیع سے منع فرمایا لیکن اصحاب عرایا کو اجازت فرمائی۔ امام بخاری نے کہا محمد بن اسحاق بن یسار نے کہا مجھے بشیر بن یسار نے اس طرح بیان کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابٌ فِي الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

(۳۹) قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور تصرف روکنے اور افلاس کا حکم کرنے کے بیان میں

اس میں ۲۰ ابواب اور ۱۲۳ احادیث ہیں اور احادیث معلقات ۳ ہیں۔

بَابُ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

باب ۱۴۸۸: جس شخص نے قرض کے عوض کوئی چیز خریدی حالانکہ اس کے پاس قیمت نہیں یا خرید کے وقت موجود نہیں (تو یہ خریدنا جائز ہے)

۲۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ

(۲۲۲۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا آپ نے فرمایا (اے جابر) اپنا اونٹ کیسا خیال کرتے ہو۔ کیا یہ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں اور میں نے آپ کے ہاتھ اونٹ فروخت کر دیا اور جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں علی الصبح ان کے پاس اونٹ لے کر گیا تو آپ نے اس کی مجھے قیمت ادا فرمائی۔

۲۲۲۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ

(۲۲۲۱) سلیمان الاعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس رہن کا سلم میں تذکرہ کیا تو ابراہیم نخعی نے کہا مجھے اسود بن یزید نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی (ابوالشحم) سے ادھار طعام خرید فرمایا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

بَابُ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَائَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا

باب ۱۴۸۹: جس شخص نے لوگوں کا مال (بطریق قرض یا معاملات میں کسی وجہ سے) لیا درآنحالیکہ وہ (ان اموال) کی ادائیگی چاہتا ہے یا ضائع کرنے کی نیت سے لیا (یعنی اس کا ارادہ محض مال لینا ہے ادا کی طرف توجہ نہیں)

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَائَهَا اَدّٰى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ

(۲۲۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جس نے لوگوں کا مال لیا درانحالیکہ وہ اس کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے جس نے اس حال میں لیا کہ اس کو ضائع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ (یا اس کی معاش میں تباہی واقع ہوتی ہے۔)

بَابُ اَدَاءِ الدَّيْنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا)

باب ۱۴۹۰: قرضوں کے ادا کرنے (کے وجوب کے بیان میں) اللہ تعالیٰ جل اسمہ کا ارشاد گرامی ہے بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

(سورۂ نساء آیت ۵۸)

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ يَعْنِي اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ تَحَوَّلَ لِيْ ذَهَبًا تَمْكُثُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَقَالَ

(۲۲۲۳) حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا جب آپ نے احد (پہاڑ) کو دیکھا تو فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ احد پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے اور میرے پاس ان میں سے ایک دینار بھی تین دن سے زیادہ رہے سوائے ایک دینار کے کہ میں قرض کی ادائیگی کیلئے مہیا کر سکوں پھر فرمایا جو زیادہ مالدار ہیں انہیں ثواب کم ملے گا۔ ہاں جو شخص اس طرح اور اس طرح خرچ کرے اور ابوشہاب (عبدربہ) نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا اور وہ لوگ بہت کم ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت

مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَارَدْتُ اَنْ اٰتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ آپ تھوڑا سا آگے تشریف لے گئے (ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے ایک آواز سنی تو میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا کہ اس جگہ ٹھہرے رہو۔ یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں اور جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا جو میں نے سنا وہ کیا تھا یا یہ کہا (راوی کا شک ہے) میں نے جو آواز سنی وہ کیا چیز تھی آپ نے فرمایا کیا تو نے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور کہا جو بھی آپ کی امت میں سے فوت ہو جائے وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کیا اگر وہ ایسا اور ایسا (یعنی اس زنا اور چوری کے) کام کرے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

(۲۲۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میرے لئے احد پہاڑ سونے کا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن گزر جائیں اور ان سے کچھ بھی میرے پاس ہو بجز اس کے کہ میں کچھ قرض ادا کرنے کیلئے رکھوں۔ اس حدیث کو صالح بن کیسان اور عقیل بن خالد نے محمد بن مسلم زہری سے روایت کیا ہے۔

بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ

باب ۱۴۹۱: اونٹ قرض لینا

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُمْنِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

(۲۲۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے قرض کا مطالبہ کیا اور اس نے سخت کلامی کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو مارنا چاہا۔ آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق ایسی باتیں کرتا ہے اور اونٹ خرید کر اسے دے دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم کو اس سے زیادہ عمر کا اونٹ ملتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہی خرید کر (اور مخاطب ابورافع نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور اس کو دے دو کیونکہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرضہ ادا کرنے میں اچھا ہو۔

بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِيْ

باب ۱۴۹۲: طلب قرض میں نرمی کرنا

۲۲۲۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ

(۲۲۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے

عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهُ قَالَ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوْسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (جو لوگ پہلے گزر گئے ان میں سے) ایک شخص فوت ہو گیا اس سے کہا گیا (اور کہنے والے فرشتے ہیں) تو کیا کرتا تھا اس نے کہا میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا اور مالدار پر آسانی کرتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا تو اس کو بخش دیا گیا ابو مسعود بدری (عقبہ بن عمرو) نے کہا میں نے اس حدیث کو نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

بَابٌ هَلْ يُعْطَى اَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ

باب ۱۴۹۳: کیا (قرض لینے والے کو) قرض کے اونٹ کے عوض (جس سے قرض لیا ہے اس کو) اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جائے

۲۲۲۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

(۲۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور وہ اونٹ کا تقاضا کر رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو اونٹ دو لوگوں نے عرض کیا اس کے اونٹ سے زیادہ عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے مجھے پورا حق عطا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا بدلہ دے گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہی اسے دے دو کیونکہ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو احسن طریقے سے قرض ادا کرے۔

بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب ۱۴۹۴: اچھے طریقہ سے قرض ادا کرنا

۲۲۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْاِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ وَفَّى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

(۲۲۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص کا نبی کریم ﷺ پر ایک اونٹ قرض تھا اور وہ آپ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا مطالبہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو اونٹ دو۔ لوگوں نے اس کے اونٹ کی عمر کا اونٹ تلاش کیا مگر اس کے اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر والا پایا۔ آپ نے فرمایا اس کو دے دو۔ اس نے کہا آپ نے مجھے پورا حق دے دیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو قرض اچھے طریقہ سے ادا کرے۔

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

(۲۲۲۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسعر بن کدام نے کہا میرے خیال میں وہ

فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

چاشت کا وقت تھا آپ نے فرمایا دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ میرا آپ پر قرض تھا آپ نے مجھے قرض سے زیادہ دیا۔

بَابٌ إِذَا قَضَى دُوْنَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب ۱۴۹۵: جب (مدیون) نے صاحب قرض کے حق سے کم ادا کیا یا اس کو معاف کر دیا گیا تو جائز ہے

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا

۲۲۳۰- (عبداللہ) بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے باپ (عبداللہ بن عمرو) احد کے دن شہید کر دیئے گئے اور ان پر قرض تھا۔ تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی سے مطالبہ کیا تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کیا وہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں گے اور میرے باپ کو معاف کر دیں گے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو میرا باغ نہ دیا اور فرمایا ہم صبح تیرے پاس آئیں گے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ تشریف لائے تو کھجوروں کے باغ میں گھومے اور انکے پھل میں برکت کی دعا فرمائی پھر میں نے ان پھلوں کو کاٹ لیا اور انکا پورا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لئے بھی کھجوریں بچ گئیں۔

بَابٌ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

باب ۱۴۹۶: جب کوئی قرض خواہ سے قرض میں کھجور کے عوض کھجور یا کوئی اور چیز (گندم کے عوض گندم یا جو کے عوض جو) کے عوض مقاصات یا مجازفت کرے (مقاصات کا معنی ہے کہ دو یا زیادہ اشخاص اپنے معاملے میں ایک ساتھی سے کسی چیز میں تبادلہ کر کے اس کو فارغ کر دے اور مجازفت کا معنی تخمینہ اور اندازہ ہے)

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ تَمْرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَمَا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ

۲۲۳۱ (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ (عبداللہ بن عمرو) وفات پا گئے اور اپنے آپ پر ایک یہودی کا ۳۰ وسق قرض چھوڑ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی اور اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق بات چیت کی کہ آپ یہودی کے پاس اس کی سفارش کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے بات چیت کی یہ کہ وہ اپنے قرض کے عوض اس کے درختوں کا پھل لے لے تو یہودی نے انکار کر دیا (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے باغ میں داخل ہو گئے اور اس میں گھومے پھر آپ نے حضرت جابر سے فرمایا یہودی کیلئے پھل کاٹو اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَاهُ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا وَّفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَآءَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا

اس کا قرض ادا کردو۔ نبی کریم ﷺ کے واپس جانے کے بعد پھل کاٹا اور اس کے ۳۰ وسق کھجور پورے کردیئے اور اس کیلئے ۱۷ وسق بچ رہے۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے پورہ ماجرا بیان کریں تو حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھجور بچ رہنے کا واقعہ بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دے دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے اس وقت معلوم ہوگیا تھا جس وقت نبی کریم ﷺ درختوں میں گھوم رہے تھے کہ کھجوروں میں ضرور برکت ہوگی۔

بَابٌ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب ۱۴۹۷: جس نے (ارتکاب) قرض سے پناہ مانگی

۲۲۳۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ

(۲۲۳۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد دعا فرماتے تو اس طرح کہتے اے اللہ تیرے ذریعہ گناہ اور قرض سے پناہ چاہتا ہوں کسی کہنے والے نے (اس سے مراد خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا بات ہے آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

باب ۱۴۹۸: مقروض کی نماز جنازہ کے حکم کے بیان میں

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا

(۲۲۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جس نے مال چھوڑا وہ ان کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى

(۲۲۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی مومن نہیں مگر میں (امور دنیا و آخرت کی ہر چیز میں) ان کے زیادہ قریب ہوں اگر چاہو تو یہ آیت مبارکہ تلاوت کرو۔ یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ (سورۂ احزاب آیت

بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ) فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ

بَابُ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

۲۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِیْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَیُذْكَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ قَالَ سُفْیَانُ عِرْضُهٗ یَقُوْلُ مَطَلْتَنِیْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ

۲۲۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا

بَابُ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِی الْبَیْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِیْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَیَّنَ لَمْ یَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَیْعُهٗ وَلَا شِرَاؤُهٗ وَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَضٰی عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰی مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ یُّفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

۲۲۳۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا

۲) چنانچہ جو بھی مومن فوت ہو جائے اور مال چھوڑ جائے جو بھی اس کے قریبی ہیں وہ اس کے وارث ہیں اور جو بھی قرض یا عیال چھوڑ جائے تو وہ ہمارے پاس آئیں میں ان کا ولی ہوں۔

باب ۱۴۹۹: غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

(۲۲۳۵) ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا مالدار کا لیت ولیل سے کام لینا ظلم ہے۔

باب ۱۵۰۰: صاحب حق (قرض خواہ) کو مطالبہ کرنے کا حق ہے

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا غنی کا ٹال مٹول کرنا اس کی عقوبت (یعنی قید کرنا) اور عزت (زبان سے لعن وطعن کرنا) حلال کر دیتا ہے۔ سفیان ثوری نے کہا اس کی عزت کا حلال ہونا ہے کہ اسے کہے تو نے تاخیر کر دی اور اس کی عقوبت قید ہے۔

(۲۲۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی قرض کا تقاضا کرنے آیا اور اس نے آپ سے سختی کی تو آپ کے اصحاب نے اس کو مارنا چاہا تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو صاحب حق (قرض خواہ) کو ایسی باتیں کرنے کا حق ہے۔

باب ۱۵۰۱: جب کوئی شخص بیع، قرض

اور ودیعت میں مفلس (جس کو حاکم نے تنگدست ہونے کا حکم دے دیا) کے پاس اپنا مال پائے تو وہ (دوسرے قرض خواہوں سے) اس کا زیادہ مستحق ہے۔ حسن بصری نے کہا جب کوئی شخص مفلس ہو گیا (اور حاکم کے نزدیک) اس کا افلاس ظاہر ہو گیا تو اس کا آزاد کرنا اور اس کی خرید وفروخت جائز نہیں۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا جس شخص نے اس کے دیوالیہ ہونے سے قبل اپنا حق لے لیا وہ اس کا ہے اور جس نے بعینہٖ اپنا مال پہچان لیا وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۲۳۷) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بیان کیا کہ

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا الْاِسْنَادِ كُلُّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْقَضَآءِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانُوْا كُلُّهُمْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

فرمایا (زہیر بن معاویہ کی کا شک ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے یہ کہا) میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی شخص یا انسان جو دیوالیہ ہو چکا ہے کے پاس بعینہٖ اپنا مال پا لیا۔ وہ اس کا دوسروں سے زیادہ مستحق ہے۔ امام بخاری نے کہا اس اسناد میں تمام راوی یحیٰی بن سعید، ابوبکر بن محمد، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابو ہریرہ سب کے سب مدینہ منورہ میں حاکم رہے ہیں۔

بَابٌ مَنْ اَخَّرَ الْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْ نَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَّقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَآءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ اَبِيْ فَسَاَلْتُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَقَالَ سَاَغْدُوْ عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ

باب ۱۵۰۲: (حکام میں سے) جس نے قرض خواہ کو کل تک یا دو یا تین دن تک ٹال مٹول کیا اور بعض کے خیال میں یہ تاخیر نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا قرض خواہوں نے میرے باپ کے قرض میں اپنے حقوق کی ادائیگی میں سختی کی تو نبی کریم نے ان سے فرمایا وہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں۔ انہوں نے انکار کیا تو آپ نے ان کو باغ نہ دیا اور نہ ہی پھل اتروائے اور فرمایا میں کل تمہارے پاس آؤں گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ تشریف لائے اور باغ کے پھل میں برکت کی دعا فرمائیں تو میں نے ان کا قرض ادا کر دیا۔

بَابٌ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الْغُرَمَآءِ اَوْ اَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ

باب ۱۵۰۳: (حکام میں سے) جس نے دیوالیہ یا فقیر کا مال بیچ دیا اور اس کے (دیوالیہ کا مال قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا فقیر کا مال فقیر کو واپس کر دیا تا کہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے)

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهٗ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ

(۲۲۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی (ابو مذکور) نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا (اس کا نام یعقوب تھا) نبی کریم نے فرمایا مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا تو اس کو نعیم بن عبداللہ نے خرید لیا۔ آپ نے اس کی قیمت لے کر اس شخص کو دے دی۔

بَابٌ اِذَا اَقْرَضَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

باب ۱۵۰۴: جب کسی شخص نے کسی کو مدت مقررہ تک

اَوْ اَجَّلَهٗ فِی الْبَیْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِی الْقَرْضِ اِلٰی اَجَلٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِنْ اُعْطِیَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ مَا لَمْ یَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ هُوَ اِلٰی اَجَلِهٖ فِی الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَهٗ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ

قرض دیا یا بیع میں مدت مقرر کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرض کی مدت مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ دے جبکہ اس کی شرط نہ لگائی ہو۔ عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار نے کہا وہ قرض میں معینہ مدت تک ہے۔ لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک دوسرے بنی اسرائیل آدمی سے قرض مانگا تو اس نے مدت معینہ تک اس کو قرض دے دیا۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِیْ وَضْعِ الدَّیْنِ

باب ۱۵۰۵: قرض میں کمی کی سفارش کرنا

۲۲۳۹- حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِیْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُصِیْبَ عَبْدُاللّٰهِ وَتَرَکَ عِیَالًا وَّدَیْنًا فَطَلَبْتُ اِلَی اَصْحَابِ الدَّیْنِ اَنْ یَّضَعُوْا بَعْضًا مِّنْ دَیْنِهٖ فَاَبَوْا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهٖ عَلَیْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَکَ کُلَّ شَیْءٍ مِّنْهُ عَلٰی حِدَتِهٖ عِذْقَ ابْنِ زَیْدٍ عَلٰی حِدَةٍ وَّاللِّیْنَ عَلٰی حِدَةٍ وَّالْعَجْوَةَ عَلٰی حِدَةٍ ثُمَّ اَحْضِرْهُمْ حَتّٰی اٰتِیَکَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَیْهِ وَکَالَ لِکُلِّ رَجُلٍ حَتّٰی اسْتَوْفٰی وَبَقِیَ التَّمْرُ کَمَا هُوَ کَاَنَّهٗ لَمْ یُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاضِحٍ لَّنَا فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَیَّ فَوَکَزَهٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ قَالَ بِعْنِیْهِ وَلَکَ ظَهْرُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا قُلْتُ ثَیِّبًا اُصِیْبَ عَبْدُاللّٰهِ وَتَرَکَ جَوَارِیَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ اَنْتِ اَهْلَکَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ خَالِیْ بِبَیْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِیْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِاِعْیَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِیْ کَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَکْزِهٖ اِیَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۲۲۳۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (میرے والد) عبداللہ بن عمرو شہید ہو گئے اور قرض اور بچے چھوڑ گئے تو میں نے قرض خواہوں سے قرض میں کچھ کمی کی سفارش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سفارش کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کی کھجوریں الگ الگ کر دو۔ عذق ابن زید (دمیاطی کے نزدیک عذق زید ہے) الگ "لین" الگ اور "عجوہ" علیحدہ رکھو اور قرض خواہوں کو بلاؤ حتی کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ (حضرت جابر نے کہا) میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کھجوروں کے پاس بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کو ناپ کر دیا حتی کہ ان کا قرض پورا کر دیا اور کھجوریں اس طرح باقی تھیں جس طرح پہلے تھیں۔ گویا کہ انہیں ہاتھ ہی نہیں لگایا گیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر گیا وہ اونٹ تھک گیا اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیچھے سے چھڑی ماری اور فرمایا اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور مدینہ منورہ تک اس کی پشت تمہاری ہے۔ (یعنی سواری کا حق ہے) اور جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے آپ سے اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نئی نئی شادی کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو شہید ہو گئے اور انہوں نے کمسن لڑکیاں چھوڑی ہیں اس لئے میں نے بیوہ سے شادی کی ہے کہ وہ ان کو علم و ادب سکھائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر جاؤ، میں اپنے گھر آیا تو اپنے ماموں

وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ مَعَ الْقَوْمِ

(ثعلبہ بن عنمہ بن عدی) کو اپنا اونٹ بیچنے کی خبر دی تو انہوں نے میری ملامت کی۔ میں نے اس کو اونٹ کے تھک جانے اور جو معجزہ نبی کریم ﷺ سے صادر ہوا اور آپ کا اس کو چھڑی مارنے کی خبر دی۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں علی الصبح اونٹ لے کر خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ دونوں دے دیئے اور لوگوں کے ساتھ مال غنیمت سے میرا حصہ مجھے بھی دیا۔

بَابٌ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

باب ۱۵۰۶: مال ضائع کرنے کی ممانعت

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ) وَ (لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ) وَقَالَ فِيْ قَوْلِهٖ (أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِيْ أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ) وَقَالَ (وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ) وَالْحَجْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ

(یعنی اس میں ناحق تصرف کرنا) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ فساد سے راضی نہیں۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۰۵) اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا۔ (سورۂ یٰسین آیت ۸۱) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کیا تمہاری نماز تمہیں حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں۔ یا اپنے مال میں جو چاہیں کریں (سورۂ ہود آیت ۸۷) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (سورۂ نساء آیت ۵) (اور بے عقلوں کا) اس میں تصرف سے روکنا (والحجر کا عطف اضاعۃ المال پر ہے) اور جو بیوع میں دھوکہ دینے سے منع کیا گیا ہے۔ (اس کا عطف ماقبل پر ہے اور اصل عبارت یہ ہے باب فی بیان عن الخداع اے فی البیوع)

۲۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ

(۲۲۴۰) عبداللہ بن دینار سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص (حبان بن منقذ بن عمرو) نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھے خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تو خرید و فروخت کرے تو یہ کہا کر مجھے دھوکہ نہ دو اور وہ شخص اس طرح کہتا تھا۔

۲۲۴۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

(۲۲۴۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم پر اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا، واجب حق کو نفع کرنا اور کسی کا مال غصب کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لئے فضول باتیں بکثرت سوال کرنا اور مال میں اسراف کرنا مکروہ جانا ہے۔

بَابٌ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ

باب ۱۵۰۷: غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے وہ

إِلَّا بِإِذْنِهِ

۲۲۴۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْخُصُوْمَاتِ

مالک کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرے

(۲۲۴۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس سے رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ بادشاہ حاکم ہے اور وہ اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال میں حاکم ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور یہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی اور غلام اپنے مالک کے مال میں حاکم ہے وہ اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ان لوگوں کے متعلق نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تم سب نگران ہو اور تم سب سے ان کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن رحیم

(۴۰) جھگڑوں کا بیان

اس میں ۱۹ ابواب اور ۱۱۶ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۵ ہیں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْاَشْخَاصِ وَالْخُصُوْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ

باب ۱۵۰۸: اشخاص (مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا) ملازمۃ (قرضدار کو حق ادا کرنے تک قرض خواہ کا تصرف سے روکنا) اور مسلمان اور یہودی کے جھگڑے کے متعلق جو منقول ہے

۲۲۴۳- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ اٰيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا

(۲۲۴۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک شخص (حافظ عسقلانی نے کہا احتمال یہ ہے کہ یہ شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں) کو (سورۂ احقاف کی) ایک آیت پڑھتے سنا درانحالیکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے سنا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا) میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا تو آپ نے فرمایا تم دونوں اچھی قرأت کرتے ہو (مذکور اسناد کے ساتھ) شعبہ نے کہا میرا خیال ہے آپ نے فرمایا اختلاف نہ

فَهَلَكُوْا

۲۲۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ

کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

(۲۲۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا دو آدمیوں نے باہم ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ ان میں ایک مرد مسلمان (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تھے اور دوسرا یہودی (فنحاص) مسلمانوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی، یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دنیا پر فضیلت دی۔ یہ سن کر مسلمانوں نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرہ پر طمانچہ رسید کیا تو یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا اور اپنے اور مسلمان کے درمیان جو ہوا سارا واقعہ بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس کے متعلق دریافت فرمایا تو مسلمان نے آپ کو پورا واقعہ بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگوں پر غشی طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ قوت سے پکڑے ہوں گے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے معلوم نہیں کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور وہ مجھ سے قبل ہوش میں آ گئے ہوں یا اللہ تعالیٰ نے ان کو بے ہوشی سے مستثنیٰ کر رکھا ہے۔

۲۲۴۵- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَ اَضَرَبْتَهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ بِالسُّوْقِ يَحْلِفُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ اَيْ خَبِيْثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْنِيْ غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَوْ

(۲۲۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک یہودی آیا اور کہا اے ابوالقاسم ﷺ آپ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا کس نے مارا ہے۔ یہودی نے کہا ایک انصاری نے مارا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ آپ نے اس کو فرمایا کیا تو نے اس یہودی کو مارا ہے۔ اس انصاری نے عرض کیا میں نے بازار میں اس کو یہ قسم کھاتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام نوع بشر پر فضیلت دی۔ میں نے کہا اے خبیث کیا نبی کریم ﷺ پر بھی اور مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے جس کی آنکھ کھلے گی وہ میں ہوں گا تو اچانک دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ستونوں میں سے ایک ستون کو

حُوبِسَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى

پکڑے ہوئے ہوں گے اور مجھے معلوم نہیں وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے یا دنیا والی (یعنی کوہ طور والی) بے ہوشی کافی ہوگی۔

۲۴۴۶- حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيْلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

(۲۴۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا۔ اس لڑکی سے کہا گیا کس نے تیرے ساتھ یہ کیا ہے کیا فلاں نے کیا ہے فلاں نے کیا ہے (یہ استفہام، استخباری ہے) یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس لڑکی نے سر سے اشارہ کیا (کہ جی ہاں) تو یہودی کو پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

بَابٌ مَنْ رَدَّ اَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْاِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ اِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَّلَهُ عَبْدٌ لَّا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَاَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيْفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ اِلَيْهِ وَاَمَرَهُ بِالْاِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَاْنِهِ فَاِنْ اَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِيْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَيَاْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ

باب ۱۵۰۹: جس نے کم عقل اور بیوقوف کے معاملہ

کو مسترد کر دیا اگرچہ امام نے اس کو تصرف سے منع نہ کیا ہو۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ممانعت سے قبل صدقہ کرنے والے کا صدقہ مسترد کر دیا پھر اس کو تصرف سے روک دیا اور امام مالک نے کہا جب کسی شخص کا کسی شخص پر مال (قرض) ہو اور اس کے پاس صرف غلام ہو اور اس کے علاوہ اور چیز نہ ہو تو وہ اس کو آزاد کر دے۔ اس کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے جس نے کسی کمزور یا فاتر العقل وغیرہ کا مال بیچا اور اس کی قیمت اس کو دے دی اور اس کی اصلاح اور حالت درست کرنے کا حکم دیا اگر وہ اسکے بعد خرابی کرے تو اس کو تصرف سے روک دے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص کے حق میں فرمایا جو خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا تھا کہ جب تم خرید و فروخت کرو تو کہو دھوکہ نہ کرو اور نبی کریم ﷺ نے اس کا مال نہیں لیا۔

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهُ

(۲۴۴۷) عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ایک آدمی خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا جب تم بیع شراء کرو تو کہا کرو دھوکہ نہ دو وہ اس طرح کہتا تھا۔

۲۴۴۸- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ

(۲۴۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنا غلام آزاد کیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے بیع کو مسترد کر دیا اور اس غلام کو نعیم بن نحام نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ

بَابُ كَلَامِ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ

۲۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

۲۲۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ

۲۲۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

خرید لیا۔

باب ۱۵۱۰: جھگڑنے والے کا ایک دوسرے سے کلام کرنا

(یعنی ایسی فحش کلامی نہ ہو جو حد و داور تعزیر واجب کر دے)

(۲۲۴۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تا کہ قسم کھا کر مسلمان کا مال مار لے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ اشعث بن قیس نے کہا یہ حدیث میرے متعلق وارد ہوئی ہے بخدا میرے اور یہودی کے درمیان زمین مشترک تھی اس نے میری زمین کا انکار کر دیا۔ میں اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا تم قسم دے دو، اشعث بن قیس نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو اس وقت قسم کھا جائے گا اور میرا مال لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور اللہ نہ اس سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

(۲۲۵۰) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابوحدرد (یعنی عبداللہ بن حدرد) سے جو اس پر قرض تھا مسجد میں طلب کیا اور ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سن لی حالانکہ آپ اپنے گھر میں تھے۔ آپ نے اپنے حجرہ مبارکہ کا پردہ اٹھایا اور باہر تشریف لائے اور آواز دی۔ اے کعب، کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے قرضہ سے اتنا کم کر دو یعنی نصف کی طرف اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض یا رسول اللہ ﷺ میں نے نصف کم کر دیا۔ آپ نے عبداللہ بن ابی حدرد سے فرمایا اٹھو اور باقی قرض ادا کرو۔

(۲۲۵۱) عبدالرحمٰن بن عبدالقاری (قاری بن دیئش بن مخلم کی طرف منسوب) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو

عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا وَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لِيْ اَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْرَأْ فَقَرَاَ قَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ

بَابُ اِخْرَاجِ اَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ

۲۲۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

۲۲۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهٗ فَاِنَّهٗ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ

کہتے ہوئے سنا کہ ہشام بن حکیم بن حزام سورۂ فرقان سے جو میں نے پڑھا تھا اس کے خلاف تلاوت فرما رہے تھے اور نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا۔ میں اس پر جلدی کرنے کے قریب تھا (یعنی اس پر انکار اور ان کی تعریض) پھر میں نے ان کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے پھر میں نے ان کے گلے میں اپنی چادر ڈالی اور ان کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور میں نے عرض کیا، میں نے ان کا تلاوت کرنا جو آپ نے مجھے پڑھایا ہے اس کے خلاف سنا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے فرمایا پڑھو تو انہوں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ آیت مبارکہ اسی طرح نازل ہوئی پھر آپ نے مجھے پڑھنے کا ارشاد فرمایا تو میں نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم سات حروف میں نازل ہوا ہے اس میں سے جو آسان ہو پڑھو۔

باب ۱۵۱۱: معلوم ہو جانے کے بعد جھگڑالو اور مجرموں کو گھروں سے نکال دینا

(یہ ان کے ادب سکھانے اور جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی ان سے زجر کیلئے ہے) حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی ہمشیرہ (ام فروہ قاسم بن غنام کی پھوپھی) کو نوحہ (بین) کرنے پر گھر سے نکال دیا۔

(۲۲۵۲) حضرت ابوہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ نماز پڑھنے کا حکم دوں اور وہ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جائیں پھر میں لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

باب ۱۵۱۲: میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

(۲۲۵۳) اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے زمعہ بن قیس عامری کو لونڈی کے بیٹے (عبدالرحمٰن) کے متعلق جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے۔ سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے میرے بھائی (عتبہ بن ابی وقاص) نے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں اور زمعہ کی لونڈی کا بیٹا دیکھوں تو اس کو میں اپنے قبضہ میں کرلوں کیونکہ وہ

زَمْعَةَ اَخِی وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ فَرَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ

میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا وہ (عبدالرحمٰن) میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس (لڑکے) کی (عتبہ بن ابی سعد سے) واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ لڑکا تجھ کو ملے گا۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور اے سودہ بنت زمعہ اس سے (یعنی عبدالرحمٰن بن زمعہ) سے پردہ کیا کرو۔

بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُهُ وَقَیَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ

باب ۱۵۱۳: جس شخص سے فتنہ وفساد کا خطرہ ہو اس کو مقید کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عکرمہ رضی اللہ عنہ (آزاد کردہ غلام ابن عباس رضی اللہ عنہما) قرآن، سنن اور فرائض سکھانے کیلئے قید کیا تھا (ابن سعد کی موصول روایت کے مطابق عکرمہ کے پاؤں میں بیڑی ڈال دی گئی تھی۔)

۲۲۵۴- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ

(۲۲۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بنی حنیفہ کے آدمی جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا ہے پکڑ لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس خیر ہے (اس کی تفصیل کتاب المغازی میں آئے گی) پھر اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمامہ بن اثال کو چھوڑ دو۔

بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِی الْحَرَمِ وَاشْتَرٰی نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ عَلٰی اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَضِیَ فَالْبَیْعُ بَیْعُهُ وَاِنْ لَّمْ یَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُ مِائَةِ دِیْنَارٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ بِمَكَّةَ

باب ۱۵۱۴: (مقروض کا) حرم میں باندھنا اور قید کرنا نافع بن عبدالحارث نے ایک گھر قید خانہ کے لئے مکہ میں خریدا وہ مکان صفوان بن امیہ سے اس شرط پر خریدا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اگر راضی ہوں تو بیع مکمل ہے اور اگر وہ راضی نہ ہوئے تو صفوان کو چار سو دینار ملیں گے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں (اپنی ولایت کے دنوں میں مقروض) کو قید کیا۔

۲۲۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ

(۲۲۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بنی حنیفہ کے آدمی جنہیں ثمامہ بن اثال کہا جاتا ہے کو پکڑ لائے اس کو صحابہ کرام نے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

بَابٌ فِي الْمُلَازَمَةِ

۲۲۵۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ لَهُ نِصْفًا

بَابُ التَّقَاضِي

۲۲۵۷- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا ثُمَّ اَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ (اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا) الْاٰيَةَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۱۵: قرض خواہ کا قرضدار کو حق ادا کرنے تک تصرف سے روکنا (یعنی اس کی نگرانی کرنا)

(۲۲۵۶) حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد پر ان کا قرضہ تھا وہ ان کو ملے اور (عبدالرحمٰن ابی حدرد کو) اپنی نگرانی میں کرلیا۔ دونوں میں باہمی سخت کلامی ہوگئی حتیٰ کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور ان کے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے تو آپ نے فرمایا اے کعب اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا گویا کہ آپ فرمارہے تھے نصف (چھوڑ دو) تو کعب بن مالک انصاری نے اس پر آدھا لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

باب ۱۵۱۶: قرض کا مطالبہ کرنا

(۲۲۵۷) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرے کچھ درہم تھے (یعنی قرض) میں اس کے پاس آیا اور اس قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا جب تک تو محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کرے گا میں تیرا قرضہ نہیں دوں گا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ تجھے اللہ مارے اور پھر زندہ کرے۔ عاص بن وائل نے کہا مجھے چھوڑ دو حتیٰ کہ میں مروں گا۔ پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا اور مجھے مال اور اولاد ملے گی پھر میں تیرا قرض ادا کروں گا تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال واولاد ملیں گے۔ (سورۂ مریم آیت ۷۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۱) گری ہوئی چیز اٹھانا

اس میں ۱۲ ابواب اور ۱۲ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۴ ہیں۔

بَابٌ اِذَا اَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ اِلَيْهِ

۲۲۵۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِيْنَارٍ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَائَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَائَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا

باب ۱۵۱۷: جب گری پڑی چیز کی مالک نشانی بتادے تو ملتقط یعنی اٹھانے والا اس کو واپس کردے

(۲۲۵۸) سلمہ بن کہیل سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سوید بن عقلہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابی بن کعب سے ملاقات کی انہوں نے کہا کہ میں نے سو دینار کی (گری پڑی) ایک تھیلی پائی اور میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو تو میں نے ایک سال اس کی تشہیر کی تو اس کا پہچاننے والا کوئی نہ ملا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو تو میں نے ایک سال اس کی تشہیر کی تو اس کا پہچاننے والا کوئی نہ ملا پھر میں تیسری دفعہ آپ کے پاس آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کا برتن، گنتی اور تسمہ (بندھن) کو یاد رکھو اگر اس کا مالک مل جائے تو فبہا ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا (شعبہ بن حجاج نے کہا) میں اس کے بعد (سلمہ بن کہیل) سے مکہ میں ملا تو انہوں نے کہا مجھے یاد نہیں تین یا ایک سال اعلان کرنے کیلئے فرمایا۔

بَابُ ضَالَّةِ الْاِبِلِ

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا

باب ۱۵۱۸: گمشدہ اونٹ کے حکم کے بیان میں

(۲۲۵۹) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک اعرابی (سوید الجہنی والد عقبہ) اور اس نے گری پڑی چیز کے اٹھالینے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو پھر اس کی تھیلی اور بندھن کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آجائے اور تجھے اس کی خبر دے تو فبہا ورنہ اس کو خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کیلئے اس نے عرض کیا گمشدہ اونٹ تو نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا اور فرمایا تجھے اس سے کیا مطلب ہے حالانکہ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے وہ پانی پر آتا جاتا رہے گا اور درختوں

وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ

بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

۲۲۶۰- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُوْلُ يَزِيْدُ اِنْ لَّمْ تُعْرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهٗ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِيْ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيْدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَائَهَا وَسِقَائَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا

بَابٌ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَّجَدَهَا

۲۲۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

کے پتے کھاتا رہے گا۔

باب ۱۵۱۹: گمشدہ بکری کے حکم کے بیان میں

(۲۲۶۰) یزید (آزاد کردہ غلام) منبعث سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن خالد جہنی کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے متعلق سوال کئے گئے۔ زید بن خالد جہنی نے کہا (لفظ زعم اکثر قول محقق کی جگہ استعمال ہوتا ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچانو پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو (یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا) یزید مولی منبعث کہتے ہیں اگر کوئی پہچاننے والا نہ ہو تو اس کو پکڑنے والا خرچ کرے اور وہ اس کے پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ میں ہے یا یزید نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ پھر سوال کرنے والے نے کہا گمشدہ بکری کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو پکڑ لو وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کیلئے یا بھیڑیئے کیلئے ہے یزید نے کہا اس کی بھی تشہیر کی جائے پھر اس نے کہا بھٹکے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے ساتھ اس کے جوتے اور مشکیزہ ہے وہ پانی پر آتا جاتا رہے گا اور درختوں کے پتے کھاتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پالے گا۔

باب ۱۵۲۰: جب ایک سال تشہیر کرنے کے بعد بھی گمشدہ چیز کا مالک نہ ملے تو چیز اس کی ہے جس کو ملی

(۲۲۶۱) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے گمشدہ چیز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تھیلی اور تسمہ (بندھن) کو یاد رکھو۔ پھر اس کی ایک سال تشہیر کرو اگر اس چیز کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تمہارے اختیار میں ہے جو چاہو کرو۔ اس شخص نے عرض کیا گمشدہ بکری۔ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کیلئے ہے۔ اس شخص نے عرض کیا گمشدہ اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے پانی کے پاس جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

بَابٌ اِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ اَوْ سَوْطًا اَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ

باب ۱۵۲۱: جب کوئی شخص سمندر میں لکڑی پائے یا کسی جگہ کوڑا اس کی مثل (عصا اور رسی وغیرہ) پائے (تو کیا اس کو پکڑ لے یا چھوڑ دے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا اور پوری حدیث بیان کی۔ وہ شخص باہر نکلا دیکھے کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو اچانک اس نے ایک لکڑی دیکھی اور اس کو ایندھن کی غرض سے اسے پکڑ لیا اور جب اس لکڑی کو اس نے پھاڑا تو اس میں اس نے (قرض دار کی طرف سے بھیجا ہوا مال) اور (اس کا بھیجا ہوا) خط پایا۔ (یہ حدیث مفصل باب ۱۴۲۴ کتاب الکفالت میں ملاحظہ فرمائیں)

بَابٌ اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ

۲۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَّقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا

باب ۱۵۲۲: جب کسی شخص نے راستہ میں کھجور پائی (تو وہ اس کو پکڑے اور کھائے)

(۲۲۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ راستے میں ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی ہے تو میں اسے ضرور کھاتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا مجھے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے منصور بن معتمر نے خبر دی زائدہ بن قدامہ نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی کہ ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں تو بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں تو اس کو کھانے کیلئے اٹھاتا ہوں پھر اس خوف کے پیش نظر یہ شاید صدقہ ہوگی اس کو پھینک دیتا ہوں۔

بَابُ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

باب ۱۵۲۳: اہل مکہ کی گری پڑی چیز کی تشہیر کیسے کی جائے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ کی گری پڑی چیز وہ اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔ خالد الحذاء نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا (مکہ مکرمہ کا) لقطہ وہی اٹھائے جو اس کی تشہیر کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا

زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

۲۲۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

۲۲۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى

مکہ مکرمہ کا درخت نہ کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے۔ سوائے مشتہر کرنیوالے اس کی گری پڑی چیز اٹھانا جائز نہیں اور نہ کے کیونکہ اس کی گھاس کاٹنے حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مگر اذخر (گھاس) نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہاں گھاس کی اجازت ہے۔

(۲۲۶۳) حضرت ابوہریرہ ﷺ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ فتح کرایا تو آپ نے لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی روک دیئے اور اس پر اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا مجھ سے پہلے مکہ کسی کیلئے حلال نہیں ہوا۔ صرف میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا اور وہ میرے بعد کسی کیلئے حلال نہیں ہوگا تو اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے اور اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں اور اس کی گری ہوئی چیز سوائے اعلان کرنیوالے کے اٹھانا جائز نہیں اور جس کا وہاں کوئی آدمی قتل کیا جائے اس کو دو امروں میں سے اختیار ہے خواہ دیت دے یا قصاص۔ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے عرض کیا مگر "اذخر" گھاس کیونکہ ہم اس کو اپنی قبروں اور گھروں کیلئے استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں گھاس کی اجازت ہے۔ یمن کے ایک آدمی ابوشاہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا ابوشاہ کو لکھ دو۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا ابوشاہ کا یہ کہنا مجھے لکھ دو یارسول اللہ ﷺ اس کا مقصد کیا ہے اوزاعی نے کہا اس سے مراد خطبہ ہے جو ابھی اس نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

باب ۱۵۲۴: کسی کا جانور "ماشیۃ"

(اونٹ، گائے، بکری کیلئے بولا جاتا ہے لیکن بکریوں میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ ابن اثیر نے کہا) اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

(۲۲۶۴) حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بھی کسی آدمی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے بالاخانہ میں جائے اور اس کا خزانہ توڑے اور اس کا غلہ لے جائے۔

مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

ان کیلئے ان کے جانوروں کے تھن ان کیلئے کھانے کے خزانے جمع کرتے ہیں لہٰذا کوئی بھی کسی شخص کے جانور اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے۔

بَابٌ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

باب ۱۵۲۵: جب گمشدہ چیز کا مالک سال کے بعد آئے (تو جس نے اس کی چیز اٹھائی ہے) اس کو وہ واپس کردے کیونکہ گری پڑی چیز اس کے پاس امانت ہے

۲۲۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

(۲۲۶۵) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو پھر اس کے تسمہ (بندھن) اور تھیلی کو پہچان لو پھر اسے خرچ کرلو اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور گمشدہ بکری، آپ نے فرمایا اسے پکڑ لو وہ تیری ہے یا تمہارے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اور گمشدہ اونٹ (کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے) رسول اللہ ﷺ غصہ میں آگئے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ یا آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ پھر فرمایا تجھے اونٹ سے کیا تعلق ہے اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

بَابُ هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ

باب ۱۵۲۶: (گری پڑی اٹھانے والا) لقطہ کو اٹھالے اس کو ضائع ہونے کیلئے نہ چھوڑ دے جو کسی غیر مستحق کے ہتھے نہ چڑھ جائے (اس باب میں ہل بمعنی قد ہے)

۲۲۶۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا

(۲۲۶۶) سلمہ بن کہیل نے کہا میں نے سوید بن غفلہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو میں نے (گرا پڑا) ایک کوڑا پایا ان دونوں نے مجھے کہا اسے پھینک دو۔ سوید بن غفلہ نے کہا نہیں اگر میں نے اس کا مالک پالیا تو اس کو واپس کردوں گا ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ جب ہم جنگ سے واپس لوٹے تو ہم نے حج کیا اور مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے ابی بن کعب سے دریافت کیا انہوں نے کہا میں نے نبی اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں ایک تھیلی پائی جس میں ایک سو دینار تھے تو میں نبی کریم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَائَهَا وَوِعَائَهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو۔ میں نے اس کی ایک سال تشہیر کی پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو، میں نے اس کی ایک سال تشہیر کی۔ میں پھر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو، میں نے ایک سال اس کی تشہیر کی پھر میں چوتھی دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اس کی گنتی، اس کا سر بندھن اور اس کا برتن پہچان لو اور اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو واپس کردو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

۲۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا

(۲۲۶۷) شعبہ بن حجاج سلمہ بن کہیل سے اسی طرح روایت کرتے ہیں شعبہ بن حجاج نے کہا میں ایک سال بعد سلمہ بن کہیل سے مکہ مکرمہ میں ملا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں (سوید بن غفلہ) نے تین سال یا ایک سال، کہا۔

بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا اِلَى السُّلْطَانِ

باب ۱۵۲۷: جس شخص نے گمشدہ چیز کی تشہیر کی اور حاکم وقت کے سپرد نہ کی

۲۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيْعَةَ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ

(۲۲۶۸) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے گمشدہ چیز کے متعلق استفسار کیا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اس کی تشہیر کرو اور اگر کوئی تجھے اس سر بندھن اور برتن کی پوری پوری خبر دے دے تو اس کو واپس کردو ورنہ اس کو خرچ کرو۔ اور اس اعرابی نے آپ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا تو آپ کا چہرہ انور متغیر ہوا اور فرمایا تجھے اونٹ سے کیا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی پر آتا جاتا رہے گا اور درختوں کے پتے کھاتا رہے گا۔ اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پالے گا اور اس اعرابی نے آپ سے گمشدہ بکری کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ تیرے لئے یا تیرے بھائی یا بھیڑیئے کیلئے ہے۔

بَاب

باب ۱۵۲۸: یہ باب، سابق باب کے فصل کے قائم مقام ہے

۲۲۶۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْبَرَآءُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ

(۲۲۶۹) اسرائیل بن یونس نے ابی اسحاق (عمرو بن عبداللہ سلیعی) سے انہوں نے حضرت براء بن عازب سے اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بکریوں کا چرواہا بکریاں ہانک رہا ہے۔ میں نے کہا تم کس کے

الْبَرَاءِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَّسُوْقُ غَنَمَهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِیْ غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لِّیْ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّنْفُضَ كَفَّیْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی كَفَّیْهِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰی فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَاَتَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ

چرواہے ہو۔ اس نے کہ میں ایک قریشی آدمی کا چرواہا ہوں اور اس نے اس کا نام لیا تو میں نے اس کو پہچان لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس چرواہے نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا کیا تم میرے لئے دودھ دوہو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے اس کو دوہنے کیلئے کہا تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو روکا پھر میں نے ان سے کہا اس کے تھن غبار سے صاف کرلو۔ پھر میں نے کہا اپنے ہاتھ صاف کرلو تو اس نے ایسا ہی کیا اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک مشکیزہ رکھا ہوا تھا جس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ اس سے میں نے پانی دودھ میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی پورا دودھ ٹھنڈا ہو گیا) پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نوش فرمایئے۔ آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا حتی کہ میں خوش ہو گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

(۴۲) غصب اور ظلم کے بیان میں

اس میں ۳۶ ابواب اور ۱۴۳ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۶ ہیں۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ) رَافِعِی الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ (مُهْطِعِیْنَ) مُدِیْمِی النَّظَرِ وَیُقَالُ مُسْرِعِیْنَ (لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ) یَعْنِیْ جُوْفًا لَّا عُقُوْلَ لَهُمْ (وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا۔ ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نہیں دے رہا مگر ایسے دن کیلئے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑے نکلیں گے۔ اپنے سر اٹھائے ہوئے "مقنع" کا معنی اٹھائے ہوئے مقنع اور مقمح کا معنی ایک ہی ہے۔ مجاہد نے کہا مھطعین کا معنی ہے نظریں جمائے ہوئے ہوں گے اور بعض کے نزدیک اس کا معنی ہے تیز دوڑتے ہوں گے، ان کی پلکیں نہ جھکیں گی اور ان کے دل عقل سے خالی ہوں گے اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں اور رسول کی غلامی کریں تو کیا تم پہلے قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں اور تم ان کے گھروں میں بسے جنہوں نے اپنا برا کیا تھا اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا اور ہم نے تمہیں مثالیں دے کر بتا دیا اور بے شک وہ اپنے داؤ (فریب) چلے اور ان کا داؤ (فریب) اللہ کے قابو

مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ)

میں ہے اور ان کا داؤ (فریب) کچھ ایسا نہ تھا جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا۔ بے شک اللہ غالب ہے اور بدلہ لینے والا ہے۔ (سورۂ ابراہیم آیت ۴۲ تا ۴۷)

بَابُ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

باب ۱۵۲۹: قیامت کے دن مظالم کے قصاص کے بیان میں

۲۲۷۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكِنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ

(۲۲۷۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب (بعض مومنین) جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان پل پر ان کو روک دیا جائے گا اور انہوں نے دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم کئے تھے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک وصاف ہو جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ دنیا میں اپنے مکان کی نسبت جنت میں اپنے مکان کو زیادہ پہچانے گا۔ یونس بن محمد نے کہا ہم کو شعبان (بن عبدالرحمن ابومعاویہ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہم سے ابوالمتوکل (علی بن داؤد ناجی) نے بیان کیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)

باب ۱۵۳۰: اللہ تعالیٰ کا فرمان خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت (سورۂ ہود آیت ۱۸)

۲۲۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخُذُ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ (هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)

(۲۲۷۱) صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک بار ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے چل رہا تھا۔ ہم کیا دیکھتے ہیں ایک شخص سامنے آیا اور کہا تم نے "نجوی" سرگوشی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کس طرح سنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو اپنے قریب کرے گا۔ (یہ تقریب رتبی ہے مکانی نہیں) اور اس کو حفاظت میں لے کر اس کو چھپالے گا اور فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے بندہ مومن عرض کرے گا جی ہاں اے رب یہاں تک کہ جب وہ اپنے جملہ گناہوں کا اقرار کرالے گا۔ وہ بندہ مومن اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے (تیرے گناہوں پر) دنیا میں پردہ ڈالا اور آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں اور اس کی نیکیوں کی کتاب اس کے (دائیں) ہاتھ میں دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق لوگوں کو

بَابٌ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

۲۲۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۱۵۳۱: کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے

(۲۲۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس پر وہ ظلم نہ کرے اور نہ ہی اس کو ہلاکت میں ڈالے بلکہ مصیبت کے وقت اس کی مدد کرے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو کوئی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے مصائب دور رکھے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

بَابٌ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

باب ۱۵۳۲: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم

(۲۲۷۳) معتمر بن سلیمان نے حمید الطویل سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

(۲۲۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس کی مدد کریں گے۔ درآنحالیکہ وہ مظلوم ہے اور اس کی مدد کیسے کریں جبکہ وہ ظالم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اگر وہ بات سے نہ مانے) تو اس کو قوت سے (ظلم کرنے سے) روکو۔

بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

۲۲۷۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

باب ۱۵۳۳: مظلوم کی مدد کرنا

(۲۲۷۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات سے منع فرمایا۔ اور بیمار کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنا، چھینک مارنے

ان کے متعلق گواہ (یعنی فرشتے یا انبیاء اور بعض کے نزدیک امت محمدیہ ﷺ جو لوگوں پر گواہی دیں گے) اور کہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے جھوٹ بولا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَاِجَابَةَ الدَّاعِي وَاِبْرَارَ الْمُقْسِمِ

والے کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت قبول کرنا اور قسم پوری کرنے کو ذکر فرمایا۔

۲۲۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ

(۲۲۷۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کیلئے دیوار کی مثل ہے کہ ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے اور آپ نے انگلیوں کو انگلیوں میں داخل کیا۔

بَابُ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهٖ

باب ۱۵۳۴: ظالم سے انتقام لینا

جَلَّ ذِكْرُهٗ (لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا) (وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّسْتَذِلُّوْا فَاِذَا قَدَرُوْا عَفَوْا

اللہ تعالیٰ عزاسمہ کا ارشاد گرامی۔ اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۂ نساء آیت ۱۴۸) اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۳۹) ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا (سلف) مومنین کو ذلیل کئے جانے کو برا سمجھتے تھے اور جب وہ بدلہ لینے پر قادر ہوتے تو معاف کر دیتے تھے۔

بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُوْمِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

باب ۱۵۳۵: مظلوم کا معاف کر دینا

(اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا) (وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ) وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ (سورۂ نساء آیت ۱۴۹) اور برائی کا بدلہ اس کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کر دیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں۔ اللہ کے مقابل اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (سورۂ شوریٰ آیت ۴۰ تا ۴۴)

بَابُ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۱۵۳۶: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (جیسے بسبب تقویٰ ان کو نور حاصل ہوگا جس میں دوڑیں گے)

۲۲۷۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۷۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (یعنی قیامت میں ظالم کو ہر طرف سے اندھیرا گھیرے گا)

بَابُ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب ۱۵۳۷: مظلوم کی بددعا سے بچنا اور ڈرنا (کیونکہ مظلوم کی بددعا مسترد نہیں ہوتی)

۲۲۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

(۲۲۷۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ مظلوم کی بددعا سے بچو۔ اس لئے کہ اس کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ (اور عدم حجاب کا معنی یہ ہے کہ اس کی بددعا مقبول ہے اگرچہ وہ فاجر ہو)

بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ

باب ۱۵۳۸: جس نے کسی پر ظلم کیا پھر مظلوم سے معاف کرالیا تو کیا اس ظلم کا بیان کرنا ضروری ہے

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ اِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِاَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِيْ لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاسْمُ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَيْسَانُ

(۲۲۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے کسی کی عزت (ابن قتیبہ کے نزدیک "عرض الرجل" سے مراد اس کی جان اور بدن کی عزت ہے) یا کسی اور چیز (مال کی تمام اصناف اور جراحات وغیرہ حتی کہ طمانچہ) پر ظلم کیا ہو۔ وہ اس سے آج ہی (یعنی دنیا میں) معاف کرالے۔ اس دن سے قبل (یعنی یوم قیامت) کہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کی مقدار اس سے لیا جائے گا اور اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو جس پر اس نے ظلم کیا مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔ ابوعبداللہ امام بخاری نے کہا، اسماعیل بن ابی اویس (عبداللہ اصبحی مدنی مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے بھانجے) نے کہا۔ مقبری (اس حدیث کے راوی سعید مقبری) کو اس لئے مقبری کہا جاتا ہے کہ وہ (مدینہ منورہ) کے قبرستان کے ایک کنارے رہتے تھے۔ امام بخاری نے کہا سعید مقبری بنولیث کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام سعید بن ابی سعید اور ابوسعید کا نام کیسان ہے۔

بَابٌ اِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوْعَ فِيْهِ

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا) قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْاَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ اَجْعَلُكَ مِنْ شَاْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ

باب ۱۵۳۹: جب مظلوم ظالم کا ظلم معاف کر دے تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا (ظلم معلوم ہو یا مجہول)

(۲۲۸۰) حضرت عروہ بن زبیر ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت مقدسہ "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" (سورۂ نساء آیت ۱۲۸) کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ کسی شخص کے پاس بیوی ہوتی ہے اور وہ اس کے ساتھ زیادہ صحبت (یعنی بیٹھنا اٹھنا) کی خواہش نہیں رکھتا درآنحالیکہ وہ اس کو چھوڑنا چاہتا ہے تو وہ عورت اس کو کہتی ہے کہ میں نے تجھے اپنا حق معاف کر دیا تو یہ آیت مبارکہ اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بَابٌ اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

باب ۱۵۴۰: اگر کوئی شخص کسی شخص کو اجازت دے یا اس کو معاف کر دے اور (اذن دیئے گئے یا معاف کئے گئے کی) مقدار بیان نہ کرے

(۲۲۸۱) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا اور آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب بزرگ لوگ، آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں (باقی ماندہ مشروب) ان بزرگوں کو دوں تو اس لڑکے نے عرض کیا۔ نہیں، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کے (پس خوردہ) سے اپنے حصہ میں کسی کو ترجیح نہ دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے نبی کریم ﷺ نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

بَابُ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا

باب ۱۵۴۱: ظلماً کسی کی زمین پر غلبہ حاصل کرنے والے کا گناہ

(۲۲۸۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ زمین ظلماً چھین لی تو اس کو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

۲۲۸۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

(۲۲۸۳) محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابوسلمہ (یعنی عبدالرحمن) نے بتایا کہ ان کے اور لوگوں کے یعنی اس کی توبہ کے درمیان ایک جھگڑا تھا اور اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اے ابوسلمہ زمین سے بچو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک بالشت بھر کسی کی زمین ظلماً لی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۲۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِيْ كِتَابِ ابْنِ مُبَارَكٍ اِنَّمَا اَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ

(۲۲۸۴) موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی زمین ناحق قبضہ میں کرلی۔ قیامت کے دن اس کو سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (فربری نے کہا ابوجعفر (محمد) بن ابی حاتم بخاری نے کہا) ابوعبداللہ امام بخاری نے کہا یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو انہوں نے خراسان میں تصنیف کی تھی وہ تو لوگوں کو بصرہ میں لکھوائی تھی۔

بَابٌ اِذَا اَذِنَ اِنْسَانٌ لِّاٰخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب ۱۵۴۲: جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کسی چیز میں اجازت دے دے تو جائز ہے

۲۲۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ

(۲۲۸۵) جبلہ بن سحیم نے کہا ہم عراق کے ایک شہر میں تھے کہ ہمیں قحط سالی نے آلیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھانے کیلئے کھجور دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ساتھ کھجور یعنی دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع کیا مگر یہ کہ کوئی آدمی تم میں سے اپنے بھائی سے اس کی اجازت لے لے۔

۲۲۸۶- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا خَمْسَةٍ لَّعَلِّيْ اَدْعُوْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَّاَبْصَرَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ

(۲۲۸۶) ابومسعود (عقبہ بن عمرو) انصاری سے روایت ہے کہ ایک انصاری جس کو ابوشعیب کہا جاتا ہے اس کا ایک غلام تھا جو گوشت پکانے کا کام کرتا تھا۔ ابوشعیب نے اس سے کہا پانچ آدمیوں کیلئے کھانا تیار کرو میں نبی کریم ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ سمیت پانچ آدمی ہوں گے حالانکہ اس نے نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے تھے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی تھی اور ان

فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ

کے پیچھے پیچھے ایک اور آدمی چل دیا جس کو کھانے کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے کیا تم اس کو اجازت دیتے ہو۔ ابو شعیب نے کہا ہاں۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ)

باب ۱۵۴۳: اللہ تعالیٰ کا فرمان اور وہ سب سے جھگڑالو ہے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۰۴)

۲۲۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

(۲۲۸۷) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب لوگوں سے مبغوض اور ناپسندیدہ آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

بَابُ اِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ

باب ۱۵۴۴: اس شخص کا گناہ جو باطل امر میں جھگڑا کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ باطل امر ہے

۲۲۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَدَقَ فَاَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

(۲۲۸۸) زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ نے اس کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارکہ کے دروازے کے پاس جھگڑا سنا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا میں بشر ہوں میرے پاس لوگ جھگڑے لے کر آتے ہیں شاید تم میں سے بعض دوسرے سے زیادہ بلیغ ہو اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سچا ہے۔ میں اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں اگر میں کسی ایک مسلمان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں (اور وہ حق پر نہ ہو) تو اس کیلئے وہ آگ کا ٹکڑا ہے اس کو لے لے یا چھوڑ دے۔

بَابٌ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

باب ۱۵۴۵: (اس شخص کا گناہ) جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعٍ كَانَتْ فِيْهِ

(۲۲۸۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے یا چار میں سے ایک خصلت نفاق پائی جائے تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کو چھوڑ دے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے، جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے،

خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

جب جھگڑا کرے تو بدکلامی کرے۔

بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَاَ (وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ)

باب ۱۵۴۶: مظلوم (جس کا مال لیا گیا)

جب اس پر ظلم کرنے والے کا مال پائے تو وہ اپنا بدلہ لے ابن سیرین نے کہا اپنے حق کے برابر لے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی "اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی" (سورہ نحل آیت ۱۲۶)

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ

(۲۲۹۰) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہند بنت عتبہ بن زید (زوجہ ابوسفیان والدہ حضرت ابومعاویہ فتح مکہ کے دن مشرف با اسلام ہوئیں اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں وفات پائی) آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ابوسفیان بخیل آدمی ہے کیا مجھ پر گناہ تو نہیں کہ میں اس کے مال سے اپنے بال بچوں کو کھلا دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بچوں کو معروف طریقے (یعنی رواج کے مطابق) کھلا دو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

(۲۲۹۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ ہم کو باہر بھیجتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں میں قیام کرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کسی کے ہاں قیام کرو اور تمہاری مہمانی کی جائے جو مہمان کے مناسب ہے تو اسے قبول کرلو ورنہ ان سے اپنا حق مہمانی حاصل کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ

باب ۱۵۴۷: (ڈیوڑھی یا دکان یا وہ جگہ جو دو مکانوں کے درمیان چھتی ہوئی ہو وغیرہ) جو عام لوگوں کے بیٹھنے کیلئے ہے اس کے متعلق روایات۔ نبی کریم ﷺ اور آپ اصحاب کرام سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَّاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ اجْتَمَعُوْا اِلٰى سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ

(۲۲۹۲) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اپنے پاس بلایا تو انصار بنی ساعدہ کے سقیفہ (ڈیوڑھی) میں اکٹھے ہو گئے تو میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں اور ہم سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کے پاس

انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

بَابٌ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِي اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ

آئے۔

باب ۱۵۴۸: کوئی پڑوسی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے

(۲۲۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منحرف پاتا ہوں اللہ کی قسم میں یہ حدیث تم سے بیان کرتا رہوں گا۔

بَابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيْقِ

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ اَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا) الْاٰيَةَ

باب ۱۵۴۹: لوگوں کی راہ گزر میں شراب بہانا

(۲۲۹۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو مشروب پلا رہا تھا تو اسوقت ان کا شراب "فضیخ" تھا (یہ وہ شراب ہے جو کھجور سے بنائی جائے اور اس کو آگ مس نہ کرے اور مشروب کے تقریباً دو سو نام ہیں) رسول اللہ ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ اعلان کردے خبردار شراب حرام ہو چکی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا باہر نکلیے اور تمام شراب بہا دیجئے۔ میں باہر نکلا اور تمام شراب کو بہا دیا اور مدینہ منورہ کی گلی کوچوں میں بہنے لگا اور بعض لوگوں نے کہا کچھ لوگ قتل ہو گئے اور ان کے پیٹوں میں شراب تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا۔ (سورۃ مائدہ آیت ۹۳)

بَابُ اَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

باب ۱۵۵۰: گھروں کے صحن اور گھروں کے دروازے کے سامنے راستہ (جس سے لوگ گزرتے ہوں) بیٹھنا

اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی جس میں وہ نماز پڑھتے تھے اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو مشرکوں کی عورتیں اور بچے جمع ہو جاتے اور وہ سن کر تعجب کرتے اور نبی کریم ﷺ ان دنوں مکہ مکرمہ میں موجود تھے۔

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

(۲۲۹۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ لوگوں نے عرض کیا ہمارے ہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ وہ ہمارے بیٹھنے کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَا لَنَا بُدٌّ اِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجَالِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

جگہیں ہیں۔ وہاں ہم بیٹھ کر باہم باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا وہاں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا اس کو حق دو، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ راستے کا کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، ایذا رسانی سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھائی کا حکم اور بری باتوں سے منع کرنا۔

بَابُ الْبَارِ عَلَى الطُّرُقِ اِذَا لَمْ يُتَاَذَّ بِهَا

باب ۱۵۵۱: ان کنوؤں کے حکم کے بیان میں جو راستوں میں کھودے جاتے ہیں جبکہ وہ باعث اذیت نہ ہوں

۲۲۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ

(۲۲۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگ گئی تو اس نے ایک کنواں پایا۔ اس میں اترا اور پانی پیا پھر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے ایک کتا بسبب پیاس ترمٹی چاٹ رہا ہے اور ہانپ رہا ہے اس آدمی نے کہا اس کتے کو بھی مجھ جیسی پیاس لگی ہوگی۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا اور کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا عمل قبول کرلیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہمارے لئے جانوروں میں ثواب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے جانور میں ثواب ہے۔

بَابُ اِمَاطَةِ الْاَذٰى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ

باب ۱۵۵۲: اذیت پہنچانے والی چیز کو (راستے سے) ہٹانا، ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا راستہ سے باعث اذیت چیز کو دور کرنا صدقہ ہے

بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوْحِ وَغَيْرِهَا

باب ۱۵۵۳: بالاخانوں وغیرہ میں بلند اور پست روشندان بنانا

۲۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

(۲۲۹۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے بلند قلعوں میں سے ایک قلعہ پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم دیکھتے ہو۔ میں تمہارے

اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّىْ اَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

۲۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) فَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتّٰى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا (اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا) فَقَالَ وَا عَجَبِىْ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهٗ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ وَجَارٌ لِّىْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهِىَ مِنْ عَوَالِىْ الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهٗ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْاَمْرِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهٗ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلٰى امْرَاَتِىْ فَرَاجَعَتْنِىْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتّٰى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِىْ فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيْمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَىْ حَفْصَةُ اَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ

گھروں میں فتنوں کی جگہیں دیکھ رہا ہوں جیسے پانی کے قطرے گرنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔

(۲۲۹۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میری یہ خواہش رہی کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے دو ازواج رسول اللہ ﷺ کے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نبی کی دونوں بیویوں! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں (سورۂ تحریم آیت ۴) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج پر گیا وہ راستے سے ایک طرف مائل ہوئے اور میں بھی مشکیزہ لے کر ان کے ساتھ مڑا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کیلئے گئے حتیٰ کہ واپس آئے تو ان کے دونوں ہاتھوں پر مشکیزہ سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا۔ تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے دو بیویاں کون تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ الخ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم پر تعجب ہے وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا میں اور میرا ہمسایہ (عتبان بن مالک بن عمرو بن عجلانی انصاری) بنی امیہ کے محلہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے قریب ایک گاؤں "عوالی" تھا اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باری باری آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آیا اور ایک دن میں آیا کرتا تھا۔ اور جب میں آتا تو اس دن میں وحی اور دیگر احکام کے متعلق اس کو بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اس طرح کرتا اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے اور جب ہم انصار میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان پر ان کی عورتیں غالب رہتی ہیں تو ہماری عورتیں انصار عورتوں کی عادات سیکھنے لگیں۔ میں نے ایک بار اپنی بیوی کے ساتھ باآواز بلند بات کی تو اس نے بھی بلند آواز سے جواب دیا اور اس کا جواب مجھے ناپسند دیدہ لگا۔ اس نے کہا میرا آپ کو جواب دینا کیوں پسند نہیں کرتے ہو۔ اللہ کی قسم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو رات تک سارا دن آپ سے علیحدہ رہتی ہیں۔ یہ بات سن کر میں گھبرایا اور میں نے کہا ان میں سے جس نے یہ کیا وہ عظیم خسارہ میں ہے پھر میں کپڑے پہن کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا کیا تم میں سے کوئی رات تک سارا دن نبی کریم ﷺ کو ناراض رکھتی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں میں نے کہا وہ گھاٹے میں پڑ گئی کیا

فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ لَا تَسْتَكْثِرِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيْهِ وَاسْاَلِيْنِيْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاُ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا هُوَ اَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْهُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهٗ فَاعْتَزَلَ فِيْهَا فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ قُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ اَوَلَمْ اَكُنْ حَذَّرْتُكِ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَّبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَّهٗ اَسْوَدَ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ قَالَ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ

تم اس سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کے باعث اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہو جائے اور تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ سے زیادہ باتیں مت کرو اور نہ آپ کو جواب دو اور نہ ہی آپ سے علیحدہ رہو۔ اور جو ضرورت ہو مجھ سے لو۔ اور تمہیں یہ گمان بھی نہیں ہونا چاہئے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس سے ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں اس وقت ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ غسانی ہمارے ساتھ جنگ کرنے کیلئے گھوڑوں کی نعل بندی میں مصروف ہیں۔ میرا ساتھی اپنی باری کے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عشاء کے وقت واپس لوٹا تو میرے دروازے کو زور سے کھٹکھٹایا اور کہا (اے عمر رضی اللہ عنہ) سو رہے ہو۔ میں گھبرا لیا اور اس کی طرف باہر نکلا اور اس نے کہا ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ میں نے کہا وہ حادثہ کیا ہے۔ کیا غسانی آ گئے۔ اس نے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی عظیم حادثہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا تو نقصان میں پڑ گئی۔ مجھے پہلے سے خدشہ تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادا کی اور نبی کریم ﷺ اپنے بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور اس میں تنہائی اختیار کر لی۔ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہیں، میں نے کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا تمہیں کس نے رلایا۔ کیا میں نے تم کو ڈرایا نہ تھا، کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ اس بالاخانہ میں تشریف فرما ہیں، میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ منبر کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض رو رہے ہیں کچھ دیر کیلئے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر میرا خیال غالب آیا تو میں اس بالاخانہ کے پاس آیا جس میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے حبشی غلام (رباح) سے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا نبی کریم ﷺ سے کلام کیا پھر باہر نکل آیا اور کہا میں نے آپ ﷺ سے تمہارا ذکر کیا ہے آپ خاموش ہو گئے اور میں باہر نکل آیا اور میں واپس لوٹا حتیٰ کہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر میرا خیال مجھ پر غالب آیا تو میں اس غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت حاصل کرو۔ اس نے وہی کیا اور کہا میں پھر ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے تھے پھر مجھ پر دنیا کی اذیت غالب آ گئی تو میں اس غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا

لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ) إِلَى قَوْلِهِ (عَظِيمًا)

عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اجازت طلب کرو پھر اس نے پہلے کی طرح کہا۔ جب میں گھر آنے کیلئے واپس پلٹا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا جبکہ آپ رسیوں کی بنی ہوئی باریک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم شریف اور چٹائی کے درمیان کوئی بستر وغیرہ نہیں تھا۔ رسیوں کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر تھے۔ آپ ایک تکیہ جو چمڑے کا بنا ہوا تھا ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض کیا حالانکہ میں کھڑا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور فرمایا نہیں، پھر میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں دل بہلائی کر رہا ہوں دیکھئے ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے اور جب ہم ان لوگوں کے پاس آئے ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور پورا واقعہ بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا پھر میں نے عرض کیا کاش آپ مجھے دیکھ لیتے جس وقت میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تمہیں یہ چیز دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو محبوب ترین ہے۔ (مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں) آپ ﷺ نے دوبارہ تبسم فرمایا جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں بیٹھ گیا پھر میں نے آپ کے اس بالاخانہ میں نظر اٹھائی اللہ کی قسم میں نے اس میں سوائے تین کچی کھالوں کے کوئی چیز نہ دیکھی۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت پر وسعت فرمائے کیونکہ فارس، روم کے لوگ نہایت خوشحال ہیں اور ان کو دنیا دی گئی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اور تم شک میں ہو اے خطاب کے بیٹے یہ وہ لوگ ہیں جن کے نیک عملوں کی جزا دنیاوی زندگی میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔ یہی وہ بات تھی جس کے باعث نبی کریم ﷺ نے گزشتہ تنہائی اختیار فرمائی جس وقت اس بات کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راز ظاہر کر دیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں ان کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا کیونکہ آپ کو ان پر سخت غم و غصہ آیا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عتاب فرمایا (وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یا ایھا النبی تحرم ما احل اللہ الخ) اور ۲۹

قُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ خَیِّرْ نِسَآئَكَ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَآئِشَةُ

دن گزر گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے ابتدا فرمائی۔ اُم المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے آپ سے عرض کیا آپ نے تو ہمارے پاس نہ تشریف لانے کی ایک مہینہ قسم کھائی تھی۔ ابھی تو ہم پر ۲۹ راتیں گزری ہیں۔ میں ان کو گنتی رہی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور وہ مہینہ ۲۹ دن کا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا تخییر کی آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آپ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تجھ سے ایک بات ذکر کروں تم پر ضروری نہیں کہ ابھی جواب دو تا آنکہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔ اُم المومنین نے عرض کیا میں جانتی ہوں کہ میرے والدین آپ کے فراق میں کبھی مشورہ نہ دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اے غیب بتانے والی (نبی) اپنی بیویوں سے فرما اور تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نیکیوں والیوں کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ احزاب آیت ۲۹-۲۸) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا کیا میں اس میں اپنے والدین سے مشورہ کروں میں تو اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کے گھر کو ہی پسند کرتی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کو اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی کہا جو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا۔

۲۲۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَجَلَسَ فِیْ عُلِّیَّةٍ لَّهٗ فَجَآءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَآئَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ لَبِثْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰی نِسَآئِهٖ

(۲۲۹۹) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھائی (یہاں ایلاء فقہی مراد نہیں) جبکہ آپ کے پاؤں کا جوڑ نکل گیا تھا اور آپ اپنے بالاخانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک مہینہ کیلئے قسم کھائی ہے اور آپ ﷺ نے ۲۹ دن بالاخانہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے اترے اور اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے گئے۔

بَابٌ مَنْ عَقَلَ بَعِیْرَهٗ عَلَی الْبَلَاطِ اَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب ۱۵۵۴: جس نے اپنا اونٹ (مسجد کے نزدیک) بچھے ہوئے پتھروں یا مسجد کے دروازے پر باندھا

۲۳۰۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِیْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیُّ قَالَ اَتَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ

(۲۳۰۰) ابوالمتوکل (علی بن داؤد) ناجی نے کہا میں حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

ہوئے تو میں آپ کے پاس آیا اور اونٹ کو بچھے ہوئے پتھروں کے کنارے میں باندھ دیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ اونٹ تمہارا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے پاس گھومنے لگے اور فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔

بَابُ الْوُقُوْفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب ۱۵۵۵: کسی قوم کے کوڑا کرکٹ کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۳۰۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

(۲۳۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یا کہا نبی کریم ﷺ کسی قوم کی روڑی کے پاس آئے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

بَابُ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهٖ

باب ۱۵۵۶: جس شخص نے کانٹے دار شاخ اور راستہ میں اذیت پہنچانے والی چیز کو اٹھا کر پھینک دیا

۲۳۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

(۲۳۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی راستہ میں چل رہا تھا اس نے کانٹے دار شاخ پائی تو اس نے اس کو اٹھا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔

بَابُ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُوْنُ بَيْنَ الطَّرِيْقِ ثُمَّ يُرِيْدُ اَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيْقُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

باب ۱۵۵۷: جب لوگوں نے ایسا راستہ جس سے لوگوں کا گزرنا بہت زیادہ ہو اختلاف کیا (امام بخاری نے "میتاء" کی تفسیر یہ کی ہے) یہ وسیع میدان جو راستہ کے درمیان ہو پھر اگر وہاں کے رہنے والے (یعنی اصحاب طریق) لوگ مکانات بنانا چاہیں تو اس سے سات گز راستہ چھوڑ دیں۔

۲۳۰۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ

(۲۳۰۳) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا جب لوگوں کے راستہ کے متعلق باہم جھگڑا کیا تو نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس سے سات گز راستہ چھوڑ دیا جائے۔

بَابُ النُّهْبٰى بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۵۸: مالک کی اجازت کے بغیر کسی چیز کو قبضہ میں کرنا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے نبی کریم

اَنْ لَا تَنْتَهِبَ

۲۳۰۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیَّ وَهُوَ جَدُّهُ اَبُوْ اُمِّهٖ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰی وَالْمُثْلَةِ

۲۳۰۵- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنَا عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا النُّهْبَةَ

بَابُ کَسْرِ الصَّلِیْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِیْرِ

۲۳۰۶- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُّقْسِطًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ

بَابٌ هَلْ تُکْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِیْ فِیْهَا الْخَمْرُ اَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَاِنْ کُسِرَ صَنَمًا اَوْ صَلِیْبًا اَوْ طُنْبُوْرًا اَوْ مَا لَا یُنْتَفَعُ بِخَشَبِهٖ وَاُتِیَ شُرَیْحٌ فِیْ طُنْبُوْرٍ کُسِرَ فَلَمْ یَقْضِ

ﷺ کی اس شرط پر بیعت کی کہ لوٹ مار نہیں کریں گے

(۲۳۰۴) حضرت عدی بن ثابت نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ جو ان کے نانا ہیں کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے لوٹ مار اور "مثلہ" سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۰۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور شرابی مومن ہونے کی حالت میں شراب نہیں پیتا اور نہ ہی مومن ہونے کی حالت میں چوری کرتا ہے اور نہ مومن ہونے کی حالت میں لوٹ گھسوٹ کرتا ہے جس میں لوگ اس کی طرف نظر اٹھائیں۔ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف) کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی نبی کریم ﷺ سے سوائے لوٹ مار کے اس کی مثل روایت ہے۔

باب ۱۵۵۹: صلیب توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنے کے حکم کے بیان میں

(۲۳۰۶) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں ابن مریم علیہ السلام حاکم اور منصف بن کر اتریں گے اور وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ (ٹیکس) معاف کردیں گے اور مال عام ہو جائے گا حتیٰ کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

باب ۱۵۶۰: کیا بڑے مٹکے

(جو بغیر زمین کھودے نہ رکھے جا سکتے ہوں) توڑے جائیں جن میں شراب رکھی جاتی ہے یا کیا شراب والا مشکیزہ (جس میں شراب ڈالی جائے) پھاڑ دیا جائے اور کسی نے بت یا صلیب یا جس کی لکڑی سے نفع حاصل نہیں کیا جاتا کو توڑ دیا۔ شریح (بن حارث کندی) کے پاس طنبور (ستار) کا مقدمہ پیش ہوا جسے توڑ دیا گیا تھا تو انہوں نے (تاوان لازم

فِيْهِ بِشَيْءٍ

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلٰى مَا تُوْقَدُ هٰذِهِ الْبِيْرَانُ قَالُوْا عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوْهَا وَاَهْرِقُوْهَا قَالُوْا اَلَا نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوْا

۲۳۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) الْاٰيَةَ

۲۳۰۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ

۲۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

بَابُ اِذَا كَسَرَ قَصْعَةً اَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهٖ

ہوجانے کا) کوئی حکم نہ دیا۔

(۲۳۰۷) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن روشن آگ دیکھی، فرمایا یہ کس پر جلائی جاتی ہے لوگوں نے عرض کیا گھریلو گدھوں پر (یعنی اہلی گدھوں کا گوشت پکایا جارہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا ہنڈیوں کو توڑ دو اور گوشت پھینک دو لوگوں نے عرض کیا ہم گوشت کو پھینک دیں اور ہنڈیاں دھولیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے (ہنڈیاں) دھولو۔

(۲۳۰۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بت تھے۔ آپ ﷺ نے جو آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی اس سے مار کر ان کو گرانا شروع کردیا اور یہ فرماتے جاتے تھے حق آیا باطل گیا۔

(۲۳۰۹) اُم المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے حجرہ کے طاق پر کپڑا لٹکا دیا جس پر تصاویر تھیں تو نبی کریم ﷺ نے اس کو پھاڑ دیا اور اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے اس کی دو چٹائیاں بنائیں وہ گھر میں ہی تھیں نبی کریم ﷺ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

باب ۱۵۶۱: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے باعث قتل ہوجائے (وہ شہید ہے)

(۲۳۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

باب ۱۵۶۲: جب کوئی دوسرے کا پیالہ یا اور کوئی چیز توڑ دے اس کا کیا حکم ہے

۲۳۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تھے (اس سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں) اور ازواج مطہرات میں سے ایک نے خادم کو ایک پیالہ دے کر بھیجا جس میں کھانا تھا (غلام بھیجنے والی آپ کی زوجہ مطہرہ میں اختلاف ہے صحیح الاسناد روایت کے مطابق وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو جوڑا اور اس میں کھانا رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ اور قاصد (غلام کے ہاتھ) واپس کر دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ رکھ لیا۔ ابی مریم کے بیٹے (سعید بن محمد بن حکم) نے کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی انہوں نے حمید الطویل سے بیان کیا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

بَابٌ اِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

باب ۱۵۶۳: جب کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کی دیوار گرا دی تو چاہیے کہ (گرانے والا) اس کی مثل دیوار بنا کر دے

۲۳۱۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ يُصَلِّيْ فَجَآءَتْهُ اُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَاَبٰى اَنْ يُّجِيْبَهَا فَقَالَ اُجِيْبُهَا اَوْ اُصَلِّيْ ثُمَّ اَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَّاُفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَكَلَّمَتْهُ فَاَبٰى فَاَتَتْ رَاعِيًا فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ فَاَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِيْنٍ

(۲۳۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس کو جریج کہا جاتا ہے، وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی والدہ آئی اور اس کو آواز دی اور اس نے جواب نہ دیا۔ جریج نے دل میں کہا میں اپنی ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ اس کی ماں دوبارہ آئی اور کہا اے اللہ اس کو موت نہ دے حتیٰ کہ وہ فاحشہ عورت کا منہ دیکھ لے اور جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک عورت (غالباً اس گاؤں کے بادشاہ کی بیٹی تھی) آئی اور اس نے کہا میں ضرور اس کو فتنہ میں ڈالوں گی۔ وہ عورت جریج کے سامنے آئی اور اسی سے گفتگو کی (یعنی اس کے ساتھ مباشرت کے متعلق) تو جریج نے انکار کر دیا پھر وہ عورت ایک چرواہے (صہیب) کے پاس گئی اور اس کو اپنے نفس پر قادر کیا تو اس عورت کا بچہ (بابوس) پیدا ہو گیا تو اس نے کہا یہ بچہ جریج کا ہے لوگ جریج کے پاس آئے اور انہوں نے جریج کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اس کو عبادت خانہ سے نیچے اتارا اور اس کو قید کر لیا۔ جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر جریج اس بچہ کے پاس آئے اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے۔ اس بچے نے جواب دیا، چرواہا (جس کا نام صہیب) ہے۔ لوگوں نے کہا اے جریج ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بناتے ہیں۔ جریج نے کہا ایسا نہیں صرف مٹی کا بنا دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّرِكَةِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۳) کھانے میں شرکت کے بیان میں

اس میں ۱۶ ابواب اور ۱۳۲ احادیث ہیں اور اس میں ۱۲ احادیث معلقہ ہیں۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ الْعُرُوضِ وَكَيْفَ

باب ۱۵۶۴: طعام، نفقہ جو شرکاء سفر برابر نکالیں

اور سامان میں شرکت کرنا جو اشیاء ناپی جاتی ہیں یا وزن کی جاتی ہیں ان کو کیسے تقسیم کیا جائے، اندازے سے یا برابر، برابر بسبب اس کے کہ مسلمان زاد راہ میں (اندازے سے) کوئی حرج نہ سمجھے (اس لئے انہوں نے سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے سے اندازاً جائز رکھا) کہ کوئی یہ کھالے اور کوئی یہ کھالے۔ اس طرح سونے اور چاندی کو اندازے سے بانٹنا اور کھجوریں ملا کر کھانا۔

قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

۲۳۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

(۲۳۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے (سن آٹھ ہجری رجب میں) ساحل (سمندر) کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا اور لشکر والے ۳۰۰ تھے اور میں بھی ان میں تھا اور ہم نکلے یہاں تک کہ جب ہم اثنائے سفر میں تھے ہمارا زاد راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ لشکر کا سارا توشہ ایک جگہ جمع کیا جائے۔ چنانچہ سارا توشہ جمع کیا گیا تو وہ دو تھیلے کھجوروں کے بنے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ روزانہ اس سے ہم کو تھوڑا تھوڑا دیا کرتے تھے حتیٰ کہ وہ بھی ختم ہو گیا اور ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ وہب بن کیسان نے کہا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا تو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا جس وقت کھجوریں ختم ہو گئیں تو ان کا نہ ہونا ہماری پریشانی کا سبب بنا (یعنی کھجوروں کے ختم ہونے سے ہم غمناک ہوئے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم سمندر کے پاس پہنچ گئے تو ہم کو پہاڑی کی طرح ایک مچھلی نظر آئی اور لشکر اس نے اٹھارہ دن کھاتا رہا پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی پسلیوں میں سے دو پسلیاں کھڑی کی جائیں پھر ایک اونٹ گزارنے کا حکم دیا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا اور پسلیوں تک نہ پہنچ سکا۔

۲۳۱۴- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ

(۲۳۱۴) سلمہ بن اکوع (نسان بن عبداللہ اسلمی) سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگوں کا زاد راہ کم ہو گیا اور لوگ محتاج ہو گئے تو وہ نبی کریم

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِیَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُکُمْ بَعْدَ اِبِلِکُمْ فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِی النَّاسِ فَیَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبَسَطَ لِذٰلِکَ بِطَعٍ وَجَعَلُوْهُ عَلَی النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّکَ عَلَیْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِیَتِهِمْ فَاحْتَثَی النَّاسُ حَتّٰی فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سارا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم کیسے باقی رہو گے (اس کے بعد) وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اونٹ ذبح کرنے کے بعد ان لوگوں کی بقا کیسے ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ اپنے زادراہ کا باقی ماندہ لے کر آئیں اور چمڑے کا ایک دسترخوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے باقی ماندہ توشہ اس پر رکھ دیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور طعام پر برکت کی دعا کی پھر ان کو بمع برتنوں کے بلایا اور لوگوں نے لپ بھر بھر کر لیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَنُقَسِّمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَاْکُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

(۲۳۱۵) ابوالنجاشی (عطاء بن صہیب) نے کہا میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نماز عصر نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھتے اور پھر اونٹ ذبح کرتے اور اس کا گوشت دس حصوں میں تقسیم ہوتا اور غروب آفتاب سے پہلے ہم پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

۲۳۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَیْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ

(۲۳۱۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا (قبیلہ یمن) کے اشعری لوگ جب جہاد میں تنگدست ومحتاج ہو جاتے یا مدینہ منورہ میں ان کے بال بچوں کا طعام کم ہو جاتا تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ایک کپڑے میں جمع کر لیتے پھر اس کو آپس میں ایک برتن سے برابر، برابر تقسیم کر لیتے وہ میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔

بَابُ مَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ فِی الصَّدَقَةِ

باب ۱۵۶۵: دو شریکوں میں شرکت مال ہو تو زکوٰۃ میں دونوں آپس میں برابری کر لیں

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَتَبَ لَهُ

(۲۳۱۷) ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو فرض زکوٰۃ کے متعلق لکھا جو نبی کریم ﷺ نے فرض فرمایا کہ جو جو مال دو آدمیوں

فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

کے درمیان مشترک ہو وہ زکوۃ میں ایک دوسرے سے برابری کرلیں۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

باب ۱۵۶۶: بکریوں کو (عدل کے ساتھ) تقسیم کرنا

۲۳۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

(۲۳۱۸) عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا رفاع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو بھوک محسوس ہوئی (اور یہ قصہ جنگ حنین میں سن ۸ ہجری کو پیش آیا) ان کو اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگیں۔ رافع بن خدیج نے کہا نبی کریم ﷺ لوگوں کے بہت پیچھے تھے۔ اور انہوں نے جلدی کی اور مال غنیمت تقسیم کرنے سے قبل ان کو ذبح کر کے ہنڈیاں (آگ پر) چڑھا دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہنڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور ایک اونٹ کے عوض دس بکریاں تقسیم کیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا مگر اونٹ نے ان کو تھکا دیا اور لوگوں میں گھوڑے بہت تھوڑے تھے۔ ایک شخص نے ان سے اس کو تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں جو ان میں سے تم پر غالب آ جائے اس کے ساتھ اس طرح کرو (عبایہ بن رفاعہ نے کہا) میرے دادا رافع بن خدیج نے کہا ہمیں خوف ہے کہ کل دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس کوئی چھری نہیں کیا ہم اس کو بانس سے ذبح کرلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن سے نہیں۔ میں تم کو (ان دونوں سے ذبح کرنے کی علت) بیان کرتا ہوں۔ یہ کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

باب ۱۵۶۷: دو کھجوریں ملا کر کھانے کا حکم ان کھجوروں میں جو شرکاء کے درمیان ہیں اور ان میں سے کسی کو لائق نہیں کہ دو کھجوریں ملا کر کھائے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت طلب کرے

۲۳۱۹- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

(۲۳۱۹) جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو کہتے

جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ

ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی آدمی کو اکٹھی دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

۲۳۲۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا تَقْرُنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ

(۲۳۲۰) شعبہ بن حجاج نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی انہوں نے کہا ہم مدینہ طیبہ میں تھے کہ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھانے کیلئے کھجوریں دیتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کھجوریں ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ کوئی آدمی تم میں سے اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَّهُ مِنْ عَبْدٍ أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَّكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي أَحَقَّ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلُ مَنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۲۲- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

بَابٌ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ

۲۳۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱۵۶۸: شرکاء کے درمیان چیزوں (سامان وغیرہ) کی منصفانہ قیمت لگانا (اس میں کسی کا اختلاف نہیں اختلاف اس میں ہے کہ تقسیم بلا قیمت لگاتے ہوں)

(۲۳۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا (شقص، شرک، نصیب اور حظ ان سب کا ایک ہی معنی ہے) اور اس کے پاس اتنا ہے جو انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے مطابق اس کی قیمت کو پہنچ سکتا ہو تو وہ غلام آزاد ہے ورنہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا وہ آزاد کیا گیا۔ ایوب سختیانی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ ''عتق منہ ما عتق'' یہ قول نافع کا ہے۔ یا نبی کریم ﷺ کے فرمان کا حصہ ہے۔

(۲۳۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کر دیا تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے اس کو پورا آزاد کر دے اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو غلام کی انصاف سے قیمت مقرر کی جائے پھر اس سے اس حال میں مزدوری کرائی جائے کہ اس پر مشقت نہ ہو۔

باب ۱۵۶۹: کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے

(۲۳۲۳) عامر شعبی کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود پر قائم رہنے والے اور حدود میں واقع ہونے والے (یعنی معروف کا تارک اور منکر کا مرتکب) کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی اور

قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا

بعض نے ان میں سے اوپر والا حصہ اور بعض نے نچلا حصہ پایا اور جو لوگ اس کے نیچے والے حصے میں تھے جب پانی پینا چاہتے تو ان کو ان لوگوں پر سے گزرنا پڑتا جو اوپر والے حصہ میں ہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہ ہم اپنے حصہ میں سوراخ کرلیں اور ہم سے جو اوپر والے حصہ میں ہیں۔ ان کو تکلیف نہ دیں۔ اگر اوپر والے حصہ کے لوگ نیچے حصہ والے کو مع ارادہ چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ نجات پاسکیں گے اور سب نجات پائیں گے۔

بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيْمِ وَاَهْلِ الْمِيْرَاثِ

باب ۱۵۷۰: یتیم اور اہل میراث کی شرکت (حافظ عسقلانی نے کہا یہاں "واؤ" بمعنی "مع" ہے)

۲۳۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَامِرِيُّ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لاَ تُقْسِطُوْا) اِلٰى (وَرُبٰعَ) فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ يُنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا (وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لاَ تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى

(۲۳۲۴) ابن شہاب مدنی نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے متعلق دریافت کیا (وہ فرمان خداوندی یہ ہے) اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین تین اور چار چار (سورۂ نساء آیت ۳) تو اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے یہ آیت مبارکہ یتیم بچی کے متعلق نازل ہوئی ہے جو اپنے ولی کی گود (پرورش) میں ہو اور اس کے مال میں شریک ہوتی ہو اور اس کا مال اور حسن و جمال اس کو خوش کرتا تو اس کا ولی اس سے نکاح کرنا چاہتا مگر اس کے مہر میں انصاف نہ کرتا کہ اس کو اس قدر مہر دے جو دوسرے لوگ دیتے ہیں تو لوگوں کو ان سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا مگر یہ کہ ان کیلئے انصاف کریں (یعنی ان کو اتنا مہر دیں جتنا دوسرے لوگ دیتے ہیں) اور ان کی حیثیت کے مطابق ان کو مہر دیں اور ان کو حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ جو عورتیں ان کو اچھی لگیں ان سے نکاح کرلیں۔ عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر لوگوں نے اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں لانے سے بھی منہ پھیرتے ہو (سورۂ نساء

(وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ) يَعْنِيْ هِيَ رَغْبَةُ اَحَدِكُمْ لِيَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

آیت ۱۲۷) اور جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا "اِنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ" سے مراد پہلی آیت مبارکہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو یا تین، تین اور چار، چار اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دوسری آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ" ان سے مراد تم میں سے کسی ایک کی یتیم بچی کی رغبت ہے جو ولی کی پرورش میں ہو جبکہ اس کا مال تھوڑا ہو اور جمال بھی کم تو ان کو ان یتیم عورتوں سے بے رغبتی کی وجہ سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا جس کے مال اور خوبصورتی میں وہ رغبت کریں مگر یہ کہ انصاف کریں۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْاَرَضِيْنَ وَغَيْرِهَا

باب ۱۵۷۱: زمین وغیرہ (گھر اور باغ) میں شرکت کرنا

۲۳۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

(۲۳۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صرف ہر اس چیز میں شفعہ مقرر کیا جس کو تقسیم نہ کیا گیا ہو اور جب حد بندی ہو جائے اور راستے جدا کر دیئے جائیں تو اس میں حق شفعہ نہیں۔

بَابٌ اِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّوْرَ وَغَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوْعٌ وَّلَا شُفْعَةَ

باب ۱۵۷۲: جب شرکاء گھر وغیرہ (باغ اور گھر کا سامان) تقسیم کریں تو ان کیلئے نہ شفعہ ہے اور نہ رجوع

۲۳۲۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

(۲۳۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ہر اس چیز میں حق شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیئے جائیں تو شفعہ نہیں۔

بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الصَّرْفُ

باب ۱۵۷۳: سونے اور چاندی اور جس میں بیع صرف (یعنی چاندی کے بدلے سونا بیچنا و بالعکس) ہوتی ہے شرکت کرنا

۲۳۲۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ

(۲۳۲۷) سلیمان بن ابی سلم نے کہا میں نے ابوالمنہال (عبدالرحمٰن) سے نقد بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں اور میرے شریک نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار

يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ

خریدی۔ تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں اور میرے ساتھی حضرت زید بن ارقم نے بیع صرف کی اور ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جو دست بدست ہو اس کو لے لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو۔

بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب ۱۵۷۴: مسلمان کا ذمی اور مشرکوں کو کاشتکاری میں شریک کرنا

۲۳۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

(۲۳۲۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور ان کیلئے پیداوار کا نصف ہوگا۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب ۱۵۷۵: بکریوں کی تقسیم اور ان میں انصاف کرنا

۲۳۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ

(۲۳۲۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو بکریاں دیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قربانی کیلئے تقسیم کریں تو ایک سال کا بچہ بچ گیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کی قربانی دے دو۔

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً

باب ۱۵۷۶: طعام وغیرہ

(ہر وہ چیز جس کا مالک ہونا جائز ہو) میں شرکت کرنا۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کا سودا کیا تو دوسرے شخص نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ وہ اس کا شریک ہے۔ (ابن شیبہ کی روایت میں "فرائی عمر" ہے۔)

۲۳۳۰- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۳۰) عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ مبارک پایا ہے۔ ان کی ماں زینب بنت حمید ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ہشام بیعت لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا ابھی وہ بچہ ہے اور اس کے سر کو مسح کیا اور اس کیلئے دعائے خیر

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيْقِ

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ بِقَامَ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطِى شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيْلُ الْمُعْتَقِ

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَاِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَاِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ هَدْيِهِ بَعْدَ مَا اَهْدٰى

۲۳۳۳- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَاَنْ نَحِلَّ اِلٰى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِيْ ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ

کی۔ زہرہ بن معبد سے روایت ہے (یہ عبداللہ بن ہشام کے پوتے ہیں) کہ ان کا دادا عبداللہ بن ہشام ان کو بازار لے جاتا اور طعام خریدتا تو اس کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور عبداللہ بن زبیر ؓ ملتے اور کہتے ہمیں بھی ساتھ شریک کرلو کیونکہ تمہارے لئے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی ہے تو وہ ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیتے اور اکثر اوقات وہ ایک اونٹ غلہ کماتے اور پھر اسے گھر بھیج دیتے۔

باب ۱۵۷۷: غلام، لونڈی میں شرکت کرنا

(۲۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کردیا تو اس پر واجب ہے کہ اگر اس کے پاس کسی عادل کے اندازے کے مطابق قیمت موجود ہے تو وہ پورا غلام آزاد کردے اور اس کے شرکاء کو ان کا حصہ دے دیا جائے اور آزاد کئے گئے کہ راہ خالی کردی جائے (یعنی اس کو آزاد کردے۔)

(۲۳۳۲) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کردیا اور اگر اس کے پاس اور مال ہے تو پورا غلام آزاد کیا جائے ورنہ اس سے محنت کرائی جائے اس طرح کہ اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

باب ۱۵۷۸: قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں اشتراک کے حکم کے بیان میں۔ جب کسی شخص نے کسی شخص کو قربانی کا جانور (حرم میں) بھیجنے کے بعد قربانی میں شریک کیا۔

(۲۳۳۳) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ذوالحج کی ۴ تاریخ کو مکہ مکرمہ اس حال میں تشریف لے گئے کہ لوگوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور انہوں نے کسی چیز (عمرہ) کو (حج کے ساتھ) نہیں ملایا تھا اور جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کو عمرہ بنادیں اور ہم نے حج کو عمرہ بنادیا اور یہ کہ اپنی بیویوں سے مباشرت کریں اور یہ کلام لوگوں میں مشہور ہوگیا۔ عطاء بن رباح نے کہا حضرت جابر نے کہا ہم میں سے کوئی منی کو جاتا اور آسمانیکہ

جَابِرٌ فَيَرُوحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَذَكَرَهُ بِقَطْرٍ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ

اس کے آلہ تناسل سے منی کے قطرے گرتے (یہ ابھی ابھی تازہ جماع کرنے سے کنایہ ہے) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے (عضو خاص) کی طرف اشارہ کیا۔ نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچ گئی تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اللہ کی قسم میں سب سے نیک اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔ اگر میں اپنے امر کی طرف پہلے متوجہ ہوتا (کہ حج کے مہینوں میں عمرہ جائز ہے) جو بعد میں متوجہ ہوا تو میں قربانی کا جانور روانہ نہ کرتا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ فقط ہمارے لئے ہے یا ہمیشہ کیلئے۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ ہمیشہ کیلئے ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی بن ابی طالب بھی (یمن سے) آ گئے۔ دونوں راویوں عطاء بن ابی رباح اور طاؤس میں سے ایک نے کہا وہ (یعنی جابر رضی اللہ عنہ) کہتے تھے لَبَّيْكَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور دوسرے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، (اس کا ترجمہ حدیث نمبر ۱۵۴۸ میں ملاحظہ فرمائیں) نبی کریم ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام میں قائم رہیں اور ان کو قربانی کے جانور میں شریک کر لیا۔

بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقَسْمِ

باب ۱۵۷۹: جس نے تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا

۲۳۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا

(۲۳۳۴) عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا تہامہ کے علاقہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں اور اونٹ ملے اور لوگوں نے جلدی کی اور ان کا گوشت ہانڈیوں میں پکایا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہانڈیوں کے الٹ دینے کا حکم فرمایا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا پھر ایک بھاگ نکلا اور اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے تو ایک آدمی نے اس کو تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں اور جو ان میں سے تم پر غالب آ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔ عبایہ بن رفاعہ

فَاضْعُوْا بِهٖ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْجُوْ اَوْ نَخَافُ اَنْ نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَلَیْسَ مَعَنَا مُدًی فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اَعْجِلْ اَوْ اَرْنِیْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَكُلُوْا لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَةِ

نے کہا، میرے دادا (رافع بن خدیج) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمیں خوف ہے کہ کل دشمن سے سامنا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی چھری نہیں کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہادے اور اس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن اور میں اس کے متعلق تمہیں بیان کرتا ہوں۔ دانت اس لئے کہ ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرَّهْنِ

(۴۴) رہن کا بیان

اس میں ۶ ابواب اور ۱۸ احادیث ہیں

بَابُ الرَّهْنِ فِی الْحَضَرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی (وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ)

باب ۱۵۸۰: حضر میں رہن رکھنے کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی (رہن) رکھو قبضہ میں دیا ہوا (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۳)

۲۳۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِیْرٍ وَّمَشَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَاعٌ وَّلَا اَمْسٰی وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْیَاتٍ

(۲۳۳۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک یہودی ابوالشحم اس کا نام ہی اس کی کنیت ہے) ۳۰ صاع جو کے عوض اپنی زرہ گروی رکھی اور میں نبی کریم ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور متغیر چربی لے کر گیا اور تحقیق میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد ﷺ کے پاس کسی صبح اور شام کو ایک صاع اناج کے سوا کچھ نہیں رہا تھا حالانکہ وہ نو گھر تھے (بطریق کنایہ اس سے مراد آپ کی ۹ بیویاں ہیں)

بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهٗ

باب ۱۵۸۱: جس نے اپنی زرہ گروی رکھی اس کے بیان میں

۲۳۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِیْمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِیْلَ فِی السَّلَفِ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْ یَهُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ

(۲۳۳۶) سلیمان الاعمش نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں رہن اور کفیل کا تذکرہ کیا تو ابراہیم نخعی نے کہا ہم کو اسود بن یزید نے ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک وقت معین تک یہودی سے طعام خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ دی۔

بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

باب ۱۵۸۲: ہتھیار گروی رکھنے کے بیان میں

۲۳۳۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ

(۲۳۳۷) عمرو بن دینار نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتَاهُ فَقَالَ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَائَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَائَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ اَبْنَائَنَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ

کو کہتے ہوئے سنا رسول اللہ نے فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ محمد بن مسلمہ (ابن خالد بن عدی) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں قتل کروں گا۔ محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آیا اور کہا ہمارا ارادہ ہے کہ تو ہم کو ایک یا دو وسق قرضہ دے دے۔ کعب بن اشرف نے کہا کہ میرے پاس اپنی عورتیں گروی رکھو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھیں حالانکہ تم عرب میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہو، کعب بن اشرف نے کہا (عورتیں نہیں) تو اپنے بچوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم اپنے بیٹے تمہارے پاس کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو جب گالی دی جائے گی اور کہا جائے گا ایک یا دو، وسق کے عوض گروی رکھے گئے اور یہ ہمارے لئے شرمندگی ہے۔ لیکن ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا "لامۃ" سے مراد ہتھیار ہیں اور اس سے وعدہ کرلیا کہ وہ اس کے پاس ہتھیار لے کر آئے گا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو قتل کر دیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کو اس کے قتل کی خبر دی۔

بَابُ الرَّهْنِ مَرْكُوْبٌ وَّمَحْلُوْبٌ وَّقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ

باب ۱۵۸۳: گروی رکھا ہوا جانور (اگر سواری والا ہو)

تو اس پر سواری کی جائے (اور اگر دودھ والا ہو) تو اس سے دودھ دوہا جائے۔ مغیرہ بن مقسم نے ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ گمشدہ جانور کے بقدر چارہ سواری کی جائے اور اس کے چارہ کے مطابق اس کا دودھ دوہا جائے اور مرہون جانور حکم مذکور میں گمشدہ کی مثل ہے (یعنی بقدر چارہ ہو اس پر سواری کی جائے اور بقدر چارہ اس کا دودھ دوہا جائے)

۲۳۳۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا

(۲۳۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرہون جانور اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے اور جب مرہون دودھ والا جانور ہو تو اس کا دودھ پیا جائے۔

۲۳۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ

(۲۳۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا گروی رکھے ہوئے جانور پر اس کے خرچ کے عوض سواری کی جائے اور اس کا دودھ دوہا جائے جبکہ وہ مرہون ہو جو شخص اس پر سواری کرے یا دودھ پیئے اس پر اس کا خرچہ ہے۔

يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةَ

بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

۲۳۴۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

بَابٌ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۲۳۴۱- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۲۳۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) فَقَرَأَ إِلَى (عَذَابٌ أَلِيمٌ) ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللَّهِ أُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ

باب ۱۵۸۴: یہودی وغیرہ (مثل نصاری اور حربی مستامن) کے پاس گروی رکھنا

(۲۳۴۰) اُم المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے طعام خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

باب ۱۵۸۵: جب گروی رکھنے والے اور جسکے پاس گروی رکھا گیا اختلاف ہو جائے (مثل اختلاف متبایعین وغیرہ کے) تو مدعی پر گواہ پیش کرنا اور مدعی علیہ پر قسم واجب ہے

(۲۳۴۱) ابن ابی ملیکہ (عبداللہ بن عبیداللہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے (دو عورتوں کے مقدمہ کے متعلق) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو انہوں نے جواباً خط لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعی علیہ پر واجب ہے۔

(۲۳۴۲) ابووائل (شقیق بن مسلم) سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے قسم کھائی تاکہ وہ قسم کے سبب کسی کے مال کا مستحق ہو جائے حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا حالانکہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ... ان کو سخت عذاب ہوگا۔ (سورۂ آل عمران آیت ۷۷) پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا تم سے ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) کیا بیان کرتے ہیں۔ ابووائل نے کہا انہوں نے ہم سے یہ بیان کیا ہے تو اشعث بن قیس نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود نے سچ کہا ہے۔ اللہ کی قسم یہ آیت مبارکہ میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کنواں کے متعلق جھگڑا تھا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم گواہ

وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى (وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ)

پیش کر دیا وہ قسم کھائے۔ میں نے عرض کیا اس وقت وہ قسم کھا جائے گا اور کوئی پروا نہیں کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم اس لئے کھائے کہ وہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۵) آزاد کرنے کا بیان

اس میں ۲۰ ابواب اور ۱۴۱ احادیث ہیں، احادیث معلقہ ۱۴ اور متابعات ۴ ہیں

بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى (فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ)

۲۳۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى عَبْدٍ لَهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ الَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَهٗ

باب ۱۵۸۶: غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو (سورۂ بلد آیت ۱۳)

(۲۳۴۳) حضرت علی بن حسین کے ساتھی سعید بن مرجانہ (اصل نام سعید بن عبداللہ ہے اور مرجانہ والدہ کا نام ہے) نے کہا مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرد کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر جوڑ کے عوض آزاد کرنے والے کے جوڑ کو دوزخ سے نجات دیتا ہے۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں نے (وہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی) لے کر حضرت علی بن حسین (زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا تو علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام (مطرف) کے آزاد کرنے کا ارادہ کیا جس کے بدلے حضرت عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے۔ تو علی بن حسین نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

بَابٌ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ

۲۳۴۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ

باب ۱۵۸۷: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے

(۲۳۴۴) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض

الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَّاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ ضَايِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ

کیا کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جو قیمتاً زیادہ ہو اور اپنے مالک کے نزدیک نفیس ہو۔ میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کرسکوں۔ آپ نے فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوارو۔ اس نے کہا اگر میں یہ نہ کرسکوں آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو شر سے بچاؤ کیونکہ یہ صدقہ ہے جو تو نے اپنی ذات پر کیا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ اَوِ الْاٰيَاتِ

باب ۱۵۸۸: سورج گرہن اور دوسری نشانیوں (مثلاً خسوف، سخت آندھی اور زلزلہ وغیرہ) میں غلام آزاد کرنا مستحب ہے

۲۳۴۵- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ

(۲۳۴۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ علی (بن المدینی یا علی بن جعد ابوالحسن سعدی مروزی یہ دونوں امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور یہ دونوں دراوردی سے روایت کرتے ہیں) نے دراوردی سے اور انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کرنے میں موسیٰ بن مسعود کی متابعت کی۔

۲۳۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَنَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوْفِ بِالْعَتَاقَةِ

(۲۳۴۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو خسوف (چاند گرہن) کے وقت صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

بَابُ اِذَا اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ اَوْ اَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

باب ۱۵۸۹: جب کسی شخص نے غلام جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے یا لونڈی جو شرکاء کے درمیان مشترک ہے کو آزاد کیا

۲۳۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ

(۲۳۴۷) سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام آزاد کرے اگر وہ صاحب حیثیت ہے تو اس کی قیمت لگائی جائے گی پھر وہ آزاد کیا جائے گا۔

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ

(۲۳۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اگر اس کے پاس مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچے تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت مقرر کی گئی ہے تو وہ اپنے شرکاء کو ان کا حصہ دے گا اور غلام

الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

اس طرف سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس مال نہیں جو جتنا اس نے آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِىْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاُعْتِقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ

(۲۳۴۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کرلیا تو اگر اس کے پاس مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچے تو وہ سارا غلام آزاد کرے اور اگر اس کے پاس مال نہیں تو غلام کی انصاف سے قیمت مقرر کی جائے گی اور جتنا اس سے آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۵۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اخْتَصَرَهُ

(۲۳۵۰) بشر (بن معضل بن لاحق رقاش) نے عبیداللہ (بن عمر عمری) سے اس حدیث کو مختصر ذکر کیا ہے۔

۲۳۵۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيبًا لَّهُ فِىْ مَمْلُوْكٍ اَوْ شِرْكًا لَّهُ فِىْ عَبْدٍ وَّكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ اَيُّوبُ لَا اَدْرِىْ اَشَىْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ اَوْ شَىْءٌ فِى الْحَدِيثِ

(۲۳۵۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کردیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ منصفانہ کل قیمت کو پہنچتا ہو تو وہ غلام آزاد ہوجاتا ہے نافع نے کہا ورنہ جو حصہ آزاد ہوگیا وہی آزاد۔ ایوب (سختیانی) نے کہا مجھے معلوم نہیں یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يُفْتِىْ فِى الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَةِ يَكُوْنُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُوْلُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ اِذَا كَانَ لِلَّذِىْ اَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَّالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ اِلَى الشُّرَكَاءِ اَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلّٰى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ وَّابْنُ اِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

(۲۳۵۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ شرکاء کے درمیان مشترک غلام یا لونڈی کے متعلق یہ فتویٰ دیتے تھے جبکہ ان میں سے کوئی اپنا حصہ آزاد کردے۔ اس پر پورا غلام آزاد کرنا واجب ہے جبکہ جس نے آزاد کیا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ منصفانہ قیمت کی تجویز پر اس کی قیمت کو پہنچے اور دوسرے شرکاء کو ان کے حصے واپس کئے جائیں اور آزاد کردہ غلام کی راہ خالی کردی جائے (یعنی اس کو آزاد کردیا جائے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے یہ خبر دیتے تھے اور اس حدیث کو لیث بن سعد، ابن ابی ذئب (محمد) محمد بن اسحاق، جویریہ (بن اسماء) یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مختصر روایت کیا۔

بَابٌ اِذَا اَعْتَقَ نَصِيْبًا فِيْ عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ عَلٰى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ عَبْدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَاِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهٖ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَّاَبَانُ وَمُوْسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ

باب ۱۵۹۰: اگر مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا حالانکہ کے اس کے پاس مال نہیں تو غلام سے اس حال میں قیمت و مزدوری کرائی جائے کہ اس کو مشقت میں نہ ڈالا جائے جیسا کہ مکاتبت میں کیا جاتا ہے

(۲۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر اس کے پاس مال ہے تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ اس سے عادلانہ قیمت کرائی جائے اور اس سے اس مال میں محنت کرائی جائے اور اس پر مشقت نہ ڈالی جائے۔ سعید بن ابی عروبہ کی حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے روایت کرنے میں متابعت کی اور شعبہ بن حجاج سے اس کو مختصر ذکر کیا۔

بَابُ الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهٖ وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِيْ وَالْمُخْطِئِ

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ

۲۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا

باب ۱۵۹۱: آزاد کرنے اور طلاق دینے میں خطاء

اور نسیان کے حکم کے بیان یا اس کی مثل (یعنی وہ اشیاء جن میں آدمی تلفظ کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی زبان پر کوئی اور چیز سبقت لے جاتی ہے) اور آزاد کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی اور بھولنے والے اور خطاء کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

(۲۳۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بسبب میرے میری امت سے وہ امور جو ان کے دل میں وسوسے ڈالیں جب تک اس پر وہ عمل نہ کریں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں معاف کر دیئے گئے ہیں۔

(۲۳۵۵) علقمہ بن وقاص لیثی نے کہا میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر موقوف ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہی ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کیلئے ہے وہ دنیا کو حاصل کرلے گا یا عورت کیلئے ہے وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی ہجرت اسی کیلئے ہوگی جس کی اس نے نیت کی۔

بَابٌ اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهٖ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْاِشْهَادَ فِي الْعِتْقِ

باب ۱۵۹۲: جب کسی آدمی نے اپنے غلام سے کہا کہ وہ اللہ کیلئے ہے حالانکہ اس (اس لفظ کے ساتھ) آزاد کرنے کی نیت کی (تو وہ آزاد ہے) اور آزاد کرنے میں گواہ بنانے کے متعلق

باب میں مذکور ہے۔

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا اَقْبَلَ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَاَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ

(۲۳۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ آئے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا اور ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گم ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے بعد وہ غلام آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمہارا غلام آگیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ آزاد ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس وقت مدینہ طیبہ پہنچے تو یہ کہتے تھے

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

میں رات کی درازی اور سختیوں کی شکایت کرتا ہوں
علاوہ اس کے کہ اس نے دار کفر سے نجات دلائی

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ يَا لَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ قَالَ وَاَبَقَ مِنِّيْ غُلَامٌ لِّيْ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهٗ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ

(۲۳۵۷) قیس (بن ابی حازم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا جب میں (مدینہ منورہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے راستے میں کہا رات کی درازی اور سختیوں سے شکایت ہے۔ علاوہ اس کے کہ اس نے دار کفر سے نجات دلائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا راستے میں میرا غلام مجھ سے بھاگ گیا۔ انہوں نے کہا جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ کی بیعت کی اور میں آپ کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک غلام آگیا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ تمہارا غلام ہے تو میں نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد ہے۔

اللّٰهِ فَاَعْتَقَتْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَقُلْ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ حُرٌّ

ابوعبداللہ امام بخاری نے کہا ابوکریب (محمد بن علاء) نے ابواسامہ (حماد بن اسامہ) سے جو روایت کی ہے اس میں لفظ "حر" نہیں۔

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْاِسْلَامَ فَضَلَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُ لِلّٰهِ

(۲۳۵۸) قیس بن ابوحازم سے روایت ہے انہوں نے کہا جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے اور وہ اسلام کے طلب گار تھے تو راستے میں ہر ایک اپنے ساتھی سے بھٹک گیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کیلئے آزاد ہے۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا

باب ۱۵۹۳: ام ولد کے بیان میں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا قیامت کی شرطوں میں سے یہ شرط بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دیگی

۲۳۵۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ عُتْبَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يَقْبِضَ اِلَيْهِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ اَخَذَ سَعْدُ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِيْ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخِيْ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَاِذَا هُوَ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ مِمَّا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۵۹) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ وہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا اپنے قبضہ میں لے۔ عتبہ نے کہا وہ میرا بیٹا ہے جب نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے زمانہ میں مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سعد بن ابی وقاص نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو پکڑ لیا اور اس کو اپنے ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زمعہ کا بیٹا عبد بھی ان کے ساتھ تھا۔ سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بھائی (میرے باپ) زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی طرف دیکھا تو وہ سب لوگوں میں سے عتبہ بن ابی وقاص کے زیادہ مشابہ تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرا بھائی ہے اس لئے کہ وہ (عبد) کے باپ (زمعہ) کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے سودہ بنت زمعہ اس سے حجاب کیا کرو کیونکہ آپ کی مشابہت عتبہ کے ساتھ دیکھی تھی اور حضرت سودہ بنت زمعہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب ۱۵۹۴: مدبر کی بیع کے بیان میں

۲۳۶۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَّاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ

(۲۳۶۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص (ابو مذکور) نے اپنے غلام مدبر (یعقوب) کو آزاد کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو بلایا اور (نعیم النحام) کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ غلام پہلے سال ہی فوت ہو گیا۔

بَابُ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

باب ۱۵۹۵: ولاء کی بیع اور اسکا ہبہ کرنا (کیا جائز ہے کہ نہیں)

۲۳۶۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ

(۲۳۶۱) عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کو منع فرمایا ہے۔

۲۳۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَائَهَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَیَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ کَذَا وَکَذَا مَا بَثَتْ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

(۲۳۶۲) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدا تو ان کے مالکوں نے اس کے ولاء (یعنی مرنے کے بعد میراث) کی شرط لگائی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کی ہے جس نے اس کی قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور اس کو اس کے خاوند کے متعلق اختیار دیا۔ (کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا وہ اس کے پاس رہے یا نہ رہے) تو بریرہ نے عرض کیا اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تو میں پھر بھی اس کے پاس نہیں رہوں گی۔ اور اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا (یعنی بغیر خاوند کے رہنا)

بَابٌ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ یُفَادٰی اِذَا کَانَ مُشْرِکًا وَّقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا وَّکَانَ عَلِیٌّ لَهٗ نَصِیْبٌ فِیْ تِلْكَ الْغَنِیْمَةِ الَّتِیْ اَصَابَ مِنْ اَخِیْهِ عَقِیْلٍ وَّعَمِّهٖ عَبَّاسٍ

باب ۱۵۹۶: جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے

جبکہ وہ مشرک ہوں کیا ان کا فدیہ دے کر ان کو چھڑایا جا سکتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا میں نے اپنا ۱۰۰ اوقیہ اور عقیل کا ۸۰ اوقیہ کا فدیہ دیا ہے۔ (اس کے آگے امام بخاری کا قول ہے) اس غنیمت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حصہ تھا جو ان کو اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا عباس سے ملا تھا۔

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

(۲۳۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کے چند لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی اور عرض کیا کہ آپ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں کہ ہم اپنے بھانجے (یہاں بھانجا اطلاق مجازاً

رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَائَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا

ہے کیونکہ عبدالمطلب کی والدہ انصار کے قبیلہ بنی نجار سے تھیں) عباس کا فدیہ چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

باب ۱۵۹۷: مشرک کا آزاد کرنا

۲۳۶۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

(۲۳۶۴) ابواسامہ (حماد بن اسامہ) ہشام بن عروہ سے بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ (عروہ بن زبیر) نے مجھے خبر دی کہ حکیم بن حزام (بن خویلد بن اسد) نے زمانہ جاہلیت میں ۱۰۰ غلام آزاد کئے تھے اور ۱۰۰ اونٹ سواری کیلئے (خیرات) کئے تھے اور جب حکیم بن حزام مشرف بہ اسلام ہوئے تو انہوں نے ایک سو اونٹ سواری کیلئے دیا اور ایک سو غلام آزاد کیا۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے ان اشیاء کے متعلق خبر دیجئے جو میں زمانہ جاہلیت میں کرتا رہا ہوں۔ میں ان کو (اللہ تعالیٰ کا تقرب اور لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کی طلب کیلئے کرتا تھا) "یعنی اتبرر" یہ جملہ ہشام بن عروہ کا ہے جو انہوں نے "اتحنث بھا" کی تفسیر کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسلام لے آئے ہو اور جو نیک کام تم نے پہلے کئے تھے وہ قائم رہیں گے۔

بَابُ مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)

باب ۱۵۹۸: اس شخص کے حکم کے بیان میں جو عربی غلام لونڈی کا مالک ہو جائے اور ان کے بچوں کو قید کر لے اور ہبہ کر دے اور فروخت کر دے اور جماع کرے اور اس کا فدیہ دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اللہ تعالیٰ نے ایک کہاوت بیان فرمائی۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملکیت میں وہ آپ کچھ قدرت نہیں رکھتا اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر۔ کیا وہ برابر ہو جائیں گے۔ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (سورۂ نحل آیت ۷۵)

۲۳۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآئَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيْ مَنْ تَرَوْنَ

(۲۳۶۵) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے ان کو خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کا ایک وفد آیا اور انہوں نے آپ سے سوال عرض کیا کہ ان کے مال اور قیدی واپس کئے جائیں، آپ نے فرمایا میرے ساتھ لوگ ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ مجھے وہ بات پسند ہے جو سچی

وَاَحَبَّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا

ہو۔تم دو باتوں میں سے ایک اختیار کرلو یا مال لے لو یا قیدی چھڑالو۔ میں نے ان کا انتظار کیا تھا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ان کا دس دن انتظار کیا جبکہ وہ طائف سے واپس لوٹ آئے اور جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں پر ظاہر ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ دو چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے عرض کیا ہم اپنے قیدی لینا ہی اختیار کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا "امابعد" (اے لوگو!) تمہارے بھائی تائب ہوکر ہمارے پاس آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی واپس کردوں۔ تم میں سے جو کوئی بخوشی یہ کرنا چاہے کرے اور جو کوئی تم میں سے اپنا حصہ پسند کرتا ہے یہاں تک کہ ہم اس کو پہلی غنیمت میں سے دیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے وہ بھی (قیدی واپس کرے) واپس کرے تو لوگوں نے عرض کیا ہمیں بخوشی یہ قبول ہے (کہ آپ قیدی واپس کردیں) آپ ﷺ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم واپس جاؤ یہاں تک کہ تمہارے نقیب (یہ رئیس سے کم مرتبہ ہوتا ہے) ہمارے پاس آکر تمہاری رائے ظاہر کریں تو لوگ واپس لوٹ گئے اور ان کے نقیبوں نے ان سے بات چیت کی پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ انہوں نے بخوشی یہ کام کیا ہے اور سب نے اجازت دے دی ہے (محمد بن شہاب زہری نے کہا) یہ وہ واقعہ ہے جو ہمیں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کی طرف سے پہنچا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے (یعنی جنگ بدر میں)

۲۳۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ

(۲۳۶۶) عبداللہ بن عون نے کہا میں نے نافع کی طرف خط لکھا اور انہوں نے مجھے جواب لکھ بھیجا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر چڑھائی کی حالانکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو تالابوں پر پانی پلایا جارہا تھا تو آپ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کردیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنالیا اور اسی دن آپ ﷺ نے جویریہ بنت حارث کو حاصل کیا۔ نافع نے کہا مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

۲۳۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

(۲۳۶۷) عبداللہ بن محیریز نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْىِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِىَ كَائِنَةٌ

۲۳۶۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ ح و حَدَّثَنِىْ ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ ابْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِىْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِىْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِيْلَ

بَابُ فَضْلِ مَنْ اَدَّبَ جَارِيَتَهٗ وَعَلَّمَهَا

۲۳۶۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيْدُ اِخْوَانُكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَقَوْلِهٖ

کو دیکھا تو میں نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا ہم غزوہ بنی مصطلق میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمیں عرب کے قیدی ہاتھ لگ گئے۔ ہمیں عورتوں کی خواہش تھی اس لئے کہ عورتوں سے جدائی ہمارے لئے سخت دشوار تھی۔ لہٰذا ہم نے عزل (انزال کے وقت آلہ تناسل کو فرج سے باہر نکال لیا تا کہ حمل نہ ہو سکے) کرنا چاہا تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تم پر حرج نہیں کہ عزل نہ کرو۔ کوئی بھی جان نہیں جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہے مگر وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

(۲۳۶۸) ابوزرعہ (ہرم بن عمرو بن جریر بن عبداللہ بجلی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں ہمیشہ سے بنی تمیم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق تین باتیں سنی ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا وہ میری امت میں دجال پر بہت سخت ہیں۔ ایک بار ان کے (بنی تمیم) صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں ان میں سے ایک قیدی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا (ردیح بن ذویب بن شخم تمیم، عنبری) نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا، اس کو آزاد کر دو کیونکہ وہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔

باب ۱۵۹۹: جس شخص نے اپنی لونڈی کو ادب سکھایا اور تعلیم دی اس کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۶۹) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی پرورش کرے اور اس کے ساتھ احسان کرے پھر اس کو آزاد کر دے اور اس سے نکاح کرے اس کیلئے دو ثواب ہیں۔

باب ۱۶۰۰: نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

غلام تمہارے بھائی ہیں جو تم کھاتے ہو وہ ان کو کھلاؤ اور اللہ تعالیٰ کا

تَعَالٰی (وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ (ذِي الْقُرْبٰى) الْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيْبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ

۲۳۷۰- حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُوْرَ ابْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ

بَابُ الْعَبْدِ اِذَا اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ سَيِّدَهٗ

۲۳۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَيِّدَهٗ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ

۲۳۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ

فرمان اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہگیر اور اپنی باندی غلام سے، بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی کرنے والا۔ (سورۂ نساء آیت ۳۶) ''ذی القربیٰ'' سے مراد قریبی رشتہ دار اور ''والجنب'' سے مراد اجنبی ''الجار الجنب'' سے مراد سفر کا ساتھی۔ (یہ تفسیر امام بخاری رحمہ اللہ کی ہے)

(۲۳۷۰) معرور بن سوید نے کہا میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر حلہ تھا اور ان کے غلام نے بھی جوڑا پہنا ہوا تھا اور ہم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے ایک آدمی (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہا تھا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں میری شکایت کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تو نے اس کو ماں کی گالی دی ہے۔ پھر فرمایا تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے قبضہ میں دیا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو جو وہ کھاتا ہے وہ اپنے بھائی کو کھلائے اور جو وہ پہنتا ہے وہ اپنے بھائی کو پہنائے اور ان کو ایسی مشقت نہ دو جو ان کیلئے مشکل ہو اور اگر تم نے ان پر اس طرح کی مشقت ڈالی ہو جو ان پر دشوار ہو تو ان کی مدد کرو۔

باب ۱۶۰۱: غلام (کی فضیلت یا ثواب کے بیان میں) جب وہ اپنے ربّ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کا حق خدمت وغیرہ ادا کرے

(۲۳۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا غلام جب اپنے مالک کا حق خدمت وغیرہ ادا کرے اور اپنے ربّ کی عبادت اچھی طرح کرے اس کو دوگنا ثواب ملے گا۔

(۲۳۷۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کو اچھا ادب سکھائے اور اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے اس کیلئے دوگنا ثواب ہے اور جو غلام بھی اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا

تَادِيبَهَا وَاَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَاَيُّمَا عَبْدٍ اَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ اَجْرَانِ

کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

۲۳۷۳- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّي لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوتَ وَاَنَا مَمْلُوكٌ

(۲۳۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مملوک غلام جو نیک ہو اس کیلئے دوگنا ثواب ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج اور اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرنا نہ ہوتا تو میں مملوک کی حالت میں مرنا پسند کرتا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام امیمہ ہے)

۲۳۷۴- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِاَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ

(۲۳۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ غلام کتنا ہی اچھا ہے جو اپنے رب کی عبادت کرے اور اپنے مالک کی خدمت کرے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ

باب ۱۶۰۲: غلام پر تکبر و غرور کرنا

وَقَوْلِهِ عَبْدِي اَوْ اَمَتِي وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى (وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ) وَقَالَ (عَبْدًا مَمْلُوكًا) (وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ) وَقَالَ (مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا اِلَى سَيِّدِكُمْ وَ (اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ) عِنْدَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ

(اور اس میں حد سے تجاوز کرنا) اور مالک کا یہ کہنا میرا عبد، میری لونڈی مکروہ تنزیہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا (سورۂ نور آیت ۳۲) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ایک بندہ ہے۔ دوسرے کی ملک (سورۂ نحل آیت ۷۵) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (سورۂ یوسف آیت ۲۵) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ایمان والی کنیزیں (سورۂ نساء آیت ۲۵) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا اور آپ ﷺ کا فرمان تمہارا سردار کون ہے۔

۲۳۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

(۲۳۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اس کیلئے دوہرا ثواب ہے۔

۲۳۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي اِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ اَجْرَانِ

(۲۳۷۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا غلام وہ ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کا جو اس پر حق ہے پورا پورا ادا کرے اور اس کی خیر خواہی اور فرمانبرداری کرے تو اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔

۲۳۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ اَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَغُلَامِيْ

(۲۳۷۷) ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا۔ اپنے رب (مالک) کو وضو کرا، اپنے رب (مالک) کو پانی پلا بلکہ اس کو یہ کہنا چاہئے اے میرے آقا، اے میرے مالک اور تم میں سے کوئی یہ بھی نہ کہے میرا عبد، میری لونڈی بلکہ یہ کہے میرا خادم، میری خادمہ، میرا غلام۔

۲۳۷۸- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَّهٗ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهٗ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَّاُعْتِقَ مِنْ مَّالِهٖ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ

(۲۳۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص (مشترک) غلام سے اپنا حصہ آزاد کردے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو کسی منصف کی قیمت لگانے کے مطابق اس کی قیمت کو پہنچے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے ورنہ اس نے جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۲۳۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

(۲۳۷۹) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سب نگہبان ہو ان سے ان کی نگہبانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ حاکم لوگوں کا نگہبان ہے اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور یہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔

۲۳۸۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ

(۲۳۸۰) عبیداللہ (بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ دونوں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے اس کو کوڑے مارو، پھر جب وہ زنا کرے اس کو کوڑے مارو، پھر جب وہ زنا کرے اس کو کوڑے مارو، تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا اس کو فروخت کردو اگرچہ ایک رسی کے عوض۔

بَابٌ اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ

باب ۱۶۰۳: جب کسی شخص کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے (تو وہ اس کو اپنے ساتھ بٹھائے)

۲۳۸۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

(۲۳۸۱) محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو

اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ

نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اس کو ایک یا دو لقمے کھانا دے دے کیونکہ اس نے کھانا تیار کرنے میں محنت کی ہے۔

بَابُ الْعَبْدُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ وَنَسَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَی السَّیِّدِ

۱۶۰۴: غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور نبی کریم ﷺ نے مال کی نسبت مالک کی طرف کی ہے

۲۳۸۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِیْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا رَاعِیَةٌ وَّهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِیْ مَالِ اَبِیْهِ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ

(۲۳۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم سب نگہبان ہو اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھے جاؤ گے، امام نگہبان ہے اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق دریافت کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا اور خادم اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ان کے متعلق نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

بَابُ اِذَا ضَرَبَ الْعَبْدُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

باب ۱۶۰۵: جب کوئی آدمی اپنے غلام کو (ادب سکھانے کیلئے) مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے

۲۳۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِی ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

(۲۳۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی باہم جھگڑ پڑے تو چہرہ پر مارنے سے اجتناب کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْمُكَاتِبِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۴۶) مکاتبت کا بیان

اس میں ۱۵ ابواب اور ۱۵ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۳ ہیں۔

وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَقَوْلِهِ

(وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ) وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا أَنْ أُكَاتِبَهُ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ

باب ۱۶۰۶: اس شخص کا گناہ جو اپنے مکاتب غلام پر

تہمت لگائے اور مکاتب کے حکم کے بیان میں اور اس کی قسطوں کے بیان میں اور ہر سال اس کی ایک قسط ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو۔ اللہ کے مال سے جو تم کو دیا (سورۂ نور آیت ۳۳) روح (بن عبادہ) نے ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج) سے روایت کی کہ میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے کہا کیا مجھ پر واجب ہے جب مجھے معلوم ہو جائے کہ اس کے پاس مال ہے اس سے عقد کتابت کر لوں۔ عطاء نے کہا میں اس کو واجب ہی تصور کرتا ہوں۔ اور یہی قول مذکور عمرو بن دینار کا ہے کہ میں واجب سمجھتا ہوں۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کیا تم اس کو کسی سے روایت کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا نہیں پھر (ابن جریج نے کہا) مجھے (عطاء) نے خبر دی کہ موسیٰ بن انس نے ان کو خبر دی کہ سیرین (محمد بن سیرین کے باپ) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کا سوال کیا اور سیرین مالدار تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ سیرین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے آپ نے حضرت انس سے فرمایا اس سے کتابت کر لو لیکن وہ نہ مانے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کی "انہیں آزادی لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (چالیس ہزار درہم کے عوض) سیرین سے کتابت کر لی۔ لیث بن سعد نے کہا مجھے یونس بن یزید نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "بریرہ" میرے پاس آئیں درآنحالیکہ وہ اپنی کتابت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے طالب مدد تھیں۔ اس مال میں کہ اس پر کتابت میں پانچ اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس

عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

درہم) چاندی واجب تھی جس کی ادائیگی پانچ سال اقساط میں مقرر کی گئی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ ؓ (اس کی آزادی میں) رغبت رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے ان سے فرمایا مجھے یہ بتاؤ اگر میں ان کو یکمشت رقم ادا کردوں کیا تیرے مالک تجھے فروخت کردیں گے تاکہ میں تجھے آزاد کروں۔ اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا تو انہوں نے انکار کردیا مگر یہ کہ ولاء ہمارے لئے ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے یہ بات ذکر کی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے فرمایا اس کو خریدو اور آزاد کردو کیونکہ ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں وہ شرط باطل ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ لائق اور مضبوط ہے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۶۰۷: مکاتب کی شرائط میں سے کون سی شرط جائز کے بیان میں اور جس نے کوئی شرط لگائی حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں، اس بات میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَائَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَائَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ

(۲۳۸۴) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے ان کو بتایا کہ بریرہ ان کے پاس آئیں درآنحالیکہ وہ اپنی کتابت میں ان سے مدد مانگ رہی تھیں اور بریرہ نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کی رقم ادا کروں اور تمہاری ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ تو میں ایسا کرتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کردیا اور کہا اگر وہ ثواب کے حصول کی غرض سے کرتی ہیں تو کریں اور تمہاری ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے فرمایا اسکو خریدو اور آزاد کردو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جس نے آزاد کیا پھر نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے جو

اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

شرطیں لگاتے ہیں حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ اس کیلئے جائز نہیں اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ لائق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

(۲۳۸۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی (بریرہ) خریدنا چاہی تاکہ وہ اس کو آزاد کریں تو اس کے مالکوں نے کہا اس شرط پر خرید سکتی ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تجھے یہ شرط خریدنے سے منع نہیں کرسکتی کیونکہ ولاء اسی کی ہے جس نے آزاد کیا۔

بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

باب ۱۶۰۸: مکاتب کا (مال کتابت کیلئے) لوگوں سے مدد چاہنا

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

(۲۳۸۶) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میں نے اپنے مالکوں سے ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی میں ۹ اوقیہ پر مکاتبت کرلی ہے۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تیرے مالک یہ پسند کریں کہ میں ایک دفعہ ہی ساری رقم ادا کردوں اور تجھے آزاد کردوں تو میں کرتی ہوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس کا انکار کردیا مگر یہ کہ ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے اس معاملہ کے متعلق سن لیا اور مجھ سے دریافت کیا اور میں نے آپ کو بتادیا کہ وہ یہ شرط لگاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو لے لو اور آزاد کردو۔ اور ان کیلئے ولاء کی شرط کرلو کیونکہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرلے پھر سیدنا جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا "امابعد" تم میں سے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور جو بھی ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں وہ شرط باطل ہے۔ اگرچہ وہ ایک سو شرط لگائے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قبول ہونے کے زیادہ لائق ہے اور اللہ کی شرط مضبوط ہے اور تم میں سے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ان میں سے کہتا ہے۔ اے فلاں تو آزاد کر اور ولاء کا مالک میں ہوں اور ولاء کا مالک صرف وہی ہے جو آزاد کرے۔

بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ اِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ اِنْ عَاشَ وَاِنْ مَاتَ وَاِنْ جَنٰى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَائَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهَا اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيْرَةُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

بَابٌ اِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِيْ وَاَعْتِقْنِيْ فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ

۲۳۸۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ كُنْتُ غُلَامًا لِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِيْ بَنُوْهُ وَاَنَّهُمْ بَاعُوْنِيْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيِّ فَاَعْتَقَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُوْ عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِنِيْ وَاَعْتِقْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا

باب ۱۶۰۹: جب مکاتب راضی ہو

(اور وہ مال کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو) تو اس کی بیع جائز ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا مکاتب غلام جب تک اس کے ذمہ کوئی چیز باقی رہے۔ زید بن ثابت ؓ نے کہا ایک درہم بھی اس کے ذمہ باقی ہے تو وہ غلام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا اگر وہ زندہ رہے یا مر جائے یا خیانت کرے (ان مذکور تینوں اشیاء میں) جب تک اس کے ذمہ کچھ باقی ہے وہ غلام ہے۔

(۲۳۸۷) حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بریرہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس آئی اور ان سے (اپنی کتابت) میں مدد چاہی تو آپ نے فرمایا اگر تیرے مالکوں کو پسند ہو تو میں تیری قیمت یکمشت ادا کردوں اور تجھے آزاد کردوں تو میں کرتی ہوں تو بریرہ نے اپنے مالکوں سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے کہا نہیں مگر یہ کہ تیری ولاء ہمارے لئے ہو۔ امام مالک نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے یہ معاملہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے عائشہ" اسے خرید و اور آزاد کرو ولاء صرف اس کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

باب ۱۶۱۰: جب مکاتب نے کسی سے کہا مجھے خرید و اور آزاد کردو تو اس شخص نے آزاد کرنے کیلئے اس کو خرید لیا

(۲۳۸۸) عبدالواحد بن ایمن ؓ نے بیان کیا کہ میرے والد ایمن (حبشی آزاد کردہ غلام ابن ابی عمرو مخزومی) نے کہا کہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا میں عتبہ بن ابولہب کا غلام تھا (عتبہ اور اس کا بھائی معتب فتح مکہ کے دن اسلام لائے) عتبہ فوت ہو گئے تو ان کے بیٹے (عباس ابوخراش، ہشام اور یزید) میرے وارث بنے۔ انہوں نے مجھے ابوعمرو کے بیٹے (عبداللہ) کے پاس فروخت کردیا اور ابوعمرو کے بیٹے نے مجھے آزاد کردیا ہے اور عتبہ کے بیٹے ولاء کی شرط لگاتے ہیں تو اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا بریرہ میرے پاس آئی اور یہ مکاتبہ تھی۔ بریرہ نے کہا اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ مجھے خرید کر آزاد کردو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا

وَاَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

ہاں ٹھیک ہے۔ بریرہ نے کہا وہ مجھے فروخت نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میری ولاء کی شرط لگائیں گے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے اس کی حاجت نہیں نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن لی یا آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ واقعہ ذکر فرمایا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو بریرہ سے کہا تھا آپ کو بتادیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو خریدو اور آزاد کردو ان کو چھوڑ دو وہ جو چاہیں شرطیں لگاتے رہیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خریدا اور آزاد کردیا اور بریرہ کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا اگرچہ وہ سو شرط لگائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْهِبَةِ

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۴۷) ہبہ کا بیان

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

اس میں ۱۳۷ ابواب اور ۱۶۵ احادیث ہیں اور احادیث معلقہ ۲۴ ہیں

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

(۲۳۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا ''اے مسلمان عورتو!'' کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی (پڑوسن) کو حقیر نہ سمجھے (یعنی جو ہدیہ وغیرہ پڑوسن نے بھیجا ہے اس کو حقیر نہ سمجھے) اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ بھیجے۔

۲۳۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقِدَتْ فِي اَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا

(۲۳۹۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میرے بھانجے۔ ہم ایک چاند (پہلے مہینہ کا پہلا چاند) دیکھتے پھر دوسرے مہینے کا پہلا چاند دیکھتے پھر تیسرے مہینے کا پہلا چاند دیکھتے (اس طرح) ہم دو مہینوں میں تین بار چاند دیکھتے۔ نبی کریم ﷺ کے گھروں میں دو ماہ آگ نہیں سلگتی تھی۔ (عروہ کا کہنا ہے) میں نے کہا اے خالہ آپ کون سی چیز زندہ رکھتی تھی۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا دو کالی چیزیں کھجوریں اور پانی۔ ہاں نبی کریم ﷺ کے انصاری (حضرت سعد بن عبادہ، عبداللہ بن عمرو بن حزام، ابوایوب خالد بن زید، اسعد بن زرارہ اور غلام نجار) پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں وہ نبی کریم ﷺ کو دودھ دیتے

بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

۲۳۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

باب ۱۶۰۱۱: تھوڑی چیز ہبہ کرنا (مراد یہ ہے کہ جو تھوڑی چیز بھیجی جائے اس کو تھوڑا سمجھ کر واپس نہ کرے)

(۲۳۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اگر مجھے ایک دستی یا کھر کیلئے دعوت دی جائے تو میں اس کو ضرور قبول کروں گا اور اگر بطور ہدیہ میرے لئے دستی یا کھر بھیجا جائے تو میں اس کو بھی ضرور قبول کروں گا۔

بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا

باب ۱۶۰۱۲: جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز طلب کرے (اگر وہ ان کے دلی کی خوشی کو جانتا ہے تو بلا کراہت جائز ہے۔)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھ میرے لئے بھی کچھ حصہ رکھ لینا۔

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي غُلَامَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ غُلَامَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

(۲۳۹۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہاجرہ عورت کی طرف پیغام بھیجا جس کا غلام ترکھان تھا (کتاب الجمعہ میں ان دونوں کا نام مذکور ہے) آپ نے اس سے فرمایا کہ وہ اپنے غلام کو حکم دے کہ وہ ہمارے لئے منبر کی لکڑیاں تیار کرے۔ وہ جنگل کی طرف گیا اور درخت جھاڑ کر لکڑیاں کاٹ لایا اور آپ کیلئے منبر تیار کیا۔ جب وہ منبر تیار ہو گیا تو اس عورت نے نبی کریم ﷺ کو پیغام عرض کیا کہ غلام نے منبر تیار کر دیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو میرے پاس بھیج۔ وہ منبر شریف لے کر آئے تو آپ نے اس کو اٹھایا اور اس جگہ رکھ دیا جہاں تم دیکھتے ہو۔

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا

(۲۳۹۳) عبداللہ بن قتادہ نے اپنے باپ ابوقتادہ (حارث) سلمی سے روایت کی انہوں نے کہا میں ایک دن مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک جگہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے آگے تشریف فرما تھے اور لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں بغیر احرام کے تھا۔ انہوں نے ایک گورخر (جنگلی گدھا) دیکھا جبکہ میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے نہ بتایا لیکن یہ خواہش کی کہ میں اس کو دیکھ لوں۔ میں نے توجہ کی تو اس کو دیکھ لیا۔ میں اپنے

مَشْغُولٌ اَخْصِفُ نَعْلِیْ فَلَمْ یُؤْذَنُوْنِیْ بِهٖ وَاَحَبُّوْا لَوْ اَنِّیْ اَبْصَرْتُهٗ وَالْتَفَتُّ فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُمْتُ اِلَی الْفَرَسِ فَاَسْرَجْتُهٗ ثُمَّ رَکِبْتُ وَنَسِیْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِیْنُكَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَکِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ بِهٖ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِیْهِ یَاْکُلُوْنَهٗ ثُمَّ اِنَّهُمْ شَکُّوْا فِیْ اَکْلِهِمْ اِیَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَحَبَاْتُ الْعَضُدَ مَعِیْ فَاَدْرَکْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَکُمْ مِنْهُ شَیْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَاَکَلَهَا حَتّٰی نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

گھوڑے کی طرف گیا اور اس پر زین کسی پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور میں اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا۔ میں نے لوگوں سے کہا مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تیری اس میں کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ مجھے غصہ آیا اور میں گھوڑے سے نیچے اترا اور ان دونوں (کوڑا اور نیزہ) کو پکڑ لیا پھر میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور گورخر پر حملہ کیا اور اس کو زخمی کر دیا پھر میں اس کو اس حال میں لے کر آیا کہ وہ مر چکا تھا۔ لوگوں نے اس کو کھانا شروع کیا پھر انہوں نے اس کے کھانے میں شک کیا حالانکہ وہ احرام سے تھے۔ ہم نے وہاں سے کوچ کیا تو میں نے اپنے ساتھ شانہ (بازو) کا گوشت چھپا لیا اور ہم رسول اللہ ﷺ کو جا ملے اور ہم نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں اور میں نے آپ کو اس کا شانہ دے دیا۔ آپ ﷺ نے وہ شانہ کا گوشت تناول فرمایا حتیٰ کہ اس کو ختم کر دیا حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (محمد بن جعفر جو ابوحازم سے راوی ہیں نے کہا) مجھے یہ حدیث زید بن اسلم (ابواسامہ) نے بھی عطاء بن یسار سے اور انہوں نے ابوقتادہ سے بیان کی۔

بَابٌ مَنِ اسْتَسْقٰی وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِیْ

باب ۱۶۱۳: جس شخص نے پانی مانگا اس کے حکم کے بیان میں، سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانی پلاؤ

۲۳۹۴- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ طُوَالَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰی فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَاَعْطَیْتُهٗ وَاَبُوْ بَکْرٍ عَنْ یَّسَارِهٖ وَعُمَرُ تُجَاهَهٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ فَضْلَهٗ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنُوْنَ الْاَیْمَنُوْنَ اَلَا فَیَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ فَهِیَ سُنَّةٌ فَهِیَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۹۴) ابوطوالہ جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے اس گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا ہم نے آپ کیلئے بکری کا دودھ دوہا پھر اس کو اپنے کنویں کے پانی سے ملایا اور آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اور ایک اعرابی آپ کے دائیں جانب تھا اور جب نبی کریم ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ نے اعرابی کو دے دیا پھر فرمایا دائیں جانب والے دائیں جانب والے ہیں۔ خبردار سن لو دائیں طرف والے کو دو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ فرمایا یہ سنت ہے، یہ سنت ہے۔

بَابُ قَبُوْلِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

۲۳۹۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ

باب ۱۶۱۴: (شکار کرنے والے کے) شکار کا ہدیہ قبول کرنا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے شکار کا ایک شانہ ہدیہ قبول فرمایا

(۲۳۹۵) شعبہ بن حجاج نے ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے مرالظہران میں خرگوش کو بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اس کے سرین یا دونوں رانیں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیج دیں۔ شعبہ بن حجاج نے بغیر شک کے کہا کہ آپ کے پاس دونوں ران بھیجیں اور آپ نے اس ہدیہ کو قبول فرمالیا (شعبہ نے کہا) میں نے کہا کیا آپ نے اس کو تناول فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اس کو کھایا، پھر اس کے بعد کہا اس کو قبول فرمایا۔ (یعنی کھانے میں شک کیا لیکن قبول میں شک نہیں)

۲۳۹۶- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهِ قَالَ اَمَا اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

(۲۳۹۶) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کیلئے گورخر بطور ہدیہ بھیجا جبکہ وہ ابواء یا ودان میں تھے تو آپ نے اس کو واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے اس کے چہرے کا رنگ دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے صرف اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام سے ہیں۔

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ

باب ۱۶۱۵: ہدیہ کے قبول کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا اَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۹۷) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کیلئے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کرتے تھے، وہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی و رضامندی چاہتے تھے۔

۲۳۹۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَّسَمْنًا

(۲۳۹۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ان کی خالہ ام حفید (ہزیلہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پنیر، گھی اور گوہ ہدیہ بھیجا۔ نبی کریم ﷺ نے پنیر اور گھی تناول فرمایا اور گوہ کو نفرت کرتے ہوئے چھوڑ

وَاَخْذًا فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا گو نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر کھائی گئی اگر وہ حرام ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

۲۳۹۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَهُمْ

(۲۳۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں کہا جب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں طعام پیش کیا جاتا تو آپ (لانے والے سے) دریافت فرماتے کیا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر عرض کیا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو جلدی سے ان کے ساتھ کھانا شروع کرتے۔

۲۴۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ

(۲۴۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ یہ بریرہ کیلئے بطور صدقہ بھیجا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس کیلئے صدقہ ہے (کیونکہ وہ مالکہ بن چکی ہیں) اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۲۴۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَاَنَّهُمْ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ

(۲۴۰۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنا چاہا اور اس کے مالکوں نے اس کے ولاء کی شرط لگا دی۔ نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ اس کو خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کیلئے ہے جس نے آزاد کیا اور بریرہ کو صدقہ کا گوشت بھیجا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو صدقہ کیا گیا اور وہ اس کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ اور بریرہ کو (شوہر کے بارے میں) اختیار دیا گیا۔ (خواہ وہ اپنے خاوند کو چھوڑ دے یا اس کے نکاح میں رہے) عبدالرحمٰن بن قاسم نے کہا اس کا شوہر آزاد تھا یا غلام تھا۔ شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے عبدالرحمٰن سے بریرہ کے شوہر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

۲۴۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ

(۲۴۰۲) ام عطیہ رضی اللہ عنہا (نسیبہ) انصاریہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کیلئے ہے۔ انہوں نے کہا نہیں ہاں صرف بکری کا گوشت ہے جو ام عطیہ نے

قَالَتْ لَا اِلَّا شَیْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِیَّةَ مِنَ الشَّاۃِ الَّتِی بَعَثْتَ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

بریرہ کو صدقہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ اپنے مقام کو پہنچ چکا ہے۔

بَابٌ مَنْ اَهْدٰی اِلٰی صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰی بَعْضُ نِسَآئِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ

باب ۱۶۱۶: جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا۔ (اور ہدیہ بھیجنے کیلئے) اس نے اس دن کا ارادہ کیا جس میں وہ (دوست) اپنی کسی ایک بیوی کے پاس ہو

۲۴۰۳- حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَاهُمْ یَوْمِیْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ صَوَاحِبِیْ اجْتَمَعْنَ فَذَکَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا

(۲۴۰۳) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کیلئے میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ ؓ نے کہا میری سوکنیں جمع ہوئیں۔ انہوں نے آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے ان سے اعراض فرمایا۔

۲۴۰۴- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِیَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَاِذَا کَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِیَّةٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّهْدِیَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰی اِذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِیَّةِ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَکَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا کَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً فَلْیُهْدِهٖ اِلَیْهِ حَیْثُ کَانَ مِنْ بُیُوْتِ نِسَآئِهٖ فَکَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ یَقُلْ لَهَا شَیْئًا فَسَاَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِیْ شَیْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَکَلِّمِیْهِ قَالَتْ فَکَلَّمَتْهُ حِیْنَ دَارَ اِلَیْهَا اَیْضًا فَلَمْ یَقُلْ لَهَا شَیْئًا

(۲۴۰۴) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک جماعت میں امہات المؤمنین حضرت عائشہ (بنت ابوبکر، حفصہ بنت عمر بن خطاب، صفیہ بنت حیی خیبریہ اور سودہ بنت زمعہ عامریہ تھیں اور دوسری جماعت اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ اور رسول اللہ ﷺ کی باقی بیویاں (وہ یہ ہیں زینب بنت جحش اسدیہ، میمونہ بنت حارث ہلالیہ، ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ اور جویریہ بنت حارث مصطلقیہ) تھیں۔ صحابہ کرام ؓ نبی کریم ﷺ کی اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے محبت کو جانتے تھے۔ جب کسی کے پاس کچھ ہدیہ ہوتا اور وہ نبی کریم ﷺ کو ہدیہ بھیجنا چاہتا تو اس میں تاخیر کرتا حتی کہ جب نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے گھر تشریف فرما ہوتے تو صاحب ہدیہ نبی کریم ﷺ کو اپنا ہدیہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے گھر بھیجتا تو اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ ؓ کی جماعت نے گفتگو کی اور ام سلمہ ؓ سے کہا آپ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرمائیں جو کوئی نبی کریم ﷺ کو ہدیہ بھیجنا چاہتا ہو وہ اپنا ہدیہ بھیج دیا کرے۔ خواہ نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں میں سے جس کے گھر بھی ہوں۔ ان کے کہنے پر ام سلمہ ؓ نے آپ سے گفتگو کی اور آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے ام سلمہ ؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ام سلمہ ؓ سے کہا آپ ان سے دوبارہ عرض کرو۔ جب آپ کی باری آئی تو ام

فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ نِسَآئَكَ يَنْشُدُنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَآئَكَ يَنْشُدُنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ ابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْآخِرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُوْ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِّنَ الْمَوَالِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ

سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے کہا آپ نے مجھ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ سے پھر عرض کرو یہاں تک کہ آپ اس بارے میں بات کریں اور جب اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری آئی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے باعث مجھے اذیت نہ دو کیونکہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی عورت کے کپڑوں میں ہوں تو میرے پاس وحی نہیں آتی۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا وہ آپ سے عرض کریں کہ آپ کی بیویاں ابوبکر کی بیٹی کے متعلق انصاف کرنے کیلئے خدا کا واسطہ دیتی ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے میری بیٹی کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیوں نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس واپس آئیں اور ان کو خبر دی (جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا) انہوں نے کہا آپ دوبارہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جائیں تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ وہ آپ کے پاس آئیں اور سخت کلام کیا اور کہا آپ کی بیویاں ابن قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کیلئے آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہیں اور اپنی آواز بلند کی یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درپے ہو گئیں حالانکہ وہ بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کو برا بھلا کہا حتی کہ نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے لگے کہ کیا وہ کوئی بات کرتی ہیں۔ چنانچہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بولنا شروع کیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کا جواب دیا حتی کہ ان کو خاموش کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا یہ حضرت ابوبکر کی بیٹی ہیں۔ امام بخاری نے کہا آخر کلام جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہے یہ بطریق ہشام بن عروہ مذکور ہے۔ انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے اور انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ ابومروان (یحییٰ بن ابی زکریا غسانی) نے ہشام

بَابٌ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

۲۴۰۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِيْ طِيبًا قَالَ كَانَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

اور عروہ کے واسطہ سے کہا کہ لوگ ہدیہ بھیجنے میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا انتظار کیا کرتے تھے۔ ہشام بن عروہ نے ایک قریشی آدمی سے اور انہوں نے ایک غلام سے انہوں نے امام زہری سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت کی۔ انہوں نے کہا اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی جب سیدہ فاطمہ ؓ نے اجازت طلب کی۔ (خلاصہ کلام یہ ہے کہ بعض اس کو تین احادیث شمار کرتے ہیں ایک حدیث نہیں)

باب ۱۶۱۷: جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے اس کا بیان

(۲۴۰۵) عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا، عزرہ نے کہا میں ثمامہ بن عبداللہ بن انس کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور کہا حضرت انس بن مالک ؓ خوشبو رد نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا حضرت انس ؓ نے کہا نبی کریم ﷺ خوشبو رد نہ فرماتے تھے۔

بَابٌ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

۲۴۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ

(۲۴۰۶) مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جس وقت آپ کے پاس قبیلہ ہوازن کا وفد آیا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ثناء فرمائی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر فرمایا ''امابعد'' تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے خیال کیا ہے کہ ان کے قیدی ان کو واپس کر دوں تم میں سے جو اس کو اچھا خیال کرتا ہے وہ قیدی واپس کر دے اور جو شخص اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے پہلے ہم کو غنیمت دے ہم اس کو دے دیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بخوشی یہ کرتے ہیں۔

بَابُ الْمُكَافَاةِ فِي الْهِبَةِ

۲۴۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ

باب ۱۶۱۹: ہبہ کا بدلہ دینا

(۲۴۰۷) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کا بدلہ دیتے تھے۔ وکیع اور محاضر (بن مورع) نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے باپ عروہ سے اور انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَاِذَا اَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَّمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْاٰخِرِيْنَ مِثْلَهُ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَاْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ

۲۴۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ

بَابُ الْاِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

۲۴۰۹- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ

بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ

روایت نہیں کی (یعنی عیسیٰ بن یونس، ہشام سے اس حدیث کے اصل میں متفرد ہیں)

باب ۱۶۲۰: والد کا اپنی اولاد کو ہبہ کرنے کے بیان میں

جب والد اپنی اولاد میں سے کسی کو کوئی چیز دے تو یہ جائز نہیں حتیٰ کہ ان کے درمیان انصاف کرے حتیٰ کہ دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور باپ پر گواہی نہ دی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو۔ کیا والدین کیلئے جائز ہے ہبہ کرنے کے بعد رجوع کریں اور والد کا اپنی اولاد کے مال سے اچھے طریقے سے کھانا جائز ہے اور حد سے تجاوز نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اونٹ خریدا اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دیا اور فرمایا اس سے جو چاہو کرو۔

(۲۴۰۸) نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ان کے والد (بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلدس انصاری) ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے کو غلام عطیہ دیا ہے آپ نے فرمایا کیا اپنی سب اولاد کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے بشیر بن سعد نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس سے عطیہ واپس لے لو۔ (بشیر بن سعد کا ایک ہی بیٹا نعمان تھا اور ایک بیٹی جس کا نام امیہ ہے)

باب ۱۶۲۱: ہبہ میں گواہ بنانے کے بیان میں

(۲۴۰۹) عامر بن شرجیل شعبی نے کہا میں نے نعمان بن بشیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے باپ نے عطیہ دیا (وہ غلام تھا) عمرہ بنت رواحہ (یہ بشیر بن سعد کی زوجہ اور نعمان کی والدہ اور عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ ہیں) نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں جب تک نبی کریم ﷺ کو گواہ نہ بناؤ۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے عطیہ دیا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نبی کریم ﷺ کو گواہ بناؤں۔ آپ نے فرمایا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح ہی عطیہ دیا ہے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، وہ واپس آئے اور نعمان سے عطیہ واپس لے لیا۔

باب ۱۶۲۲: شوہر کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہبہ کرنا

لِزَوْجِهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَبِيْ لِيْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَا اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ خَدِيْعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ)

۲۴۱۰- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْاَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

۲۴۱۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

بَابُ هِبَةِ الْمَرْاَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا اِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ اِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً فَاِذَا كَانَتْ سَفِيْهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ)

ابراہیم نخعی نے کہا یہ ہبہ جائز ہے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا یہ دونوں رجوع نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی کہ بیماری کی حالت میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام فرمائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو قے کر کے کھا جائے۔ محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے اس شخص کے حق میں فرمایا جو اپنی بیوی سے کہے مجھے بعض یا سارا مہر ہبہ کر دے پھر تھوڑی دیر بعد اس کو طلاق دے دے۔ وہ عورت ہبہ واپس کرے اگر اس نے اس کو دھوکہ دیا تھا اور اگر عورت نے دل کی خوشی سے ہبہ کیا تھا اور شوہر کے دل میں بھی دھوکہ نہ تھا تو جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (سورۂ نساء آیت ۴)

(۲۴۱۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ سخت بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ مرض کی حالت میں وہ میرے گھر رہیں تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ دو شخصوں کے درمیان اس حالت میں باہر نکلے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر خط کھینچ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا میں نے جو اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کا ذکر کیا تو حضرت عباس نے مجھے کہا کیا تجھے معلوم ہے جس شخص کا اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا معلوم نہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

(۲۴۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور کھا جاتا ہے۔

باب ۱۶۲۳: عورت کا اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کو ہبہ کرنا اور اس کا آزاد کرنا جبکہ اس کا شوہر ہو تو جائز ہے جب وہ عورت بے عقل نہ ہو اور جب بیوقوف ہو تو جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے عقلوں کو اپنے مال نہ دو

۲۴۱۲- حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِيَ مَالٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تُوعِي فَيُوْعِيَ عَلَيْكِ

(۲۴۱۲) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس مال نہیں سوا اس کے جو مجھے زبیر رضی اللہ عنہ نے دیا تو کیا وہ میں صدقہ میں دے سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا صدقہ کر اور مت روک ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ سے روک لے گا۔

۲۴۱۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

(۲۴۱۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خرچ کرو اور اس کو محفوظ نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے (اس میں برکت اور زیادتی) محفوظ کر لے گا اور مت روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی اس میں برکت روک لے گا۔

۲۴۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ اَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ قَالَ اَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اِنَّ مَيْمُوْنَةَ اَعْتَقَتْ

(۲۴۱۴) کریب آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میمونہ بنت حارث نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو اُم المؤمنین حضرت میمونہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ماموں کو دیتی تو تیرے لئے اجر عظیم ہوتا۔ بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے اور انہوں نے کریب سے روایت کی کہ حضرت میمونہ نے لونڈی آزاد کی۔

۲۴۱۵- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۴۱۵) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے اور ان میں سے جس کا نام نکلتا اس کو اپنا شریک سفر بناتے اور اپنی ہر بیوی کیلئے ایک دن اور ایک رات تقسیم کرتے سوا سودہ بنت زمعہ کے کہ انہوں نے اپنا دن اور رات اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور اس سے وہ نبی کریم ﷺ کی خوشنودی چاہتی تھیں۔

بَابٌ بِمَنْ يُبْدَاُ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ

باب ۱۶۲۴: (استحقاق میں تعارض کے وقت) کس کو پہلے ہدیہ دیا جائے' بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے انہوں

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تم اپنے کسی ماموں کو پہنچا دیتی تو تمہیں بہت ثواب ملتا

۲۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

(۲۴۱۶) طلحہ بن عبداللہ جو کہ بنی تیم بن مرہ (قبیلے) سے تعلق رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں میں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ آپ سے زیادہ قریب ہو۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَّقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةً

باب ۱۶۲۵ جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے، عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے

۲۴۱۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

(۲۴۱۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں سے سنا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک گورخر ہدیہ بھیجا اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تشریف فرما تھے اور حالت احرام میں تھے۔ تو آپ نے وہ ہدیہ صعب بن جثامہ کو واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرہ پر ہدیہ کی واپسی کا اثر دیکھا تو فرمایا ہم تمہارا ہدیہ واپس نہ کرتے لیکن ہم احرام میں ہیں۔

۲۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ

(۲۴۱۸) حضرت ابوحمید (عبدالرحمن) ساعدی انصاری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کو ابن اُتبیہ کہا جاتا ہے (لیکن صحیح ابن اللتبیہ ہے کیونکہ لقب ایک مشہور قبیلہ ہے اور اس کا نام عبداللہ بن اللتبیہ ہے) صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ آپ نے

لِيْ قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ يُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

فرمایا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ رہا پھر دیکھا جائے اس کو ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جو بھی مال صدقہ سے کوئی چیز لے گا۔ وہ قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ بلبلاتا ہوگا۔ اگر گائے ہو تو اس کی آواز ہوگی اور اگر بکری ہو تو وہ عیانی ہوگی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے دعا کیلئے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور دعا فرمائی۔ اے اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا یہ تین بار فرمایا۔

بَابٌ اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْ وَعَدَ عِدَةً ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيْدَةُ اِنْ مَّاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِيْ اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُوْلُ

باب ۱۶۲۶: جب کوئی شخص دوسرے کو ہبہ کرے یا دوسرے سے وعدہ کرے پھر موہوب لہ (جس کیلئے ہبہ کیا گیا) تک ہدیہ پہنچنے سے پہلے (ہدیہ کرنے والا یا وعدہ کرنے والا) فوت ہو گیا۔

عبیدہ (بن عمرو سلمان) نے کہا اگر وہ دونوں مر گئے حالانکہ ہبہ واہب سے جدا ہو چکا ہے اور مہدی لہ (جس کو ہدیہ دیا جائے) زندہ ملے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور اگر جدا نہیں ہوا تو وہ ہدیہ بھیجنے والے وارثوں کا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا ان میں سے جو بھی پہلے مر جائے وہ مہدی لہ (جس کو ہدیہ بھیجا گیا) کا ہے بشرطیکہ وہ ہدیہ قاصد نے قبض کر لیا ہو۔

۲۴۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ فَحَثٰى لِيْ ثَلَاثًا

(۲۴۱۹) ابن منکدر (محمد) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر بحرین سے مال آ گیا تو تجھے اتنا (تین دفعہ فرمایا) دوں گا۔ بحرین سے مال نہ آیا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ وفات پا گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپ پر اس کا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا نبی کریم ﷺ نے مال بحرین کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا تو انہوں نے مجھے تین لپ بھر کر دیئے۔

بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ

باب ۱۶۲۷: غلام (موہوب) اور سامان (موہوب) پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم ﷺ نے

يَا عَبْدَاللّٰهِ

۲۴۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِىْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَّاْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِىَ مَخْرَمَةُ

بَابٌ اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

۲۴۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِاَهْلِىْ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

بَابٌ اِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلٰى رَجُلٍ قَالَ

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَآئِزٌ وَّوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ

اس کو خرید لیا اور فرمایا اے عبداللہ یہ تیرے ہی لئے ہے

(۲۴۲۰) مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کوٹ تقسیم فرمائے اور ان سے مجھے کچھ نہ دیا تو مخرمہ نے کہا اے بیٹے (یعنی مسور) ہمارے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس چلو، میں ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے کہا اندر جاؤ اور آپ ﷺ کو میرے لئے بلاؤ۔ مسور نے کہا میں نے آپ کو بلایا تو آپ ﷺ مخرمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ پر ان میں سے ایک کوٹ تھا تو آپ نے فرمایا ہم نے یہ کوٹ تیرے لئے چھپا رکھا ہے مسور نے کہا مخرمہ نے قبا کی طرف دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گئے۔

باب ۱۶۲۸: جب کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کیا

(۲۴۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص انصاری نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا۔ عرض کیا میں نے رمضان المقدس میں اپنی بیوی سے مباشرت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کی استطاعت ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ اتنے میں ایک شخص عرق لے آیا اور عرق ایک ٹوکرا ہے جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کو صدقہ کر دو۔ اس شخص نے عرض کیا کیا ہم سے جو زیادہ محتاج ہیں ان پر صدقہ کروں یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی اور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اپنے بال بچوں کو کھلاؤ۔

باب ۱۶۲۹: جب کوئی شخص کسی شخص پر اپنا قرضہ ہبہ کر دے

شعبہ بن حجاج نے حکم بن عتیبہ سے کہا یہ جائز ہے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرضہ ہبہ کیا (یعنی معاف کر دیا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص پر کسی کا حق ہو وہ اس کو ادا کرے یا اس سے معاف کرا

فَلْيُعْطِهِ اَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ اَبِیْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَائَهُ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِیْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِیْ

لے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ (یعنی جابر رضی اللہ عنہ کا باغ) سے پھل قبول کرلیں اور میرے باپ کا قرض معاف کردیں۔

۲۴۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِیْ حُقُوْقِهِمْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِیْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِیْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِیْ وَلَمْ يُكْسِرْهُ لَهُمْ وَلٰكِنْ قَالَ سَاَغْدُوْ عَلَيْكَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَطَافَ فِی النَّخْلِ وَدَعَا فِیْ ثَمَرِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَبَقِیَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ اَلَا يَكُوْنُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

(۲۴۲۲) کعب بن مالک کے بیٹے عبداللہ نے بیان کیا کہ ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے باپ کو احد کے دن شہید کردیا گیا تو ان کے قرض خواہوں نے اپنے حقوق کا سختی سے مطالبہ کیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کے متعلق گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں اور میرے باپ کو معاف کردیں تو انہوں نے انکار کردیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے باغ کا پھل نہ دیا اور نہ ہی ان کیلئے پھل توڑوایا لیکن آپ نے فرمایا میں کل تمہارے پاس آؤں گا۔ یہاں تک کہ آپ کل صبح ہمارے پاس تشریف لے آئے اور کھجور کے درختوں میں چہل قدمی فرمائی اور اس سے کھجوروں میں برکت کی دعا کی۔ میں نے کھجور کا پھل توڑا اور ان کے قرضے ادا کردیئے اور کھجوریں ہمارے لئے بچ رہیں پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے آپ کو اس سارے معاملہ کی خبر دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اے عمر سن لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جانتے نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کی قسم آپ اللہ کے رسول ہیں۔

بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ وَّرِثْتُ عَنْ اُخْتِیْ عَآئِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ بِهٖ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا

باب ۱۶۳۰: ایک آدمی کا جماعت کو ہبہ کرنے کے حکم کے بیان میں

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے قاسم بن محمد (بن ابوبکر صدیق) اور ابن ابی عتیق (ابوبکر عبداللہ بن ابی عتیق محمد بن عبدالرحمن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ آپ کے بھائی کے بیٹے ہیں) سے کہا میں اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی غابہ میں ترکہ کی وارث ہوئی اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان جس کے عوض مجھے ایک لاکھ درہم یا دینار دیتے تھے وہ تم دونوں کیلئے ہے۔

۲۴۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

(۲۴۲۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

خدمت میں مشروب پیش کیا گیا اور آپ کے دائیں جانب غلام تھا (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) اور بائیں جانب بزرگ لوگ۔ نبی کریم ﷺ نے غلام سے فرمایا اگر تو مجھے اجازت دے تو میں باقی ماندہ مشروب ان بزرگوں کو دے دوں۔ غلام نے عرض کیا میں آپ کے جوٹھے سے اپنا حصہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا تو آپ ﷺ نے زور سے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

باب ۱۶۳۱: ہبہ مقبوضہ اور غیر مقبوضہ، مقسومہ اور غیر مقسومہ کے حکم کے بیان میں

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

تحقیق نبی کریم ﷺ نے اور آپ کے اصحاب نے قبیلہ ہوازن کو وہ مال واپس کر دیا جو ان سے بطور غنیمت حاصل کیا تھا حالانکہ وہ مال غیر مقسوم تھا۔ ثابت (بن محمد ابو اسماعیل) نے کہا کہ ہمیں مسعر ابن کدام نے محارب بن دثار سے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے میرے قرضہ سے زیادہ دیا۔

۲۴۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مَعِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

(۲۴۲۴) محارب بن دثار سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ دوران سفر میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک اونٹ فروخت کیا۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں نماز پڑھو اور آپ نے اس کی قیمت تول کر دی۔ شعبہ بن حجاج نے کہا میرے خیال میں آپ نے مجھے تول کر دی اور وہ جھکتی ہوئی تھی۔ وہ زیادتی میرے پاس ہمیشہ رہی حتی کہ ایام حرہ میں شامیوں نے مجھ سے چھین لی۔

۲۴۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

(۲۴۲۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مشروب پیش کیا گیا اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بزرگ لوگ۔ آپ نے غلام سے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں (اپنا باقی ماندہ مشروب) بزرگوں کو دے دوں۔ غلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بخدا آپ کے باقی ماندہ سے میں اپنا حصہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا تو آپ نے زور سے اس کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۲۴۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

(۲۴۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کسی آدمی کا رسول ﷺ پر قرض تھا اس نے سختی سے قرض طلب کیا تو اصحاب

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَّقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهَا اِیَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا اِلَّا سِنًّا هِیَ اَفْضَلُ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهَا فَاَعْطُوْهَا اِیَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَیْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

بَابٌ اِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

۲۴۲۷- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِیْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْیَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَّعِیَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍّ اِلَیْهِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِكَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّكُوْنَ عَلٰی حَظِّهٖ حَتّٰی نُعْطِیَهٗ اِیَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰهُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْهِ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا وَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا مِنْ سَبْیِ هَوَازِنَ هٰذَا حَرْفُ الزُّهْرِیِّ یَعْنِیْ فَهٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا

رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق ایسی باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس کیلئے ایک اونٹ خریدو اور وہ اس کو دے دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس عمر کا اونٹ نہیں پاتے البتہ اس سے افضل اونٹ ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے خرید کر اس کو دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

باب ۱۶۳۲ جب ایک جماعت ایک قوم کو ہبہ کرے

(۲۴۲۷) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے ان کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبیلہ ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ ان کے مال اور قیدی ان کو واپس کر دیں۔ آپ نے ان کو فرمایا میرے ساتھ لوگ ہیں جن کو تم دیکھ رہے ہو اور مجھے وہ بات محبوب ہے جو سچی ہو۔ تم ان دونوں چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو۔ خواہ قیدی خواہ مال حالانکہ اس لئے میں نے تمہارا انتظار کیا تھا حالانکہ نبی کریم ﷺ نے دس دن سے زائد ان کا انتظار فرمایا جبکہ آپ طائف سے واپس ہوئے تھے۔ جب ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ ان دو چیزوں میں سے صرف ایک چیز واپس کریں گے انہوں نے عرض کیا ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطاب فرمایا اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان فرمائی جس کا وہ لائق و مستحق ہے۔ پھر فرمایا "امابعد" تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں ان کے قیدی واپس کرنا چاہتا ہوں تم میں سے جو اس کو خوش دلی سے پسند کرتا ہے کہ وہ کرے تو وہ کرے اور جو کوئی یہ پسند کر کے وہ اپنا حصہ پر قائم رہے حتیٰ کہ ہم ان کو پہلی غنیمت سے دیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا وہ بھی کرے۔ تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم راضی ہیں۔ آپ نے ان کو فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ یہاں تک کہ تمہارے نمبردار تمہاری رائے پہنچائیں۔ لوگ واپس گئے اور انہوں نے نمبرداروں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوش ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ یہ ہے وہ خبر جو قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا)

بَابُ مَنْ اُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَّعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ اَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جُلَسَائَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ

۲۴۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالُوْا لَهُ فَقَالَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ اَفْضَلُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ عَلٰى بَعِيْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

بَابٌ اِذَا وَهَبَ بَعِيْرًا لِرَجُلٍ وَّهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَّقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّكُنْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيْهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ

هذا الذی بلغنا امام زہری کا آخری قول ہے۔

باب ۱۶۳۳: جس کو کوئی چیز ہدیہ بھیجی گئی درآنحالیکہ

کے اس کے پاس اس کے اور ساتھی بھی بیٹھے ہیں (تو جس کو ہدیہ بھیجا گیا) وہ زیادہ مقدار ہے (یعنی دوسرے اس میں شریک نہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس کے ہم جلس ہدیہ میں شریک ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

(۲۴۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی کہ آپ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ صاحب قرض، قرضہ لینے کیلئے آیا اور اس نے سخت کلامی کی۔ تو آپ نے فرمایا صاحب حق ایسی باتیں کرتا ہے پھر آپ نے اس کو اس کے اونٹ سے افضل اونٹ دیا اور فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح سے ادا کرے۔

(۲۴۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم ﷺ سے آگے نکل جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ کے والد نے ان کو کہا اے عبداللہ نبی کریم ﷺ سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ فروخت کردو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا ہی ہے پھر آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا اے عبداللہ یہ تیرا ہے لہٰذا اس کا جو چاہو کرو۔

باب ۱۶۳۴: جب کسی نے کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا

حالانکہ وہ اس پر سوار ہے یہ جائز ہے۔ حمیدی (عبداللہ بن عیسیٰ قرشی اسدی) نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے میرے ہاتھوں فروخت کردو تو انہوں نے آپ کے ہاتھوں وہ اونٹ فروخت کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ یہ اونٹ تمہارا ہے۔

بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

باب ۱۶۳۵: ایسے ہدیہ کے حکم کے بیان میں جس کا پہننا مکروہ ہو

۲۴۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَتْ حُلَلٌ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ اَكَسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

(۲۴۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس بڑی چادریں جن میں ریشم ملا ہوا تھا دیکھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر آپ اس کو خرید لیں اور جمعۃ المبارک کے دن اور وفد کی آمد کے وقت اس کو زیب تن فرمائیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس کو صرف وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر بڑی بڑی چادریں آئیں تو نبی کریم ﷺ نے ان میں ایک چادر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں حالانکہ آپ نے عطارد (ایک تمیمی آدمی جو حلے بھیجتا تھا) چادر کے متعلق فرمایا جو فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو یہ پہننے کیلئے نہیں دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ چادر اپنے مشرک بھائی (بعض کے نزدیک ماں کی طرف سے بھائی تھا اور بعض کے نزدیک رضائی بھائی تھا) کو دے دی۔

۲۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

(۲۴۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے گھر میں داخل نہ ہوئے اور حضرت علی المرتضیٰ گھر تشریف لائے تو میں نے ان سے اس کے متعلق ذکر کیا اور حضرت علی المرتضیٰ نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے ان کے دروازہ پر نقش و نگار سے مزین پردہ دیکھا اور فرمایا مجھے دنیا سے کیا سروکار۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو ان سے اس پردہ کے متعلق ذکر کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے متعلق آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فلاں اہل خانہ کے پاس بھیج دے جو غریب ہیں۔

۲۴۳۲- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ

(۲۴۳۲) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میری طرف بطور ہدیہ ایک ریشمی حلہ بھیجا اور میں نے اس کو زیب تن کرلیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی دیکھی تو اس کو پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کردیا۔

الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ

بَابُ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ اَعْطُوْهَا اٰجَرَ وَاُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ

۲۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۳۵- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

باب ۱۶۳۶: مشرکوں سے ہدیہ قبول کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ سارہ کے ساتھ (شام سے مصر کی طرف) ہجرت فرمائی اور آپ ایک شہر میں داخل ہوئے جس میں ایک جابر بادشاہ تھا اور اس نے کہا سارہ کو ہاجرہ دے دو۔ اور نبی کریم ﷺ کیلئے ایک بکری بطور ہدیہ بھیجی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ ابوحمید (عبدالرحمٰن) ساعدی نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کیلئے ایک سفید خچر کا تحفہ بھیجا اور آپ ﷺ نے اس کو چادر عطا فرمائی اور اس کو ان کے شہروں اور زمینوں اور گھروں کی حکومت لکھ دی۔

(۲۴۳۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سندس کا ایک جبہ ہدیہ بھیجا گیا حالانکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے اور لوگ اس سے تعجب میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس جبہ سے حسین ہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اکیدر (بن عبدالملک بن عبدالجن بن اعیاء بن حارث بن معاویہ جو کندہ کی طرف منسوب ہے) دومۃ الجندل (تبوک کے قریب ایک شہر) نے نبی کریم ﷺ کو تحفہ بھیجا۔

(۲۴۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودیہ عورت (زینب بنت حارث مرحب کے بھائی کی بیٹی اور سلام بن مشکم کی بیوی) زہر آلود گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی۔ آپ نے اسے تناول فرمایا پھر اس عورت کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں آپ نے فرمایا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں زہر کا اثر آپ ﷺ کے حلق کے کوا (یعنی تالو) میں دیکھتا رہا۔

(۲۴۳۵) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوِهٖ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوٰى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ

بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ)

۲۴۳۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاٰى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ اَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْ تَكْسُوْهَا فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ

ایک صاع یا صاع کے قریب آٹا تھا اس کو گوندھا گیا پھر ایک مشرک شخص بکھرے بالوں والا (مستملی کی روایت میں امام بخاری کی یہ تفسیر موجود ہے کہ وہ نہایت دراز قد تھا) اپنی بکریاں ہانکتے ہوئے آیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا فروخت کرو گے یا عطیہ کرو گے یا فرمایا ہبہ کرو گے۔ اس شخص نے کہا نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی اور اس کو بنایا گیا (یعنی ذبح کی گئی) اور نبی کریم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا اللہ کی قسم ایک سو تیس میں سے کوئی بھی نہیں تھا جس کو آپ ﷺ نے کلیجی کا ٹکڑا نہ دیا ہو۔ اگر وہ موجود تھا تو اس کو دیا اور اگر وہ غائب تھا تو اس کیلئے چھپا کر رکھا پھر آپ ﷺ نے دو پیالوں میں رکھا اور سب نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا اور دو پیالوں میں گوشت بچ بھی گیا۔ ہم نے اس طعام کو اونٹ پر رکھ لیا یا جیسا کہ راوی نے کہا۔

باب ۱۶۳۷: مشرکوں کو ہدیہ دینا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالیں کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (سورۂ ممتحنہ آیت ۸)

(۲۴۳۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (عطارد بن حاجب تمیمی) کے پاس ریشمی حلہ دیکھا جو فروخت کر رہا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اس ریشمی حلہ کو خرید لیں تاکہ جمعہ المبارک کے دن یا وفد کے آمد کے دن آپ اس کو زیب تن فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ریشمی حلہ صرف وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چند حلے لائے گئے اور ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کو کیسے پہنوں حالانکہ آپ نے اس کے متعلق اس طرح فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کیلئے نہیں دیا بلکہ اس کو فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے بھائی کو جو مکہ میں رہتا تھا اور ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا بھیج دیا۔ (اس کا نام عثمان بن وکیع تھا جو ماں کی طرف سے آپ کا بھائی تھا)

۲۴۳۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

(۲۴۳۷) حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا زمانہ رسول اللہ ﷺ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) میرے پاس آئی حالانکہ وہ مشرکہ تھی (اور زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو طلاق دے دی تھی) تو میں نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ یہ اسلام سے اعراض کرتی ہے کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں (یعنی اچھا سلوک کروں) آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔

بَابٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

باب ۱۶۳۸: کسی کیلئے اپنے ہبہ اور صدقہ میں رجوع جائز نہیں

۲۴۳۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

(۲۴۳۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہبہ کر کے واپس لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے اس کو کھانیوالا ہے۔

۲۴۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ

(۲۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیری مثال ہمارے لائق نہیں کہ جو ہبہ کر کے واپس کرے وہ اس کتے کی مثل ہے جو قے کر کے کھا جاتا ہے۔

۲۴۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

(۲۴۴۰) زید بن اسلم نے اپنے باپ (اسلم ابوخالد آزاد کردہ غلام عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑا (اس کا نام درد تھا تمیم داری نے نبی کریم ﷺ کو بطور تحفہ دیا تھا اور آپ نے حضرت عمر کو دے دیا) اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے دیا تو جس کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کی قدر و قیمت کو نہ پہچانا اور کم قیمت پر بیچنا چاہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ وہ گھوڑا اس سے خرید لوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ کم قیمت پر فروخت کر دے گا تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے مت خرید اگرچہ وہ تم کو ایک درہم ہی کا کیوں نہ دے کیونکہ صدقہ کر کے واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو قے کر کے کھا جاتا ہے۔

بَابٌ

۲۴۴۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ

باب ۱۶۳۹: یہ باب، باب اوّل کی فصل کی مانند ہے

(۲۴۴۱) عبداللہ بن عبیداللہ ابی ملیکہ نے بتایا کہ صہیب بن سنان رومی جو عبداللہ بن جدعان کے آزاد کردہ غلام ہیں کے بیٹوں (حمزہ، سعد، صالح، صلتی، عباد، عثمان، حبیب اور محمد) نے دو گھروں اور ایک حجرہ کا دعویٰ کیا۔ کہ یہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صہیب کو عطا فرمائے تھے۔ مروان بن حکم نے کہا تمہارے لئے اس پر گواہی کون دے گا۔ (روایت اسماعیل میں ہے من یشھدلکم جمع کے صیغہ سے) صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گواہی دیں گے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہوں نے گواہی دی کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا۔ مروان بن حکم نے آپ کی شہادت کے سبب صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بَابٌ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهُ (اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا) جَعَلَكُمْ عُمَّارًا

۲۴۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

۲۴۴۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

باب ۱۶۴۰: عمریٰ اور رقبیٰ کے احکام کے بیان میں

جو کہا گیا ہے "اعمرتہ الدار" کا معنی یہ ہے کہ میں نے اس کو مکان عمر بھر کیلئے دیا "استعمرکم فیھا" کا معنی ہے کہ میں نے تم کو زمین میں آباد کیا۔

(۲۴۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے عمری کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ اس کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہو۔

(۲۴۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

بَابٌ مَّنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ وَالدَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

باب ۲۶۴۱: جس نے لوگوں سے گھوڑا اور چوپایہ وغیرہ مستعار لیا

۲۴۴۴- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

(۲۴۴۴) قتادہ (بن دعامہ) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ دشمن کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ (زید بن سہل) سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور جب واپس تشریف لائے تو فرمایا ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی، ہم نے اس گھوڑے کو سمندر میں پایا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوْسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

باب ۱۶۴۲: دلہن کیلئے زفاف کے وقت کوئی چیز مستعار لینا

۲۴۴۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ

(۲۴۴۵) عبدالواحد بن ایمن (مخزومی) نے کہا مجھے میرے باپ ایمن حبشی مخزومی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ ان پر قطری قمیض تھی (نظیر بحرین کا ایک گاؤں ہے جس کی طرف کپڑے منسوب ہیں) جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ انہوں نے فرمایا میری اس لونڈی کو دیکھو وہ گھر میں اس کو پہننے سے نفرت کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے میرے پاس ایک قمیض تھی۔ جب بھی مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی وہ مجھے پیغام بھیج کر عاریتاً منگوا لیتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

باب ۱۶۴۳: منیحہ کی فضیلت کے بیان میں

(منیحہ وہ دودھ والی بکری یا اونٹنی ہے جس کو ایک مدت کیلئے دودھ کیلئے مستعار لی جاتی ہے اور پھر مالک کو واپس کر دی جاتی ہے۔)

۲۴۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ

(۲۴۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور صاف بکری جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو برتن بھر کر دودھ دے عمدہ اور اچھا عطیہ ہے۔

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَاِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ

(۲۴۴۷) عبداللہ بن یوسف (تنیسی) اور اسماعیل (بن ابی اویس) نے امام مالک سے روایت کی انہوں نے کہا "نعم الصدقة" یعنی یہ عمدہ صدقہ ہے۔

۲۴۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ

(۲۴۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ آئے تو ان کے پاس کچھ نہ تھا اور انصار زمین اور مکانات کے مالک تھے۔ تو انصار نے مہاجرین کو زمین

مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمِ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ

۲۴۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

۲۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا

اور جائیدادیں اس شرط پر تقسیم کردیں کہ وہ ہر سال ان کو پھل اور پیداوار دیا کریں گے اور مہاجرین محنت اور مشقت کیا کریں گے اور حضرت انس بن مالک ؓ کی والدہ ام سلیم ؓ جو عبداللہ بن طلحہ کی والدہ بھی ہے اور حضرت انس ؓ کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے درخت دیئے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن ؓ اسامہ بن زید کی والدہ کو عطا فرمائے۔ ابن شہاب نے کہا مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے خبر دی۔ نبی کریم ﷺ جب اہل خیبر (یہودیوں) کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو مہاجروں نے انصار کو ان کے عطیے واپس کردیئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت انس بن مالک ؓ کی والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کردیئے اور نبی کریم ﷺ نے ام ایمن ؓ کو ان کا بدل اپنے باغ سے کھجور کے کچھ درخت دیئے۔ احمد بن شبیب نے کہا مجھے میرے باپ (شبیب بن سعید ابوعبداللہ بن حنظلی، بصری) نے یونس بن یزید سے اس طرح خبر دی اور انہوں نے "مکانهن من حائطه" کی جگہ "مکانهن من خالصه" ذکر کیا ہے۔

(۲۴۴۹) ابوکبشہ سلولی (ان کا نام اور کنیت ایک ہے) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے اعلیٰ خصلت بکری عطیہ کرنا ہے جو کوئی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید اور اس کے وعدہ کی تصدیق کی غرض سے عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حسان بن عطیہ نے کہا ہم نے بکری عطیہ کرنے کے علاوہ جو خصلتیں شمار کیں وہ سلام کا جواب دینا، چھینک لینے والے کا جواب، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا وغیرہ ہیں اور ہم پندرہ خصلتیں شمار نہ کرسکے۔

(۲۴۵۰) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس حاجت سے زائد زمینیں تھیں تو لوگوں نے کہا ہم ان زمینوں کو تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر دیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو چاہئے کہ وہ خود کاشت کرے یا وہ اپنے دوسرے بھائی کو عطیہ دے اگر وہ ایسا نہ کرے

اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِكْ اَرْضَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِیْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَیْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَّتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَیْئًا

تو اپنی زمین کو روک رکھے۔ محمد بن یوسف نے کہا ہمیں اوزاعی نے مجھے زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھے عطا بن یزید نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتے ہو اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں سے کسی کو عطیہ بھی کرتے ہو۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا پانی پلانے کے دن ان کو دھوتے ہو اس نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا دریا کے اس پار کام کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے کچھ بھی نقصان نہیں کرے گا۔

۲۴۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْلَمُهُمْ بِذَالِكَ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی اَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ مَنَحَهَا اِیَّاهُ كَانَ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا اَجْرًا مَّعْلُوْمًا

(۲۴۵۱) طاؤس بن کیسان نے کہا مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت بڑے اعلم یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ایک زمین کے پاس سے گزرے جس میں فصل لہلہا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ زمین کس کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کو فلاں نے کرائے پر لے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خبردار اگر وہ اس کو عطیہ کر دیتا تو اس کیلئے مقررہ اجرت لینے سے بہتر ہوتا۔

بَابٌ اِذَا قَالَ اَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ عَلٰی مَا یَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَآئِزٌ وَّقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ عَارِیَةٌ وَّاِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ

باب ۱۶۴۴: جس کسی نے یہ کہا کہ میں نے تجھے یہ لونڈی لوگوں کے دستور کے مطابق خدمت کیلئے دی تو یہ جائز ہے اور بعض نے کہا یہ عاریتاً ہے اور اگر یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کیلئے دیا تو وہ ہبہ ہے

۲۴۵۲- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ اِبْرَاهِیْمُ بِسَارَةَ فَاَعْطَوْهَا اٰجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِیْدَةً وَّقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ

(۲۴۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ (شام سے مصر کی طرف سفر کیا) تو کافروں نے ان کو ہاجرہ دی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں تو کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل کیا اور ایک لونڈی خدمت کیلئے دی۔ ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کافر نے سارہ کو خدمت کیلئے ہاجرہ دی۔

بَابٌ اِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلٰى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْهَا

۲۴۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَّسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ

باب ۱۶۴۵: جب کسی نے سواری کیلئے گھوڑا دیا تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ اس میں رجوع کر سکتا ہے

(۲۴۵۳) حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے مالک سے سنا کہ وہ زید بن اسلم سے دریافت کرتے تھے کہ گھوڑے پر سوار کرنے کا حکم کیا ہے تو انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم ابوخالد کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔ میں نے دیکھا وہ فروخت ہو رہا ہے تو میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۴۸) گواہی کا بیان

اس میں ۱۳۱ ابواب اور ۱۵۰ احادیث ہیں اور ۷ احادیث معلقہ ہیں

بَابٌ مَا جَآءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

(يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْاَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ

باب ۱۶۴۶: مدعی پر گواہ لانے میں جو نص قرآنی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھاک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔ پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل اور ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو۔ اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہے یا بڑا۔ اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ لَا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا)

نہیں اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۲) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ اللہ کیلئے گواہی دینی چاہئے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورۂ نساء آیت ۱۳۵)

بَابُ اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا اَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا

باب ۱۶۴۷: جب کوئی شخص کسی کی تعدیل کرے اور کہے ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا کہے میں تو اس کو اچھا ہی دیکھتا ہوں

۲۴۵۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّاُسَامَةَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَاْمِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَقَالَ اَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّقَالَتْ بَرِيْرَةُ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْذِرُنَا فِيْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا

(۲۴۵۴) ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بیان کیا اور ان میں سے بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے کہ جب آپ کو بہتان لگانے والوں نے کہا (یعنی آپ کے متعلق کلام کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ اور اسامہ کو بلایا جبکہ وحی نے تاخیر کی۔ آپ ان سے اپنی زوجہ محترمہ کے فراق میں ان سے مشورہ فرما رہے تھے تو اسامہ نے کہا وہ آپ کی بیوی ہیں۔ ہم ان میں بھلائی ہی جانتے ہیں" بریرہ" (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) نے کہا کہ میں نے ان میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں دیکھی جس کو عیب سمجھوں اور وہ کمسن عورت ہے وہ گھر میں آٹا گوندھ کر محو خواب ہو جاتی ہیں گھریلو بکری آتی ہے اور اسے کھا جاتی ہے۔ بعد ازاں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی جانب سے کون شخص میری خیر خواہی کر سکتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت پہنچائی۔ بخدا میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور انہوں نے ایسے شخص (صفوان بن معطل سلمی) کا نام لیا ہے جس کو میں بھلا ہی سمجھتا ہوں۔

بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيْ وَاَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ

باب ۱۶۴۸: چھپے ہوئے آدمی کی گواہی دینا

(جو باتیں لینے کیلئے چھپ جاتا ہے) عمر بن حریث نے اس کو جائز

الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ لَمْ يُشْهِدُوْنِيْ عَلٰى شَيْءٍ وَاَنِّيْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا

سمجھا ہے۔ انہوں نے کہا بسبب جھوٹے اور دغاباز ہونے کے ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے۔ شعبی، ابن سیرین، عطاء اور قتادہ نے کہا سن لینا بھی گواہی ہے۔ حضرت حسن بصری نے کہا (اگر کسی شخص نے لوگوں سے کوئی بات سنی اور وہ قاضی کے پاس آ کر) کہے انہوں نے مجھے کسی چیز پر گواہ نہیں بنایا لیکن میں نے ایسا ایسا سنا ہے۔

۲۴۵۵- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَيْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

(۲۴۵۵) سالم بن عبداللہ نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے چلے جس میں ابن صیاد تھا۔ یہاں تک کہ جب نبی کریم ﷺ باغ کے اندر داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ کھجور کے تنوں کی آڑ میں چھپ چھپ کر چلے حالانکہ آپ اس کو دیکھنے سے قبل اس کی باتیں سننا چاہتے تھے اور ابن صیاد اپنے بستر پر چادر میں لیٹا ہوا تھا اور گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا حالانکہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ میں آ رہے تھے۔ اس نے ابن صیاد سے کہا اے صیاد یہ محمد ﷺ آ رہے ہیں۔ تو ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو چھوڑ دیتی (اور اسے نبی کریم ﷺ کے آنے کی خبر نہ ہوتی) تو بات واضح ہو جاتی۔

۲۴۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَاَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۴۵۶) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ (بن سموال) قرظی کی بیوی (تمیمہ بنت وہب) نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں رفاعہ کی بیوی تھی۔ اس نے مجھے طلاق مغلظہ (یعنی یک بارگی تین طلاقیں) دے دیں تو میں نے عبدالرحمن بن زبیر (بن زید بن امیہ) سے نکاح کر لیا اور اس کے ساتھ کپڑے کے چھور کی مثل ہے (کپڑے کی وہ طرف جو بنی ہوئی نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہے۔ ''یہ ممکن نہیں'' حتیٰ کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر بلائے جانے کے انتظار میں تھے۔ خالد بن سعید نے کہا اے ابوبکر کیا آپ اس عورت کو سنتے نہیں جو نبی کریم ﷺ کے پاس آواز بلند کر رہی ہے۔

بَابٌ اِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ اَوْ شُهُوْدٌ بِشَيْءٍ وَّقَالَ اٰخَرُوْنَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا اَخْبَرَ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَاَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ اِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّشَهِدَ اٰخَرَانِ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ

باب ۱۶۴۹: جب ایک گواہ یا کئی گواہ کسی چیز کے متعلق گواہی دیں اور دوسرے کہیں ہمیں اس کا علم نہیں تو جس نے گواہی دی اس کے قول پر فیصلہ دیا جائے۔ حمیدی (عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ) نے کہا یہ اس طرح ہے جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی کعبہ میں نماز پڑھنے کی خبر دی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی تو لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گواہی پر عمل کیا۔ اس طرح اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں شخص کے فلاں شخص پر ایک ہزار درہم قرض ہیں اور دوسرے دو گواہوں نے ڈیڑھ ہزار درہم کی گواہی دی تو فیصلہ ان گواہوں کی گواہی پر کیا جائے گا جنہوں نے زیادتی بیان کی۔

۲۴۵۷- حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِنِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى اٰلِ اَبِيْ اِهَابٍ يَسْاَلُهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ

(۲۴۵۷) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عبدالعزیز کی بیٹی (ام یحییٰ اور اس کا نام غنیہ ہے) سے نکاح کیا تو عقبہ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا میں نے عقبہ اور وہ عورت جس نے عقبہ کے ساتھ نکاح کیا ہے دونوں کو دودھ پلایا ہے تو عقبہ بن حارث نے اس عورت سے کہا مجھے تو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے اس سے قبل مجھے بتایا تو عقبہ نے ابواہاب کے خاندان کی طرف پیغام بھیجا وہ ان سے اس کے متعلق دریافت کر رہے تھے تو انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں کہ اس عورت نے ہماری بیٹی کو دودھ پلایا ہو تو عقبہ بن حارث سوار ہو کر مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ یہ کہا گیا ہے کہ اس نے تمہیں دودھ پلایا ہے تو عقبہ بن حارث نے ام یحییٰ رضی اللہ عنہا کو جدا کر دیا اور اس نے دوسرے کسی شخص سے نکاح کر لیا۔

بَابُ الشُّهَدَآءِ الْعُدُوْلِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ) وَ (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ)

باب ۱۶۵۰: عادل گواہوں کے بیان میں کہ وہ کون ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ بنالو (اور اللہ کیلئے گواہی قائم کرو)" سورۂ طلاق آیت ۲" اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرو۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۲) "حرف

۲۴۵۸- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهٖ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهٗ فِيْ سَرِيْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْٓءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ

بَابُ تَعْدِيْلِ كَمْ يَجُوْزُ

۲۴۵۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا اَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

۲۴۶۰- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَّهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

واؤ عاطفہ امام بخاری کی طرف سے ہے نہ کہ تلاوت سے ہے۔"

(۲۴۵۸) حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عتبہ (بن مسعود، عبداللہ بن مسعود کے بھائی کے بیٹے) نے کہا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لوگوں کو مواخذہ وحی کے ذریعہ سے ہوتا تھا (نبی کریم ﷺ کی وفات مبارکہ کے بعد) وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اب ہم تمہارا مواخذہ تمہارے اعمال سے جو ہمارے لئے ظاہر ہوں گے کریں گے اور جس نے ہمیں نیک عمل ظاہر کیا ہم اس کو امن دیں گے یا ہم ان کو اپنا امین بنالیں گے اور اپنے قریب کرلیں گے۔ ہمیں اس کے باطن سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ دلوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور جس نے برائی ظاہر کی ہو انہیں امن نہیں دیں گے۔ یا ہم اس کو اپنا امین نہیں بنائیں گے اور نہ ہی اس کی تصدیق کریں گے اگرچہ وہ کہے اس کا باطن اچھا ہے۔

باب ۱۶۵۱: تعدیل کے قبول میں کیا معین عدد کی شرط لگائی گئی ہے

(۲۴۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا اس کیلئے (جنت) واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا۔ آپ نے فرمایا اس پر (دوزخ) واجب ہوگئی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس کیلئے بھی کہا واجب ہوگئی، اس کیلئے بھی فرمایا واجب ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی گواہی قبول ہے اور مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(۲۴۶۰) ابوالاسود (دیلی ظالم بن عمرو بن سفیان) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ منورہ آیا وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بہت تیزی سے فوت ہو رہے تھے اور میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا تو ایک جنازہ گزرا اس کی اچھائی کی تعریف کی گئی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا اس کی بھی اچھائی کے ساتھ تعریف کی گئی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور اس کی برائی کے ساتھ تعریف کی گئی۔ آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (ابوالاسود کا کہنا ہے) میں نے عرض کیا اے امیر المومنین کون سی چیز

وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

واجب ہوگئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا میں نے بھی کہہ دیا آپ نے فرمایا جس مسلمان کی چار آدمی بھلائی کے ساتھ گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا اور تین آپ ﷺ نے فرمایا اور تین بھی۔ میں نے عرض کیا اور دو، آپ نے فرمایا اور دو بھی پھر ہم نے آپ سے ایک کے متعلق دریافت نہ کیا (اور انہوں نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا کیونکہ وہ اس میں قول واحد پر اعتماد کرتے تھے لیکن انہوں نے اس کے حکم کے متعلق سوال نہ کیا)

بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْاَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

باب ۱۶۵۲: نسب، مشہور رضاعت اور قدیم موت پر گواہی دینا اور اس میں تدبر و تفکر کے بیان میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اور ابوسلمہ (بن عبدالاسد مخزومی) کو ثویبہ (آزاد کردہ لونڈی ابولہب) نے دودھ پلایا

۲۴۶۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهُ فَقَالَ اَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَاَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِي بِلَبَنِ اَخِي فَقَالَتْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ

(۲۴۶۱) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا افلح (ابوالقعیس کے بھائی) نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ انہوں نے کہا کیا مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ کس طرح افلح نے کہا آپ کو میرے بھائی (واءل یا مجد) کی بیوی نے میرے بھائی کا دودھ پلایا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا افلح نے سچ کہا ہے اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔

۲۴۶۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

(۲۴۶۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (امامہ یا عمارہ) کے متعلق فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں جو رشتہ نسب میں حرام وہ رضاعت میں بھی حرام ہے اور یہ (امامہ یا عمارہ) میرے رضائی بھائی کی بیٹی ہے (کیونکہ ثویبہ نے آپ کو اور حمزہ کو بھی دودھ پلایا تھا)

۲۴۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ

(۲۴۶۳) عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زوجہ نبی کریم ﷺ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تھے اور انہوں نے (اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے) ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے گھر داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا خیال ہے کہ وہ فلاں شخص ہے جو حضرت حفصہ ؓ کا رضاعی چچا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے جب کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو فلاں شخص خیال کرتا ہوں جو حضرت حفصہ ؓ کا رضاعی چچا ہے تو اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے عرض کیا اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو ان کا رضاعی چچا ہے تو میرے گھر داخل ہوسکتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں رضاعت اس رشتہ کو حرام کردیتی ہے جو رشتہ ولادت میں حرام ہے۔

۲۴۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

(۲۴۶۴) مسروق (بن اجدع) سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے کہا میرے گھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا (آپ ﷺ غضبناک ہوئے اور) فرمایا اے عائشہ ؓ یہ آدمی کون ہے؟ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے عرض کیا یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ ؓ ذرا تدبر و تفکر کرلیا کرو کہ تمہارے بھائی کون ہیں (اس جملہ میں ترجمۃ الباب کے آخر میں "واثبت فیہ" کے جملہ کی طرف امام بخاری نے اشارہ فرمایا ہے۔) کیونکہ رضاعت وہ معتبر ہے جو (کمسنی میں) دودھ بھوک کی وجہ سے پلایا جائے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان ثوری سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی متابعت کی ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِيْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا) وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَاَجَازَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ

باب ۱۶۵۳: تہمت لگانے والے، چوری کرنے والے اور زانی کی گواہی کے حکم کے بیان میں۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو توبہ کرلیں (سورۂ نور آیت ۴) اور حضرت عمر فاروق ؓ نے ابوبکرہ (نفیع بن حارث) شبل بن معبد اور نافع (بن حارث ماں کی طرف سے نفیع کے بھائی) کو مغیرہ بن شعبہ کو تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے لگائے پھر ان سے توبہ کروائی۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا جس نے توبہ کرلی میں اس کی شہادت قبول کرلوں گا اور عبداللہ بن عتبہ (بن مسعود حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھائی کے بیٹے) عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، طاؤس بن کیسان یمانی، مجاہد بن جبر مکی، عامر بن شراحبیل شعبی، عکرمہ (آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس)، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، محارب

وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ قُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ جَآئِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَاِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُوْدَيْنِ جَازَ وَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَاَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَالْعَبْدِ وَالْاَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً

بن دثار، قاضی شریح اور معاویہ بن قرہ نے اس کو جائز سمجھا۔ ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے کہا ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں حکم یہ ہے کہ جب تہمت لگانے والا اپنے قول سے رجوع کرے اور اپنے رب سے معافی مانگے تو اس کی شہادت قبول کی جائے۔ شعبی (عامر بن شراحبیل) اور قتادہ بن دعامہ نے کہا جب تہمت لگانے والا اپنے آپ کو جھٹلائے اس کو کوڑے مارے جائیں اور اس کی شہادت قبول کی جائے لیکن شعبی کے ایک صحیح قول کے مطابق اس کی شہادت قبول نہ کی جائے۔ سفیان ثوری نے کہا جب غلام کو کوڑے مارے جائیں پھر اس کو آزاد کر دیا گیا اس کی گواہی جائز ہے اور اگر اس شخص کو قاضی بنایا جائے جس کو حد لگائی گئی تو اس کے فیصلے جائز ہیں اور بعض لوگوں (یعنی احناف) نے کہا تہمت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں اگرچہ وہ توبہ کرے پھر (ان بعض لوگوں) نے کہا دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں اور اگر دو محدود (جن کو حد لگائی گئی) کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر دو غلاموں کی شہادت سے نکاح کیا تو جائز نہیں اور (بعض لوگوں نے) محدود (جس کو حد لگائی گئی) اور غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کے بارے میں جائز سمجھا ہے۔ اور تہمت لگانے والے کی توبہ کیسے قبول ہوگی (یہ کلام امام بخاری کا ہے) حالانکہ نبی کریم ﷺ نے زنا کرنے والے کو ایک سال ملک بدر کر دیا اور نبی کریم ﷺ کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں (مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ) سے کلام کرنے سے منع فرمایا تھا حتی کہ پچاس دن گزر گئے۔

(امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ احناف کے کلام میں تناقض ہے جو انہوں نے اشارتاً بیان بھی کیا اس کا جواب کتب فقہاء اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں دیکھیں)

۲۴۶۵- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَآئِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۴۶۵) عروہ بن زبیر ؓ نے خبر دی کہ ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے فتح مکہ میں چوری کی تو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا اس نے اچھی طرح توبہ کر لی اور اس نے شادی کر لی۔ اس کے بعد وہ میرے پاس آئی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دیتی تھی۔

۲۴۶۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

(۲۴۶۶) عبیداللہ بن عبداللہ نے زید بن خالد سے اور انہوں نے نبی

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبِ عَامٍ

کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے زنا کیا تھا اور وہ شادی شدہ نہ تھا حکم دیا کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کیلئے جلاوطن کیا جائے۔

بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ اِذَا اُشْهِدَ

باب ۱۶۵۴: جب کسی کو گواہ بنایا جائے تو وہ ظلم و جور پر شہادت نہ دے

۲۴۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْنِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ اَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ وَقَالَ اَبُوْ حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ

(۲۴۶۷) حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میری والدہ (عمرہ بنت رواحہ) نے میرے والد (بشیر بن سعد) سے کہا کہ اپنے مال سے میرے لئے کوئی چیز ہبہ کرے (انکار کے بعد) پھر ان کو خیال آیا تو انہوں نے مجھے مطلوبہ چیز ہبہ کردی۔ میری والدہ نے کہا میں راضی نہیں یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کو گواہ بناؤ۔ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں کمسن تھا اور وہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور عرض کیا اس کی ماں رواحہ کی بیٹی (عمرہ) نے کہا کہ میں اسے کچھ ہبہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے سوا تمہاری کوئی اور بھی اولاد ہے، والد نے کہا ہاں نعمان بن بشیر نے کہا میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ظلم و جور پر مجھے گواہ نہ بناؤ۔ ابوحریز (عبداللہ بن حسین ازدی قاضی سجستان) نے شعبی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

۲۴۶۸- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

(۲۴۶۸) عمران بن حصین ؓ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے بعد آئیں گے۔ عمران بن حصین نے کہا مجھے معلوم نہیں کیا نبی کریم ﷺ نے بعد میں دو یا تین قرن (زمانہ) کو ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے بعد وہ لوگ آئیں گے جو خیانت کریں گے اور وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان کو گواہ نہیں بنایا جائے گا اور نذر مانیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

۲۴۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ

(۲۴۶۹) حضرت عبداللہ (بن مسعود ؓ) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں۔ وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہیں پھر ایسے لوگ

النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

آئیں گے کہ ان میں سے ایک کی گواہی اس کی قسم سے آگے اور اس کی قسم اس کی شہادت ہوگی۔ ابراہیم نخعی نے کہا (ہم چھوٹے چھوٹے تھے) ہمیں گواہی اور عہد پر مار پڑتی تھی۔

بَابٌ مَا قِيْلَ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ) وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهٖ (وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) (تَلْوُوْا) اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ

باب ۱۶۵۵: جھوٹی گواہی کے متعلق جو کہا گیا ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے (سورۂ فرقان آیت ۷۲) سچی گواہی چھپانے کے متعلق جو وعید و تہدید آئی اس کا بیان اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۳) شہادت میں تم اپنی زبانوں میں ہیر پھیر کرو گے۔ (حق بیان میں اور جیسا چاہئے نہ کہیں)

۲۴۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَالْمَلِكِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ وَاَبُوْ عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُالصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ

(۲۴۷۰) عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ غندر (محمد بن جعفر) ابوعامر (عبدالملک عقدی) بہز (بن اسدامی) اور عبدالصمد (بن عبدالوارث) نے شعبہ بن حجاج سے روایت کرنے میں وہب بن جریر کی متابعت کی ہے۔

۲۴۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

(۲۴۷۱) عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے باپ ابوبکرہ (نفیع بن حارث ثقفی) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بتائیے) آپ نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا خبردار اور جھوٹی گواہی دینا، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جائیں۔ اسماعیل بن ابراہیم (المشہور بابن علیہ) نے کہا ہم کو جریری (سعید بن ایاس ازدی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن (بن ابوبکرہ) نے بیان کیا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْاَعْمٰى وَاَمْرِهٖ

باب ۱۶۵۶: نابینا کی شہادت

وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ

اس کے امر (تفرقات) اس کا کسی عورت سے اپنا نکاح کرنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرانا اور اس کی خرید وفروخت اذان دینا وغیرہ اور ان چیزوں کا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں قبول کرنے کے بیان کے حکم میں۔ نابینا کی گواہی کو قاسم (بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ) حسن بصری، محمد بن سیرین، محمد بن مسلم بن شہاب زہری اور عطاء بن ابی رباح نے جائز کہا ہے۔ امام شعبی نے کہا اس کی گواہی جائز ہے بشرطیکہ عقلمند ہو۔ حکم (بن عتیبہ بن ابوشیبہ) نے کہا بعض امور میں نابینا کی گواہی جائز سمجھی گئی ہے محمد بن مسلم زہری نے کہا بتاؤ اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ کسی معاملہ میں گواہی دیں تو کیا اسے رد کرو گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کسی آدمی کو بھیجتے جب وہ سورج کے غروب ہونے کی خبر دیتا آپ روزہ افطار کرتے۔ آپ طلوع فجر صادق کے متعلق دریافت کرتے اگر آپ سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے تو آپ صبح کی دو رکعتیں پڑھتے۔ سلیمان بن یسار (ابوایوب عطاء، عبداللہ اور عبدالملک کے بھائی اور حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ کے آزاد کردہ غلام) نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے میری آواز پہچان کر فرمایا سلیمان اندر آجاؤ کیونکہ جب تک تم پر کچھ باقی ہے تم غلام ہو اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے نقاب پوش عورت کی گواہی کو جائز کہا ہے۔

۲۴۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا

(۲۴۷۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کو مسجد میں قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اس نے مجھے فلاں، فلاں آیت یاد دلائی ہے جن کو میں فلاں فلاں سورت سے بھول گیا تھا۔ عباد بن عبداللہ (بن زبیر بن عوام) نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں نماز تہجد ادا فرمائی اور آپ نے عباد (بن بشیر بن قیس) کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آواز عباد (بن بشیر بن قیس انصاری) کی ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا! ہاں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے اللہ عباد پر رحم فرما۔

۲۴۷۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

(۲۴۷۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں

عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ اَوْ قَالَ حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ النَّاسُ اَصْبَحْتَ

۲۴۷۴- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِىْ اَبِىْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ اَبِىْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَّهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ

بَابُ شَهَادَةِ النِّسَآءِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ)

۲۴۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا

بَابُ شَهَادَةِ الْاِمَآءِ وَالْعَبِيْدِ وَقَالَ اَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَآئِزَةٌ اِذَا كَانَ عَدْلًا وَّاَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَّزُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ

نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں (یعنی سحری کے وقت) تم کھاتے، پیتے رہو حتیٰ کہ (صبح کی) اذان دی جائے۔ یا فرمایا یہاں تک کہ تم ابن اُم مکتوم کی اذان سنو اور وہ ایک نابینا آدمی تھے۔ آپ اذان نہیں دیتے تھے حتیٰ کہ لوگ آپ سے کہتے صبح ہوگئی۔ (یعنی لوگ نابینا کی آواز پر اعتماد کرتے تھے)۔

(۲۴۷۴) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں چند قبائیں آئیں (یعنی کوٹ)۔ مجھے میرے باپ مخرمہ (بن نوفل) نے کہا میرے ساتھ آپ ﷺ کے پاس چلو اُمید ہے ہم کو بھی اُن قباؤں میں سے کوئی قبا عطا فرمادیں۔ میرے باپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے اس کی آواز کو پہچان لیا اور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے دستِ اقدس میں ایک کوٹ تھا اور آپ میرے باپ کو اس کی خوبیاں دکھا رہے تھے اور فرماتے تھے میں نے یہ تمہارے لئے چھپا رکھا تھا، میں نے یہ تمہارے لئے چھپا رکھا تھا۔

باب ۱۶۵۷: عورتوں کے گواہی دینے کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی: پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (سورۃ بقرہ آیت ۲۸۲)

(۲۴۷۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی نصف گواہی کے برابر نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں (یارسول اللہ ﷺ)۔ آپ نے فرمایا یہی ان کی عقل کے نقصان کا سبب ہے۔

باب ۱۶۵۸: لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی کے حکم کے بیان میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا غلام کی گواہی جائز ہے بشرطیکہ وہ عادل ہو۔ قاضی شریح اور زرارہ بن اوفی (عامری قاضی بصرہ) نے اس کو جائز کیا

شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ اِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهٖ وَاَجَازَهُ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيْدٍ وَّاِمَآءٍ

ہے۔ محمد بن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے البتہ اپنے کے لئے غلام کی گواہی جائز نہیں۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے حقیر (معمولی) اشیاء میں اس کی گواہی کو جائز کہا ہے۔ قاضی شریح نے کہا تم سب غلاموں اور لونڈیوں کے بیٹے ہو۔

۲۴۷۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ اَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِيْ اِهَابٍ قَالَ فَجَآءَتْ اَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا

(۲۴۷۶) یحییٰ بن سعید قطانی نے عبدالعزیز بن جریج سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے سنا انہوں نے کہا مجھے عقبہ بن حارث نے بیان کیا یا میں نے اس سے سنا کہ انہوں نے ابو وھاب کی بیٹی اُم یحییٰ سے نکاح کیا۔ انہوں نے کہا ایک سیاہ رنگ کی لونڈی آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (یعنی تم دونوں رضاعی بہن بھائی ہو)۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ انہوں نے کہا میں ایک طرف ہو گیا اور آپ ﷺ سے یہی ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "کیسے ہو سکتا ہے" حالانکہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلانے کا یقین دلایا ہے تو آپ ﷺ نے عقبہ بن حارث کو اس سے منع فرما دیا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب ۱۶۵۹: جس عورت نے دودھ پلایا ہو اس کی گواہی کے بیان میں

۲۴۷۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ دَعْهَا عَنْكَ اَوْ نَحْوَهٗ

(۲۴۷۷) عقبہ بن حارث سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت آئی اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ یہ کہا گیا ہے (آپ ﷺ نے فرمایا) اس کو اپنے سے دور کر دو یا ایسا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا)۔

بَابُ تَعْدِيْلِ النِّسَآءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

باب ۱۶۶۰: عورتوں کا ایک دوسرے کی عدالت بیان کرنا

۲۴۷۸- حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَاَفْهَمَنِيْ بَعْضَهٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ

(۲۴۷۸) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب بہتان لگانے والوں (عبداللہ بن اُبی، حمنہ بنت جحش، عبداللہ ابو احمد حمنہ کا بھائی، مسطح بن اُثاثہ، حسان بن ثابت، یزید بن رفاعہ وغیرہم) نے اُن کے متعلق جو بھی کہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس بہتان سے بری کر دیا۔ امام زہری نے کہا سب نے مجھے حدیث اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور اُن میں سے بعض کو بعض سے یہ حدیث زیادہ یاد ہے اور اس کو بیان کرنے میں زیادہ باوثوق ہیں۔ اور

حَدَّثَنِيْ طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اِقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَهٗ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَاُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ اَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ ابْتِغَاؤُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَاحْتَمَلُوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَّمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَاِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوْهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَاَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنَنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ

میں نے اُن سے ہر ایک سے وہ حدیث یاد کی ہے جو اس نے حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا سے بیان کی اور اُن کے بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے۔ اُن سب نے کہا حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ اُن میں سے جس کا قرعہ نکل آتا وہ آپ کے ساتھ ہمسفر ہوتی۔ ایک جنگ (غزوۂ بنی مصطلق) میں جانے کے لئے آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ میں میرا نام نکلا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلی۔ درآنحالیکہ آیت حجاب نازل ہو چکی۔ اور میں ہودج میں سوار رہتی اور اس میں اُتاری جاتی تھی۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اس جنگ سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے۔ ہم مدینہ منورہ کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے رات کو کوچ کرنے کا اعلان فرمادیا۔ میں بھی کھڑی ہوئی۔ جب انہوں نے کوچ کا اعلان کر دیا تھا میں چلی یہاں تک کہ لشکر سے آگے چلی گئی اور جب قضائے حاجت سے فارغ ہوئی تو ہودج کی طرف واپس آئی تو میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا جزع اظفار (سفید وسیاہ پتھر کا مہرہ جو یمن کے ایک شہر اظفار کی طرف منسوب ہے) کا ہار ٹوٹ کر گر گیا (بعض کے نزدیک اس کی قیمت بارہ درہم تھی)۔ میں واپس گئی اور ہار تلاش کرنے لگی اور اس کی تلاش نے مجھے روک لیا۔ وہ لوگ جو میرا ہودج اُٹھاتے تھے، آئے اور میرا ہودج اُٹھایا اور اس کو میرے اُونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار تھی۔ اور اُن کا خیال تھا کہ میں ہودج میں ہی ہوں۔ اس وقت عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں بھاری نہ ہوتی تھیں اور نہ ہی اُن پر زیادہ گوشت ہوتا تھا۔ وہ صرف معمولی طعام کھایا کرتی تھیں۔ اس لئے جب لوگوں نے میرا ہودج اُٹھایا تو اس کے وزنی ہونے کا انکار نہ کیا اور اس کو اُٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا اور اس وقت میں کمسن بچی تھی اور لوگوں نے اُونٹ کو ہانکا اور چل دیئے۔ پھر لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ میں اُن کی جگہ پر آئی اور اس جگہ کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے اسی جگہ کا قصد کیا جہاں میں تھی۔ میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے۔ اسی اثناء میں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھوں نے مجھ پر غلبہ کر لیا (یعنی نیند آ گئی) اور میں سو گئی۔ اور حضرت صفوان بن مُعطّل سلمی پھر

فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى الْاِفْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَّالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَيَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَمْرَضُ اِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ لَا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ اَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ اَبِيْ رُهْمٍ تَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَاَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ اَتَاْذَنُ لِيْ اِلٰى اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلٰى نَفْسِكِ الشَّاْنَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهِ فَاَمَّا اُسَامَةُ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ اُسَامَةُ اَهْلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللّٰهِ اِلَّا خَيْرًا

ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ میرے ٹھکانے پر آیا اور دور سے سویا ہوا آدمی دیکھا۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے آیت حجاب کے نزول سے قبل مجھے دیکھا تھا۔ میں اُن کے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کہنے پر جاگ پڑی۔ جب اس نے اپنا اُونٹ بٹھایا اور صفوان نے اس کا پاؤں دبائے رکھا تو میں اُس پر سوار ہوگئی۔ اور وہ اُونٹ لے کر پیدل چلنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم لشکر میں آگئے۔ جب کہ وہ لوگ دوپہر کے وقت آرام کرنے اُترے تھے۔ تو وہ ہلاک ہوا جو شخص ہلاک ہوا۔ اور جو شخص تہمت لگانے کے در پے ہوا وہ عبداللہ بن اُبی تھا۔ ہم مدینہ منورہ میں آئے اور میں ایک مہینہ بیمار رہی اور لوگ بہتان لگانے والوں کی باتوں میں مشغول تھے۔ مجھے اپنی بیماری کی حالت میں شک ہوا کہ میں نبی اکرم ﷺ سے وہ لطف اور مہربانی نہ دیکھتی تھی جو آپ ﷺ سے بیماری کی حالت میں دیکھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ اندر تشریف لاتے اور سلام فرماتے پھر فرماتے کیسا حال ہے؟ میں اس سے کچھ معلوم نہ کرسکی یہاں تک کہ میں بیماری سے کمزور ہوگئی۔ ایک دن میں اور مسطح کی ماں (بنت ابو رہم) مناصح (مدینہ کے باہر جگہ جہاں لوگ قضائے حاجت کرتے تھے) کی طرف نکلے جو ہماری قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم رات ہی کو باہر جایا کرتے تھے۔ اور یہ اپنے گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے پہلے کی بات ہے۔ اور جنگل میں جا کر قضائے حاجت کرنے میں ہمارا دستور وہی تھا جو پہلے عربوں کا تھا۔ میں اور مسطح کی والدہ جو ابو رہم کی بیٹی ہے چل کر آرہے تھے کہ اچانک وہ اپنی چادر میں پھیل کر گری اور کہا مسطح ہلاک ہوجائے۔ میں نے اسے کہا تو نے بہت بری بات کی ہے۔ کیا تو ایسے شخص کو گالی دیتی ہے جو جنگ بدر میں حاضر رہا۔ اُس نے کہا اے بھولی بی بی! کیا تم نے نہیں سُنا جو انہوں نے کہا۔ اور پھر انہوں نے تہمت لگانے والوں کا واقعہ ذکر کیا۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ ہوا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیسا حال ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت فرمائیں۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کروں گی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ تو میں اپنے والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا لوگ کیا باتیں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اے میری پیاری بیٹی ایسی باتوں کا خیال نہ کرو۔ بخدا کبھی ایسا

وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ فِيْهَا شَيْئًا يَرِيْبُكِ فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ مِنْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِيْنِ فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْذِرُكَ مِنْهُ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيْهِ اَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَاَصْبَحَ عِنْدِيْ اَبَوَايَ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى اَظُنُّ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اِذِ اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ يَوْمٍ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ

بھی ہوتا ہے کہ کوئی خوبصورت عورت ہو اور اس کے خاوند کو اس سے محبت ہو اور اس کی سوکنیں ہوں تو اس پر حسد کیا کرتی ہیں۔ میں نے تعجب سے کہا لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ میں نے وہ رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میرے آنسو نہ رکتے تھے اور نہ ہی مجھے نیند آئی۔ پھر دوسری صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابو طالب اور اُسامہ بن زید کو بلایا جب کہ وحی کے نزول میں تاخیر ہوئی۔ آپ ﷺ اُن سے اپنی بیوی کے فراق میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ اُسامہ بن زید جانتے تھے کہ آپ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے۔ اس لئے انہوں نے وہی مشورہ دیا جو وہ جانتے تھے۔ اُسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی بیوی ہیں بخدا ہم اُن میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے ہیں اور حضرت علی بن ابو طالب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی۔ اس (یعنی اُم المؤمنین) کے سوا اور بہت عورتیں ہیں۔ آپ بریرہ سے تصدیق کر لیجئے۔ وہ سچی بات کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ کیا تو نے عائشہ میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تجھے کچھ شک ہوا ہو۔ بریرہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں نے عائشہ میں کچھ نہیں دیکھا۔ میں نے اُس میں اس سے زیادہ نہیں دیکھا جس کو میں معیوب خیال کروں کہ وہ کم سن لڑکی ہے۔ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور گھریلو بکری آتی ہے اور اس کو کھا جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی روز خطبہ ارشاد فرمایا اور عبداللہ بن اُبی بن سلول سے انصاف کی بات چاہی اور فرمایا کون شخص ہے جو ایسے شخص کے مقابلہ میں میری مدد کرے۔ جس سے مجھے میری بیوی کے متعلق اذیت پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کے بارے بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اور لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن معطل) کا ذکر کیا جس کے متعلق میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ اور میرے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوتا تھا۔ حضرت سعد بن معاذ ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں آپ کی طرف سے اس کا مقابلہ کروں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ شخص ہمارے بھائیوں قبیلہ خزرج سے ہے تو آپ ہمیں حکم دیجئے ہم اس میں آپ کا حکم پورا کریں گے۔ حضرت سعد بن عبادہ ؓ جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے کھڑے ہوئے اور اس سے قبل وہ ایک نیک آدمی تھے۔ لیکن قبائلی غیرت نے اُن کو اُبھارا اور

قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ) ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ

کہا۔ اللہ کی قسم (اے سعد بن معاذ) تم نے جھوٹ بولا ہے۔ نہ تم اس کو قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی تم اس پر قدرت رکھتے ہو۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا بخدا تو نے جھوٹ بولا ہے۔ اللہ کی قسم ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق معلوم ہوتا ہے اور منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ تو اوس اور خزرج دونوں قبیلے بھڑک گئے حتیٰ کہ لڑائی کو تیار ہو گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز تھے، آپ منبر سے اُترے اور اُن کو چپ کرانے لگے۔ حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ اور میں سارا دن روتی رہی کہ آنسو نہ تھمتے تھے۔ اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے حالانکہ میں دو راتیں اور ایک دن روتی رہی تھی۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرا رونا میرا جگر پھاڑ دے گا۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں لگاتار رو رہی تھی۔ اچانک ایک انصاریہ عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو میں نے اس کو اجازت دے دی اور اس نے بھی میرے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ ہم اس حال میں تھے اس دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے حالانکہ اس سے قبل جس دن سے میرے متعلق قیل وقال ہوتی رہی آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک مہینہ انتظار کیا۔ میرے متعلق آپ پر وحی نازل نہ ہوئی۔ اُم المؤمنین نے کہا آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا: اے عائشہ مجھے تجھ سے ایسی ایسی بات پہنچی ہے۔ اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے بری فرمائے گا۔ اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے پھر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا کلام پورا کر لیا۔ تو میرے آنسو تھم گئے۔ حتیٰ کہ میں نے ایک قطرہ (آنسو) محسوس نہ کیا اور میں نے اپنے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے کہا آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا بخدا مجھے معلوم نہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ تو میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے بھی کہا بخدا مجھے معلوم نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں کمسن لڑکی ہوں اور میں نے قرآن بھی زیادہ نہیں پڑھا۔ اللہ کی قسم میں یقیناً جانتی ہوں کہ تم نے وہ باتیں سنی ہیں جو

اَحْمَدِی اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّاَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ قُوْمِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَیْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ) الْاٰیَاتِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَآئَتِیْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَآئِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا) اِلٰی قَوْلِهٖ (غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ الَّذِیْ كَانَ یُجْرِیْ عَلَیْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ فَقَالَ یَا زَیْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَاَیْتِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَهِیَ الَّتِیْ كَانَتْ تُسَامِیْنِیْ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ مِثْلَهٗ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَیَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ مِثْلَهٗ

لوگ کرتے پھرتے ہیں اور تمہارے دلوں میں وہ بات مستحکم ہوگئی ہے۔ اور تم نے اس کو سچ مان لیا ہے۔ اور اگر میں تمہیں کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں بری ہوں تم میری اس بات کی تصدیق نہیں کرو گے۔ اور اگر میں تمہارے سامنے اس واقعہ کا اعتراف کرلوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں بری ہوں تو میری تصدیق نہیں کرو گے۔ اللہ کی قسم میں اپنی اور تمہاری مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی طرح پاتی ہوں۔ جب انہوں نے کہا: صبر اچھا ہے اور جو باتیں کرتے ہو اُن میں اللہ ہی مدد گار ہے۔ پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور میں پُر اُمید تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرمائے گا۔ لیکن خدا کی قسم میرا یہ خیال نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں قرآن نازل فرمائے گا۔ میں اپنے دل میں اپنے آپ کو اس کے لائق نہ سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ لیکن مجھے اُمید تھی کہ رسول اللہ ﷺ حالت نیند میں خواب دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس معاملہ میں بری کردیا ہے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اس مجلس سے جدا نہ ہوئے تھے اور نہ ہی کوئی گھر والوں سے باہر نکلا تھا یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور آپ پر وہی حالت طاری ہوگئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سردیوں کے دنوں میں بھی چہرۂ انور سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے اور پہلا کلمہ جو آپ نے ذکر فرمایا وہ یہ تھا: اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اللہ نے تجھے بری کردیا ہے۔ میری والدہ نے مجھے کہا عائشہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اُٹھ کر جاؤ۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں آپ کے پاس نہیں جاتی۔ میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل فرمائیں: "اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ" الآیۃ (سورۂ نور، آیت ۱۱)۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے میری بریت میں یہ نازل فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، اور وہ بسبب قرابت مسطح بن اُثاثہ پر خرچ کرتے تھے، اللہ کی قسم میں مسطح پر کبھی خرچ نہیں کروں گا۔ جبکہ اُس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۂ

نور، آیت ۲۲)۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم کیوں نہیں میں تو اس سے محبت کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخش دے۔ اور مسطح کو بدستور وہی دینا شروع کیا جو پہلے دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش سے میرے متعلق دریافت کرتے تھے اور فرماتے زینب تو کیا جانتی ہے۔ تو نے کیا دیکھا ہے۔ حضرت زینب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی بصارت اور سماعت کی حفاظت کرتی ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے تو اُن میں بھلائی ہی دیکھی ہے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہی میری ہمسر تھی۔ اس کو بسبب تقوی اللہ نے بچالیا۔ ابوربیع سلیمان بن داؤد نے کہا فلیح بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ اور عبداللہ بن زبیر سے اسی طرح بیان کیا۔ ابوربیع سلیمان نے کہا ہمیں فلیح بن سلیمان نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید (قطان) سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی۔

بَابٌ اِذَا زَكّٰى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ اَبُوْ جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوْذًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبُؤُسًا كَاَنَّهُ يَتَّهِمُنِيْ قَالَ عَرِيفِيْ اِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ

باب ۱۶۶۱: جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو جائز ہے

ابوجمیلہ (سنین بن فرقد) نے کہا مجھے ایک لڑکا پڑا ہوا ملا۔ اور جب مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہیں یہ غویر ابؤس نہ ہو (یعنی بظاہر سلامتی اور اس سے ہلاکت کا خطرہ نہ ہو)۔ گویا کہ وہ مجھ کو متہم کرنے لگے (کہ لڑکا اس کا ہو اور اس کی غرض بیت المال سے کچھ لینا ہو)۔ میرے نقیب (جو رئیس سے کم درجہ ہوتا ہے) نے کہا یہ ایک نیک مرد ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ اس طرح ہے (جیسا کہ تم کہتے ہو)۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کا خرچہ (بیت المال سے) ہمارے ذمہ ہے۔

ضروری نوٹ: "غویر ابؤس" ہر اُس چیز کی مثال ہے جس سے شر کا خطرہ ہو۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ چند لوگ ایک غار میں تھے اُن میں سے اُن کا دشمن آیا اور سب کو قتل کر دیا۔ اس لئے یہ ہر اس چیز کی مثال بن گیا جس سے خطرہ ہو۔ (عمدۃ القاری ج ۱۳ ص ۲۲۷، فتح الباری ج ۵ ص ۲۷۴)

۲۴۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ

(۲۴۷۹) عبدالرحمٰن ابوبکرہ اپنے باپ ابوبکرہ (نفیع بن حارث) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک شخص (مجشر بن اورع اسلمی) نے نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص (ذوالبجادین عبداللہ بن عبد بہم) کی تعریف کی آپ نے فرمایا۔ تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی ہے یہ جملہ کئی دفعہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کی ضرور مدح کرنا چاہے تو چاہئے یہ کہے میں فلاں کو ایسا گمان کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ کے آگے کسی کو بے عیب خیال نہیں کرتا۔ میں اس کو

كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ

ایسا ایسا گمان کرتا ہوں اگر وہ اس کے متعلق کچھ علم رکھتا ہوں۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

باب ۱۶۶۲: کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے وہ اتنا ہی کہے جتنا جانتا ہو

۲۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِيْ مَدْحِهٖ فَقَالَ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

(۲۴۸۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک شخص کی تعریف کرتے ہوئے سُنا اور اس نے اس کی مدح میں مبالغہ آرائی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا یا فرمایا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔

بَابُ بُلُوْغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

باب ۱۶۶۳: بچوں کی حدِ بلوغت اور اُن کی گواہی کے حکم کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا) وَقَالَ مُغِيْرَةُ احْتَلَمْتُ وَاَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوْغُ النِّسَآءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ) اِلٰى قَوْلِهٖ (اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ اَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً

ارشادِ خداوندی ہے: جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں (سورۂ نور، آیت ۵۹) مغیرہ (بن مقسم ضبی کوفی یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے اور اُن کے قول پر فتویٰ دیتے اور اس سے دلیل اخذ کرتے تھے) نے کہا مجھے احتلام ہوا اور اس وقت میری عمر بارہ برس تھی اور عورتوں کا بالغ ہونا حیض ہے۔ کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے: اور اُن کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (سورۂ طلاق، آیت ۴)۔ حسن بن صالح نے کہا میں نے اپنی پڑوسن کو دیکھا وہ اکیس برس میں نانی بن گئی تھی۔ (اس کی صورت یہ ہے کہ وہ نو برس کی عمر میں حائضہ ہوئی اور دس سال کی عمر میں (بیٹی کو) جنم دیا۔ اس طرح وہ نو سال کی عمر میں حائضہ ہوئی اور دس برس کی عمر میں جنم دیا)۔

۲۴۸۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ

(۲۴۸۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے اور اُن کی عمر چودہ سال تھی۔ اور آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ میں نے اپنے آپ کو جنگ خندق کے دن پیش کیا اور اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے اجازت دے دی۔ نافع نے کہا میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس وقت وہ خلیفہ تھے تو میں نے آپ کو یہ حدیث بیان کی۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا یہ (پندرہ سال کی عمر) نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے (یعنی پندرہ سال نابالغ کی نہایت اور بلوغت کی ابتداء ہے) اور انہوں نے اپنے عاملوں کی طرف لکھا کہ جو کوئی پندرہ (سال) کا

عَشْرَةَ

۲۴۸۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ہوجائے تو اس کا حصہ لشکر میں مقرر کریں۔

(۲۴۸۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اُن کو نبی اکرم ﷺ سے پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ (لیکن اگر شب جمعہ بلوغت کا انزال ہو تو اس نابالغ پر بھی غسل واجب ہے)۔

بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ

باب ۱۶۶۴: حاکم کا مدعی سے قسم سے پہلے دریافت کرنا کیا تیرے پاس کوئی گواہ ہے

۲۴۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَّهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَّحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِيْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

(۲۴۸۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے تاکہ بسبب قسم کسی مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اشعث بن قیس نے کہا اللہ کی قسم آپ نے یہ میرے متعلق فرمایا، میرے اور ایک یہودی آدمی (فقشیش) کے درمیان ایک زمین کے متعلق جھگڑا تھا، تو اس نے میرا حق دینے سے انکار کر دیا۔ میں اس کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا۔ قسم اُٹھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ اس وقت قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اشعث بن قیس نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔ الی آخر الآیۃ (حدیث ۲۳۰۳ دیکھیں)۔

بَابُ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب ۱۶۶۵: اموال اور حدود میں قسم مدعی علیہ پر ہے

فِي الْاَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ فِيْ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِيْ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (جو شخص اپنے دعویٰ یا حجت میں مثبت ہے) اس کے لئے دو گواہ ہیں (اور مدعیٰ علیہ) پر قسم ہے۔ قتیبہ (بن سعید) نے کہا ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے عبداللہ بن شبرمہ (بن طفیل بن حسان ضبی) سے روایت کی کہ ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے متعلق مجھ سے کلام کیا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں اُن میں سے ایک عورت بھولے تو

قُلْتُ اِذَا كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِي فَمَا تَصْنَاجُ اَنْ تُذَكِّرَ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هٰذِهِ الْاُخْرٰى

اس ایک کو دوسری یاد دلا دے۔ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۸۲)۔ ابن شبرمہ نے کہا میں نے کہا اگر ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کافی ہے تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ اُن میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے۔ دوسری عورت کے یاد دلانے کو کیا کیا جائے۔

۲۴۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

(۲۴۸۴) (عبداللہ بن عبدالرحمٰن) بن ابی ملیکہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کو لکھا نبی اکرم ﷺ نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

باب

باب ۱۶۶۶: یہ باب، باب اول کی فصل کے قائم مقام ہے

۲۴۸۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ) اِلٰى (عَذَابٌ اَلِيْمٌ) ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَ بِئْرٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ شَيْءٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُ اِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

(۲۴۸۵) ابووائل سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے جھوٹی قسم کھائی تا کہ اس کی وجہ سے کسی مال کا مستحق ہو جائے وہ اللہ سے ملے گا درآں حالیکہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ الخ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)۔ پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہا ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تمہیں کیا بیان کیا ہے۔ ہم نے جو انہوں نے کہا تھا اُس سے بیان کیا۔ تو اشعث بن قیس نے کہا (ابوعبدالرحمٰن) نے سچ کہا ہے۔ یہ آیت مبارکہ میرے حق میں ہی نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کسی چیز میں جھگڑا تھا تو ہم یہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے دو گواہ تیرے دعویٰ کو ثابت کریں گے۔ یا وہ (مدعی علیہ) قسم کھائے۔ میں نے عرض کیا۔ اس وقت وہ جھوٹی قسم کھا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تا کہ بسبب اس کے وہ کسی کے مال کا مستحق ہو جائے۔ حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے۔ وہ اللہ سے ملے گا درآں حالیکہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی پھر اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

بَابٌ اِذَا ادَّعٰى اَوْ قَذَفَ فَلَهُ اَنْ يَّلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

باب ۱۶۶۷:: جب کسی نے دوسرے پر کسی چیز کا دعویٰ کیا یا اس نے کسی (مرد یا عورت) پر تہمت لگائی تو (مدعی اور قاذف) گواہ تلاش کرے اور اس کی طلب میں بھاگ دوڑ کرے

۲۴۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِهٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِیْثَ اللِّعَانِ

بَابُ الْیَمِیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۲۴۸۷- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَّا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِیْقٍ یَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا لَّا یُبَایِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَهٗ وَاِلَّا لَمْ یَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰی بِهَا كَذَا وَكَذَا فَاَخَذَهَا

بَابُ یَحْلِفُ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ حَیْثُمَا وَجَبَتْ عَلَیْهِ الْیَمِیْنُ وَلَا یَصْرِفُ مِنْ مَّوْضِعٍ اِلٰی غَیْرِهٖ قَضٰی مَرْوَانُ بِالْیَمِیْنِ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ فَجَعَلَ زَیْدٌ یَّحْلِفُ وَاَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ یَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ یَمِیْنُهٗ فَلَمْ یَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ

۲۴۸۸- حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ

(۲۴۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے اپنی بیوی شریک بن سحماء پر نبی اکرم ﷺ کے پاس تہمت لگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گواہ لاؤ یا (گواہ نہ ہونے کی صورت میں) تمہاری پشت پر حد واجب ہے۔ (یعنی کوڑے)۔ ہلال بن اُمیہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے جائے۔ آپ متواتر فرماتے رہے گواہ لاؤ۔ ورنہ تمہاری پشت پر حد ہے۔ پھر لعان کی حدیث ذکر کی۔

باب ۱۶۶۸: عصر کے بعد قسم کھانے کے متعلق جو آیا ہے اس کا بیان

(۲۴۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مہربانی سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی اُن کو نظر کرم سے دیکھے گا۔ اور نہ ہی اُن کو پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستہ میں زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دے، اور دوسرا وہ شخص جس نے کسی شخص کی صرف دنیا کے لئے بیعت کی، اگر وہ اس کو اس کی خواہش کے مطابق دے تو وفا کرے ورنہ وفا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد کسی سے سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اس کو اس سامان کے عوض اتنا اتنا مال دیا جاتا ہے اور وہ اس سے خرید لے۔

باب ۱۶۶۹: مدعیٰ علیہ وہاں قسم کھائے جہاں اس پر قسم واجب ہوئی تھی اور اس کو دوسری جگہ پر منتقل نہ کیا جائے

مروان بن حکم اُموی نے زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا میں اپنی جگہ پر قسم کھاؤں گا۔ تو زید بن ثابت قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ اور مروان بن حکم نے اُس پر تعجب کیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرے دو گواہ تیرے دعویٰ کو ثابت کریں گے یا (مدعیٰ علیہ) قسم دے۔ اور آپ نے کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی۔

(۲۴۸۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے تاکہ اس کی وجہ سے

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ

بَابٌ اِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِی الْیَمِیْنِ

۲۴۸۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهِمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا)

۲۴۹۰- حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ السَّکْسَکِیُّ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰی بِهَا مَا لَمْ یُعْطِهَا فَنَزَلَتْ (اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا) وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰکِلُ رِبًا خَائِنٌ

۲۴۹۱- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ لِیَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِیْهِ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِی الْفُرْقَانِ (اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا) اَلْاٰیَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ (عَذَابٌ اَلِیْمٌ)

مال ہضم کرے وہ اللہ سے ملے گا درآں حالیکہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

باب ۱۶۷۰: لوگ جن پر قسم واجب ہے تو وہ قسم کھانے میں جلدی کریں

(کہ ان میں سے کون قسم کی ابتداء کرتا ہے تو انکے درمیان قرعہ اندازی کی جائے)

(۲۴۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو قسم کھانے کے لئے کہا تو سب قسم کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لئے اُن میں قرعہ اندازی کی جائے۔ اُن میں سے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ قسم کھائے۔

باب ۱۶۷۱: اللہ تعالیٰ کا فرمان: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں

(سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)

(۲۴۹۰) ابراہیم (بن عبد الرحمٰن) ابو اسماعیل سکسکی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان بازار میں لگایا اور اس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اس نے اس کو اتنے میں مول لیا ہے۔ حالانکہ اُس نے اتنے میں مول نہیں لیا تھا۔ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الخ''۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا ''ناجش'' (بغیر ارادۂ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے قیمت بڑھانا) سود خور خائن ہے۔

(۲۴۹۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تا کہ اُسکے سبب کسی آدمی کا مال یا فرمایا اپنے بھائی کا مال ہڑپ کرے وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا درآں حالیکہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ الآیۃ۔ ابووائل نے کہا مجھے اشعث بن قیس ملے۔ انہوں نے کہا تمہیں آج عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا بیان کیا ہے؟ میں نے کہا ایسا ایسا بیان کیا

فَلَقِيَنِي الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ

بَابٌ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰى

(يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ) وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا) (وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ) وَ (يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ) (فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا) يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ وَ وَاللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ

۲۴۹۲- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَآ اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ

۲۴۹۳- حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ

بَابٌ مَنْ اَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ

ہے۔ اشعث بن قیس نے کہا یہ آیت مبارکہ میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔

باب ۱۶۷۲: کس طرح قسم لی جائے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی: تمہارے سامنے وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ (سورۂ توبہ، آیت ۶۲)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: پھر اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے ہمارا مقصود بھلائی اور میل ہی تھا۔ (سورۂ النساء، آیت ۶۲)۔ اور قسم میں باللہ، تاللہ، واللہ کہا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے اور اللہ کے سوا قسم نہ کھائی جائے۔

(۲۴۹۲) مالک نے اپنے چچا ابو سہیل سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے طلحہ بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی (ضمام بن ثعلبہ) آیا اور آتے ہی اس نے اسلام کے متعلق دریافت کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس نے عرض کیا۔ کیا مجھ پر اُن کے سوا بھی کچھ فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس نے عرض کیا، کیا اس کے سوا بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اس نے کہا، کیا مجھ پر زکوٰۃ کے علاوہ کچھ اور بھی فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ وغیرہ کرے۔ وہ شخص چلا گیا اور کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم نہ میں اس پر زیادہ کروں گا اور نہ ہی اُن میں کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔

(۲۴۹۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا چاہئے کہ وہ خاموش رہے۔

باب ۱۶۷۳: جس (مدعی) نے قسم کے بعد (یعنی مدعیٰ علیہ کی) گواہ پیش کئے (کیا گواہ قبول کئے جائیں یا نہیں)

اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَّقَالَ طَاوُسٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَشُرَيْحٌ اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید تم میں سے بعض ایک دوسرے سے دلیل پیش کرنے میں ذہین وہوشیار ہو، طاؤس ابراہیم نخعی اور قاضی شریح نے کہا عادل گواہ جھوٹی قسم سے زیادہ لائق و مستحق ہے۔

۲۴۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا

(۲۴۹۴) اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس جمع ہوتے ہو، شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ ذہین اور ہوشیار ہو اور اس کے قول کے مطابق جس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دے رہا ہوں تو وہ اسے نہ لے۔

بَابُ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمَاعِيْلَ (اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ) وَقَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَّقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ

باب ۱۶۷۴: جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور حسن بصری نے (وعدہ پورا کرنے کے امر کو) کیا

اور اللہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا (اس معاملہ) میں ذکر کیا، اور کتاب میں ہے کہ میں اسماعیل کو یاد کرو۔ بے شک وہ وعدے کا سچا تھا۔ (سورۂ مریم، آیت ۵۴)۔ ابن اشوع (سعید بن عمرو) نے وعدہ پورا کرنے کا فیصلہ دیا۔ اور انہوں نے یہ (یعنی وعدہ پورا کرنے کا فیصلہ) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ نے اپنے داماد (ابو العاص بن ربیع) کو ذکر کیا اور فرمایا اس نے مجھ سے وعدہ کیا اور پورا کیا۔ امام بخاریؒ نے کہا میں نے اسحاق بن ابراہیم (بن راھویہ) کو دیکھا کہ وہ (وعدہ پورا کرنے میں) ابن اشوع کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

۲۴۹۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ

(۲۴۹۵) عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ ابوسفیان نے مجھے خبر دی کہ ہرقل نے اس سے کہا میں نے تجھ سے دریافت کیا ہے وہ (نبی اکرم ﷺ) تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ تم نے کہا وہ تم کو نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے وعدہ اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا نبی کی یہی صفت ہوتی ہے۔

۲۴۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ اَبِيْ عَامِرٍ

(۲۴۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ

ہے۔ جب امانت رکھی جائے خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف وعدہ کرتا ہے۔

۲۴۹۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِيْ يَدِيْ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ

(۲۴۹۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو حضرت علاء بن حضرمی (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرین پر حاکم تھے) کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا آپ نے اس سے کوئی وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا اور انہوں نے تین بار اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانچ سو، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو دینار گن کر میرے ہاتھ میں دیئے۔

۲۴۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلَنِيْ يَهُوْدِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْحِيْرَةِ اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضٰى مُوْسٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى حَبْرِ الْعَرَبِ فَاَسْاَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضٰى اَكْثَرَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ

(۲۴۹۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حیرہ کے ایک یہودی نے مجھ سے دریافت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی تھی۔ میں نے کہا معلوم نہیں۔ یہاں تک کہ میں عرب کے کسی عالم کے پاس جا کر پوچھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اُن دونوں میں سے جو زیادہ اور عمدہ مدت تھی وہ پوری کی۔ اللہ تعالیٰ کے جو رسول ہوتے ہیں وہ جو بات کرتے ہیں پوری کرتے ہیں۔

بَابٌ لَا يُسْاَلُ اَهْلُ الشِّرْكِ

باب ۱۶۷۵: مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے (مراد یہ ہے کہ اُنکی گواہی قبول نہ کی جائے)

عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ اَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ) وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَ (قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ) اَلْاٰيَةَ

امام شعبی نے کہا کفریہ مذہب والوں کی ایک دوسرے پر گواہی جائز نہیں (یعنی یہود کی نصاریٰ اور نصاریٰ کی یہود پر) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ہم نے اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بَیر اور بُغض ڈال دیا ہے (سورۂ مائدہ، آیت ۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب اور یہ کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا۔

۲۴۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا) أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ

(۲۴۹۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے مسلمانوں کی جماعت تم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے کیونکر پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری وہ کتاب جو نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی وہ اللہ کے نزدیک باعتبار خبر دینے کے زیادہ قریب ہے۔ (حدیث بہ نسبت المنزل الیہم ہے ورنہ وہ فی نفسہ قدیم ہے) جو تم پڑھتے ہو اُن میں کوئی ملاوٹ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ تعالیٰ کے لکھے کو تبدیل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کتاب کو اپنے ہاتھوں سے متغیر کیا ہے اور کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے ذریعے وہ تھوڑی قیمت لیں۔ کیا اللہ نے جو علم تم کو دیا وہ تم کو اُن سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم ہم نے ان میں سے کسی شخص کو ہرگز نہیں دیکھا جو تم سے اس کے متعلق سوال کرتا ہو جو تم پر نازل ہوا۔

بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ

باب ۱۶۷۶: مشکل اشیاء میں (جن میں دو یا اکثر کے درمیان نزاع واقع ہو جاتا ہے) قرعہ اندازی کرنا

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ (فَسَاهَمَ) أَقْرَعَ (فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ) مِنَ الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں (سورۂ آل عمران، آیت ۴۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انہوں نے اپنا اپنا قلم ڈالا تو تمام اقلام پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم پانی کے بہاؤ پر تیرنے لگا تو انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: "فساھم" "یعنی قرعہ اندازی کی"۔ "فکان من المدحضین" "قرعہ ڈالنے والوں میں قرعہ اُن کے نام نکلا" (سورۂ صافات، آیت ۱۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک جماعت پر قسم پیش کی تو انہوں نے قسم کھانے میں جلدی کی۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ کون قسم کھائے۔

۲۵۰۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ

(۲۵۰۰) شعبی (عامر بن شرجیل) نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود میں کاہلی برتنے والے اور اس میں واقع ہونے والوں کی مثال اس قوم کی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی۔ تو بعض کے حصہ میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا۔ جو نچلے حصہ میں تھے وہ پانی لے کر اوپر والوں سے گزرتے تو اُن کو اس سے اذیت

الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ

پہنچی تو ایک شخص نے ایک بسولہ لیا تا کہ کشتی کے نیچے سوراخ کرے۔ وہ (یعنی اوپر والے) اُن کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا تم کو ہم سے تکلیف ہوتی ہے اور میرا پانی کے بغیر گزارا نہیں۔ اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اسے بچا لیا اور خود بھی نجات پائیں گے اور اگر انہوں نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا (اور اس نے نیچے سے سوراخ کر دیا)۔ تو انہوں نے اس کو بھی ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت میں ڈال دیا۔

۲۵۰۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِنْ نِّسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ سُكْنٰى الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِيْ ثِيَابِهٖ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَآءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَاَحْزَنَنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهٗ

(۲۵۰۱) خارجہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُم العلاء (بنت حارث بن ثابت) اُن کی عورتوں میں سے ایک عورت ہے۔ (خارجہ بن زید کی والدہ ہیں)۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی ہے۔ انہوں نے اس کو خبر دی کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جب انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصہ میں آئے۔ اُم العلاء نے کہا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے پاس رہنے لگے۔ اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم نے ان کی دیکھ بھال کی۔ حتی کہ جب وہ فوت ہوئے اور ہم نے اُن کو کفن پہنایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو سائب (یہ حضرت عثمان بن مظعون کی کنیت ہے) اللہ تجھ پر رحمت فرمائے میں تیرے لئے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت بخشی ہے۔ میں نے عرض کیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت بخشی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے والدین قربان ہوں مجھے معلوم نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! عثمان بن مظعون کو موت آ چکی ہے۔ اور میں اس کے لئے خیر کی اُمید کرتا ہوں۔ بخدا مجھے معلوم نہیں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اُم العلاء نے کہا بخدا اس کے بعد میں ہمیشہ کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی۔ اس نے کہا اس بات نے مجھے غمناک کر دیا۔ اُم العلاء نے کہا میں سو گئی تو مجھے خواب میں عثمان بن مظعون کا چشمہ دکھایا گیا جو جاری تھا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ خواب ان کو بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا عمل ہے۔

۲۵۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

(۲۵۰۲) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ اُن میں سے جس کا قرعہ نکل آتا۔ اس کو آپ اپنے ساتھ لے جاتے اور اپنی تمام بیویوں کی آپ نے ایک ایک دن باری مقرر کر رکھی تھی سوائے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کو ہبہ کر دی تھی اور اس سے وہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتی تھیں۔

۲۵۰۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

(۲۵۰۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کتنا ثواب ہے تو پھر قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی راستہ نہ پاتے تو وہ قرعہ اندازی کرتے۔ اگر وہ جانتے کہ نماز کے لئے پہلے آنے میں کتنا ثواب ہے تو وہ قرعہ اندازی کر کے اس کی طرف سبقت کرتے۔ اگر وہ جانتے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت میں کیا ثواب ہے تو وہ ضرور آتے اگرچہ اُن کو گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الصُّلْحِ

(۴۹) صلح کا بیان

اس میں 14 ابواب اور 19 احادیث ہیں اور احادیث معلقہ 10 ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب ۱۶۷۷: لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کے متعلق جو احادیث منقول ہیں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى (لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) وَخُرُوجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب بڑا ثواب دیں گے (سورۃ النساء، آیت ۱۱۴) اور امام کا اپنے ساتھیوں سمیت لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھگڑے کے مقامات پر جانا۔

۲۵۰۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

(۲۵۰۴) سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ اُن کے درمیان صلح کرانے کے لئے اُن کے پاس تشریف لے گئے۔

كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآنَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآنَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کا وقت قریب آ گیا۔ اور اور نبی کریم ﷺ ابھی تک تشریف نہ لائے۔ حضرت بلال ؓ آئے اور انہوں نے نماز کے لئے اذان دی۔ پھر بھی نبی اکرم ﷺ تشریف نہ لائے۔ حضرت بلال ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہا نبی اکرم ﷺ (اصلاح کی غرض سے) رُک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے کیا آپ لوگوں کی نماز میں امامت کریں گے؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ حضرت بلال ؓ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ آگے بڑھے (اور نماز پڑھانے لگے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ صفوں میں چلتے ہوئے تشریف لائے حتیٰ کہ پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں یہاں تک کہ انہوں نے بکثرت تالی بجائی اور حال یہ تھا کہ حضرت ابوبکر ؓ نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہیں کرتے تھے۔ (جب تالیاں بکثرت بجیں) تو وہ متوجہ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُن کے پیچھے نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے اُن کو حکم دیا کہ وہ بدستور نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ حتیٰ کہ صفِ اول میں داخل ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! جب تم کو نماز میں کوئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانی شروع کر دیتے ہو، تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے ہے۔ جس کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے۔ کیونکہ جو کوئی اس کو سنے گا تو وہ متوجہ ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ؓ! تمہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے اشارہ کر دیا (کہ تم نماز پڑھاتے رہو)۔ حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ لائق و مناسب نہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

۲۵۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا

(۲۵۰۵) معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیمان بن طرفانی) سے سنا کہ حضرت انس بن مالک ؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا اگر آپ عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) کے پاس تشریف لے جاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار ہو کر اس کے

فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْاَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا اُنْزِلَتْ (وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا)

پاس تشریف لے گئے اور مسلمان آپ کے ساتھ پیدل چلتے رہے اور وہ تھور والی زمین تھی۔ نبی اکرم ﷺ جب اُس کے پاس تشریف لے گئے تو عبداللہ بن اُبی نے کہا: مجھ سے دور رہیے۔ واللہ مجھے آپ کے گدھے کی بو سے تکلیف ہوتی ہے۔ اُن میں سے ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا گدھا بو کے لحاظ سے تجھ سے پاکیزہ ہے۔ عبداللہ بن اُبی کی طرف سے اس کی قوم کا ایک آدمی غصہ میں آیا اور اُن دونوں (اس شخص اور عبداللہ بن رواحہ) نے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہا۔ اس طرح ہر ایک کی طرف سے اُن کے ساتھی مشتعل ہو گئے۔ اور اُن کے درمیان چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مار دھاڑ شروع ہو گئی۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ اس موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کراؤ (سورۂ حجرات، آیت ۹)۔

بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

باب ۱۶۷۸ جو لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے اسے جھوٹا نہ کہا جائے (کیونکہ اس میں فساد اور شر کا دفع کرنا ہے)

۲۵۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا

(۲۵۰۶) مسلم بن محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے اس کو خبر دی کہ اس کی والدہ اُم کلثوم بنت عقبہ (بن ابو معیط) نے اس کی خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں ہے۔ وہ بھلائی کو پھیلاتا ہے یا بھلائی کی بات کرتا ہے۔

بَابُ قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِهٖ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ

باب ۱۶۷۹: امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا ہمارے ساتھ چلو صلح کرائیں

۲۵۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۵۰۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قباء باہم لڑ پڑے حتیٰ کہ انہوں نے ایک دوسرے پر پتھر پھینکے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو، اُن کے درمیان صلح کرائیں۔

وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ)

۲۵۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا) قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ مَا لَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِيْ وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَيَا

بَابٌ اِذَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ

۲۵۰۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهٗ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَقَالُوْا لِيْ عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِيْ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا اُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

باب ۱۶۸۰: اللہ عزوجل کا فرمان کہ: آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے (سورۂ النساء، آیت ۱۲۸)

(۲۵۰۸) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نشوز یا اعراض کا خوف رکھتی ہو (اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی: کوئی شخص اپنی بیوی میں وہ چیز دیکھے جو اسے پسند نہ ہو مثلاً بڑھاپا وغیرہ اور وہ شخص اس کو علیحدہ کرنا چاہتا ہو تو عورت اس کو کہے جو تو (نفقہ وغیرہ سے) چاہتا ہے مجھے دے۔ اُم المؤمنین نے فرمایا اگر وہ دونوں راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۱۶۸۱: اگر لوگ ایسی صلح جو ظلم پر مبنی ہو کریں تو وہ صلح مردود ہے

(۲۵۰۹) حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس کا مخالف کھڑا ہوا اور عرض کیا اس نے سچ کہا ہے ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اعرابی نے عرض کیا میرا بیٹا اس کے پاس مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو انہوں نے مجھے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے۔ میں نے اپنے بیٹے کا ایک سو بکری اور لونڈی فدیہ دیا ہے۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا (اہل علم سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں فتویٰ دیتے تھے اور وہ خلفائے اربعہ اور انصار میں سے تین اُبی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ہیں)۔ تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کی سزا ایک سو کوڑا اور ایک سال جلاوطنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ضرور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی ہے۔ پھر ایک آدمی سے فرمایا: اے انیس (بن ضحاک اسلمی) اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس کو سنگسار کرو۔

۲۵۱۰- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس کو سنگسار کر دیا۔

(۲۵۱۰) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو دین میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔ عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن ابی عون نے سعد بن ابراہیم سے اس کی روایت کی ہے۔

بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

باب ۱۶۸۲: صلح نامہ کس طرح لکھا جائے۔ اس طرح کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے

اگرچہ اس کو نسب یا قبیلہ کی طرف منسوب نہ کرے (یہ اس وقت ہے جب وہ لوگوں کے درمیان شہرت رکھتا ہو لیکن فقہاء کہتے ہیں کہ صلح کرنے والے کا اپنا نام باپ اور دادا کا نام لکھا جائے اور نسب بھی لکھا جائے کیونکہ یہ لکھنے سے اس کے نام وغیرہ میں اشتباہ نہیں رہتا)۔

۲۵۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ

(۲۵۱۱) ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی کوفی) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان صلح نامہ تحریر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ لکھا تو مشرکوں نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ نہ لکھو اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو ہم آپ سے کیوں لڑتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اس کو مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کو مٹایا۔ اور اُن سے اس شرط پر صلح کر لی۔ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب تین دن مکہ مکرمہ میں رہیں گے اور مکہ مکرمہ میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ہتھیار "جلبان" میں ہوں گے۔ صحابہ کرام نے آپ سے دریافت کیا "جلبان السلاح" کا کیا معنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نیام اور جو اس میں ہے (قوس وغیرہ)۔

۲۵۱۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى

(۲۵۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ذی القعدہ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے انکار کر دیا کہ ہم اُن کو چھوڑ دیں وہ مکہ میں داخل ہوں (یہ نہیں ہو سکتا) حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اُن سے اس بات پر صلح کر لی کہ آپ ﷺ آئندہ مکہ مکرمہ میں تین

قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ لٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحَ اِلَّا فِى الْقِرَابِ وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِىٌّ وَزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِىٌّ اَنَا اَحَقُّ بِهَا وَهِىَ ابْنَةُ عَمِّىْ وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّىْ وَخَالَتُهَا تَحْتِىْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِىْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِىٍّ اَنْتَ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِىْ وَخُلُقِىْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

دن تک قیام کریں گے۔ اور جب انہوں نے صلح نامہ لکھا تو یہ لکھا اس شرط پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔ انہوں نے کہا ہم آپ کی رسالت کا اقرار ہی نہیں کرتے۔ اگر ہم یقین کر لیتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہم آپ کو (مکہ میں داخل ہونے سے) منع نہ کرتے۔ لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لفظ "رسول اللہ" کو مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: واللہ میں آپ کو کبھی نہیں مٹا سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ لیا اور یہ لکھا: اس شرط پر محمد بن عبداللہ صلح کرتے ہیں کہ ہتھیار مکہ میں بغیر نیام کے داخل نہ ہوں اور مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اس کو مکہ سے باہر نہیں لے جائیں گے۔ اور اگر آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں قیام کرنا چاہے تو آپ اس کو نہیں روکیں گے۔ (آئندہ سال) جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے والی تھی۔ مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے علی! اپنے ساتھی کو کہو کہ آپ ہمارے پاس سے چلے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (امامہ یا عمارہ اُن کی والدہ کا نام سلمٰی بنت عمیس) اُن کے پیچھے آئی اور کہا اے چچا! اے چچا! (آپ اس کے رضاعی چچا تھے)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اس کو پکڑ کر اُٹھا لیں یہ آپ کے چچا کی بیٹی ہے۔ اور اس میں حضرت علی، زید بن حارثہ اور جعفر رضی اللہ عنہم نے جھگڑا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور حضرت جعفر نے کہا یہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ (اس سے مراد حقیقی مواخاۃ نہیں بلکہ وہ مواخاۃ ہے جو نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان قائم کی تھی)۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا فیصلہ اس کی خالہ کے حق میں دے دیا اور فرمایا: خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: تم مجھ سے متصل ہو اور میں تجھ سے متصل ہوں (یہاں حرف من اتصال کے لئے ہے) اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: تم میری صورت اور سیرت کے مشابہ ہو۔ اور حضرت زید سے فرمایا: تم ہمارے (باعتبار

بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ

فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُوْنُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّاَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَّحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ اَبَا جَنْدَلٍ وَّقَالَ اِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ

۲۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سُيُوْفًا وَّلَا يُقِيْمَ بِهَا اِلَّا مَا اَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ بِهَا

اخوتِ اسلام) بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔ (اس کے متعلق پوری تفصیل عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں منقول ہے)۔

باب ۱۶۸۳: مشرکوں کے ساتھ صلح کے حکم کے بیان میں

اس باب میں ابوسفیان سے (ہرقل کی مثال میں) منقول ہے۔ عوف بن عبدالمالک نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیدی) کے درمیان صلح ہو جائے گی اور اس بارے میں سہل بن حنیف، اسماء (بنت ابوبکر) اور مسور بن مخرمہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ موسیٰ بن مسعود (ابوحذیفہ نہدی) نے کہا ہم سے سفیان بن سعید (ثوری) نے بیان کیا اور انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے اور انہوں نے حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکوں سے تین چیزوں پر صلح کی۔ ان کے پاس اگر کوئی مشرک آئے تو آپ اس کو اُن کی طرف واپس کر دیں گے اور اگر مشرکوں کے پاس کوئی چلا جائے تو وہ اس کو واپس نہیں کریں گے۔ اور آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے اور اس میں تین دن ٹھہریں گے اور تلوار کمان وغیرہ ہتھیار نیام میں رکھ کر مکہ میں داخل ہوں گے۔ اس دوران ابوجندل (عاص بن سہیل بن عمرو) بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے تو آپ نے اسے ان کی طرف واپس کر دیا۔ ابوعبداللہ (یعنی امام بخاری) نے کہا مؤمل بن اسماعیل نے اس حدیث کی روایت میں موسیٰ بن مسعود کی (سفیان سے متابعت کی ہے لیکن انہوں نے ابوجندل کے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور "جلبان السلاح" کے عوض "جلب السلاح" کہا۔

(۲۵۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے ارادے سے نکلے۔ آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان قریش کے کافر حائل ہو گئے۔ آپ نے (مقام حدیبیہ میں) قربانی کی اور سر کے بال منڈوائے۔ آپ نے آئندہ سال عمرہ کرنے پر اُن سے صلح کر لی (اور اس شرط پر صلح کر لی)۔ تلواروں کے سوا (وہ بھی نیام میں) کوئی ہتھیار اٹھا کر نہیں لائیں گے۔ جتنی مدت وہ چاہیں گے وہاں قیام کریں گے۔ آپ نے آئندہ سال عمرہ کیا اور مکہ میں جیسا کہ اُن سے صلح کی تھی داخل ہوئے اور جب آپ نے تین دن وہاں قیام فرمایا

ثَلاثًا اَمَرُوْهُ اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ

۲۵۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ

تو انہوں نے آپ سے کہا مکہ سے چلے جاؤ تو آپ مکہ سے چلے گئے۔

(۲۵۱۴) سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل (جن کو خیبر کے یہودیوں نے قتل کیا تھا) اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور اس وقت (یہودیوں نے مسلمانوں کے ساتھ) صلح کر رکھی تھی۔

بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

۲۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْاَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ

باب ۱۶۸۴: (یہ کہ قصاص واجب ہو) تو دیت میں صلح کرنا

(۲۵۱۵) محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حمید (الطویل) نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا ربیع بن نضر (بن ضمع) کی بیٹی (حضرت انس کی پھوپھی) نے ایک نوجوان لڑکی کے سامنے والے دانت توڑ ڈالے۔ (تو لڑکی کے ورثاء نے) اُن سے دیت کا مطالبہ کیا اور ربیع کے خاندان نے کہا (دیت لے لو) یا معاف کر دو تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر (حضرت انس بن مالک کے چچا) نے کہا کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے انس بن نضر! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔ (تو لڑکی والوں) کے ورثا راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بعض ایسے بندے ہیں اگر وہ اللہ پر یقین محکم رکھتے ہوئے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔ فزاری (مروان بن معاویہ) نے حمید سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت میں اضافہ ذکر کیا کہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ

باب ۱۶۸۵: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لئے فرمان کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے گا اور اللہ تعالیٰ جلّ ذکرہ کا فرمان اُن کے

(فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا)

۲۵۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ مُعَاوِیَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّیْ لَاَرٰی كَتَائِبَ لَا تُوَلِّیْ حَتّٰی تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِیَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَیْرَ الرَّجُلَیْنِ اَیْ عَمْرُو اِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِیْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِیْ بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِیْ بِضَیْعَتِهِمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِ رَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِشَمْسٍ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَیْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَیْهِ وَقُوْلَا لَهُ وَاطْلُبَا اِلَیْهِ فَاَتَیَاهُ فَدَخَلَا عَلَیْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِنَّا بَنُوْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِیْ دِمَائِهَا قَالَا فَاِنَّهُ یَعْرِضُ عَلَیْكَ كَذَا وَكَذَا وَیَطْلُبُ اِلَیْكَ وَیَسْاَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِیْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَاَلَهُمَا شَیْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَیْهِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِیْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

درمیان صلح کراؤ

(۲۵۱۶) ابوموسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ بصری) سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری ؒ کو فرماتے سنا۔ اللہ کی قسم حضرت حسن بن علی ؓ حضرت امیر معاویہ ؓ کے سامنے پہاڑوں کی طرح لشکر لے کر آئے ہیں۔ عمرو بن عاص نے کہا میں دیکھتا ہوں وہ ایسا لشکر لے کر آئے ہیں جب تک وہ اپنے مدمقابل کا صفایا نہ کر دیں اس وقت تک واپس نہ جائیں گے۔ حضرت امیر معاویہ ؓ نے جو دو مردوں (معاویہ اور عمرو بن عاص) سے بہتر تھے، عمرو بن عاص سے کہا اگر حسن بن علی ؓ کے لشکر نے ہمارے لشکر کو اور ہمارے لشکر نے حضرت حسن ؓ کے لشکر کو قتل کر دیا تو لوگوں کے امور کی نگرانی کون کرے گا۔ (یعنی دونوں تقدیروں پر اللہ کے نزدیک میں ہی مطالبہ کیا جاؤں گا)۔ اُن کی عورتوں کی کفالت کون کرے گا۔ اُن کی جائیدادوں یا اُن کے بچوں اور بوڑھوں کی حفاظت کون کرے گا۔ اور اُن کی طرف قریش کے قبیلہ بنوشمس سے دو آدمی عبدالرحمٰن بن سمرہ (بن حبیب) اور عبداللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ امیر معاویہ نے کہا تم دونوں حضرت حسن ؓ کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اور اُن سے بات کرو اور اُن کو صلح کی طرف مائل کرو۔ وہ دونوں حضرت حسن ؓ کے پاس گئے اور اُن سے بات چیت کی اور صلح کرنا چاہی۔ حضرت حسن بن علی ؓ نے اُن دونوں سے فرمایا۔ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ (یعنی جو دو سخا ہماری جبلت ہے) اور یہ مال ہم نے (بسبب خلافت) حاصل کیا (جو ہم اہل وحواشی پر خرچ کرتے ہیں) اور یہ اُمت اپنے خونوں میں لتھڑ جائے گی (یعنی ایک دوسرے کو قتل کریں گے)۔ اُن دونوں نے کہا امیر معاویہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ صلح چاہتے ہیں۔ حضرت حسن بن علی ؓ نے فرمایا اس کا ضامن کون ہوگا۔ اُن دونوں نے کہا ہم (جو بات کر رہے ہیں) اس کے ضامن ہیں۔ حضرت حسن ؓ نے جس چیز کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا ہم اس کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ لہٰذا حضرت امام حسن ؓ نے امیر معاویہ سے صلح کر لی۔ حضرت حسن بصری ؒ نے کہا میں ابوبکرہ (نفیع بن حارث) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف

بَابٌ هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

۲۵۱۷- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهُ اَيُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

بَابُ فَضْلِ الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

پر دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کبھی ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بالیقین اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری) نے کہا مجھ سے علی بن عبداللہ (مدینی) نے کہا حسن بصری کا ابوبکرہ سے سماع اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

باب ۱۶۸۶: کیا امام (دو جھگڑنے والوں میں سے ایک یا دونوں کو) صلح کا اشارہ کر سکتا ہے

(۲۵۱۷) ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن (بن سعد بن زرارہ انصاریہ) نے کہا میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازہ پر دو جھگڑنے والوں (عبداللہ بن ابی اور محمد بن مالک) کی آواز سنی اور اُن کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے سے قرضہ میں کمی چاہتا تھا اور اس سے استیفاء اور مطالبہ میں معافی طالب تھا اور قرض لینے والا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں قرضہ کم نہیں کروں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اُن کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اللہ کی قسم کھانے والا کہاں ہے وہ اچھا نہیں کرتا (قسم کھانے والے نے کہا) یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں اور اس کیلئے (یعنی مقروض) قرضہ کم کرنے اور مہلت دینے میں جو وہ چاہتا ہے (میں تیار ہوں)۔

(۲۵۱۸) عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن کعب بن مالک نے کعب بن مالک سے بیان کیا کہ اُن کا حضرت عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی پر (دو اوقیہ) قرض تھا۔ جب یہ انہیں ملے تو اس کو گرفتار کر لیا۔ حتیٰ کہ اُن دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گویا کہ آپ فرماتے تھے نصف چھوڑ دو تو کعب بن مالک نے جو قرضہ تھا اس کا نصف لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

باب ۱۶۸۷: لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور اُن کے درمیان انصاف کی فضیلت کے بیان میں۔

۲۵۱۹- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

(۲۵۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دن جس میں سورج طلوع کرے لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور کسی شخص کا لوگوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔

بَابٌ اِذَا اَشَارَ الْاِمَامُ بِالصُّلْحِ فَاَبَی حَكَمَ عَلَیْهِ بِالْحُكْمِ الْبَیِّنِ

باب ۱۶۸۸: جب امام صلح کی طرف اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے تو امام ظاہر حق سے (جو اس کے لئے ظاہر ہو) اس پر فیصلہ کر دے

۲۵۲۰- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الزُّبَیْرَ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا یَسْقِیَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ حَقَّهٗ لِلزُّبَیْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَی الزُّبَیْرِ بِرَاْیٍ سَعَةٍ لَهٗ وَلِلْاَنْصَارِیِّ فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعٰی لِلزُّبَیْرِ حَقَّهٗ فِیْ صَرِیْحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ مَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِیْ ذٰلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ) الْاٰیَةَ

(۲۵۲۰) عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے۔ انہوں نے ایک انصاری (ثعلبہ بن حاطب) جو بدر میں حاضر ہوا تھا حرہ کی ایک نہر جس سے وہ دونوں (کھیتوں کو) بل دیا کرتے تھے کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے پاس جھگڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! تم زمین سیراب کر لو پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ انصاری ناراض ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوا پھر فرمایا: اے زبیر تم زمین سیراب کرو پھر اس کو روکے رکھو حتی کہ دیواروں تک پہنچ جائے۔ رسول کریم ﷺ نے اس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا پورا حق دیا۔ اور رسول اکرم ﷺ نے اس سے قبل جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا اس میں ان کے لئے اور انصاری کے لئے وسعت تھی۔ جب انصاری نے رسول اکرم ﷺ کو غضبناک کیا تو آپ نے اپنے صریح حکم میں زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دیا۔ عروہ نے کہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم میرے گمان میں یہ آیت مبارکہ اس جھگڑے کے متعلق نازل ہوئی ہے: تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (سورۃ النساء، آیت ۶۵)۔

بَابُ الصُّلْحِ بَیْنَ الْغُرَمَاءِ وَاَصْحَابِ الْمِیْرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب ۱۶۸۹: قرض خواہوں اور میراث والوں کے درمیان صلح کرانا اور قرض خواہوں کو اندازے سے دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ یَّتَخَارَجَ الشَّرِیْكَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا دو شریکوں کا باہم تقسیم کرنا کہ ایک

فَيَأْخُذَ هٰذَا دَيْنًا وَّهٰذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوَى لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ

۲۵۲۱- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ أَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ أَنْ يَّأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيْهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَائَكَ فَأَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَّهٗ عَلٰى أَبِيْ دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهٗ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةً عَجْوَةً وَسِتَّةً لَوْنٌ أَوْ سِتَّةً عَجْوَةً وَسَبْعَةً لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَّلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِيْ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَّقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ

بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

۲۵۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

قرض لے لے اور دوسرا نقد مال تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر ان میں سے ایک کا مال ہلاک ہو گیا تو وہ اپنے ساتھی سے رجوع کرے گا۔

(۲۵۲۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرا باپ فوت ہو گیا اور اس پر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کو یہ چیز پیش کی کہ جو کچھ انہوں نے میرے باپ سے لینا ہے اس کے عوض کھجوریں لے لیں۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں ان کھجوروں سے اُن کا قرض پورا نہ ہوتا تھا۔ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھجوریں توڑ دو تو ان کو کھلیان میں رکھ کر مجھے اطلاع دو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ کھلیان کے پاس بیٹھ گئے۔ اور (کھجور میں) برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور اُن کا پورا قرض ادا کرو۔ میں کسی شخص کو جس کا میرے باپ پر قرض تھا نہ چھوڑا مگر میں نے اس کو ادا کر دیا۔ اور 13 وسق کھجور بچ گئی۔ سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا سات وسق عجوہ اور سات وسق لون (عجوہ اور لون کھجوروں کی اقسام ہیں)۔ پھر میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور یہ بات آپ کو بتائی۔ آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور اُن کو بتاؤ۔ تو ان دونوں نے کہا البتہ تحقیق ہم نے اسی وقت یقین کر لیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی تھی کہ عنقریب ایسا ہوگا۔ اور ہشام بن عروہ نے وہب بن کیسان سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نماز عصر روایت کی ہے اور اس روایت میں حضرت ابوبکر اور ضحک کا ذکر نہیں۔ ابن اسحاق نے وہب بن کیسان سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ (مغرب کی جگہ) نماز ظہر روایت کی ہے۔ (یہ اختلاف اصل حدیث کی صحت کے منافی نہیں کیونکہ نماز کی تعیین پر کوئی مزید مفہوم مرتب نہیں ہوتا)۔

باب ۱۶۹۰: قرض اور نقد مال کے عوض صلح کرنے کے حکم کے بیان میں

(۲۵۲۲) عبداللہ بن کعب نے خبر دی کہ کعب بن مالک نے اُن کو بتایا

عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ

کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں انہوں نے عبداللہ بن ابوحدرد پر جو میرا قرض تھا مطالبہ کیا۔ اور ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آوازوں کو سن لیا حالانکہ آپ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹ گیا۔ اور کعب بن مالک کو آواز دی اور فرمایا: اے کعب! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور آپ نے اپنے دست اقدس کے اشارہ سے فرمایا کہ نصف کم کردے۔ کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نصف کم کردیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (عبداللہ بن ابوحدرد) سے فرمایا۔ اٹھو اور اس کا قرض ادا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشُّرُوْطِ

شرطوں کا بیان

اس میں 19 ابواب اور 124 احادیث ہیں احادیث معلقہ 14 اور متابعات 4 ہیں

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

۲۵۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا اَحَدٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا مِنْهُ وَاَبٰى سُهَيْلٌ اِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ اَبَا جَنْدَلٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَاْتِهِ

باب ۱۶۹۱: دخول اسلام اور احکام اور خرید و فروخت میں جو شرائط جائز ہیں

(۲۵۲۳) ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ کو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے خبر دیتے سنا کہ جب (صلح حدیبیہ) کے دن سہیل بن عمرو نے صلح نامہ لکھایا۔ اس میں سہیل بن عمرو نے نبی اکرم ﷺ سے یہ شرط لکھوائی کہ آپ کے پاس ہم میں سے کوئی بھی آئے اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو آپ اس کو ہمارے پاس واپس کریں گے۔ ہمارے اور اس کے درمیان حائل نہ ہوں گے۔ مسلمانوں نے یہ شرط ناپسندیدہ سمجھی اور اس شرط سے وہ غضبناک ہو گئے لیکن سہیل بن عمرو اس کے سوا ہر شرط کا انکار کرتا رہا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس شرط پر اس کو صلح نامہ لکھ دیا۔ اور اسی دن آپ نے ابوجندل جو سہیل بن عمرو کے بیٹے ہیں کو اپنے باپ کی طرف واپس لوٹایا۔ مردوں میں سے کوئی بھی اس مدت

اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهُ فِیْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَّكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَّهِیَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا یَسْاَلُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْجِعَهَا اِلَیْهِمْ فَلَمْ یَرْجِعْهَا اِلَیْهِمْ لِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِنَّ (اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ) اِلٰی قَوْلِهٖ (وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ) قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَآئِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ) اِلٰی (غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَایَعْتُكِ كَلَامًا یُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ یَدُهٗ یَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَةِ وَمَا بَایَعَهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ

میں آپ کے پاس آتا اگر چہ وہ مسلمان ہوتا واپس کر دیتے اور مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں اور عقبہ بن معیط کی بیٹی اُم کلثوم اُن عورتوں میں سے ہیں جنہوں اس دن رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ حالانکہ وہ نوجوان تھیں۔ تو اس کے ورثا آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس کی واپسی کا سوال کر رہے تھے اور آپ نے اس کو انہیں واپس نہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق یہ آیت مبارک نازل فرمائی ہے: اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو اُن کا امتحان کرو۔ اللہ اُن کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے۔ پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو، نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔ (سورۂ ممتحنہ، آیت ۱۰)۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اُن کا اس آیۂ مبارکہ کے ساتھ امتحان لیتے تھے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰی غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک۔ عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُن میں سے جو اس شرط کا اقرار کر لیتی رسول اللہ ﷺ اس کو فرماتے میں نے تجھے بیعت کر لیا۔ صرف اس سے کلام کرتے۔ اللہ کی قسم بیعت کرنے میں آپ کے دستِ مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا اور اُن کو صرف کلام سے بیعت کرتے تھے۔

۲۵۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(۲۵۲۴) زیاد بن علاقہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے یہ شرط لگائی کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

۲۵۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(۲۵۲۵) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت کی۔

بَابٌ اِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ

باب ۱۶۹۲: جب کوئی شخص کھجور کا درخت فروخت کرے حالانکہ اس کو پیوند لگایا گیا ہو

۲۵۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ

۲۵۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَائَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَائَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَاَعْتِقِي فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

بَابٌ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ اِلٰى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

۲۵۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاَرْسَلَ عَلٰى اِثْرِيْ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ

(۲۵۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کے لئے ہے۔ مگر یہ کہ (پھل ساتھ ہونے کے) خریدار شرط کرے۔

باب ۱۶۹۳: بیع میں شرائط کے حکم کے بیان میں

(۲۵۲۷) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جویریہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی کہ وہ اس کی کتابت کی رقم میں مدد کرے۔ جب کہ بریرہ نے کتابت کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ پسند کرتے ہوں تو تمہاری کتابت کی رقم میں ادا کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء میرے لئے ہوگی تو میں ایسا کرتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حصول ثواب کے لئے کرنا چاہیں تو کر لیں اور تمہاری ولاء ہمارے لئے ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اسے خریدو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کی ہے جس نے آزاد کیا۔

باب ۱۶۹۴: جب فروخت کرنے والا مقام معینہ تک جانور (جو فروخت کیا گیا ہے) پر سواری کی شرط کرے تو جائز ہے

(۲۵۲۸) زکریا (بن ابی زائدہ) نے کہا میں نے عامر شعبی کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے جو چلنے سے عاجز ہو گیا تھا (اس کے پاس سے) نبی اکرم ﷺ گزرے تو آپ نے اس کو مارا اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ وہ اس جیسا تیز کبھی نہیں چلا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ایک اوقیہ کے عوض میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ایک اوقیہ کے عوض میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ایک اوقیہ کے عوض اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ تو میں نے آپ

اَفْقَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ اِسْحَاقُ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُغِیْرَۃَ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فُقَارَ ظَھْرِہٖ حَتّٰی اَبْلُغَ الْمَدِیْنَۃَ وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَیْرُہٗ لَکَ ظَھْرُہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَھْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَکَ ظَھْرُہٗ حَتّٰی تَرْجِعَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرَنَاکَ ظَھْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَیْہِ اِلٰی اَھْلِکَ وَقَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ وَابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ وَھْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَقِیَّۃٍ وَّتَابَعَہٗ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَّغَیْرِہٖ عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُہٗ بِاَرْبَعَۃِ دَنَانِیْرَ وَھٰذَا یَکُوْنُ وَقِیَّۃً عَلٰی حِسَابِ الدِّیْنَارِ بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَلَمْ یُبَیِّنِ الثَّمَنَ مُغِیْرَۃُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ وَّابْنُ الْمُنْکَدِرِ وَاَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّقِیَّۃَ ذَھَبٍ وَّقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَیْ دِرْھَمٍ وَّقَالَ دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ بِطَرِیْقِ تَبُوْکَ اَحْسِبُہٗ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَّقَالَ اَبُوْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ بِعِشْرِیْنَ دِیْنَارًا وَّقَوْلُ الشَّعْبِیِّ بِوَقِیَّۃٍ اَکْثَرُ الْاِشْتِرَاطِ اَکْثَرُ وَاَصَحُّ عِنْدِیْ قَالَہٗ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ

کے ہاتھ اس کو فروخت کر دیا۔ اور اپنے گھر والوں تک اس پر سوار ہو کر پہنچنے کی استثناء کر لی۔ (یعنی شرط لگائی)۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے مجھے اس کی نقد رقم ادا کر دی۔ پھر میں واپس ہوا تو آپ نے ایک آدمی میرے پیچھے بلانے کے لئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہارا اونٹ نہیں لینا چاہتے لہٰذا اپنا یہ اونٹ لے جاؤ وہ تمہارے لئے ہے۔ شعبہ بن حجاج نے مغیرہ (بن مفتح) سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ تک اس پر سواری کرنے کی اجازت دے دی۔ اسحاق (بن ابراہیم شہور بابن راہویہ) نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے رویت کی۔ میں نے اونٹ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ پہنچنے تک اس پر سواری کروں گا۔ عطاء بن ابی رباح اور اس کے غیر نے کہا تو مدینہ منورہ تک سوار ہونے کی شرط کر لی۔ زید بن اسلم نے جابر سے روایت کی۔ کہ واپس پہنچنے تک تو اس پر سواری کر سکتا ہے۔ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن قدوس) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی اجازت دی۔ اعمش نے سالم سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچو۔ عبیداللہ (بن عمر عمری) اور محمد بن اسحاق وہب بن کیسان اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو ایک اوقیہ (رطل کا بارہواں حصہ) کے عوض خریدا۔ زید بن اسلم نے وہب بن کیسان کی جابر سے روایت کرنے میں متابعت کی ہے۔ ابن جریج (عبدالملک بن عبدالعزیز) نے عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ میں نے اس کو چار دینار میں لیا۔ (عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے) یہ چار دینار، دینار کے حساب سے اوقیہ ہوتے ہیں۔ جبکہ ایک دینار دس درھم کے برابر ہے۔ مغیرہ نے شعبی کی جابر سے روایت میں قیمت بیان نہیں کی اور نہ ہی ابن منکدر اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت میں قیمت کا ذکر کیا ہے۔ اور اعمش نے سالم کے ذریعہ جابر سے روایت میں ہونے کی جگہ اوقیہ ذکر کی ہے۔ ابواسحاق نے سالم کے ذریعہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دس درھم ذکر کئے ہیں۔ اور داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن مقسم کے ذریعہ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

۲۵۲۹- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

۲۵۳۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ اَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَاَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

۲۵۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ تُوفُوا بِهِ مَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ آپ نے تبوک کے راستہ میں میرا گمان ہے کہ چار اوقیہ سے خریدا۔ ابونضرہ نے حضرت جابر سے روایت کی آپ نے اس کو بیس دینار میں خریدا۔ شعبی کا قول کہ ایک اوقیہ سے خریدا یہ اکثر روایات میں ہے اور میرے نزدیک یہی صحیح ترین ہے۔ یہ امام بخاریؒ نے کہا۔

باب ۱۶۹۵: معاملات (یعنی زراعت وغیرہ) میں شرطیں لگانے کے احکام کے بیان میں

(۲۵۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا ہمارے اور ہمارے بھائیوں (مہاجرین) کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرمایئے۔ آپ ﷺ نے انصار سے فرمایا نہیں۔ انصار نے مہاجرین سے کہا تم ہماری محنت وشفقت کی ذمہ داری لے لو۔ ہم تم کو پھل میں شریک کر لیتے ہیں۔ مہاجرین نے کہا ہمیں منظور ہے۔

(۲۵۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں جس کے عوض پیداوار کا نصف حصہ اُن کے لئے ہوگا۔

باب ۱۶۹۶: عقد نکاح کے وقت حق مہر میں شرط لگانے کے حکم کے بیان میں

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مقاطع الحقوق (یعنی حقوق کی مواقفیت) شرط کے پورا ہونے کے وقت ہوتی ہے اور تیرے لئے جو تو نے شرط لگائی۔ مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ انہوں نے اپنے داماد کا ذکر کیا (یعنی ابوالعاص بن ربیع) اور اس کی دامادی کی تعریف کی اور اچھی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچی کی اور میرے ساتھ وعدہ کیا تو پورا کیا۔

(۲۵۳۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شرطیں پوری کی جانے کے زیادہ لائق و مستحق ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو (یعنی حقوق زوجیت)۔

اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ .

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب ۱۶۹۷: زراعت کے متعلق شرطیں لگانے کے حکم کے بیان میں

۲۵۳۲- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ

(۲۵۳۲) حنظلہ زرقی نے کہا میں نے رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصار میں سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ تو کبھی ایسا ہوتا اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس حصہ میں پیداوار نہ ہوتی تو ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔ اور درہموں کے عوض کرایہ پر دینے سے منع نہ کیا گیا۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

باب ۱۶۹۸: عقد نکاح میں جو شرطیں لگانا جائز نہیں

۲۵۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَةِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا

(۲۵۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے اور نہ نجش کرو (بغیر ارادہ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے قیمت بڑھانا) اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کرو نہ اس کی منگنی پر منگنی کی جائے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دلوائے تاکہ اس کے برتن کو اپنے لئے سنبھالے۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

باب ۱۶۹۹: جو شرطیں حدود میں جائز نہیں اُن کے حکم کے بیان میں

۲۵۳۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ

(۲۵۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرمائیں۔ فریق ثانی جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اُس نے عرض کیا: ہاں ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرو۔ اس نے عرض کیا میرا بیٹا اس کے پاس مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ اور میں نے ایک سو بکری اور ایک لونڈی اس کی طرف سے بطور فدیہ دے کر

مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر ایک سو کوڑا اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ہے۔ اور اس عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں واپس کی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑا اور ایک سال جلا وطنی ہے۔ اے انیس (بن ضحاک) اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ جرم کا اقرار کرتی ہے تو اس کو سنگسار کرو۔ لہٰذا انیس اس کے پاس گئے اور اس نے اعتراف جرم کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سنگسار کئے جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ

باب ۱۷۰۰: مکاتب کے متعلق جو شرائط جائز ہیں جب کہ وہ آزاد کئے جانے کے سبب فروخت ہونے پر راضی ہو

۲۵۳۵- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِيْ فَإِنَّ أَهْلِيْ يَبِيْعُوْنِيْ فَأَعْتِقِيْنِيْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِيْ لَا يَبِيْعُوْنِيْ حَتّٰى يَشْتَرِطُوْا وَلَائِيْ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَا شَاءُوْا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَائَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ

(۲۵۳۵) عبدالواحد بن ایمن مکی نے اپنے باپ (ایمن مکی حبشی ابن ابوعمرو مخزومی، قریش کا آزاد کردہ غلام) سے روایت کی انہوں نے کہا میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا (یا تو یہ آیت حجاب کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے یا پردہ کے پیچھے بات چیت ہوئی)۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس بریرہ آئی حالانکہ وہ مکاتبہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے خرید لیں۔ کیونکہ میرے مالک مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں اور پھر آپ مجھے آزاد کر دیں۔ ام المومنین نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ بریرہ نے کہا میرے مالک مجھے فروخت نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ میری ولاء کی شرط لگائیں گے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ واقعہ سن لیا یا کسی نے آپ تک یہ خبر پہنچا دی۔ آپ نے فرمایا: بریرہ کا کیا معاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) اسے خرید کر آزاد کر دو اور وہ لوگ جو بھی شرطیں لگاتے رہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس کو خرید لیا اور پھر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے اس کے ولاء کی شرط لگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ولاء اس کے لئے ہے جس نے آزاد کیا اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ

باب ۱۷۰۱: طلاق میں (یعنی طلاق کے معلق کرنے

بِالطَّلَاقِ أَوْ آخَرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ

حضرت سعید بن مسیب، حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح نے کہا (تعلیق میں) اگر (لفظ) طلاق سے ابتداء کی یا (لفظ) طلاق کو مؤخر ذکر کیا تو بحسب شرط نافذ ہوگی۔

۲۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ نُهِيَ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى

(۲۵۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تجارت کے قافلوں کو باہر جا کر ملنے، شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنے، عورت کا اپنی بہن کی طلاق شرط کرنے، کسی کا اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے نجش (بغیر ارادۂ خریداری دوسروں کو پھنسانے کے لئے قیمت بڑھانا) اور تصریہ (دودھ زیادہ معلوم ہونے کے لئے تھن میں روک دینا) سے منع فرمایا۔ معاذ (بن معاذ بن نصر عنبری) اور عبدالصمد (بن وارث) نے محمد بن عرعرہ کی شعبہ سے روایت کرنے میں متابعت کی ہے۔ مندر (محمد بن جعفر) اور عبد الرحمٰن (بن ہندی) نے (شعبہ سے روایت میں) لفظ "نہی" روایت کیا ہے۔ اور آدم (بن ابی ایاس) نے (شعبہ سے) نُهِينَا روایت کیا۔ نضر (بن شمیل) اور حجاج بن منہال نے (شعبہ سے) نہی روایت کیا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ صحیح بخاری شریف کی پہلی جلد ختم ہوئی

بروز جمعرات 7 ربیع الثانی 1425ھ، 28 مئی 2004ء

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

ہزاروں فتاویٰ پر مشتمل مسائل شرعیہ کا بیش بہا خزانہ

اجمل الفتاویٰ

المعروف بہ

فتاویٰ اجملیہ

جلد اوّل

عمدۃ المحققین سلطان المناظرین اجمل العلماء بدر الفضلاء

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی نعیمی علیہ الرحمۃ الرحمان

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ○ لاہور

بفیضِ روحانی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرّہ

کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک

۶۸۰ فتاوٰی کا مستند ذخیرہ

فتاوٰی فقیہ ملّت

معروف بہ

فتاوٰی مرکز تربیت افتاء

(اوّل)

تصنیف:

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العلیم القوی

زیرِ نگرانی

جانشین فقیہ ملت حضرت علامہ انوار احمد صاحب قبلہ قادری امجدی مدظلہ

ترتیب

- نائب فقیہ ملت مفتی محمد ابرار احمد امجدی برکاتی
- مفتی اشتیاق احمد مصباحی امجدی
- مفتی محمد اویس القادری الامجدی

شبیر برادرز

اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

سیرتِ محمدیہ

ترجمہ

مواہبِ لدنیہ اوّل

تصنیف

شیخ المورخین حضرت امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب و تدوینِ جدید

مکرم جناب محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ

تحریک

مولانا محمد منشا تابش قصوری
صدر ادارہ ریاض المصنفین لاہور

ناشر
شبیر برادرز ۴۰ اردو بازار لاہور

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

تصنیف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ شاہ ابو البرکات محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(متوفی ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء)

بفیض سرکار مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شبیر برادرز ۴۰، اردو بازار، لاہور

دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف سے جاری شدہ ۱۰۱۲ فتاوی کا مستند ذخیرہ

فتاوی فیض الرسول

تصنیف

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی

سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہلسنت فیض الرسول

بسعی واہتمام

مفکر ملت حضرت علامہ صاحبزادہ غلام عبد القادر علوی

خلف رشید حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ

مہتمم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

شبیر برادرز - ۴۰ بی اردو بازار - لاہور

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی
واحد منفرد شرح

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے
در وا کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

جمال السنہ

المعروف بہ

فتوحات جہانگیری شرح صحیح بخاری

تصنیف

جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

- صحیح بخاری کا سلیس رواں بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ
- سند میں موجود خوبیوں کا تعارف
- ترجمۃ الباب کی روشنی میں امام بخاری کے موقف کی وضاحت
- موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسئلہ کی وضاحت
- اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل
- احناف کے موقف کی تائید میں دلائل پیش کرنا
- صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم وسیع اور جامع تخریج
- فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- ہر حدیث کے بعد دعوت فکر دینے والا سوال
- درس نظامی کے طلباء خطباء علماء عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- احادیث کی مخصوص اصطلاحی اقسام کی وضاحت
- صحیح بخاری کے راویوں میں سے مدنی بصری کوفی راویوں کی بطور خاص نشاندہی
- احادیث کے مرکزی مضامین کا اجمالی تعارف
- نفس مسئلہ سے متعلق مختلف مکاتب فکر کے اختلافی نظریات کا بیان
- فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا
- متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور نچوڑ مختصر لفظوں میں سمو دینا
- علم حدیث میں مہارت کے حصول کیلئے بہترین معاون
- عصر حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
- مختصر جامع مفید اور معلومات افزا متن
- ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے

جو سب کی ضرورت ہے

شبیر برادرز

نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006